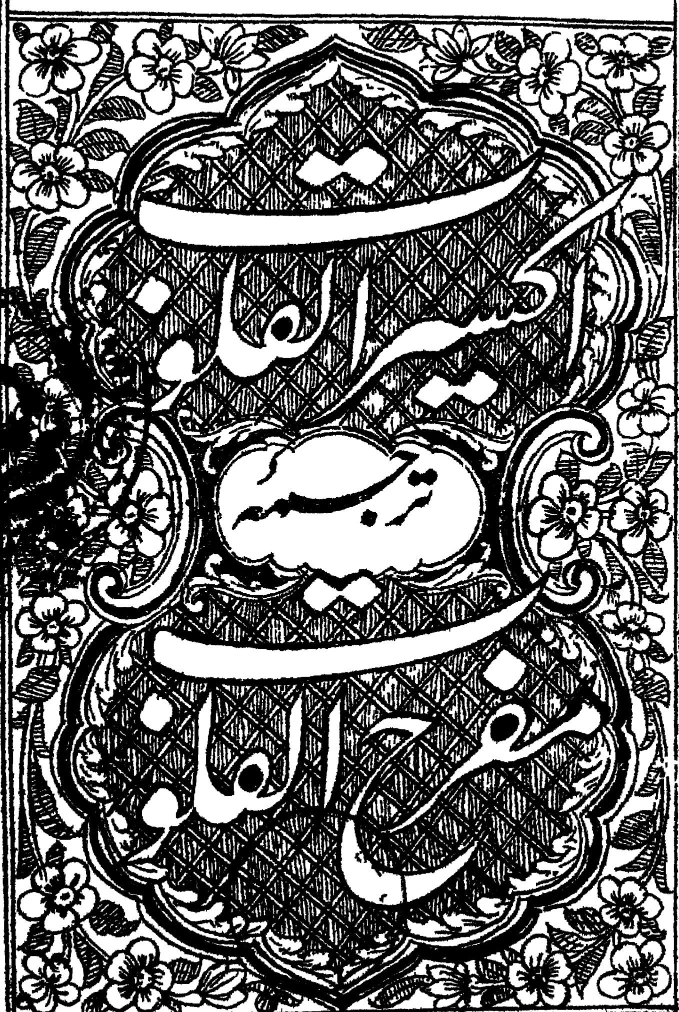
بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان سبحانہ تعالیٰ



بمطبع منشی نولکشور میں بطبع معقول چھپا ہوا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف ثابت ہے واسطے اللہ کے کہ پروردگار عالموں کا ہے اور درود اور سلام نازل ہو جیو اوپر سردار رسولوں کے
اور اوپر سب آل اور اصحاب پر اور بعد حمد اور صلوٰۃ کے فقیر حقیر جانی محمد اکبر مشہور محمد ارزانی ظاہر کرتا ہے
اوپر عقل صداقت انتمای پڑھنے والوں اس اوراق کے اور ڈھونڈھنے والوں اس نسخے کے کہ بعد تالیف کرنے
طب اکبر اور حدود الامراض کے مقصود زیادہ سب غرضوں سے یہ امر ہوا کہ ایک کتاب بیچ ذکر کلیات کے اس طور پر
کہ حاوی قوانین اور نفیس جزئیات قواعد تشخیص کے ہو لکھوں لیکن فرصت نہ ملتی تھی اتفاقاً بعض دوست صادق الاخلاص
اور مخلص کثیر الاختصاص کی [illegible] کا اس نے ناتو بحجہ محمد بن محمود ایچینی کے پڑھنے میں میرے پاس
مشغول تھے اور وہ نسخہ نہایت اختصار اور لطافت میں ہے اور بنظر آسانی حفظ مقدمات کلیہ کی اگر کہیں کہیں کچھ
مقامات میں [illegible] اور تھوڑی سی زبان فارسی [illegible] ہے
مفرحات شرح [illegible] مطلب ہے بقدر
اپنی [illegible] نسخہ [illegible] جناب حکیم مطلق [illegible]
امید ہے کہ [illegible]
[illegible]

یہ ہے کہ مؤلف ذرہ کی مانند بیقدر کو کمال اعتبار بخشیں عزیزون بزرگ قدر کی نظرون مین مقبول کرین اپنے احسان اور کرم سے جان تو کہ اس رسالہ مین دو مقالے ہین المقالۃ الاولیٰ فی الامور الطبیعیۃ وہی تشتمل علیٰ خمسۃ فصول مقالہ پہلا ثابت ہے بیچ امور طبیعیہ کے یعنے اون احکام کہ طرف طبیعت کی منسوب ہین اور تعریف ان امور کی جمہور حکما نے یون کی ہے کہ وہ امور ایسے بنیادی ہین کہ وجود بدن کا اون پر موقوف ہے اور قوام بدن کا اونہین سے ہی اور اگر اونہین سے ایک کا بھی عدم فرض کرین بدن کو ہرگز وجود نہو اور وہ امور سات ہیں ارکان امزجہ اخلاط اعضا ارواح قوی افعال وجہ نسبت ان امور کی طرف طبیعت کی یہ ہے کہ بعضے انمین یعنے ارکان اور امزجہ اور اخلاط اور اعضا اور ارواح ذی طبیعت کی مادہ ہین اور بعضے یعنے امزجہ اور قوی صورت ذی طبیعت کی ہین اس سبب سے کہ امزجہ صورت اولے ہین اور قوی صورت ثانوی اور بعضے یعنے افعال غایت ذی طبیعت کی ہین اور یہ ہی وجہ نسبت کی ہو سکتی ہے کہ امور مذکورہ کو سوا افعال کے جس طرح سے کہ اوپر کہا گیا مادہ اور صورت خود طبیعت کی کہیں اور بوجہ درمیان قوت اور فعل کے تعلق شدید ہے اسلیے افعال کو امور طبیعیہ سے لاحق کیا ورنہ حقیقت مین افعال تعریف امور طبیعیہ سے خارج ہین کما لا یخفیٰ اور طبیعت بموجب قول بقراط کی ایک قوت ہے کہ مدبر بدن آدمی کی ہے اوسکو شعور اور ارادہ نہین ہے اور مبدا حرکت اور سکون کا ہے اور بموجب قول افلاطون کے ایک قوت الٰہی ہے کہ اوپر مصالح بدن کے موکل ہے اور علامہ نے کہا کہ اصطلاح طب مین طبیعت کو اوپر چار معنی کے اطلاق کرتے ہین ایک اوپر مزاج کے کہ بدن مین پایا جاتا ہے دوسرا اوپر ہیئت ترکیبی بدن کے تیسرا اوپر قوت مدبرہ بدن کے چوتھا اوپر حرکت نفس کے اور علامہ قرشی سے حکایت کرتے ہین کہ طبیعت وہ قوت ہے کہ اوسکی شان سے ہی حفظ کمالات اوس جز کی کہ طبیعت اوسمین پائی جاتی ہے اور بعضون نے کہا ہی کہ طبیعت مبدء اول بالذات ہی واسطے حرکت اور سکون اوس جسم کی کہ طبیعت اوس جسم مین ہے اور مراد مبدء سے وہ چیز ہے کہ مسائل اور احکام اوس چیز پر موقوف ہون اور یہ مقالہ شامل ہے اوپر پانچ فصل کے

الفصل الاول فی الارکان و الامزجۃ

فصل پہلی ثابت ہے بیچ بیان ارکان اور امزجہ کے اما الارکان فہی اجسام بسیطۃ ہی اجزاء اولیۃ لبدن الانسان و غیرہ اما ارکان پس جسم ہین بسیط کہ اجزاء اولے ہین بدن آدمی کے اور غیر آدمی کے سوا الیہ ملتہ سے یعنے حیوانات و نباتات و معادن و ہی التی لا یمکن ان تنقسم الی اجسام مختلفۃ الصورۃ و الطبائع اور ارکان اوہین ہین کہ انقسام اونکا طرف اجسام مختلفۃ الصور و الطبائع کے ممکن نہین ہے یعنے جو رکن ارکان کو صورت اور طبیعت مخصوصہ رکھتا ہے جب تک وہ بسیط ہے اوسی صورت اور طبیعت مخصوصہ اپنی پر ہے

بیچ کوئی جزو کی اوسکے اجزا سے امتیاز اور اختلاف نہین ہے جانا جاتا ہے کہ لغت مین رکن جزو کو کہتے ہین
اولی ہو یا ثانوی جزو اولی مانند عناصر کے اور جزو ثانوی مانند اخلاط کے لیکن از روے اصطلاح کے رکن
مخصوص جسم کا ہے جزو اول ہے کہ اوسکو ارکان اور عناصر اور اسطقس اور اصل اور مادہ اور ہیولی کہتے ہین **فائدہ** جسم کو
اس اعتبار سے کہ وہ مرکب بالفعل کا جزو ہے رکن کہتے ہین اور اس اعتبار سے کہ انقلاب اور استحالہ ایک کا ساتھ
دوسرے کی ہوتا ہے اصل کہتے ہین یعنی اجسام سے ہر ایک جسم گویا اصل ہے اپنی غیر کا اور اس اعتبار سے کہ شروع ترکیب کی
اس سے ہوئی ہے عنصر اور اس اعتبار سے کہ انتہا تحلیل کی اسی پر ہوئی ہے اسطقس کہتے ہین اور معنی اسطقس کے
لغت یونانی مایتحلل الیہ الشی ہے اور اس اعتبار سے کہ وہ صورت مطلق کو بدون تخصیص صورت معین کے قبول کرتا ہے ہیولی
اور اس اعتبار سے کہ وہ قابل صورت معین کو ہے مادہ کہتے ہین ایسا ہی لکھا ہے علامہ قرشی نے بیچ شرح قانون کے
لیکن جسم ایک جوہر ہے کہ ابعاد ثلثہ کو قبول کرے یعنی طول اور عرض اور عمق کو اور وہ جسم مرکب ہے ہیولی اور صورت سے
اور بسیط کی کئی معنی ہین ایک وہ کہ جزو نہ رکھتا ہو مانند نقطہ اور وحدت کے دوسرا وہ کہ اجسام مختلفۃ الصور سے
مرکب نہو مانند ارکان اور کواکب اور افلاک کے تیسرا وہ کہ جزو محسوس اوسکا کل کے نام اور حد مین شریک ہو
مانند گوشت اور ہڈی وغیرہ کی اعضاے بسیطہ سے چوتھا وہ کہ قلیل الاجزا ہو نسبت دوسرے کی مانند عضلہ کے کہ اوسکو
باوجود مرکب ہونے کی بسیط کہتے ہین اس سبب سے کہ وہ بنسبت باقی اعضاے مرکبہ کے قلیل الاجزا ہے **فائدہ** ارکان کو کہ بسیط
کہتے ہین اس لحاظ سے کہ وہ جسم مختلف الصور والطبایع سے مرکب نہین ہے نہ اس لحاظ سے کہ وہ مطلق مرکب نہین ہین بلکہ
وہ مرکب ہین لیکن اشیای مختلف الحقائق سے اس سبب سے کہ ہر جسم بسیط مرکب ہے دو جوہر سے کہ وہ مختلفۃ الحقائق ہین
ایک ہیولی اور دوسرا صورت جسمیہ اور اگر صورت نوعیہ کو بھی لحاظ کرین تین جوہر سے ترکیب ہوگی
اور صورت نوعیہ سوا صورت جسمیہ کے ہی کہ اختلاف خواص کا اوس سے متعلق ہے پس بیچ تعریف بسیط ہونے کے
خالی ہونا حقائق مختلفہ سے کچھ دخل نہین ہے اور اگر ایسا ہوتا کوئی جسم بسیط نہوتا اس لیے کہ ہر جسم بسیط مین
دو جوہر سے ترکیب ہے جیسا کہ بیان کیا گیا اور جو کوئی جسم اس سے خالی نہین پس خالی ہونیکو جسکا حقائق مختلفہ سے
دخل نہین ہے وہی ازبعۃ النار وہی حارۃ یابسۃ والہوا وہی حار رطب والماء وہو بارد رطب والارض وہی
باردۃ یابسۃ اور ارکان چار ہین ایک رکن آگ ہے کہ گرم اور خشک ہے رکن دوسرا ہوا ہے کہ وہ گرم اور تر ہے رکن تیسرا
پانی کہ وہ سرد اور تر ہے رکن چوتھا زمین کہ وہ سرد اور خشک ہے اب جان تو کہ عناصر بعضے خفیف ہین اور بعضے ثقیل
اور ہر ایک خفیف اور ثقیل یا مطلق ہے یا مضاف جو خفیف مطلق ہے وہ آگ ہے اسی سبب سے طالب غایت محیط کو

اور جانب محدب اوسکی جانب مقعر فلک قمر کو مماس ہے، اور جو خفیف مضاف ہے ہوا ہے اسی سبب سے طالب جانب محیط کو ہے
اور محدب اوسکی مماس مقعر آگ ہے اور ہوا مین تین درجے ہین جیسا کہ کہا جاویگا اور جو ثقیل مطلق ہے زمین ہے
اسی سبب سے وہ طالب غایت مرکز کو ہے اور سب ارکان سے نیچے ہے اور ثقیل مضاف پانی ہے اسی سبب سے جہت مرکز کو
طالب ہے، اور نیچے ہوا کی اور اوپر زمین کے واقع ہے اور ہر ایک عنصر کو ایک مکان سے مخصوص کہا ہے، وہ مکان اوسکی اعتبار
مقتضائے طبع کے ہے ورنہ بنسبت امور قاسرہ کی ایک عنصر دوسرے عنصر کے مکان مین وارد ہو سکتا ہے کما لا یخفیٰ
معنے خفیف کی یہ ہین کہ میل اوسکا بالطبع طرف محیط کے ہو اور ثقیل وہ ہے کہ بالطبع طرف مرکز کے مائل ہو اور محیط
مقعر فلک ہے اور مرکز نقطہ مفروضہ وسط زمین مین ہے کہ ہر جزو فلک کا بعد اوس نقطے سے برابر ہو فائدہ
ہر ایک عنصر مین دو کیفیت ہین جیسا کہ کہا گیا اور تخصیص عنصر کی ساتھہ دو کیفیت کی بحکم واہب عطیات کی ہے
کہ عقل اوسکی تعقل مین قاصر ہے اور حکما اسکو خواص صورت نوعیہ سے کہتے ہین یعنے ہر صورت نوعیہ کو اوسکے
خالق نے ایسی خاصیت دی ہے کہ وہ کیفیت اوسمین پیدا ہوئی لیکن حکما واسطے اثبات کیفیات کے عناصر مین محتاج
استدلال کے ہوئے ہین نہ اختصاص کیفیات مین لیکن دلیل اوپر حرارت اوس آگ کی کہ اپنے مکان مین ہے
یہ ہے کہ جو آگ ہمارے پاس ہے گرمی اوسکی ظاہر اور محسوس ہے باوجود اسکے کہ یہ مرکب ہے نہ بسیط پس بسیط بطریق اولیٰ گرم ہوگی
اس لیے کہ وہ خالص ہے یعنے کسی سے ملی نہین اور وہ اپنے مکان پر ہے اور اثر گرمی قوی کا جلانا اور خشک کرنا اور
پگھلانا ہے اور دلیل اوپر خشکی آگ کے دشوار ہے قبول کرنا اوسکا اشکال کو ہے اسی سبب سے کہ اگر آگ نہوتی تا نہ
پانی اور ہوا کی اشکال جیسے ہیلو اور جو ہیلو وغیرہ آسانی سے قبول کرتی اور جو مخالف اسکی ہے اس سبب
کہ آگ سوا شکل صنوبری کی اور کوئی شکل سے متشکل نہین ہوتی اسی سبب سے تنور آگ سے بھرا نہین ہے
گوشے اوسکی طرف سے خالی رہے ہین اور دوسری دلیل یہ ہے کہ آگ اگر خشک نہو جاے کہ تر ہو اسواسطے کہ اگر اشکال کو
بسہولت قبول کرے اوسکو تر کہتے ہین ورنہ خشک اور درمیان ان دونون کے کوئی واسطہ نہین ہے پس آگ اگر
رطب ہوتی لکڑی تر جلد زیادہ جلتی خشک لکڑی سے اس لیے کہ استحالہ عنصر کا طرف عنصر موافق سنے الکیفیت کی آسانی
ہوتا ہے اور جو ایسا نہین ہے ویسا ہی نہین اگر کوئی کہے کہ تر لکڑی مین برودت اوسکی مانع سرعت استحالہ کی ہے
نہ رطوبت اوسکی ہم جواب دینگے کہ سوکھی لکڑی مین خشکی بھی چاہیے کہ مانع ہو پس دونو لکڑی یعنے تر اور خشک
جلنے مین برابر ہوتی اور ایسا نہین ہے اور دلیل تیسری یہ ہے کہ آگ اگر سرد اور تر ہوتی گرمی بہت اوسمین نہوتی
اس سبب سے کہ رطوبت افراط حرارت کو مانع ہوتی ہے اور ایسا اگر نہوتا گرمی ہوا کی شدید معلوم ہوتی پس معلوم ہوا

کہ ہوا مین رطوبت مانع ہے افراط حرارت سے بخلاف آگ کی اور دلیل حرارت کی یہ ہے کہ اگر آگ تر ہوتی جب سردی
اوسکو پہنچتی اور اوسکو سرد کرتی آگ پانی ہوجاتی اس سبب سے کہ استحالہ ایک عنصر کا دوسرے عنصر سے کہ
کیفیت مین مناسب ہو آسانی سے ہوتا ہے لیکن حال یہ ہے کہ آگ جب سرد ہوتی ہے مٹی ہوجاتی ہے جیسا کہ
صاعقہ مین دیکھا جاتا ہے اور صاعقہ ایک جسم ناری ہے کہ سرد ہوکر نیچے طرف زمین کی گرتی ہے پس ثابت ہوا
کہ آگ گرم اور خشک ہے اگر کوئی کہے کہ یہ آگ کہ بیان ہے قبول تفرق اور اتصال کو آسانی سے کرتی ہے
پس کیونکر ہوئی ہم کہینگے کہ یہ امر ہمارے مقصد مین قدح نہین کرتا ہے اس سبب سے کہ شاید آگ خالص کہ اپنی مکان مین ہے
قبول نہ کرتی ہو تفرق اور اتصال کو آسانی اور یہ حال یہ ہے کہ یہ آگ مرکب ہوا سے ہے بھی شکل صنوبری اپنی آسانی
نہین چھوڑتی ہے اور شاید یہ اثبات ذات خشکی کے عدم قبول اشکال بسہولت کافی ہوا ور عدم تفرق و اتصال
اجزا کا آسانی سے دلیل شدت یبوست کی ہو اور مقرر ہے کہ خشکی آگ کی ارض کی خشکی سے کمتر ہے پس ثابت ہوا
کہ آگ گرم اور خشک ہے جاننا چاہیے کہ آگ بتبعیت فلک کے کہ دائم الحرکت ہے ہمیشہ حرکت کرتی ہے لیکن دلیل اوپر گرم ہونے
ہوا کی یہ ہے کہ ہوا اگر سرد ہوتی ثقالت اور کثافت اوسمین پائی جاتی اس سبب سے کہ برودت علت اون دونون کی ہے
اور حال یہ ہے کہ ہوا ہلکی ہے اور لطیف اور محلل اور مجفف پانی کی اور منفرش اوپر کا اور یہ صفات حرارت کو لازم ہین
نہایت کار یہ ہے کہ گرمی اوسکی بسبب رطوبت کی شدید نہین ہے اور دلیل دوسری یہ ہے کہ پانی جب زیادہ گرم ہوتا ہے
ہوا ہوجاتا ہے باوجود اسکے کہ دونو رطوبت مین شریک ہین اس سے معلوم ہوا کہ درمیان اون دونو کی مخالفت
نہتی مگر حرارت مین پس جب حرارت پانی مین اثر کی اور برودت اوسکی دور ہوئی صورت نوعیہ پانی کی بدل کر
صورت نوعیہ ہوا کی اوسکو فائدہ ہوا باوجود گرمی کے سرد محسوس ہوتی ہے سبب اسکا یہ ہے کہ یہ ہوا مرکب ہے
اجزائے بارد مائی اور ارضی سے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ہوا اگرچہ گرم ہے لیکن بہ نسبت ہمارے بدنون کے سرد ہے
جیسا پانی نیم گرم بہ نسبت گرم پانی کے سرد معلوم ہوتا ہے لہذا ہوا جب چلتی ہے زیادہ سرد معلوم ہوتی ہے بسبب
تبدیل اجزای ہوا کے یعنے جو اجزا ہوا کے کہ بدن سے ملے ہین بسبب ملنے کی تھوڑی دیر مین بدن کی گرمی سے گرم ہوجاتی ہین
سبب ہوا چلنے کے وہ اجزا گرم شدہ علیحدہ ہوئی اونکی جگہہ اور اجزا ہوا کی بدن سے ملی بہ نسبت اون اجزا کے سرد ہین لیکن
دلیل وجہ رطوبت ہوا کی بآسانی قبول کرنا اشکال کا ہے اور رطوبت ہوا کی زیادہ ہے رطوبت پانی سے اس سبب سے
ہوا مین کچھہ ممانعت نہین ہے یعنے حرکت جسم کی اوسمین نہایت آسانی سے بدون مانع کے ہوتی ہے بخلاف
پانی کے اور ہوا کا چہار درجہ مین ایک درجہ کہ ماس مقعر نار کا ہے وہ اوپر اپنی طبع کے ہے یعنے گرم اور تر اس سبب سے

کرۂ بسیط ہے اور انتہا اس طبقے کی نیچے کی جانب وہان تک ہے کہ جہان تک دخان صعود کرتا ہے اور بعد
اس درجہ بسیط کے درجہ ہوائے دخانی کا ہے اور طبیعت اس طبقے کی گرم اور خشک ہے بسبب ملنے دخان کے اور جاننا چاہیے
نہایت درجہ تصاعد اکثر دخان کا پہلے درجہ تک ہے اور کبھی بعض دخان قوی الحرارۃ اور شدید الناریۃ
اس طبقے سے تجاوز کرکے اور طبقہ بسیط کو بھی قطع کرکے نار مین لاحق ہوتا ہے لیکن وہان ٹھہر نہین سکتا ہے
بمجرد پہونچنے کے کرۂ نار تک بسبب صدمہ حرکت دوریہ نار کے پھر لوٹتا ہے اور طبقہ زمہریر سے بھی نیچے آتا ہے
اور سبب تولید ریاح کا ہوتا ہے جیسا بحث ریاح مین بعد ذکر اقالیم کے آویگا اور بعد درجہ دخانی درجہ
ہوائے بخاری کا ہے اور نہایت صعود بخار کا یہان تک ہے اور یہ درجہ شدید البرودۃ اور یہی ہے زمہریر اور پیدائش
بدلی اور اولی کی یہان ہے اور وجہ برودت اس درجے کی بقا ابخرہ باردہ اور ارضی کا ہے اور اگرچہ حرارت سبب
تصعید ابخرہ کی ہے لیکن جبتک بخار اس درجے تک پہونچتا ہے وہ حرارت قاسرہ زائل ہو جاتی ہے اور بخار مرتفع
اپنی اصل پر رجوع کرکے ہوا کو سرد کرتا ہے اور جو حرارت انعکاسی آفتاب کی اس درجے تک نہین پہونچتی
اور ابخرے ہمیشہ صعود کرتے ہین بالضرورت اس درجے مین لازم ہوتی ہے اور اسی درجے سے ابخرہ باردہ بعد طبیعی نزول
کرکے ہوائے ماتحت اپنی مین ملکر ہوا کو سرد کرتے ہین لہذا ہوائے مغیم مین گرمی محسوس ہوتی ہے بسبب منع کرنے
بدلی کے نزول ابخرہ باردہ کو فائدہ اگر کوئی کہے کہ بخار نسبت دخان کے ہلکا ہے پس وجہ اوپر ہونے طبقہ دخانی کے
کیا ہے ہم کہین گے اگرچہ دخان بہ نسبت بخار کے ثقیل ہے لیکن اجزاے ارضی دخان کے بسبب یبوست ذاتی کی اجزاے مصعدہ ناری کو
روکتے ہین اور محافظت کرتے ہین بخلاف بخار کے کہ اجزاے مائی اوسکے بسبب رطوبت کے اجزاے ناری مصعد کو
روک نہین سکتے پس دخان بسبب باقی رہنے فاعل کے زیادہ صعود کرتا ہے اور طبقہ چوتھا طبقہ زمہریر کے تلے سے پانی
اور زمین تک ہے اور احوال اوسکا باعتبار حرارت انعکاسی اور بخار نازل کرنے والے کی حرارت اور برودت مین
مختلف ہے جیسا دیکھا جاتا ہے بیچ رات اور دن کے اور جاڑے اور گرمی مین اور ہوائے صاف اور ہوائے بدلی والی کی
اور قوی تر سبب گرمی اس ہوا کی حرارت انعکاسی آفتاب کی ہے لہذا جس قدر زمین سے ہم بلند ہو جاوین
اور حال یہ کہ آفتاب سر پر قریب ہوتا ہے سردی زیادہ محسوس ہوگی اس سبب سے کہ نیچے مواضع مین گرمی محسوس ہوتی ہے
مانند پہاڑون کے بسبب کمی پہونچنے حرارت انعکاسی کی طرف اون مواضع کے کم رہتی ہے واسطے انعکاس حرارت کے
ضرور ہے کہ جسم کثیف کا ہو اس سبب سے کہ انعکاس بدون صلابت کے نہین ہوتا اور لطیف مین ہو نہین سکتا
[illegible] انعکاس کا ہوائے لطیف اور بلند مین نہین ہے [illegible] کہ وہ کثیف ہین اور جو مین

زیادہ کثیف ہی انعکاس کو زیادہ قابل ہے اسی سبب سے بسبب حرارت آفتاب کے جسقدر زمین گرم ہوتی ہی پانی
نہین گرم ہوتا اگرچہ پانی وہان ہو جہان زمین ہے اور پانی اور زمین باوجود اسکے کہ سرد ہین لیکن بسبب اثر
حرارت انعکاسی کے سردی انکی جیسی چاہیے ظاہر نہین ہوتی لہذا اگر پانی کو اوسکی جگہہ سے اوٹھا کر ہوا مین لٹکا دین تو
سرد زیادہ معلوم ہوتا ہے نسبت اوسکی کہ پہلی تھا بسبب زائل ہونے سبب گرمی کے اور میل کرنی پانی کی طرف اپنی طبیعت کے
اور جو مسافت کہ حرارت انعکاسی وہان تک پہونچتی ہے شترہ فرسخ ہے زمین سے اوپر کی جانب اور بعضے کہتے ہین کہ
طبقہ دخانی مماس کرہ نار کا ہے اور طبقہ مذکورہ شہور ہے مسافت مین منقطع ہوا ہے اور رقیق ہے اور نیچے اوسکی
طبقہ بسیط ہے اور نیچے اوسکی طبقہ بخاری ہے یعنی زمہریر ہے اور نیچے اوسکے طبقہ انعکاسیہ اور بعض لوگ ہوا کو تین طبق
کہتے ہین اور طبقہ دخانی کو کرہ نار سے گنتے ہین اور کہتے ہین کہ آگ دو طبقی ہے ایک بسیط دوسرا نیچے اوسکے کہ
مرکب اوخنہ مرتفعہ سے ہے نیازک اور شہب وہان پیدا ہوتی ہین واللہ اعلم لیکن دلیل اوپر برودت پانی کے کثافت
اوسکی جرم کی ہے اور دریافت کرنا سرد کا حس لامسہ سے اور برودت اوسکی نہایت شدید ہے اس سبب سے ہے کہ کوئی اور عنصر
اوس سے سرد زیادہ محسوس نہین ہوتا ہے اور دلیل اوسکی رطوبت پر سہولت قبول اشکال کی ہے اور پوشیدہ نرہے کہ
پانی بالطبع جامد یعنی بستہ ہے لیکن اوسی سبب سے کہ اوسکو پہونچتا ہے مانند حرارت آفتاب کی جمود دور ہوکر قبول تفرق
و اتصال اور تشکل باشکال آسانی ہوتا ہے اسی سبب سے پانی کو رطب کہتے ہین یہ جیسا کہ رطب وہ جسم کو کہتے ہین
کہ قابل اتصال و انفصال و تشکل کا ہو آسانی سے بالطبع اسیطرح اوس جسم کو کہتے ہین کہ اگرچہ بالطبع جامد ہو
لیکن اوسی سبب سے قابل سہولت اتصال و انفصال و تشکل ہوتا ہو ہوا پہلی قسم سے ہی اور پانی دوسری قسم سے جیسے
یون ہی کہا ہے شیخ نے کتاب شفا کے اور ظاہر ہے کہ پانی اگر بالطبع بستہ نہوتا وقت دور ہونے قاسر کے کہ جمود کو منع کرتا ہے
پانی بستہ نہوتا اور بستہ ہونا پانی کا کرہ زمہریر مین اور وقت جاڑے کی اور شہرون کثیر البرودت مین اس قول کو
تائید کرتا ہے اور ثابت ہوا ہے کہ برودت پانی کی اقوی ہے برودت عناصر باقیہ سے اور پانی سرد ہوا کا ہے پس تکاثف
پانی کا کہ برودت علت تکاثف کی ہے اور عنصر سبب سرد ہونے پانی کا بالقسر نہین ہو سکتا ہے اور یہ
تکاثف نہین ہے مگر بسبب میل کرنے پانی کے اوپر طبیعت اپنی کی پس ثابت ہوئی یہ بات کہ پانی بالطبع جامد ہے
نہ سائل اور یہ ایسا دقیقہ لازم المعرفت ہے کہ بیان اوسکا ضرور ہے اور جمودت بالطبع پانی کی کہ بیان کی گئی
اس سے یبوست اوسکی لازم نہین آتی اس سبب سے کہ یابس وہ ہے کہ ہرگز اور کوئی وجہ سے قبول اتصال اور
انفصال اور تفرق اور تشکل کا آسانی سے نہ کر سکے جب تک کہ وہ بسیط ہے اور پانی بسیط بسبب تھوڑی

گرمی کے سہل القبول ہوتا ہے پس رطب ہوگا نہ یابس اور پانی طبعی شیرین ہے شوریت کہ دریا شور کی پانی میں
محسوس ہوتی ہے بسبب ملنی اجزاء ارضی کی ہے شیرینی پانی مینہ کی اور شیرینی بخار پانی شور کی کہ حکمت عملی سے کرتے ہیں
اس بات کی تائید کرتی ہے کہ جو بخار پانی کا اجزائے کثیفہ ارضی سے جدا ہوتا ہے اپنی طبیعت اور فطرۃ اصلی پر رجوع
اور حکمت بیچ شور ہونے پانی دریا ے شور کے یہ ہے کہ تو مزاج اوسکا گرم اور خشک اور عفونت سے دور ہو اور ایسا اگر نہو
تمام عالم مین وبای عام لازم ہوتی اس سبب سے کہ رطوبت جسم کثیف کی مادہ عفونت کی ہے فائدہ تقاضا طبعی
پانی کا یہ تہا کہ اوپر سب اجزائے زمین کے محیط ہوتا اور حائل ہوتا درمیان ہوا اور زمین کے لیکن چونکہ کہلی ہونا
بعض زمین کا واسطے ظہور مرکبات کے درکار تہا خالق الخلق نے ایک حیلہ کیا تو پانی بعضے اجزای زمین میں ہٹ گیا
اور زمین ایکطرف سے کہل گئی اور حیلہ یہ تہا کہ اوسنے کواکب کو تاثیر بخشی کہ وہ اپنی قوتون سے بعضے جانب کو
گرم کرتے ہین اور اس سبب سے عنصر تیجر ایستدعن ہوتی ہین پس جسوقت بعضے اجزاے زمین کے گرم ہوا اور دخان
اور اجزائے بخار صعود کر گئے اوسقدر اجزائے زمین کے خالی اور کاواک رہے اس سبب سے کہ زمین سیال نہین ہے
تو جبر نقصان کرسکے اور چونکہ پانی طالب جہت مرکز کا ہے بالطبع اون خالی جگہون مین آتا ہے اور زمین خالی ہو جاتی
ہوتی ہے واسطے ظہور موالید ثلثہ کی اور تخصیص کشف تہوڑی زمین کی جملہ صنعتین پیدا کرنے والی زمین اور
آسمانون کے ہی اور کرہ زمین کا جو مختلف الاجزاء ہے بلندی اور پستی مین ہو سکتا ہے کہ رقت گہٹنے پانی کے
زمین میں جو اوپر بھی ہے ظاہر ہوا اسواسطے کہ پانی متساوی القدر ہے نزدیک پست ہونا وسکی بعض جزو کے
بسبب گہٹنے کے زمین مین پستی کل پانی مین واقع ہوتی ہے مثلاً ہم اگر کلوخ مٹی کا ناہموار کرکے درمیان پانی
قلیل المقدار کے کہ کلوخ کہ پہلو سے محیط ہو سکے رکہین پانی اس کلوخ مین داخل کرینگے مین جو اجزا کلوخ کے اونچے ہین
مکشوف رہینگے اور گمان ہو کہ پانی سب اجزائے زمین مین نفوذ کرتا ہے اسواسطے پانی طالب غایت مرکز کا ہے
اور بالضرور ایک کی قریب مرکز کے زمین ہیں یعنی البتہ بسبب نفوذ [illegible] کے لازم آوی کہ
جو استحالہ ایک عنصر کا ساتھ دوسرے عنصر کی تاثیرات کواکب سے ہوتی [illegible]
نقصان [illegible] زمین [illegible]
[illegible] زمین مین [illegible]
[illegible]
[illegible]

کہ آسمان سے دور ہوا اور دور زیادہ جگہون مین دائرہ آسمان سے مرکز ہے پس جو ثقیل بالطبع ہے چاہیے کہ
اپنے مرکز کی طرف رجوع کرے اسواسطے کہ نسبت مرکز کی طرف جمیع اجزا دائرہ اور کرہ کے برابر ہے
اور جب یہ بات ثابت ہوئی ہم بیان جو ہوتی زمین کے وسط مین کچھ حاجت نہ رہی اور جو بعضے لوگ اسکی بیان مین
کہتے ہین کہ قوت دافعہ آسمان کی ہر طرف سے زمین کو دفع کرتی ہے یا قوت جاذبہ اسکی ہر طرف سے جذب
کرتی ہے اس سبب سے زمین وسط مین واقع ہوئی خوب نہین ہے اس سبب کہ اس سے لازم آتا ہے کہ زمین
وسط مین بالطبع واقع نہین ہے بلکہ بالقسر اور جو یہ خلاف مفروض ہے لیکن دلیل اوپر یبوست زمین کے عسر قبول ہے
تفرق اور اتصال اور تشکل کو جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے اور جاننا چاہیے کہ خشکی زمین کی حس لامسہ سے مدرک
نہین ہوتی اسیطرح رطوبت پانی کی اسواسطے کہ یبوست اور رطوبت کیفیات انفعالیہ سے ہین اور واسطے
احساس کے لمس سے فعل محسوس سے اور انفعال حاسہ کا لازم ہے اسلیے کہ احساس نام قبول کرنے اثر کا ہے
محسوس مین حاس سے لیکن ارتفاض اور درشتی کہ لامس تحت و بالائی شی ایسی کے پاتا ہے نہ اس سبب سے کہ یبس کو
محسوس کرتا ہے بلکہ اس سبب سے کہ جو شی یابس غامز سے غمز کو قبول نہین کرتی پس عقل حکم کرتی ہے کہ یہ شی یابس ہے
اسیطرح رطوبت پانی کی بھی لمس سے مدرک نہین ہوتی اور لدونت کہ اوسکے لمس سے معلوم ہوتی ہے بسبب کثافت اوسکی
قوام کی ہے کہ جو جرم اوسکا بسبب برودت کے محسوس ہوتا ہے اور قبول کرتا ہے وارد ہونیوالے ہر ایک چیز کو اپنی مین
آسانی سے عقل حکم کرتی ہے اس امر پر کہ وہ رطب ہے بخلاف حرارت اور برودت کی کہ کیفیات فاعلیہ لذاتہا ہین
اور قوت لمس سے محسوس ہوتی ہین **فائدہ ضروریہ** جو کچھ کہ کہا گیا ہے ہونا زمین کا وسط مین اور کروی ہونا
افلاک اور عناصر کا موافق تجویز عقل حکماء کی ہے لیکن شرع شریف سے خلاف اسکے ظاہر ہوتا ہے اور جو شرع نے کہا
وہ حق ہے اسواسطے کہ قول حکما کا از روے استدلال کے ہی اور استدلال کو استقلال نہین ہے مولوی روم علیہ الرحمہ
فرماتی ہین **بیت** پاے استدلالیان چوبین بود پاے چوبین سخت بی تمکین بود **فائدہ** نفع نار کا
موجودات مین تلطیف اور نضج اور تنفیذ ہوا ہے جسمون مین اور توڑنا سردی زمین اور پانی کا ہے
اور فائدہ ہوا کا تخلخل اور کشادگی اجسام کا اور سوا اسکے اور فائدہ پانی کا یہ ہے کہ امداد ارکان اوسکی سبب سے
ہیئت کو قبول کرتے ہین اور فائدہ زمین کا وہ ہے کہ ہر ایک چیز اوسکے سبب سے مضبوط ہوتی ہے اور ہیئت
پر رہتی ہے و اما الامزجة فنقول ان الارکان اذا تصغرت اجزاؤها و تماست لیکن مزاجہا پس ہم کہتے ہین
کہ اجزاے ارکان کے جس وقت جزو اور چھوٹے ہون اور ایک جزو دوسرے سے مس کرے فعل بعضہا فی بعض

لیفعوا بالمتضادۃ اثر کرتی ہیں بعضی اون سے بیچ بعضے کے اپنی قوتیں متضادہ سے وکسر کل واحد منہا سورۃ کیفیۃ الآخر
اور توڑتے ہیں ہر ایک ارکان سے غلبہ اور تیزی کیفیت دوسرے کی فاذا انتہی الفعل والانفعال منہا الی حد ما یسر
جسوقت منتہی ہوتی ہیں تاثیر اور تاثر ارکان کی طرف ایک حد کے حدث لذلک المرکب کیفیۃ متشابہۃ فی اجزائہ ہی المزاج
حاصل ہوتی ہے اس مرکب کو ایک کیفیت متشابہ اور برابر اوسکے اجزا میں اور وہ مزاج ہے یعنے وہ کیفیت حاصلہ
مسمے بمزاج ہے اور جان تو کہ قسم دوسری امور طبیعیہ سے کہ مزاج ہے وہ مصدر ہے مانند مازجت کی کہ از روے مجاز کے اوسپر
کیفیت ممتزجہ محصولہ کو بولتے ہیں اس سبب سے کہ مزاج یعنے ملنا سبب حاصل ہونے کیفیت کا ہے اور اس سبب سے کہ
پیدا ہونا مزاج کا موقوف ہے اوپر ملنے عناصر کے اور ملنا موقوف ہے اوپر فعل اور انفعال ہر ایک کے اور عناصر اجسام ہیں
اور ہر جسم کو مادہ اور صورت لازم ہے اور کیفیت اوسکو عارض ہے اور بہ نسبت مادہ کی جسم کو وجود بالقوہ ہے اور بسبب
صورت کی وجود بالفعل میں اختلاف کیا ہے علما نے اس امر میں کہ ان تینوں سے فعل اور انفعال کسکی طرف منسوب ہے
جیسا کہ شروع متن قول میں کہا جاتا ہے **قول پہلا** یہ ہے کہ ہر ایک کیفیت کیفیات اربعہ سے اپنی ضد میں فعل کرتی ہے
اور منفعل ہوتی ہے وہ ضد اوس سے مثلاً حرارت برودت میں اثر کرتی ہے اور برودت حرارت میں اور رطوبت
یبوست میں اثر کرتی ہے اور یبوست رطوبت میں اور مشہور نزدیک اطبا کی یہی ہے اور جو اوپر مذکور ہوچکا کہ
رطوبت اور یبوست کیفیات انفعالی ہیں اور یہاں فعل طرف اون کے منسوب اس سبب سے کہ رطوبت یبوست میں
اور یبوست رطوبت میں اثر کرتی ہے پس درمیان دونوں قول کے تخالف واقع ہوا اطبا نے واسطے دفع اس تخالف کے
دو وجہ کہا ہے ایک وہ کہ مراد انکی انفعالی ہونے سے یہ ہے کہ یہ حرارت اور برودت میں فعل نہیں کرتی ہیں نہ یہ
کہ اپنی ضد میں فعل نہ کرتی ہوں مثلاً یبوست کہ ضد رطوبت کی ہے آپس میں فعل اور انفعال کرتے ہیں لیکن
حرارت اور برودت میں فعل نہیں کرتی ان سے منفعل البتہ ہوتی ہیں بخلاف حرارت اور برودت کے کہ آپس میں فعل
اور انفعال رکھتے ہیں اور بھی رطوبت اور یبوست میں فعل کرتی ہیں پس جانب انفعال کی رطوبت اور یبوست
میں عام واقع ہوئی اور جانب فعل کی خاص اس سبب سے کیفیت انفعالی مشہور ہوئیں دوسری وجہ یہ کہ اگرچہ
رطوبت اور یبوست سے فعل اپنی ضد میں اور بھی غیر ضد میں متحقق ہے لیکن فعل بواسطہ حرارت اور برودت کے
ظاہر زیادہ ہے اور انفعال بواسطہ رطوبت اور یبوست کے پس بسبب کثرت ظہور فعل کے حرارت اور برودت میں
اور بسبب کثرت ظہور انفعال کے رطوبت اور یبوست میں اونکو فاعلی اور انکو انفعالی کہتے ہیں ورنہ
فی الحقیقت ہر ایک کیفیات اربعہ سے فاعل ہیں اور بھی منفعل اور یہ کلام موافق اونکے مذہب کے ہے جو قائل ہیں

اس قول کی بین توضیح ابطال اس قول کی امام رازی سے روایت کی ہے کہ قول دو چیز سے خالی نہین ہے
یا انکسار کوئی کیفیت اوسکی ضد سے مقدم ہے اور انکسار اوسکی ضد کی سو یہ محال ہے اس سبب سے کہ جو چیز قبل
انکسار اسکے کسر نکر سکے اور محال یہ کہ وہ قبل مکسور ہونے کے قوی تھی بعد انکسار کیونکر کاسر ہو سکتی ہے واسطے
اپنے کاسر کے یا یہ کہ کسر اور انکسار ہر ایک سے معاً ظاہر ہو بدون سبقت کے سو یہ بھی محال ہے اس سبب سے کہ کسر غالبیت
چاہتا ہے اور انکسار مغلوبیت کو اور ہونا ایک چیز کا غالب بھی ہوا اور مغلوب بھی ایکوقت مین ایک جہت سے
ممکن نہین ہے اور صاحب نفیسی نے اسکے دفع مین کہا ہے کہ ذات کیفیت کی فاعل ہے بدون لحاظ تیزی کے اور
تیزی کیفیت کی منفعل ہے اور ظاہر ہے کہ جو فعل اور انفعال اور اعتبار مختلف سے ہوں کچھ قباحت نہین ہے
فعل اور انفعال معاً ہو یا مقدم اور موخر لیکن تیزی اور غلبہ کیفیت کو مغائر ذات کیفیت کی سمجھنا
اس حقیقت سے کہ اسناد فعل کیطرف ذات کیفیت کی اور اسناد انفعال کی بالاستقلال طرف تیزی اور
غلبہ کیفیت کی کرین خوض تمام چاہتا ہے تو اور اسکے پوشیدگی سے خبر ہو قول دوسرا یہ کہ قبیل صورت کہ
بتوسط کیفیت ہے اور مادہ منفعل اور یہ مذہب حکما کا ہے اور اسکی تحقیق مین کہا ہے کہ جسم مین تین چیزین ہین
صورت اور مادہ اور کیفیت صورت بالذات فاعل ہے اپنے مادے مین اور مادہ منفعل ہے اور نتیجہ انکی فعل اور
انفعال کا پیدا ہونا کوئی کیفیت کا ہے کیفیات سے جسم کے اسی سبب سے کوئی جسم بدون کیفیت کے نہین ہے پس مادہ
کہ بالذات لیاقت انفعال کی رکھتا ہے فاعل نہین ہو سکتا ہے اسلیے کہ منفعل فاعل نہین ہوتا لیکن کیفیت
دو حال سے خالی نہین ہے یا لحوق کیفیت کا جسم مین بسبب صورت کے ہے یعنے صورت مبدأ اوس کیفیت کی ہے
جیسے حرارت واسطے آگ کے اور برودت واسطے پانی کے بسبب مادہ کے ہے یعنے کیفیت مادہ سے علاقہ رکھتی ہے جیسے
رطوبت واسطے پانی کے اور یبوست واسطے زمین کے پس جو کیفیت کہ صورت سے علاقہ رکھتی ہے جب صورت فاعل
ہوگی وہ کیفیت بھی فاعل ہوگی اور جو کیفیت مادے سے علاقہ رکھتی ہے جب مادہ منفعل ہوگا وہ کیفیت بھی منفعل ہوگی
اسی سبب سے حرارت اور برودت کو کیفیات فاعلی کہتے ہین اور رطوبت اور یبوست کو کیفیات منفعلی اور یہ کیفیتین اپنی
باعث تمام ہونے فعل اور انفعال مذکور کی نہین ہو سکتین اوس سبب سے کہ امام مذکور نے ابطال پہلی قول مین
کہا ہے لیکن تیزی اور غلبہ کیفیات کی شکستہ ہوتی ہے پس وجود کاسر کا لازم ہوا اور جو مغایرت درمیان کاسر اور
منکسر کے شرط ہے اور جسم مین کوئی چیز واسطے کاسر ہونے کے نہ رہی مگر صورت پس بالضرورت واجب ہوا
کہ فعل کو طرف صورت کی ہم نسبت کرین اور اس سبب سے کہ اثر صورت کا ہم دوسرے مادہ کے بالذات نہین پہونچ سکتا

اوس کیفیت کو کہ صورت سے علاقہ رکھتی ہے واسطہ کرین ہم پس تحقیق ہوا کہ صورت ایک عنصر کی وہ عنصر
دوسرے کو مستحیل کرتی ہے طرف اپنی کیفیت کی اور تیزی کیفیت اوس عنصر کی شکست ہوتی ہے اور اس سبب سے
کہ بیچ کلام بعض علماے عظام کی مانند شیخ رئیس وغیرہ کی اسناد فعل و انفعال کیطرف کیفیات کی واقع ہوتی ہے
قائل دوسرے قول کے اس کلام کی تاویل اسطرح کرتے ہین کہ مراد تفاعل کیفیات سے تفاعل مادی کیفیات کا ہے
لیکن جو نزدیک اطبا کی مادی کیفیات کی کہ عبارت صور اور مواد سے ہین بحس ظاہر محسوس نہین ہوتی اور تعریف
شئی مجہول سے غیر ممکن ہے مفاعل کو طرف کیفیات کے کہ محسوس ہین و ظاہر ہین منسوب کیا ورنہ حقیقت مین مقصود تفاعل
مادی کیفیات کا ہے جان تو کہ مائیت صورت پانی کی اور ناریت صورت آگ کی ہے لیکن سردی پانی کی اور رطوبت
اوسکی اور حرارت اور یبوست آگ کی اعراض ہین کہ لاحق ہوتی ہین جسم پانی اور آگ کو اور مسمی کیفیت ہین اور
اس قول دوسرے پر کہ مذہب حکما کا ہے لوگون نے دو اعتراض کیے ہین ایک یہ کہ جو ثابت ہوا کہ صورت بیچ غیر اپنے
مادے کے فعل نہین کرتی مگر بتوسط کیفیت کے اور مادہ منفعل نہین ہوتا ہے مگر اوسی کیفیت مین کہ اوس مین ہے
پس اس صورت مین لازم آیا کہ اسناد فعل اور انفعال کیطرف کیفیت کی ہوا اور یہ خلاف فرض کے ہی اور
اس اعتراض کے دفع مین لوگون نے کہا ہے کہ کیفیت فاعل ہے باعتبار صورت کے اور منفعل ہے باعتبار مادے کے
اور جسوقت فعل اور انفعال دو اعتبار مختلف سے ہوے تحقیق اونکا ایک چیز مین منع نہوگا اور بعضون نے کہا کہ
فاعل صورت ہے بواسطہ ذات کیفیت کے اور منفعل مادہ ہے بیچ تیزی کیفیت کے نہ بیچ ذات کیفیت کے پس اعتبار
مختلف ہوگئی اور اعتراض دفع ہوا اعتراض دوسرا یہ کہ جسوقت پانی گرم کو سرد پانی مین ملاتے ہین تو گرم
ہوتا ہے اور یہ سواے فعل و انفعال ہر ایک کے نہین ہوسکتا اور بہر حال یہ صورت دونو پانی کی مختلف نہین
بلکہ واحد ہے اسلیے کہ تجزی اور تقسیم جسم سے کہ اوپر اپنی نوعیت کے ہو صورت مین تخلف واقع نہین ہوتا ہے پس نسبت
تفاعل کی طرف کیفیات کی متحقق ہوا اور دفع اس اعتراض کا اس طرح کیا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ صورت
پانی گرم کی مغائر ہو پہلی صورت کو کہ قبل گرم ہونے کے تھی اور اوس سبب سے کہ اجسام بیچ صورت جسمیہ کے آپس مین
واحد ہین اور مخالفت نہین ہے مگر بیچ صورت نوعیہ کے اور حکم تخالف نوع پر نہین کر سکتے مگر باعتبار کیفیات کے
خواہ تغیر ایک کیفیت مین ہو خواہ دو کیفیت مین پس جسوقت پانی سرد گرم ہوا اگرچہ رطوبت مین اتحاد ہے
لیکن حرارت مین تفاوت بڑا لازم آتا ہے کہ صورت اوسکی بھی مستحیل دوسری صورت سے
ہوئی ہو لیکن باقی رہنا اوسکی ہیئت کا اوپر قوام سابق کے قادح مقصود نہین ہے اس لیے کہ بیچ باقی رہنے

یا فانی ہوئی صورت نوعیہ کی شکل مخصوص کچھہ دخل نہین رکہتی ہے مثلاً اگر گیہون کو آٹا کرین صورت
گیہون اور آٹے کی مختلف ہوگی باوجود اسکے کہ شکل حبوبی باطل ہوئی اور علامت اسکی یہی ہے کہ کیفیت مین تغیر
نہین ہوا پس ثابت ہوا کہ تغیر کیفیت کا لازم ہے اختلاف صورت کو اور نہین دخل ہے ہیئت شخصی کے باقی رہنے
اور فانی ہونے مین اور جو کلام شیخ رئیس سے مفہوم ہوتا ہے باعث بطلان اس اعتراض کا ہے جیسا کہ شیخ نے شفا مین
کہا کہ ایک علت ہے واسطے گرم کرنے عنصر پانی کی اور تسخین علت ہے واسطے ابطال استعداد بالفعل کے کہ پانی اوسکے
قبول کرنے کیفیت پانی کی یا اوسکی حفظ کی رکہتا ہے اور یہ کلام دلالت صریح کرتا ہے اوپر باقی رہنے صورت نوعیہ کے
گرم پانی مین باوجود بطلان کیفیت کے پس سمجھہ تو اور صاحب نفیسی نے لکہا کہ کیفیت مرکب اوپر کیفیت بسیط کے قیاس
نکرنا چاہیے اس لیے کہ کیفیت بسیط کی تابع صورت کی ہوتی ہے لہذا ابطال کیفیت بسیط سے بطلان صورت نوعیہ کا
نہین ہوتا لیکن بطلان صورت کو بطلان کیفیت لازم ہے بخلاف کیفیت مرکب کے کہ اوسمین صورت تابع کیفیت کی ہے
لہذا ابطال کیفیت مرکب کو بطلان صورت لازم ہوتا ہے اور یہ بات بہی مؤید قول شیخ کو ہے اسواسطے کہ پانی
بسیط ہے پس گرم ہونا اوسکا صورت کو باطل نہین کرتا ہے **قول تیسرا** یہ وہ کہ کیفیت فاعل ہو اور مادہ
منفعل اور مختار بعض متاخرین کا یہی قول ہے اور دلیل اسپر یون لاتے ہین کہ تسخین پانی گرم کی کہ مشہود ہو چکی ہے
بدیہی ہے اور تسخین سوا مسخن کے نہین ہوسکتی اور محقق ہوا ہے کہ پانی گرم اپنی صورت نوعیہ پر کہ ثابت ہے اور وہ ہرگز
نہ مسخن پس ثابت ہوا کہ فاعل سخونت کی کیفیت ہو اور جو کیفیت عارضی فاعل ہوسکتی ہے کیفیت ذاتی
بطریق اولی فاعل ہوگی اور اوس سبب سے کہ فاعل منفعل نہین ہوسکتا بالضرور چاہیے کہ مادہ منفعل ہو پس
ثابت ہوئی یہ بات کہ کیفیت فاعل ہے اور مادہ منفعل ہے بیچ امتزاج عناصر کے اور بعض لوگ اس قول کو بہی
رد کرتے ہین اور کہتے ہین کہ فاعل اسجگہہ صورت پانی گرم ہوی کی ہے بتوسط کیفیت عرضی کے اور صورت
ہر عنصر کی اپنے مادے مین فعل بالذات کرتی ہے اور مادے غیر اپنے مین بواسطہ کیفیت کے خواہ کیفیت ذاتی ہو
یا عرضی اور بیچ دفع اس دلیل کے کہتے ہین کہ اس تقدیر پر لازم آتا ہے کہ صورت پانی گرم کی مبرد ہووے اپنے مادے کو
بالذات اور مسخن ہو مادہ غیر کو بکیفیت عرضی سے اور یہ باطل ہے بالبداہت اسلیئے کہ لازم آتا ہے تقاضا
طبیعت واحدہ کا آن واحد مین دو امر متنافی کو فائدہ بیچ مثبت ہونی مزاج کے اجزائے مرکب مین تین توجیہ کی ہے
ایک وہ کہ مراد اس تشابہ سے تشابہ حسی ہے اس معنی سے کہ اگرچہ حرارت قائم ہے جزو ناری سے اور برودت
جزو مائی سے لیکن ظاہر نہین ہوتی ہے ممتزج مین تفاوت دونون کیفیت مین بیچ حس کے مانند سکنجبین کے

کہ مرکب ہے شہد اور سرکہ سے کہ ہر چند قیام حلاوت کا شہد سے اور قیام ترشی کا سرکہ سے ہے لیکن مجموعہ سے
ایک کیفیت اور حاصل ہوتی ہے کہ ان دونوں کیفیتوں کو چھپا لیا اور اون کے علیحدہ علیحدہ دریافت ہونی سے
مانع ہوئی ہے توجیہ دوسری یہ کہ مراد تشابہ حقیقی ہے اس معنی سے کہ سب عنصر کیفیات متعددہ متضادہ کو
چھوڑ کر کیفیت واحدہ حقیقیہ کہ متوسط ہے درمیان کیفیات متضادہ کے پہن لیا توجیہ تیسری یہ کہ مراد
تشابہ نوعی ہے اس معنی سے کہ کیفیت مزاجی حادث ترکیب سے کہ متوسط ہے کوئی توسط کرکے درمیان کیفیات
ارکان کے اور قائم ہے جزو ناری سے متشابہ ہے نوع میں اوس کیفیت متوسطہ موصوفہ کو کہ قائم ہے جزو مائی سے اور
یہ ایسا ہوتا ہے کہ جزو ناری مثلاً سرد ہو نسبت اوس کے کہ پہلے تھا اور جزو مائی گرم ہو نسبت اوس کے کہ پہلے تھا
اسیطرح رطوبت اور یبوست پس کیفیت مزاجی کہ قائم ہے ساتھ ایک کے اجزائے مرکب سے ہر چند غیر اور سوا ہے
عدد میں اوس کیفیت مزاجی کی کہ قائم ہے ساتھ دوسرے جزو کی لیکن دونوں نوع میں متشابہ ہیں اور یہ اس سبب سے
کہتے ہیں کہ کیفیت واحدہ بالعدد ساتھ محال متعددہ کی قائم نہیں ہوسکتی ہے اور قیاس کر تو ان دونوں پر
ہوا اور مٹی کو حاصل کلام کا یہ ہے کہ امتزاج عناصر اربعہ اور تفاعل انکی کیفیات سے ایک کیفیت ایسی حاصل ہوتی ہے
کہ ساتھ نوع ہر ایک کے کیفیات اجزائے مرکب سے تشابہ اور موافقت رکھتی ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ صورتین
عناصر کی مرکب مین ویسی ہی باقی رہتی ہین اور پیدا ہونا صورت اور کیفیت متشابہ کا وقت ترکیب کے
اون صورتوں کو باطل نہیں کرتا ہے اسی سبب سے جب کوئی جسم کہ قرع اور انبیق مین مقطر کرتے ہین اجزائے
اربعہ عناصر کے اوس سے متمیز ہوتے ہین باقی اوپر اپنی صورتون کے اس طرح پر کہ اجزائے مائی اور ارضی خود ظاہر
اور محسوس ہو کر دلالت کرتے ہین اوپر مٹی اور پانی کے اور اجزائے بخاری دلالت کرتے ہین اوپر ہوا کی
اور اسیطرح اوپر آگ کے بھی بسبب صعود کرنے کی اور جو کچھ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ترکیب سے صورتین عناصر کی
باطل ہوجاتی ہین باطل ہے جیسا کہ اوپر معلوم ہوچکا ہے اور فائدہ اس قول کا کہ ہم نے متوسط کو مقید کیا
ساتھ قید کوئی توسط کی یہ ہے کہ توسط تمام مزاجوں کے مزاج مین داخل رہین اسلیے کہ اجزائے گرم جب
اوس جزو بیشتر سے کم ہوجاوین اور اجزائے بارد پانچ کیفیت اس مرکب کی مائل بحرارت ہوگی پس متوسط مطلق نہوگی اور یہ کیفیت مزاج سے
خارج ہوگا انتباہ اگر کوئی قائل کہے کہ حد مزاج کی منتقض ہوتی ہے اوپر زمرد اور یاقوت کے کہ ممتزج مین حادث ہوتے ہین اس سبب سے کہ جیسا مزاج پر
یہ مضمون صادق آتا ہے کہ مزاج ایک کیفیت ہے کہ پیدا ہوتی ہے ممتزج مین تفاعل کیفیات سے اور متشابہ ہوتی ہے ہم اجزا اوس مرکب کے اسیطرح اوپر رنگ
وغیرہ کے بھی صادق آتی ہے اسطرح پر کہ رنگ کیفیت ہے کہ پیدا ہوتی ہے تفاعل کیفیات سے اور متشابہ ہوتی ہے ہم اجزائے مرکب کے جواب اسکا یہ ہے

کہ یہ رنگ وغیرہ کیفیات تفاعل مذکور سے پیدا نہین ہوتی بلکہ صورت سے پیدا ہوتی ہین کہ وہ صورت پیدا ہوتی ہے مزاج سے اور مزاج پیدا ہوتا ہے تفاعل مذکور سے اور مراد حد مزاج مین وہ چیز ہے کہ تفاعل مذکور سے حادث ہو بلا واسطہ پس مزاج اور رنگ وغیرہ جدا ہو گئے اور نقض لازم نہ آئی

وینقسم بحسب القسمۃ العقلیۃ الی ما یکون معتدلاً بالحقیقۃ وہو ان یکون المقادیر من الکیفیات المتضادۃ فی الممتزج متساویۃ و یسمی معتدلاً بالحقیقۃ اور منقسم ہوتا ہے مزاج باعتبار قسمت عقلی کے یعنے باعتبار تجویز عقل نہ باعتبار وجود کی خارج مین طرف اوس چیز کے کہ معتدل بالحقیقت ہے اور وہ یہ ہے کہ مقدار کیفیات متضادہ کی بیچ مرکب کی برابر ہوون اور اسکو حکما معتدل بالحقیقت کہتے ہین الی ما یکون خارجاً عن الاعتدال الحقیقی اور منقسم ہوتا ہے مزاج طرف اوس چیز کے کہ وہ خارج ہے اعتدال حقیقی سے لکن القسم الاول مما لا یمکن ان یوجد فی الخارج اصلا لیکن قسم اولی یعنے معتدل حقیقی اون مین سے ہے کہ ممکن نہین ہے پایا جانا اوسکا خارج مین ہرگز بل الذی یوجد من الامزجۃ انما ہو خارج عن الاعتدال الحقیقی بلکہ جو مزاج پایا جاتا ہے مزاجون سے نہین ہے مگر خارج اعتدال حقیقی سے فائدہ مزاج یا معتدل ہے یا غیر معتدل از روے حقیقت کے لیکن معتدل وہ ہے کہ بیچ مزاج اوسکے کیفیات اربعہ برابر ہوون اسطور پر کہ میل عناصر کی کہ حامل کیفیات کی ہین طرف اون کے مکانون کے برابر اور ظاہر ہے کہ یہ نہین ہو سکتا مگر اوس صورت مین کہ قوی یعنے صورتین نوعیہ اونکی برابر ہوون اس سبب سے کہ وہی صورتین چاہنے والی ہین آثار کو اور اونہین آثار سے میل ہے اور یہ مستلزم اس بات کو ہے کہ عناصر برابر ہوون از روے کمیت کے باعتبار حجم کے اور از روے کیفیت کی بہی باعتبار شدت اور ضعف کے اس لیے کہ جسوقت مقدار اجرام عناصر کے برابر ہونگے از روے حجم کے طبائع اونکی کہ مقتضی آثار کے ہین بہی برابر اور متکافی ہونگی اور جسوقت مختلف ہونگے غالب حجم مین غالب میل مین ہوگا یقیناً اسواسطے کہ جسم محل ہے اور صورت حال اور بسبب تجزی جسم کے صورت بہی متجزی ہوتی ہی پس اختلاف صورتونکا بیچ اقتضاے میل کے بسبب اختلاف کمیت اجسام کی ہے اور تناسب صورتونکا بسبب مناسب ہونے مقدار اجسام کے ہی اور قید حجم کی بیچ کمیت اجسام کے اسواسطے ہے کہ آگ اور ہوا خفیف ہین تقدیر وزن کی اون مین نہین کر سکتے بالجملہ معتدل حقیقی کہ مذکور ہوا وجود اوسکا خارج مین ممتنع ہی اور دلیل امتناع پر یہ ہے کہ عناصر متساوی صورتون مین دو وجہ سے خالی نہین ہین ایک وہ کہ واسطے اون کے کوئی ایسا قاسر نہو کہ منع کرے اون عناصر کو میل کرنے سے طرف اونکی مکانون طبعی کے پس ظاہر ہے کہ اس صورت مین ترکیب حاصل نہو سکی گی اس سبب سے کہ عناصر بالطبع مائل اور مشتاق اپنی حیاز کو ہونگے

اگر مائل نہوین لازم آتا ہے کہ مکان مطلوب بالطبع متروک بالطبع ہوا اور یہ محال ہے دوسری وجہ یہ کہ واسطے
عناصر کے کوئی قاسر ایسا ہو کہ تشتت اور تفرق اجزا کو مانع ہو لیکن یہ بھی ممکن نہین ہے اس سبب سے کہ
قاسر مرکب کو بیچ مکان ایک بسیط کے ان بسائط سے رکھیگا یا اور مکان مین اور ظاہر ہے کہ مکان اور سوا مکانات
بسائط کے نیچے آسمان کے موجود نہین ہے اسلیے کہ خلا محال ہے اور کوئی بسیط نہین ہے سوا ان چار بسائط کے
اور اگر قاسر اس مرکب کو بیچ مکان ایک بسیط کے رکھیگا اس صورت مین ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہے اور
یہی محال ہے اور اگر کہین کہ وہ قاسر بھی بالطبع مائل طرف مکان ایک بسیط کے ہے وہان رکھیگا اور
ترجیح بلا مرجح لازم نہ آویگی ہم جواب دینگے کہ ایسا قاسر ضرور ہے کہ صاحب جسم ہوگا اسواسطے کہ اقتضا مکان
معین کا خاصہ طبیعت جسم کا ہے اور جب قاسر کیواسطے جسم ثابت ہوا محال ہے کہ دو جسم مختلف الماہیۃ تقاضا کرین
مکان واحد کو بالطبع جیسا کہ ثابت کیا ہے لوگون نے اور پھر یہ قاسر یا بسیط ہوگا یا مرکب اگر بسیط ہے البتہ
عناصر اربعہ سے خارج ہوگا اور اس امر کا کوئی قائل نہین ہے اور اگر مرکب ہے تو یہ بھی محتاج ہوگا طرف قاسر کے
اس صورت مین یا تسلسل لازم آویگا یا دور اور یہ دونون باطل ہین پس ثابت ہوا یہ امر کہ معتدل حقیقی
نہین پایا جاتا ہے خارج مین ہرگز لیکن غیر معتدل یعنے خارج اعتدال حقیقی سے بھی اور یہ دو قسم کی ہے
ایک معتدل بالفرض دوسرا خارج اعتدال مفروض سے اور یہ دونون خارج مین موجود ہین جیسا کہ
کہا جاتا ہے وہ تقسیم ہے ما یسمیہ الاطباء معتدلا بالفرض اور غیر قسم ہوتا ہے مزاج دوسرے مرتبہ طرف اوس چیز کے
کہ اوسکو اطبا معتدل بالفرض کہتے ہین اور اطلاق اعتدال کی اس پر نظر مشتق ہونے کی معدل
فی القسمت سے ہی ہے نہ نظر تفاوت یعنی تکافو کی سے غیر معتدل ہے وہ یا نیکون موضوع ما لنوع مزاج وہو اصلح الامزجۃ
اور وہ یہ ہے کہ ہووے کوئی موضوع کیواسطے ایک نوع مزاج کا کہ وہ بہترین مزاجون کا ہو بیچ حق اوسی موضوع کے
اور موضوع بدن بالکل ہو یا ایک عضو اوس کا اور مراد بہترین مزاجون سے وہی ہے کہ واسطے ہر مرکب کے
باعتبار تقاضاے اوسکے حال کے حاصل ہو عناصر سے باعتبار کمیات اور کیفیات کے وہ مقدار کہ
لائق مزاج اوس کے ہوا اور باعث تکمیل اوس فعل کا ہو کہ اوس مرکب سے مطلوب ہے مثلا شیر کہ مقصود
اوس سے شجاعت ہے زیادتی حرارت کی کہ موجب شجاعت کی ہوتی ہے اوسمین ضرور ہے اور اوسکو
اعتدال اسدی کہتے ہین اسیطرح خرگوش مین کہ وہ مستحق خوف اور نامردی کا ہے زیادتی برودت کی کہ
موجب نامردی اور خوف کی ہے اوسمین لازم ہے اور اوسکو اعتدال ارنبی کہتے ہین اور قیاس کرلو

ان دونوں پر اور نحو والی یا نکو بین حار جاعن الاعتدال و منقسم ہوتا ہے مزاج طرف اوس چیز کے کہ خارج ہو
اس اعتدال مفروض سے والمعتدل بہذا المعنی یعرض لہ ثمانیۃ اوجہ من الاعتبارات اور معتدل اس معنی سے
یعنی معتدل فرضی کو عارض ہوتی ہین آٹھ وجہ اعتبارون سے احدہا المعتدل النوعی بالقیاس الی ما ہو خارج عنہ
وهو المزاج الذی یحصل للانسان مثلا بالقیاس الی سائر الکائنات ایک اون سے معتدل نوعی ہے بقیاس اوسکی کہ وہ خارج اسکی
نوع سے اور وہ ایسا مزاج ہے کہ اوسکو حاصل ہو مثلا بنظر تمام موجودات کے بواسطہ ظہور آثار فیضانی کی اونمیں
افضل ہے اور مرکبات سے اور یہ دلیل اوسکی اعتدال کی ہے نسبت اورون کے والثانی المعتدل النوعی بالقیاس
الی ما ہو داخل فی نوعہ وهو المزاج الذی یحصل لاعدل شخص من اشخاص نوع الانسان اور دوسرا اوس معتدل نوعی ہے
بقیاس اوسکی کہ داخل اوسکی نوع مین داخل ہے اور وہ ایسا مزاج ہے کہ حاصل ہوتا ہے اوسکو کہ اعدل ہو اشخاص نوع انسان جاننا چاہیے کہ اعتدال نوعی
بقیاس خارج کی طرف نوع کے محتاج ہوتا ہے اسیے وجود مین کہ وہ حاصل ہوتا ہے ہر فرد کو افراد نوع سے موافق
تفاوت مرتبے کی اور اعتدال نوعی بقیاس داخل کے طرف نوع کے محتاج ہوتا ہے بیچ جید اور خوب ہونے کمالات کے
اور یہ مزاج حاصل نہین ہوتا ہے مگر اوس شخص کو کہ واقع ہو بیچ وسط کی تفصیل اسکی یہ کہ اعتدال مزاج انسانی ایک
عرض کشادہ رکھتا ہے اور اوسکی دو طرف ہین اور ہر طرف کے واسطے ایک حد ہے کہ اگر آدمی اوس حد سے تجاوز کرے
من حیث المزاج مزاج انسانی سے خارج ہو جاویگا اور درمیان دو طرف کے وجود وسط حقیقی کا کہ اوسکو وسط کہتے ہین
ضرور ہے اور یہ وسط نسبت اوسکی کہ مائل بطرف ہے معتدل ہوتا ہے اور جو میل بطرف رکھتا ہے نسبت اس وسط کی
معتدل نہین ہوتا اور بعد اعتدال اور قرب اوسکی باعتبار دوری اور نزدیکی کے اسی وسط سے ہے پس جو آدمی
کہ مزاج اوسکا بیچ وسط کے ہے معتدل زیادہ ہے بنظر اوسکے کہ اس سے دور ہے اور داخل ہے اسکی نوع مین
اور اسیطرح جو قریب وسط کے ہے معتدل ہے نسبت اوسکی میل بطرف رکھتا ہے لیکن مقصود اور مراد
اعتدال نوعی بقیاس داخل سے معتدل زیادہ ہے والثالث المعتدل الصنفی بالقیاس الی ما ہو خارج عن صنفہ وهو المزاج
الذی یحصل لسکان اقلیم من الاقالیم تیسرا معتدل صنفی ہے بقیاس اوسکی کہ اسکی صنف سے خارج ہے اور وہ ایسا
مزاج ہے کہ حاصل ہوتا ہے ایک اقلیم کے رہنے والونکو اقالیم سے یعنے ایک گروہ نوع سے کہ ممتاز ہو غیر اپنے گروہ سے
داخل اسکی نوع مین ہے مثلا وہ مزاج کہ ہر شخص کو کہ خاص ہندی ہی کو لائق زیادہ ہے اوسکو من حیث ہندی ہونے کے
مزاج حبشی وغیرہ اصناف سے کہ نوع مین داخل ہین یہانتک کہ اگر اوس مزاج سے کہ مخصوص اوسکی صنف سے ہے
خارج ہو اوس صنف سے نہوگا الرابع المعتدل الصنفی بالقیاس الی ما هو داخل فی صنفہ وهو المزاج الذی

تحصیل الاعدل لشخص من اشخاص صنف معین چوتھا معتدل صنفی ہے بقیاس اوسکے
کہ صنف میں داخل ہے اور وہ ایسا مزاج ہے کہ حاصل ہے معتدل ترین شخص کو اشخاص صنف معین سے
اور جان تو کہ جو کچھ بیچ اعتدال نوعی نظر مداخل کے کہا گیا مانند وسیع ہونے عرض اعتدال کے اور
اثبات دو طرف اور وسط حقیقی کے یہاں بھی اسیطرح لحاظ کرنا چاہیے تو روشن ہو کہ جو شخص اشخاص
صنف معین سے بیچ حاق وسط کے ہے وہ معتدل تر ہے نسبت اور اشخاص کے کہ اوسکی صنف میں داخل ہیں انتہا اعتدال نوعی ہو
یا صنفی محال سے خالی نہیں ہے اسلیے کہ افضل اعتدال کہ اوسکے سبب اپنی غیر سے ممتاز ہوتا ہے لحاظ کیا جاوے کامل ہو لیکن اعتدال ناقص
اور یہی مراد ہے اعتدال نوعی اور صنفی نظر بخارج ہے دوسرا وہ کہ تمام اعتدال کہ اوسکے سبب نوع یا صنف میں کامل مستحق ہوتا ہے لحاظ کیا جاوے اور یہ
نہیں ہو سکتا ہے مگر بقیاس داخل کے تو منظور اون افراد کے کہ اوسط میں واقع ہیں تمامی اعتدال نوع یا صنف میں ثابت ہو اور یہی مراد ہے
اعتدال نوعی اور صنفی نظر مداخل سے اور جو مقید ہونگے بلکہ متوسط ہونگے یہ بحث اعتدال ثمانیہ کی خوب دریافت
نہیں ہوتی ہے اس مختصر میں تفصیل لکھی گئی تاکہ یہ شبہ نہ رہا ہے اور ایک کو دوسرے سے اشتباہ نہ ہو الخامس المعتدل الشخصی
بالقیاس الیٰ ما ہو خارج عنہ وہو المزاج الذی یحصل لشخص معین حتیٰ یکون موجودا صحیحا پانچواں معتدل شخصی ہے
بقیاس اوسکی کہ وہ اس شخص سے باہر ہے اور وہ ایسا مزاج ہے کہ حاصل ہوتا ہے شخص معین کو تو ہو وے وہ شخص موجود صحیح
حاصل اسکا یہ ہے کہ اگر ایک فرد معین کو کسی صنف سے قیاس کریں اور یہ ایک فرد ہو کہ اوسی صنف سے ہو
پس وہ فرد کو بہتر اور صحیح زیادہ پاوینگے ہم نسبت بعض افراد اوس صنف کے اگرچہ بنظر بعض کے غیر معتدل ہو
اور اسے معلوم ہوتا ہے کہ مزاج اس شخص کا من حیث ہو شخص کے لائق زیادہ ہے اسی شخص کو مزاجوں بعض اشخاص
کو اوسکی صنف سے ہے السادس المعتدل الشخصی بالقیاس الیٰ احوالہ فی نفسہ وہو المزاج الذی اذا حصل لشخص کان
علی افضل ما ینبغی ان یکون علیہ چھٹا معتدل شخصی ہے بقیاس اوسکی ذات کی احوال کے اور وہ ایسا مزاج ہے کہ جس وقت
حاصل ہو شخص کو وہ شخص ایسی بہتر حالت پر ہو کہ اوس حالت پر ہونا اوسکو لائق ہے حاصل یہ ہے کہ جو شخص صنف
اعتدال ہے نسبت اور اشخاص کے احوال اسکو منظر اوسکی ذات کے بھی متفاوت ہے تو وہ مزاج کہ بہترین حالت نسبت
اوسکو حاصل ہے لائق زیادہ ہے اوسکو اور مزاجوں سے کہ اوسکو اور حالتوں میں ہوتا ہے پس جو مزاج اوسکو ذاتی
احوال کا ساتھ مزاج اور حالات کے کہ غیر افضل ہیں قیاس کریں اور معتدل زیادہ پاتے ہیں اور یہی
مراد ہے اعتدال شخصی بقیاس داخل سے السابع المعتدل العضوی بالقیاس الیٰ غیرہ وہو المزاج الذی یجب
ان یکون لنوع کل عضو من الاعضاء مخالفا بہ غیرہ ساتواں معتدل عضوی ہے بقیاس غیر کے

استعمالات اور وہ ایسا مزاج ہے کہ واجب ہے ہونا اوس مزاج کا ہر عضو کو اعضا سے ممتاز اور مخالف وہ عضو
نسبت اوسی مزاج مخصوص کے اپنی غیر سے ہو اور یہ ہو ایسا ہو کہ ایک عضو کا ساتھہ اور عضو کے جو قیاس کرتے ہیں
مزاج بعضے عضو کا بنظر اور اعضا کی معتدل ہو مثلا اعتدال دماغ کا وہ ہے کہ سرد اور تر ہو اور رطوبت
اوسکی سب اعضا سے زائد ہو تب یہ مزاج اگرچہ بیچ حق دماغ کے معتدل ہے لیکن جو جلد کو اس پر قیاس کریں
جلد معتدل زیادہ ہے اس واسطے کہ کیفیات اربعہ بیچ جلد کی اعتدال سے قریب زیادہ ہیں جیسا بیچ باب اعضا کے
کہا جاویگا اما من المعتدل العضوی بالقیاس الی احوالہ فی نفسہ ہو المزاج الذی انما حصل للعضو کان ہے
فضل ما ینبغی ان یکون علیہ آٹھوان معتدل عضوی ہے بقیاس اوسکی ذات کے احوال کی اور وہ ایسا
مزاج ہے کہ جو وہ مزاج حاصل ہو عضو کو وہ عضو بہترین حالات پر ہو کہ لائق ہے ہونا اوس عضو کا اوپر اوس حالت کے
اور ظاہر ہے کہ مزاج ہر عضو کا کہ بیچ بہترین حالات کے موجود ہے لائق زیادہ ہے اوس عضو کو امزجہ باقی اوسکی
احوال سے اور یہی مراد ہے اعتدال عضوی سے بنظر داخل کے واما الخارج عن الاعتدال بحسب اصطلاح الاطبار
ینقسم الی ثمانیۃ اقسام لیکن خارج اعتدال مفروض سے بطور اصطلاح طبیبون کے منقسم ہوتا ہے آٹھہ قسم پر لانہ اما ان
یکون آخر ما ینبغی اس سبب سے کہ تحقیق وہ یا گرم زائد اوس سے کہ چاہیے یعنے نسبت بحال معتدل مفروض کے
گرمی اوسمین زائد ہو او آخر دمینہ یا سرد زیادہ اوس سے ہو او ارطب منہ یا تر زیادہ ہو اوس سے او ایبس منہ یا خشک زیادہ ہو
اوس سے او احر وارطب منہ یا گرم زیادہ اور تر زیادہ ہو اوس سے یعنے بیچ دو کیفیت کے زائد ہو او احر وایبس منہ
یا گرم زائد اور خشک زائد ہو اوس سے او ابرد وارطب منہ یا سرد زائد اور تر زیادہ ہو اوس سے او ابرد وایبس
یا سرد زائد اور خشک زائد ہو اوس سے فائدہ مزاج خارج اعتدال مفروض سے آٹھہ قسم مین منحصر ہے اسلیے کہ
خروج اوسکا اگر زیادتی ایک کیفیت سے ہو اور کیفیات چار ہین پس چار قسم ہوا اور اون چار کو مفرد کہتے ہین
اور اگر خروج بسبب زیادتی دو کیفیت کی لازم ہے کہ وہ دو کیفیت ہون کہ آپس مین ضد نہون اسواسطے
کہ اجتماع ضد کا محال ہے پس یہ بھی چار قسم ہین جیسا کہ بیان کیا گیا انکو مرکب کہتے ہین پس ثابت ہوا
کہ غیر معتدل آٹھہ قسم ہین چار مفرد اور چار مرکب تنبیہ لفظ معتدل کو بیچ اصطلاح اطبا کے کئی جگہہ پر بولتے ہین
ایک وہان کہ کیفیات متضادہ برابر ہون اور اوسکو معتدل حقیقی کہتے ہین کہ اوسکا ذکر ہو چکا ہے
اور اوسکے لیے وجود نہین ہے دوسرا وہان کہ مرکب کو وہ مزاج آ گیا ہو کہ وہ مزاج اوسکو بہتر ہے
اور یہ مشتق عدل فی القسمۃ سے ہے جیسا کہ مذکور ہوا اور اسی سبب سے کہا جاتا ہے کہ ہر ایک نوع کا مزاج

اوسکے حق مین معتدل ہے تیسرا وہ ان کہ مرکب قریب باعتدال حقیقی ہو جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ جلد عدل آئی
... اعضا سے چوتھا وہ ان کہ جو کوئی چیز بدن مین وارد ہو اور اوسکی حرارت سے منفعل ہو اثر نکرنے اور اوس مین
سبب پیدا کرنے کیفیت کی کہ وہ کیفیت زائد ہو بدن کی کیفیت سے جیسے کہ کہا جاتا ہے کہ فلانی دوا معتدل ہے
پانچوان وہ ان کا وہی کو محتاج نکرے کسی طرف اوڑھنے یا ہوا لینے معتدل ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ خط استوا
اور فصل بہار کی معتدل ہے اس سبب سے کہ خط استوا مین اور فصل ربیع مین بدن معتدل مزاجون کے
منفعل نہین ہوتی حرارت یا برودت وغیرہ سے تو محتاج اوڑھنے یا ہوا لینے کے ہون جہٹا وہ ان
کہ جیسے گرمی اوس سے محسوس ہو سردی بھی ویسی معلوم ہو جیسا کہا جاتا ہے کہ فصل خریف کی معتدل ہے
اس لیے کہ بدن فصل خریف مین جیسا گرمی سے منفعل ہوتا ہے سردی سے بھی ویسا منفعل ہوتا ہے۔ **الفصل الثانی
فی الاخلاط** فصل دوسری ثابت ہے بیچ بیان اخلاط کی اور اخلاط جمع خلط کی ہے و الخلط جسم رطب
سیال یستحیل الیہ الغذاء اولاً اور خلط جسم رطب بالفعل ہے کہ قابل سیلان کے ہو اور سیال ہوتی ہے
اسکی طرف غذا پہلے استحالہ مین یعنی چیز ماکول کہ معدہ مین وارد ہوتی ہے اپنی صورت نوعیہ چھوڑ کر پہلی
کہ صورت دوسری لیتی ہے وہی صورت خلطی ہے جیسا کہ بیچ بیان تولد اخلاط کی اسی فصل مین مفصل کہا جاویگا
انشاء اللہ تعالی۔ جان تو کہ معنی جسم اور رطب کے بیچ ہی فصل کے مذکور ہوے بیان معنی سیال کی معلوم کیجاوے
جیسا کہ ... کہ سیال ہو وہ کہ اوسکی شان سے ہو کہ اوسکے اجزا بالطبع سیل اور حرکت طرف اسفل کو کرین پس اس سے
معلوم ہوا کہ رطوبت بیچ سیال ہونی کے شرط نہین ہے اسی سبب سے رمل یعنے ریت کو سیال کہتے ہین
باوجود اسکے کہ وہ شے یابس ہوتی ہے اور وجہ سیال کہنی کی یہ ہے کہ اجزا اوسکے بالطبع میل طرف اسفل کے
رکہتے ہین ... اور جو کچھ بعض لوگون نے کہا ہے کہ مراد سیال سے بالغ فی الرطوبۃ ہے اور اس تقدیر پر
... کی کہ بیچ تعریف خلط کی ہے زائد ہو جاتی ہین رطب ہی اور رطب مین قید بالفعل کی اسواسطے ہے لگائی تو یہ
اعتراض وارد نہو کہ صفرا اور سودا یابس ہین پس چاہیے کہ انکو خلط نہ کہین اس سبب سے کہ مراد یبوست سودا اور
صفرا سے یبوست بالقوہ ہے اور مراد رطوبت سے تعریف خلط مین رطوبت بالفعل ہے پس دونون جدا ہوے
فائدہ قول ماتن کا رطب واسطے احتراز کے ہڈی اور گوشت اور غضروف وغیرہ سے تو یہ اعضا
تعریف خلط سے نکل جاوین کہ رطب نہین ہین اور قول اوسکا سیال نے چربی وغیرہ کو نکال دیا کہ سیال نہین ہین
بلکہ منجمد ہین اور یہ گمان نکرین کہ بلغم حقیقی کی ورزجاجی اس تقدیر پر جابہ خلط سے خارج ہوتی ہین وہ سیال نہین ہین

پس ہم کہینگے کہ مراد تشبیہ سے ساتھ گچ اور شیشے پگھلائے کے رنگ مین ہے یہ توام اور بہی جو رطب و سیال ہے
رطب اور سیال بالطبع مراد ہے اگر وہ غذا رطوبت اور سیلان مین سبب ہے کوئی معلظ کے فتور اور قصور ہوجاوے کچھہ
قباحت اور حاجت اعتراض نہین اور قول اوسکا یستحیل الیہ الغذاء اخراً ہے کیلوس ہے اس سبب سے کہ لفظ استحالہ کی
دو استعمال ہین ایک یہ کہ بیچ تغیر اور تبدل کیفیات کے اطلاق کرتے ہین نشان اسکا وہ ہے کہ بدون لفظ کے
بولتے ہین جیسا کہ کہتے ہین استحال الماء الحار باردا اور استحال الماء الی البارد نہین کہتے دوسرا وہ کہ بیچ کون
اور فساد کی یعنی تغیر اور تبدل صورت نوعیہ مین اطلاق کرتے ہین یہان لفظ الی کا لانا لازم ہے جیسا کہ کہتے ہین
استحال الماء الی الہواء اور استحال الماء ہوا نہین کہتے ہین اور جو استحالہ غذا کا مقید یا الی ہے بدون کون اور
فساد کے نہین ہوسکتا اور استحالہ کیلوس کی کیفیت مین ہے نہ نوعیت مین پس وہ سکنجبین خلط مین داخل نہین اور دلیل باقی رہنا
کیلوس کا اوپر نوعیت کی اوسکا مزہ ہے اس سبب سے کہ کیلوس جب قے مین نکلتا ہے مزہ اوس چیز کا کہ کھائی گئی ہے معلوم
ہوتا ہے ثابت ہوا کہ کیلوس اپنی صورت نوعیہ پر باقی ہے یعنے صورت نوعیہ غذا بالقوۃ البعیدہ کی ہے سکنجبین خلط کے
کہ غذا بالقوۃ القریبہ مراد ہے کیلوس داخل نہین ہوسکتا اور ایسا ہی شراب اور ماء اللحم حد خلط مین داخل نہین ہوسکتا ہے
اسواسطے کہ یہ دونون غذا بالقوۃ البعیدہ مین یقیناً اور جو استحالہ قطعی مین کہا ناشرط ہے اور استحالہ
خمری یا ماء اللحمی بدون اکل کے ہوتا ہے واسطے نکلنے ان دونون کے حد خلط سے یہی بات کافی ہے اور قید کی کچھہ حاجت
نہین ہے لیکن غذا وہ ہے کہ جب حیوان کے معدہ پر وارد ہوا اور اوس سے منفعل ہوا اوسکی شان یہ ہو کہ بعد
شرائط مخصوصہ کے جزو بدن کا ہوجاوے اور غذا کو طب مین دو جسم پر بولتے ہین ایک وہ جسم طب کہ صورت غذائی
کہ غذا بالقوہ کی ہے بیچ کر صورت عضوی لیس کر لیوے یہی ہین لیسی اسکو غذا بالفعل کہتے ہین اور دوسرا وہ جسم
کہ وہ صلاحیت اسبات کی رکھے یعنے ادنیٰ تغیر سے یا تغیر کثیر سے باعتبار تفاوت درجون کی معاملہ اسکا ہو
کہ صورت عضو کو بعد چہوڑنے اپنی صورت نوعیہ کے لیوے اسکو غذا بالقوہ کہتے ہین اور اسکی دو قسمین ہین
ایک وہ کہ قریب غذا بالفعل کے ہو اسکو غذا بالقوۃ القریبہ کہتے ہین جیسے رطوبت اولے یعنے اخلاط اور بعضے رطوبات
کہ تھوڑے تغیر مین غذا بالفعل ہوجاتی ہین دوسرا وہ کہ بعید ہو اسکو غذا بالقوۃ البعیدہ کہتے ہین جیسے روٹی اور
گوشت وغیرہ اور بیچ قول یستحیل الیہ الغذاء کے غذا سے مراد یہی قسم اخیر ہے یعنے غذا بالقوۃ البعیدہ اور
یہ وقت کھانے سے جب تک کہ جزو بدن کی ہوجاوے استحالہ سے مستحیل ہوتی ہے جیسا کہ عنقریب کہا جاوے
انشاء اللہ تعالیٰ اور قول اولاً سے رطوبت ثانیہ نکل گئی اسواسطے کہ وہ بعد غیر منفعل ہے جیسے مین ...

خلط کا او سپر مجاز ہے اور جان لو کہ اس میں کچھ خلاف نہیں ہے کہ [illegible] کہ با [illegible]
کیفیت تولد اخلاط میں منسلک ہے امور طبیعیہ سے ہے اور امور طبیعیہ منحصر ہیں سات قسم میں پس اگر [illegible]
خلط میں شمار کریں لازم آتا ہے کہ امور طبیعی آٹھ ہوں [illegible]
شمار نہیں کر سکتے اس سبب سے کہ یہ رطوبات جدا کی [illegible] ہیں اسلئے تغذیہ کے [illegible] اعضا سے
شمار کرنا جائز ہوگا اسلیے کہ اعضا واسطے تغذیہ کے مہیا نہیں ہیں باقی رہتی [illegible] اخلاط
کیوں داخل کرتے ہیں کہتے ہیں کہ شمار کرنا [illegible] خلط سے کہ خلط واسطے [illegible] اور
باقی رہنے ضرورت کلی ہے کہ نیز امور طبیعیہ کا سات قسم [illegible] خلط نہیں ہو سکتا
اسلیے کہ اخراج اوسکا حقیقۃً ہے [illegible] بالسبب [illegible] خلط میں اولیت
استحالہ کی صفت ہوئی حقیقۃً [illegible] کہ وہ خون کہ ہضم سے پیدا ہوا اور وہ سودا کہ احتراق اخلاط سے پیدا ہو
ان دونوں کو خلط کہیں لیکن انکو کہ خلط کہنے میں کیا وجہ ہے جواب اولیت باعتبار انکی نوع کی دونوں میں
پائی جاتی ہے کہ خلط [illegible] انکا پیدا ہوا ہے کیلوس سے [illegible] کیموس سے مثل انکی [illegible] بلغم اور اخلاط
پیدا ہوے [illegible] خلط ہونے میں شبہ نہیں ہے لیکن [illegible] اور [illegible] کہ باعتبار استحالہ ایک خلط کے
[illegible] دوسرے خلط کی دوسرے مرتبہ ظاہر ہوئی ایک [illegible] اور خلطیت انواسطے کہ درمیان اون دونوں
کوئی جسم مغائر الصورت [illegible] واسطے نہیں ہوا پس ثابت ہوا کہ وہ دونوں پیدا ہوے ہیں اول استحالہ
کیلوس سے جیسا کہ ہمنے ذکر کیا اور جاننا چاہیے کہ خلط اگرچہ جلا ہو حد خلطیت سے نہیں نکلتا ہے اسواسطے احتراق
اگرچہ شدید ہو لیکن [illegible] حد خلط سے نہیں نکالتا ہے اور احتراق اس سے زیادہ نہیں ہوتا کہ [illegible]
غلیظ ہو اور ساتھ اسکے اشکال کو بسہولت قبول کرتا ہے [illegible] کثرت اور قلت باعتبار شدت اور خفت احتراق کے

[illegible] انواع اربعہ اور اقسام خلط کے چار ہیں [illegible] اور [illegible] چار میں اسطور پر ہے کہ عنصر چار ہیں [illegible] غذا
مرکب ہیں عناصر سے پس بالضرور چاہیے کہ بیچ غذا کے قوت ایک عنصر کی غالب ہو اس سبب سے کہ برابری محال ہے
اور جو ایک قوت عنصری غذا میں زیادہ ہوگی بالضرورت چاہیے کہ وہ خلط کہ مناسب طبیعت اوس
قوت زائد کی ہو ظاہر آوے [illegible] ہر ایک خلط اور طبیعت ایک عنصر کے واقع ہے اولہا الدم و ہو حار رطب
اول اور افضل اخلاط میں خون ہے اور وہ گرم اور تر ہے اس دلیل سے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب خون بیچ بدن کے
زیادہ ہوتا ہے حرارت اور رطوبت غالب ہوتی ہے اور بیماریاں گرم اور تر پیدا ہوتی ہیں [illegible] غذا میں

گرم اور تر ہے مثل گوشت و شراب کے پیدا ہوتا ہے اور بیچ وقت گرم اور تر کے اور بیچ سن نمو کے کہ گرم اور
تر ہے بہت کرتا ہے اور بیماریاں خونی بیچ بہار اور جوانی کے زیادہ ہوتی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ
خون سرد ہے اس دلیل سے کہ عورتوں میں زیادہ ہوتا ہے اسی سبب سے ہر مہینے میں حیض لاتی ہیں اور یہ سبب سے نہیں
کہ مزاج اونکا بارد ہے جواب اسکا یہ ہے کہ ہم نہیں مانتے ہیں کہ پیدائش خون کی عورتوں کے بدن میں
زیادہ ہوتی ہے مردوں کے بدن سے لیکن ہوا ہے ان میں تحلیل کم ہے بواسطہ سردی مزاج کے کہ مسام کو
کثیف کرتی ہے زائد معلوم ہوتا ہے اور بھی کمی حرکات کی انمیں سردی مزاج کو مدد دیتی ہے پس طبیعت بحکم
اپنے خالق کے خون کو حیض سے دفع کرتی ہے اور فائدہ خون کا بیچ بدن کے غذا دینا ہے یعنے جو کچھ بدن سے بسبب
تحلیل کے کم ہوتا ہے خون بدل اوسکا ہوتا ہے اور یہ بدل جبتک کہ سن نمو ہے زیادہ نقصان سے وارد ہوتا ہے
اور سن وقوف میں بقدر نقصان کے اور بیچ سن انحطاط کے کمتر نقصان سے اور حقیقت میں غذا دینی خون کا اور
اخلاط مانند ابزار مصلح کے ہیں جیسا ہی شیخ نے کہا ہے و الصفراء و ہی حارۃ یابسۃ اور انواع خلط صفرا ہے
اور وہ گرم اور خشک ہے اور اوپر طبع آگ کے ہے لہذا جب اسہال میں نکلتا ہے کنارے مقعد میں انواع سوزش
محسوس ہوتی ہے اور اوسمیں سوزش بیچ معدے کی اور کڑوائی مونھہ میں معلوم ہوتی ہے اور یہ صفرا امراض گرم و خشک پیدا کیا کرتا ہے
اور اس سے نفع پاتے ہیں اور فائدہ اوسکا یہ ہے کہ خون کو لطیف کرتی ہے تو اوس سبب سے خون باریک رگ تنگ میں گذر کرتا ہے اور خون اگرچہ بنسبت بلغم و رقیق
لطیف ہے لیکن بنسبت صفرا غلیظ زیادہ ہے اور سبب ملنے بلغم اور سودا کے زیادہ غلیظ ہوتا ہے پس حکیم حقیقی نے صفرا کو ساتھ اوسکے مرکب کیا تو خون بہہ
تنگ راہ والے میں نفوذ کرسکے دوسرا فائدہ یہ ہے کہ بعض اعضا کی غذا میں ہونا صفرا کا ضرور ہے مانند پتے
یعنے پتہ پتھری کے اس سبب سے کہ وہ عضو لطیف ہے اور غذا موافق لطیف کی بھی چاہیے کہ لطیف ہو اور صفرا بھی
لطیف ہے ملنا اسکا خون سے لازم آیا تو کردیا صفرا اوس عضو کی غذا مناسب اوسکی تیسرا فائدہ
یہ ہے کہ آدمی کو اوپر قضاے حاجت کی خبردار کرے اس طور پر کہ صفرا اوپر امعا کے مدام کے پہلے گرتا ہے
وقت حاجت کے اور سبب لذع اور حدت اور جلا کے رطوبت کو کہ سطح داخلی امعا میں واسطے منع کرنے ضرر
ثقل غذا سے واقع ہے چھیلتا ہے پس امعا تیزی صفرا سے خبر پاکر قوت دافعہ اوسکے دفع پر خواہش کرتی ہے
اور آدمی براز کرنے پر متوجہ ہوتا ہے و البلغم وھو بارد رطب اور انواع اخلاط سے بلغم ہے اور وہ سرد
اور تر ہے اور اوپر طبیعت پانی کے ہے دلیل اسکی یہ ہے کہ زیادتی اوسکی بیماریاں سرد اور تر پیدا کرتی ہے اور
اور گرم اور خشک سے دور ہوتی ہیں اور بیچ مزاجوں اور سنوں اور اوقات سرد و تر کے زیادہ

ہوتا ہے اور زائد یہ سرد اور تر سے پیدا ہوتا ہے اور فائدہ اوسکا یہ ہے کہ جب غذا کوئی وقت بدن کو نہین پہونچتی
بلغم خون ہو جاتا ہے اور بدل ما یتحلل کا ہوتا ہے دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اعضا اور مفاصل کو تر رکھتا ہے
تو حرکات کی گرمی سے کہ مخفف ہین خشکی نہ پڑے تیسرا فائدہ یہ ہے کہ بیچ غذای بعض اعضا کی مانند دماغ اور
نخاع کے داخل ہوتا ہے اس سبب سے کہ دماغ بہی بلغمی مزاج ہے لہذا سرد اور تر ہے اور درمیان غذا اور
مغتذی کے مناسبت لازم ہے چوتھا فائدہ یہ ہے کہ خون کو لزج کرتا ہے اور قوت دیتا ہے
اوسکو کہ اعضا سے چپکتا ہے والسوداء ہی باردۃ یابسۃ اور اقسام اخلاط سے سودا ہے اور وہ سرد اور خشک ہے
اور پرسیج زمین کی دلیل اوسکی خشکی اور سردی کی یہ ہے کہ وہ پیدا ہوتا ہے غذا مین سرد اور خشک سے
اور وہ پیدا کرتا ہے امراض سرد اور خشک کو کہ نفع پاتے ہین اشیا سے گرم اور تر سے اور نزدیک محققون کے
سردی بلغم کی زائد ہے سودا کی سردی سے جیسے گرمی صفرا کی زیادہ ہے خون کی گرمی سے اور فائدہ
سودا کا یہ ہے کہ خون کو غلیظ اور متین کرے وقت حاجت کی یعنے نزدیک توقف خون کے واسطے مشابہ
ہونیکے عضو سے یعنے ہو جانے جزو عضو کے اور عمل سودا کا بیچ خون کے اسوقت مین مانند عمل پنیر مایہ کے
دودہ مین اور جو فائدہ صفرا مین مذکور ہوا کہ صفرا خون غلیظ کو رقیق کرتا ہے تو نفوذ کرے مجاری تنگ مین
ساتھ اس قول کے کہ سودا خون کو غلیظ کرتا ہے منافات اور مخالفت نہین رکھتا ہے اس سبب سے
کہ اکٹھا ہونا ان دونو فائدے کا کہ آپس مین ضد ہین ایکوقت مین مقصود نہین ہے بلکہ ایکوقت مین حاجت
اسکی ہے اور دوسرے وقت مین احتیاج اوسکی اور قدرت ان تصرفات پر بحکم خداوند سبحانہ طبیعت کو ہے
تو خون کہ مرکب ہے اور اخلاط سے کبہی بسبب تاثیر صفرا کے متاثر کرتی ہے یعنے وقت نفوذ کرنے
خون کے تنگ مجاری مین اور کبہی تاثیر سودا سے یعنے وقت پہونچنے خون کے نزدیک اعضا کی اور فائدہ
اوسکا یہ ہے کہ بیچ غذا اسے بعضے اعضا کے داخل ہوتا ہے مانند ہڈیان اور رباطات اور عصب وغیرہ کے
کہ سخت پیدا کیے گئے ہین واسطے مشابہت کے درمیان غاذی اور مغتذی کے اور جو اعضا کہ سودا
اونکے غذای مین داخل ہوتا ہے بہت ہین اون اعضا سے کہ بلغم اونکی غذا مین داخل ہوتا ہے اور جو اعضا
کہ بلغم اونکی غذا مین داخل ہوتا ہے بہت ہین اون اعضا سے کہ اونکی غذا مین صفرا پڑتا ہے دوسرا فائدہ
یہ ہے کہ تھوڑا سودا سے وقت حاجت کے اوپر فم معدہ کے گرتا ہے تو خبر کرے آدمی کو بہوک سے
اور تحریک بہوک کی کرے جاننا چاہیے کہ طحال یعنے تلی گہر سودا کا ہے اور درمیان طحال اور فم معدہ کے

ایات اور ہے جسوقت آدمی کو حاجت غذائی ہوتی ہے تہوڑا سودا و تلی سے اوسی راہ سے فم معدہ پر گرتا ہے
اور بسبب اپنی ترشی اور ترشی یعنے کسیلاپن کے فم معدہ کو کہ عصبی اور قوی الحس ہے لذع کرتا ہے
اور اوسکے اجزا کو نچوڑتا ہے اور قوت دیتا ہے تو آدمی دریافت کرتا ہے اوس کیفیت کو کہ مسمے بجوع ہے
اور دلیل اوسبات پر کہ ترشی باعث جوع کے اور محرک بہوک کی ہے یہ ہے کہ ہم دیکہتے ہین بعضے آدمی کو کہ بہوک
اونکی ضعیف ہوتی ہے جب ترشی کہاتے ہین بہوک اونکی ظاہر ہوتی ہے لہذا اکرم شہروں مین روزی داری کے
افطار کرتے ہین اور اکثر نکرین بہوک مطلق ظاہر نہین ہوتی یا جیسی کہ چاہیے چنانچہ یہ امر پوشیدہ نہین ہے
فائدہ افضل اخلاط مین خون ہے اسی سبب سے بدن کو حسن اور جمال دیتا ہے اور محبوب طبیعت کا ہے
اسواسطے کہ مناسب زندگی اور مزاج روح کے ہے اسی سبب سے جب مسہل دیتے ہین جبتک طبیعت کو
مقدور ہے طبیعت اوسکو نہین چہوڑتی ہے اور اخلاط کو نکالتی ہے اور بعد خون کے بلغم کو فضیلت ہے
اسواسطے کہ وہ خون بالقوہ ہے اور بعد بلغم کے صفرا کو ہے اسواسطے کہ بیچ حرارت کے خون سے
موافقت رکہتا ہے اور وجہ ذکر کرنے صفرا کی بعد خون کے بسبب موافق ہونے صفرا کے ساتھہ خون کی حرارت مین ہے
و حقیقت مین مرتبہ اوسکے ذکر کا بعد بلغم کے ہے جیساکہ اکثر کتابون معتبر مین ہے اور بعد
صفرا کے سودا ہے اگرچہ اس اعتبار سے کہ سودا ضد خون کا ہے کچہہ فضیلت نہین رکہتا ہے لیکن جو سودا
قوام بدن مین محتاج الیہ اور رکن ہے مانند اور اخلاط کے اور مقابلہ کرنے والا خون کا ہی فضیلت سی خالی نہین ہے
اسلیے کہ راہین فضل کی مختلف ہوتی ہین وکل واحد منہما ینقسم الی طبیعے وغیر طبیعے اور ہر ایک اخلاط سے
منقسم ہوتا ہے دو قسم پر ایک طبیعی دوسرا غیر طبیعے اما الدم الطبیعی فہو احمر اللون لانتن لہ حلو جدا
اما خون طبیعے پس وہ سرخ رنگ ہے اور بوی بد نہین رکہتا اور شیرین زیادہ ہے نسبت اور خلط شیرین کے
جاننا چاہیے کہ بیچ اصطلاح اطبا کے خلط طبیعی اوسکو کہتے ہین کہ کبد مین پیدا ہوا اور بدن کو نفع دے
پس جو خلط کہ کبد مین پیدا ہو لیکن بدن کو اوس سے نفع نہو یا جو خلط کہ اور عضو مین پیدا ہوا اونکو غیر طبیعے
کہتے ہین اور خون طبیعی کی چار صفت ہین تین اونسے مصنف نے ذکر کیا ہے اور چوتہی اعتدال قوام ہے
چنانچہ چاروں مفصل ذکر کرتے ہین ساتہہ بہت فائدون کے جانو تو کہ پہلی صفت خون مین سرخ ہوتا ہے
اسواسطے کہ کبد بہی سرخ ہے اور اوسکا مولد ہے اس معنی سے کہ اوسکو مشابہ اپنے کرتا ہے تو اوس سے
غذا کرے اور ظاہر ہے کہ جب سفیدی کیلوسی جسم سے دور ہو کر سرخ ہو جاوے دلیل استحالہ

تام کی ہوتی ہے بسبب مشابہت کے اور دلیل دوسری اوپر فضیلت سرخی کے یہ ہے کہ سرخی دلیل اعتدال قوت
گرمی کی ہے جیسے زردی دلیل زیادتی گرمی کی اور سیاہی دلیل غلبہ سردی کی اور سفیدی دلیل خامی کی
اور سرخی خون کی باعتبار مکان کے ہے متفاوت ہوتی ہے جو خون دل اور شرائین مین ہے ناصع الحمرہ ہے
نسبت اوس خون کے اور وہ اور کبد مین ہے ورنہ حقیقت مین خون طبیعی قانی ہے جس جگہ کہ ہو
اسواسطے کہ ناصع الحمرہ وہ سرخی ہے کہ مائل بہ شقرت او زردی ہو اور جو خون کبد اور رگوں مین ہے قانی ہے
یعنے سرخ صرف کچھ زردی اور سیاہی اوسمین نہو اور سرخی اسکی نسبت خون شرائین کے غلیظ
ہوتی ہے صفت دوسری وہ ہے کہ بوی متعفن اور بوی ترش وغیرہ روایح ردی نہ رکھتا ہو
حاصل یہ ہے کہ کوئی قسم بوے بد اور ترش وغیرہ نہ رکھتا ہو اور ماتن نے بر سبیل مثال کے کیلے ان دو
ذکر کیا ہے ورنہ مقصود سب روایح ردیہ سے خالی ہوتا ہے اور ساتھ اسکے چاہیے کہ عدیم الرایحہ بھی نہو کہ یہ دلیل
غلبہ سردی کی ہے صفت تیسری وہ ہے کہ معتدل القوام ہو یعنی قوام اسکا متوسط ہو درمیان قوام صفرا اور بلغم اور سودا کے
مانند صفرا کے پتلا نہو اور مانند دو خلط باقی کے گاڑھا نہو اسواسطے کہ بہت پتلا ہو یون کو غذا ہونے کی
صلاحیت نہین رکھتا ہے اور گاڑھا بہت پیدایش روح کی لیاقت نہین رکھتا ہے اور معتدل دونو کی
صلاحیت رکھتا ہے اور جو یہ صفت ظاہر تھی مصنف نے ذکر نہ کیا صفت چوتھی وہ ہے کہ شدید الحلاوت
اور شیرین ہو یعنے لذیذ ہو اور مزہ اوسکا مشابہ مزہ شیرین چیز کے ہو مانند شہد اور شکر کے نہ یہ کہ
شیرینی اوسکی مثل شیرینی شہد اور شکر کے ہو اور فائدہ اوسکی شیرینی کا یہ ہے کہ اعضا اوسکو
جلد اور زیادہ جذب کرین اسواسطے کہ اعضا سب شیرین ہین مگر بعضے اعضا مین باوجود
شیرینی کے تھوڑی کڑوائی محسوس ہوتی ہے مانند شہد کے کہ جب حد معین سے زیادہ جوش کرین
مائل بہ تلخی ہوتا ہے اور بعض اعضا مین کسیلاپن اور بعضے مین پھیکاپن جیسے فواکہ شیرین
بعضے مائل بہ کسیلاپن ہین مانند بسیر کے اور بعضے مائل بہ پھیکاپن مانند تربوز کے اما غیر الطبیعی
فهو الذی یخالفہ اور خون غیر طبیعی وہ ہے کہ مخالف خون طبیعی کے ہو اور یہ غیر طبیعی
دو حال سے خالی نہین ہے ایک وہ کہ سب صفات طبیعی مین مخالف ہو جیسے خون سپید منتن
غلیظ القوام معدوم الحلاوۃ یعنے بدبو قوام مین گاڑھا ہو اور شیرین نہو اوسکو غیر طبیعی مطلق
کہتے ہین دوسرا وہ کہ بعضے صفات مین مخالف ہو اسکو غیر طبیعی بیچ صفت مخالف کے

کہین گے مثلاً اگر خون سرخی سے خالی ہو اوسکو غیر طبعی رنگ مین کہین گے اور اگر ساتھ بد بو کے ہو غیر طبعی
بو مین کہین گے اور اگر مزا بگڑا ہو یا قوام غیر طبعی مزے مین یا قوام مین کہین گے اسی قیاس پر اگر مخالفت
دو صفت مین یا تین مین ہو غیر طبیعی کو بھی اونہین سے مقید کرینگے جیسا کہ کہتے ہین مخالف رنگ
اور بو کو غیر طبعی ہے رنگ اور بو مین چھپا نرہے کہ خون غیر طبیعی دو قسم ہے ایک وہ کہ خون اپنی ذات مین
بدون ملنے اور خلط کے کوئی سبب سے دائرہ طبیعی سے باہر آوے دوسرا وہ کہ بسبب ملنے کوئی خلط کے
اختلاط شئے سے غیر طبیعی ہوا جس خلط نے کہ اوسکو بگاڑا ہے نشان اوس خلط کا خون مین ظاہر ہوگا
بدن مین اور بعد نکلنے کے بدن سے جیسا کہ چھپا نہین ہے اور یہ غیر طبیعی کبھی ساتھ عفونت کے ہوتا ہے
اور کبھی بدون عفونت کے اور تعفن خون کو تپ مطبقہ لازم ہے اگر تعفن داخل رگون مین ہووے اور
اگر خارج رگون سے ہو تپ نہین پیدا کرتا ہے مگر یہ کہ ورم بڑا پیدا کیا ہو خصوصاً باطن مین کہ اونسے ہوتی ہین
تپ عرضی لازم ہوگی اگر کہین کہ خون ساتھ اور اخلاط کے مرکب ہے جسوقت وہ بگڑ جاویگا چاہیے
کہ جو اخلاط اوس سے ملے ہین بگڑ جاوین اور مرض دوسری اکیلے کو وجود نہو ہم جواب دینگے
کہ اگرچہ اخلاط ساتھ خون کے مرکب ہین لیکن تب بھی خون اپنی بساطت پر باقی ہے وہ ساتھ اخلاط کے
ملکر ایک ذات نہین ہوا ہے تو فساد خون کا مستلزم ہو فساد اور اخلاط کو اسیطرح جو خلط
کہ ساتھ خون کے مرکب ہے رگون مین آپسمین امتیاز رکھتے ہین ایکذات نہین ہوئے ہین
اسی سبب سے وقت کھانے مسہل کے وہی خلط اسہال مین نکلتا ہے کہ دواے مسہل
اوس سے مخصوص ہے اور تعفن اوس خلط کا موجب عفونت اور خلط کا نہین ہوتا ہے
اسواسطے کہ مادہ ہر خلط کا متفاوت ہے اور متغیر ہوتا ہر خلط کا خاص ہے ایک سبب سے
اور ہر ایک سبب متغیر مغائر ہے متغیر دوسرے کے لہذا جو چیز کہ مفسد صفرا ہے مفسد بلغم کو
نہین ہے اسواسطے کہ جو اخلاط کہ آپس مین مخالف ہین مفسد ہر ایک کا بھی آپس مین
مخالف ہوگا اور بالفرض اگر ایک چیز دو خلط کو مفسد ہو یا زیادہ دو سے لیکن افساد ایک
خلط سے افساد دوسرے کا لازم نہین آتا ہے بسبب اختلاف مادون کے اسواسطے
کہ مادہ تعفن کا سریع الانفعال ہے اور مادہ بعضے کا بطی الانفعال ہے اور وہ بھی مشروط
بشرائط ہوتا ہے پس ثابت ہوا کہ فساد خون کا اور اخلاط کو فاسد نہین کرتا ہے

اور فاسد کرنا لازم نہیں ہے اور نہ واجب ہے جان تو کہ بعضی آدمی مین خون نہایت رقیق اور بہت پتلا ہوتا ہے
یہان تک کہ پسینے مین نکلتا ہے اور کبھی قوام خون کا غلیظ زیادہ ہوتا ہے یہان تک کہ بستہ ہو جاتا ہے جیسا کہ
مجذوم مین فائدہ معلم اول یعنے ارسطو نے کہا ہے کہ جو خون کہ بستہ ہو جاتا ہے مگر خون اونٹ اور خرگوش کا
اور جو حیوان کہ ڈیل وسط برابر ہے خون اوسکا غلیظ ہے اور جو حیوان کہ صاحب وہم کا ہے دماغ اور دل اور حجاب ور کبد
رکہتا ہے اما الصفرا الطبیعیۃ فہی رغوۃ الدم الطبیعی و ہو احمر تام خفیف حاد ۔ اما صفرای طبیعی پس وہ
سر جوش و کف خون طبیعی کا ہے اور وہ سرخ خالص اور ہلکا اور تیز ہے جان تو کہ اوپر کہہ چکے ہین کہ جو خلط
طبیعی ہے پیدائش اوسکی کبد مین ہے اور اوصاف ذاتی صفرا کے تین ہین ایک وہ کہ سرخی اوسکی مائل بزردی ہے
مانند بال زعفران کے اور یہ سبب اوسکے زیادتی لطافت کی ہے اوپر خون کے اور مقرر ہے کہ جسم سرخ کہ لطیف
اور رقیق ہو زردی مارتا ہے دوسرا وہ کہ ہلکا ہوا واسطے کہ اوپر طبیعت آگ کی ہے اور اس سبب سے سب اخلاط سے
اوپر ہوتا ہے تیسرا وہ کہ تیز ہوا واسطے کہ بسبب زیادتی جوش کے پیدا ہوتا ہے اور وہ موجب شدت گرمی کا ہے
اسی سبب سے گذرنا اوسکا اوپر امعا اور مری کے سوزش اور لذع پیدا کرتا ہے واما غیر الطبیعی فاقسامہ اربعۃ
لیکن صفرای غیر طبیعی پس چار قسم ہے الاول المرۃ الصفرا و ہی صفراء تخالطہا رطوبۃ رقیقۃ پہلے مرہ صفرا ہے
اور وہ ایسا صفرا ہے کہ رطوبت رقیق بلغمی اوس سے مرکب ہو جان تو کہ مرہ بکسر میم اور تشدید رای مہملہ
ساتھ ہاکی بیچ لغت کے بمعنے شدت اور قوت ہے جو صفرا قوی زیادہ سب اخلاط مین ہے اوسکو مرہ کہتے ہین
اور اسیطرح سودا کو بھی لیکن جو خاص اس قسم کا اصطلاح مین نام مرہ صفرا ہوا ہے اسواسطے کہ جو اور اقسام صفرا کے
ایک ایک نام سے خالص ہوئے بسبب مشابہت کے کہ آگے کہا جاویگا اور اس قسم مین مشابہت نہ تھی پس
اس قسم کا نام عام رکہا تو اور اقسام سے ممتاز ہوا اور وجہ دوسری یہ ہے کہ یہ قسم نسبت اور اقسام صفرا کے کثیر الوجود ہے
پس تسمیہ اسکا اس نام سے خبر دیتا ہے اس امر پر کہ گویا صفرا منحصر اسی قسم مین ہے اور رنگ اس قسم کا زرد ہوتا ہے
اسواسطے کہ رنگ صفرای طبیعی کا سرخ ہے اور رنگ بلغم کا سپید اور ملنے سرخی سے ساتھ سفیدی کے زردی حاصل
ہوتی ہے الثانی المحیۃ و ہی التی یخالطہا رطوبۃ غلیظۃ نوع دوسری صفرای نا طبیعی سے مسمی الصفری محی ہے
اور وہ ایسا صفرا ہے کہ اوسمین رطوبت غلیظہ بلغمی ملی ہو اور مشابہ زردی انڈے کی ہو واسطے زردی
قوام اور رنگ کے لہذا منسوب بمح کیا ہے اور مح بضم میم اور حای حطی صفرۃ البیض یعنے زردی انڈے کی ہے
اور یہ قسم بھی زرد ہوتی ہے اوس سبب سے کہ پہلے نوع مین بیان کیا گیا الثالث الصفراء الکراثیۃ و ہی

ان تکون مرکبۃ من الصفراء المحترقۃ ومن المرۃ الصفراء وتولدہا انما تکون فی المعدۃ نوع تیسری کا نام صفرائے کراثی ہے یعنے موافق رنگ گندنا کی اور وہ ایسا صفرا ہے کہ صفرا جلا ہوا اور مرہ صفرا ملجاوے اور پیدائش اسکی معدہ مین ہوتی ہے نہ اور جگہ اس طور پر کہ بعضے اجزا صفرا کے جل جاوین بدون ملنے اور کسی چیز اور سیاہ ہوجاوے شدت احتراق سے پس اور صفرات کہ زردی ملکر مشابہ ہوجاتا ہے ساتہ رنگ پانی گندنا کی اسواسطے کہ سیاہی اور زردی کے ملنے سے سبزی حاصل ہوتی ہے الرابع الصفراء الزنجاریۃ وہی اسخن انواع الصفراء وطبعہا قریب من السموم نوع چوتھی کا نام صفرائے زنگاری ہے اور وہ گرم زیادہ سب اقسام صفرا سے ہے طبیعت اوسکی نزدیک زہرون کے ہے اور حقیقت مین یہ قسم تیسری قسم مین داخل ہے ساتہ تہوڑے فرق کے اور وہ ایسا ہے کہ جب احتراق صفرا کا کہ مرکب صفرائے غیر محترق سے ہوتا ہے شدید نہو کراثی ہوتا ہے اور جب احتراق شدید ہوجاوے زنگاری ہوتا ہے اسواسطے کہ شدت گرمی سے کہ رطوبت دور ہوتی ہے اور ہوا گہس آتی ہے جسم سفیدی مارتا ہے جیسا کہ راکہہ مین دیکہا جاتا ہے کہ نسبت کوئلے کے سفید ہوتی ہے اسواسطے کہ کوئلے مین گرمی نے خوب اثر نہین کیا لہذا رطوبت اوسکی کہ سبب کاوش اوسکے اجزا کی ہے اوسمین باقی ہے اور اوسی سبب سے اوسمین ہوا نہین آسکتی ہے لہذا سیاہ سے ہے اور جب گرمی زیادہ اثر کرتی ہے اور رطوبت کو دور کرتی ہے یہان تک کہ اجزا اوسکے آپس سے جدا ہوجاتے ہین اوسوقت سپیدی مائل ہوجاتی ہے اور ایک نوع اور ہے صفرائے ناطبیعی کہ ماتن نے اوسکو کہل کر بیان نہین کیا وہ ایسا صفرا ہے کہ صفرائے طبیعی ساتہ تہوڑے صفرائے ناطبیعی یعنے محترق کے ملا اوسکو صفرائے محترق کہتے ہین رنگ اوسکا سرخی مائل کمودت ہوتا ہے بسبب ملنے صفرا کے ساتہ سودائے اور قید تہوڑے ملنے سودا کی ساتہ صفرا کے اس لیئے ہے اگر سودا بہت ملی اسکو اصناف سودا سے شمار کرینگے نہ صفرا سے اسواسطے کہ حکم غالب کو ہوتا ہے اور حقیقت مین صفرائے محترق یہی ہے اور اگرچہ کراثی اور زنگاری کو صفرائے محترقہ کہتے ہین لیکن مجازا ہے اور جاننا چاہیئے کہ بیچ کراثی اور زنگاری کے کہ بعضے اجزائے صفرا المحترق شدہ کے ساتہ بعضے صفرا کے کہ محترق نہین ہوئے ملتا ہے یہ شرط ہے کہ اختلاط اونکا شدید ہو یہان تک کہ بصارت اوسمین فرق نکر سکے اسواسطے کہ اگر ایسا نہو یا کہ اجزائے محترقہ غیر محترقہ سے ممتاز ہون اوسکو سودائے صفراوی کہینگے یعنے ایسا سودا ہے کہ صفرا کے جلنے سے حاصل ہوا ہے اور فرق بیچ کراثی اور زنگاری کے اور بیچ اور اقسام کے یون ہے کہ ملنے والا کراثی زنگاری مین خود صفرا ہے باعتبار اختلاف اجزا کے

اور مختلط اور اقسام مین وارد نہاری ہے یعنے شتلا اوسکے اور غیر مختلط اور سب دونون ایک نہین ہیں
انتباہ بعض طبیبون نے کہا ہے کہ صفرا طبیعی شیرین ہے مانند شہد کے اور علامہ قرشی بھی اسکو تجویز کرتا
لہذا بیچ شرح قانون کے لکھا کہ انا قد مرضنا بحمی کنا یقینا فیہا صفراء محیۃ وکان طعمہا حلوا جان تو کہ
اختلاط خون کا ساتھ صفرا کے سبب نا طبیعی ہونے صفرا کا نہین ہو سکتا ہے اکثر میں اسواسطے کہ اگر خون
کم ہے صفرا اوسکو اپنے طرف مستحیل کر لیتا ہے اور اگر بہت ہے اوسکو خون صفراوی کہتے ہین نہ صفرای نا طبیعی
پس ثابت ہوا کہ صفرا نا طبیعی نہین ہوتا ہے مگر بسبب ملنے بلغم کے یا سودا کے بشرط غلبہ صفرا کے اوپر اوسکے
از روے کیفیت کے بلغم مین اور از روے کمیت کے سودا مین یا بسبب احتراق بعض اجزاے صفرا کے
اور ملنا اوسکا ساتھ اور اجزاے صفرا کے کہ محترق نہین ہین بشرط شدت اختلاط کے جیسا کہ کہا گیا
فائدہ صفرا کے نافذ ہوتا ہے ساتھ خون کے تیزی اوسکی کم ہے تیزی اوس صفرا سے کہ جاتا ہی مرارہ مین
اسواسطے کہ قلیل الحدت تغذیہ کے مناسب ہے اور کثیر الحدت اوسی ہے واسطے غسل فضول اور خبردار کرنے
امعا اور عضلہ مقعدہ کو اور پر نکالنے فضول کے اَمَّا الْبَلْغَمُ الطَّبِیْعِیُّ فَھُوَ الَّذِیْ یَصْلُحُ لِاَنْ یَصِیْرَ دَمًا وَکَاَنَّہٗ دَمٌ
قَاصِرٌ عَنْ تَمَامِ النُّضْجِ لیکن بلغم طبیعی پس وہ ہے کہ صلاحیت اس امر کی رکھے کہ جلد خون ہووے گویا وہ خون ہے
کہ ابھی تک نضج خوب نہین پایا یعنے قریب خون بننے کے ہے اور قید قریب کی اسواسطے کیا ہے
کہ تو بلغم کھٹا اور پھیکا کہ اقسام غیر طبیعی سے ہین طبیعی سے خارج ہو جاوین اسواسطے کہ یہ دونون اگرچہ
صلاحیت خون ہونے کی رکھتے ہین لیکن بعید ہین استحالہ مین لیکن جنکی نسبت کہتے ہین کے قلیل البعد ہے
اور جو بلغم مانند خون کے مہیا کیا گیا ہے واسطے غذا ہونیکے اوسکے لیے مفرغہ نہین ہے جیسا کہ واسطے
صفرا کے مرارہ اور واسطے سودا کے طحال ہے بلکہ وہ ساتھ خون کے رگون مین جاری رہتا ہے تو وقت
حاجت کے خون ہو جاوے اور بلغم طبیعی کی دو صفت ہین ایک میٹھا ہے قلیل اسواسطے کہ وہ قریب نضج کے ہے
اور شیرینی تابعے نضج کو لازم ہے جیسا کہ خون مین کہا گیا دوسرے اعتدال قوام کے اور وہ خون سے
تھوڑا غلیظ ہوتا ہے بسبب کمی نضج کے اور بلغم طبیعی شدید البرد نہین ہے بلکہ وہ بقیاس بدن کے
قلیل البرد ہے اور بقیاس خون اور صفرا کے سرد ہے وَاَمَّا غَیْرُ الطَّبِیْعِیِّ فَاَقْسَامُہٗ خَمْسَۃٌ لیکن غیر طبیعی
پس اقسام اوسکے پانچ ہین جان تو کہ بلغم غیر طبیعی وہ ہے کہ خون ہو جانے سے بعید ہے یا غیر ممکن
الاستحالہ بخون ہے پیدائش اوسکی کبد مین ہو خواہ اور جگہ مانند معدہ اور ماساریقا کے

اور جب بطور پر ہیز تغییر بلغم مین یا از روے مزے کے ہوتا ہے یا از روے قوام کے لیکن تغییر از روے رنگ اور بو کے نہین ہو سکتا ہے اسواسطے کہ سب اقسام بلغم کے سفید عدیم الرایحہ ہین اسواسطے بلغم بارد وہی اور برودت موجب سفیدی کا اور باعث عدم رایحہ کا ہے پس اگر اوسی مین کوئی چیز ملکر اوسکے رنگ کو متغیر کر دے اوسکو اقسام ملنے والی سے شمار کرینگے اقسام بلغم سے شمار نہین کیا جاوے گا اسی سبب صفراے محیہ کو تمام صفرا سے جانتے ہین باوجود اسکے بلغم نسبت صفرا کے اوسمین زیادہ ہوتا ہے اور وجہ شمار کرنے کی اقسام ملنے والی سے یہ ہے کہ ہر چیز کو نسبت کرتے ہین اوسکے طرف کہ جو محسوس یا زیادہ ہو اور بیچ اوس مادے کے صفرا اور بلغم ملے ہون جو محسوس ہوتا ہے یعنے رنگ اوسکا وہ زرد ہے نہ سفید فائدہ بلغم طبیعی اگر متعفن ہو اوسکو ناطبیعی سے شمار نہین کرتے اسواسطے کہ عفونت ساتھ کسی نوع کے انواع بلغم سے مخصوص نہین ہے بلکہ سب اقسام مین ہو سکتی ہے اور عام ہے کہ بلغم متعفن طبیعی ہو یا ناطبیعی اور جو بلغم طبیعی بیچ اصطلاح کے اوس بلغم کو کہتے ہین کہ کبد مین پیدا ہوا اور اون اوصاف کے کہ مذکور ہوے موصوف ہو متعفن ہونا اوسکا ساتھ باقی رہنے اوصاف مذکورہ کے مقصود مین نہین خلل کرتا ہے اس سبب سے کہ عفونت اگرچہ حقیقت مین امر غیر طبیعی ہے لیکن جمع ہونا ساتھ بلغم طبیعی مصطلح کے منافی نہین ہے الاول

الحلو وہو الذی یخالطہ شیء من الاخلاط الحارۃ نوع پہلی اقسام خمسہ بلغم سے بلغم شیرین ہے کہ ملا اوسمین تھوڑا خون اور یہ قسم بیچ اکثر کتابون کے نہین ہے الثانی المالح وہو الذی یخالطہ مرۃ محترقہ وہو احر من الاصناف نوع دوسری بلغم شور ہے کہ ملے ساتھ بلغم کے تھوڑا مرہ محترقہ اوس قدر کہ ملوحت اور شوریت پیدا کرے اوس مین اور رنگ زرد غالب نہو اسواسطے کہ اگر زردی غالب ہوگی اقسام بلغم سے شمار نہوگا جیسا کہ صفراے محیہ مین کیا گیا ہے اور وہ گرم ترین انواع بلغم سے ہے اور مائل ہے بگرمی اور خشکی ایسا لکھا ہے بیچ نسخے اور یہ کلام یعنے گرم ترین ہونا بلغم شور کا ساتھ قضیہ کلیہ اطبا کے کہ کہتے ہین کل بلغم بارد رطب ہے منافات اور مخالفت نہین ہے اسواسطے کہ یہ قضیہ کلیہ بنظر خون اور صفرا کے ہے یعنے حکم کرنا سب اقسام بلغم پر یہ برودت اور رطوبت نسبت خون اور صفرا کے ہے اور بلغم ہرچند گرم ہو نسبت خون کے سرد ہوگا اور ہرچند میل بخشکی کریگا نظر بصفرا کے رطب ہوگا اور یہی علما نے کہا ہے کہ حکم برودت اور رطوبت باعتبار طبیعت بلغم کے ہے پس عارض ہونا گرمی اور خشکی کا نسبت کوئی عارض سے اوس حکم کو ناقض نہین ہو سکتا ہے

جیسا کہ گرم ہونا پانی کا ساتھ اوسکی سردی کے طبعی ہے منافات نہیں رکھتا ہے اور سبب شوریت کا یہ ہے کہ جو کچھ
مقدار معتدل سے … ساتھ بلغم کے ملتا ہے بعضے اجزاے بلغم کو ملاتا ہی پس حاصل ہوتی ہے اور …
کہ اوسکو … کہتے ہیں الثالث الحامض وهو البلغم علت غيبه الحرارة الضعيفة نوع تیسری ترش ہے کہ …
حرارت ضعیفہ اثر کرے اور یہ قسم مائل بہ برودت ہے اور ترش ہونے کے چار سبب ہیں …
… ملے اور … مزے کو … لیکن رنگ کو تغیر نکرے اسواسطے کہ اگر رنگ کو تغیر کیا … سودا …
شمار کیا جاوے گا نہ بلغم سے سبب … دوسرا وہ کہ حرارت غریبہ قوی زیادہ ہو حرارت غریزیہ سے … بلغم …
اوسکو جوش دے اور حرارت غریزی تحلیل ہو جاوے اور برودت غلبہ کرے اور بلغم ترش ہو جاوے جیسے کہ …
ترش ہوتے ہیں قسمت کرنی ہیں … سبب تیسرا وہ کہ بلغم شیرین کے برودت غالب ہو اور حرارت غریزی سے کہ
پس حرارت ذاتی اوسکی مغلوب ہو منطفی ہو جاوے اور اوس سبب سے ترش نما ہو … ثمار ترش
ہوتے ہیں قسمت جاڑوں میں سبب چوتھا وہ کہ حرارت غریزی ضعیف عمل کرے … بلغم … پکانے کے
اور سبب پیدا کرنے تخلخل کے … بلغم کو مستعد قبول کرنے برودت خارجی کے …
جیسے فواکہ … کہ اوسکو حرارت … کم پکاوے اور وہ ترش ہو جاویں فائدہ بلغم ترش … نہیں ہے
ایک وجہ یہ کہ کوئی چیز غریب ترش … اوسمیں ملے دوسری وجہ یہ کہ بدون ملنے … چیز کے …
اور وہ حلو ہو … سبب ترش ہو … حلو تھا یا حرارت … سبب ترش … یا حرارت غریزی …
چاروں قسم … برودت … اقسام بلغم سے … قسم تیسری کے … ہے اور … جسکی …
… باقی اقسام کے سبب خشکی کا لستہ … سبب …
ساتھ ارضیت کے سبب شوار … انفعال کے الرابع العفص وهو الذي يخالطه الغلبة … الاجزاء الارضية …
… الاصناف نوع چوتھی بلغم عفص ہے یعنی زمخت کہ اوسکو کسیلا اور … کہتے ہیں اور … بلغم ہے
کہ غالب آوے اوسپر جوہر ارضی … اور یہ قسم بلغم سے کثیف ترین اقسام ہی ہے اور پیدا … ہونا اسکا
دو طور پر ہے ایک وہ کہ سودا … نفس یعنے کچا اوسمیں ملے … مزہ اوسکا تغیر کر دے اور بیان …
سودا جبتک پکا نہیں ہے کسیلا ہوتا ہے اور بعد پکنے کے ترش ہوتا ہے پس اگر سودا … بلغم میں ملتا ہے
اوسکو بھی کسیلا کرتا ہے اور اگر سودا پکا اوسمیں ملا … اوسکو ترش کرتا ہے دوسرا وہ کہ برودت
شدید ہو اور بلغم کے غلبہ کرے … اوسکی مائیت کو … اور اوس سبب … ارضیت

اور متعفن ہو جاوے مانند فواکہ نوپیدا کے کہ ابھی تک حرارت ضعیفہ نے کہ باعث ترشی کے ہی اور حرارت قوی نے کہ باعث
حلاوت کی ہے کچھ اوسمین اثر نہ کیا ہو کسیلا ہوتا ہے اور یہ قسم بھی بسبب برودت اور یبوست کے ہوتی ہے بلکہ اسکا میل بلغم ترش سے زیادہ ہے
اور علت برودت اور یبوست کی اور وجہ منع ہونے اسکے مناقضہ کے ساتھ قضیہ کلیہ اطبا کے کہ بلغم رطب ہے اور بیچ بحث ترش

اور شور کے مذکور کی گئی ہے الخامس التفہ وہو الذی لاطعم لہ ویغلب علیہ الجوہر المائی وہو ابرد
الاصناف نوع پانچوین تفہ ہے یعنے پھیکا اور وہ ایسا ہے کہ بیمزہ ہو اور اس پر جوہر مائی غالب ہے
اور سرد ترین اقسام بلغم سے ہے اور کثیر النضاجت اور بعید مستحیل ہونے سے طرف خون کے اور اس قسم کو
مسیخ بھی کہتے ہین بمیم مفتوح اور سین مہملہ مکسور اور یاے تحتانی ساکن اور خاے معجمہ کے اوپر وزن
فعیل کے اسواسطے کہ لغت مین مسیخ اور تفہ مترادف ہین اور سبب بیمزہ ہونیکا یہ ہے کہ وہ ساتھ کوئی چیز
غیر کے ملا نہین اور متعفن نہین ہوا اسواسطے کہ وہ بلغم کہ ابھی نضج نہین پایا ہوا اور متعفن ہو یہانتک
کہ لطیف اوسمین سے تحلیل ہو جاوے بہت ٹھہرنے سے اور باقی غلیظ ہو جاوے اسمین بھی زیادہ ہوتی ہے
بسبب کثافت کے لیکن جو اختلاط غیر اور سبب مل مزے سے خالی ہے ساتھ کسی مزے کے طعوم سے
موصوف نہین ہے اور اوپر اوس کیفیت کے کہ مائیت کو لازم ہوتی ہے یعنے بے طعمی پر باقی ہے
اور یہان اعتراض کیا ہے لوگون نے اسطرح سے کہ اطبانے اس قسم کو بیچ اقسام اوس بلغم کے کہ غیر طبیعی
از روے مزے کے ہے ضبط کیا ہے پس جو چیز کہ مزہ نرکھے اوسکو مزے والی مین ذکر کرنا مناسب نہین ہوتا ہے
جواب اسکا دو طور سے دیتے ہین ایک یہ کہ مسیخ کو اقسام بلغم مزے والے سے نہین گنا ہے بلکہ اقسام بلغم سے
گنا ہے از روے طعم کے یعنے بلغم دو طرح ہے ایک وہ کہ مزہ رکھتا ہے دوسرا وہ کہ مزہ نہین رکھتا ہے پس بلغم
از روے طعم کے دو قسم ہوتا ہے جیسا درست ہے کہ کہین حیوان از روے نطق کے یا انسان ہے یا غیر انسان
ساتھ اس امر کے کہ غیر انسان ناطق نہین ہوتا ہے دوسرا یہ کہ لفظ طعم کی کبھی اوس چیز پر بولتے ہین کہ جس کی
حس قوت ذائقہ کرے اور محکوم علیہ کیفیت موجودہ ہو یا محکوم علیہ غیر کیفیت موجودہ ہو **ف** نادرہ
بلغم یا طبیعی ہے یا از روے مزہ کے ہوتا ہے یا از روے قوام کے جو از روے مزہ کے ہے اور یہان مذکور ہو چکا ہم کہہ چکے اب جو بلغم غیر طبیعی
از روے قوام کے ہے اور یہان تک اوس سے تعرض نہین کیا ہم بیان کرتے ہین بیان اوسکا کہ یہ ہے۔ از روے قوام کے
دو قسم ہے ایک وہ کہ متفق القوام ہو دوسرا وہ کہ مختلف القوام ہو ہم پہلے بیچ بیان متفق القوام کے
اور یہ دو طرح پر ہے ایک وہ کہ نہایت پتلا ہو اور سبب اوسکا غالب ہونا اجزاے مائیہ کا ہے اوسپر اور جو خا

رقت سے مشابہ پانی کے ہے اوسکو مائی کہتے ہین اور وہ بواسطہ رقت کے سریع الاثر ہے عضوون مین
دوسرا وہ کہ نہایت غلیظ ہو اوسکو جصی کہتے ہین اور اس سے گمان ہو کہ تشبیہ ساتھ جص یعنے گچ باعتبار کثافت قوام کے
ہے کہ وہ مانند گچ کے غلیظ ہے اسواسطے کہ قوام کوئی بلغم کا بلا غم سوا اسکی کثافت کو نہین پہونچتا ہے بلکہ تشبیہ اوسکی
اس اعتبار سے ہے کہ جیسے گچ پانی مین ڈالین سفیدی وسمین مشابہ تھوڑی غلظت کے ظاہر ہوتی ہے اسیطرح
یہ بلغم بیچ سفیدی اور غلظت ساتھ اوسکے مشابہ ہے اور وہ غلیظ ترین اقسام بلغم سے ہے قسم دوسری بیچ
مختلف القوام کے اور یہ بھی دو قسم ہے ایک وہ کہ اختلاف اوسکا محسوس ہو بسبب خامی کے اور اسکو خام کہتے ہین
بسبب باقی رہنے کے اوپر خامی اپنی کے اگر کہین کہ جو چیز کہ اختلاف اوسمین محسوس نہو کیونکر اوسکے اختلاف کا
حکم کر سکتے ہین جواب اسکا یہ ہے کہ حکم اس سبب سے کہ بعضے اجزا اوسکے جسم قابل مین سرعت کے ساتھ
گلتے ہین اور بعضے اجزا اوسکے اس جلدی سے نہین گلتے پس اس وجہ سے اختلاف کا حکم کرتے ہین
اگرچہ اوسکے قوام مین اختلاف محسوس نہین ہے دوسرا وہ کہ اختلاف اوسکا معلوم ہو اور محسوس اسکو
مخاطی کہتے ہین بسبب مشابہت کے ساتھ مخاط کے اسواسطے کہ مخاط یعنے بلغم ناک کا اکثر مختلف القوام ہوتا ہے
حس مین واما السوداء الطبیعیۃ فہی عکر الدم لیکن سوداے طبیعی پس وہ دُرد خون طبیعی کا ہے اسواسطے
کہ نسبت سودا کے ساتھ باقی اخلاط کے مانند نسبت زمین کے ساتھ باقی ارکان کے ہے اور تمیز کرنا اوسکے
سب اخلاط سے مانند تمیز ارضیت کے ہے اجسام سایلہ سے اور ارکان مین کوئی قابل ترسب کا نہین ہے
مگر خون پس اگر خون محمود ہے رسوب اوسکا بھی محمود ہے یعنے طبیعی اور اگر محمود نہین ہے رسوب اوسکا
بھی محمود نہین ہے اور غیر طبیعی ہے اور حصر قابلیت ترسب اجزا کا بیچ خون کے اس سبب سے ہے
کہ مادہ خون کا لائق ترسب کے ہے بخلاف بلغم کے کہ نہایت لزوجت سے صلاحیت اس کام کی نہین رکھتا ہے
اسواسطے کہ اجزا اوسکے آپسمین متشبث ہین اجزاے ارضی کہ اسمین ہین اور اجزا کو پھاڑ کر نیچے نہین بیٹھ
سکتے ہین اور صفرا بھی قابل اس کام کے نہین ہے تین وجہ سے ایک یہ کہ مادہ اوسکا لطیف ہے اجزاے ارضی
کمتر رکھتا ہے اور جو اجزاے ارضی کم ہوے پھاڑنے پر نیچے آنے پر قادر نہو سکے وجہ دوسری یہ
کہ مادہ صفرا کا دائم الحرکت ہے اور جو جسم کہ متحرک ہوتا ہے اجزاے ارضی اوس سے منفصل نہین ہوتے
جیسا کہ پانی جاری مین دیکھا جاتا ہے کہ اجزاے ارضی جیسے پانی بند سے مین نیچے بیٹھتے ہین بند جاری کے
پانی مین نہین بیٹھتے [illegible] تیسری یہ کہ مادہ صفرا کا بہت ہی قلیل القدر ہے اور رسوب اوسکا

کہ دہقل قبض سے یا دفع ہوجانے سبب تصرف حرارت غریزی سے یا متعفن ہوتا ہے تصرف حرارت غریبہ سے
جیسے متعفن ہوا لطیف اوسکا تحلیل ہوجاتا ہے اور باقی کثیف ہوکر سوداے احتراقی ہوتا ہے نہ رسوبی
اور جیسے محترق ہوا کہ واسطے رسوبیت کے اتنی شرطین درکار ہین سوداے طبعی اوسکے قابل اس کام کے نہوگا
کہ ترسب وسکے اجزا مین ہو نہین سکتا پس ثابت ہوا کہ قابل رسوبیت کا مادہ خون کا ہے فقط و اما غیر
طبیعی الخلط المحترق لیکن سوداے غیرطبیعی وہ خلط محترق یعنے جلا ہوا ہے جاننا چاہیے کہ جب خلط اخلاط اربعہ سے
کی جلین یعنے اجزاے لطیفہ اوسکی تحلیل ہوجاوین اور اجزاے کثیفہ باقی رہین وہ سوداے غیرطبیعی ہے اور اسکو
سوداے احتراقی اور مرہ سودا کہتے ہین اسواسطے کہ محترق ساتھ قوت اور تیزی کے ہوتا ہے اور سینے
مرہ کے قوت ہے لیکن جان تو کہ تیزی سوداے محترق کی بیچ قوت و ضعف کے باعتبار تیزی اوس خلط کے
کہ اوس سے حاصل ہوتی ہے مختلف ہوتی ہے جو احتراق صفرا سے ہو تیز زیادہ ہے اوس سے کہ احتراق خون
سے ہو اور جو احتراق سوداے سے ہو تیز زائد ہوتا ہے کہ جو احتراق بلغم سے ہو اور اسیطرح بیچ قلت فساد کے
اور سرعت فساد کے احوال اسکا بھی مختلف ہے سوداے دموی قلیل الفساد اور بطی الرداۃ ہے اسواسطے
کہ خون افضل اخلاط ہے اور مناسب حیات اور صحت کے ہے اور سوداے صفراوی شدید الفساد اور
سریع الرداۃ ہے بواسطہ افراط تیزی اور لذع کے اور سرعت نفوذ کے لیکن علاج بھی جلد قبول کرتا ہے
اور بیچ تھوڑی مدت کے آخر ہوجاتا ہے بسبب لطافت مادہ کے اور سوداے سوداوی جو سوداے رقیق سے ہو
مذموم ترین یا بدتر اوس سے کہ سوداے غلیظ سے حاصل ہو اسواسطے کہ وہ بسبب رقت کے گھسنے والا زائد
اور نافذ ہے لیکن اگر تدارک کیا جاوے علاج کو جلد قبول کرتا ہے اسواسطے کہ مادہ رقیق جلد تحلیل ہوتا ہے
اور جو سوداے غلیظ سے ہو غلیان اوسکا اور چپکنا اوسکا اعضا مین کمتر ہوتا ہے واسطے غلظ مادی کے
لہذا بیچ تحلیل اور نضج اور قبول علاج کے عاصی ہوتا ہے اور سوداے بلغمی رقیق ہو یا غلیظ کمتر قبول
کرتا ہے رداۃ کو نسبت اخلاط ثلثہ کے لیکن جو مادہ اوسکا غلیظ ہے اور لزج تحلیل جلد نہین ہوتا ہے
اور ضرر اوسکا اگرچہ کمتر ہے لیکن دیر تک رہتا ہے اور ظاہر ہے کہ اس باب مین غلیظ نسبت رقیق کے
زیادہ ہے فائدہ سوداے دموی کہ بیچ اوسکے اجزاے محترق علم نہو مزہ اوسکا شور ہوتا ہے
مائل بشیرینی تھوڑی سی ہوتا ہے اور جو بیچ اوسکے احتراق غالب ہوتا ہے کڑوا ہوتا ہے اور سوداے
صفراوی کڑواہٹ زیادہ نسبت اور سوداے بلغمی جو کچھ کہ بلغم مائی سے ہوتا ہے کڑوا مائل شوریت ہوتا ہے ۱۵۱

اور جو بلغم غلیظ سے ہوتا ہے مائل ترشی ہوتا ہے یا مائل کسیلاپن اور سوداے سوداوی جو کہ سودائے رقیق سے ہو
شدید الحموضت ہوتا ہے اور ساتھ سرکہ کے مشابہ ہوتا ہے بیچ مزے اور بو کے اور جو سودائے غلیظ سے ہوتا ہے
ترشی اوسمین کمتر ہوتی ہے اور مائل کسیلاپن ہوتا ہے **انتباہ** سوداے غیر طبیعی تین طرح ہے ایک تو
کہ احتراق اخلاط سے ہو اور یہ مفصل کہا گیا دوسرا وہ کہ بردخارجی یا داخلی کوئی خلط اخلاط سے لبستہ ہو
سودا ۔ نا طبیعی ہووے اور اس سبب سے کہ یہ قسم قلیل الوجود ہے ماتن پیچھے اسکے بیان کے نہوا اور یہ سودا
عفص و خشن اور غلیظ ہوتا ہے اور بدون تیزی کے ہوتا ہے خصوصًا جو لبستہ ہونے خلط غیر حاد سے ہو تیسرا
وہ ورد خون نا طبیعی کا ہووے اور اس قسم کو اطبا نے ذکر نہین کیا بسبب اوسکے ظاہر ہونے کے اسواسطے
کہ جو خون غیر طبیعی ہو ظاہر ہے کہ رسوب اوسکا بھی غیر طبیعی ہوگا اور راسب نہین ہوتا ہے مگر سودا **واما کیفیة**

تولد الاخلاط فاعلم ان الغذاء ہو الجسم الذی من شانہ ان یصیر جزءً من بدن الانسان اذا ورد علی المعدۃ
استحال فیہا الی جوہر شبیہ بماء الکشک الثخین الذی یسمی کیلوسا لیکن کیفیت پیدا ہونے اخلاط کے
پس جان تو کہ بتحقیق وہ غذا ایسی قسم ہے کہ شان اوسکی سے جو ہونا اوسکا جزو بدن آدمی سے
جسوقت وارد ہوتی ہے اوپر معدہ کے مستحیل ہوتی ہے بیچ اوسکی طرف ایسے جوہر کے کہ مانند آب کشک کے
غلیظ کے ہے اور یہ جوہر سے ہے کیلوس بیچ زبان سریانی کے اور پہلا استحالہ یہی ہے اور صورت نوعیہ
ماکول کی ویسی سے باقی ہے جیسا کہ بیچ پہلی بحث کے کہا گیا دور ابتداے اس ہضم کے وقت شروع ہونے
بلغ سے ہے باقی رہنے غذا تک بیچ معدے کے پس جو صاف رہے کلیجے مین جاتا ہے اور جو غلیظ
اور کثیف ہے امعا مین جاتا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے **وینجذب الصافی منہ الی الکبد من طریق العروق**
المسماۃ بماساریقا وینطبخ فی الکبد یسمی کیموسا اور کھنچ جاتا ہے قوت جاذبہ کبد سے خلاصہ کیلوس کا
طرف کبد کے راہ اون رگون سے کہ ماساریقا اونکا نام ہے اور یہ کئی رگین بال کے مانند مین بیچ سختی
اور تاریکی کے کہ بیچ مقعر کبد اور حدبہ معدے کے واقع ہین اور مقعر کبد سے امعا تک پہونچی ہین واسطے
جذب خلاصہ غذا کے معدے سے اور امعا سے اور منفعت سختی کی یہ ہے کہ جرم انکا مضبوط ہو تو کھلی ہین اور
بند ہون اور منفعت باریکی ان رگون کی ظاہر ہے کہ خلاصہ صاف ہو کر کبد مین جاوے اور پیدا کرنے
سدے سے دور رہے اور یہ خلاصہ کہ کبد مین جاتا ہے کبد کے سب اجزا مین پہنچتا ہے مانند ابر مردہ کے
کہ پانی مین بھگویں اسواسطے کہ کلیجا جو حفظ شکل رکھتا ہے بلکہ متخلخل ہے اور نفع اسکا بھی رہ حفظ ہے

کہ تو عفونت ہو اسطہ ملاقات اپنی سر جزو کے ساتھ اجزاے کبد کے جدا ہوکے جا وے او راخلاط نیچا وے
اور یہان صورت نوعیہ غذا کی مستحیل بصورت اخلاط ہوتی ہے جیسا کہ ابتدا سے بحث اخلاط مین کہا گیا
اور جو وہ خلاصہ کبد مین پکتا ہے اخلاط اربعہ اوس سے ظاہر ہوتے ہین اور فضلہ اس ہضم کا کہ مائیت ہے
مثانے مین جاتا ہے اور ہضم ثالث کہ بیچ کبد کے اور بعد اسکے عروق مین ہوتا ہے اور بعد اسکے عروق مین
ہوتا ہے اوسکو زبان سریانی مین کیموس کہتے ہین یحصل منہ شئی غوۃ وشئی کالرسوب وقد یکون معہما شئے
محترق اذا افرط الطبخ وشئی فج اذا قصر الطبخ پس حاصل ہوتی ہے اوس خلاصہ مطبوخہ فی الکبد سے ایک چیز
مانند سرجوش کے اور ایک چیز مانند درد کے اور کبھی ہوتی ہے ساتھ سرجوش اور درد کے ایک چیز جلی ہوئی
جسوقت کہ طبخ بہت ہو اور کبھی ہوتی ہے ایک چیز کچی جسوقت کہ ناقص ہو طبخ اور جو پیدائش سرجوش
اور رسوب کی کہ اخلاط طبیعی مین حرارت معتدلہ سے ہے اور پیدائش محترق کی کہ غیر طبیعی ہے حرارت مفرط سے
اعتراض کرتے ہین کہ حاصل ہونا انکا ایک طبخ مین کیونکر ہوگا اس سبب سے کہ لازم آتا ہے کہ حرارت فاعلہ
واحدہ ایکوقت مین بھی معتدل ہو بھی مفرط اور یہ محال ہے جواب اسکا یہ ہے کہ حرارت اگرچہ واحد ہے
لیکن تفاوت باعتبار مواد کے ہے لہذا حرارت واحد کو خارج مین بھی دیکھتے ہین کہ بیچ بعضے
مواد کے جلانے والی ہوتی ہے اور بیچ حق بعضی مادے کے پتلی کرنے والی اور نرم کرنے والی
جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے اور یہی جواب ہے بیچ جمع ہونے خام کے ساتھ اونکے فالرغوۃ
ہے الصفراء الطبیعیۃ پس سرجوش صفراے طبیعی ہے والمحترق لطیفہ صفراء غیر طبیعیۃ او رچیز جلی ہوئی
لطیف اوسمین سے صفراے ناطبیعی ہے وکثیفہ سوداء غیر طبیعیۃ او رکثیف اوسمین سے سوداے ناطبیعی ہے
والشئی الفج ہو البلغم اور چیز کچی وہی بلغم ہے طبیعی ہو یا ناطبیعی جان تو کہ بیچ پیدائش بلغم طبیعی کے
دو قول ہین ایک وہ کہ بعضے کہتے ہین پیدا ہوتا ہے ہر طبخ کبدی مین پیدا نہین ہوتا و حاصل قول
ماتن کا بھی یوں ہے تو وہ اعتراض کہ اس قول پر وارد ہوتی ہے کہ بلغم طبیعی کا پیدا ہونا ضرور ہے
اسواسطے کہ جزو اعظم غذاے بعض اعضا کا ہے پس چاہیے کہ بیچ ہر طبخ کبدی کے پیدا ہونا اوسکا
ضرور ہو جواب اوسکا یہ ہے کہ نہ پیدا ہونا اوسکا ہر طبخ کبدی مین اوسکی ضروری ہونے کو نقصان
نہین کرتا البتہ بعضے طبخ مین ضروری ہے گو ہر طبخ مین ضروری نہو نہین دیکھتا ہے تو کہ پینا پانی کا ضروری ہے
نخ اجمالیہ لیکن ہر ساعت ضروری نہین ہے بعد از احتیاج ہونا ہر لحظہ اوسکی طرف اوسکے ضروری

ہونے کو نقصان نہیں کرتا ہے قول دوسرا وہ کہ ہر طبخ کبدی میں پیدا ہوتا ہے مانند اور اخلاط طبیعی کے
اس دلیل سے کہ غذا مرکب ہے عناصر اربعہ سے اور اس ہضم میں عنصر سے وہ خلط کہ مناسب اوسکے ہے
پیدا ہوتا ہے یقیناً اور مختار رشید کازرونی اور اکثر متاخرین کا بھی ہے لیکن ہضم ناطبیعی بالاتفاق
اور بسیط اور اخلاط ناطبیعی ہر طبخ میں ہمیشہ پیدا نہیں ہوتی اسلیئے کہ وہ ضروری نہیں ہیں واما اصطفے
من ہذہ الجملة النضج فھو الدم لیکن جو صاف اور پختہ ہے ان سب سے وہ خون ہے یہی طریق پیدا ہونے اخلاط کا مگر
اور وجود ہر خلط کا موقوف ہے اوپر وجود علل اربعہ کے کہ فاعلی اور مادی اور صوری اور غائی ہیں اور
پہچان اونکی واجب ہے اسواسطے کہ علم وجود کوئی چیز کا کامل نہیں ہوتا ہے مگر بعد علم اوسکے سبب کے کہتا ہے
ماتن کہ فسببہ الفاعلی ہو حرارۃ معتدلۃ پس سبب فاعلی خون کا حرارت ہے کہ متوسط ہو نہ مفرط نہ کوتاہ
وسببہ المادی ہو المعتدل من الاغذیة والاشربة الفاضلة اور سبب مادی خون کا غذائیں اور شربے
معتدل کامل الکیموس ہیں مانند گوشت بکری کے بچے اور روئی کے وسببہ الصوری النضج الفاضل
اور سبب صوری خون کا نضج کامل ہے وسببہ الغائی تغذیة البدن وتسخینہ وترطیبہ اور سبب غائی خون کے
کئی چیزیں ہیں ایک وہ کہ بدن کو غذا دے دوسرے وہ کہ بدن کو گرم کرے اپنی حرارت ذاتی سے اور سبب پیدا کرنے ارواح کے
تیسرا وہ کہ بدن کو تر کرے والصفراء سببہا الفاعلی اما الطبیعی منہا فحرارة معتدلة لیکن صفرائے طبیعی
پس سبب فاعلی اوسکا حرارت معتدل ہے واما المحترقة منہا فالحرارة المفرطة اور سبب فاعلی
صفرائے محترقہ کا حرارت مفرطہ ہے وسببہا المادی اللطیف الحار والحلو والدسم والحریف من الاغذیة
اور سبب مادی صفرائے طبیعی اور ناطبیعی کا غذائے لطیف گرم ہے اور شیرین اور چکنی اور تیز
وسببہا الصوری فی الطبیعی منہا ہو النضج الفاضل اور سبب صوری صفرائے طبیعی کا نضج کامل ہے
وفی غیر الطبیعی منہا ہو النضج الفاضل اور سبب صوری صفرائے ناطبیعی کا افراط حرارت نضج
کی ہے وسببہا الغائی تغذیة الاعضاء التی یجب ان یکون فی غذائہا قسط من الصفراء وتلطیف الدم
لیسہل بہا نفوذہ فی المجاری الضیقة ولذع الامعاء لتحس بالحاجة الی دفع الفضلة اور سبب غائی
صفرا کا کئی چیزیں ہیں ایک وہ کہ بیچ غذا کے بعض اعضا کے کہ مانند ریہ کے داخل ہو دوسرا وہ کہ خون کو
لطیف کرے تو بیچ مجاری تنگ کے نفوذ کرسکے تیسرا وہ کہ امعا کو لذع کرے تو حاجت دفع کرنے
فضلہ کی معلوم ہو جیسا کہ بیچ مقدمہ مبحث اخلاط کے کہا گیا وسببہ البلغم الفاعلی حرارة مقصرة

اور سبب فاعلی بلغم طبیعی ہو یا غیر طبیعی حرارت قاصرہ ہے اور قصور اُس حرارت کا نسبت اوس اخلاط کی ہے ورنہ بعض اقسام
بلغم کے جیسے بلغم شور ہے بدون وجود حرارت فاعلی قوی کے نہیں ہو سکتا ہے والسبب المادی الاغذیۃ الرطبۃ الغیر الحارۃ من الباردۃ
اور سبب مادی بلغم کا غذای غلیظ تر لزج سرد ہے مانند تازی مچھلی کھیرا او ککڑی کی اور سبب صوری النضج
اور سبب صوری بلغم کا نضج قاصر ہے والسبب الغائی انیکون معدا للتغذیۃ البدن عند فقدان الغذاء
وتغذیۃ بعض الاعضاء التی یجب ان یکون فی غذائہا قسط من البلغم اور سبب غائی بلغم کے یہ ہے ایک یہ
کہ بلغم آمادہ اور مہیا ہو اس مر پر کہ جو بدن کوئی وقت غذا نپاوے خون ہو کر غذا بدن کی
کہ ترطیب بدن کی کرے تیسرا وہ کہ بیچ غذای بعض اعضا کے داخل ہو جیسا کہ کہا گیا والسبب الفاعلی السوداء الطبیعیۃ
منہا الحرارۃ المعتدلۃ لیکن سبب فاعلی سودای طبیعی کا حرارت معتدلہ ہے اسواسطے کہ وہ خون طبیعی کا ہے اور
اور اعتدال حرارت کا بیچ فاعل ہونے حرارت کے اوسمین نسبت حرارت غیر طبیعی کے سے ہے ورنہ شک نہیں ہے
کہ یہ حرارت اعتدال حرارت فاعلی خون سے متجاوز ہے واما المحترقۃ فحرارۃ متجاوزۃ عن الاعتدال
لیکن سبب فاعلی سودا کے محترقہ کا حرارت زیادہ ہے اعتدال سے اور جان تو کہ سبب فاعلی سودا کا
کا ہے والسبب المادی ہو الغلیظ قلیل الرطوبۃ من الاغذیۃ اور سبب مادی سودا کا غذای غلیظ
قلیل الرطوبۃ ہے مانند بیگن اور مچھلی شور اور گوشت سوکھائے گئے کے خاص بیل او بھینسے والسبب الصوری
سوداء کا غذای کہ النقل الراسب بحیث لا یستحیل
شامل او تحلیل کہ چاہیے والسبب الغائی تغذیۃ الاعضاء التی یجب ان یکون فی غذائہا
قسط من السوداء وتنبیہ الطعام بان ینصب الی فم المعدۃ من الطحال ویدغدغہ ویحرکہ
غنیۃ الشہوۃ اور سبب غائی سودا کی ہیں ایک وہ کہ داخل ہو بیچ غذا او بعض اعضا کی کہ تھوڑا اوس داخل ہونا
اوس بیچ انکی غذا میں ضرور ہے دوسرا وہ کہ آرزو سے کھانے کی او اس طرح سے کہ تھوڑا اوپر معدے
گرے اور چونکہ کسیلا ہے اور کھٹا بسبب کسیلاپن کے فم معدہ کو سکوڑیگا اور بسبب ترشی کے گدگدا دیگا
پس آدمی غذا مانگے گا پس اگرچہ گرنا بعد خالی ہونے معدے کے اور باعتبار معتاد طبیعت کے ہے
شہوت صادق یعنی سچی بھوک کہتے ہیں اور علت غائی سودا کی یہی قسم ہے ورنہ شہوت کاذبہ یعنی جھوٹی بھوک
معدہ مرض ہے اور مرض غائی نہیں ہوتی ہے اسواسطے کہ غایت حصول طبیعی ہوتی ہے اور مرض مطلوب نہیں فائدہ
حقیقت ہضم پہلی او ہضم دوسری کی ظاہر ہو گئی کیفیت ہضم تیسری اور ہضم چوتھی کی لکھی جاتی ہے تو جان تو

بعضو پر خبیر ہو جاوے جان تو کہ ہضم تیسرا بیچ عروق کے ہے اور وہ عبارت ہے تحیل ہونے رطوبت اولی سے
ساتھ رطوبت ثانیہ کے اس طور پر کہ اجزاے مادی ستحید کے باعتبار مزاج ہر عضو کے کہ وہ جزو اوس سے
مناسبت کرتا ہے مستعد و متکیف ہو جاوے چھپا نرہے کہ جو بیچ عروق کے اخلاط نضج پاتے ہین ایسا نہین ہے
کہ وہ سب ایکبارگی رطوبت ثانیہ بنجاتی ہین اور جنس خلط کے عروق مین نہین رہتے بلکہ اخلاط عروق مین
باقی رہتی ہین اور ساتھ اسکے بعض اوس خلط سے کوئی کوئی وقت رطوبت ثانیہ بن جاتا ہے پس بیچ عروق کے
رطوبت اولی اور رطوبت ثانی ہمیشہ موجود ہین بخلاف کیلوس کے کہ وہ معدے سے جگر مین جاتا ہے اور جب پکتا ہے سب اخلاط
بن جاتا ہے اور جگر مادہ کیلوس سے خالی ہو جاتا ہے جبتک کہ اور کیلوس آوے اور اخلاط بیچ جگر کے تمام ہونے نضج تک
رہتے ہین بعد نضج کے اپنے اپنے محل مین چلے جاتے ہین مگر اوس قدر کہ اوسکی غذا ہووے اور کبھی کوئی خلط
زیادہ اوس مقدار سے کہ چاہیے جگر مین رکیا رہتا ہے اور ورم پیدا کرتا ہے بالجملہ رطوبت ثانیہ کہ اوسکا ذکر ہم کر چکے ہین
دو قسم سے خالی نہین ہے ایک قسم فضول ہے اور بدن کو اوس سے کچھ حاجت نہین ہے اور وہ خلط نا طبیعی مین
داخل ہے نکالنا اوسکا واجب ہے اور اگر نہ نکالین شر کر حمیات پیدا کرے قسم دوسری کہ فضول نہین ہے یعنی محتاج الیہ
بدن کی ہے اسکی چار قسمین ہین ایک وہ کہ بیچ عروق و صغار شرائین کی موجود ہے دوسری قسم وہ جو ہر عضو ہو جاوے
باعتبار مزاج کے فقط اور متصل ہو جسم تیسری اسے ہی سے تیسری قسم وہ ہے کہ شبنم کے اعضا مین منتشر ہے
چوتھی قسم وہ کہ التیام اور التصاق اعضا کا اوس سے ہے اور چوتھا ہضم کہ اعضا مین ہے وہ عبارت ہے
ہر جانا رطوبت ثانیہ کا قابل غذا ہو جانے اعضا کے اور غذا بالفعل اسی جگہ ہوتی ہے اسواسطے کہ مادہ
غذا عضو کی ہوتی ہے اور فضلہ ان دونون ہضم کا پسینا اور میل ہین کہ بدن اور ناک اور کان سے نکلتے ہین
اور دفع ہوتے ہین اور ہضم کہ بعد [illegible] کے ہے تمام اوسکا کیموس سے ہے فائدہ بیچ تحقیق لفظ نضج اور
بیان علل اربعہ کے ساتھ مثالون کے ہے جان تو کہ حکماء نے تعریف نضج کی یون کی ہے کہ النضج ہو حالة
من الحرارة بجسم ذی الرطوبة الی موافقة الغاية المطلوبة یعنے نضج وہ ہے کہ حرارت اثر کرے بیچ جسم کے کہ تری
رکھتا ہو اور اوس جسم کو پھیر کر ایسی حالت پر پہنچاوے کہ اوس سے غایت مطلوب تھی اور اس پر اعتراض
کیا ہے کہ بیچ حد نضج کے حرارت لی گئی ہے اور اطبا اسبات پر متفق ہین کہ مزاج صفرا کا بارد [illegible]
ہو جواب اسکا یہ ہے کہ حقیقت مین نضج [illegible] طبیعت کا نضج مین حرارت
[illegible] نضج کا [illegible] حرارت [illegible] کے

بیان ہضم رابع

بیان تحقیق لفظ نضج اور تعریف اور اقسام اوسکا

معین طبیعت کی ہیں اسواسطے کہ طبیعت باعتبار ہر مادے کے محتاج معین کی ہے کہ اوس مادے کی مناسب ہو
... ات مقصود میں خلل نہیں کرتی ہے اور یہی عبارت دوسری کی ہے کہ احالہ حرارت منضجہ مفید یہ کہا ت
... مادے رطب کے اس تقدیر پر لازم آتا ہے کہ اخلاط یابس اور غذای یابس نضج کے قبول کرنے سے خارج ہوں
اور یہ خلاف معروف ہے جواب اسکا یہ ہے کہ اخلاط اور اغذیہ خالی رطوبت ہی سے نہیں ہیں پس اطلاق رطوبت
انکے حق میں صادق آتا ہے رطوبت بالفعل اخلاط کی خود ظاہر ہے لیکن رطوبت اغذیہ خشک کی بھی متحقق ہے
اس سبب سے کہ وہ مرکب ہیں عناصر سے اور جو بعضے اوقات رطب ہیں یابس ہوں پر مرکب کے اطلاق و نیز رطوبت کے
کر سکتے ہیں بنظر اوسکے اجزای رطبہ کے اور انواع نضج کے چار ہیں ایک وہ نضج اثمرہ ہے یعنی پکنا پھلوں کا درختوں پر
کہ قوا کو پھر اور بھی کو بیج پہنچنے کہ پیدائش اونکو مثل کی ہو سکے دوسرا نضج الغذا ہے اور وہ ایسا ہے
کہ غذا صلاحیت جزو بدن ہونیکی پیدا کرے اور نام خاص اس نضج کا ہضم ہے تیسرا نضج صناعی یعنی کوئی چیز صلاحیت
اور بھی پیدا کرے کہ اوسکو ... کے بیچ کھانے کے ... وقت غیر مضطر کے اور یہ نضج کی ...
اور ... نام اوسکا ... وہ ہے کہ حرارت ... نضج کی ہوا ... وہ حرارت ہوا ... ہو
... اوس جسم سے کہ نضج پاتا ہے ملی ہوئی ہے بیچ اس جسم کی اور حرارت مذکور ... کوئی چیز ...
... کہتے ہیں نظیر اسکی کیا ہے کہ آگ کی ہوا ... دوسری وہ کہ حرارت مذکور ...
... اجسام ارضی سے مرکب ہو ساتھ ... جسم پکنے والی سے ملی ہو اس نضج کو ... کہتے ہیں ...
... اور چنگاری کی ... تیسری وہ کہ حرارت مذکور ... جسم سے ...
کوئی چیز ... وحرارت ... اور ... جسم مذکور میں ...
کہ بیچ آگ ... کھانے کے حاصل ہوتی ہے ... حال ... باہر نہیں ہے ایک ... مرکب ...
جسم دوسرے کا ساتھ اوس جسم پکنے والی کے شرط ہو اس نضج کو قلی کہتے ہیں دوسرا وہ کہ اوسکے ساتھ مرکب جسم
چکنائی والی شرط ہو اسکو تطجین کہتے ہیں تیسرا وہ کہ ساتھ اوسکے ترکیب جسم مائی کا شرط ہو اور اسکو طبخ کہتے ہیں
اور کبھی طبخ کو اور تعفنہ کی لفظوں سے بولتے ہیں جیسا کہتے ہیں کہ طبخ الذہب ... اور اکثر اطلاق
... اوپر ان کرتے ہیں کہ کوئی چیز کو بواسطہ کوئی جسم کے آگ پر جوش دیں بدون ملانے ... کے اور ...
... طبخ کو اور ... معنی ... بطور اشتراک کے بولتے ہیں
اور ... سے معلوم ہوتا ہے ... نضج الفضلات ... مادہ ... الاندفاع ہو جاوے اور یہ ایسا ہو ...

قسم

کہ جگر کا اثر بہت تیز ہوا اور جو تپلا ہے کمزور ہو ولیکن اس سے کہ گرمی سے ہوا ہو اسواسطے کہ قرص نضج سے معتدل ہو اتو اسکے
تو وقت نضج کے عصیان ہو سکے فصل ربیع کو جب قبول کرے مادہ صفرا کا احتیاج تنقیح کا اور بلغم ترقیق اور تقطیع کا اور بعض تلطیف کا ہوتا ہے
لیکن خون محتاج نضج کا نہین نکالنے مین لیکن اس سبب سے کہ مرکب اخلاط ثلثہ کا ہے باعتبار غلبہ اخلاط ملنے کے واسطے
وقت نکالنے خون کے کبھی ساتھ تنقیہ کے اور کبھی ساتھ ترقیق کے حاجت پڑتی ہے اور مراعات اس امر کی اطبا پر ہوتی
جیسا کہ مجربون پر پوشیدہ نہین ہے لیکن سبب بیچ لغت کے حبل ہے بیچ میدان کے ہندی اوسکی [illegible] اور بیچ عرف عام کے
ہو چیز کہ اوس سے وسیلہ کرین واسطے حاصل ہونے کوئی امر کے اوسی سبب اور بیچ اصطلاح حکما کے [illegible]
ہے موقوف علیہ اوس چیز کی ہو عام ہے کہ ماہیت اوس چیز کی موقوف ہو یا وجود اوسکا پس اگر سبب تام ہے
مراد علت کاملہ ہے اور اگر سبب ناقص ہے مراد علت ناقصہ کا ہے اور علت تامہ وہ چیز ہے کہ وجود معلول کا نزدیک
اوسکے وجود کے واجب ہو مانند [illegible] آفتاب کو واسطے گرمی آگ کو اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ علت [illegible]
کہ دیا تو قف علیہ [illegible] علت ناقصہ [illegible] اور علل [illegible]
قسم ہین مادی صوری فاعلی غائی اسواسطے کہ سبب یا داخل ہے یا نہ اگر داخل ہے لیکن [illegible]
پس اوسکو مادی کہتے ہین مانند لوہے کے واسطے تلوار کے اور اگر داخل ہو لیکن بالفعل ہو اوسکو صوری کہتے ہین
مانند صورت تلوار کے کہ ٹیڑھی ہو یا سیدھی اور سوا اسکے ہے اور جو داخل نہین ہے یعنی سبب سے خارج ہے اگر
ایجاد کرنیوالا مسبب کا ہو اوسکو فاعلی کہتے ہین جیسے تلوار بنانیوالا نسبت تلوار کے اور اگر وہ مسبب سے مقصود ہے
اسکو غائی کہتے ہین مانند لڑائی کے ساتھ دشمن کے اور علت غائی اگرچہ وجود مین موخر ہے لیکن ذہن مین مقدم ہوتی ہے

الفصل الثالث فی الاعضاء

فصل تیسری ثابت ہے بیچ بیان اعضا کے وہی اجسام متولدہ من اول مزاج الاخلاط کما ان الاخلاط اجسام متولدہ
من اول مزاج الارکان اور اعضا وہ اجسام ہین کہ پیدا ہوتی ہین اول ملنے اخلاط سے جیسا کہ اخلاط وہ اجسام ہین
کہ پیدا ہوتے ہین اول مزاج ارکان سے فائدہ اس مقام مین بیان کئی امر کا لازم ہے تو سمجھی کہ اوپر تعریف
اعضا اور اخلاط کے وارد ہوتے ہین دفع ہو جاوین ایک امر یہ ہے کہ جاننا چاہیے کہ مراد پیدایش اعضا کی
اول مزاج اخلاط سے وہ ہے کہ عضو پیدا ہوا اوس جسم سے کہ وہ جسم اول مزاج اخلاط سے پیدا ہو اسواسطے کہ اخلاط سے
رطوبت ثانیہ ہوتی ہے اور رطوبت ثانیہ سے اعضا اور اگر یہ قید نہ کرین کہ رطوبت ثانیہ اور وہ خلط کہ خلط دوسری سے پیدا
ہوتا ہے وہ عضو مین داخل ہو جاوے واسطے کہ سکون من اول مزاج الاخلاط [illegible] تعریف اعضا کے

پس قید واسطے کے لازم ہوئی تو حد عضو کی تمام ہو دوسرا امر یہ کہ مراد تکون اعضا کا رطوبت ثانیہ سے عام ہے کہ بدون
واسطے کے ہو مانند پیدایش اعضای مفردہ کے اوس سے یا بواسطہ ہو مانند پیدایش اعضا آلیہ کے اوس سے اسواسطے
کہ اعضای مفردہ رطوبت ثانیہ سے ہوتی ہین اور اعضای مرکبہ اعضای مفردہ سے پس عضو مفرد رطوبت ثانیہ سے
ہوتا ہے اور اعضای مرکب عضو مفرد سے پس اعضای مفردہ میان اون دونون کے واسطہ ہوتی ہین اور
اس قید تعمیم سے عضو مرکب حد عضو مین داخل ہوتا ہے تیسرا امر یہ کہ بیچ پیدایش اخلاط کے اول مزاج ارکان سے
بھی قید مذکور کو لازم رکھین اسواسطے کہ اول مزاج ارکان سے نبات ہوتی ہے اور نبات سے اخلاط پس
نبات درمیان اون دونون کے واسطہ ہوتی ہے اور عام ہے کہ تولد اخلاط کا نبات سے بدون واسطے کے ہو
مانند تولد خلط کے اغذیہ نباتیہ سے یا بواسطہ ہو مانند تولد اخلاط کے اغذیہ حیوانیہ سے اور تولد حیوان کے اغذیہ
نباتیہ سے اور تولد خلط کی خلط سے چوتھا امر یہ کہ بیچ اخراج ارواح کی تعریف اعضا سے تاویل کرین اسواسطے
کہ اجسام متولدہ مین اول مزاج الاخلاط اوسکے حق مین بھی صادق آتا ہے اور تاویل اوسکی دو طور پر ہے
ایک یہ کہ مراد جسم سے کہ بیچ تعریف عضو کے ہے جسم کثیف ہے اور روح لطیف ہے پس روح تعریف اعضا سے
نکل جاوے گی دوسری یہ کہ مقصود پیدایش اعضای جسم سے کہ حاصل ہوا ہے اول مزاج اخلاط سے واجب ہونا
پیدایش اعضائی ہے اوس جسم سے یعنی وجود اعضا کا بدون اوسکے واسطے کے ممکن نہووے اور اس قید سے
ارواح تعریف اعضا سے خارج ہوئین اسواسطے کہ تولد ارواح کا رطوبت ثانیہ سے بطریق وجوب کے نہین ہے
کبھی ارواح اوس سے پیدا ہوتی ہین اور کبھی اغذیہ سے بدون واسطے کے بلکہ اجزاے اخلاط کے لطیف ہو
اور منجذب ہوکر اونمین مزاج روحی حاصل ہوتا ہے بدون مقدم ہونے اوس مزاج کے کہ اخلاط بسبب
اوس مزاج کے صورت ثانیہ ہو جاوین وہی منقسم الی رئیسۃ و غیر رئیسۃ اور اعضا منقسم ہوتے ہین طرف رئیسہ
و غیر رئیسہ کی والتی لیست برئیسۃ تنقسم الی خادمۃ الرئیسۃ والی غیر خادمۃ الرئیسۃ اور جو اعضا کہ
رئیسہ نہین ہین اونکی دو قسم ہین ایک خادم رئیس کے اور دوسری غیر خادم رئیس کے والتی لیست بخادمۃ الرئیسۃ
تنقسم الی مروسۃ و غیر مروسۃ اور جو اعضا کہ خادم رئیس کے نہین ہین دو قسم ہین ایک مروسہ دوسری غیر مروسہ
اما الاعضاء الرئیسۃ فہی التی تکون مبادی القوی محتاجا الیہا فی بقاء الشخص او النوع لیکن اعضای رئیسہ
پس وہ مبادی قوتون کی ہین اور طرف اونکے حاجت ہوتی ہے بیچ باقی رہنے شخص کے یا باقی رہنے نوع کے
ہمان تو کہ مبدء وہ ہے کہ سبب وجود کا ہو اور عام ہے کہ فاعلی ہو یا قابلی اور اعضای رئیسہ بالکل ایک وجہ سے

مبدء فاعلی ہین اور دوسری وجہ سے مبدء قابلی وجہ فاعلیت کی فاعل ہونا انکا واسطے ارواح کے کہ حامل قوتون کے ہین اسواسطے کہ جو ارواح مبدء قابلی کے قوی ہین اور اعضا مبدء فاعلی ارواح کے پس مبدء ہونا اعضا کا واسطے قوی کے ثابت ہوا اسواسطے کہ مبدء مبدء شی کا مبدء ہوتا ہے واسطے اس شے کے اور وجہ قابلیت کی قابل ہونا اونکا ہے نفس کو اسواسطے کہ نفس قابض ہوتا ہے اوپر قوائے مذکورہ کے مفیض مطلق سے اور ہونا ہر عضو کا اعضائے رئیسہ سے فاعل اور قابل مذہب اکثر محققون کا ہے بیچ بیان ارواح اور قوی کے مفصل کہا جاویگا اور اوپر مذہب امام کے بعضے اعضای رئیسہ مبدء فاعلی ارواح کے ہین مانند دل کے اور بعضے دوسری مبدء قابلی ارواح کی ہین اسواسطے کہ فاعلیت اور قابلیت اوسکے نزدیک بنظر حفظ ارواح کے ہے اور فاعل ارواح کا سوا دل کے اور کوئی عضو کو نہین کہتا ہے جیسا کہ بحث ارواح مین کہا جاویگا اما بحسب بقاء الشخص لیکن اعضای رئیسہ کہ مبادی قوت کے ہین باعتبار بقای شخص کے یعنی بقاے وجود حیوان کا از روی شخص کے اوسی قوت پر موقوف ہے مختلف ہین پس وہ عضو تین ہین القلب ایک اون تین سے دل ہے وہو مبدء القوۃ الحیوانیہ اور دل مبدء قوت حیوانی کا ہے اور حاجت طرف اس قوت کے اس سبب سے ہے کہ بدن مرکب ہے عناصر اربعہ سے اور ہر ایک اون مین سے اپنی مکان کو چاہتے ہین بالطبع اور ہمیشہ بیچ ارادہ جدائی اور انفکاک کے ہین پس احتیاج ضرور ہوئی طرف ایسی قوت کے کہ بجبر اونکو پکڑ رکھے اور آپس سے جدا ہونے نہ دیوے لہذا وہ فاسد اور متعفن نہین ہوتی جبتک کہ یہ قوت اون مین ہے اور دلیل اوپر ہونے اس قوت کی بیچ دل کے دو ہین ایک یہ کہ دل سب اعضا سے پہلے پیدا ہوتا ہے اور حرکت کرتا ہے اور آخر اوس عضو سے ہے کہ ساکن ہوتا ہے نزدیک قوت کے جیسا کہ مقرر کیا ہے حکمانے اور یہ دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ معدن زندگی کا اور اوسکی قوت کا وہی ہے دوسرے یہ کہ جسوقت کوئی شریان شرائین سے مضبوط باندہین پیچھے موضع بندش سے اثر قوت حیوانی کا منقطع ہو جاویگا اور عضو مذکور فاسد اور متعفن ہو جاتا ہے مانند اعضائے مردہ کے اور جو ثابت ہوا کہ شریان دل سے نکلتی ہین پس مبدء ہونا دل کا واسطے اس قوت کی متحقق ہوا والدماغ اور عضو دوسرا اون سے دماغ ہے وہو مبدء قوۃ الحس و الحرکۃ اور وہ مبدء قوت حس اور حرکت کا ہے یعنے قوت نفسانی کا اور حاجت طرف اس قوت کے اسواسطے ہے کہ بعض اشیا بدن کو ضرر کرتے ہین اور بعضے نافع پس لازم ہے کہ بدن مین ایک چیز ہو کہ اوسکے واسطے سے بدن کو خبر ہو اوپر ضار اور نافع کے اور بھی بدن مین حرکت ہو تو اوسکے سبب سے نافع کو جذب کرے اور ضار سے پرہیز کرے اور جو اس کام کے لئے مخصوص قوت نفسانی ہے اور دلیل اوپر ہونے اس قوت کے بیچ دماغ کے تین چیزین ہین ایک وہ کہ جسوقت بعضے اعصاب کو خوب باندہین یا کٹ جاوے

اور نیچے کے حس و حرکت باطل ہو جاتی ہے اور اگر ... کہ جسوقت جزو نخاع کی بند ہو جاکر جدا ہووے اور حرکت اوسکی
نیچے سے باطل ہو جاتی ہے جیسے کہ جسوقت کوئی آفت قوی کہ سبب ... کے ہو دماغ کو پہونچے حس اور
حرکت سب بدن کی باطل ہوتی ہے اور ... نہیں ہے کہ منبت اعصاب کا دماغ ہے یا نخاع اور وصول قوت نفسانی کا
اعضا مین بواسطہ اعصاب کے ہی اور نخاع نبینده دماغ کا ہے اور فیضان قوت مذکور کا بیچ اون اعضا کے کہ نخاع سے
بنے ہین بھی دماغ سے ہے پس مبدء ہونا دماغ کا واسطے قوت نفسانی کے ثابت ہوا والا ہے اور جگر تیسرا اعضائے
رئیسہ سے جگر ہے وہو مبدأ القوة الطبيعية اور جگر مبدء قوت طبیعی کا ہے یعنی قوت تغذیہ اور تنمیہ کی بیان ہے اعضا کو
پہونچتی ہے اور اس امر مین اطبا کو اختلاف ہے اکثر اسی امر پر ہین لیکن مراد اس سے اول پیدائش مین پہونچنا اوسکا
یعنے بیچ اول پیدائش کے جگر سے ... اور دل کی اور اعضا مین قوت طبیعی پہونچی ہے اور یہ نہین ہے کہ اوپر طریقہ ...
ہمیشہ پہونچتی ہو مانند غذا کے بخلاف قوت دماغ اور دل کے کہ ہمیشہ اونسے اعضا کو پہونچتی ہے لیکن ...
اور اتفاق کیا ہے اطبا نے اس امر پر کہ اور ردہ بند ہون اور نزدیک اعضا کے مادہ غذا کا موجود ہو فعل اوس عضو کا
تغذیہ مین باقی رہتا ہے اور باطل نہین ہوتا لیکن اوپر عدم بطلان فعل عضو کے اس صورت مین کوئی دلیل نہین
کہی ہے توجہت ہوا اور نہ پہونچنا قوت طبیعی کا اوپر سبیل مدد کے متحقق ہوا اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ ...
ہر ایک عضو مین اکیلا اکیلے قوت تغذیہ کی بخشتی ہے دوسری عضو سے انکو نہین پہونچی اور نزدیک ان قوم کے
جگر عضو رئیس نہین ہے لیکن اکثر ثقات اس امر پر ہین کہ جگر سے قوت تغذیہ کی اعضا کو پہونچی ہے اوس طور پر
کہ کہا گیا پس عضو رئیس ہوگا فائدہ قوت تغذیہ اور تنمیہ کی جس کیفیت سے کہ ہو حاجت اوسکی ...
اسواسطے کہ بدن ہمیشہ تحلل میں ہے اس صورت مین واجب ہے کہ ایسی قوت ہے کہ بدل متحلل کو لاتی ہے اسکو ...
کہ خون کو پیدا کرے اسلیے کہ خون مادہ حیات کا ہے روح متحلل کا بدل اوسی سے ہوتا ہے اور کبھی بدل بدن کا اور
یہ بدل یا موافق مقدار متحلل کے ہو یا زیادہ اوس سے یا کمتر جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے لیکن حاجت تغذیہ کی ہمیشہ ہے
جب تک کہ زندگی باقی ہے اور حاجت تنمیہ کی کمال نشو اور بڑھنے تک بس و اما بحسب بقاء النوع فهذه الثلثة
مع الرابع وهو الانثيان لیکن باعتبار باقی رہنے نوع انسان کے پس تینوں عضو مذکور ہین ساتھ عضو چوتھے کے
کہ وہ دونون خصیہ ہین یعنے بیچ باقی رہنے نوع کے خصیتین کو کہ مقام نضج منی کا ہے بھی دخل ہے پس وہ بھی
عضو رئیس سے ہوگا اور جو بقائے نوع کا بعد بقائے شخص کے ہے جو کچھ بیچ بقای شخص کے دخیل ہے بطریق اولیٰ
اسمین مشروط ہوگا اما خادمة الرئيسة فمثل الاعصاب للدماغ والشرايين للقلب والاوردة للكبد والاوعية

النمی للانثیین لیکن مدد اعضا کہ خادم اعضای رئیسہ کے ہین پس نظیر اوسکی مانند اعصاب کے دماغ کو اور شریان
ہین دل کو اور اوردہ ہین جگر کو اور اوعیہ منی ہین خصیون کو **فائدہ** جو اعضا کہ خادم ہین دو قسم کے
ہین مہیئے اور مودی مہیئے وہ ہے کہ کوئی چیز کو مستعد کرے واسطے قبول کرنے فعل مخدوم کے اور مودی
وہ ہی کہ جس چیز کو کہ مخدوم نے اوسمین فعل کیا ہے اوسکو مخدوم سے نقل کرکے طرف اور اعضا کے کہ قابل
اوس چیز کے ہین پہونچاوے لیکن مہیئے پس مانند ریہ کے ہے دل کو اسواسطے کہ ہوا کو تعدیل کرکے دل مین بھیجتا ہے
اور یہان ایک فائدہ واجب الاستماع ہے کہ اطبا نے اختلاف کیا ہے کہ ہوا بسیط روح ہوتی ہے یا نہین
مذہب بعضون کا یہ ہے کہ جسوقت مزاج ہوا کا دل مین تعدیل پایا روح ہو جاتی ہے اگرچہ اوسکے ساتھ اور
کوئی چیز نہ ملے لیکن شیخ رئیس اوسکو منع کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جائز نہین ہے کہ عنصر بسیط اکیلا متحمل اوس
عشا جوہر مرکب کی ہو لیکن جسوقت مشتق ملتی ہے ساتھ اجزای لطیفہ خون کے کہ بیچ دل کے ہین اور اوس اختلاط سے مزاج صالح
روح مین پیدا ہوتا ہے پس خلاف نہین ہے اسمین کہ ہوا کے مذکور اس طرح سے روح ہو جاتی ہے یعنی یہ ہوا ساتھ ملنے دل کے روح ہوتی ہے
اور اطبا کو اس مین اتفاق ہے اور کبد اور باقی اعضا غذا کے خادم مہیئے ہین دماغ کو اور معدہ خادم مہیئے
جگر کا اور اوعیہ منی کے خادم مہیئے خصیون کے ہین لیکن خادم مودی دل اور دماغ اور جگر کے بیچ تن کے مذکور ہین
اور خادم مودی خصیون کے بیچ مردون کے احلیل ہے اور رگین کہ درمیان احلیل اور خصیون کے واقع ہین اور بیچ عورتون
کے وہ رگین ہین کہ خصیون طرف رحم کے اونہین سے منی واقع ہوتی ہے اور رحم بھی خادم ہے اسلیئے کہ حفاظت
منی کی کرتا ہے لیکن نہ مہیئے ہے اور نہ مودی اور جو خادم مہیئے اعضای رئیسہ شخصیہ کے اور نہ خادم مودی اعضای رئیسہ
نوعیہ کے ظاہر ہو وہ شمول نہین ماتن ہوئے ذکر نہین ہو اسلیئے کہ پوشیدہ نہین ہے اور جہان ذکر اوعیہ منی
عبارت مین اون مین جو ... ہے کہ پیدا ہین اور جمل اونکا گوشت غدودی بھری ہین اور موضوع ہین
نزدیک خصیون کے اور اونکو مولد منی کہتے ہین اسواسطے کہ فعل کو مستعد کرتی ہین کہ جب خصیون تک پہونچتا ہے
منی ہو جاتا ہے اور اونکو مولد منی کہنا درست ہے اسواسطے کہ مولد الشی ہین یہ شرط نہین ہے کہ مکمل الشی ہو
خون جبسان اون مین پہونچتا ہے منی ہو جاتا ہے لیکن کمال ونکا اور سفیدی اوسمین بعد پہونچنے کے خصیون مین
ہوتی ہے اور شی شی ہے کامل ہو یا ناقص و اما الاعضاء المرؤسة فہی الاعضاء التی تجری الیہا القوی من الاعضاء
الرئیسة کالکلی والمعدة والطحال والریة لیکن اعضاء مرؤسہ وہ اعضا ہین کہ جاری ہوتی ہین قوتین اونکی طرف سے
اعضای رئیسہ سے مانند گردہ اور معدہ اور تلی اور پھیپھڑے کے جان تو کہ عضو مرؤس چار قسم پر ایک وہ

ف
بیان اور تعریف خادم مہیئے و مودی

کہ رئیس ہو لیکن خادم نہو وہ دماغ ہے اور خصیتان دوسرا وہ کہ رئیس ہو اور بھی خادم ہو وہ کبد ہے اسواسطے کہ خود
قوت تغذیہ کی اعضا کو دیتا ہے اس سبب سے رئیس ہے اور قبول کرتا ہے قوت حیات کو دل سے پس مرؤس ہے
تیسرا وہ کہ رئیس نہو لیکن خادم ہو وہ معدہ ہے اور مانند اوسکے کہ متن میں مذکور ہین چوتھا وہ کہ نہ خادم ہو اور نہ رئیس
وہ لحم حساس ہے و اما الاعضاء التی لیست بخادمۃ ولا بمرؤسۃ فھی الاعضاء التی تختص بقوۃ غریزیۃ لھا
ولا یجری الیھا من الاعضاء الرئیسۃ قوی اخری کالعظام والغضاریف لیکن وہ اعضا
کہ نہ خادم ہیں اور نہ مرؤس پس وہ اعضا ہین کہ مخصوص ہین اوس قوت غریزی سے کہ اونکے لیے ہے اور جاری
نہین ہوتی ہے اونکی طرف قوتین دوسری اعضائے رئیسہ سے اونکی ذات مین باستقلال قوت غریزی ہے
کہ امر تغذیہ کا اوس سے تمام ہوتا ہے اور عضو دوسری سے قوت نہین آتی ہے مانند ہڈیون اور غضروفون اور گوشت
غیر حساس کے **فائدہ** مراد عدم جریان قوی سے ایک عضو سے طرف ان اعضا کے قوت طبیعی اور نفسانی ہے
نہ حیوانی کہ جو عضو ہے حیات کو دل سے قبول کرتا ہے یقیناً اور شک نہین ہے کہ ہڈی وغیرہ موصوف بحیات ہین
وتنقسم الاعضاء بالجملۃ الی مفردۃ وھی التی ای جزء محسوس اخذ منھا کان مشارکا للکل فی الاسم والحد و اعضا
تمامہ منقسم ہوتی ہین طرف مفرد کی اور مفرد وہ عضو ہے کہ جو جزو محسوس اوس سے لیا جاوے وہ جزو شریک کل کا
بیچ نام اور تعریف کے ہو و الی مرکبۃ وھی التی لا یکون کذلک وتسمی اعضاء آلیۃ اور طرف مرکب وہ عضو ہے کہ ایسا نہو
اور اسکو اعضای آلیہ کہتے ہین **فائدہ** مراد اسے جزو محسوس سے کہ بیچ تعریف عضو مفرد کے واقع ہے یہ ہے
کہ ای جزء یقال انہ جزءہ یعنے جو جزو محسوس کہ اوسکو کہہ سکین کہ یہ جزو فلانے عضو کا ہے اوسکو جو تولیوے
بیچ نام اور تعریف کے ساتھ اپنے کل کے شریک ہو بیچ نوعیت نہ بیچ کلیت کے اور اس تعریف
سے شبہے تعریف مفرد سے رفع ہوتے ہین اسواسطے کہ اگر قید یقال انہ جزءہ کے نہو لازم آتا ہے
کہ مثلاً شریان کو مفرد نہ کہین اس لیے کہ اگر اوسکا جزو نہایت چھوٹا عرض مین یا بڑا جزو طول
مین ہم کاٹ لین اس جزو کو ساتھ کل کے مشارکت نام اور تعریف مین نہوگی ساتھ اس بات
کے کہ وہ جزو حقیقت مین جزو شریان کا ہے اس واسطے کہ وجود شریان کا مشروط ہے
اسپر کہ مجوف اور مضاعف ہو اور جو ایک ٹکڑا کٹا ہو اوسکا شامل اوپر شکل شریانی کے
نہو کیونکر جانا جاوے گا جزو شریان کا ہے پس جزو مذکور کو شریان نہ کہین گے پس شریان مفرد نہوگی
اور حال اسکے مخالف ہے اور جو قید مذکور سے مفید کیا تو نسا مفرد کا اوپر شریان کے قائم اور رہتی کا

عضو مفرد و مرکب کی تعریف

اسیواسطے غشا اور وتر کو اعضاء مفردہ سے شمار کرتے ہین ساتھ اس بات کے کہ ہر ایک مرکب ہین عصب و رباط سے
اور جو عصب و رباط کو انسے جدا کرین اس عصب و رباط کو غشا اور وتر نہ کہین گے اور جدا کہ یہ جزا اونکی ہین اسواسطے یہ اگرچہ اجزا
اونکے ہین حقیقت مین لیکن دائرہ یقال انہ جزءہ سے خارج ہین پس متحقق ہوا کہ بیچ عضو مفرد کے عدم ترکیب اعضا سے
شرط نہین ہے بلکہ تشابہ بیچ اجزا کی شرط ہی وہ بھی مقید بقید مذکور اور شمار کرنا عضلہ کا مفرد سے ساتھ اسکے کہ وہ مرکب ہے
بھی اسیوجہ سے ہی اور بیان اعتراض کیا ہی لوگون نے کہ جو بیچ تعریف مفرد کے جزء کو ساتھ یقال انہ جزءہ کے مقید
کیا ہے جو قت ہاتھ سے مثلاً بقدر یک تل کے کاٹین شک نہین ہے کہ باقی جزء ہاتھ کا ہے اور شریک ہے کل کو بیچ
تعریف کے یعنے بعد قطع کے بھی ساتھ اوس تعریف کے کہ قبل قطع کے موجود و تمام موصوف ہے پس لازم آتا ہے
کہ ہاتھ کو کہ عضو آلی ہے مفرد کہین اور تعریف مفرد کی مانع نہو جواب ہو سکتا ہے کہ ایسے ہاتھ کو کہ اوس سے مقدار نہایت
تھوڑی کاٹا ہو یقیناً ہاتھ کہین گے نہ جزء ہاتھ کا اور معتبر بیچ تعریف کے جزء ہے پس اعتراض رفع ہو گیا اور فائدہ
قید کرنے تعریف مفرد کے ساتھ اسکے جزو مذکور اوسکا شریک کل کی نوعیت مین نہ کلیت مین ظاہر ہے اسلیے
کہ اگر کلیت ملحوظ ہو جو جزئیت ضد کلیت کی ہے مشارکت جزو کی ساتھ کل کے ہرگز نہو سکے گی مثلاً ایک جزء
گوشت وغیرہ سے کہ عضو مفرد مین لیوین وہ جزو محدود بحد کل ہوگا لیکن اس حیثیت سے کہ وہ جزو ہے اور جزو مغایر
کل کی ہوتا ہے تباین اور تخالف درمیان دونون کے بسبب جزئیت و کلیت کے باقی ہے اگرچہ بیچ نوعیت کے
اشتراک ہی مثلاً تعریف ہڈی کی یہ ہے کہ سخت ہو اور سفید پس جو جزو کہ اوس سے فرض کرین گے متصف اسی صفت
ہوگا اور مراد اشتراک سے بیچ نوعیت کے یہی ہے لیکن جو بیچ ہڈی کے کلیت اور باعتبار ہر موضع کے
بدن سے تشخص کو ساتھ ہیئت کے لاحق کرین شک نہین ہے کہ بیچ اوسکے جزو کے یہ حیثیت نہو گی پس متحقق ہوا
کہ مقصود بیچ تعریف مفرد کے اشتراک جزو کا ساتھ کل کے باعتبار نوعیت کے ہے نہ باعتبار کلیت کے اعتبار و
جو تعریف مفرد کی معلوم ہوئی مرکب کو اوسکے خلاف سے بھی پوشیدگی تعریف مین نرہی یعنی مرکب وہ ہے
کہ جو جزو اوس سے لیوین تو شریک نہو کل کو نہ بیچ نام کے نہ بیچ تعریف کے اور مراد جزو سے بیان بھی وہ جز ہے
کہ اوسکو جزو اوس عضو کا کہہ سکتے ہون ورنہ ہاتھ کہ اوس سے نہایت چھوٹا جزو کاٹین لازم آتا ہے کہ
مرکب نہو اسواسطے کہ حقیقت مین جزو جیسا کہ چھوٹے کو بولتے ہین بڑے کو بھی کہہ سکتے ہین یعنے جزو قلیل
کہ ہاتھ سے جدا کرین وہ بھی حقیقت مین جزو ہاتھ کا ہے اور جو ہاتھ سے بعد قطع کے اوس سے
ویسا باقی ہے وہ بھی بیچ حقیقت کے جزو ہاتھ کا ہے اس واسطے کہ ہاتھ حقیقت مین عبارت مجموعہ سے ہے

لیکن عرف مین جیسے جزو نہایت قلیل کو جزو ہاتھ کا نہین کہتے ہین ویسے ہی وہ باقی کو بھی جزو ہاتھ کا نہین کہتے ہین
بلکہ ہاتھ کہتے ہین اور جان تو کہ عضو مرکب کو عضو آلی کہتے ہین اس سبب سے کہ وہ آلہ نفس کا ہے بیچ تمام حرکات
اور افعال کے اور اگرچہ بعضے اعضاے مفرد بھی آلہ نفس کے ہین جیسے اعصاب کہ آلہ نفس کے ہین بیچ نفوذ روح حساس محرک کے
اعضا مین اور جیسے شرائین کہ آلہ ہین بیچ نفوذ روح حیوانی کے اعضا مین اور جیسے اورده کہ آلہ ہین بیچ نفوذ خون کے
اعضا مین لیکن نام رکھنا مرکب کا ساتھ آلی کے مناسب زیادہ ہے اس واسطے کہ مقصود پیدایش عضو مرکب سے یہی ہے کہ آلہ ہو
بخلاف مفرد کے کہ مقصود اوسکی پیدایش سے وہ ہے کہ تمامی عضو مرکب کی اوس سے ہو اور اگر ایسا نہو مفرد بیچ
پیدایش کے انسان کی نہایت کرتا احتیاج مرکب کی نہوتی پس تسمیہ ایک شی کا ساتھ اوس چیز کے کہ مقصود
اوس سے ہو اولی ہوتا ہے اور جان تو کہ اطبا نے اعضا کو دوسرے طور پر کہا ہے معطی اور غیر معطی اور ہر ایک
ان دو نوع سے قابل ہوتی ہین یا غیر قابل پس سب چار قسم ہوتی ہین ایک معطی قابل اور وہ دماغ اور کبد ہے
دوسرا معطی غیر قابل اور وہ دل ہے اور برای خیلوس کے تیسرا غیر معطی قابل وہ مانند گوشت حساس کے
چوتھا غیر معطی غیر قابل وہ مانند ہڈی کے ہے **فائدہ** بیچ بیان معنی معطی اور غیر معطی اور قابل اور غیر قابل کے
جان تو کہ ہر عضو مین قوت غریزی ہے کہ اوسی سے امر اوسکی تغذیہ کا تمام ہوتا ہے ساتھ اسکے بعضے اعضا
مبادی قوت کے ہین اور اعضا ہی دوسرون کو قوت دیتی ہین اسکو معطی کہتے ہین اور بعضی غیر معطی ہین
یہ دوسرے عضو سے قبول قوت کا کرتے ہین قابل ہین ورنہ غیر قابل جیسا کہ کہا گیا اور مراد اس قوت سے
سوا قوت تغذیہ کے ہے جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے اور اختلاف اس امر مین کہ قوت تغذیہ کی ہر عضو کو بذاتہ
حاصل ہے یا جگر سے پہونچتی ہے بیچ بیان رئیس کے اور غیر رئیس کے کہا گیا ہے اور جاننا چاہیے کہ بیچ معطی ہونے
ریاست شرط ہے لیکن رئیس کو معطی ہونا لازم نہین ہے اسواسطے کہ بیچ ریاست کے پہونچنا اوسکی قوت کا
اور عضو کو شرط نہین کیا ہے مبدا ہونا اوسکا واسطے قوت کے کافی ہے بخلاف معطی کے کہ تغذیہ قوت کا
اوس سے اور عضو کو شرط کیا ہے ساتھ ہونے اوس عضو کے مبدا لہذا خصیون کو ساتھ اس امر کے
کہ رئیس ہین معطی نہین کہتے پس معطی رئیس سے اخص ہوتا ہے **الفصل الرابع فی القوی ا**
وہی ثلثة اقسام فصل چوتھی ثابت ہے بیچ بیان قوتون کے اور قوت تین قسم ہین نزدیک
اطبا کے لیکن نزدیک فلاسفہ کے قوت چار ہین اور قوت ایک ہیئت ہے جسم حیوان مین کہ حیوان کو
اوسکے واسطے سے مباشرت افعال کے بالذات ممکن ہے یعنے قوت مبدا فعل کی ہے بالذات اور دلیل

اور وجود قوت کے ظاہر ہونا فعل کا ... سبب ہے کہ جو فعل کہ بدون ... کے محال ہے اور دوسری دلیل یہ ہے
کہ شک نہیں ہے کہ بدن بیچ کمیت کے ساتھ سب اجسام کے شریک ہے اور ساتھ اون شراکت کے بدن سے
وہ آثار ظاہر ہوتے ہین کہ غیر بدن مین نہین پائی جاتی اور یہ صدور آثار کا نہین ہے مگر اوس امر سے کہ وہ امر
جسم مین حاصل ہو اور جسمیت کو لازم نہو اس واسطے کہ اگر جسمیت کو لازم ہوگا سب اجسام اوسمین
شریک ہونگے اور یہ امر جو متحقق ہوا وہی امر ہی قوت ہوا بنظر فعل کے اور جان تو کہ قوت کی دو قسم ہین
اولی اور ثانوی اولی قوت حیوانی اور نفسانی اور طبیعی ہین اور ہر ایک اپنے جنس مین کہ متضمن ہین
کئی قوت جزئیہ پر جیسا کہ کہا جاوے گا اور ثانوی مانند سمع اور شم اور بصر اور ذوق اور لمس کے
اور یہ تو قوت اونہین سے ہین کہ بدن اونکی طرف محتاج اور مضطر ہوتا ہے بیچ بقا ہی شخص یا نوع کے
بخلاف قویٰ اولی کے کہ بدن مضطر الیہ ہی اور قویٰ مذکور جو تین قسم ہین ماتن کہتا ہے کہ احدہا قوۃ
طبیعیۃ وہی فی الکبد ایک اون سے قوت طبیعی ہے اور وہ بیچ جگر کے ہے والثانیہا قوۃ حیوانیۃ وہی فی القلب
دوسری قوت حیوانی ہے اور وہ بیچ دل کے ہے وثالثہا قوۃ نفسانیۃ وہی فی الدماغ تیسری قوت نفسانی ہے
کہ دماغ مین ہے اما القوۃ الطبیعیۃ فتنقسم الی قسمین مخدومۃ وخادمۃ لیکن قوت طبیعی پس منقسم ہوتی ہے
دو قسم کہ مخدومہ ہے اور خادمہ ہے اما المخدومۃ فتنقسم الی ما یتصرف فی الغذاء لبقاء الشخص وہی الغاذیۃ والنامیۃ
لیکن مخدومہ منقسم ہوتی ہے طرف اوس قوت کے کہ تصرف کرتی ہے بیچ غذا کے واسطے بقائے شخص کے
اور وہ قوت غاذیہ اور نامیہ ہے والی ما یتصرف فی الغذاء لبقاء النوع وہی المولدۃ والمصورۃ اور طرف اوس
قوت کے کہ تصرف کرتی ہے بیچ غذا کے واسطے باقی رہنے نوع کے اور وہ مولدہ اور مصورہ ہے واما الغاذیۃ
فہی التی تحیل الغذاء الی مشابہۃ المغتذی لتجعلہ بدل ما یتحلل منہ لیکن غاذیہ پس وہ ہے کہ پھیر دیتی ہے
غذا اوسکی صورت سے طرف مشابہت عضو کے کہ غذا کرنیوالا ہے تو اوس عضو کو پہونچے بدلے اوس چیز کے
کہ عضو سے تحلیل ہوا ہے اور ظاہر ہے کہ اعضا ہمیشہ تحلیل ہوتے ہین اور اگر بدل نہ پہونچے حیوان ہلاک
ہوجاوے واما النامیۃ فہی التی تزید فی اقطار الجسم علی التناسب الطبیعی لیبلغ تمام النشو لیکن نامیہ پس
وہ قوت ہے کہ زیادہ کرتی ہے اور بڑہاتی ہے بیچ اقطار جسم کے یعنی بیچ طول و عرض و عمق کے تو پہونچے
جسم تمام بڑہنے کو واما المولدۃ فعلی نوعین نوع یحصل المنی فی الذکور والاناث لیکن مولدہ پس وہ دو قسم ہے
ایک قسم وہ ہے کہ پیدا کرتی ہے منی کو نر اور مادہ مین ونوع یفصل من القوی التی فی المنی فیجعلہا قوی بحالات

بحسب کل عضو عضو و تسمی المغیرۃ الاولی اور ایک قسم وہ ہے کہ پیدا کرتی ہے اون قوتون کو کہ منی مین ہین
بعد اوسکے ملاتی ہے اوسکو آمیزش ہای مختلف سے موافق ہر ہر عضو کی یعنے ہر جزو منی کو مستعد کرتی ہی واسطے
قبول کرنے صورت کو ہی عضو کے اعضا سے تو بیچ مقابلہ ہر عضو کے ایک جزو منی کا مستعد ہوئے واسطے استحالہ اور ہو جانے
عضو کے اور اس قوت کو یعنے مولدہ کو مغیرہ اولی کہتے ہین اور فعل اس قوت کا دو طرح ہے اس لیے کہ قوت
مذکورہ دو قسم ہے جیسا کہ کہا گیا ایک وہ منی کو پیدا کرتی ہے نر اور مادہ مین اور وہ خصیون سے علیحدہ نہین ہوتی ہے
دوسرے وہ کہ مفارقت کرتے خصیون سے ہمراہ منی کے بیچ اور منی کے تصرف کرتے ساتھ تفصیل اور فراغ
قوتون کے کہ منی مین ہین باعتبار ہر ہر عضو کے اور یہ فعل بیچ منی کے نہین ہوتا ہے مگر وقت ہونے منی کے
بیچ رحم کے اسواسطے کہ یہ فعل اگر خصیون مین ظاہر ہو چاہیے کہ بعد ملنے منی نر اور مادہ کے بیچ رحم کی حاجت
اور مغیرہ کی نہ پڑے اسواسطے کہ تغیر کیفیتون مین بعد ملنے دونو منی کے ضرور ہے اور تغیر بے مغیر کے نہین ہوتا ہے
اور بیچ منی کے سوا ایک مغیر کے دوسرا ثابت نہین کیا اور جو عمل اس قوت کا ثابت ہوا کہ بیچ منی کے
وقت ہونے منی کے رحم مین ہوتا ہے لازم آیا کہ عمل قوت مصورہ کا بھی رحم مین ہو بیچ منی کے واسطے
برابر پہنچنے عمل مولدہ کے عمل مصورہ کو اسواسطے کہ عمل مولدہ کا مستعد کرنا مادہ اعضا کا ہے واسطے قبول کرنے
صورت کے اور عمل قوت مصورہ کا پہنانا صورت عضوی کا اوس مادہ مستعدہ کو باعتبار اوسکی خواہش کے
پس چاہیے کہ عمل دونو قوت کا ایک ہو فائدہ اطبا نے اختلاف کیا ہے بیچ اس امر کے کہ مولدہ اور مصورہ
نفس مادہ سے ناشی ہوتی ہین یا اوپر منی کے وقت ہونے منی کے بیچ رحم کے یا نفس باپ سے ناشی ہوتی ہین اور پہنچتے
وقت ہونے منی کے خصیون مین اور نکلتی ہے ساتھ منی کے نزدیک نکلنے منی کے خصیون سے اور ظاہر
ہوتا ہے فعل اونکا بیچ رحم کے اور قول پہلا صحیح ہے اور دلیل اوپر ضعیف ہونے دوسرے قول کے یہ ہے
کہ منی جگر ابدن کا ہے اور تعلق نفس کا اوس سے نسبت فضلات کے بہت اور زیادہ ہوتا ہے لیکن جب منی [illegible]
کہ جو وہ ٹکڑا کٹ جاتا ہے بدن سے تعلق نفس کا بھی اوس سے کٹ جاتا ہے لہذا عفونت کو قبول کرتا ہے
پس منی کہ فضلون مین سے ہے اور تعلق نفس کا اوس سے نسبت جزو بدن کی کم ہے جب بعد علیحدہ ہونے
منی کے بدن سے تعلق نفس باپ کا اوس سے کس طرح باقی رہیگا اس [illegible] بیچ کی [illegible] سبب اوسکا اعضا
اور [illegible] پیدا ہوتی ہین [illegible] بیچ [illegible] تسمیہ مولدہ کے ساتھ مغیرہ [illegible] کہ [illegible] مغیرہ کا
[illegible] اور [illegible] قوت کے [illegible] مانند منی [illegible] کے

دونون مین اور اسی سبب سی کہ مولدہ بنظر بدن مولود کی قدم رکھتی ہے ثانیہ
نام رکھا واسطے فرق ہونے کے درمیان دونو کے اور پوشیدہ نہین ہے کہ یہ مولدہ لفظ ترشح کرتی
کہ مادہ مولود کا ہے جملہ قوتین مان سے یا باپ سے ہے موافق اختلاف دو مذہب کے اور قوتین اس شخص سے
کہ مادہ مولدہ سے موجود ہو اس واسطے کہ وہ مولدہ کہ جملہ قوی اس شخص سے ہے بعد پیدا ہونے اعضای بیضہ
اور قوتین دوسری کی خصوصًا بعد حاصل ہونے قوت طبعی کے موجود ہوتی ہے جیسا کہ مخفی نہین ہے پس تسمیہ
مولدہ کا ساتھ اولی کے بنظر اوسکے عمل کے ہے بیچ بدن غیر کے کہ وہ مولود ہے ورنہ بنظر بدن صاحب اپنے کے مغیرہ ثانیہ ہے
اسواسطے کہ عمل اسکا بعد عمل غاذیہ کے ہے بیچ بدن صاحب قوت کی اسلیے کہ عمل غاذیہ کا خون مین ہے اور عمل مولدہ
منی مین ہے اور شک نہین ہے کہ منی بعد خون کے پیدا ہوتی ہے پس عامل منی مین ضرور ہے کہ عامل خون سے
موخر ہو **انتباہ** بیچ ہر عضو کے جیسے کہ جاذبہ اور ماسکہ اور ہاضمہ اور دافعہ موقوف علیہ اوس عضو کے تغذیہ کے
ہین قوت مغیرہ ہے یعنے غاذیہ موقوف علیہ ہے اور قوی اربعہ مذکورہ خادم مغیرہ کے ہین اور عمل تام مغیرہ وہ ہے
کہ اوس چیز کو کہ ہاضمہ نے مستعد عضو ہونیکا کیا ہو مشابہ عضو کے کرے بالفعل اور جان تو کہ فعل مغیرہ کوئی عضو
ساتھ فعل مغیرہ عضو دوسرے کے شراکت نہین رکھتا ہے مگر فقط قوت مغیرہ جگر کے کہ فعل اوسکا ساتھ افعال
مغیرہ اور اعضا کے مشترک ہے اسواسطے کہ عمل اوسکا غذا کو خون کرتا ہی اور شک نہین ہے کہ خون صلاحیت تغذیہ
سب اعضا کی رکھتا ہے بخلاف مغیرہ مری اور معدہ کے مثلاً کہ فعل اونکا کرنا خون کا مشابہ مری او معدہ کے اور
وہ غذا کہ مستعد واسطے بننے صورت مری اور معدہ کے ہی عضو دوسرا اوس سے ہرگز نفع نہین پاتا ہے بلکہ غذای مذکور
نسبت اور اعضا کے فضلہ ہے اور اس تقریر سے روشن ہوا کہ فعل ہاضمہ کا وہ ہے کہ غذا کو مستعد کرے اس امر پر کہ
عضو ہووے اور بیچ اس حالت کے وہ غذا اوپر نوعیت اپنی کے ہوتی ہے اور فعل مغیرہ کا وہ ہے کہ اوس مادہ
مستعدہ کو مشابہ عضو کے کرے مزاج اور قوام اور رنگ اور ذات مین اور اس حالت مین صورت نوعیہ سابقہ
فاسد ہوتی ہے یقینًا واسطے ہوجانے عضو کے بالفعل اور وہ کہ بعضے اطبا نے اوپر ہاضمہ کے اطلاق مغیرہ کا کیا ہے
بنظر لغت کی ہے ورنہ باصطلاح جمہور کے مغیرہ غیر ہاضمہ کے ہی جیسا کہ فرق درمیان دونو کے ظاہر ہوا ہے
اور اسی سبب سے کہ کام قوت غاذیہ ہر عضو کا دو طرح پر ہے ایک وہ کہ غذای مستعد کو ساتھ عضو کے ملا دے
دوسرا وہ کہ غذا واسطے ہونے کو مشابہ عضو کے کرے سب جہتون سے بعضے اطبا غاذیہ کو بھی مغیرہ اوسے
کہتے ہین بنظر الصاق کے اور مغیرہ ثانیہ بھی غاذیہ کو کہتے ہین بنظر تشبیہ کے لہذا بحر الجواہر مین مصنفنا د ہیگا

کہتا ہے کہ المغیرۃ الاولی سب ہے اسلئے تلصق الغذاء بالعضو بعد فعل الہاضمۃ فیہ والمغیرۃ الثانیۃ ہی التی تشبہ بالصفۃ الاولی بالعضو
فیجعلہ غیر مشبہ بلونہ او بنیتہ ومن ضعف وبذہ یکون البرص والبہق ومن ضعف الاولی یکون الاستسقاء اللحمی وقیل المغیرۃ الاولی ہے
القوۃ المولدۃ والمغیرۃ الثانیۃ ہی الغاذیۃ لان فعل الاولی مقدم علی الثانیۃ فی بدن المولود ولکل ان یصطلح اور بالجملہ لفظ
مغیرہ کیواسطے بیچ کتب اس قوم کی تین وجہ سے اطلاق پائی ہے لہذا مشروحا کہا گیا تو بیچ ہر مقام کے کہ مناسب ہو
سمجھیں اور جو متحقق ہوا کہ بعد ہاضمہ کی سوائے ہاضمہ کے کوئی اور قوت تصرف کرنے والی نہیں ہے اور فعل اوسکا دو قسم ہے
بنظر مغائرت اوسکے فعل کے اجاسے اوسکو مغیرہ اولی اور ثانیہ نام رکھا ہے جیسا کہ گذرا ہے واما المصورۃ فہی التی یصدر عنہا
تخطیط الاعضاء وتشکیلاتہا وتسمی المغیرۃ الثانیۃ لیکن مصورہ پس وہ قوت ہے کہ صادر ہونے میں اوس سے خطوط عضو کے
اور شکلیں اونکی یعنی یہ قوت بحکم اپنے خالق کے ہر جزو منی کو پہناتی ہے صورت عضو کی اوس طور پر کہ مقتضی نوع صاحب
منی کے ہو پس اگر منی ملی ہوئی دو نوع حیوان سے ہے حیوان پیدا ہوا اوس سے ساتھ دونوں نوع کے کچھ کچھ
مشابہت پیدا کرتا ہے مانند خچر کے کہ یہی الشکل گھوڑی کا ہوتا ہے اور یہی شکل گدہے کی واما اخادمۃ فہی الجاذبۃ والماسکۃ
والہاضمۃ والدافعۃ للثقل لیکن قوتیں خادم غاذیہ کی چار ہیں ایک جاذبہ دوسری ماسکہ تیسری ہاضمہ چوتھی دافعہ ثقل کی
اور احتیاج ان قوتوں سے اس لیے ہے کہ ہر چند غاذیہ بیچ تغذیہ عضو کے کافی ہے اس معنے سے کہ جسوقت فعل
اوسکا تمام ہوتا ہے عضو کو غذا پہونچتی ہے لیکن تمامی اوسکی فعل کی موقوف ہے اوپر خادم تئیں ان چار
قوتوں کے اور وجہ حاجت غاذیہ کی طرف جاذبہ کی یوں ہے کہ یہ ظاہر ہے کہ غذا نزدیک عضو معدی کے
موجود نہیں ہے اور آنا غذا کا اپنی جگہ سے بذاتہ اس عضو تک غیر ممکن ہے پس بالضرور کوئی کھینچنے والا چاہیے
تو اوس غذا کو نزدیک عضو متغذی کے کھینچ لاوے وہ جاذبہ ہے اور حاجت طرف ماسکہ کے یہ ہے کہ غذا
لیے جذب جاذبہ کے ضرور ہے کہ کچھ دیر رہے تو مشابہ ذات عضو متغذی کے ہوا اسواسطے کہ استحالہ کو
زمانہ ضرور چاہیے پس واجب آیا کہ کوئی روکنے والا ہو تو اس مدت تک روکے وہ روکنے والی ماسکہ ہے
اگر کوئی کہے کہ جائز ہے کہ غذا بذاتہ وہاں ٹھہرے بدون ضابط کے پس حاجت ماسکہ کی کچھ نہیں ہے کہینگے ہم
کہ غذا سے مجذوب خون رقیق سیال ہوتا ہے ایسا جسم بدون روکنے ضابط کے سطح عضو پر
نہیں ٹھہر سکتا ہے اور حاجت ہاضمہ کی یوں ہے کہ غذا سے مجذوب ممسوک صورت عضو کی قبول نہیں کرسکتی ہے
مگر بعد اسکے کہ مستعد قبول کرنے کے ہو اور یہ استعداد حاصل نہیں ہوتی ہے مگر اسطور پر کہ قوام اور مزاج
اوسکا صالح عضو ہونیکی رکھے اور صلاحیت قوام اور مزاج کی نہیں ہوتی ہے بدون تفریق اور جمع اور

ترقیق اور تغلیظ اجزای غذای مجذوب کی فاعل ان چیزون کا لازم سوا وہ قوت ہاضمہ ہے اور فرق درمیان ہاضمہ اور غاذیہ کے
کہا گیا کہ غاذیہ غذا کو مشابہ عضو کے کرتی ہے اور ہاضمہ غذا کو مستعد مشابہ ہونیکی کرتی ہے یعنی غاذیہ تشبیہ اور ہاضمہ مہیا ہے اور
وجہ حاجت دافعہ کی یون ہے کہ شک نہین ہے کہ غذای مجذوب دو جوہر سے مرکب ہے ایک جزو صالح اغتذا کا
دوسرا غیر صالح اوسکا پس بالضرور بیچ عضو کے فضلہ رہیگا اور فضلہ باعث ضرر کا ہو پس دفع اوسکا لازم ہو اور دفع بدون
دفع کرنیوالی کے نہین ہوسکتا ہو وہ قوت دافعہ ہے پس اس کلام سے حاجت چارون قوت کی ثابت ہوئی اور خادم
ان قوتون کی چار کیفیت ہین یعنی حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست اور اس وجہ سے چارون قوت
بھی مخدوم ہین پس خادم حقیقی یعنی خادم صرف کہ اوسکا کوئی خادم نہو چارون کیفیت ہین اور مخدوم حقیقی مصورہ ہے
اور قوتین قوی طبیعیہ سے ایک وجہ سے خادم ہین اور ایک وجہ سے مخدوم جیسا کہ مخفی نہین ہے فائدہ خدمت کیفیات
اربعہ کی واسطے قوای اربعہ کی اس سبب سے ہے کہ فاعل ہونا قوای مذکورہ کا تمام نہین ہوتا ہے مگر حرکت سے اور
حرکت کہ تمام کرنیوالی افعال ان قوتون کی ہے بدون کیفیات اربعہ کے نہین ہوسکتی ہے اور جو مددگار زیادہ ہونیکا
اوپر حرکت کے حرارت ہے ہر ایک قوت بالذات اوسکی محتاج ہے اور طرف کیفیات باقیہ کی بالعرض جیسا کہ کہا جاتا ہے
لیکن حاجت جاذبہ اور دافعہ کی طرف حرکت کے اسواسطے ہو کہ فعل ان دونون کا نقل کرنا ہے ایک مکان سے
دوسرے مکان کو اور نقل نہین ہوتی مگر حرکت سے اور اسیطرح ہاضمہ اسلیے کہ فعل اوسکا احالہ اور طبخ ہے
اور وہ بدون تغلیظ رقیق کے اور بدون ترقیق غلیظ کے اور بدون تقطیع متشبث اور ملی ہوئی کے اور بدون جمع کرنے
متشتت اور متفرق کے نہین ہوسکتا ہو اور یہ سب محتاج حرکت مکانیہ کی ہے لیکن ماسکہ اگرچہ فعل اسکا یہ ہے
کہ ممسوک کو حرکت سے منع کرے لیکن یہ منع بھی بدون حرکت کے نہین ہوتا ہو اسواسطے کہ عمل ماسکہ کا وہ ہے
کہ لیف مورب کو حرکت دے طرف ہیئت اشتمال کے اور کبھی لیف مستعرض بھی مدد کرتی ہے اس امر کو جمع کرتی ہے
اعضای سافلہ کو عضو سے کہ اوپر ممسوک کے شامل ہے پس مانع کریگی ممسوک کو خروج سے قال جالینوس الموربة
والمستعرض باذا انضمد داجمیعا ضاقت المنافذ و ثوکت متاعین علی الاساک اس تقریر سے ثابت ہوا کہ احتیاج ہر ایک کی
ان چارون قوت سے طرف حرارت کو ہے لیکن کیفیات تینون باقی بعضی اونکے مخصوص بعض قوتون سے ہے
جیسا کہ کہا جاتا ہے جان تو کہ جاذبہ کو یبوست خدمت کرتی ہے ساتھ حرارت کے اسواسطے کہ جو قوت استرخای
رطوبی بیچ جوہر روح کے کہ حامل قوت کی ہے یا بیچ آلہ قوی کے تقرر کرتا ہے مانع اونکی افعال کو حل بالا ینتج ہوتا ہے
اسواسطے کہ رطوبت مزجی ہو اور درمیان جاذب اور حرکت کی مخالفت ہو بالذات ہو سبب کہ ضد رطوبت کی ہو بیچ جذب کے مطلوب ہے

تا ... کیونکہ ... کو ہو لیکن واقعہ کو یبوست اور برودت دونوں خادم ہیں ساتھ حرارت کے اور وجہ خدمت یبوست کی ... بیان ہوئی اور وجہ خدمت برودت کی دافعہ کو قوی ہے کہ برودت کثیف اور غامر لیفت مذکور ... ہے اور ... ضرور ہوتی ہے بیچ عصر کے تو دفع بالکل حاصل ہوا اور ظاہر ہے کہ نچوڑنا محتاج ہے اسکا کہ نچوڑنے ... باقی رہے اور بہیئت استحال اور عصر کے باقی رہے تو جو کچھ اوسمین ہے نکل آوے لیکن ماسکہ کو ... یبوست ... برودت خادم ہین ساتھ حرارت کے اور وجہ خدمت یبوست کی وہی ہے کہ بیان ہو چکی اور ... وجہ خدمت برودت کی اور ظاہر ہے کہ احتیاج برودت کی بیچ امساک بڑی چیز کی زیادہ ہے اسواسطے کہ ... مذکور ضرور ہے کہ ایک زمانہ دراز تک باقی ہو اور یہ متصور نہین ہو سکتا مگر برودت سے لیکن ہاضمہ کو رطوبت خدمت کرتی ہے ساتھ حرارت کے اسواسطے کہ رطوبت مدد کرتی ہے ہاضمہ کو بیچ قبول کرنے اوسکے فعل کے کہ احالہ اور طبخ

اور تغییر ہین اور ان ذوی اربعہ سے محتاج رطوبت کی نہین ہین مگر ہاضمہ واما الحیوانیۃ فہی التی تفعل انبساط القلب والشرائین وانقباضہا وترویح الروح واخراج الابخرۃ الدخانیۃ وبہا تکون حرکۃ الخوف والغضب لیکن قوت حیوانی پس وہ ہے کہ انبساط اور انقباض دل کا اور رگین جہندہ اور ترویح اور اخراج بخارون دخانی کا اوسی سے ہے اور حرکت خوف اور غضب کی اوس سے متعلق ہے اور یہ ترویح روح کی جذب نسیم سے ہے اور جذب ... ہوتی ہے اور کبھی از راہ منافذ شرائین کے بواسطہ مسام جلد بدن کو اسی سبب سے ... ہوا سکے کہ غوطہ ... کو حبس کرین زمانی طویل تک صبر کر سکتے ہین بخلاف اوسکے کہ جو پانی مین اوترین اوسقدر ... پر حبس ... نہین ہو سکتا ہے اسواسطے کہ بیچ پہلی صورت کے اگرچہ استنشاق ہوا کا ... سے نہین ہے لیکن منافذ شرائین سے بھی اور بیچ دوسری صورت کے یہ بھی رہتا ہے پس اضطرار جلد ظاہر نہین ہوتا ہے فائدہ قوت حیوانی وہ ہے کہ جو بیچ اعضا کے حاصل ہو اعضا کو واسطے قبول کرنے قوت حس اور حرکت کے مستعد کر دیتی بشرط رفع ہونے موانع کے اور حاصل ہونے شرائط کے اور حیات بدن کی اس قوت سے ہے اور مرکب اوسکا روح حیوانی ہے اور آلہ اوسکا حرارت غریزی ہے اور قوت نفسانی حادث نہین ہوتی ہے بیچ روح اور اعضا کے مگر بعد حادث ہونے قوت حیوانی کے بخلاف قوت طبیعی کے کہ وہ سب پر مقدم ہے اور مخصوص حیوان کی نہین ہے بلکہ بیچ نبات کے بھی موجود ہے ... پوشیدہ نہین ہے اور دلیل اوپر مغایرت قوت حیوانی کے اور قوت نفسانی کی یہ ہے کہ دیکھتا ہے تو عضو ... کو کہ زندہ ہے اور ساتھ اسکے حس اور حرکت نہین رکھتا ہو اور حکم اوپر حیات عضو مفلوج کی اس سبب سے ہے کہ اگر

زندہ نہو تا متعفن ہو جاتا اور فساد اوسمین پڑتا جیسا کہ ابدان موتی مین مشاہدہ ہوتا ہے اور مغایرت اسکی ساتھہ قوت طبیعی کی ظاہر ہے جان تو کہ کبھی قوت طبیعی باطل ہوتی ہے اور قوت حیوانی باقی رہتی ہے خواہ بطلان ذات قوت طبعی مین ہوا ہو یا اوسکے فعل مین موافق اختلاف و مذہب کے جیسا بطلان قوت نامیہ کا بیچ سن وقوف کے اور بطلان قوت مولدہ کا بیچ عورتون کے نزدیک انقطاع حیض کی اور بطلان قوت غاذیہ کا نزدیک حاصل ہونے سوء مزاج کے بیچ عضو کے موئد اس قول کے ہین اگر کہین کہ شیخ رئیس نے کہا ہے کہ ہر عضو کو اپنی ذات مین ایک قوت غریزی ہے کہ اوسی قوت سے امر تغذیہ اوس عضو کا تمام ہوتا ہے اور جب ایسا ہوا کیونکر جائز ہوگا کہ قوت تغذیہ کی یا فعل اوسکا معدوم ہوا اور قوت حیوانی باقی ہو ہم کہین گے کہ غریزی ہونا قوت طبیعی کا واسطے اعضا کے اوسیوقت تک ہے کہ مزاج اونکا اعتدال پر ہے لیکن جب سوء مزاج متغیر بہ بدی ہوا ممکن ہے کہ قوت تغذیہ کی اوسمین نرہے ساتھہ باقی رہنے حیات کے یا ہم کہین گے کہ قوت طبعی بسبب سوء مزاج کی معدوم نہین ہوتی ہے بلکہ اثر اوسکا باطل ہوتا ہے بسبب نہ قبول کرنے عضو کی اوسکو اور وجہ نسبت [1] خوف اور غضب اور فرح کی طرف قوت حیوانی کی باوجود اسکے کہ مبادی ان امور کا قوت نفسانی بیچ یہ ہے کہ ہم وقت خوف کے دیکھتے ہین روح کو کہ حامل اس قوت کی ہے انقباض عارض ہوتا ہے طرف داخل کے اور وقت غضب اور فرح کے عارض ہوتی ہے اوسکو حرکت طرف خارج کے واما النفسانیۃ وہی تنقسم الی مدرکۃ ومحرکۃ لیکن قوت نفسانی پس منقسم ہوتی ہے ساتھہ مدرکہ اور محرکہ کے جاننا چاہیے کہ قوت نفسانی بیچ دماغ کے اور حس اور حرکت اوسی سے متعلق ہے اور حاجت حیوان کی اوسکی طرف ظاہر ہے کہ اوسکو بھاگنا ضار سے اور مائل ہونا اوپر منافع بدن کے بدون حرکت کے ممکن نہین ہے اسواسطے کہ ہرب اور قرب حرکت ہین اور یہ دونون بدون ادراک ضار اور نافع کے نہین ہو سکتی ہین اور موجب ادراک کا یہی قوت ہے پس حاجت اوسکی ضروری ہوئی اما المدرکۃ فتنقسم الی ما فی الظاہر والی ما فی الباطن لیکن مدرکہ منقسم ہوتی ہے طرف اوس چیز کے کہ بیچ ظاہر کے ہے اور طرف اوس چیز کے کہ بیچ باطن کے ہے اور مراد مدرکہ سے یہان مدرکہ حسی ہے اور جان تو کہ جو مدرک کلیات [2] اور جزویات کا ہے اوسکو مدرک عقلی کہتے ہین اور وہ نفس ناطقہ ہے اور جو مدرک جزئیات کا ہے فقط اوسکو مدرک حسی کہتے اور یہ مدرک حسی دو قسم ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے واما التی فی الظاہر فہی السمع والبصر والشم والذوق واللمس لیکن جو بیچ ظاہر کے ہین یعنے خارج دماغ مین مدرک ہین حواس خمسہ ظاہری ہین وہ سمع اور بصر اور شم اور ذوق اور لمس ہین اور ہر ایک حواس سے مفصل کہا جاتا ہے بیان ... گا ... کے

[1] وجہ نسبت خوف اور غضب اور فرح کی طرف قوت حیوانی کے ۱۲

[2] یعنی کلیات اور جزئیات سب کا مدرک ... اور ... جزئیات ۱۲

جان تو کہ حواس ظاہری مانند جاسوسون کے یعنی ہرکارون کے ہین واسطے حواس باطنی کے اور مراد حاسہ سے وہ قوت ہے کہ دریافت ہونا ایک امر کا اوس سے متعلق ہو چھپا نرہے کہ حواس ظاہری کو پانچ کہنا موافق قول صحیح اور مشہور کی ہے ورنہ بعضون نے آٹھ کہا ہے اسواسطے قوت لمسی کو چار جانتے ہین ایک وہ ہے کہ حاکم ہے درمیان حار اور بارد کے اور دوسری حاکم درمیان رطب اور یابس کے اور تیسری حاکم درمیان صلب اور لین کے اور چوتھی حاکم درمیان خشن اور املس کے یعنی کھرکھری اور چکنی کے اور بعضون نے حاکم درمیان ثقیل اور خفیف کے زیادہ کیا ہے اور باعث اسکے کہنے کا یہ گمان ہوا ہے کہ گرمی مثلاً مخالف سردی کے ہے اور رطوبت یبوست کی اور صلابت نرمی کی اور خشونت ملاست کی اور واسطے احساس ہر ایک متضاد کے ایک قوت جدا لازم ہے لیکن یہ گمان باطل ہے اسواسطے کہ سیاہی اور سفیدی اور سرخی اور زردی بھی متضاد ساتھ اسکے کوئی شخص قوت باصرہ کا متعدد نہین کہتا ہے اور اسیطرح ہونا مذوقات اور مشمومات اور مسموعات کا متعدد ظاہر ہے پس چاہیے کہ مدرک انکی بھی متعدد ہون اور حصر حواس کا آٹھ مین صحیح ہو اور جو اسکے جواب مین بعض لوگ کہتے ہین اور تضاد کو حس لمس مین محصور کرکے قول قائلین آٹھ حواس کو تقویت کیا ہے جو آخر کو سرانجام اوسکا تمام نہین ہوتا ہے ترک کرنا اوسکی بیان کا بیچ لائق جانا اور بحث حواس خمسہ ظاہری کو بیچ پانچ فائدی کے بیان کیا ہے **فائدہ** بیچ بیان قوت سمع کی اور سمع قوت ہے کہ سپرد کی گئی بیچ اوس عصب کی کہ مفروش صماخ مین پھیلا ہے اور ادراک اوسکا بحکم خالق تعالی کے موقوف ہے اوپر پہونچنے ہوا سے منضغط کہ تشکیف بکیف صوت ہے اور تعریف صوت کی یون ہے کہ صوت ایک چیز ہے کہ حادث ہوتی ہے تموج ہوای منضغط سے بسبب مساس عنیف کے کہ واقع ہے درمیان دو جسم متصادم کے اور اس مساس کو قرع کہتے ہین یا حادث ہوتی ہے بسبب تفریق عنیف کے کہ واقع ہوتی ہے بیچ جسم کے اور اس تفریق کو قلع کہتے ہین اور بیچ مساس اور قلع کے قید عنیف کی یعنی شدید کی اس سبب سے کیا ہے کہ اگر مساس اور قلع آہستگی اور سستی سے ہون اور اونے محسوس نہوگی اور تموج ہوا کا کہ مساس عنیف یا قلع عنیف اوسکی باعث ہو صدمہ ہے بعد صدمہ کے ساتھ سکون کے بعد سکون کے اور جو ہوا تشکیف ہوتی ہے کیفیت صوت سے یعنی قبول کرتی ہے حرکات کو کہ واجب ہوئی ہے نغمات صوت سے اور ساتھ اوسی ہیئت اور نظام کے آلہ حاسہ کو پہونچتی ہے اور ادراک اوس سے حاصل ہوتا ہے وہی سمع ہے اور سمجھنا معانی متعددہ کا سامع سے کہ ہر ایک ساتھ ایک تموج مخصوص کی خاص صانع صانع مطلق سے ہے کہ سمجھنا اوسکا عقل سے خارج ہے لیکن یہ استدلال اسپر کہ حس کرنا آواز کا سبب پہونچنے ہوای حامل کی صماخ کو ہے تین وجہ سے کرتے ہین

ایک وہ کہ مشہور ہے کہ اگر کوئی انبوبہ لانبا لاکر ایک طرف بیچ صماخ کے یعنی سوراخ کان کوئی شخص کی رکھے
اور طرف دوسری منہہ مین لاکر بلند آواز سے باتین کریگا وہ شخص سُنے گا اور کوئی حضار مجلس سے نہ سُنے گا
بسبب نہ پہونچنے تموج ہوا کے طرف اون لوگون کے اسواسطے کہ اس صورت مین تموج ہوا کا انبوبہ مین
محصور ہے دوسرا وجہ استدلال کا یون ہے کہ دیکھا گیا ہے کہ جسوقت ایک شخص فاصلہ دور سے کوئی چیز کو
ایک چیز سے مارے چوٹ اوسکی زیادہ اوسکی آواز سے محسوس ہوتی ہے تیسرا یہ کہ ظاہر تر ہے کہ آواز
ساتھہ ہوا کے میل کرتی ہے جیسا کہ بیچ آواز موذن کے کہ اوپر منارہ بلند کے کھڑا ہو روشن اور ظاہر ہے کہ وہ
آدمی طرف بہنے ہوا کے ہونگے اوسکی آواز کو سنتے ہین اگرچہ دور ہون اور وہ آدمی کہ جہت مخالف مین
ہوتے ہین نہین سنتے اگرچہ قریب ہون اور جاننا چاہیے کہ جس سمع کا فاصل زیادہ سب حواس سے ہے
اس سبب سے کہ راہ تعلیم اور درس کی اور مشرف ہونیکی معرفت سے کہ عین بینائی ہی کان ہے لہذا
جو کوئی مان سے بہرا پیدا ہوتا ہے بات نہین کہتا اور ناقص رہتا ہے اسواسطے کہ بات جبتک مسموع
نہین ہوتی بولنے مین نہین آتی ہے پس ہونا سمع کا باعث بطلان کلام کا اور اکثر تقلید کا ہوتا ہے
بخلاف اور حواس کے کہ بطلان اوسکا موجب بطلان حاسہ دوسرے کا نہین ہوسکتا ہے اسی وجہ سے
سمع کو پہلی ذکر کیا ہے فائدہ بیچ بیان قوت بصر کے اور وہ ایسی قوت ہے کہ سپرد کی گئی ہے بیچ تقاطع
صلیبی کے کہ درمیان دو عصب مجوف کے واقع ہے اور اوسکی شان سے ہے ادراک روشنی
اور رنگ اور شکل کا جاننا چاہیے کہ اور مقدم دماغ سے اوپر زیادتی کے کہ مشابہ بونڈی پستان کی ہے اور شم
اوس سے لیکن رکھتا ہے دو عصب جمع مین ایک داہنی طرف سے دوسرا بائین طرف سے اور عصب
داہنا طرف بائین کے اوترا ہے اور عصب بایان طرف داہنے کی بیچ اوس جگہہ کے برابر اقصر کے ہے
آپسمین ملی ہین بطریق تقاطع صلیبی کی اور مجموع سے یہان ایک تجویف ہوگئی ہے پس جو داہنی طرف سے آتا ہے بائین آنکھہ کو
پہونچا ہے اور جو بائین طرف سے آتا ہے داہنی آنکھہ کو پہونچا ہے اور موضع تقاطع کا محل نور باصرہ کا ہے اسواسطے کہ دونو آنکھہ سے
جو چیز کہ دیکھی جاتی ہے دیکھنے والا ہی نور باصرہ ہے لہذا دونون آنکھہ سے ہر ایک چیز ایک معلوم ہوتی ہے اور جسوقت کسی سبب سے
اوس مجمع النور مین التواء پڑے جیسا کہ اوسکی فضا مین کجی واقع ہو اور ایک تجویف کہ تہی گویا دو تجویف ہوجاتی ہین
احولیت عارض ہوتی ہے پس کثیر ہونے محل نور کے اسواسطے اس صورت مین بسبب تفرقہ کے نور مین اثنینیت مرئی مین
متحقق ہوتی ہے اور فعل ہر آنکھہ کا علٰحدہ معلوم ہوتا ہے تنبیہ بیچ تحقیق ابصار کے اطبا اور حکما طور مختلف رکھتے ہین بعضے

شعاع مائل ہوتے ہین اور بعضے بہ تکیف ہوا اور بعضی بالطباع کے قائل ہوئے اور جالینوس کی بالجملہ تنقیح اس مبحث کی کما ینبغی ادراک
عقل بشری سے غیر ممکن ہے لہذا طول دیتے اوسکے ذکر سے اعراض کیا ایسا نہین کیا ہے فائدہ بیچ بیان قوت شم کے
اور وہ ایسی قوت ہے کہ سپرد کی گئی ہے بیچ زائدتین کے کہ بیچ مقدم دماغ کے ہین مشابہ بونڈی پستان کی اوسکی تمام
ادراک رائحہ کا بحکم خالق تعالی کے اور بیچ کیفیت ادراک کی اختلاف کیا ہے حکمانے جمہور اس امر پر ہین کہ ادراک رائحہ کا اس طریق
سے ہے کہ ہوا متکیف بکیفیت ذی رائحہ شم کو پہونچتی ہے پس شامہ اوسکو ادراک کرتا ہے اور بعضی کہتے ہین کہ ادراک مذکور اجزائے لطیف
تبخیر اور انفصال اجزائی ذی الرائحہ کی ہے اجزائی ہوا سے یعنی اجزا چھوٹے چھوٹے لطیف ذی الرائحہ سے جدا ہوتی ہین اور بیچ اوس
ہوا کی کہ ذی الرائحہ سے محیط ہے متشبث ہوتی ہین جب شامہ سے ملتی ہین مدرک ہوتی ہین اور بیچ رد اس قول کے لوگون نے
کہا ہے کہ اگر ایسا ہوتا بیچ طول زمانی کی حجم ذی الرائحہ کا ناقص اور کم ہوجاتا اسواسطے کہ جدا ہونا اجزا کا کسی چیز سے سبب کم ہونے
اوس چیز کا ہوتا ہے بیچ وزن اور حجم اوس چیز کے اور حال یہ ہے کہ تھوڑی مشک سونگھی جاتی ہے بہت زمانے تک ساتھ
متغیر ہونے ہواؤن کے بدون نقصان کے یعنی حجم اور وزن مشک مین کچھ نقصان ظاہر نہین ہوتا ہے لیکن امام نے کہا ہے کہ حق یہ ہے
کہ دونون وجہ ممکن ہین اور بعض لوگ اس امر پر ہین کہ حصول شم کا بسبب نفس ذی رائحہ کی ہے بیچ شامہ کے بدون اسکے کہ ہوا متکیف ہو
یا اجزا اوسکی متبخر اور منفصل ہون اور یہ قول متروک ہے حکما کے نہایت ضعیف ہے لہذا اکثر کتب مین وجہ تیسری مذکور نہین ہے
اگر کوئی قائل کہے کہ افلاطون وغیرہ سے منقول ہے کہ افلاک شم رکھتے ہین اور اونمین روائح ہین اور حال یہ کہ وہان نہ ہوا ہے
اور نہ تبخر اور نہ تحلیل پس معلوم ہوا کہ ذی الرائحہ عبارت اوس جسم سے ہے کہ واہب الصور نے ایک خاصیت اوسمین رکھی ہو
کہ بیچ شامہ کے عمل کرے بشرط انتفای اسباب مانعہ کے ہم کہین گے کہ بہ تقدیر ثبوت اور تسلیم کے کہ افلاک مین
تحقق شم کا بطور مذکور کے مثبت شم کا ہے بیچ عنصریات کے بطریق مذکور کے نہین ہو سکتا ہے اسواسطے
کہ تفویض آثار صورت نوعیہ کا کہ اونکو خاصیت کہتے ہین اوس تقدیر پر ہے کہ ثبوت آثار کا کیفیات سے
ممکن نہو اور جو ایسا نہین ہے ویسا ہی نہین ہے فائدہ بیچ بیان ذوق کے یہ قوت منبث ہے بیچ اوس عصب کے
کہ مفروش ہے اوپر جرم زبان کے اور ادراک طعوم کا اوسکے نشان سے ہے بواسطہ رطوبت لعابی کی
کہ پیدا ہوتی ہے بیچ گوشت غدائی کے کہ بیچ جڑ زبان کے واقع ہے اور کام اوسکا مولد اللعاب ہے اور ادراک
بواسطہ لعاب کے دو حال سے خالی نہین ہے ایک وہ کہ اجزائے ذی طعم کے ملین ساتھ
لعاب کے پس بیچ زبان کے گھسین اور عصبہ سے ملاقی ہون اور مدرک ہوین اور اوپر اس تقدیر کے
فائدہ اس رطوبت کا تسہیل پہونچنے جوہر ذی طعم کا ہے طرف حاسہ ذوق کے دوسرا وہ کہ رطوبت بسبب

محاورت سے منکشف ہو طعوم سے دون آمیزش کے اور لہٰذا مدرک ہو اور اوپر اس تقدیر کے محسوس
حقیقت مین خود رطوبت ہے کہ منکشف ہوتی ہے نہ جرم ذی طعم کے اور اوپر دونون تقدیر کے درمیان
ذائقہ کی اور اوسکی محسوس کے واسطے نہین ہے اسلیے کہ جرم ذی طعم کا ساتھ کیفیت کے ذائقہ سے ملاقی ہوتا ہے
بخلاف ابصار کے کہ محتاج ہے اس بات کی کہ درمیان بصر اور مبصر کے جسم شفاف حائل ہو انتباہ بیچ احساس
طعم کے شرط ہے کہ رطوبت لعابی اوپر خلوص اپنے کے ہو یعنی خالص ہو اور کوئی مزہ سے ملی نہو خواہ یہ ملنے والا
وارد خارجی ہو خواہ بدنی اسی سبب سے کہ جس شخص پر صفرا غالب ہو شہد کو کڑوا معلوم کرتا ہے بسبب ملنے
صفرا کے ساتھ رطوبت زبان کے اسواسطے کہ وہی دریافت ہوتی ہے ذوق سے اور منع کرتی ہے حس مزے
دوسرے کو بسبب اپنی کڑوائی کے کہ غالب ہے کیفیت مین اوپر سبب مزون کے فائدہ بیچ بیان قوت لمس کے
اور وہ ایسی قوت ہے کہ سپرد کی گئی ہے بیچ جلد کے اور اکثر گوشت کی اور سوای اسکی مانند منفعہ کی اسکی
قوت کی شان سے ہے ادراک حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست کا اور مانند انکے کہ لمس سے
متعلق ہین اور طریق حصول اس حس کا یون ہے کہ قوت لامسہ منفعل ہوتی ہے ملموس سے
وقت ملامسہ کے پس ملموس فاعل ہے اور لامسہ منفعل اور اس سبب سے کہ رطوبت اور یبوست کو کیفیت
منفعلی کہتے ہین اعتراض کرتے ہین کہ احساس رطوبت اور یبوست کا لمس سے کیونکر ہو سکے گا لیکن
جواب اسکا بحث ارکان مین بیچ ارض کے مذکور ہوا ہے انتباہ نفع ودیعت اس قوت کی بیچ
ظاہر بدن کی ظاہر ہے اسواسطے کہ باعث محافظت حیوان کی مضرتون سے ہے جیسا کہ مخفی نہین ہے اور
اس سبب سے کہ جلد بیچ محل آفات داخلی اور خارجی کی ہے اور یہ امر موجب بطلان یا نقصان قوت
لمس جلد کا ہوتا ہے حکیم مطلق نے اوس گوشت کو کہ نیچے جلد کے ہے بھی ذی حس کیا ہے تو اگر
جلد کو کچھ آفت پہونچے وہ گوشت احساس مین قائم مقام جلد کے ہووے اسواسطے کہ حاجت
حیوان کی طرف حس لمس کی شدید زیادہ حاجتون سے ہے اور باعث حفظ جلد کا ہلاک سے ہے اور بعض اعضاے
باطنی کہ عدیم الحس مخلوق ہوتی ہین واسطے نفع عظیم کے جیسے کبد اگر ذی حس ہوتا جو مقام تولد اخلاط کا
اور بعضی خلط حاد اور لذاع ہین نہایت تکلیف ہوتی ہے اور جیسی تلی اور گردہ کہ جگہہ گرنی اور جاری ہونے
خلط لذاع کے ہین اور جیسے پھیپھڑا کہ دائم الحرکۃ ہے لیکن وہ جھلیان کہ اوپر جگر کے اور اعضای عدیم الحس
کی محیط ہین حس رکھتی ہین تو وقت ہونے آفت کے اوس عضو کو طبیعت اوپر مقابلہ کرنے آفت کے سبقت کرے

لامسہ

لیکن ہڈیان کہ جوڑ بدن اور ستون حرکات کی ہین اگر یہ حس رکھین حیوان اکثر الم مین رہتا بسبب ضغطہ اور مزاحمت اعضا کی اور مصاکات کی کہ بچاو اوسنے ممکن نہین ہے جاننا چاہیے کہ حواس ظاہری حقیقت مین خادم مدرکہ باطنی کی ہین اور بمنزلہ جاسوس اور مخبرون کے ہین واما التی فی الباطن فالحس المشترک والخیال والمتصرفۃ والوہم والحافظۃ لیکن جو بیچ باطن کی مدرک ہین حواس خمسہ باطنی ہین کہ مذکور ہوئے اور مفصل ہر ایک کہی جاتی ہین اما الحس المشترک فہی التی تتادی الیہا جمیع الصور المحسوسۃ لیکن وہ قوت کہ اوسکا نام حس مشترک ہی ایسی قوت ہے کہ طرف اوسکی پہونچتی ہین صورتین مختلف یعنی حواس ظاہری جو ادراک کرتی ہین اور بیچ حواس باطن کے اوس سے خبر ہو جاتی ہے اسی حس سے متعلق ہے لہذا اوسکو حس مشترک کہتے ہین یعنی جو حواس ظاہری مدرکات اپنی کو اوسکو پہونچاتے ہین اشتراک اوسکا حواس ظاہر سے ثابت ہوا اور دلیل اوپر وجود حس مشترک کے وہ ہے کہ ہم دیکھتے ہین کہ ہم مین ایک امر ہے کہ حکم کرتا ہے وہ بیچ محسوسات کی ازروی تمایز کے اسطور سے کہ یہ مزہ غیر اس رنگ کے ہے اور حاکم اس حکم کا ضرور ہے کہ جامع ان سبھون کا ہو یعنی چاہیے کہ یہ رنگ اور یہ مزہ نزدیک حاکم مذکور کے جمع ہون پس واجب ہے کہ بیچ ہمارے ایک چیز ہو کہ صور محسوسات کی اوس مین جمع ہون اور وہ چیز نفس ناطقہ نہین ہے اسواسطے کہ وہ محسوس کو دریافت نہین کرتا ہے مگر قوت جسمانی کے سبب مناسبت کے دونو مین اور بہی کوئی حس حواس ظاہری سے ایسی نہین ہے کہ سبکو دریافت کرے اسواسطے کہ ہر ایک اونمنے اپنی محسوس مخصوص کو دریافت کرتی ہے اس سبب سے بصر مزے کو دریافت نہین کرتی ہے اور ذوق رنگ کو اور اسیطرح سوای انکے پس واجب ہے کہ وہ چیز غیر نفس ناطقہ کے اور غیر حواس ظاہری کی ہو اور وہ حس مشترک ہے اور ادراک حس مشترک کا مشروط بحضور مادہ نہین ہے لیکن ادراک اوسکا اگر ساتھ مادی کے ہے مشاہدہ کہتے ہین اور اگر بعد غائب ہونے مادی کے ہی تخیل کہتے ہین بخلاف ادراک حواس ظاہری کے کہ وہ مشروط بحضور مادہ ہے ومحلہا اول البطن المقدم من الدماغ اور موضع اس قوت کی جانب اول البطن مقدم [illegible]

[illegible]

حس مشترک سے غائب نہیں ہیں لیکن بعد غائب ہونیکے اس قوت کی حاجت ہے تو صورتیں غائب ہوئیں کو محافظت
کرے لہذا لوگوں نے کہا ہے کہ خیال خزانہ حس مشترک کا ہے جان تو کہ اگر یہ قوت یعنی خیال نہوتی کوئی چیز بعد غائب ہونیکے
یاد نرہتی اور جو کچھ دوسری مرتبہ محسوس ہوتی بعد غائب ہونے کے آدمی اوسکو نہ پہچانتا پس ضار کو نافع سے اور دوست کو
دشمن سے فرق نکرتا اور امر معاش اور معاد کا خلل پاتا اور دلیل اس امر پر کہ حفظ صور کا اور قوت سے ہے اور ادراک اونکا
اور قوت سے وہ یہ کہ ثابت ہوچکا ہے کہ قبول غیر حفظ کے ہے لہذا پانی قبول شکل کی کرتا ہے لیکن حفظ شکل کی نہیں کرسکتا ہے
بسبب نہونے قوت ماسکہ کے یعنی حافظہ کے بیچ پانی کے اور تغائر فعلوں میں دلیل ہے اور تغائر قوتوں کی اسواسطے کہ واحد سے
نہیں صادر ہوتا ہے مگر واحد پس ہونا ایک قوت کا فاعل سے اور حافظ سے معًا محال ہے پس ثابت ہوئی یہ بات
کہ قوت قابلہ غیر قوت حافظہ کی ہے ومحلہ آخر البطن المقدم من الدماغ اور جگہ اسکی جانب آخر بطن مقدم کی ہے دماغ سے
اور اگرچہ یہ دو قوتیں بیچ بطن مقدم کے ہیں لیکن خیال آخر بطن میں ہے اور حس مشترک اوسکی پہلی جانب میں اسواسطے
کہ خیال خزانہ اوسکا ہے اور خزانہ ہر قوت کا مناسب ہے کہ پیچھے اوس قوت کے ہو اور دلیل اوپر ہونے اس قوت کے
اسمقام میں مختل ہونا فعل اوس قوت کا ہے وقت واقع ہونے آفت کے موضع مذکور میں **فائدہ** حس مشترک
اور خیال نزدیک اطبا کے واحد ہیں اور اسیطرح مخیلہ اور وہم اسواسطے کہ نزدیک انکے مدرکہ باطنی تین قوت ہیں پس ہر قوت
بیچ ایک بطن کے بطون ثلثہ دماغ سے ہے اور تقسیم مدرکہ باطنی کی پانچ قوت میں اوپر مذہب حکما کے ہے ایسا ہی کہا ہے
شارح سدیدی نے واما المتصرفۃ فہی التی یتصرف فی الصور المحسوسۃ ومعانیہا الجزئیۃ بالترکیب والتفصیل لیکن حس تیسرا حواس
باطنی سے متصرفہ ہے اور وہ ایک قوت ہے کہ تصرف کرتی ہے بیچ صورتوں محسوسہ کے کہ اونکو حس مشترک نے
درک کر کے خیال کو سپرد کیا ہے اور تصرف کرتی ہے بیچ معانی جزئیہ اون صورتوں کے کہ درک کیا ہے اون معانی کو
متوہمہ نے اور یہ تصرف ترکیب سے ہے اور تفصیل سے مثل ان تخیل انسانا ذا راسین فقد رکب راسا علی بدنہ
مانند اسکے تخیل کرے آدمی کو مثلاً کہ دو سر رکھتا ہے پس بہ تحقیق ترکیب کیا سر کو اوپر بدن آدمی کے یعنے
یہ تصرف از روئے ترکیب کے ہے اور اگرچہ یہ تخییل غیر نفس الامر کے ہے لیکن باعتبار اوسکی تخییل کے بہ تحقیق
مرکب ہوا ہے ومثل ان یتخیلہ عدیم الراس فقد فصلت راسہ عن بدنہ اور یا مانند اسکے کہ تخییل کرے آدمی کو
کہ بدون سر کے ہے پس تحقیق جدا کیا قوت نے سر کو بدن آدمی سے اور یہ تصرف از روئے تفصیل
کے ہے اور تحقیق اسکی نہیں ہے مگر باعتبار تخییل کے جیسا کہ کہا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ تصرف
از روئے ترکیب اور تفصیل کے بیچ صور محسوسہ کے ہے اس نسبت سے تصرف ہوتا ہے بیچ معانی کے بھی

دریافت کر سکتے ہین ترکیب اور تفصیل سے فائدہ تعرف قوت مذکور کا بیچ صورتون اور معانی کی ترکیب اور
تفصیل سے مجموع اسکا چھہ قسم ہی ایک وہ کہ بعضی صورتین ساتھہ بعضی صورتون کو مرکب کرے جیسے تخییل کری
مثلا کوئی آدمی کو کہ دو بازو رکھتا ہی یعنی صورت جناح کی یا صورت آدمی بی جناح کی مرکب کرے دوسرا وہ
کہ بعضے معانی کو ساتھہ بعضے معانی کے مرکب کرے جیسے تخییل کری دوستی جزئی کو ساتھہ دشمنی جزئی کی اور قید
جزئی کی اسلیے ہی کہ معانی کلی کو نفس ناطقہ مدرک ہے اگرچہ یہ ادراک خادم ہونے اس قوت کی ہی واسطے نفس کے
تیسرا وہ کہ بعضے معانی کو بعضی صورتون سے مرکب کرے جیسے دوستی جزئی کو کہ بیچ زید کے ہی تخییل کری چوتھا وہ
کہ بعض صورتون کو بعضی صورتون سے جدا کری جیسے تخییل کرے کوئی آدمی کو کہ سر نہین رکھتا ہی پانچوان وہ کہ بعض
معانی کو بعضی صورتون سے جدا کرے جیسے تخییل کرے دوستی جزئی کو کہ زید سے مسلوب ہے چھٹا وہ کہ بعضی معانی کو
بعضی معانی سے جدا کرے جیسے تخییل کرے دوستی جزئی کو کہ دور کی گئی ہے دشمنی جزئی سے اور جاننا چاہیے
کہ قوت متصرفہ باعتبار استخدام نفس ناطقہ کے بیچ معانی کلی کی مسمی ہی بمتفکرہ اسواسطے کہ بیچ مواد فکری کے
تصرف کرتی ہے اور باعتبار استخدام وہم کے بیچ صور اور معانی جزئیہ کے متخیلہ نام ہے اسواسطے کہ بیچ صور جزئیہ
خیالی اور اونکے معانی کے تصرف کرتی ہی اگر کہین کہ وہم مدرک معانی ہے نہ مدرک صور کا پس وہم کیونکر
متصرفہ کو بیچ صور محسوسہ کے استعمال کر سکتا ہی جواب اسکا یہ ہے کہ قوی باطنی مانند آئینے متقابل کے ہین
جو کچھہ بیچ ایک کے ان قوتون سے مرتسم اور منتقش ہوتی ہے دوسرے مین بھی بسبب تقابل کے منعکس ہوتی ہے
اور بعض فاضلون نے یون جواب دیا ہے کہ وہم سب قوی حسی پر حاکم ہے اور اصل ہی یہی مدرک
معانی کا اور یہی مدرک صور کا لیکن بسبب ادراک وہم کے واسطے معانی کے فقط اس سبب سے ہے
کہ کوئی قوی حسی سے سواے وہم کے بیچ ادراک معانی کے دخل نہین رکھتی ہے نہ یہ کہ ادراک
وہم کا بیچ صورتون کے نہین ہے اور محصور معانی مین ہے بلکہ تمام ادراکات اور اعمال حسی وہم ہی ہین
اور قوتین دوسری سے کہ مرتبہ اونکا مرتبہ وہم سے کم ہے پس ہر ایک کو ادراکات اور اعمال حسی سے
منسوب کیا لوگون نے طرف اوس قوت کے کہ بیچ ادراک اور تصرف کے وہم سے مشارکت
رکھتی ہے ومحلها اول البطن الاوسط من الدماغ اور موضع قوت متصرفہ کا اول بطن اوسط دماغ کا ہی
اور بعض فاضل نے بیچ تخصیص اس قوت کے ساتھہ بطن اوسط کے کہا ہے کہ اگرچہ موضع اس قوت کا
سب دماغ ہے بسبب عام ہونے اسکے تصرف کی لیکن سلطنت اور غلبہ اوسکا بیچ بطن اوسط کے ہی نزدیکی

اوسکی ہی صورتون سے ہو اور ہی معانی سے اور اس سبب سے تصرف اوسکا بیچ ہر ایک کے اون سے آسانی سے ہو سکے اور استخدام وہم کا اوسکے واسطے ہی آسانی سے ہوی انتباہ استخدام نفس ناطقہ کا اس قوت کو متصور نہین ہوتا ہے مگر بیچ آدمی کے پس قوت متفکرہ خاص واسطے آدمی کے ہے واما الوہم فہی القوۃ التی تدرک بہا المعانی الجزئیۃ المتعلقۃ بالمحسوسات من الموافقۃ والمخالفۃ والعداوۃ والصداقۃ لیکن حس چوتھا حواس باطنی سے وہم ہے اور وہ ایک قوت ہے کہ دریافت کیا جاتا ہے بسبب اوسکے معانی جزئیہ کہ متعلق محسوسات سے ہین یعنی موافقت اور مخالفت اور دشمنی اور دوستی جزئی مانند دوستی جزئی کے کہ دریافت کیجاتی ہے زید سے نسبت اوسکے لڑکے کی اور اسیطرح دشمنی جزئی کہ دریافت کیجاتی ہے بھیڑئے معین سے نسبت بکری معین کے اور وجہ نسبت دریافت کرنے معانی کی وہم سے ساتھہ اسکے کہ وہم صورتون کو بھی دریافت کرتا ہے ابھی گذر چکی ہے بیچ قوت متصرفہ کے پس یاد کر تو اور دلیل اوپر وہم ادراک معانی مذکورہ کا ہے اسواسطے کہ کوئی مدرک بے اون مدرک کی نہین ہے لیکن دلیل اوپر مغائر ہونے وہم کے حس مشترک کو ہونا وہم کا ہے اون قوتون سے کہ حواس ظاہری اپنے محسوس کو اوس تک نہین پہونچاتی ہے اور دلیل اوپر مغائرت وہم کے خیال کو ظاہر ہے اسواسطے کہ خیال حفاظت صور کی کرتا ہے اور وہم حکم کرتا ہے بیچ محسوسات کے ساتھہ معانی غیر محسوسہ کے ومحلہ آخر البطن الاوسط من الدماغ اور موضع وہم کا آخر بطن اوسط دماغ کا ہے اور دلیل اوپر ہونے وہم اس مقام مین مختل ہونا فعل وہم کا جب اس جگہہ مین آفت واقع ہو اور بعضے علما سیر ہین کہ قوت وہمی بیچ سب دماغ کے ہے لیکن بطن اوسط کہ مسمی بدودہ ہے مخصوص زیادہ ہے وہم سے اور ہو سکتا ہے کہ تعین وہم کا ساتھہ اس جگہہ کے نسبت اسی اختصاص کے ہو اور ہونا وہم کا بیچ تمام بطون کے متفق علیہ ہو لیکن ظاہر کلام کا خبر دیتا ہے اوپر اختلاف کے واما الحافظۃ فہی التی تحفظ المعانی المدرکۃ بالوہم لیکن حس پانچوان حواس باطنی سے حافظہ ہے اور وہ ایک قوت ہے کہ حفظ کرتا ہے اور نگاہ رکھتا ہے اون معانی کو کہ وہم سے ادراک کیے گئے ہین لہذا لوگون نے کہا ہے کہ حافظہ خزانہ وہم کا ہے اور نسبت حافظہ کی ساتھہ وہم کے مانند نسبت خیال کے ہے حس مشترک سے اور قوت حافظہ مددگار وہم کی ہے بسبب حفظ کے اور ایک قوم اسکو ذاکرہ نام کرتے ہین اسواسطے کہ ذکر تمام نہین ہوتا ہے مگر اسی قوت سے اسطور پر کہ فکر عبارت ہے ملاحظہ کرنا محفوظ کو بعد ذہول کے پس ذکر مرکب ہوا دو چیز سے ایک ادراک کرنا اوس چیز کا بعد کہ بہولی ہو دوسرے وقت دوسرا حفظ اور ادراک پہچانت وہم کا ہے اور حفظ کام حافظہ کا ہے جیسے

تخییل عبارت ہی ملاحظہ کرنا صور محفوظہ کا بیچ خیال سکے نزدیک غیبوبت اون صورتون کی پس تخییل مرکب دو چیز
سی ہے ایک ادراک اون امور تونکا کہ مدرک ہوی ہین اور وقت ہین دوسرا حفظ اور ادراک شان حس مشترک کا
ہی اور حفظ کام خیال کا ہی پس ثابت ہوا کہ ذاکرہ حقیقت مین مرکب ہے مدرک اور حافظہ سے اور اوسکو متذکرہ
اور مسترجعہ بھی کہتے ہین اسواسطے کہ استعداد اوسکی واسطے استنباط معانی کی اور واسطے تصور معانی کے
جلد ہوتی ہے اور جسوقت معانی گم ہون دہن سے طلب اعادہ کی کرتی ہے بشرط باقی رہنے علم اوسکو
فقدان کی جاننا چاہیے کہ تذکر عبارت ہی طلب کرنا ملاحظہ معانی محفوظہ کا ہے بعد ذہول سکے اوس سے اور استرجاع
اون معانی کا ہے بعد اونکے زوال ہسکے اور یہ فعل محتاج عمل کا ہے ایک تصرف کرنا اون صورتون مین کہ خیال
مین ہین اور عرض کرنا یعنی پیش کرنا اون صورتون کا اوپر وہم کے تو معانی اونکے مدرک ہون اور یہ شان متخیلہ
کی ہے دوسرا ادراک معانی کا اور یہ کام وہم کا ہے اور تیسرا حفظ معانی کا اور یہ کام حافظہ کا ہی پس متذکرہ
حقیقت مین مرکب ہے متخیلہ اور واہمہ اور حافظہ سے لیکن بیچ اصطلاح اطبا کی نام حافظہ کا فقط ہوا ہی اور استدلال
اوپر وجود حافظہ کی اوسی طریق سے کہ بیچ خیال سکے مضبوط ہی کر سکتے ہین ومحلہا البطن الاخیر من الدماغ
اور جگہہ حافظہ کی بطن اخیر دماغ کا ہی تو وہم سے قریب رہی اور اوسکا خزانہ ہوا اور دلیل اوپر ہونے حافظہ اس
جگہہ مین اوسکی فعل کی مختل ہونے سے وقت پہونچنے آفت کی اس جگہہ مین کر سکتے ہین واما المحرکۃ فتنقسم الی باعثۃ
وفاعلۃ لیکن قوت محرکہ پس منقسم ہوتی ہی طرف باعثہ اور فاعلہ کی ہی اتن بحث قوت مدرکہ سے فارغ ہوا شروع
کیا بیچ قوت محرکہ کی کہ قسم اوسکی ہے اور اس سبب سے کہ محرکہ بھی یا باعثہ ہی یا فاعلہ کہتا ہی اما الباعثۃ فہی التی
تدعوا الی الحرکۃ نحو النافع او المظنون نافعا لیکن باعثہ وہ قوت ہی کہ پکارتی ہے اور اوٹھاتی ہے فاعلہ کو حرکت
اقبالی ہے طرف چیز نافع کی کہ حقیقت مین نافع ہو یا گمان کرتی ہے کہ نافع ہی او تدعوا الی الحرکۃ عن الضار او المظنون
ضارا یا پکارتی ہے فاعلہ کو طرف حرکت حربی کے اوس چیز سے کہ ضرر دینے والی ہے حقیقت مین یا گمان کرتی ہے
کہ یہ ضار ہی اور جاننا چاہیے کہ باعثہ کو شوقیہ اور نزوعیہ بھی کہتے ہین اور قوت مذکور سوائے قوت متخیلہ اور واہمہ کی ہی اور دلیل اوپر مغایرت
باعثہ کی متخیلہ کو یہ ہی کہ آدمی کبھی تخییل صورت لذیذہ کی کرتا ہی اور آرزومند اوسکا بھی ہوتا ہے اور کبھی آرزومند نہین ہوتا ہے
پس معلوم ہوا کہ وہ قوت کہ جسکو شوق اور عدم شوق کا ہی غیر متخیلہ کی ہی اور اسیطرح مغایرت اسکی ساتھہ واہمہ کے بھی
معلوم ہی جیسا بیچ معانی دو ہیئۃ الاجماع اور غیر جاع کو بیچ فعل اور ترک کی معلوم ہوتا ہی اسواسطے کہ اجماع حاصل نہین ہوتا ہے
مگر بعد شوق کی اور بہت ہوتا ہی کہ اوس شخص کو شوق کسی چیز کا نہایت ہوتا ہے لیکن عزم اوسکا نہین ہوتا ہی بسبب مخالفت [illegible] آنے کے

تنبیہ اجماع عبارت ہے عزم شدید سے کہ خالی فتور سے ہو یعنی تردد اوسمین نہو اور اوسکو عزم جزم کہتے ہین اور فعل کا
تام ارادہ ہی اور ترک کا نام کراہیت ہے اور جاننا چاہیے کہ قوت شوقیہ دو قسم ہے شہوانیہ اور غضبیہ اسواسطے کہ شوق اگر
طرف جلب نفع کی ہے شہوانی ہے اور اگر طرف دفع ضرر کی ہی غضبی ہے اور حرکت ارادی چار قوت سے تمام ہوتی ہے
ایک قوت تخیلیہ یا وہمیہ دوسری قوت شوقیہ تیسری قوت عازمہ چوتھی قوت فاعلہ اسواسطے کہ آدمی جسوقت کوئی
چیز کو تصور کرتا ہے نافع ہو یا ضار قوت شوقیہ اوسکو اطاعت کرتی ہے اور جب شوق غالب ہوا قوت عازمہ
ظاہر ہوتی ہے بعد اوسکے فاعلہ کہ محرک عضلہ کی ہے اور کچھ نے اس امر پر ہین کہ قوت شہواتی اور غضباتی خادم شوقیہ کی ہین
اور قسم اوسکی نہین ہین صاحب موجز اسی امر پر ہے لیکن شیخ رئیس وغیرہ اوس امر پر ہین کہ سابق کہا گیا واما الفاعلة
فهی القوة المستلة للعضلة المطیعة للقوة الباعثة لیکن قوت فاعلہ کہ قسم باعثہ کی ہے اور فاعل حرکت کی وہ قوت ہے کہ
بیچ عمل اور حرکت کے لاتی ہو عضلہ کو اور مطیع قوت باعثہ کی ہے اور طریق یہ ہے کہ اگر قوت باعثہ اوپر انقباض عضو کے
باعث ہوتی ہے فاعلہ کو ورہم کرتی ہے اور عضلہ کو جذب کرتی ہے طرف اوسکی مبدء کی پس وتر بھی کھینچ جاتا ہے
بسبب انجذاب عضلہ کی طرف اپنی مبدء کے پس عرض مین زیادہ ہوتا ہے اور طول مین گھٹتا ہے پس بالضرورہ
عضو کہ وتر مذکور اوس سے ملا ہی منقبض ہوتا ہی اور اگر قوت باعثہ اوپر انبساط عضو کے باعث ہو قوت فاعلہ عضلہ کو
مسترخی اور سست کرتی ہے اور مائل کرتی ہے طرف خلاف جہت مبدء کی پس اوسکی تبعیت سے وتر بھی
ممتد ہوتا ہے طرف خلاف مبدء اپنی کے پس طول مین زیادہ ہوتا ہے اور عرض مین نقصان قبول کرتا ہے
اور بالضرورہ عضو کہ متعلق اوس وتر سے ہے منبسط اور کشادہ ہوتا ہے یہ ہے کیفیت قبض اور بسط عضو کی فتبارک اللہ
احسن الخالقین

الفصل الخامس فی بقیة الامور الطبیعیة

فصل پانچوین ثابت ہے بیچ بیان بقیہ
امور طبیعیہ کے وہی الافعال الصادرة من القوی اور وہ افعال ہین کہ قوت سے صادر ہوتی ہین والارواح
اور دوسری ارواح ہین تنبیہ بیچ چار فصلون کے امور خمسہ طبیعیہ بیان کیے اور دو امر امور طبیعیہ سے کہ باقی تھے
یہان ذکر کیا ہے پس اگر امور طبیعیہ کو سبعہ مذکورہ مین محصور کہین ہم جیسا کہ اوپر اسی کی جمہور مین اسنان
اور مابعد کو اوپر بقیة الامور کے معطوف کرینگے اور معنی عبارت کے یون ہونگے کہ فصل پانچوین ثابت ہے
بیچ بقیہ امور طبیعیہ کے کہ افعال اور ارواح ہین اور بیچ بیان اسنان کے آخر عبارت تک اور اگر محصور
[illegible] جیسا کہ اسمین بعض لوگ ہین اور مصنف کو بھی انہین بعض سے شمار کرکے اسنان وغیرہ کو اوپر افعال کے
معطوف کرینگے اور یہی ظاہر ہے [illegible] والاسنان والالوان واللحیة والشعر [illegible]

اسنان ہین اور الوان اور سحنہ اور فرق درمیان نر اور مادہ کی جیسا کہ ہر ایک کہا جاویگا اما الافعال فتنقسم الی مفرد ومرکب

لیکن افعال دو طرح ہے مفرد اور مرکب اما المفرد فھو الذی تیم لقوۃ واحدۃ کالجذب والامساک والھضم والدفع
لیکن مفرد وہ ہے کہ ایک قوت سے تمام ہو مانند جذب اور امساک اور ہضم اور دفع کے اور اگر کوئی کہے کہ حصول
ہضم کا موقوف ہے اوپر امساک کے اور پس چاہیے کہ ہضم فعل مرکب ہو فعل ماسکہ اور ہاضمہ سے جواب اوسکا
یہ ہے کہ ماسکہ بیچ حقیقت ہضم کے کہ عبارت تغیر غذا سے ہے دخل نہین رکھتی ہے اور تغیر استحالی فقط ہاضمہ سے
متحقق ہوتا ہے اور ہونا ماسکہ کا بشرط حصول فعل ہاضمہ کے ایک امر زائد ہی اوپر ہضم کے جیسا کہ مخفی نہین ہے
جیسے جاذبہ بھی شرط حصول فعل ماسکہ کی ہے اور اسیطرح ہاضمہ کو اور دافعہ کو پس فعل کسی ایک قوت کا

قوای اربعہ سے بیچ حقیقت فعل دوسرے کے مداخلت نہین ہے والمرکب ھو الذی تیم بقوتین کالنفوذ للغذاء
اور فعل مرکب وہ ہی کہ دو قوت سے تمام ہو مانند نفوذ غذا کے فانہ تیم لقوتین الجاذبۃ والدافعۃ اسواسطے کہ نفوذ
غذا سوافق طبیعت کے دو قوت سے تمام ہوتا ہے ایک جاذبہ مجذوب الیہ کی دوسری دافعہ مجذوب منہ کی
اور اسی جملہ سے ازدراد ہے یعنی بلع اسواسطے کہ وہ بھی دو قوت سے ہوتا ہے ایک جاذبہ طبیعی اور شی
دوسری دافعہ ارادی اور یہ موافق قول شیخ رئیس کے ہے لیکن نزدیک قرشی کے جاذبہ ارادیہ اور دافعہ
ارادیہ سے ازدراد تمام ہوتا ہے اور انہین افعال مرکبہ سے ہے شہوت طعام کی اسواسطے کہ وہ بھی
قوت سے ہوتا ہے ایک جاذبہ طبیعی دوسری قوت حاسہ کہ فم معدہ مین ہے بالجملہ جاننا چاہیے کہ ترکیب
قوتون سے بیچ ہونے فعل مرکب کی عام ہی کہ قوای مختلفۃ الحقائق یا متفقۃ الحقائق سے مختلفۃ الحقائق وہ ہین کہ درمیان
دو قوتون کے مغایرت از روی جنس کے ہو جیسے قوت طبیعی ساتھہ نفسانی کے جمع ہو جیسا کہ ذکر کیا گیا بیچ شہوت
طعام کے اور ازدراد کے بھی اوپر موافقت رای شیخ رئیس کی اور متفقۃ الحقائق وہ ہین کہ بیچ جنس کے متحد ہون

جیسے قوی اربعہ طبیعیہ کہ جاذبہ اور ماسکہ اور ہاضمہ اور دافعہ ہر عضو کے ہین اما الارواح فھی اجسام تحدث من بخاریۃ
الاخلاط المحمودۃ ولطافتھا لیکن ارواح وہ اجسام ہین کہ پیدا ہون بخاریت اخلاط نیک سے اور اونکی لطافت سے
اور طریق تولد روح کا یون ہے کہ جو خون بیچ بطن ایسر دل کے وارد ہوتا ہے اور نضج پاکر وہان لطیف
ہوتا ہے اور لطیف اجزا اوسکی بخار لطیف بنتے ہین روح یہی ہے اور دلیل اس بات پر کہ تولد روح کا
اخلاط سے ہے تقویت روح کی ہے وقت تناول غذا کے اور ضعیف ہونا اوسکا وقت قلت اور شدت فاقہ کے
اور جو بعض لوگون نے کہا ہے کہ روح ہوا ہی تنشق سے پیدا ہوتی ہے جیسا کہ جالینوس نے تصریح کیا ہے

مقبول نہین اسواسطے کہ اگر ایسا ہوتا بیچ بقای حیات کے بدون غذا کے استنشاق ہوا کا کفایت کرتا بسبب
موجود ہونے مادہ روح کے کہ ہوا ہے اور جو کافی نہین ہے پس تولد روح کا ہوای مذکور سے ہی نہین ہے لیکن اتنا ہے
لیکن اسقدر ہے کہ ہوا بیچ تنفیذ اور بتدریج روح کی طرف اعضا کے مدد دیتی ہے مانند پانی کے اور جو لوگ
استدلال کرتے ہین قائلین تولد روح کی ہوای مستنشق سے اسطور پر کہ ہم دیکھتے ہین کہ امتناع تنفس سے
مدت طویل تک باعث ہلاکت کا ہے اور یہ نہین ہے مگر اسی سبب سے کہ مادہ اور بدلہ روح کا ہے
کہ ہوا سے معدوم ہوتا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ سبب ہلاکت کا وقت منع کرنے استنشاق کے
دور ہو جانا استعداد قبول کرنے قوت حیوانی کا ہے روح سے اسواسطے کہ روح بہت گرم ہے اور
ہوا کہ نسبت روح کی سرد ہے اور پہونچنا اوسکا ہر ایک آن باعث اوسکی تعدیل کا ہوتا ہے جو اوس سے
باز رکہا گیا روح گرم ہو جاتی ہے اور محترق ہوتی ہے اور مستعد قبول کرنے قوت حیوانی کی نہین رہتی ہے
بالضرور ہلاکت ہو جاتی ہے پس ہلاکت بیچ صورت منع استنشاق کی بسبب نہونے مصلح روح کی ہے
نہ بسبب نہونے اوسکی مادی اور مدد کی جیسا کہ گمان کیا ہے اون لوگون نے اور جاننا چاہیے کہ ارواح
اگرچہ قوی کو حامل ہین لیکن نزدیک اطبا کی ثابت ہوا کہ حرکت روح بسبب تحریک قوت کے ہے
اور حاجت قوی کی بیچ انتقال کے مبادی سے طرف مقاصد کے اس سبب سے ہے کہ قوی
نزدیک اطبا کی کیفیت ہین اور کیفیت جملہ اعراض سے ہے اور انتقال عرض کا بدون انتقال محل کے
کہ اوسکا معروض ہے محال ہے اور اس سبب سے کہ باعث اوپر انتقال معروض کے یہی غرض ہے مقصود مین
کچہ قباحت نہین آتی ہے بسبب مخالف ہونے وجہت احتیاج کی فائدہ جو کلام اطبا مین روح سے
مراد ہے کہا گیا لیکن جو روح بیچ کتب الہی کے کہ مذکور ہے اور زبان شرع کی فرمان قُلِ الرُّوحُ مِنْ
اَمْرِ رَبِّی شے بیان کرنے سے ساکت ہوئی بیچ زبان فلاسفہ کے نفس ناطقہ نام ہے اور مشار الیہ لفظ انا
کہ ہر ایک اوسکا کہنے والا ہے یہی ہے اور نزدیک جمہور کے عقل ہی اسیکو کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین
کہ نفس ناطقہ اگرچہ بالذات ساتہہ ارواح کی واحد ہی لیکن اعتبار مین مختلف ہے اسواسطے کہ لطیفہ مدرکہ انسانی کو
باعتبار تعلق کے بدن سے اور اوسکی تدبیر کو نفس ناطقہ کہتے ہین اور باعتبار اس امر کے کہ طرف عالم
قدس کے توجہ کرتا ہے روح کہتے ہین اور بعضے بیچ عقل کے اور نفس ناطقہ کی بہی فرق کرتے ہین اور کہتے ہین
کہ عقل ایک قوت ہی واسطے نفس ناطقہ کی اور فاعل حقیقت مین نفس ناطقہ ہی اور عقل اوسکی آلہ ہے بمنزلہ چہری کے

نسبت قاطع کی اور ثابت ہوا ہے کہ تعلق نفس ناطقہ کا ساتھ بدن کی اور نقصان قوی کا
ہوتا ہے گر بعد وجود اعضاے رئیسہ کے اور کمال بدن کی انتہا ہو جو قوتین ہین اور ہر ایک ... کی ہین
ارواح بھی تین قسم ہوئین جیسا کہ ماتن کہتا ہے وتنقسم الی الطبیعیۃ وہی التی تنفذ من الکبد الی العروق الغیر
الضوارب الی جمیع البدن اور منقسم ہوتی ہے روح ساتھ طبیعی کے اور وہ نافذ ہوتی ہے جگر سے بیچ رگون
غیر جہندہ کے یعنی اور رو کی طرف تمام بدن کی والی النفسانیۃ وہی التی تنفذ من الدماغ فی العصب الی اقاصی
الاعضاء اور منقسم ہوتی ہے روح ساتھ نفسانی کے کہ وہ نافذ ہوتی ہے دماغ سے بیچ عصب کے نہایت
اعضا تک والی الحیوانیۃ وہی التی تنفذ من القلب فی الشرائین الی جمیع البدن اور منقسم ہوتی ہے روح ساتھ
حیوانی کے کہ وہ نافذ ہوتی ہے دل سے بیچ شرائین کے سب بدن مین واما الانسان ففی اربعۃ لیکن انسان
باعتبار تغیرات ظاہری کے اول عمر سے آخر تک چار درجے رکھتے ہین النمو ایک سن نمو ہے وہو الذی یدوم
فیہ النمو اور سن نمو وہ ہے کہ نمو اوس مین ہمیشہ ہو ومنتہاہ قریب من ثلثین سنۃ اور نہایت اسکی نزدیک سن
تیس برس کی ہے اور اسکو سن حداثت بھی کہتے ہین جاننا چاہیے کہ ظہور نمو کا بیس برس تک خوب ظاہر ہے
اور بعد اسکے بھی شک نہین ہے کہ حال آدمی کا بیچ جمال اور کمال و قوت کی ترقی کرتا ہے اور یہ دلالت
کرتا ہے کہ قوت نامیہ ابھی توقف نہین کرتی ہے اسی سبب سے طول مین کرتی ہین اور پھر تھمتی ہین بعد بیس
برس کے اور بعض لوگون نے تصریح کیا ہے کہ نہایت سن نمو کا اٹھائیس برس ہے لیکن لفظ قریب
ثلاثین کے بدون تعیین کے قریب زیادہ صواب سے معلوم ہوتی ہے جیسا کہ مخفی نہین ہے اختلاف
احوال سے اور سن نمو بھی چار درجہ رکھتا ہے اور ہر سات برس کے سر پر یعنی بیچ سابوع کے ایسا تغیر
پایا جاتا ہے کہ مؤدی ہوتا ہے ایک کمال کو جیسا کہ مشہور ہے کہ نزدیک گذرنے سابوع اول کے کچھ سختی
اعضا مین پائی جاتی ہے اور قوی ہوتی ہین افعال پوری قوت سے اور دانت سست اور واہی ... ل
رہ باقی ہین قوی دانتون سے اور نظر اسی کمال کی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے
علموا الصبیان الصلوٰۃ وہم ابناء سبع اور لیکن نزدیک گذرنے سابوع ثانی کے سختی کافی اور قوت وافی بیچ اعضا
ظاہر ہوتی ہے اور اسی سبب سے بالغ ہونا مرد اور عورت کا اس سن مین مقرر ہوا اور تکالیف شرعی بھی اس حال مین مخاطب ہے
لیکن نزدیک گذرنے سابوع تیسرے کی آدمی کو کمال قوت ظاہر ہوتی ہے لہذا اس سن مین داڑھی نکلتی ہے اور وقار اور توقیر حاصل ہوتا ہے
لیکن نزدیک گذرنے سابوع چوتھے فعل قوت نامیہ کا ٹھہر جاتا ہے اسواسطے کہ بیچ اس حال کے سختی اعضا کی نہایت کو پہونچی ہے پس مجاری کو

وسعت اور شدید متعذر ہوتی ہے ایسا کہا ہے محمد اقسرائی نے لیکن جمہور اطبا نے سن حداثت کو پانچ مرتبے پر مقرر رکھا ہے اور ہر مرتبے کو نام مخصوص کیا جیسا کہ کہا جاتا ہے جان تو کہ پہلا سن طفولیت کا ہے اور وہ عبارت اس سے ہے کہ مولود کو استعداد حرکت مکانی کی اور حرکت نہوض یعنے اوٹھنے کی بالفعل نہو دوسرا سن صبا کہ وہ بعد نہوض اور قبل شدت کے ہے اور اس سن میں بعضے دانت گر جاتے ہیں اور بعضے جمتے ہیں اور جان تو کہ کبھی صبا کو اوپر سب سن نمو کے بھی اطلاق کرتے ہیں اور وہ اوس وقت کہتے ہیں کہ صبا بیچ مقابلے شباب کے ہو تیسرا سن ترعرع کہ وہ بعد شدت کے ہے اور گرنا اور جمنا دانتونکا اس سن میں پورا ہو جاتا ہے لیکن مراہقت یعنی احتلام ابھی واقع نہوا ہو چوتھا سن رہاق کہ وہ عبارت اوس سے ہے کہ سبزہ مونھہ پر ظاہر ہوا اور محتلم ہو پانچوان سن فتی کہ نمو اوس میں از روی کیف اور کم کے ظہر جاوی آہستہ آہستہ و تغلب البرودة والرطوبة فی ہذا السن اور غالب ہوتی ہے حرارت اور رطوبت غریزی اس سن میں بحکم خدا تعالی تو لسبب رطوبت اور حرارت کے بیچ نمو کے کہ عبارت تمدید اعضا سے ہے مدد ہو دوسرا سن الوقوف اور دوسرا سن وقوف ہے اور اسکو سن شباب بھی کہتے ہیں جب ہوئی حرارت کی شاب یعنی قوی و ہوا مستکمل للنمو من غیر ظہور نقص اور سن وقوف وہ ہے کہ نمو اوسمین نہایت کو پہونچا ہو اور اوپر اوس حالت کے ثابت ہو بغیر ظہور نقصان کے و منتہاہ قریب من خمسة وثلثین سنة اور نہایت اسکی قریب پینتیس برس کے ہے لیکن یہ اوس صورت میں ہے کہ رطوبت غریزی وافر ہو اور قواے بدنی قوی ہوں اسواسطے کہ اگر رطوبت غریزی وافر اور قوتین شدید ہو گئین چالیس برس تک سن وقوف رہتا ہے جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے و تغلب الحرارة والیبوسة فی ہذا السن اور غلبہ کرتی ہے گرمی اور خشکی اوس وقت مین تنبیہہ اطبا متفق ہین اسپر کہ سن شباب اور صبا حار ہین لیکن اختلاف کیا ہے اس امر مین کہ حرارت سن شباب کی برابر ہے حرارت سن صبا کی یا کم اور زیادہ اور اس جگہ کئی قول ہین پہلا قول یہ ہے کہ حرارت لڑکون کی زیادہ ہے حرارت شبان سے اور دلیل لاتے ہین کہ مخفی نہین ہے کہ نمو بیچ لڑکون کے ہے اور نمو نہین ہوتا ہے مگر کثرت رطوبت غریزی سے اور رطوبت مذکورہ مادہ حرارت کی ہے اور مادہ بذاتہ نمو نہین کر سکتا بلکہ محتاج ہے طرف فاعل کے کہ حرارت ہے پس لازم آتا ہے کہ حرارت اسمین غالب ہو اور بھی مخفی نہین ہے کہ افعال طبیعی لڑکون کی مثل اشتہا اور ہضم باوجود صغر اعضا کے زیادہ جوانون سے ہین اور یہ دلیل واضح ہے اوپر کثرت حرارت کے اور مخالفان اس قول کے بیچ رد دلیل پہلی کے جواب دیتے ہین کہ نمو نا ہونا جوانون کا لسبب غلبہ یبوست کے ہے نہ واسطے کمی حرارت کے اور شک نہین ہے کہ امتناع فعل کا جیسا کہ نہونے فاعل سے ہوتا ہے نہونے استعداد قابل سے بھی ہوتا ہے اور بھی ہو سکتا ہے

کہ آدمی کو کوئی کمال قوت سے مقدور ہو پس جسوقت آدمی اوس کمال کو پہونچے جو طبیعت اپنی مقصود طبیعی کو پہونچی پھر تتمہ مین نہ کوشش کریگی اور حال یہ کہ گرمی اوسکی اوسیطرح ثابت بلکہ زیادہ ہو اور بیچ رد دلیل دوسری کے کہا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ کثرت اشتہا کی اور شدت ہضم بیچ لڑکون کے بواسطہ کثرت حرکات کی ہوتی ہے اور بواسطہ توجہ تمام اونکی طبیعت کی ان امور پر اسواسطے کہ اسوقت آدمی کو اندیشہ اور دامنگیر نہین ہوتا ہے سوای اکل کے اور مانند انکے **دوسرا قول** یہ ہے کہ حرارت جوانون کی زیادہ حرارت لڑکون سے ہے اور یہان بہی دو دلیل لاتے ہین ایک یہ کہ شک نہین ہے کہ حرکات جوانون کی قوی زیادہ ہین حرکات لڑکون سے اور قوت حرکتون کی نہین ہوتی مگر تقویت سبب سے اور سبب اوسکا حرارت ہے اسواسطے کہ بدون حرارت کے نہین پائی جاتی دوسری دلیل یہ کہ مشہود ہے کہ جوانون کو رعاف بہت ہوتا ہے اور یہ دلیل غلبہ خون کا ہے اور غلبہ خون کا بالکل نشان زیادتی حرارت غریزی کی ہے اور مخالف اس قول کے بیچ رد دلیل پہلی کے کہتے ہین کہ ضعف حرکات لڑکون کا نسبت غلبہ رطوبت کی ہے انہین اسواسطے کہ استرخا مانع قوت حرکت کو ہے اور بیچ رد دلیل دوسری کے کہتے ہین کہ ہم نہین مانتے ہین کہ خون جوانونکا زیادہ خون لڑکون سے ہے بنظر احوال ہر ایک کی بلکہ جو خون کہ بیچ لڑکون کے ہے نسبت اون کے حال کے جوانون کے خون سے کمتر نہین ہے اسواسطے کہ نسبت حال جوانون کی جو اوفق ہے بنظر اونکے حال کے لڑکون مین سے جو اونکو مقدور ہوا ہے موافق زیادہ ہے بنظر اونکے حال کی اور کثرت رعاف کی لازم نہین ہے کہ خون کی کثرت سے ہو اسواسطے کہ ہو سکتا ہے کہ بواسطہ خشکی عروق کی ہو اسواسطے کہ یابس انصداع اور پھٹنے کو جلد قبول کرتا ہے **تیسرا قول** یہ ہے کہ حرارت لڑکون کی برابر ہو حرارت جوانون کی مقدار مین اور مخالف اوسکے ہو تیزی اور نرمی مین اور یہ قول جالینوس کا ہے مخفی نہ رہے کہ مراد برابری سے بیچ مقدار کے یہان برابری بیچ قوت تاثیر کے ہے نہ بیچ مقدار کے اسواسطے کہ حرارت کیفیت ہے اوسمین تقدیر مقدار کی نہین ہو سکتی لیکن دلیل اوپر برابری کے متعذر ہونا دونون طرف کا یعنے زیادتی اور نقصان کا ہے اور وجہ متعذر ہونے نقصان گرمی جوانونکی نسبت لڑکون کے بدیہی ہے اسواسطے کہ اگر ایسا ہوتا ضرورۃ ذبول جوان مین ظاہر ہوتا اور لازم ہونا ذبول کا نسبت ہونے گرمی کو اس سبب سے ہے کہ حرارت غریزی رطوبت اصلی کو حافظ ہے اور اسوا مخیلہ او حرارت غریبی کو مانع ہے جسوقت وہ ناقص ہوئی ذبول طاری ہوتا ہے اور جو اعتراض کرتے ہین کہ اگر جوانونمین

حرارت ناقص ہونا چاہیے کہ نمو بھی نہ ہو مختصر سے جواب اسکا یہی ہے ... جیسا کہ مذکور ہے لیکن وجہ تعدد زیادتی
حرارت کی بیچ جوانوں کے یہ ہے کہ زیادتی حرارت غریزی ... حرارت اسکی ... کو لازم ہے ایک یہ کہ
اقرار کرنا چاہیے اس امر کا کہ جوانوں میں نفس دوم ... نفس سابقہ موجود ہے اور یہ
خلاف ہے اور یا اس صورت میں لازم آتا ہے کہ حرارت غریزی کو نفس ... عنصری سے نہ باطن بلکہ کہیں
کہ وہ جزو آسمانی ہے کہ فائض ہوتا ہے اوپر بدن کے وقت ... نفس ... بدن کے وقت کے
نہیں ... بدن سے ... مذہب محققین کا ... اقرار کرنا چاہیے کہ جزو ناری
فی ساتھ عناصر کے بعد وجود بدن ... اور یہ محال ہے ... عناصر سے داخل ہونا اور عنصر کا ممکن
نہیں ہے اور یا اس صورت میں لازم آتا ہے کہ حرارت غریزی جو ... حرارت ناری سے جاتین
جیسا کہ یہ مذہب اس گروہ حکما و اطبا کا ہے کہ ... تحقیق حاصل نہیں ہے ... حرارت غریزی کو خواہ
اجزاء آسمانی سے جانیں خواہ جنس عنصری سے ... کیا ... اسیطرح
نقصان آثار میں قوت تک لیکن ... بات کہ بیچ کتب اطبا کے ... کہ خلاف حرارت غریزی کو زائد
کرتی ہے مقصود اوس سے ... تکرار ... نہ زیادتی ذات حرارت
غریزی کی حقیقتاً مانند رطوبات غریبہ کے کہ بیچ معدہ کے جمع ہو کر مانع ... ظہور آثار حرارت کو لہذا ناضمہ میں
فتور ہوتا ہے اگر کہیں کہ رطوبت نے حرارت کو ضعیف کیا ... اوسیطرح جسوقت کسی چیز سے ازالہ
اوسکا ہوا اور حرارت اوپر حالت اپنی کے رجوع کرتی ہے اور اگر کہیں کہ خلافی چیز زیادہ کرنیوالی حرارتکی ہے
درست ہے فافہم اور جو اعتراض کرتے ہیں کہ اگر حرارت جوانوں کی زیادہ حرارت لڑکوں سے ہو تو تدبیر
اخراج جوانوں کی ممکن نہ ہو اسواسطے کہ اعضا انکے بڑی زیادہ اعضای لڑکوں سے نہیں ہیں اور تدبیر عضو
صغیر کی کثرت اونکی اوسکے اندازہ کے موافق مقدر ہے واسطے تدبیر عضو کبیر کی کافی نہیں ہوتی ہے
جواب اوسکا یہ ہے کہ اعضا لڑکوں کو اگرچہ چھوٹے ہیں لیکن جو اوسوقت میں عضو بیچ بڑھنے اور تحدید کے
ہی نسبت ہوتی پس بڑھنا اعضا کا قائم مقام عضو کبیر کی ہے وہ حرارت کہ انکے بدن میں متوجہ بڑھانے
کے ہے جوانوں میں بیچ حفظ انکے اعضا کے کہ کبیر ہیں مصروف ہوتی ہے لیکن مخالفت درمیان دونوں
حرارت مذکورہ کے بیچ تیزی اور نرمی کے یقیناً بیشک آہین نہیں ہے اسواسطے کہ بیچ لڑکوں کی جو رطوبت زیادہ ہے
بظہور حرارت مانع ہے اسواسطے کہ حرارت چیز رطب کی ساکن زیادہ اور ترم زیادہ لہذا ... اور حرارت شی خشک کی

تیز زیادہ اور گزندہ زیادہ ہوتی ہے جیسا کہ دیکھا جاتا ہے کہ اگر پانی اور پتھر کو ایک آگ سے گرم کرین گرمی پتھر کی زیادہ تر گرمی پانی سے محسوس ہوتی ہے اور سبب زیادتی رطوبت لڑکون کا یہ ہے کہ موضوع انکا یعنی بدن انکا قریب مبدا کے ہے اسواسطے کہ منی مادہ بدن کا ہے اور وہ گرم اور تر ہے پس جو بدن قریب مبدا کی ہوتا ہے ارطب ہوتا ہے وسن الانحطاط مع بقاء القوۃ وہو سن الکہولۃ اور تیسرا سن انحطاط ہے ساتھ باقی ہونی قوت کے اور اسکو سن کہولت بھی کہتے ہین وہو الذی تبیین فیہ النقصان الا ان القوۃ لم تضعف بعد او سن کہولت وہ ہے کہ ظاہر ہو اوس مین نقصان مگر یہ کہ قوت ابھی تک ضعیف نہوئی ہو یعنی اگرچہ نقصان بیچ بدن کے ظاہر ہوتا ہے جیسے جاتی رہنا بصارت اور رونق بدن کا اور سفید ہونا بالون کا او سپر دلالت کرتی ہین لیکن قصور بیچ قوت کے ظاہر نہین ہوتا ہے اوسقدر کہ اوسکو اعتبار کرین وہذا قریب من سنین ستۃ اور یہ سن قریب ساٹھہ برس کے ہے ویغلب البرد والیبس فی ہذا السن اور غلبہ کرتی ہے سردی اور خشکی اس عمر مین یعنی غلبہ سردی کا بسبب نقصان حرارت غریزی کے اور غلبہ خشکی کا بسبب غلبہ تحلل کی رطوبت پر اسوقت مین وسن الانحطاط مع ظہور ضعف القوۃ وہو سن الشیخوخۃ الی آخر العمر چوتھا سن انحطاط ہے ساتھہ ظہور ضعف ظاہر کے بیچ قوت کے اور اسکو سن شیخوخت کہتے ہین اور حد اسکی آخر عمر تک ہے ویغلب علیہ البرد والرطوبۃ فی ہذا السن اور غالب ہوتی ہے سردی اور رطوبت غریبی بیچ اس سن کے اور وجہ غلبہ سردی اور خشکی کی اس سن مین بھی وہی ہے کہ کہولت مین کہی گئی اور شدت سردی اور خشکی شیخ کی بنسبت کہل کی بھی متحقق ہوئی سختی ہڈیون کی اور خشکی جلد کی دال ہے اوپر غلبہ سردی اور خشکی کے اس سن لیکن غلبہ رطوبت غریبی کا بیچ شیخوخت کے اس سبب سے ہے کہ قوت ہاضمہ اس سن مین بسبب ضعف حرارت کے ضعیف ہوتی ہے اس سبب سے رطوبات فضلی بدن مین زیادہ ہوتی ہے اور سب اعضا کو تر کرتی ہین نہ ویسی تری کہ بطریق تغزیہ کے بیچ جوہر کے در آئی ہو جیسے لڑکون مین ہوتی ہے بلکہ بطور بلت کی یعنی بھیگنے کی اور رطوبت لڑکون کی مثال رطوبت شاخ سبز کے ہے اور رطوبت شیخون کی مانند رطوبت لکڑی خشک کے کہ پانی مین تر کیا ہو کہ رطوبت یہان جوہر شی مین نفوذ نہین کرتی ہے اور باوجود امتزاج کی اجزاء یابسہ کو اجزاء رطبیہ سے تمیز کرسکتی ہی بخلاف لکڑی سبز کے کہ اوسمین یہ تمیز ممکن نہین ہے اتصباد رطوبت غریبی زیادہ کرنیوالی خشکی [illegible] اصلی کی ہے اسواسطے کہ رطوبت مذکور اوپر اعضا کی محیط ہوتی ہے اور اس سبب سے اصلی غذا کی [illegible] تی ہے جیسا کہا ہے اور حال یہ کہ آپ لیاقت اغتذا کی نہین رکہتی ہے اس سبب کہ فضلی ہے پس خواہ مخواہ خشکی زیادہ ہوتی ہی جبتک کہ کام تمام ہوا اور اگر رطوبت غریبی اس سن مین

سن الکہولت

سن الشیخوخت

بیان موت طبیعی اور اخترامی

نہوئی جسکی بیچ مشائخ کی نسبت کہول کے بہت ظاہر ہوتی فائدہ موت بیچ اصطلاح حکما کے دو طرح ہے ایک طبیعی دوسری اخترامی طبیعی وہ ہے کہ رطوبت اصلی صرف ہوجاوے اور موت واقع ہو اور اخترامی وہ ہے کہ اگرچہ رطوبت اور حرارت غریزی اپنے حال پر ہین لیکن بسبب امور خارجی کے مانند قتل اور غرق وغیرہ کے یا امور داخلی کے مانند امراض مہلکہ کے موت واقع ہو اور اخترام بجائے معجمہ بمعنی قطع ہے اور اوسکو موت غیر طبیعی بھی کہتے ہین پوشیدہ نرہے کہ جو مقدار انسان کی کہی گئی باعتبار اکثریت کے اور باعتبار اقالیم معتدل کے ہین ورنہ بیچ بعض مکانون کے تیس برس کے سن مین شیخوخت ظاہر ہوتی ہے اور بعض مکانون مین ساٹھہ برس تک شباب رہتا ہی باعتبار اختلاف حال اقالیم کے اور مخفی نرہے کہ واجب ہونا موت کا براہین سی ثابت ہوا مگر تعیین اکثر مدت حیات کی اور حد اوسکا بیچ ایکسو اور بیس برس کی دلایل سے ثابت نہین ہوتا ہی اور بعض لوگون سے روایت کیا گیا ہی کہ ممکن ہے کہ آدمی نو سو ساٹھہ برس تک عمر پاوے ۔ ما الالوان لیکن رنگ فالابیض من البلغم پس رنگ سفید بلغم سے ہے اسواسطے کہ بلغم سفید ہے پس جس وقت وہ غالب ہوتا ہے رنگ اوسکا اوپر جلد کے ظاہر ہوتا ہے اور جاننا چاہیے کہ سردی صرف یہی سفید کرنیوالی جلد کی ہے اسواسطے کہ وہ خون اور صفرا اوسکو کم پیدا ہونے دیتی ہے اور ساتھہ اسکے جو کچھ ان سے پیدا ہوتا ہے بسبب غلبہ برودت کے بیٹھا و ظاہر ہوتا ہے اور طرف خارج کے نہین پہونچ سکتا ہی اسلیے کہ سبب حرکت کا حرارت ہے اور حرارت خود مغلوب ہے اور شک نہین ہی کہ رنگ اصلی جلد کا سفید ہی مانند اور اعضاء اصلی کی اسواسطے کہ عصبانی ہے اور رنگین ہونا اوسکا اخلاط سے ہے اور جب تک کوئی ملون اوسکو نہ پہونچے اپنے رنگ پر رہتی ہے کہ سفید ہے اور فرق دونون سفیدی مین یہ ہے کہ جو سفیدی بسبب بلغم کے ہوتی ہے اوسمین جلد نرم و مترہل ہوتی ہے اور لمس مین نداوت و برودت محسوس ہوگی بخلاف اوس سفیدی کے کہ برودسا ذج سے ہو والاحمر من الدم اور سرخی رنگ کی شدت غلبہ خون سے ہے اسلیے کہ خلط سرخ یہی خون ہے اور احمر ناصع کہ بیچ بحث صفرا کی مذکور ہوا وہ ایک قسم رنگ زرد سے ہی کما لا یخفی اور قید شدت غلبہ خون کی بیچ سرخ ہونے جلد کے اس سبب سے کی گئی کہ خون بہ نسبت صفرا کی غلیظ ہوتا ہی پس جب تک حد اعتدال سی زیادہ نہوگا تحرک اور سائل طرف ظاہر بدن کو نہوگا اور موجب سرخی کا نہوگا والاصفر من الصفرا اور زردی رنگ کی اکثر غلبہ صفرا سے ہی اور کبھی ہوتا ہے کہ زردی بسبب کم ہونے خون کے ہوتی ہے جیسے ناقہون مین اور فرق درمیان ان دونون زردیون کے یہ ہے کہ جو زردی بسبب غلبہ صفرا کے ہوتی ہے اوسمین اشراق اور چمک اور نشانیان حرارت کی موجود ہوتی ہین بخلاف اوس زردی کے کہ قلت خون سے ہو

اور قیاسات طبیعت کے ساتھ [illegible] گواہ ہوگا والاسود ون السود اور اسکے رنگ سیاہ
غلبہ سودا [illegible] پیدا ہوتے ہو حقیقۃ بالسبب واقع ہونے سے
بیچ مخارج کی کیونکہ سودا [illegible] بالضرور متلی ہوکر حرارت ظاہر بدن کے دفع ہوگا اما
السحنۃ فھی حال الجسد فی السمن والھزال [illegible] عبارت ہی حالت بدن ہے باعتبار فربہی اور لاغری
بدن کے اور مقصود اس سے بیان کرنا اسباب فربہی اور لاغری کا ہے فالسمن ان کان شحمیا فھو من البرودۃ
والرطوبۃ پس فربہی اگر چربی کی ہے پس وہ برودت اور رطوبت سے ہے اس سبب سے کہ سبب مادی چربی کا
کرامیت خون کی ہے دم متین سے تر زیادہ ہے اور سبب فاعلی چربی اور منجمد اوسکی برودت ہے لہذا
ابدان باردہ میں اور اعضائے باردہ میں مانند دماغ وغیرہ کے بہت پیدا ہوتی ہے اور اس مقام میں اعتراض کرتے
ہیں کہ قلب گرم زیادہ سب اعضا سے ہے بالاتفاق اور ساتھ اسکی چربی اوسپر بہت ہوتی ہے پس کیا وجہ ہے
جواب اسکا یہ ہے کہ طبیعت بحکم حکیم مطلق جل شانہ کے حتی الامکان ہمیشہ اصلاح بدن میں رہتی ہے اور ہر ایک
عضو کو اوسکے لائق محافظت کرتی ہے پس دل کہ گرم زیادہ سب اعضا سے ہے یبوست اوسپر غالب
ہوتی ہے اور وہ نسبت باقی اعضا کی طرف ترطیب کی محتاج زیادہ ہوتا ہے اسواسطے طبیعت ہمیشہ
مادہ شحمی کو واسطے ترطیب کے دل کی طرف بھیجتی ہے تو بسبب چربی کے رطوبت کو مدد دیوے اور
وہ غشا کہ اوپر دل کے محیط ہے بسبب برودت مزاجی کے مادہ شحمی کو عاقد ہوتی ہے اور جسقدر
اوس سے بسبب گرمی دل کی پگھلتی ہے طبیعت اوسکی عوض اور مادہ بھیجتی ہے بموجب اپنی عادت کے
کہ جانب امر دل کی توجہ اور اعتناہت رکھتی ہے وان کان لحمیا فھو من الحرارۃ والرطوبۃ اور اگر فربہی سبب
گوشت کے ہے پس وہ حرارت اور رطوبت سے ہے اس سبب سے کہ سبب مادی گوشت کا خون
غلیظ ہے اور خون سب اخلاط سے تر زیادہ ہے اور سبب فاعلی اوسکا حرارت ہے کہ رطوبت مائی خون
کی تحلیل اور تجفیف کرکے صورت لحمی پیدا کرتی ہے والھزال ان کان مع السمرۃ فھو من الحرارۃ والیبس اور لاغری
اگر ساتھ سمرت کے ہے پس وہ گرمی اور خشکی سے ہے اسواسطے کہ سمرت کہ اوسکو ادمت بھی کہتے ہیں اور
وہ عبارت سے ہے سیاہی سے کہ کمتر اور مشرق ہو اور ترجمہ اوسکا گندم رنگ ہے جب ساتھ لاغری کے
ہوگی سبب اوسکا احتراق اخلاط کا ہوگا یا حرارت محترقہ جلد کی کہ محلل رطوبات کی اور موجب ہزال کی
ہوگی اور ہر تقدیر یہ دلیل گرمی اور خشکی کی ہے وان کان مع البیاض فھو من البرودۃ والیبوسۃ

اور لاغری اگر باوجود سفیدی کے ہو پس وہ سردی اور خشکی سے ہے اسواسطے کہ سفیدی دلیل کمی خون کی ہے اور کمی خون کی باعث برودت کی ہے اور لاغری دلیل کمی بلغم کی ہے اور کمی بلغم کی موجب خشکی کی ہے

والفرق بین الذکر والانثی فالذکر حار و یابس لیکن فرق درمیان نر اور مادہ کی باعتبار مزاج کے پس نر گرم زیادہ و خشک زیادہ ہے **والانثی بارد و رطب** اور مادہ سرد زیادہ اور تر زیادہ ہے جاننا چاہیے کہ جنس عورت کا مزاج جنس مرد سے تر زیادہ ہے تو ہر فرد مرد کا گرم زیادہ ہر فرد عورت سے ہے باعتبار اونہی اعضاء رئیسہ کے اقتضا کرنے والی مزاج ذکورتی کا سبب لیکن نسبت باقی اعضاء کے اور بنظر مجموع مزاج بدن کے بہت ہے کہ عورت گرم زیادہ مرد سے ہو لیکن حرارت مطلب کو روشن کرتی اور تعمیم حرارت مردوں کی نقصان نہیں کرتی ہے اور دلیل اوپر گرمی مردوں کی کئی چیزیں ہیں ایک یہ کہ پیدائش انکی جلد زیادہ ہوتی ہے پیدائش عورتوں سے جیسا کہ بیچ تشریح کے کہا جاویگا دوسری یہ کہ اکثر جنین تر ساقط ہوتا ہے اور سرعت پیدائش اور سہولت سقوط دلیل گرمی مزاج کی ہیں اسواسطے کہ گرمی کیفیت فاعلہ اور محرکہ ہے تیسری یہ کہ پیدائش لڑکے کی داہنی جانب رحم میں ہوتی ہے اور بیشک نہیں ہے کہ داہنی جانب حیوان کی بائیں جانب سے گرم زیادہ ہے چوتھی یہ کہ ثابت ہے کہ جس مرد کی منی گرم ہو اوس سے لڑکا اکثر پیدا ہوتا ہے پانچویں یہ کہ محقق ہے کہ افعال مردوں کے سراسر زیادہ اور قوی زیادہ افعال عورتوں سے ہوتی ہیں اور یہ سب چیزیں نشان حرارت کی ہیں اور جو بعضے متقدمین سے منقول ہے کہ مزاج عورتوں کا گرم زیادہ مزاج مردوں سے ہے اس دلیل سے کہ عورتوں کو حیض ہوتا ہے اور وہ دلیل غلبہ خون کا ہے جواب اسکا لوگوں نے اسطرح دیا ہے کہ ہم نہیں تسلیم کرتے ہیں کہ کثرت خون عورتوں کی بسبب کثرت حرارت کے ہو بلکہ بسبب قلت تحلل کے ہے اسواسطے کہ برودت مزاجی اور کثرت سکون اونکا منع کرتی ہیں خون کو تحلل سے اور جو خون خوب تحلیل نہوا پس حکیم مطلق نے اخراج اوس خون کا اس طریق سے مقرر فرمایا پس کثرت خون عورتوں کی عارضی ہے نہ بسبب زیادتی حرارت کے واللہ اعلم

المقالۃ الثانیۃ فی التشریح وہی مشتمل علی فصول

مقالہ دوسرا ثابت ہے بیچ تشریح کے اور مشتمل ہے اوپر کئی فصلوں کے جان تو کہ تشریح بیچ لغت کے ظاہر کرنا اور کھولنا کوئی چیز کا ہے اور بیچ اصطلاح کے عبارت ہے اوس علم سے کہ اوس سے پہچانی جاوے حقیقت اور صورت اور کیفیت اور کمیت اعضا کی اور جاننا چاہیے کہ نفع علم تشریح سے ظاہر ہے خواہ بطور علم اور نظر کے ہو خواہ بطور عمل کے لیکن نفع بطور علم اور نظر کے معرفت کمال صانع کی ہے کہ جو اوپر تشریح کے اطلاع ہو معرفت بدن کی

نسے حاصل ہوتی ہے اور [illegible] سے احوال اور عوارض بدن سے بحث کرنا سہل ہوتا ہے لیکن اتفاقا
عمل [illegible] مواضع اعضا کی تحقیق ہوئی وضع ادویہ موضعیہ کا اسطرح کہ نفوذ اونکی قوت کی
[illegible] اور اسیطرح ادویہ مشروبہ مین جو وضع اعضا کی معلوم ہو [illegible]
اور [illegible] سے تصرف خوب کرسکتی ہین مانند [illegible] سا [illegible]
[illegible] جیسا کہ اپنی جگہہ مین مذکور ہوگا دوسرا یہہ کہ جسوقت کوئی عضو اپنی جگہہ سے ٹل جاوے
[illegible] مشہور [illegible] ہیئت طبیعی پر باسانی ہوسکتا ہے تیسرا یہہ کہ [illegible] اور قطع شریان
اور عصب [illegible] سبب وضع اعضا کی بخوبی معلوم ہوئی کوئی آفت اور نہ پہونچے کی بالجملہ نفع اور فائدہ علم تشریح کا
[illegible] تشریح نہین [illegible] واسطے سمجھانے کے ایک نمونہ بیان کیا گیا ہی کافی ہے الفصل الاول
فی العظام فصل پہلی بیچ تشریح ہڈی کے اور منافع ہڈیون کی بیچ بدن کے ظاہر ہے الجمجمۃ فہی
مرکبۃ من سبعۃ اعظم لیکن کاسہ سر پس مرکب ہے سات ہڈی سے اربعۃ کالجدران چار قطعہ اوسکے
مانند دیوارون کے ہین کہ ہر طرف سے ایک قطعہ کہڑا ہی اور یہہ ہڈیان نسبت قحف کے سخت واقع ہین
اس سبب سے کہ حصول صدمات کا اوپر وقوع منقطعات کی زیادہ نہین پر ہے اور سخت زیادہ سب
ہڈیون سے ہڈی موخر کی ہے جدار مقدم کو عظم جبہہ کہتے ہین اور موخر کو عظم قمحدوہ اور دو ہڈی کہ دا ہنے
اور بائین واقع ہین نام انکے حجری ہین اور حجری اس سبب سے کہتے ہین کہ سخت ہین بہ نسبت عظم
جبہہ کے اور ان دونون ہڈی مین کان مخلوق ہوسے ہین ذو واحدۃ کالقاعدۃ اور ایک ہڈی اون سات
ہڈیون سے مانند قاعدہ یعنے سطح سفلی کی ہے واسطے باقی ہڈیون کے اور بنا سب ہڈیونکی
اوسی پر ہے اور یہہ ہڈی کثیر الاضلاع اور اسطوانی الشکل اور کثیر الصلابت واقع ہوئی ہے اسواسطے
کہ حامل سب ہڈیون کی ہے اور فضول دماغی ہمیشہ اوسپر گرتی ہین اور بخارات بدنی ہمیشہ اوسکی طرف
صعود کرتے ہین اور اوسمین ایک سوراخ ہے کہ اعلاے حنک سے مونہہ تک نافذ ہوا اور فک
اعلی اوسمین مرکوز ہے اور اوسکو عظم وتدی کہتے ہین والباقیتان یقال منہما القحف اور دو ہڈیان کہ
باقی ہین اور انسے پوشش سر کی ہوئی مانند سقف یعنی چہت کے اوپر دیوارون کے اور یہہ دونون
ہڈیان نرم اور ضعیف ہین اور فائدہ رخاوت ان ہڈیون کی اور عدم شدت سختی کی یہہ ہے کہ
بخار اوسمین آسانی سے نفوذ کرسکے اور دماغ پر گرانی نہو ولبعضہا شئون الی البعض بدروز ویقال لہا الشئون

اور بعضی ان ہڈیون سے بیچ بعضی کی تداخل کیا ہے بسبب درزون کے کہ انکو شئون کہتے ہین اور
جاننا چاہیے کہ ہر ایک کو ان ہڈیون سے دندانی ہین اور کاواک مانند آری کے دندانی کاواک مین
پیوست ہوتی ہین اور اس وصل کو شان اور درز کہتے ہین اور سب درزین پانچ ہین تین درز حقیقی
ہین کہ حقیقت مین اجزای فرو فی مانند دانتون کے ہر ایک نے بیچ سوراخ دوسرے کے تداخل کیا ہے
اور دو درز دروغین ہین یعنی مانند درز کے دکھلائی دیتی ہین لیکن جرم انکا دوسرے جرم مین عوض
اور تداخل کے نہین کیا ہے بلکہ سطح ظاہری سے زیادہ نہین بڑہتی اوسی مین منحصر ہین لہذا انکو
درز قشری کہتے ہین بسبب پیدا ہونے درزون کے اوپر قشر کی اب یہ پانچون درزیان کیمباقی ہین
جان تو کہ تین درز حقیقی سے ایک درز اکلیلی ہے کہ وہ پیشانی اور دونون ہڈیون یافوخ سے
مشترک ہے اور جو مقطع اسکا منتہی اکلیل کا ہے کہ سر پر رکھتے ہین نام اسکا اکلیلی ہوا اور اکلیل کو
فارسی مین تاج کہتے ہین اور یہ درز مانند قوس کے ہے اس شکل پر (درز دوسری سہمی کہ مستقیم
درمیان سر کے لنبائی مین ہے اور جو درز اکلیلی مانند قوس کے ہے اور درز سہمی سیدہی لنبائی مین
اوسمین گئی ہے اسکو سہم نام رکھا کہ بمنزلہ تیر کے ہے کہ درمیان کمان کے قائم ہو اس شکل پر ⟵
اور اسکو سفودی بہی کہتے ہین بفتح سین مہملہ اور ضم فای مشددہ اور سکون واو اور دال مہملہ اور
یای نسبت کی اور سفود ایک آلہ ہے کہ اوس سے گوشت کو کباب کرتی ہین ایک طرف اوسکا
قوس ہوتا ہے اور اوسکے وسط مین مانند عمود کے قائم اور درز تیسری لامی ہے اور لامی اس سبب سے
کہتے ہین کہ وہ درز مانند لام خط یونان کے ہوتی ہے اور لام یونانی مانند دال خط نسخ ہوتا ہی اس شکل پر
د اور یہ درز مشترک ہے درمیان دونون ہڈی یافوخ اور مؤخر کی اور دونون کنارے درز لامی کے
عظم اور ہڈی تک منتہی ہوئے ہین لیکن دو درز غیر حقیقی کہ اونکو دو دوغین اور کاذبین اور قشرین کہتے ہین
لنبائی سر مین برابر درز سہمی کی سیدہی واقع ہین ایک دہنی جانب ہے دوسری بائین ہے
اس شکل پر ═ اور سب درزین صادق اور کاذب ہی ملکر یہ شکل حاصل ہوتی ہے ═

وہذہ العظام تسمی قبائل الراس اور یہ ہڈیان ساتون کاسہ سر کو قبائل الراس کہتے ہین اور نفع متعدد
ہونی ہڈیونکا یہ ہے کہ دماغ عضو رئیس اور خزانہ حواس خمس کا ہی اور سر اوسکا وقایہ ہی اور بدیہی ہے
کہ عضو کہ ہڈی عظمی کہ متعدد ہڈیون سے بنا یا گیا ہو مضبوط ہوتا ہی نسبت اوس عضو کی کہ ایک ٹکڑا ہوا ور خصوصیت

اگر اوسمین واقع ہو تمام سرایت نہین کرتی ہے واما اللحی فانما ھی مرکب ... بلکہ لحی اوپر کا
مرکب ہے چودہ ہڈیون سے والاسفل من عظمین متلاصقین اور لحیا نیچے کا مرکب ہے دو ہڈیون سے کہ وہ ہمین ملی ہوئی
ہین یعنی ایک قطعہ داہنی ہے اور ایک قطعہ بائین سے اور نیچے ٹھوڑی کے دونون ملی ہین اور بیچ ... کو لفظ متلاصقین
نہین ہے جاننا چاہیے کہ لحی بالفتح نسبت لحیہ کو کہتے ہین یعنی جگہ جمنے دارہی کی اور حدان دونون ہڈیون کی
ٹھوڑی تک ہے لنبائی مین اور حد رغ سے دوسری صدرغ تک چوڑائی مین اور صدغ ... کو کہتے ہین
اور حد فاصل درمیان لحیین اعلی اور اسفل کی ظاہر ہے اور ... بیچ جانتے ہو کہ
اعلی چودہ ہڈی سے مرکب ہے اس طرح کہ چہرہ اوسکے دونون آنکھ کی اور دو ہڈیان اور کہ ہر ایک
اور دو ہڈیان کہ منحرف واقع ہین اور دو ہڈیان کہ نکلی ہین درمیان مین کہ اونکو ... کہتے ہین اور وجنہ بفتح
اور سکون جیم اور نون اور ہائی فارسی مین رخسارہ ہے اور دو ہڈیان ناک کی ہین اور چو ... ہڈیون مذکور کو
جیسے چاہیے بدون مشاہدے کے جملہ متعسرات سے تو تعداد اوجملا پر قصر کیا گیا اور مخفی نہ رہے کہ بیچ ... ناک کے
دو ہڈیان ہین کہ آدہی ناک تک آئی ہین لیکن اونکے دو غضروف کہ ساتھ اون ہڈیون کے ملی ہین پیدا
ہوئین کہ اونہون سے ہیئت ناک کی تمام کی اور درمیان دونون غضروف اور دونون ہڈی کی ایک
غضروف حائل ہوکر جوف ناک کو دو قسم کر دیا ہے اور متحرین عبارت انہین دونون ... اور یہ
دونون نیچے ناک پہونچکر پھر وہان ملی ہو گئی اور اوس مجمع مین دو راہ یعنی دو ثقبہ پیدا ہوئے ایک ہڈی
مصفات سے واسطے نکلنے آلائش دماغ کے دوسرا خشک ہونے کے واسطے وصول نسیم کے ریہ کو اور ...
نکلنے رطوبات حلق کے وقت حاجت کے اور مصفات ناک ... کہ
آلہ شم کے ہین موضوع ہین اور اوسمین بہت سوراخ ہین پیدا ... سوراخون ... اور فائدہ سوراخون کا
ظاہر ہے کہ وہی سوراخ واسطہ وصول ہے مشمومات کی ... فضلات کے ہین لیکن فائدہ ... سوراخون کا
وہ ہے کہ ہوای مشموم اونمین تدریج تعدیل پاکر دماغ کو پہونچے اور دماغ ... ہوای خارجی سے کہ دفعۃ پہونچکر
صدمہ و اذیت دیتی ... فتبارک اللہ احسن الخالقین فائدہ چونکہ ناک فک اعلی مین داخل تھی اور تشریح
اوسکی ہڈیون کی ماتن نے مجملا کیا اس سبب سے ناک کو علیحدہ ذکر نہین کیا اور اسیطرح کان کو کہ عظام
حجریان مین داخل ہین جدا ذکر نہین کیا لیکن فک اسفل دو ہڈی ... نہین ہے جیسا کہ کہا گیا اور دونون فک
اوس جگہ کہ اونکا منتہی ہے اور وقت حرکت ... فاصلہ درمیان دونون کو ظاہر ہے ... ہین اور مضبوط

اسنان انسان بتیس ہیں

رباطون سے بندہی ہین ومن اثنین وثلثین سنا اور دو کمی بتیس عدد دانت سے مرکب ہین جیسا کہ مفصلا
کہا جاتا ہے جانیں تو کہ سولہ دانت بیچ فک اعلی کے ہین اور سولہ فک اسفل ہین اور یہ باعتبار اکثر آدمیون کے ہے
ورنہ کبھی بعضی آدمیون مین نواجذ نہیں ہوتی پس دونو فک مین زیادہ اٹھائیس عدد دانت سے نہیں ہوتے
لیکن نام دانتون کے اسطرح پر ہین ثنایا اور وہ چار دانت آگے کے ہین دو اوپر اور دو نیچے اور بعد انکے رباعیات
ہین اوسیطرح اور یہ آٹھون دانت عریض ہین اور سر انکے تیز تو قطع اشیا کا آسانی سے ہو بعد انکے انیاب
اور وہ بھی چار ہین دو اوپر اور دو نیچے اور جرم انکی موٹی اور سر انکی نوکدار ہین تو توڑنا اشیاے سخت کا آسان ہو
اور اونکو فارسی مین نیش کہتے ہین اور بعد انکے طواحن ہین اور انکو اضراس بھی کہتے ہین اور طواحن سولہ ہین آٹھ
فک اعلی مین اور آٹھ فک اسفل مین ہر جانب سے چار چار اور اونکو فارسی مین دندان آسیا کہتے ہین اور یہ موٹی
اور سر انکے چوڑی پیدا کیے گئے ہین تو طحن یعنی سحق اشیا کا آسان ہو اور بعد انکے نواجذ ہین اور وہ بھی چار ہین دو
اوپر اور دو نیچے اور پیچھے انکے جگہ کسی دانتون کی نہیں ہے اور انکو اسنان الحلم بھی کہتے ہین اس سبب سے کہ اکثر
بعد بلوغ کے جبتک ہین سن وقوف تک اور انکو فارسی مین دندان خرد اور دندان عقل کہتے ہین اس اعتبار سے
کہ بعد بلوغ کی وقت کمال عقل کے نکلتی ہین نہ یہ کہ اگر بعضی آدمیون مین یہ دانت نکلین نقصان عقل کا ہو کما لا یخفی ثنایا
جمع ثنیہ کی ہے اور انیاب جمع ناب کی اور اضراس جمع ضرس اور نواجذ جمع ناجذ کی فائدہ اگر بیچ مجمل اللغۃ کا لکہا ہے
کہ نواجذ درمیان ناب اور اضراس کے ہین اور نہایہ مین کہا کہ نواجذ اسنان ضواحک سے ہین یعنی وقت ضحک کے
ظاہر ہوتی ہین اور بعضی مرادف انیاب اور اضراس کی جانتے ہین لیکن اکثر اور اشہر وہی ہے کہ اوپر کہا گیا یعنی دو قصی
دانتون مین ہین جاننا چاہیے کہ کوئی ہڈی حس نہیں رکھتی ہے مگر دانت لیکن یہ اوس تقدیر پر ہے کہ دانتون کو
ہڈیون مین شمار کرین اور اگر اعصاب سے جانین حس انکی بوجہ احسن ثابت ہوتی ہے اور یہ دانت ظاہر میں سخت
اور سفید ہین اور ساتھ اسکی صاحب حس ہین انکی پیدایش مین حکمائے اختلاف کیا ہے بعض حکما کہتے ہین کہ وہ ہڈی ہے
اور اونکی ذات مین حس نہیں ہے اگر صاحب حس ہوتے کاٹنے اور پیسنے سے دانتون کو الم نہ پہونچتا اور وہ الم
اور درد کہ ظاہر ہوتا ہے سبب اوسکا یا سوء مزاج عصب کا ہے کہ جزو دانتون مین التیام رکھتا ہے یا ورم عضو کا اور عضو بیچ
یعنی عصب اور عمور دانتون سے بہت اتصال رکھتے ہین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ درد والم ذات دانتون مین ہے اور بعض حکما
یہ کہتے ہین کہ دانت عصب ہین اگر عصب نہوتی سردی اور گرمی سے منفعل نہوتی اور ترشی سے خدر نہوتی اور پیشیدہ نہین ہے کہ
خدر سواے عصب کے اور کسی عضو مین نہین ہوتا ہے اور خدر دانت کا نام ضرس ہے لیکن حق یہ ہے کہ جسم دانت کا ہڈی ہے سے

اور عصب دماغی اوسکے جرم سے ملی ہین اور یہ عصب دانت کی جڑ مین زیادہ ہی پس احساس درد اور ضربان اور
تحدید کا بواسطہ عصب کی ہے اور سختی اور ریزہ ریزہ ہونا اور اذیت پانا چھیلنے اور کاٹنے سے بسبب اصل جرم
کے ہے کہ ہڈی ہی بالجملہ جس دانت مین تحقق ہی حس کا پر کہ ہو اور جالینوس نے کہا ہی کہ دانت حس رکہتی ہین اور
کبہی اختلاج کرتی ہین مانند لب کے اور ثابت ابن قرہ اور شیخ رئیس اور اوسکے تابع سب اسپر متفق ہین اور بہی
حکما نے اختلاف کیا ہی اس امر مین کہ تولد دانت کا نطفہ سے ہے یا غذا سے یعنی خون سے لیکن جو تحقیق ہوا یہ ہی کہ پیدایش
دانت کی اوس خون سے ہے کہ مشابہ منی کے ہے اسواسطے کہ لڑکیکو بسبب اسکے کہ وہ قریب العہد ہی پیدایش
سے احالہ خون کا مشابہ منی کے اصل ہوتا ہے بسبب مشابہت سن کے اور جب قوت فاعلہ نے ملاقی ہوی
مادہ قابلہ سے کہ بیچ نسبت اسنان کی ہے بالضرور دانت کو جا دیتی ہے اور جو مادہ اوسکا منی سے شاید مناسبت
اگر کہین کہ دانت منی سے پیدا ہوتے ہین ہو سکتا ہی اور اسی سبب سے دانتونکو اعضای اصلیہ سے شمار کیا ہے
اور کہا ہے کہ اعضای اصلیہ وہ ہین کہ منی سے پیدا ہون اور پیدایش اونکی عام ہے کہ بواسطہ ہو جیسے دانت
یا بدون واسطہ کے جیسا کہ باقی اعضای اصلیہ این اشتباہ کبہی ہوتا ہے کہ مشائخ مین دانت بعد گرنیکے
پہر جمتی ہین یہان تک کہ لوگون نے حکایت کیا ہی کہ ایک شخص نے چہٹی مرتبہ دانت نکالی تہے پس بیچ جمنے ایسے
دانتون کے کئی قول لوگون نے بیان کیے ہین ایک یہ کہ مادہ پہلے دانت کا کچہ باقی تہا کہ اس آفت مین
بڑہ آیا دوسرا یہ کہ بعضی مشائخ کو ایسا مزاج عارض ہوتا ہے کہ وہ مشابہ مزاج سن صبی ہوتا ہی پس دانت
پیدا ہوتی ہین بالعرض تیسرا یہ کہ یہ دانت نہین ہین حقیقت مین بلکہ یہ جنس ثالیل سے ہین کہ سخت ہوکر
قائم مقام دانت کے ہوی چوتہا یہ کہ جو عصب کہ دانت سے متصل ہے بعد گرنے دانت کے ظاہر اور
مکشوف ہوکر بتدریج سخت ہوتا ہے اور گوشت کہ اوسکے لواح مین تہا چل جاتا ہے چہلانے سے پس
عصب مذکور قائم مقام دانت کے ہوتا ہے اور حقیقت مین دانت نہین ہے واما الیدان فکل واحد منہما
مرکبۃ من کتف لیکن دونون ہاتہ پس ہر ایک انکے مرکب ہے کتف سے اور کتف کو فارسی مین شانہ
کہتے ہین اور وہ کتف ایک ہڈی ہی معروف مثلث شکل کہ ایک طرف سے چوڑی اور جرم اوسکا تنگ اور
پتلا واقع ہوا اور دوسری طرف سے موٹی اور غلیظ اور بعضی اصحاب تشریح سے کہتے ہین کہ اوپر سر شانہ آدمی کے
دو ٹکڑے ہڈی کے ہین کہ اونکو قلۃ الکتف کہتے ہین اور یہ آدمیون مین خاص ہے اور حیوانون مین نہین ہے
اور دونون ٹکڑے ایک اوپر شانہ کے اور دوسرا نیچے شانہ کے ہین اور نہین دونون ٹکڑہ کی سبب سے کتف ساتہ

چنبر کردن سے مربوط ہے کہ اونکو منقار الغراب کہتے ہین اور منافع ہر عضو کی ظاہر ہین اور جسقدر کہ لکھی جاوین
اوس سے زائد ہین اب جان تو کہ بیچ کتف کے تین لغت ہین ایک کاف اور سکون تای مثناۃ فوقانیکا
دوسری کسرہ اول اور سکون ثانی کا تیسرے فتحہ دونون کا اور پوشیدہ نرہے کہ کتف حقیقت مین بیچ
ہاتہ کے دخل نہین ہے اسواسطے کہ شروع ہاتہ کا منکب سے ہے پس شمار کرنا کتف کا ہاتہ مین مجاز ہے
یا مشہور ہے اوپر اختلاف اقوال کے بیچ حد ہاتہ کے اور منکب اوپر وزن مجلس کے اوس مفصل کو کہتے ہین
کہ مجمع ہڈی شانہ اور بازو کا ہے اور اوسکو فارسی مین دوش کہتے ہین و عضد اور مرکب ہے ہر ایک ہاتہ
بازو سے اور جاننا چاہیے کہ ہڈی بازو کی اگرچہ حقیقت مین مرکب ہے چار ہڈی سے لیکن اصل
ایک ہڈی بڑی ہے اور تین ہڈی اوپر اوسکے سر اور جڑ ملی ہین اور مجموع ایک معلوم ہوتی ہین لہذا
کہتے ہین کہ عضد ایک ہڈی ہے اور ہڈی بازو کی خمدار پیدا کی گئی ہے اور مستدیر اور خم اوسکا
یعنی محدب اوسکا طرف وحشی کے اور مقعر اوسکا طرف انسی کے ہے وحشی اوس جانب کو کہتے ہین
کہ طرف خارج بدن کے ہو اور انسی طرف بدن کو کہتے ہین و ساعد مولف من عظمین متلاصقین یسمیان
بالزندین الاعلی والاسفل اور ہر ایک ہاتہ مرکب ہے ساعد سے کہ وہ بنایا گیا ہے دو ہڈی سے کہ آپسمین
ملی ہین یعنی ملی ہین جو ہڈی کہ مقابل انگوٹہے کے ہے زند اعلی کہتے ہین اور جو مقابل چھوٹی انگلی کے ہے
زند اسفل کہتے ہین اور اگرچہ ہڈی ساعد کی بھی چار ٹکڑے ہے لیکن اصل اور بڑی دو ہڈی ہین اور
دو ٹکڑے چھوٹے ایک اوپر اعلی کے اور دوسرا اوپر اسفل کے ملے ہین اور سب چارون ہڈی دو
معلوم ہوتی ہین لہذا لوگون نے کہا ہے کہ ساعد دو ہڈی سے مرکب ہے اور ہڈی ساعد کی خم نہین
رکھتی اور منافع خمدار ہونی ہڈی عضد کے اور خمدار نہونے ہڈی ساعد کے اور سوا اسکے بیچ پیدائش ہر جزو
اور ہر عضو کے اشکال مختلف سے اسقدر ہین کہ سوای علم الہی کے احاطہ اونکا عسیر ہے تہوڑی اوسمین سے
مطولات مین لکھی ہین و رسغ موضعہ من ثمانیۃ اعظم اور ہر ایک ہاتہ سے مرکب ہی رسغ ہے کہ وہ مرکب ہے
آٹھ ہڈی سے اونمین سے سات ہڈی اصلی ہین اور ایک ہڈی زائد جو اصلی ہین دو صف مین رکھی ہین
تین اوسکے جانب ساعد سے اور چار جانب انگلیون کے اور درمیان پشت دست کے دونون صف
آپسمین ملی ہین اور جو ہڈی زائد ہے بیچ طرف خنصر کے اوپر ہڈی صف ثانی کی موضوع ہوئی ہے اور نگہبان اور
پناہ اوس عصب کی ہے کہ کف مین آتا ہے اور ہڈیان مذکور سب خمدار ہین اور سخت اور موٹی اور بیچ بدون تجویف کے

اور تشدید الرباط ہین اور اگر ایسی نہوتین یہ کام ہاتہ کے بہت سستی ظاہر ہوتی اور رسغ ضم اول اور سکون
ثانی کے یا ساتہ ضم ثانی کے پشت دست کو کہتے ہین اور اطبا کی اصطلاح مین پشت پا کو بہی کہتے ہین اور
سجابی ہین کے صاد بہی آتا ہے اور ہڈیان رسغ ہاتہ اور پانون کو فارسی مین خردہ کہتے ہین وکف مولف
من اربعۃ اعظم اور ہر ایک ہاتہ مرکب ہے کف سے کہ وہ مرکب چار ہڈی سے ہے اور پوشیدہ نزدیک
کہ یہ کف کے چار ہڈی ہین کہ انگلیون سے وسط کف تک موضوع ہین تو یہ تقعیر کف کے مددگار ہون
اور سبابہ اور وسطے اور بنصر اور خنصر انہین چار ہڈیون سے ملی ہین بخلاف ابہام یعنی نر انگشت کی
کہ رسغ کی ہڈی سے ملا ہے اور ہڈی کف کو مشط کہتے ہین اور مشط کو ساتہ رسغ کے پیوند مضبوط ہوا ہے
وخمسۃ اصابع موالفۃ من خمسۃ عشر عظما اور مرکب ہے ہر ایک ہاتہ پانچ اونگلی سے کہ وہ مرکب ہین پندرہ
ہڈی سے ہر اونگلی مین تین ٹکڑی مگر انگوٹہے کا نسبت ٹکڑے اوپر کی برابر ہے تو حامل محمول سے قوی زیادہ ہو
کہ یہ سبب جید ہونے شکل وفعل کا ہے اور یہ ہڈیان بدون تجویف کے ہین اور درمیان سلامیات کی
کے سوراخ ہین بہرے ہوے ہین چہوٹی چہوٹی ہڈیون سے کہ اونکو سمسانیہ کہتے ہین بفتح سین مہملہ اور
سکون میم اور فتح سین مہملہ ثانی اور میم ثانی اور الف اور کسر نون اور فتح یای تحتانی مشددہ اور ہا کے اور
سلامیات جمع سلامی کی ہے بالضم وہی المفاصل **فائدہ** جو یہ مباشرت فعل ہاتہون کے اور کہجلانے
اور رگڑنے بدن کے اور چٹکی اور اوٹہانے اشیا کی طرف اونگلیون کے حاجت بہت تہی خالق مطلق نے
اور پر سر اونگلیون کے ناخون سے مدد دی تو بواسطہ ناخون کے مقصد خوب انتظام سے حاصل فتبارک اللہ
احسن الخالقین اور ناخن کو عربی مین ظفر کہتے ہین باضم اور بضمتین اور اظفار جمع اوسکی ہے اور اظافیر بہی
اور جو جوہری نے کہا کہ جمع ظفر کی اظفر ہے غلط ہے اور جو ظفر مانند شیہ کے زوائد سے ہین اور عضا بین
نہین ہے متن مین ذکر اوسکا نہین آیا واما العنق فمرکب من سبعۃ اعظم سے فقار العنق لیکن گردن
پس مرکب ہے سات ہڈی سے کہ وہ فقار عنق کے ہین جان تو کہ فقار جمع فقرے کی ہے اور فقرا
ہڈیان چہوٹی منقوب الوسط ہین کہ جو گردن سے نشست گاہ تک موضوع ہین اور نخاع دماغ سے
وتنا ایسے کے مانند ایمین منحدر ہوا اور فقار کی پانچ مرتبے ہین پہلی مہری گردن کی اور عدد اونکی سات ہین دوسری مہرے
مہری پشت کی اور عدد اوسکے بارہ ہین تیسری مہری کمر گاہ کی اور وہ پانچ ہین چوتہی مہری عجز کی عدد اونکی
تین ہین پانچوین مہری عصعص کی لہذا ہی متن مین سب فقرے تیس ہین اور یہ پیدایش تقرد کی

منافع بیشمار ہین چنانچہ مطولات مین مسطور ہین اور زیادہ ترین منافع کا یہ ہے کہ انتصاب قامت او سکی علت اعضا کی
بہت بچنا آفتون سے اور پناہ نخاع کہ نسبت اعصاب کا ہے وہ اور کامل زیادہ فوائد فقرون گردن سے اما الہ سر کا بیچ
داہنی طرف اور بائین اور حفظ قصبہ ریہ اور مری کا اور سب فقری گردن اور پشت وغیرہ سوای بارہوین فقری
پیٹھ کے کہ ساتھ فقری قطن کے متصل ہے دونون پہلو مین زوائد رکھتی ہین بمنزلہ زیادتیان جڑ بازو کے لہذا انکو زوائد انکو
اجنحہ کہتے ہین اور فائدہ انکا مضبوطی جرم فقری کی ہے اور دفع کرنا صدمات خارجی کا اعضای باطنی شریف سے
اور اوپر پیٹھ ان سب فقری کے زوائد ہین مانند کانٹے کے کہ انکو شوک اور سناسن کہتے ہین بفتح سین مہملہ اور
نون اور الف اور کسرہ سین ثانی اور سکون نون ثانی کے مفرد اسکا سنسنہ ہے اور نام زوائد مفصلی کا کہ واسطہ نظام
فقرون کا ہے سلامیین ہے شواخص اور مفرد اسکا شاخص ہے ہرچند فقری گردن کی چھوٹی زیادہ ہین فقرون ماتحت کی
اسواسطہ کہ بیچ اچھی ہونے ہیئت کے اور منتظم ہونے فعل اوس شے کے کہ اجزاے متعدد سے مرکب ہو
واجب ہے کہ حامل سنگین زیادہ ہو دن محمول سے لیکن سوراخ فقرون علیا کے کشادہ زیادہ ہین سوراخ فقرون
سفلی سے تو نخاع جڑ سے موٹا زیادہ ہے نکلا اور جسقدر آگے جاتا ہے بتدریج گھٹتا ہے مانند دم کے جیسا کہ دیکھا
جاتا ہے نہر مین اور جڑ درختون مین اور داہنے اور بائین ہر فقری سے ایک ایک عصب نکلا ہے اور فقری
اخیر ہی ایک عصب فقط جیسا کہ بیچ تشریح اعصاب کے کہا جاویگا انشاء اللہ تعالی وقدس واما الترقوۃ فمرکبۃ
من عظمین اما چنبر گردن پس مرکب ہی دو ہڈی سے جاننا چاہیے کہ دو ٹکڑے ہڈی کے ناہموار اوپر پٹھہ مانند
قص کے کہ انکو ہڈیان سینہ کی کہتے ہین موضوع ہوئی ہین اور بیچ وسط کے کہ اوس جگہ کو نحر کہتے ہین دونو
ٹکڑے ساتھ ہڈیان سینہ کے ملے ہین اور درمیان ان دونون کے فرجہ ہے کہ دیکھا جاتا ہے اور طرف دوسری
انکی ساتھ ہڈی کتف اور عضد کی مربوط ہے اور حذار ہے اور درمیان خم کے سوراخ اور مجری ہین کہ رگین او
دماغ کو گئی ہین اور اعصاب دماغ کی اونسے نازل ہوئی ہین اور اسیکو ترقوہ کہتے ہین اور ترقوہ سوا
آدمی کی اور حیوان مین نہین ہوتا ہے اور بسبب خمیدگی اور مجاری کے کہ اوس مین ہین چنبر نام ہوا ہے
واما الصدر فمرکب من سبعۃ اعظم وہی عظام القص لیکن سینہ مرکب ہی سات ہڈی سے کہ انکو عظام القص
کہتے ہین اور قص بفتح قاف اور صاد مہملہ مشددہ کو سینہ کو کہتے ہین اور بجاے صاد سین مہملہ بھی آتا ہی اور وجہ
بیچ وضع سینہ کے محافظت دل اور ریہ اور مری کے کام عمدہ تہا حکیم مطلق نے بنیاد اوسکی ہڈی سے فرمائی اور اسی سبب سے
کہ واسطے تنفس کی انبساط اور انقباض ضروری تہا پیدائش ہڈیون مذکور کی نرم کی اور ایک دوسری کو ساتھ عضلات کے کہ وہ

درمیانی مین ترتیب دیا اور جو اضلاع یعنی پسلیان قفس کی ہڈی سے ملی ہین سات ہین عدد انکی جو سات کے
اور بیچ مقطع اور انتہا ان ہڈیون کے درمیان مین ایک غضروف چوڑا مستدیر الشکل ودیعت کیا تو واسطہ ہو درمیان
اعضاء سخت اور نرم کے اور حافظ ہو فم معدہ کو کہ شدید التالم ہی آفات خارجی سے اور اوس غضروف کو عظم الخنجری
کہتے ہین بسبب مشابہت خنجر کے واما الظہر فمرکب من سبعۃ عشر فقرۃ واربعۃ وعشرین ضلعا لیکن پیٹھ مرکب ہی سترہ
فقری اور چوبیس قبرغہ سے اور مراد ظہر سے یہان نیچے گردن سے فقری عجز تک ہی اور اس صورت مین قطن بھی ظہر مین محسوب
ہوگا اور اگر ظہر کو نیچے فقری گردن سے اور قطن سے مراد رکھین جیسا کہ معتبرات مین ہی بارہ فقری ظہر کے اور پانچ
فقرے قطن کے ہونگے لیکن اگر ظہر کو ماتن قطن سے جدا کہتا اظہر ہوتا بسبب موافقت کے قانون سے اور جان تو
کہ بارہ فقرے کہ نیچے گردن سے قطن تک ہین نام انکا فقار الصدر بھی ہے اور اوپر کہا گیا کہ سب فقرے
ذنجہ رکھتے ہین مگر بارہوان فقرہ ظہر کا اور وجہ نہونے جناح کی اس فقرے مین یہ ہے کہ کنارہ حجاب کا اس
بارہوین فقری سے ملا ہے اگر جناح رکھتا حجاب کو اونچا کرتا اور ہڈیان پہلو کی یعنی پسلیان انہین بارہ فقری سے
ملی ہین ہر طرف سے بارہ عدد لیکن اضلاع اور ضلوع جمع کی ہین اور ضلع ساتھ کسرہ ضاد معجمہ اور سکون
لام کے یا ساتھ فتحہ کے ہڈی قوسی مشہور ہی کہ ترکی مین قبرغہ کہتے ہین چودہ اونمین کہ سینہ سے ملی ہین
ہر طرف سے سات عدد اور انکا نام اضلاع الصدر ہی اور دس عدد کہ بعد اونکے ہین ہر طرف سے پانچ عدد
اونکا نام اضلاع الزور اور عظام الخلف ہی اور یہ بتدریج چھوٹی چھوٹی ہین مافوق اپنی سے اور پانچوین
کہ سب مین چھوٹی اور سب سے آخر مین ہے اوسکو ضلع قصیری کہتے ہین ساتھ صیغہ تصغیر کے اور پوشیدہ
نہ ہی کہ اضلاع صدر کی اوس طرف سے کہ فقرو سے ملی ہین بیچ ہر ضلع کے دو زائدہ نکلی ہین اور بیچ دو فقری کے سوراخ
غائر کہ بیچ جناح فقری کے واقع ہی مذکور ہوی اور اسی جگہ مفصل مضاعف پیدا ہوا اور اوس طرف سے کہ عظام
قص سے ملے ہین بھی دو زائدہ اوپر ہر ضلع کے بیچ اوس فقری کے کہ بیچ ہر ہڈی قص کے واقع ہے
مرکوز ہوئی لیکن اضلاع زور کہ اونکو عظام الخلف کہتے ہین وہ بھی اوسیطرح ملے ہین لیکن دوسری طرف
انکی ایک غضروف اوپر سر ہر ایک کے لگایا گیا ہے واسطے دو کام کے ایک وہ کہ سختی ہڈیون کی اعضائے
نرم کو کہ حجاب ہی اور سوا اسکے تکلیف نہ دی دوسرا وہ کہ وقت صدمہ کے اس سبب سے کہ سر انکی کوئی چیز مین گڑی نہین ہین ٹوٹ
نجاوین بخلاف اضلاع صدر کی کہ سر انکی سینہ کی ہڈیون سے ملی ہین اور آفت ٹوٹنے سے محفوظ ہین اوسطور پر کہ
مذکور ہوا اور فوائد متعدد ہونے اضلاع کے اور منا اونکا آپسمین ساتھ غضاریف کے اور بعضون کا دراز ہونا اور

بعضون کا کوتاہ ہونا زیادہ اوس سے ہے کہ لکھنے مین آوے لمولفہ ہر عضو وار دلفہما از حکمت بجز وجود وجودانکا
نتوانی شمرد از کثرت احسان وجود ۞ واما العجز فمرکب من ثلث فقرات وتیلوہ عظمان یسمیان عظمی العانۃ لیکن عجز مرکب ہے
تین فقرون سے اور دو ہڈی ساتھ اوسکے ملی ہین کہ اونکو عظمی العانۃ کہتے ہین اب حقیقت فقرون مذکور کی اور وجہ نام
رکھنے دونون ہڈیونکی کہی جاتی ہے جان تو کہ عجز کہ اوپر وزن عضد اور کتف کی ہے نیچے قطن کے واقع ہے اور ہڈی
اسکی ساتھ ہڈی قطن کے مشابہ ہے اور فقری عجز کی سب فقرون سے شدید زیادہ ہین بیچ مضبوطیت کے
اور مضبوطی مفصل کی اور اجنحہ اوسکے فقرون کی چوڑی زیادہ ہین اور فقرون سے اور مخرج انکی اعصاب کے
وسط دونون جانب راست اور بائین کے واقع نہین ہین بلکہ آگے اور پیچھے واقع ہوئی ہین اسواسطے کہ تو مفصل
درک کا کہ بیچ دونون طرف عجز کے واقع ہے مزاحمت نکرے اور پوشیدہ نرہے کہ عجز ہین دو ٹکڑا ہڈی کے
ملے ہین ایک داہنی طرف سے اور ایک بائین طرف سے اور دونون ہڈیان بڑی ہین اور نام خاص نہین
رکہتی ہین لیکن اس سبب سے کہ دونون ہڈیون ہین چار جہت متحقق ہین ہر جہت کا ایک نام ہے جیسا کہ جو جانب
وحشی مین ہے عظم الخاصرہ اور حرقفہ کہتے ہین یعنی ہڈی تہیگاہ یعنی بکہی کی اور حرقفہ بجای مہملہ اور رای مہملہ
اور قاف اور فا اور ہا کی ہے اور جو اسفل انسی مین ہے حق الفخذ کہتے ہین یعنی حقہ ران کا اور وہ ایک گڑھا ہے
بڑا کہ ہڈی ران کی اوسمین گہسی ہے اور جو جانب قدام کی ہے عظم العانۃ کہتے ہین یعنی ہڈی زہار کی
اور دونون ہڈیان وسط زہار مین آپسمین ملی ہین اور زہار جگہ جمنے بالون نیچے ناف کے ہے اور جو طرف خلف کی ہے
عظم الورک کہتے ہین یعنی ہڈی سرین یعنی چوتڑ کی فائدہ ہڈیان مذکور بمنزلہ بنیاد کے ہین واسطے سب ہڈیون فوقانی کی
اور حامل اور پشتیبان ہے واسطے ہڈیان اسفل کے اور اوپر اس ہڈی کے اعضای شریفہ مانند مثانہ اور رحم اور اوعیہ
منی مردون کے اور مقعد اور قضیب اور فرج کے موضوع ہین اور ہر چند ہر ایک جہت اس ہڈی کا نام ہے لیکن مشہور
عظم العانۃ ہے تسمیۃ الکل باسم اشہر اجزائہ یعنی کل کا وہ نام ہوا کہ نام مشہور تر جزو کا تہا واما العصعص فمرکب من ثلث
فقرات لیکن عصعص مرکب ہے تین فقری سے اور جان تو کہ یہ فقری غضروفی ہین اور زوائد نہین رکہتی اور اوپر لکہا گیا
کہ ہر فقری سے دو عصب جمی ہین مگر فقری اخیر عصعص ہے کہ ایک عصب جاتا ہے اور عصعص بضم عین مہملہ وسکون صاد
مہملہ اور ضمہ یا فتحہ عین ثانی اور سکون صاد ثانی کی ہے اور استخوان نشست گاہ سے مشہور ہے واما الرجلان کل واحد
منہما مرکب من فخذ وساق وقدم لیکن دونون پانون پس ہر ایک اونمے مرکب ہین فخذ اور ساق اور قدم سے اما الفخذ فہو اعظم
العظام فی البدن اور ران بڑی زائد ہے سب ہڈیون بدن سے اسواسطے کہ وہ حامل ہے اعضای مافوق کو اور ناقل ہے اعضای ماتحت کو

اور کوئی ہڈی بیچ بدن آدمی کے بڑی زیادہ اس سے نہین ہے اور اوسمین تحدب اور تقعر ہے اوسکا طرف
ذقن کے اور قعر اوسکا طرف انسی کے واقع ہے اور نفع اسکا حسن اطاعت ہے نزدیک جلوس کے اور بنا ہی
بسبب تحدب کے واسطے بڑی عضلی اور اعصاب اور عروق کے اور اوسکی اسفل ہین دو زائدہ ہین واسطے مفصل
رکبہ کے کہ بیچ نقرہ اور کاواک ہڈی ساق کی آئی ہین اور ساتھ رباطات قوی کے مستحکم ہوے اور اوپر مفصل مذکور کے
ایک ہڈی غضروفی مستدیر الشکل صاحب تقعیر موضوع ہی اور اسی ہڈی کو رضفہ کہتے ہین بفتح رای
مہملہ اور سکون ضاد معجمہ اور فتحہ فا کی مع الہاء اور عین الرکبہ بہی نام ہے اور نفع اسکا یہ ہے
کہ بسبب تقعر اور کاواکی کے زوائد مفصل کو چہپائی رکہتی ہے اور جو مفصل مذکور مین حرکات قوی اور کثیر واقع ہوتی
ہین واسطے مضبوطی کے یہ بمنزلہ سرپوش کے ہے اور آفات خارجی کو اوس سے منع کرتی ہی اور مقوی ہوتی ہے
اور اوسکو فارسی مین آئینہ زانو کہتے ہین ہرچند ماتن نے اسکو بیان نہین کیا لیکن بنظر فائدہ کثیر کے اور باعتبار
منصب شرح کے مذکور کی گئی والساق مرکب من عظمین متلاصقین اور ساق مرکب ہی دو ہڈیون سی کہ آپسمین ملی ہین
لمبائی مین اور ساق بہی طرف وحشی کی تحدب رکہتی ہے اور طرف انسی کی تقعر واسطے اون فائدون کے
کہ تحدب فخذ مین کہا گیا تسمیان القصبتین الکبری والصغری دونون ہڈیون کا نام ہی قصبتین ایک کو کبری مع سرکو
صغری سکتے ہین کبری اس سبب سے کہتے ہین کہ دوسری سے لانبی ہے اور حقیقت مین ساق یہی ہے
اور فخذ سے ملی ہے اور جانب انسی کے ہے بخلاف صغری کے کہ وہ چہوٹی زیادہ کبری سے ہے اور فخذ سے
نہین ملی ہے لیکن اسفل سے ساتھ کبری کی سراسر ملتصق ہوتی ہے اور وہ جانب وحشی کے ہے اور ہڈی
ساق کی کوتاہ ہے نسبت ہڈی فخذ کے تو اوٹہانے مین قوی اور حرکت مین سبک ہو واللہ اعلم

والقدم مرکبۃ من کعب وعقب وزورقی ونردی واربعۃ اعظم للرسغ وخمسۃ للمشط وخمسۃ اصابع مرکبۃ من اربعۃ
عشر عظماً اور قدم کہ عبارت ہے نیچے ساق سے پس وہ مرکب ہے بہت ہڈیون سے مانند کعب اور
عقب اور زورقی اور نردی کی اور چار ہڈیان رسغ سے اور پانچ ہڈیان مشط سی اور پانچ انگلی سی کہ جملہ مرکب
ہین چودہ ٹکڑی سے بیچ ہر انگلی کے تین ٹکڑی ہین مگر نر انگشت یعنی انگوٹہا کہ اوس مین دو ٹکری ہین اور سب
ہڈیان قدم کی شرح ماخوذ کیجاتی ہین جان تو کہ کعب کو فارسی مین بشتالنگ کہتے ہین اور بلندی اوسکی
دونون جانب قدم کے ظاہر ہے اور یہ وہ جگہ ہے کہ ساق کا ساتھ قدم کی جوڑ ہوا ہے اور وہ واسطہ ہے
درمیان ساق اور عقب کے اور اوپر کیطرف سی دو زائدہ رکہتی ہی کہ ایک اونمین سے بیچ قصبہ کبری کے اور دوسرا بیچ قصبہ

صغری کی گڑھا ہی اور طرف اسفل کعب کی بیچ عقب کی گڑھی ہی اور طرف وحشی اوسکی کی ساتھ ہڈی زورقی کی اتصال
رکھتی ہی اور طرف قدم ساتھ ہڈی زورقی کی **انتباہ** جو کہا گیا ہی کہ کعب درمیان ساق اور عقب کی واسطہ ہی اس سی
کوئی یہ وہم نکری کہ عقب کو ساتھ ساق کی اتصال نہین ہی اور کعب اون دونون کی درمیان فاصل ہی اسواسطے کہ ساق بیچ
عقب کی گڑھی ہی اور اس مفصل کی حوالی مین ہڈی کعب کی اسطے استقامت کی جوڑ پیدا کی گئی ہی اور یہ بھی اوپر سی ساتھ قصبین
کے اور نیچی سی ساتھ عقب کے مرتکز ہوئی ہی بمنزلہ شادروان کی اور اسی معنی سی کعب کو درمیان ساق اور عقب کی واسطہ کہا گیا ہے
اور کعب بالفتح بلندی کو کہتی ہین اسی سبب سے کہ کاعب اوس عورت کو کہتی ہین کہ جسنے چھاتیان نکالی ہون اور شتالنگ کو کہ بلندی
رکھتی ہی اس نام سی بولتی ہین اور بلندی شتالنگ آدمی کی نسبت باقی حیوانون کی زیادہ ہی جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے
اور کعب اشرف زیادہ پاونکی ہڈیون مین ہی بیچ افادہ حرکت کی لیکن عقب کو فارسی مین پاشنہ کہتی ہین اور وہ ہڈی
بڑی سخت ہی کہ جانب پیچھے اور داہنی اور بائین سی گول واقع ہی مگر یہ کہ طرف وحشی سی میل باریکی اور درازی کی کرتی ہی لیکن
طرف اسفل سے چوڑی اور صاف پیدا کی گئی تا سیدہی زمین پر ٹھہری اور زوائد ساق کی بیچ فقری عقب
کے مرتکز ہوئی اور حوالی اوسکی ہڈی کعب کی مستحکم ہوتی جیسا کہ کہا گیا ہے اور عقب اشرف زیادہ ہی پانو کی
ہڈیون سے بیچ ثبات اور استقامت کے اور عقب مانند کتف اور فلس اور فرس کے یہ معنی پاشنہ آیا ہے
یعنی ایڑی اور استواے پاشنہ کا یعنی درست بیٹھنا اوسکا اوپر زمین کے نشان بہتری کا ہے چنانچہ حدیث
شریف مین مذکور ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے حضرت ام سلمہ کو واسطے دیکھنے
ایک عورت کے واسطے اپنے بھیجا اور فرمایا کہ انظری علی عقبیہا اور لوگون نے اسکے معنی یون بیان کیے کہ اذا استوی
عقبہا استوی سائر جسدہا لیکن زورقی پیچ ایک ہڈی ہی صاحب تحدب اور تقعر کہ حدبہ اوسکا طرف فوقانی کی ہی اور تقعر اوسکا
طرف اسفل کی تو گوشت کف پاے کا بہت اوسمین سماوی اور ثبات پیر مدد کرے آدھا جانا چاہیے کہ زورقی طرف
خلف سی ساتھ عقب کی ملی ہی اور جانب وحشی سی ساتھ ہڈی نردی کے اور قدام سے ساتھ ہڈیان رسغ کی لیکن پاشنہ
پیچھا اوسکے ہے اور روز ائدہ پاشنہ سی نکلی ہین اور زورقی مین ٹھیی تو مضبوط ہووے مجموعہ سے ایک مفصل حاصل
ہوا تو قدم اوس سی دونون طرف حرکت کر سکے اور زورقی اس سبب کہتے ہین کہ وہ بسبب تحدب و تقعر اور طولانیت
کے کشتی کے مشابہ ہے اور کشتی کو تازی مین زورق کہتے ہین اور زورقی کو استخوان کف پا اور اخمص کو تہ مین
اور اخمص بجائی مجمہ اوپر وزن افعل کا اوس جگہ کو نیچے قدم سے کہتے ہین کہ اوپر زمین کے نلگی لیکن نردی ہڈی
ہے مسدس پیچھے چھ پہلو اوپر صورت نرد کے کہ جانب وحشی قدم کے پیچھے طرف خنصر کے موضوع

لیکن رسغ پا بعضون کا مخالف رسغ کفدست کو ہوتا ہے سبب یہ ہے کہ رسغ پاؤن کا ادنی صنف ہے اور رسغ کفدست کی دو صنف ہین اور یہ بھی
قلیل القدر ہے چنانچہ آگیا بالجملہ ہڈی رسغ کی موافق [illegible] اون کی چار ہین تین ہڈیون کی ایک صف ہے ساتھ زورق کے [illegible] اور
قدام ہے ساتھ تین ہڈی کے مشط قدم کی ہڈیون سے ملی ہین اور چوتھی ہڈی کا نام نردی ہے جیسا کہ آگے ہین فائدہ [illegible]
کہ سب ہڈیان رسغ کی چار ہین ایک [illegible] نسر کے ہے نام اسکا نردی ہے پس مولف نے کہ بعد ذکر نردی کے چار [illegible] کی
کہا ہے توجیہ اسکی یون کر سکتے ہین کہ نردی کو بسبب خاص ہونے نردی کے ساتھ ایک اسم اور ہیئت مخصوص کے [illegible] علیحدہ
ذکر کیا اور پھر بیچ شمار عام کے [illegible] اسکو بیان کیا اس [illegible] ذکر کرنے عام کو بعد ذکر کرنے خاص کے ہے اور اس بیان [illegible] اور
تخالف نہ سمجھا جاوے جیسا کہ ظاہر کلام سے معلوم ہوتا ہے اور شاید بمقتضای الانسان مرکب من السہو والنسیان تالیف یا [illegible]
واقع ہوا ہو لیکن مشط قدم کی پانچ ہڈیان ہین بیچ مقابلہ پانچ انگلی کے تو اتصال انکا ساتھ ہڈیون انگلی کے بطور [illegible]
ساتھ قوت کے کہ مضبوط زیادہ مرتبہ تقابل مین [illegible] ہے بیچ باب استحکام کے ثابت ہو لیکن پانچ انگلی مرکب ہین [illegible]
اسواسطے کہ انگوٹھا دو ہڈی رکھتا ہے اور باقی انگلیان ہر ایک تین تین ہڈیان اور انکی مفاصل کو بھی سلامیہ کہتے ہین جیسا کہ [illegible]
تحقیق لفظ سلامیہ کی کی گئی ساتھ فوائد کثیرہ کی فھذہ جملۃ عظام بدن الانسان پس یہ مین سب ہڈیان بدن آدمی کی
پوشیدہ نہ رہے کہ سب ہڈیان بدن کی سوا سمسمانیات کے اور سوای عظم لامی کے کہ بیچ حنجرہ کے ہے اور سوا [illegible]
ہڈی کے کہ بیچ قاعدہ قلب کے کبھی پائی جاتی ہے جیسا کہ شیخ رئیس اور صاحب کامل الصناعت نے کہا [illegible]
ہوتی ہین اور یہ مذہب اصح کے اور موافق ظاہر کے اور بعض لوگ [illegible] کہتے ہین اس سبب سے کہ [illegible]
ساتھ ہڈی عاصرہ کو ایک شمار کرتے ہین اور اگرچہ ہڈیون کی کہ ہرچند وہ جدا جدا ہین لیکن ظاہر مین تمیز نہین ہوتی [illegible]
شمار کرین پس یہ سب ہڈیون کے دو سو چوالیس ہوتی ہین و منفعتہا تشدید بنیۃ البدن و حفظہ اور فائدہ ہڈیون کا [illegible]
اور محافظت عمارت بدن کی ہے اور بیچ ہر جزو کی ہزارون صنعتین ظاہر ہین فتبارک اللہ احسن الخالقین انتہاہ [illegible]
[illegible] یون ہے کہ ہڈی سر کی [illegible] اوسکی [illegible] گیا [illegible] اور دونون فک سولہ ٹکڑے ہے اور دانت بتیس اور مہرے گردن
اور پیٹھ کی تیس [illegible] گردن دو ٹکڑا ہے [illegible] دونون کتف دو ٹکڑے ہے اور [illegible] الکتف دو ٹکڑے ہے اور دونون ہاتھ ساتھ ٹکڑے اور [illegible]
یعنی پسلیان چوبیس اور ہڈیان سینہ کی سات ٹکڑے ہے اور ہڈی عاصرہ کی دو ٹکڑے اور دونون پاؤن ساتھ ٹکڑے یہ سب دو سو [illegible]
ہوتی ہین موافق قول اصح کے بعضے لوگون نے کہا ہے کہ عدد [illegible] مطابق عدد ہڈیون بدن کی ہین بیت [illegible]
چو خواہی کہ دانی [illegible] برون آید [illegible] الفصل الثانی فی بقیۃ الاعضاء المفردۃ
فصل دوسری ثابت ہے بیچ باقی اعضای مفردہ کے اور ہر ایک ان اعضا سے مجملاً مذکور ہوتی ہین بسبب اتمام [illegible] کے

الفصل الثانی فی بقیۃ الاعضاء المفردۃ

[illegible] غضروف
[illegible] غضروف

اما الغضروف فهو جسم الین من العظم لیکن غضروف پس وہ ایک جسم ہی نرم زیادہ ہڈی سی ...اور صلب ... سائر الاعضاء
اور ... زیادہ ہی سب اعضا سے وخلق لیحسن به اتصال العظم بالاعضاء ... اور پیدا کیا گیا غضروف تو سبب اسکی
... اور عصب کا کہ نرم ہیں ساتھ ہڈی کی کہ سخت ہی بتدریج ہو جیسا کہ ... پہلو کی اور ... تا کہ ... ہی اور اگر کوئی
... ہو ... ہڈی سی کو فتہ نہو اور غضروف جیسا ... کو تکلیف نہیں پہونچتا ہی اور سوا اسکے
پس ... میں کہ حاجت غضروف کی تہی واسطے غرض اور نفع کے پیدا کیا گیا ہی سبحانہ تعالی شانہ یعنی پس پاک اور بلند ہی
شان خالق سلق کی فائدہ حنجرہ غضروفی ہی اور فائدہ غضروفی ہونیکا یہ ہی کہ جو وہ دائم الحرکت ہی مانند پوست اور گوشت کے
... اور بہی بسبب نہونے سختی کے حوالی حلق اور لہات وقت حرکات کے تکلیف نہ ... اسواسطے کہ اگر ہڈی کا
ہوتا تکلیف دیتا اور بیچ وسط سینہ کے جہان منقطع ... انتہا ہڈیون سینہ کی ہی ... معدہ کی ایک غضروف ہی مانند ...
... غضروف خنجری ... اور وہ پناہ فم معدہ کا ہی ... خارجی سی اور ... غضروف ...
... ہی کہ ناک سیدہی ... ہی اور اس سبب سی ... کی خواب میں ... اور بہی وقت
... آسانی سے جمع ہو وہی اور جب چہوڑ دیں پہر کہل جاوی اور ... آلت اصلی ... اور کان غضروفی ہی
اور نفع اسکا یہ ہی کہ تو کان مانند بادبان کی کہڑا ہی واسطی جمع کرنی آواز ... اور نزدیک صدمون کی ٹوٹ نجاوی
اور قصبہ ریہ غضروفی ہی اور فائدہ اسکا یہ ہی کہ قوراہ نفس کی ہر دم کہلی رہی اور بہی گردن کی جہکنے کو منع نکری اور مادہ
... مقبول نکری اور فاسد نہووی اور فقری عصعص کے بہی غضروف ہین تو ... آسانی سی ...
اور جو یہ حقیقی میں ہڈیون سی مشابہ زیادہ ہی پیچ شمار عظام کے ان تینون فقرون کو عظام سی شمار کرتے ہیں اور اعضا کہ انمین
غضروف ... بہت ہیں جیسی آنکہہ اور پلک اور قاعدہ دل کا اور آبگینہ زانو ... انکا اور جس جگہ غضروف واقع ہوا ہی ...
ہین ... العصب منی اجسام بیض لیکن پٹہ جسم سفید ہی اور سفیدی اوسکی اس سبب سے کہ مزاج اوسکا سرد ہی اور جو
سرد زیادہ ہوتا ہی بلغم اوسپر غالب ہوتا ہی اور غلبہ بلغم کا رنگ کو سفید کرتا ہی اور نفع اوسکی سردی کا یہ ہی کہ کو کثرت
حرکات ... جل نجاوی اسواسطے کہ وہ آلہ حرکات کا ہی اگر گرم ہوتا کثرت حرکات سے ... میں جل جاتا ... فی الانعطاف صلب
فی الانفصال نرم ہی بیچ لپیٹنے کے اور سخت ہی بیچ توڑنی اور جدا کرنیکی ... کہ اعصاب بالکل غیر مجوف مگر وہ عصب
کہ آنکہ میں ہی اور مقام نور کا ہی اور اوسکا نام عصبہ مجوفہ ہی اور اعصاب بعضی لانبی اور بعضی چوڑی اور سب اعصاب
... اور ... مانند ایک دوسری کے ہیں لیکن فعل اور منفعت میں ہر ایک مخالف دوسری کی ہیں ... نوع کو عصب
... نام مطلق پٹہ مسمی ہی اور یہان یہی قسم مراد ہی اور دوسری نوع کو ... اور تیسری نوع کو ... جیسا کہ کہا جاتا

خلقت لہتیم بہا الحس والحرکۃ پیدا کی گئی ہین عصب تو اوسکی سبب سے کامل ہوا اعضاے صاحب حس و حرکت کو
حس اور حرکت اور معلوم ہی کہ حیوان کو نبات اور جماد سے امتیاز ہی بسبب حس اور حرکت اختیاری کی اور اصل قوت حس اور
حرکت کی دماغ ہی اور آلہ دونون کا عصب ہی اور پوشیدہ نرہے کہ عصب دو نفع رکھتا ہی ایک ذاتی اور دوسرا عرضی نفع ذاتی
وہ ہی کہ دماغ بواسطہ اعصاب کی افادہ حس اور حرکت کا کرتا ہی تمام اعضا کو اور نفع عرضی اوسکا کئی قسم پر ہے
ایک وہ کہ گوشت کو مضبوط اور بدن کو قوی کرتا ہے اور دوسرا وہ کہ واقع ہونے آفت سے اعضای عدیم الحس
کو خبر دیتا ہے جیسے کلیجا اور تلی اور پھیپھڑا کہ یہ حس نہین رکھتی لیکن غشای عصبی ان پر پوشیدہ ہی تو اگر اعضا
مذکورہ مین ورم ہو یا بسبب ریح کے متمدد ہون بسبب ثقل ورم کی اور تفرق ریح کی غشا اونکی کہ نخید اوپر
متفرق ہوتی ہے آدمی معلوم کرتا ہے کہ درد بیچ کون عضو کی ہی اور جاننا چاہیے کہ دماغ کو مبدء اعصاب
کہا ہے ساتہ اوسکے بعضے اعصاب نخاع سے جمی ہین اور یہ اس سبب سی کہ نخاع دماغ سی پیدا ہوا ہے پس
چونکہ نخاع سے جا گویا دماغ سے جا اس سبب سے کہ مبدء المبدا ایک چیز کا مبدء اس چیز کا ہے **فائدہ**
اگر کہین کہ ثابت ہوا ہے کہ اعصاب سواے عصبہ مجوفہ آنکھ کی سب غیر مجوف ہین پس روح نفسانی کیونکر
اونمین نافذ ہو کر اعضا کو پہونچتی ہی اور مواد بلغمی کس طرح اونمین تداخل کر کے فالج وغیرہ پیدا کرتی ہین
جواب اسکا یہ ہی کہ ہرچند اعصاب مین جوف نہین ہی لیکن مسام اور مسالک تنگ اعصاب مین ہین پس واسطے
نفوذ روح کی کہ جسم لطیف ہی اسیقدر منفذ کفایت کرتے ہین ساتہ اسکے روح نافذ بھی قلیل المقدار ہوتی ہی غالباً
اور قید غالب کی اسواسطے ہے کہ روح نافذ بیچ عصبہ مجوفہ کی کثیر المقدار ہی لہذا وہ عصبہ مجوف پیدا کیا گیا تو جسم کثیر
اونمین گنجایش کرے اسواسطے کہ جب تک مکان وسیع نہین ہوتا جسم کثیر اوسمین گنجایش نہین کر سکتا اگرچہ لطیف
ہو لیکن بلغم کہ نسبت سی اعصاب مین تداخل کرتا ہی بیچ نہایت رقت اور قلت کے ہوتا ہے اور وہ بھی بزور دافعہ
پس مادہ بادی فرسی بیچ مسالک تنگ کی نفوذ کر سکتا ہے یقیناً اور جو بعضی اعصاب دماغ سی جمی ہین اور بعضی
نخاع سی جیسا کہ تن کہتا ہی کہ تنقسم الی ما ینبت من الدماغ او منقسم ہوتی ہین اعصاب طرف دس چیز کی جمی ہین دماغ سی
وہی سبعۃ ازواج اور جو دماغ سی جمی ہین سات جوڑ ہین پوشیدہ نرہی کہ اعصاب دماغی بیچ حس اور حرکت کو استفادہ
نہین کرتے ہین مگر اعضای سر کی اور مونہہ اور حشا جیسا کہ مشروحاً کہا جاتا ہی لیکن جلد منہ کی اور باقی اعضا
سا اور معدہ اور سواے احشای باطنہ کی حس اور حرکت کو اعصاب نخاعی سی استفادہ کرتے ہین جیسا کہ ہم بیان کرینگی
انشاء اللہ تعالی اور بیان اسکا سات شعبی مین کیا جاتا ہے **شعبہ پہلا** جان تو کہ زوج پہلا عصب دماغی سے

غور طیفین مقدمین دماغ سے نکلا ہی نزدیک زائد تین سے کہ مشابہ حلمتی الثدی یعنی سر پستان کی ہین اور یہ دونون عصب مجوف ہین اور مقدار انکی تجویف کا اس سی زیادہ نہین ہی کہ سوئی اوسمین گنجایش کرے اور جو عصب کہ داہنی طرف سے آیا ہے بائین آنکھہ کی طرف اوترا ہی اور جو بائین طرف سے آیا داہنی آنکھہ مین آیا ہی اور یہ شکل تقاطع صلیبی کی اوکے سر اونکا کہ طرف آنکھہ کی آیا ہے تھوڑا کشادہ ہی کہ اوپر رطوبت زجاجی کی شامل ہوا ہی اور بیچ وسط کی کہ ملتقی انکا ہی دونون سی ایک فضا حاصل ہوئی ہی کہ اوسکو مجمع النور کہتی ہین اور نفع ایک فضا کی دو مجری سی اس مقام مین وہ ہی کہ دونون آنکھہ سی ہر چیز ایک دیکھی جاوی اور اگر ایسا نہوتا یعنی ایک فضا حاصل نہین ہوتی بلکہ دو فضا رہتی ہر ایک چیز دو دکھلائی مانند احول کی کہ مجمع النور مین التوا اوس کا خارج ہی ایک چیز دو دیکھی جاتی ہین اور جالینوس کہتا ہی کہ عصب راست اور عصب چپ درمیان دماغ مین آپسمین ملاقی ہوئی ہین اور اسجگہ مین مجوف دونون کی ایک ہو گئی ہین پس جو عصب کہ جانب راست سی آیا ہی داہنی طرف میل کرکے داہنی آنکھہ مین آیا اور جو عصب کہ بائین جانب سی آیا بائین طرف میل کرکے بائین آنکھہ مین آیا ہی نہین ہوسکتا ہی اور جان تو کہ تنقیح اس بات کی تشریح سی نہین ہوسکتی بالجملہ مطلب حاصل ہے کہ مجمع النور دونون صورتمین ایک ہی اتصال و انفصال عصب کا **شعبہ دوسرا** جان تو کہ زوج دوسرا اعصاب دماغی سی پیچھے زوج پہلے کی جاتا ہی مائل طرف جبتی اور طرف آنکھہ کی اوترا ہی داہنا داہنی آنکھہ مین اور بایان بائین آنکھہ مین اور سوراخ نقرہ سی کہ اوپر مقلہ کی شامل ہی نکلکر بیچ مقلہ آنکھہ کی منشعب ہوا ہے چھہ شعبی سی اور ہر شعبہ ساتھہ ایک عضلہ کی عضلات آنکھہ سی ملا ہی واسطی پہونچانی حس و حرکت کی آنکھہ مین اور یہ زوج دوسرا بہت غلیظ واقع ہوا ہی یہانتک کہ غلظ اوسکا مقابلہ اور برابری کرتا ہی اوسکی نرمی کو اور اسی سبب سے قادر ہوتا ہی اوپر تحریک کی اسواسطے کہ عصب کو رمبد ہے دور نہین گیا تو سختی کو حاصل کرے بلکہ منتہی اوسکا اوسجگہ ظاہر ہوتا ہی فصل کا ہی اوسکے سبب سے کہ نہایت نرم ہے قریب ہے **انتباہ** اگر کہین کہ اعصاب دماغی بطن موخر سی جو ہین اور اعصاب جسی بطن مقدم سی پس نسبت حرکت کی طرف زوج دوسری کی نسبت اوسکا مقدم دماغ کی سطح جائز ہوتی ہی ہم کہینگے کہ قواعد کلی اطبا کی اکثر یہین اسی قسم سی ہو تعیین حرکت کی اعضا موخر سی ورنہ حاصل ہوتا حرکت کا بعضے اعضا مقدم دماغ سی اور اسطرح حاصل ہوتا حس کا بعضے اعضا موخر دماغ سی بھی تحقق ہی جیسا کہ آگی معلوم ہوگا **فائدہ** جو اعصاب کہ دماغ سی جو ہین ایک کی لیے ایک مخرج مخصوص ہی کہ اوس سے نکلتا ہی اور اپنی مقاصد کو پہونچتا ہی اور اس مخرج کو منفذ کہتی ہین اور ثقبہ بھی اور جس جگہ سی ثقبہ مذکور ہوگا یہی مخرج ہوگا **شعبہ تیسرا** جان تو کہ زوج تیسرا اعصاب دماغی سی اوس موضع سی کہ مشترک ہی درمیان مقدم دماغ اور موخر دماغ کی جاتا ہی متصل قاعدہ دماغ کی اور بعد جنبی کی ساتھہ زوج چوتھی کی ملکر تھوڑا املا ہو گیا ہی اور پیچھے جدا ہو کر جا شعبے ہوکر انفصال

شعبون کی اور تفصیل شعبی شعبون کی مفصل کہی جاتی ہی جان تو کہ شعبہ پہلا مخرج عروق سباتی سی نکلا ہی اور طرف
گردن کی منحدر ہوا یہانتک کہ حجاب سینہ تک پہونچا پس پراگندہ ہوا بیچ صفاق اور احشا کو سوای حجاب ... کی اور
احشای مذکورہ معدہ اور امعا ہین اور شعبہ دوسرا اون سوراخون سی کہ بیچ ہڈی صدغ کے ہین نکلا اور جب مخرج سی تجاوز
کرتا ہی ملتا ہی بعضی شعبون کو کہ زوج پانچوین سے جدا ہوتے ہین اور بیان اوسکا آویگا اور شعبہ تیسرا اسی
مخرج سی اور منفذ زوج دوسرے سے نکلا ہی اور تین شاخ ہوا شاخ پہلی طرف ناحیہ ماق اکبر کی میل کیا اور بیچ عضلہ صدغین اور ماضغین
اور حاجبین اور جفن اور جبہہ کی متفرق ہوتی ہے اور شاخ دوسری اون ثقبون مین نافذ ہوتی کہ نزدیک لحاظ کی ہیں
ماق اصغر کے واقع ہین بعد اسکی باطن ناک مین پہونچی اور بیچ ابقہ مستبطنہ ناک کی متفرق ہوتی ہے اور شاخ
تیسری [illegible] ہوتی ہے کہ بیچ ہڈی وجنہ کے ... ہی اور یہان متفرق [illegible]
[illegible]
[illegible] اعضای ظاہر [illegible] اور لب علیا [illegible] ہوتی ہے اور شعبہ چوتھا
زوج سے [illegible] سے جدا ہوا ہے اور بیچ فک اعلی کے نافذ ہو کر [illegible] مین آیا ہے بعد اسکی
نکلا بیچ [illegible] ظاہری زبان کے متفرق ہوا اور حس ذوق کو پہونچاتا ہے اور جو اس شعبہ سی اور متفرق ہوکر
فاضل رہا بیچ اصول اسنان کے اور لثات سفلی کی اور لب اسفل کے پراگندہ ہوا ہی بیان زوج تیسری کا
اور بیان اوسکی شعبو نکا اور بیان اوسکی شعبی شعبون کا شعبہ چوتھا جان تو کہ زوج چوتھا اعصاب دماغی سے بیچ
زوج تیسری سی جدا ہے مائل زیادہ طرف قاعدہ دماغ کے اور ساتہ زوج تیسری کے ملا ہی جیسا کہ کہا گیا
ہے جدا ہوکر حنک مین آیا اور حس ذوق کو وہان پہونچاتا ہی اور زوج چوتھا چھوٹا ہی لیکن سخت زیادہ ہی بنسبت
زوج تیسری کے اسواسطے کہ وہ حنک مین آیا ہی اور صفاق حنک کا سخت زیادہ ہے صفاق زبان سی اور محل سخت کو
حال بہی سخت مناسب ہے شعبہ پانچوان جان تو کہ زوج پانچوان اعصاب دماغی سی اگرچہ دو فرد گنا گیا ہے
لیکن ہر فرد اوس کا [illegible] مشقوق ہوکر بالمناصفہ اور بشکل مضاعف کے ہی بلکہ اکثر اطبا اس امر پر ہین کہ ہر ایک فرد انکا ایک زوج ہے
بالجملہ زوج مذکور دو جانب دماغ سے جدا ہی اور قسم پہلی ہر زوج اوسکی سی طرف غشای مستبطن [illegible] کی آیا ہی اور بالکل اوسمین
متفرق ہوا اور قسم مذکور جزو مؤخر دماغ سی جدا ہی اور حس سمع کی اسی سی ہی لیکن قسم دوسری اوس سی چھوٹی زیادہ ہے قسم
پہلی سی اور [illegible] عظم حجری سی نکلا ہی اور بعد نکلنے کے ساتہ عصب زوج تیسری کی ملکر اکثر اوس سے طرف ناحیہ حنک کی اور عضو [illegible] بڑی
[illegible] اور باقی طرف منفذ صدغین کے اور جو آلہ حس کا مکشوف اور ظاہر چاہیے تاکہ وصول آواز کا اوسمین آسان ہو

اور عصب [illegible] ان کے لیسبب [illegible] کو موخر دماغ سے نہ سخت پیدا کیا گیا اور اسطرح اس کام کی مخصوص ہوا شعبہ چھٹا جان تو کہ

پہلا عصبہ [illegible] مؤخر دماغ سے جدا ہوا اور وہ ساتھ زوج پانچوین کی شدید الاتصال ہی اور ساتھ اوسکی اور لطیفہ کے مشدود ہو کر گویا وہ دونوں

ایک ہو گئی [illegible] زوج مذکور جدا ہو پانچوین سے جدا ہو کر تین شاخ ہو اور ہر شاخ اوس [illegible] کہ بیچ منفذ ای درز لامی کی واقع ہی نکلتا ہی

مطابق اسکی ایک شاخ اوس سے طرف عضلات حلق کی اور عضلہ جز زبان کی گیا تو زوج ساتوین [illegible] کی تحت آیا ہی [illegible]

شاخ دوسری طرف عضلہ کتف کی اور اوس سے جز کہ وہ قریب کتف کی متحد ہوئی اور اکثر اوسکی بیچ عضلہ [illegible] کہ اوس

کتف کی [illegible] ہوئی اور شاخ تیسری کہ اون دونوں شاخ سے بڑی ہی طرف [illegible] کی منحدر ہوئی اوس راہ سے کہ

باقی [illegible] سے نکلتی ہی اور شاخ مذکور ساتھ عرق سباتی کی بیچ [illegible] کہ جگہ اوترنی اوس شاخ کی اور جگہ

عرق سباتی [illegible] مشدود اور مربوط ہوئی ہی [illegible] شاخ برابر حنجرہ کی پہونچی ہی کئی شعبی شاخ اوسی جدا ہوتی ہین

اور عضلی [illegible] تک کہ سر اون عضلون کا اوپر ہی اور حنجرہ اور غضاریف حنجرہ کو اوٹھاتی رہتی ہین پہونچتے ہین پس جو

شاخ مذکور نیچا اوتر کرتی ہی حنجرہ سے شعبی اور اوس [illegible] نکلتی ہین اور صعود کر کے ساتھ عضلی حنجرہ کی کہ سر اون عضلون کا اوپر آتا

اور وہ عضلی بیچ انطباق اور انفتاح طرجہالی کی مددگار ہین پہونچتی ہین اور اس سبب سے کہ اسی شاخ کا شعبہ اوپر

آتا ہی [illegible] جذب عضلات مذکور کے وقت حاجت کے اس شاخ کو عصب راجع کہتے ہین پس شاخ مذکور بالکل منحدر ہوئی ہی

اور شعبہ کئی اوس سے نکلکر بیچ اغشیہ حجاب اور صدر کی اور اوسکی عضلات کے اور بیچ دل اور ریہ اور وہ اور شرائین کی بیچ [illegible] کی بیچ متفرق

ہو گئی ہین [illegible] باقی بیچ حجاب صدر کی نافذ ہوئی اور بیچ اغشیہ احشا کے پراگندہ ہو کر ساتھ معدی عانہ کے منتہی ہوتی ہی شعبہ ساتوان جان تو کہ

زوج ساتوان اعصاب دماغی سے اوس موضع سے کہ مشترک ہی [illegible] دماغ اور نخاع کی نکلا ہی اور اکثر اوسکی بیچ عضلہ محرکہ زبان کی اور بیچ اوس

عضلہ کی کہ مشترک ہی بیچ ورقی اور لامی کی متفرق ہوا ہی یعنی تشریح اعصاب دماغی کی پہلون ہاس [illegible] بعض الاعضاء اور

حاصل ہوتی ہی لیسبب اعصاب دماغی کی حس حواس پانچون کی اور اعضا کی جیسا کہ مذکور ہوا اور دلیل تنبت من النخاع اور منقسم ہوتا ہی عصب طرف اور جیح

کہ حقیقی مین شمول ہی یعنی حرام مغز سے اور جو بات تشریح اعصاب دماغی سے فارغ ہوا شروع کیا بیچ تشریح اعصاب نخاعی کی جیسا کہ کہتا ہو کہ

اعصاب تنشوت [illegible] بیچ لہ العصب کہ نخاع سے نکلی ہین اکتیس زوج ہین اور ایک فرد تہا کہ زوج نہین رکہتا اور یہ عصب [illegible] گویا کہ یہ عصب

[illegible] اعصاب شاخ [illegible] مانند سیری درخت اور شاخون کی اور بیان اعصاب نخاعی کا چار قسم مین کیا [illegible] شعبہ بیچ اعصاب شاخی کی کہ

فقری گردن [illegible] اس وہ آٹھ زوج ہین اور ہر زوج اوسکی جدا جدا مذکور ہوتا ہین جان تو کہ زوج پہلا نکلا ہی اور بیچ ثقب کہ بیچ پہلی فقری کی ہین اور بیچ

عضلی [illegible] ہو اور یہ زوج [illegible] نسبت ہوتا ہی لہذا دوسری زوج کی جگہ نقصان کا کیا لیکن دوسرا زوج نکلا ہی اوس سوراخ سے کہ بیچ بیان

فقری [illegible] کی واقع ہین اور وہ [illegible] رہتا ہو کر اعلی تمام کی طرح صعود کیا ہی اور قدام [illegible] منعطف ہو کر اوپر طبقہ خارج کی [illegible]

دو کان کی بیچ ٹھہرا ہے تو تدارک کرے قصور زوج پہلی کا اور پہونچاتا حس لمس کا سر مین اکثر اسی زوج سے ہوتا ہے
لیکن تیسرا زوج نکلا ہے اون دو سوراخ سے کہ درمیان دوسرے فقرے اور تیسرے کی واقع ہین اور ہر ایک فرد اوسکی
دو شاخ ہوکر ایک شاخ بیچ عمق عضلہ گردن کی کہ وہان آیا ہے متفرق ہوئی ہے پس طرف فقرون کی صاعد ہوکر بعد
پہونچنے کی برابر فقرون کی اونکی جڑون مین پراگندہ ہوتی ہے بعد اسکی طرف سران فقرون کی بلند ہوتی ہے اور
ملتی ہے ساتھ رباطون غشائی کی کہ سناسن سے اسجگہ تک جمی ہین بعد اسکے منعطف ہوکر نفوذ کرتی ہے طرف دونون
کانکے واسطے تحریک عضلون کانکے اور شاخ دوسری طرف قدام کی میل کرکے عضلہ عریضہ تک کہ اوپر کتف
کی ہے پہونچی ہے اور بیچ شروع صعود کی ساتھ اس شاخ کی عروق اور عضلات کہ حافظ اوسکے ہین لپٹی ہوئی ہین
واسطے تقویت اوسی شاخ کی تو ہوجاوے قوی تر اپنی ذات مین اور شاخ مذکور کبھی ملتی ہے ساتھ عضلہ صدغین
کے اور فضلہ کانون کی بیچ چوپاؤن کی اور پراگندہ ہونا اوس شاخ کا اکثر بیچ عضلے رخسارونکی سے ہے
لیکن زوج چوتھا نکلا ہے درمیان فقرے تیسرے اور چوتھی سے اور یہ بھی مانند تیسری زوج کی دو شاخ رکھتا ہے
اور ایک شاخ قدام مین آئی اور دوسری خلف مین گئی اور شاخ مقدم صغیر ہے لہذا زوج پانچوان اسکی ساتھ ملا ہے
اور لوگون نے کہا کہ اس شاخ سے ایک شعبہ مانند جالے مکڑی نکلا ہے اور اوپر عروق سباتی کی ممتد ہوا اور اوپر دونون
شق حجاب منصف صدر کے گذر کر حجاب حاجز کو پہونچا ہے اور شاخ دوسری کہ مڑی ہے طرف خلف کی منعطف ہوکر
بیچ عمق عضلے کی ظاہر ہوتی ہے اور طرف سناسن کے نکلی ہے اور شعبے اوسکے طرف اوس عضلے کی کہ درمیان سر اور گردن کے
مشترک ہین پہونچی ہین پس اپنی غایت تک پہونچکر منعطف ہوئے طرف قدام کی اور متصل ہوئی ہے ساتھ عضلے
خد اور کانونکے بیچ چوپاؤن کی اور لوگون نے کہا ہے کہ یہانسے طرف پٹھے کی منحدر ہوتی ہے لیکن زوج نکلا ہے درمیان
چوتھے اور پانچوے فقرے سے اور یہ بھی دو شاخ ہوا ایک اوس سے کہ مقدم کو آئی ہے چھوٹی ہے طرف عضلے
رخسارون کی اور اوس عضلہ کی کہ اوندھا کرتا ہے سر کو اور اوس عضلے کی کہ مشترک ہے درمیان سر اور گردن کی پہونچی
اور شاخ دوسری کی دو شعبے ہوئے ایک شعبہ درمیان شاخ اول و شعبہ ثانی کی واسطہ ہوا اور اوپر کتف کی آیا اور ہوا
چھٹی زوج اور ساتوین سے ساتھ اس شعبہ کی ملا ہے اور دوسرا شعبہ ساتھ شعبون زوج پانچوے اور چھٹے اور ساتوین
کے ملا اور بیچ وسط حجاب کے نافذ ہوا ہے لیکن زوج چھٹا اور ساتوان اوٹھا ہوا اوسطرح درمیان فقرے ... بعد دوسرے کی نکلا
جیسا کہ زوج اٹھوان اوس بقیہ سے کہ مشترک ہے درمیان آخر فقرے گردن کی اور پہلے فقرے پیٹھ کی نکلا ہے اور شعبے اون کے جو اوپر
منتشر ہین بلا اختلاط ہین لیکن اکثر شعبے زوج چھٹے کے طرف سطح کتف کی آئے ہوئے اور وہان سے تجاوز نہین کیا اور ٹھہرا اوس سے

ساتھہ عضلی سر اور گردن اور پشت اور مرکز حجاب کے پہونچکر ساتھہ شعبی زوج خامس کے مصاحب ہوا ہے لیکن زوج ششم اون طرف جل ساعد کے آیا ہے اور ساتھہ عصب پہلی فقرون سینہ کے ملا اور اسی زوج سے کچھہ بھی حجاب کو نہین پہونچا شعبہ دوسرا بیچ اون اعصاب نخاعی کے کہ صدر کے فقرون مین محصور ہین یعنے فقرہی پشت کی اور یہہ بارہ زوج ہین پہلا زوج درمیان فقرہ پہلے اور دوسرے سے نکلکر دو شاخ ہوا ایک شاخ کہ بڑی ہے بیچ عضلات اضلاع کے اور عضلی پشت کی متفرق ہوئی اور شاخ دوسری طرف اضلاع کے آتی پھر دراز ہو کر ساتھہ زوج آٹھوین گردن کی مختلط ہو کر ساعد اور کف دست کو پہونچتی ہے واسطے پہونچانے حس اور حرکت کے اسی سبب سے ذات الجنب مین کبھی درد ہاتھہ مین ہوتا ہے لیکن دوسرا زوج نکلتا ہے اوس سوراخ سے کہ متصل ثقبہ مذکورہ کی ہے پس ایک جزو اوس سے طرف ظاہر عضد کی متوجہ ہو کر افادہ حس کا عضد کو کرتا ہے اور بقیہ ساتھہ باقی ازواج کی جمع ہو کر پھر جدا ہوتا ہے اور متوجہ ہوتا ہے طرف اوس عضلی کے کہ اوپر کتف کی موضوع ہین اور اون عضلوں کے کہ اوپر پشت کے موضوع ہین لیکن زوج تیسرا اور چوتھا اور پانچوان [illegible] سوین تک ہر ایک اپنے نکلتا ہی اون ثقبون سے کہ درمیان فقرون کے واقع ہین لیکن زوج گیارہوان اور بارہوان نکلتے ہین اون ثقبون سے کہ بیچ فقرہ گیارہوین اور فقرہی بارہوین کے واقع ہین فائدہ ان اعصاب فقار صدری سے جو اعصاب کہ سینے کے فقرون سے نکلے ہین دو وجہ سے باہر نہین ہین یا یہہ کہ شعبی اونکی کتف مین آئے ہین یا عضلی پشت مین اور اون عضلون مین کہ درمیان اضلاع خلف کے واقع ہین اور اوپر خارج سینے کے موضوع ہین آئی ہین اور جو اعصاب کہ فقرون اضلاع زور سے نکلے ہین پہونچتی ہین درمیان اضلاع کے اور عضلی بطن کے اور ہمراہ شعبی ان اعصاب کی جاری ہوتے ہین اور وہ اور شرائین اور انکے مخارج مین اکثر نخاع کو پہونچتی ہین شعبہ تیسرا بیچ اون اعصاب نخاعی کے کہ فقرون قطن سے مخصوص ہین اور یہہ پانچ زوج ہین اور ازواج مذکورہ السابقین مشترک ہین اس امر مین کہ ہر ایک اپنے نکلا ہے ثقبہ مخصوصہ اپنی سے پس ایک جزو اوس سے ساتھہ عضلی پشت کے اور ایک جزو ساتھہ عضلی بطن کے اور ساتھہ عضلی مستبطنہ پشت کے پہونچتا ہے لیکن تین زوج اوپر کے ملی ہین ساتھہ اوس عصب کے کہ نازل ہوا ہے دماغ سے اور دو زوج اسفل بڑی بڑی شعبی ہو کر شعبی اسکی طرف ناحیہ ساقون کی آئی ہین اور ساتھہ ان شعبون کے ایک شعبہ زوج تیسری سے اور ایک شعبہ پہلے اعصاب عجزی سے ملا ہی لیکن یہہ دونون شعبی کہ اوس مین ملی ہین مفصل ورک سے تجاوز نہین کیا ہی بلکہ بیچ عضلی ورک کے متفرق ہو کر رہگئی ہین اور شعبی دو زوج مذکور کے وہان سے تجاوز کر کے ساقون تک ممتد ہوئی ہین فائدہ جو عصب

کہ طرف پانون کے آیا ہے یعنی اوس سے ظاہر اور نمایان اور بعض بیچ عضلی کے مخالف اور مستتر ہے اور اس سبب سے
کہ واسطے اوس عضلی کے کہ ناحیہ عانہ سے چڑہتا ہے کوئی راہ طرف پانون کے نہتی نہ پیچہے سے اور نہ باطن فخذون سے
ایک فرد اوس عصب سے کہ ساتہ عضلون پانون کے خاص ہے جاری ہوکر طرف جوف کے نافذ ہوا اور بیچ اوس
مجرے کے کہ طرف خصیون کے ہین عضلی عانہ تک پہونچا پس منحدر ہوا طرف عضلہ رکبہ کے شعبہ جو تہا بیچ اون اعصاب
نخاعی کے کہ فقرون عجز اور عصعص مین تقسیم ہوتی ہین یہہ چہہ زوج ہین اور ایک فرد لیکن پہلا زوج ان سی ساتہہ
عصب قطنی کے ملا ہے اوپر قول بعض لوگون کے اور ازدواج باقی اور فرد کہ سبہون مین اخیر ہے اور اخیر فقرون عصعص سے
جما ہے متفرق ہوئے ہین بیچ عضلی مقعد کے اور بیچ قضیب کے اور بیچ مثانہ اور رحم اور غشای بطن کے اور بیچ
اجزاے انسی داخلی ہڈی عانہ کے اور بیچ اوس عضلی کے کہ منشعب ہوا ہے ہڈی عجز سے یہ تہی تشریح اعصاب
نخاعی کی فائدہ درمیان دو فقرون کے دو سوراخ واقع ہین کہ اعصاب اوس سے نکلتے ہین بخلاف چار
فقرون کے کہ سوراخ خود اونہین فقرون مین تنہا واقع ہے اور مخرج اونکی عصب کا ہوا ہے ایک اون فقار رقبہ سے
پہلا فقرہ گردن کا ہے اور دو فقرے فقار صدر سے کہ گیارہوان اور بارہوان ہین اور ایک فقرہ اخیر کہ عصعص یعنی ہے
اور عصب مفرد اوس سے نکلا ہے جیسا کہ کہا گیا و بہا یکون حس للاعضاء التی دون الرقبۃ و حرکاتہا اور بسبب اعصاب
نخاعی کے حاصل ہوتی ہے حس اور حرکت اون اعضا کو کہ نیچے گردن کے ہین یعنی اکثر اعضا سوای گردن کے
افادہ حس اور حرکت کا انہین اعصاب سے کرتے ہین ورنہ اوپر بیان کرچکے ہین کہ بیچ بعضے حجابون کے فقرے
اعصاب دماغی کا ہے نہ تصرف اعصاب نخاعی کا اور اسیطرح بعضی اعصاب نخاعی بیچ گردن اور سر کی بہی
پہونچی ہین اور افادہ حس اور حرکت کا کرتے ہین انتباہ اگر کہین کہ ثابت ہوا ہے کہ حس اور حرکت اکثر
اعضای تنورہ بدن کی اعصاب نخاعی سے ہین نہ اعصاب دماغی سے پس اوس صورت مین کہ فساد دماغ مین
پڑے جو مانع سبب اعصاب دماغی کا ہو چاہیے کہ ضرر اوسکا اون اعضا مین کہ تصرف اعصاب نخاعی کا اونمین ہے
ظاہر نہو لیکن حال یہ ہے کہ بیچ سکتہ اور صرع کے ہم دیکہتے ہین کہ بیچ حس اور حرکت سب اعضا کے فتور ہوتا ہے
جواب اسکا یہہ ہے کہ اگرچہ بیچ اعضای تنورہ بدن کے افادہ حس اور حرکت کا اعصاب نخاعی سے ہے
لیکن اعصاب مذکورہ واسطی سے زیادہ نہین ہین اور مبدء حقیقی انکا کہ نخاع ہے وہ بہی مبدء اور منشا
قوای حساسہ اور محرکہ کا نہین ہو فیضان روح نفسانی کا طرف نخاع کے کہ خلیفہ دماغ کا ہے اور وہان سی سب اعضا کو
بواسطہ اعصاب کی نہین ہوتا ہے مگر دماغ سے کہ محل روح اور قوت نفسانی کا ہے کہ حس اور حرکت اوس روح اور قوت سے

پہنچی

تعلق رکھتی ہے اور ظاہر ہے کہ جسوقت سدہ اور اصل کے سدہ ہوا ہو وقت مذکور قوت مخارج کے نافذ نہین ہوتی ہے
کما ینبغی یا بالکل باعتبار رافع ہونے سدہ کے اور بالضرور بیچ حس اور حرکت سب اعضا کے فتور ہوگا اما الاوتار فہی

توضیح الاوتار

اجسام تنبت من اطراف العضل اوتار جمع وتر کی ہے اور وہ جسم ہین کہ جمع ہین سر عضلون سے آور تالیف اون تارکی
عصب اور رباط سے ہے اور اکثر اوس عصب اور رباط سے کہ عضلی سے نکلتی ہین متولف ہوے ہین جیسا کہ
بیچ تشریح عضلہ کے کہا جاویگا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ہوسکتا ہے کہ غیر عصب اور رباط سے مخلوق ہون
اور اس امر مین علما کے بہت قول ہین مگر جو قول کہ اقرب لصواب ہے کہا گیا اور گمان نہو کہ ہر عضلی سے
وتر نکلا ہے اسواسطے کہ بعضے عضلی وتر نہین رکھتے ہین جیسے عضلہ پیشانی کا کہ وتر نہین رکھتا ہی اور وجہ شمار
کرنے اوتار کی بیچ اعضاے مفرد کے ساتھ اس امر کے کہ وہ عصب اور رباط سے مرکب ہین بیچ بیان
اعضاے مفرد اور مرکب کے گذر چکی ہین شبیہۃ بالعصب مشابہ ہین عصب سے بیچ رنگ اور طبع کے اور بیچ قبول
کرنے حرکات مختلف کے اور اوتار متوسط ہین بیچ نرمی عصب کے اور سختی رباط کے اور یہی صاحب
حس ہین اور یہی صاحب حرکت تتصل اطرافہا بالاعضا مثلا فی الاعضاء المتحرکۃ پس ملاقی اور متصل ہوتی ہین
اوتار اعضاے متحرکہ کو یعنی طرف اخیر وتر کا کہ مقابل اوسکے بنت کی ہے اعضاے محرکہ کو ہوپنچا ہے فتارۃ
تجذبہا بانجذابہا پس کبھی جذب کرتے ہین اور کہینچتے ہین اعضا کو بسبب کہینچنے اپنے کے وتارۃ ترخیہا
باسترخائہا اور کبھی سست کرتی ہین اور منبسط کرتے ہین اعضا کو بسبب استرخاے اپنی کے جاننا چاہیے
کہ سبب ظہور حرکت اعضا کی عضلات ہین جسوقت عضلہ متشنج اور مجتمع ہوتا ہے اور اپنے مبدء کی طرف
رجوع کرتا ہے وتر بھی بہ تبعیت اوسکی کہنچ جاتا ہے اور اعضا کو کہینچتا ہے اور جسوقت عضلہ منبسط ہوتا ہی
اور طرف خلاف مبدء کے رجوع کرتا ہے وتر بھی سست ہوتا ہے اور بالضرور استرخا یعنی انبساط
بیچ اعضا کے ظاہر ہوتا ہے والقابض والباسط ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو واما الرباطات فہی اجسام

توضیح الرباط

شبیہۃ بالعصب لیکن رباطہا پس وہ اجسام ہین کہ عصب کے مشابہ ہین رنگ اور قوام مین لیکن سفیدی
اور سختی اونکی زیادہ ہے سفیدی اور سختی اعصاب سے اسواسطے کہ رباط ہڈی سے جمتا ہی اور عصب
دماغ اور نخاع سے اور مراد شدت صلابت سے یہان عسر الانعطاف ہے نہ عدم الانعطاف کما لا یخفی
تاتی من العظم الی اللحم رباط آتا ہے ہڈی سے طرف گوشت کے و توصل بین طرفی عظم المفاصل و بین
اعضاء اخری اور ملا دیتا ہے رباط درمیان دو طرف ہڈی مفصل کی یا درمیان اعضاے اور کی یعنی بعضے رباط

ہڈی گوشت سے کہ اوس او سکی بعض واسطے ارتباط ہڈی مفصل کے ساتھ آپس کے یا ارتباط اور عضو کے بیچ
آپس کے یا جملہ منفعت رباط کی معلوم ہے اور دوسری منفعت یہ ہے کہ رباط اور عصب منتشر ہوں اور شاخ
شاخ ہوں اور باہم متشبک ہوویں اور درمیان اونکا گوشت سے پر ہووے اور عضلہ پیدا ہووے پس
شاخین رباط کی اور شاخین عصب کی عضلہ سے سر نکالتی ہین اور وتر اونسے پیدا ہوتا ہے جیسا کہ کہا گیا اور
بعضی غشائین بھی رباط سے پیدا ہوتی ہین جان تو کہ جو رباط عضلی مین آیا اوسکا نام مطلق رباط چاہیے
یعنی سوا اسی رباط کے اور نام اوسکا نہین ہے بخلاف اوس رباط کے کہ جو واسطے اتصال عظام متصل کی یا واسطے
اتصال اور اعضا کے مخصوص ہے اور ایک عضو کو ساتھ دوسرے کے باندھتا ہے کہ اوسکو عقب بھی کہتے ہین واسطے
مشابہت کے ساتھ عقب قوس کی اور عقب قوس اوس چیز کو کہتے ہین کہ اوپر کمان کے لپیٹتے ہین واسطے مضبوطی
کے اور فارسی مین اوسکو زہ کمان کہتے ہین اور رباط مذکور بھی جو واسطے استحکام کے مقرر ہے اوسکو اس نام سے پکارتے ہین
اور رباط حس نہین رکھتا ہے اور نفع حس نہ ہونا رباط کا یہ ہے کہ بوجہ کثرت حرکت عضلات کے اور وقوع ہونے رگڑ کے
اوسمین تکلیف اور اذیت اوسکو نہو واما العضلات فھی اجسام لحمی الجسد لکن عضلی پس وہ اجسام ہین کہ گوشت
اونمین زائد ہے لہذا لحمی الجسد کہتے ہین ورنہ وہ مرکب ہے جیسا کہ ماتن کہتا ہے وترکیبھا من اللحم المحض
ومن العصب والاوتار والرباطات اور ترکیب عضلی کی گوشت خالص سے ہے اور عصب اوتار اور رباطات
سے جیسا کہ کہا گیا کہ شاخین رباط اور عصب کی کہ اسمین بن جاتی ہین اور خلل اور کاواکی اونکی گوشت سے بھری
جاتی ہے اور عضلہ بھی ہے اور بعد خلقت عضلہ کی شاخین کہ اوس سے نکلتی ہین وتر پیدا ہوتا ہے پوشیدہ نہ ہے کہ بیچ وسط
عضلی کے لنبائی مین ایک جسم عصبی مانند محور کے ہے کہ اوسکو محور عضلہ کہتے ہین اور محور مذکور حقیقت مین بیچ
سر عضلہ کے ہوتا ہے لیکن بڑی عضلون مین نمایان ہے اور چھوٹے عضلون مین مانند عضلی پلک کی بکم نمایان ہے اور
وتر اگرچہ بیچ ترکیب عضلہ کے دخل نہین رکھتا ہے کما لا یخفی لیکن اس سبب سے کہ سر عضلی کا نسبت وتر کا ہے
گویا عضلہ بھی اوس سے مرکب ہے اور ماتن نے جو غشا کو بیچ ترکیب عضلی کے ذکر نہ کیا اسکی وجہ ثابت ہے
کہ یہ بات ظاہر تھی بیان کرنا اسکا ضرور نہین ہے یا یہ زعم کیا کہ جو غشا اوسکو اوپر محل ہے اور متداخل نہین ہے اوسکے
قوام مین پس اوسکو بیچ ترکیب کے دخل نہین ہے اور ساتھ اسکے اگر بجای اوتار کے غشا کہنا خوب تھا ومنفعتہا ان
تحرک الاعضاء بمجاذبۃ الاوتار لہا اور نفع عضلون کا یہ ہے کہ حرکت دیوین اعضا کو نزدیک ارادہ طبیعت کی بواسطے
مدد دینے اوتار کے اونکو وان تکسو العظام اور نفع دوسرا عضلون کا یہ ہے کہ ہڈیون کی پوشش ہون جو عضلی اوپر سے

ہڈیون سے موضوع ہوا ہین موجب عدم تضرر ہڈیون سے اور اسواسطے کہ ہوا ہین بسبب پہونچنے سردی اور گرمی کے اسواسطے کہ عضلہ مرکب ہے اعضای بارد وحار سے بسبب اعتدال اسپنے فرج کے پناہ اعضای باطنہ دہنے کا ہوتا ہے سردی اور گرمی سے ویحقن الحرارۃ الغریزیۃ فی البدن فیمنعہا عن التحلل یعنی بند رکہتا ہے حرارت غریزی کو بیچ بدن کے اور اوسکو منع کرتا ہے تحلیل سے بوجہ مسامات کے بسبب کثیف ہونے جرم کے فائدہ عضلہ نزدیک شیخ کے اعضای مرکبہ سے ہے لیکن مولف اس امر مین تابع قول جالینوس کا ہو کر اوسکو اعضای مفردہ سے شمار کرتا ہے اور وجہ اوسکے شمار کرنے کی اعضای مفردہ سے بیچ شروع بحث مفردات مرکب کے بیان کی گئی ہے اور سب عضلی بدن کے پانچ سو اونتیس ہین ۵۲۹ اور جو تفصیل انکی اسقدر ضروری نہ تھی مجملاً کفایت کیا گیا واما العروق الضوارب التی تسمی الشرائین لیکن وہ رگین کہ اوچھلنے والی ہین اونکا شرائین نام ہے فہی اجسام عصبیۃ مجوفۃ پس وہ اجسام عصبی مضاعف ہین یعنی دو تہ کی ہین تاتی من القلب آتی ہین یعنی نکلتی ہین دل سے اور درمیان مین کاواک ہین یعنی خالی جیسا کہ رگون کو لازم ہے لیس لہا حس وحرکۃ فی انفسہا نہین ہے شرائین کو حس اور حرکت بذاتہ وفی تجویفہا روح کثیر ودم قلیل اور بیچ جوف شرائین کے روح بہت ہے اور خون تہوڑا ومنفعتہا ان تفید الاعضاء قوۃ الحیوۃ التی تحملہا من القلب اور فائدہ شرائین کا یہ ہے کہ پہونچاوین وہ غذا کو قوت زندگانی کی کہ اوٹھالاتے ہین دل سے یعنی قوت حیوانی کہ دل مین ہے اور اوسکی نفوذ کرنے کی یہی شرائین ہین بواسطے شرائین کے سب جگہ پہونچتی ہے اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ دل اور روح کو ترویح کرتی ہین بسبب انبساط اور انقباض کی اور بسبب نکالنے بخار دخانی کے جذب نسیم سے اسواسطے کہ جیسا جذب نسیم کا ریہ کی راہ سے ہوتا ہے بواسطہ شریان وریدی کی اسیطرح ہر شریان مسامات جلد بدن سے جذب ہوا کرتی ہے اور بخار دخانی کو دفع کرتی ہے کہ اوس مین ہے اسی سبب سے کہلا رکہنا بدن کا بیچ ہواے معتدل کے سبب ترویح اور تفریح تمام کا ہوتا ہے لیکن جو نزدیک ترین راہین پہونچنے ہوا کی طرف دل کے ریہ ہے فائدہ استنشاق ہوا کا منخرون اور موتہہ سے خوب ظاہر ہی اور منع کرنا نسیم کا اس راہ سے باعث ہلاکت ہوتا ہے اور اسی سبب سے کہ حیوان کو طرف پہونچنے نسیم کے ولیین حاجت شدید ہے حکیم مطلق نے شریان کو کہ بیچ ریہ کی آئی ہے ایک تہ کی مخلوق کیا تو ہوا جلد اوسمین نفوذ کرے اور حکمت بیچ حائل ہونے شریان کی یہ ہی کہ تو ہوا صاف ہو کر دلکو پہونچے اسواسطے کہ اگر دو تہا ریہ اور دل کے منفذ ہوتا اور واقع ہوتا شرائین کا درمیان عروق کے خون کی بطور راہ کی ہوتا جیسا کہ بیچ معدے اور جگر کے

تشریح شرائین

بواسطہ ماساریقا کی حاصل ہے اور بیچ جگر اور دل کے بواسطہ اوردہ کے ہوای خارجی یکدفعہ بدون توقف
اور اصلاح کے نفوذ کرتی اور دلکو ایذا اور تکلیف پہونچاتی بنا برعلی ہذا بیچ جرم ریہ کے شریان وریدی منتشر
ہوئی ہے تو وہ ہوا کہ ریہ مین آتی ہے مزاج ریہ سے اصلاح پاکر بتدریج بیچ مسام شریان کے
آوے اور دل کو پہونچے فسبحان اللہ العزیز الحکیم اور اس شریان کو شریان وریدی اس سبب سے کہتے ہین
کہ وہ بھی مانند اوردہ کے ایک طبقہ کی ہے اور فائدہ اوسکا بیچ تشریح ریہ کے آویگا فائدہ شرائین بائین
تجویف دل سے جمی ہین اسواسطے کہ داہنی تجویف اوسکی کہ نزدیک زیادہ کبد سے ہے واسطے جذب
غذا کے مشغول ہے اور نفع مجوف ہونیکا یہ ہے تو روح اوسمین بہت سماوی اور سب اعضا کو پہونچے
اور بھی خون اوسقدر کہ مدد دے روح کو اوسمین ٹھہرے اور نفع طبقی دار ہونے شرائین کا یہ ہے کہ تو روح
حیوانی کہ اصل اور مادہ زندگانی کا ہے محفوظ زیادہ رہے بواسطہ مستقیم ہونے وعاکی اور ظاہر ہے کہ جو چیز
دو طبقے رکھتی ہے اگر اوسکی ایک طبقے مین آفت پہونچے دوسرا طبقہ بیچ حفاظت اوس چیز کے کہ اسکی جوف مین
کفایت کرتی ہے اور نفع مجس ہونے شرائین کا یہ ہے کہ تو حرارت روح اور خون اور حرکت اخلاط سے
متاذی نہو اسواسطے کہ اگر صاحب حس ہوتی تکلیف دائمی حاصل رہتی اور اگرچہ حرکت شرائین کی یہ بھی ہے
لیکن اطبا کو اختلاف ہے کہ حرکت اونکی بالذات ہے یا بالقسر یا بہ تبعیت دل کے جیساکہ بحث نبض مین
کہا جاویگا انشاء اللہ تعالی اور مذہب مولف کا یہ ہے کہ وہ بالذات حرکت نہین رکھتی ہین لہذا کہا ہے کہ لیس بہا
حرکۃ فی نفسہا ورنہ حرکت اوسکی ظاہر ہے واما العروق الغیر الضوارب التی تسمی الاوردۃ لیکن وہ رگین
کہ نہین اوچھلتی اور نام اونکا اوردہ ہے فی اجسام عصبانیۃ غیر مضاعفۃ پس وہ اجسام عصبی ہین کہ ایک
طبقہ رکھتی ہین نابتۃ من الکبد مجوفۃ جمتی ہین جگر سے کاواک یعنی خالی اور لفظ مجوفۃ کی بیچ بحث شرائین کے
اور یہان بھی احتمال رکھتی ہے کہ خبر ہو یا حال پس اوسکے آخر مین رفع اور نصب دونون جائز ہے
لیس لہا حرکۃ و حس نہین ہے اوسکو حس اور حرکت ہرگز و فیہا دم کثیر و روح قلیل اور اونمین خون
بہت اور روح تھوڑی ہے اور گمان نہو کہ بالکل اوردہ دعای خون کے ہین اسواسطے کہ بعضی
اوردہ واسطے جاذب غذا کے مخصوص ہین خون لیتی نہین تھا جیسے ماساریقا اور بعضے واسطے دفع
مائیت کے جیسے وہ رگ کہ درمیان جگر اور گردہ اور مثانہ کے واقع ہے واسطے نفوذ مائیت کے
ومنفعتہا ان تسقی الاعضاء الدم الذی تحلہ من الکبد اور منفعت اوردہ کی یہ ہے کہ پلادین اعضا کو

وہ خون کہ اوٹھالاتی ہین جگر سے یعنی خون کہ بیچ جگر کے پیدا ہوتا ہے بوساطت اوردہ کی تمام اعضا مین پہونچاتی ہین
فائدہ اوردہ جمع ورید کی ہے اور اونکو عروق رسواکن بھی کہتے ہین اور شراین اور اوردہ کو کہ عصبانی کہتے ہین
یہ مراد ہے کہ مانند عصب کے بیچ لمس کے نرم اور بیچ توڑنے کے سخت ہین نہ یہ کہ کوئی شعبہ عصب کا
نہین ملا ہے اسواسطے کہ شراین اور اوردہ مفرد ہین حقیقت مین اوپر مذہب اصح کے اور قید علی الاصح کی
اسواسطے کہی گئی کہ بعض لوگ طرف اس امر کے گئے ہین کہ بیچ سطح داخلی شراین کی طبقہ داخلی انکا غشا ہے
رقیق مانند جالے مکڑی کے موضوع ہے اور بعض لوگ اوپر سطح خارجی شراین کے طبقہ خارجیہ انکا بھی کہتے ہین
کہ غشا ہے اور جاننا چاہیے کہ حجم ورید کا بہ نسبت حجم شریان کے بہت ہلکا واقع ہے جیسا کہ لوگون نے کہا ہے
کہ موٹائی جرم شریان کی بہ نسبت جرم ورید کی گیارہ گونہ ہے طبقہ خارجی اوسکا چھہ گونہ اور طبقہ داخلی پانچ گونہ اور سب اوردہ ایک طبقہ ہین
مگر ورید شریانی کہ جگر سے دلکو آتی ہے اور دل اوس کو غذا دیتی ہے اور وہ دو طبقہ رکھتی ہے اور نفع دو طبقہ
ہونے کا اس ورید شریانی کی یہ ہے کہ تو دلکو غذا خوب صاف ہو کر پہونچے اسواسطے کہ ورید مذکور ریہ مین
پھیلی ہے اور غذا اوس سے دلکو پہونچتی ہے ترشح کرکے اور اسیطرح ریہ کو اور پوشیدہ نہ رہے کہ جگر کی
سے چلے دو رگین نکلی ہین کہ وہ جڑ سب اوردہ کی ہین ایک جانب مقعر جگر سے اور دوسری طرف حدبہ سے جو
مقعر سے نکلی ہے اوسکو باب الکبد کہتے ہین اور اوسکی شعبون کو کہ معدی اور امعا کو پہونچے ہین ماساریقا
کہتے ہین کہ واسطے جذب غذا کے خاص ہین جگر کیلوس کو اسی راہ سے جذب کرتا ہے اور جیسا کہ شروع
ہضم معدی کا وقت چبانے سے ہے شروع ہضم کبدی کا وقت وارد ہونے غذا کے ہے بیچ ماساریقا
کے لیئے ماساریقا مین بھی قوت ہضم کی ہے اوپر مذہب اصح کی اور یہ رگین نہایت باریک ہین مانند بال کے
تو غذا صاف اور لطیف جگر مین جاوے اور اگر ایسی نہوتین سدہ بیچ کبد کے لازم رہتا اور آفات قوی
واقع ہوتین اور جیسا کہ کیلوس معدی سے اور غذای لطیف امعا سے انھین رگون مین ہو کر جگر مین منجذب
ہوتا ہے مادہ جگر کا بھی انھین سے بتدریج مندفع ہوتا ہے اور اکثر ورود اوسکی فضلی کا اوپر امعا کی ہے
اور منشا یہ کہ جگر سے معدہ مین اگر معدے سے امعا مین آتا ہو بالجملہ درمیان معدے اور جگر اور امعا کی سوا
ماساریقا کی اور کوئی راہ نہین ہے اور شعبے باریک باب الکبد کی بیچ جرم جگر کے سمت مقعر مین متفرق ہین اونکو جداول
ماساریقا کہتے ہین فائدہ کبھی ہوتا ہے کہ ایک شاخ ان ماساریقا سے خصوصًا جو ماساریقا کہ امعا سے ملی ہین وسیع اور کشادہ ہو
یہانتک کہ ٹکڑا بڑا مقدار بیضہ کی جگر سے اوس مین گنجایش کرسکتا ہے جیسا کہ بیچ اسہال کبدی کے اہل تجربہ نے مشاہدہ کیا ہے کہ ایک ٹکڑا لحمی

نکلا ہے بعد اوسکے ہلاک ہوا اور تکرر سے ہوتی جیسے کہ اکثر نکلتے ہیں اور ثابت ہا لکہ ٹکڑا اونکو خون ستہ نہیں ہے
اور عدم امعاسے ہی نہیں پس لابدی کہ جگر سے ہوا و حال یہ کہ آفت بیچ جگر کے ہلاک ہونا بعد اوسکے نکلنے
سے تائید کرتی ہے الاسہال او پیر ہونا اوس کے ٹکڑے کے جگر سے اور جو سوائے ماساریقا کی کوئی اور راہ درمیان
جگر اور امعاکے نہیں ہے پس بغیر اعتراف کرنا چاہیے کہ مجری یعنی ماساریقا بیچ ہوگیا اور اس سے بیہ
کہ حادث مجرای غیر طبعی کا بیچ بدن کے ممکن ہے نہ بعید کہ بعضون نے اسکو تصریح سے کہا ہے کثرت وسعت
مجری کی بعید نہیں ہے ساتھ اس امر کے کہ ہر رگ کا قابل تمدید او وسعت کے ہے اور جو کچھ بعض
علما نے بیچ نکلنے ٹکڑے مذکورہ کی لکھا ہے کہ ٹکڑا جگر کا جدا ہوکر بیچ جوف کے گرکر امعاسے ملاقی ہوتا ہے
پس طبیعت مدبرہ بدن واسطے امعا کو متہلہل یعنی ڈھیلی کر کے سوراخ پیدا کرتی ہے اسطور پر کہ وہ ٹکڑا اوس میں
آتا ہے نہایت بعید معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال اور جو رگیں کہ حدبہ جگر سے نکلی اوسکو اجوف
کہتے ہیں اور بعضی شعبے اوس سی خود جگر میں متفرق ہیں اور باقی نکلکر دو شاخ ہوی ایک صاعد یعنی اوپر آنیوالی
بدن میں منشعب ہوتی اور دوسرے هابط یعنی اسفل بدن میں متفرق ہوئی واسطے پہونچانے غذا کے
اعضاے اعلی اور اسفل کو اور یہ شعبے قبل پہونچنے کی نہایت کو چار نام سے کہتے ہیں جو قریب مبدء کی ہیں اونکو
جداول اوردہ اور بعد اوسکے سواقی جداول اور بعد اونکی رواضع السواقی اور بعد اونکے عروق شعریہ
کہتے ہیں اور جو انمیں سے پیچھے ہیں نسبت مقدم کی وہ باریک زیادہ ہیں بنسبت شاخوں کی آویں اول
اجوف سے دو شاخ نکلی او بیچ گردے اور مثانی کی آتی ہیں واسطے دفع مائیت کی اور پہونچانے غذا کے
اور ان دونو شاخ کو طالعین کہتے ہیں اسواسطے کہ مرطالع ہوی ہیں جیسا کہ بیچ تشریح گردوں کی بیان ہوگا
او مختصر میں بیچ تشریح شرائین اور اوردہ کی اسی مقدار پر اختصار کیا گیا اور جو ان میں سے فصد کی جاتی ہیں
بیچ باب استفراغ بالفصد کی مشروح لکھینگے بمدد خدا تعالی وانا اللحم فیتولد من متین الدم لیکن گوشت
پیدا ہوتا ہے متانت خون سی اور اسی واسطے جو گوشت کم ہوجاتا ہے عود کرتا ہے سب سنون میں اسلیے کہ مادہ اسکا
کہ خون ہے وہ ہمیشہ بیچ بدن کی موجود ہے اور اسیطرح فاعل اوسکا موجود ہے یعنی حرارت بخلاف اعضاے منویہ کے
کہ عود اونکا بعد نقصان کی دشوار ہے بلکہ متعذر جیسا کہ بیچ عضو کی کہا گیا ویعقدہ الحر والیبس اور عقد کرتی ہے
یعنی بستہ کرتی ہے گوشت کو گرمی او خشکی لیکن گرمی تحلیل کرتی ہے رطوبات مائی کو رقاوت اور ترہل کو پیدا کرتی ہے
اور خشکی اوس مائیت کو استمساک کرتی ہے یعنی روکتی ہے او بیچ عقد کی مدد دیتی ہے ومنفعتہ ان یسخن الاعضا

وبہ یدفع الملمات عنہا اور نفع گوشت کا وہ ہے کہ گرم کرتا ہے اعضا کو اور دفع کرتا ہے اون سے آفتون کو ظاہر ہے
کہ اگر گوشت نہوا عصاب اور عضلات نزدیک صدمون کے متاذی ہون اور بہی سردی تکلیف پہونچاوے
اور بیچ قوتون کے ضعف پڑے اور شکل بڑی معلوم ہو جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے اور پوشیدہ نرہی کہ گوشت
اوس طرف سے کہ ساتہ جلد کی اتصال رکہتا ہے صاحب حس ہے مانند جلد کی اور باقی بیحس ہی اور جو جسم
گوشت کو تین حصہ فرض کرین دو حصہ اوپر کے حس وار ہونگے حاصل یہ ہی کہ اکثر اجزا اوسکے صاحب حس
ہین اور بیحس کمتر ہے اور نفع اوسکی حس مین یہ ہے کہ تو خلیفہ جلد کا ہو بیچ احساس کی وقت واقع ہونی آفت کی
جلد مین اور سبب حس دار ہونے گوشت کا یہ ہی کہ گوشت مین لیف عصبی شامل ہے وَاَمَّا الشَّحْمُ فَیَتَوَلَّدُ
مِنْ مَائِیَّۃِ الدَّمِ وَدُسُوْمَتِہٖ لیکن پیہ یعنی چربی پیدا ہوتی ہی اجزای رقیق چرب سی کہ بیچ خون کے ہین اسی سبب سے
شحم سفید اور نرم ہوتی ہی وَیَعْقِدُہُ الْبَرْدُ اور عقد کرتی ہی اوسکو سردی سبب جمود اور رقیق کی لہذا اَلْمَیْدِیْبُہٗ
اوسکی اوپر غشاؤن کے اور اعضاے عصبانی کی ہے وحرارت اوسکو پگہلاتی ہی وَمَنْفَعَتُہٗ اَنْ یُنَدِّیَ الْعُضْوَ الَّذِیْ
یُجَاوِرُہٗ وَیَحْفَظُہٗ اور نفع چربی کا یہ ہے کہ تر رکہی عضو کو کہ ہمسایہ اوسکے ہی اور محفوظ رکہی اوسکو وَاَمَّا الْغِشَاءُ فَاِنَّہٗ
جِسْمٌ عَصْبَانِیٌّ رَقِیْقٌ عَدِیْمُ الْحَرَکَۃِ لیکن غشا یعنی جہلی جسم ہے عصبی ہلکا بیحرکت اور مراد عصبی سی یہ ہی کہ غشا مانند
عصب کی ہے بیچ رنگ کے اور جاننا چاہیے کہ غشا تین قسم ہی ایک وہ کہ تشنج ہی بسبب عصب سے فقط
مانند اوس غشا کی کہ مجلل نخاع کو ہی دوسرے وہ کہ منتسج ہی لیف رباط سی فقط مانند اوس غشا کی کہ مجلل
دماغ کی ہے اسواسطے کہ غشا مذکور اوس رباط سی کہ اطراف ہڈی قحف سے جمی ہی حاصل ہوتی ہی تیسرے
وہ کہ منتسج ہی لیف عصب اور رباط سے مانند غشائین تمام بدن کی وَلَہٗ حِسٌّ قَلِیْلٌ اور غشا کو حس تہوڑی ہے
باعتبار اکثر غشاؤن کی کہ بیچ تمام بدن کے ہین ورنہ وہ غشا کہ دماغ کو مجلل ہے ہرگز حس نہین رکہتی اسواسطے
کہ لیف رباط سے فقط پیدا ہوتی ہی اور رباط کو حس نہین ہی اور غشا کہ مجلل نخاع کو ہی بہت حس رکہتی ہی اسواسطے
کہ لیف عصب فقط سی پیدا ہوتی ہی کہ واسطے پیدایش اوسکے کی عضو صاحب حس اور عضو غیر صاحب حس ہے
لہذا حس قلیل رکہتی ہین اور فائدہ صاحب حس ہونی ان اغشیہ کا یہ ہے کہ اعضاے عدیم الحس کو مانند ریہ اور
طحال اور کبد کو بواسطے اشتمال غشا کی اوپر ان اعضا کی حصہ حس سی ہووے وَمَنْفَعَتُہٗ اَنْ یُغَشِّیَ الْاَعْضَاءَ وَیَصُوْنَہَا
اور نفع غشا کا وہ ہی کہ چہپا لیوے اعضا کو اور پناہ مین رکہے اونکو اور اجل فائدہ غشا کا یہی ہی کہ مولف نے کہا
ورنہ فائدے اور بہی ہین کمالایخفی اور پوشیدہ نرہے کہ غشا بیچ بدن کی تو فائدی سی خالی نہین ہی ایک وہ کہ اجزا

اوس عضو کی کہ آپ اوسکو پوشیدہ کیا ہے محفوظ اور مجتمع رکھی اوسکی شکل پر جیسا کہ بیچ دماغ کی مشہور ہی کہ اگر غشا
اوسپر مجلل نہو شکل دماغ کی قائم نہ رہی دوسرا فائدہ یہ کہ ایک عضو کو ساتھہ دوسری عضو کی مرتبط کری جیسے
گردی کو ساتھہ پشت کے مرتبط کیا ہے اور ہر چند تعلق گردی کا ساتھہ پشت کے بسبب عصب اور رباطات کی
لیکن تمامی تعلق غشا سے ہی تیسرا وہ کہ غشا واسطہ ہو درمیان عضو سخت اور نرم کی تو نرم سخت سی ضرر نہ پاوے
جیسا بیچ اغشیہ ام الدماغ کی ظاہر ہے چوتہا وہ کہ غشا مانع تفرق ہر عضو کا ہو جیسا کہ بیچ مری اور معدہ اور امعا کی
ظاہر ہے پانچوین وہ کہ رگین اوس مین منتسج ہون اور واسطے غذا دینی کی مہیا ہی جیسا کہ بیچ غشا ئے مشیمی کی
ظاہر ہے چھٹا وہ کہ غشا بسبب حائل ہونے کے انجرہ کدرہ کو بعض اعضاے شریفہ سے منع کرے
جیسا کہ بیچ حجاب حاجز کی ظاہر ہے اسواسطے کہ اگر درمیان اعضاے تنفس کی کہ ریہ اور دل ہین اور درمیان
اعضاے غذا کی کہ معدہ اور مری اور جگر ہین حجاب حاجز کہ بعضی اوسکو دیافرغما کہتے ہین حائل
اور حاجز نہو انجری اعضاے غذا کے تکلیف بہت دل اور ریہ کو پہونچتی اور ہمیشہ آفت عظیم موجود ہوتی
ساتوان وہ کہ غشا حفظ حرارت کی کرے اور تحلیل نہونی دی جیسا کہ بیچ اوس غشا کے کہ اوپر جوف کی
ممتد ہے اور اوسکو صفاق کہتے ہین محسوس ہی آٹھوان وہ کہ غشا عضو کو دو حصہ کرے بسبب حائل
ہونے کے اوس عضو مین تو اگر کوئی آفت اوس عضو کو پہونچے تمام نہو یعنی سب عضو کو نہ پہونچے بلکہ جہانتک
ممکن ہو ایک جانب مین رہے جیسا کہ بیچ اوس غشا کی کہ منصف دماغ ہی یعنی دماغ کو لنبائی مین دو حصہ
کیا ہے معلوم ہی لہذا جبتک کہ مادہ خوب قوی نہین ہو نا سکتہ اور لقوہ مرکب اور فالج مرکب نہین ہوتا ہے
اسواسطے کہ اگر مادہ تہوڑا ہے اور دفع اوسکا طرف خارج کی ممکن نہین ہی طبیعت مادہ کو ایکطرف مین
دفع کرتی ہے تو آفت عام نہو نوان وہ کہ غشا بیچ اعضاے عدیم الحس کے افاضہ حس کا کرے جیسا کہ
بیچ جگر اور شش اور طحال کی ظاہر ہے واما الجلد فانہ جسم عصبانی لیکن جلد یعنی پوست جسم عصبی ہے
کہ بنایا گیا ہے شظایائے اطراف عصب سی اور عروق سے اور بیافت اسکی نسبت اغشیہ اور صفاق کی
غلیظ زیادہ ہی اور جلد آدمی کی بقیاس حیوانات کے رقیق زیادہ ہے اور کم ہوئی اور ضعیف القوت
ولہ حس کثیر اور جلد کو حس بہت ہے واسطے حاصل کرنیکے عصب سے اور کثرت حس کی اسلیے ہے
کہ صفاق کو جلد ادراک کرے اور اس سبب سے حیوان اپنی تئین آفت سے بچاوے اور ہلاک نہو اور پوشیدہ
نہین ہے کہ معتدل ترسب اعضا مین جلد ہے اسواسطے کہ کیفیات اربعہ اس مین برابر مین اسطور سے

کہ اگر جلد کہ ساتھ اعضاے گرم کے قیاس کرین سرد ہے اور جو ساتھ اعضاے سرد کی قیاس کرین گرم ہے اور جو ساتھ
اعضاے رطب کی قیاس کرین خشک ہے اور جو ساتھ اعضاے خشک کی قیاس کرین تر ہی پس وہ معتدل ہے
اور جان تو کہ گرم ترین اعضامین دل ہے اور سرد ترین اعضامین عصب اور تر زیادہ اعضامین دماغ ہی اور خشک
زیادہ اعضامین ہڈی ہے و منفعتہ ستر الاعضاء اور فائدہ جلد کا ستر اور چھپانا اعضا کا ہی تو اونکو محافظت کری
آفات سی اور پناہ مین رکھی اور جاننا چاہیے کہ جو جلد عروق دقیق اور شظایای عصب سے منتسج ہوتی ہے سوراخ
باریک کہ درمیان بناوٹ کے واقع ہوے اونکو مسام کہتے ہین اور نفع مسام کا وہ ہے کہ تو اوس سبب سے
بدن تنفس کرے اور نسیم داخل ہو اور فضلی نکلین اور ظاہر ہے کہ جلد بعض موضع کی غلیظ ہے اور جلد بعض
موضع کی رقیق اور بعضی جلد بدون بال کی ہے اور بعضی جلد نسبت بعضی کے کثیر الحس ہے جیساکہ ذکر کیا گیا
اور جلد حقیقت مین مرکب ہی لیکن مؤلف نے اور بعض حکمانے اسکو مفردہ سے شمار کیا ہے جیساکہ حاشی
مکرر بیان کی گئی ہے واما الشعر فمنہ ما یزین الجسد لیکن موی یعنے بال پس بعضے اون سے وہ چیز ہین کہ زینت
دیتی ہین بدن کو وہو شعر الراس اور وہ بال سر کے ہو اور بال حاجبون کے اسی قبیل سی ہین ومنہ ما یزین بعض
الناس دون بعض اور بعضی بالون سے وہ چیز ہین کہ زینت دیتی ہین بعض آدمی کو نہ بعض دوسرے کو مثل اللحیۃ
نظیر اوسکی ڈاڑہی ہے اسواسطے کہ بیچ حق مردونکی زینت ہے نہ بیچ حق عورتون کے ومنہ ما فیہ المنفعۃ والزینۃ
اور بعضی اون بالون سے وہ چیز ہین کہ اونمین منفعت اور زینت دونون ہین مثل ہدب العین اور نظیر
اوسکی پلک ہے کہ باوجود زینت کی تقویت دیتی ہے نور باصرہ کو بسبب جمع کرنے اور منع کرنیکی اجسام
صغیر کو گرنے سے بیچ آنکہہ کے وقت کہلی ہوئی آنکہہ کے ومنہ ما فیہ المنفعۃ دون الزینۃ اور بعضے بال
وہ چیز ہین کہ اونمین منفعت اکیلی ہی نہ زینت مثل سائر شعر الجسد مانند بال تمام بدن کی فانہ ینقی بہ البدن
عن الفضول پس محقق ہی کہ بال مذکور سے پاک ہوتا ہے بدن فضلے سے یعنی فضلی بدنی کہ بیچ ہضم اخیر کے
ہوتی ہین بواسطہ اوسکی دفع ہوتے ہین فائدہ بیچ بیان خلقت بال کہ جان تو کہ وہ بخار دخانی کہ اجزاے
مائی اوس سی اکثر تحلیل ہو جاوین اور تہوڑی کہ تماسک اجزای ارضی کا اوسنی ہو سکتا ہے اوسمین رہ جاوین
جب مسام مین آتا ہے اور ایک زمانہ لائق تک وہان محتبس رہتا ہے بدون مستحیل ہونی کے طرف کیفیت
غیر ملائم کی پس بخار مذکور منعقد ہوتا ہے ساتھہ مادہ شعری کے یعنی وہ بخار مادہ شعری ہو جاتا ہے
اور جو پیچھے سے مدد پہونچی بیچ قوت واقعہ سے خصوصا کہ رطوبت بدن کی لزج اور چرب ہو مادہ منعقدہ مسام

سے نکلتا ہے لینا ہو کر یہ ہے طریق پیدائش بال کا پس جہان بخار نافذ مسام مین نافذ نہو یا نافذ ہو
لیکن اوس زمانے تک کہ جس مین انعقاد ہوتا ہے محتبس نہ ہے یا محتبس ہو لیکن کیفیت اوسکی سوء المزاج
سے متغیر ہو جاوے اور کیفیت غیر ملائم حاصل ہو اول صورتون مین بال پیدا نہونگی اور نفوذ نکرنا بخار کا
بیچ مسام کی اور کئی وجہ کی ہے ایک وہ کہ مادہ تھوڑا ہو یعنی بخار دخانی کمتر پیدا ہو بسبب کمی گرمی کی اور
نہ جمنا داڑھی کا بیچ عورتون کی اور خصیون کی اسی قبیل سی ہے وجہ دوسری وہ کہ خون مادہ بخار دخانی کا
ہے کمتر پیدا ہوا ور گرنا بال کا ناقہون مین بواسطے نہ پہونچنے مدد کی اسی قبیل سے ہے تیسری وجہ یہ
کہ رطوبت اس بخار مین اکثر ہوا ور دخانیت کمتر اور ظاہر ہے کہ جبتک ناریت غالب نہو بخار میل طرف
نکلنے کے نہ کریگا اور نہ نکلنا داڑھی کا بیچ لڑکون کی اسی سبب سے ہے چوتھی وجہ یہ کہ منافذ یعنی مسام
نہایت تنگ ہون بسبب برودت مزاج یا یبس مکثف کی پس مادہ بال کا اوسقدر کہ چاہیے گنجایش
نہیں کر سکتا پانچوین وجہ کہ سیلان فضول کا مانند حیض وغیرہ کی باعث امالہ بخار کا ہو لیکن نہ ٹھہرنا
بخار کا مسام مین اوس زمانے تک کہ بال پیدا ہون تین وجہ پر ہے ایک وہ کہ مادہ رقیق ہو اور اس سبب سے
تحلیل ہو جاوے اور ظاہر ہے کہ جبتک کسافت دخانیت کو لازم ہے بخار مین نہو انعقاد کو قبول
نہین کرتا اس سبب سی کہ ٹھہرتا نہین ہے دوسری وجہ یہ کہ مسام کشادہ ہون نہایت اور اس سبب سے
مادہ مستعد جلد نکل جاوے اور تحلیل ہو جاوے تیسری وجہ یہ کہ اگرچہ مادہ اور مسام معتدل ہین
لیکن کوئی اسباب محللہ مفرطہ امور بدنی سے یا خارجی سی واقع ہو کر مادہ کو قبل منعقد ہونیکی تحلیل کرے
لیکن متکیف ہونا مادے کا کیفیت غیر ملائم سی بدیہی ہے کہ پیدائش فاسد کرتا ہی اور نفوذ مادی کا مسام
مین اور ٹھہرنا اوسکا وہان بیچ پیدائش بال کی کفایت نہین کرتا ہے جبتک کہ تغیر و تکیف سی ساتھ کیفیت
غیر صالحہ کے مخلوط نہو جیسا کہ داء الحیہ اور داء الثعلب مین دیکھا جاتا ہے کہ بواسطہ احتباس خلط ردی کی
بیچ منافذ کے مادہ شعری بھی فساد قبول کرتا ہے **فائدہ** بعض حکما بال اور ناخن کو فضلات سی شمار کرتے ہین
نہ اعضا سے اور شیخ رئیس بھی اونہین سے ہے اما الظفر فہو جوہر عصبی لیکن ناخن جوہری مشابہ عصب کی
بیچ رنگ کی نہ یہ کہ وہ عصب ہے جیسا کہ بعضون نے گمان کیا ہے اسواسطے کہ شیخ رئیس نے تصریح کی ہے
اسطور پر کہ ناخن نرم ہڈی سے پیدا ہوئے ہین ومنفعتہ ان یدعم الانامل ولیعینہا علی تناول الاجسام الصغار
امساک کہا اور فائدہ ناخن کا یہ ہے کہ مضبوط اور قائم رکھے سر انگلیون کو اور مدد دے اونکو اوپر لینے

چھوٹے چھوٹے اجسام کی اور سواے اونکے اور منافع بھی ہین مانند کھجلانی اور چھیڑنے کے اور شاید کہ ناخن بعضی جگہ کام ہتھیار کا کرے اور نرم ناخن کا صاحب انعطاف واقع ہوا تو نزدیک رگڑنے کے اور پہونچنی اشیاے سخت کے منعطف ہوا اور پھٹ نہ جاوے اور جو بیچ محل رگڑنے اور چھلنے کے ہے دائم الدشو پیدا کیا گیا

انتباہ بیچ شمار اعضاے مفردہ کے اقوال اطبا کی مختلف واقع ہوئے ہین نزدیک مولف کی چودہ عدد ہین عظم غضروف عصب وتر رباط عضل شریان ورید لحم شحم غشا جلد شعر ظفر اور شیخ رئیس نے بیچ قانون کی کہا کہ عظم غضروف عصب وتر رباط شریان ورید غشا لحم اور ابو سہیل المسیحی نے شریان اور ورید کو ایک جانا ہے پس جو شیخ رئیس نے کہا نزدیک مسیحی کے آٹھ ہین اور پانچ چیز شحم اور ترب اور مخ اور ظفر اور جلد اونے زائد کیا ہے اور صاحب کامل بھی تیرہ کہتا ہے لیکن بدلی مخ کی شعر کو داخل کرتا ہے اور بعض اطبا سولہ عدد کہتے ہین نو عدد وہ کہ شیخ رئیس نے کہا ہے اور سات یہ ہین شحم سمین غدد جلد ظفر شعر واللہ اعلم بالصواب اور جو مولف بیان اعضاے مفردہ سے فارغ ہوا شروع کرتا ہے بیچ اعضاے مرکبہ کے

الفصل الثالث فی تشریح الاعضاء المرکبۃ کالدماغ والعینین والاذنین والانسان فصل تیسری ثابت ہے بیچ تشریح اعضاے مرکبہ کے مانند دماغ اور دونو آنکھہ اور دونو کان اور زبان کے

لیکن اور اعضاے مرکبہ بیچ فصلون مختلف ہین منفصلا مذکور ہونگی اما الدماغ فجوہر رخو متخلخل ابیض اللون لیکن دماغ جوہر نرم متخلخل سفید رنگ ہے نفع رخو ہونیکا وہ ہے تو شکل اوسکی اچھی ہوا اور متخیلات کو خوب دریافت کرے اسواسطے کہ چیز نرم اشکال کو آسانی سی قبول کرتی ہے اور **فائدہ** دوسرا وہ کہ تو عضا کو غذا بہت پہونچے اسواسطے کہ اعصاب دماغ اور نخاع سے غذا کرتی ہین لیکن نرمی مقدم دماغ کی زیادہ ہے اسواسطے کہ وہ منبت اعصاب حس کا ہے اور حس انفعال ہے محسوس سے اور واسطے اس کام کے نرمی لازم ہے لیکن موخر دماغ نرمی کم رکھتا ہے اسواسطے کہ وہ منبت اعصاب حرکت کا ہے اور حرکت کو سختی مبدء کی لازم ہے اور سختی موخر دماغ کی بہ نسبت مقدم دماغ کی ہے ورنہ دماغ بالکل نرم ہوگا الا انہ

مرکب من المخ والشریانات والاوردۃ والغشاء المسمی بام الدماغ والغشاء الصلب الذی یلاقی القحف دماغ مرکب ہے مغز اور رگہین اور چلنے والی اور نہ چلنے والی سے اور غشا سے کہ اوسکا ام الدماغ نام ہے اور دوسری غشا کہ قحف سے ملاقی ہے لیکن اعصاب کہ اوس سے جمے ہین اجزاے ذاتی دماغ سے نہین ہین لہذا اوسکی ترکیب مین شمار نہین ہوئی اور جاننا چاہیے کہ اوردہ اور شرائین کے

دماغ مین آئی ہین پہلے بیچ اسفل دماغ کی اس مین منتسج ہوی ہین اور فوہات یعنی مونہہ ہر ایک کی دو سیرین
مفتوح ہوے اور اوس سے فضاے مقعر جس جگہ بطن اوسط ہے حاصل ہوی اور فضاے مذکور کو
اطبا معصرہ کہتے ہین اور معصرہ کے دو نفع ہین ایک وہ کہ خون کہ واسطے غذاے دماغ کی آتا ہے پہلے
اس جگہہ مین ٹہہرتا ہے اور بیچ تہ او شکن معصرہ کی بہرتا ہے اور قریب مزاج دماغ کی ہوکر دماغ کی غذا کیواسطے
صالح ہوتا ہے دوسرا وہ کہ فضلے دماغی اوسمین مجتمع ہوکر بتدریج خنک مین متخذ رہون بعد اوسکی شعبے
اورده اور شرائین سے کے معصرہ سے متفرق ہوے ہین جانب دماغ کے اور نزدیک بطن اوسط کی
پہونچکر شعبے مذکور فی موٹائی اور غلظت حاصل کیا ہے پس بعضی خلف مین اور داہنے اور بائین گئی ہین
اور بعضی مقدم دماغ مین ممتد ہوئی جو مقدم مین آے ساتہہ شرائین صاعد کی کہ وہان ہی ملاقی ہوے
شبکیہ او مشیمیہ کہ طبقی آنکہہ کی ہین انہین سے پیدا ہوتی ہین اور درمیان قحف اور خود دماغ کی
دو غشا حائل ہین تو پناہ دماغ کی ہون ایک وہ غشا کہ نفس دماغ سے ملی ہی نرم ہے اور رقیق اور اوسکو
ام الدماغ کہتے ہین اسواسطے کہ وہ حافظ دماغ کی او مددگار قوی اور افعال دماغ کی ہی پس وہ جز ہے
بیچ بقاے ہیئت دماغ کے اور معنی ام کے اصل اور جڑ ہین اور یہ غشا اوپر دماغ کے محیط ہے اور آخر مین
منقطع ہوئی یعنی اوپر موخر دماغ کے شامل نہین ہے اسواسطے کہ موخر دماغ بسبب سختی کی محتاج پناہ کی
نہین ہی اور دوسری غشا کہ ملاقی قحف سے ہے سخت ہے اور غلیظ اور اوسکو ام غلیظ اور ام جافیہ
کہتے ہین وجہ اطلاق ام کی معلوم ہوئی لیکن وجہ اطلاق جافیہ کی یہ ہے کہ وہ غشا قحف سے بسبب
روابط کے مربوط ہے اور اوپر غشاے نرم کی پڑی ہے ایک جوف درمیان دونون غشا کی اکثر جگہہ
حاصل ہوا ہے اور فائدہ اوٹہی ہونے اس غشا کا وہ ہے کہ تو دماغ اوسکی ثقل سے متاذی نہو اور
اربطہ کہ اس غشا کو قحف سے مرتبط کیا ہے شئون اور درزون سے ظاہر قحف مین نکل آئی ہین اور آپس مین
منتسج ہوکر غشاے مجلل قحف نام اوسکا ہوا **فائدہ** بیچ بیان حائل ہونے غشا کے درمیان دماغ
اور قحف کے جان تو کہ دماغ نہایت نرم ہے اور ذکی الحس اور بیچ حالت زیادتی اوسکے جوہر کے
وقت انبساط کے اور ہر وقت چلانے کے اور وقت عوارض دوسرون کے کہ دماغ کو مرتفع کرتی ہین
یہ غشا اوسکا جانی ہے اگر یہ بیچ نہوتا عضو نرم ملاقات عضو سخت سے آفات قوی اور صداع دائمی مین
مبتلا رہتا لہذا غشائین حاجز ہوتی ہین تو جو ملاقی ہڈی کی ہے بدون واسطے معین کی ملاقی دماغ کی نہو

اور جو مماس دماغ کی ہے نرم زیادہ ہے اوس سے کہ جو ملاقی ہڈی کی ہین اسواسطے کہ دو عضو ہین کہ آپس مین ضد ہون بسبب سختی و نرمی کے ایک میانجی کفایت نہین کرتا ہے اسواسطے کہ شک نہین ہے کہ یہ میانجی ایسا چاہیے کہ دونو طرف مناسبت رکھتا ہو ورنہ یہی میانجی سبب تکلیف کا ہوتا ہے اور دو ضد مین ایک حاجز کہ ہر ایک کو مناسب ہو ایسی جگہ نازک مین ہو نہین سکتا اور نفع دوسرا بیچ وجود غشا کے حفاظت شکل کی دماغ کی ہے اسواسطے کہ دماغ نرم ہے اور نرم اپنی شکل کی حفاظت مین محتاج ہوتا ہے طرف قاسر کے اور فائدہ اوسکا حفاظت رگون کی ہے کہ دماغ مین منتشر ہین التوا سے اور پوشیدہ نرہے کہ ظاہر کلام مصنف سے ایسا مستفاد ہوتا ہے کہ یہ دونون غشا بیچ ترکیب دماغ کے داخل ہین اور مقوم دماغ ہین لیکن حقیقت مین ایسا نہین ہے اسواسطے کہ کلام شیخ رئیس وغیرہ سے معلوم ہوا ہے کہ غشا دماغ سے خارج ہے اور بیچ وجود نفس دماغ کے دخل نہین رکھتی ہے پس شمار کرنا مصنف کا غشا کو بیچ تشریح دماغ کے بطریق مجاز کے ہے بنظر اسکے کہ حفظ شکل دماغ کا اوسپر موقوف ہے اور اگر یہ توجیہ نہ کیجیے لازم آتا ہے کہ ایک شخص یعنے مصنف جمہور سے علیحدہ ہوا ہے اور یہ امر خوب نہین ہے وہیئۃ الدماغ شبیہۃ بمثلث اور صورت دماغ کی مشابہ ہے شکل مثلث مخروطی کے یعنے تین گوشے رکھتا ہے کہ دو گوشے آپس مین قریب اور تیسرا گوشہ بعید اسواسطے کہ ترجمہ مخروط کالا بنا ہی اور جو مخروطیت اسکی نزدیک اطبا کے خوب ظاہر تہی مولف نے تعرض اور بیان اوسکا نہ کیا اور پوشیدہ نرہے کہ بنیاد اشکال مربع اور مثلث کی اوپر سطح خطوط کے ہے اور اطلاق اوسکا اوپر صاحب حجم کی صادق نہین آتا ہے لہذا کہا کہ شبیہۃ بمثلث بالجملہ وہ سمت کہ درمیان دو گوشہ قریبہ کے ہے غلیظ اور موٹی پیدا کی گئی اور اوسکا نام قاعدہ ہے اور گوشہ تیسرا کہ مقطع طول کا ہے نام اوسکا زاویہ اور یہ طرف باریک ہے قاعدہ طرف پیشانی کے ہے اور زاویہ نیچے سر کے جیسا کہ کہتا ہے قاعدۃ من جانبہ مقدم الراس قاعدہ دماغ کا موضوع ہے طرف پیشانی کے وزاویۃ التی یحیط بہا الساقان من جانب المؤخر اور زاویہ دماغ کا کہ پہونچے ہین دونون ساق اوسکو نیچے سر کے ہے جان تو کہ شکل مثلث مخروطی تین خط سے تمام ہوتی ہے ایک خط کوتاہ اور دو خط طویل اسطور پر خط کوتاہ طرف قاعدہ کے اور دو خط طویل کہ دو طرف خط کوتاہ سے ممتد ہوئے ہین نام اونکا ساقان

یعنی دوساق اور ملتقاے ان دونون خط کا زاویہ نام ہے وبہ یکون الحس والحرکۃ اور دماغ سے
حاصل ہوتی ہے حس اور حرکت ارادی بیچ بعض اعضا کے یعنے دماغ مبدء قوت حس اور حرکت
کا ہے اور قوی بواسطہ اوسکے خادمون کے اعضا مین پہونچتے ہین اور قید بعضے کی اس سبب سے
کی ہے کہ حس اور حرکت اکثر اعضا کی نخاع سے ہین جیسا کہ بیچ تشریح اعصاب کے مذکور ہوا
ساتھہ اسکے کہ نسبت حس اور حرکت سب اعضا کی طرف دماغ کے جائز ہے اسلیے کہ دماغ
یا مبدء ہے یا مبدء المبدء اما الحس فبواسطۃ العصب اللین لیکن حس پس بسبب عصب
نرم کے ہے کہ مقدم دماغ سے نکلتا ہے واما الحرکۃ فبواسطۃ العصب الصلب لیکن حرکت
پس بسبب عصب سخت کے ہے کہ موخر دماغ سے جاتا ہے اور وجہ جمنے اعصاب نرم کی مقدم
دماغ سے ہے اور اعصاب سخت کی موخر سے بیچ مبحث عصب کے مذکور ہوئی ہے
فائدہ دماغ تین قسم پر تقسیم ہوتا ہے کہ ہر ایک قسم کو بطن کہتے ہین بطن پہلا بیچ مقدم
دماغ کے ہے اور بڑا ہے دونون بطن اخیر سے اور منبت اعصاب حسی کا اور محل حس مشترک
اور خیال کا ہے اور بطن تیسرا بیچ موخر دماغ کے ہے اور یہ بطن اگرچہ نسبت بطن مقدم کے
بہت چہوٹا ہے لیکن بنظر بطن اوسط کے بڑا ہے اور منبت اعصاب حرکت کا اور محل حافظہ کا
ہے لیکن بطن میانہ کہ وسط دونون بطن کی ہے کچھہ وسعت نہین رکھتا ہے بلکہ بمنزلہ موری پانی کی ہے
کہ درمیان دونون بطن کے حادث ہوا ہے طویل اور کرودی شکل اور محل قوت متصرفہ اور وہم
کا ہے اور اس بطن کو اس سبب سے کہ مانند دہلیز کے باعث جمع ہونے دونون بطن کا ہوا ہے
مجمع البطنین کہتے ہین اور ازج بھی کہتے ہین اور اس سبب سے کہ اجزاے دماغ کے کہ اوپر
اس بطن کے حاوی ہین وودی شکل معلوم ہوتے ہین اور یہی بطن مذکور مانند کیڑے کے
حرکت کرتا ہے اینساط اور انقباض سے وودہ کہتے ہین اور سبب اوسکی حرکت کا یہ ہے کہ
اندر اس بطن کے دونون طرف دو زیادتی جو ہر دماغ سے سپید ہی سپید ہی واقع ہوئی ہین اور ساتہ
اربطہ کے مربوط ہوئی ہین اور شان ان زیادتیون سے یہ ہے کہ ایک مرتبہ حرکت کرتے ہین
ساتہ مماسست اور مقاربت کے اور دوسری بار ساتہ جدائی اور مباعدت کے لہذا اطبانے
انکو ساتہ منخین کے مشابہت دی ہے جسوقت یہ ممتد ہوتی ہین اور مقاربت کرتی ہین

مجری یعنے بطن بند ہوجاتا ہے اور حرکت انقباضی یہی ہے اور جو بعید ہوتی ہین او انتہی ہین
کشادگی بیچ مجری کے ظاہر ہوتی ہے اور حرکت انبساطی یہی ہے اور نفع بیچ اس قبض اور بسط کی
تصفیہ روح نفسانی کا ہے ابخرہ دخانی سے اور حرکت دووہ سے دماغ بالکل متحرک ہوتا ہے اور ان
زائدون کو لوزتین اور ثدیین اور عنبتین کہتے ہین آور جانین کہ بطون بالکل صاحب غضون ہین
بخلاف زائدتین کے کہ وہ املس یعنے صاف اور بدون شکن کے ہین اور غضون بغین اور ضاد
معجمتین کی جمع غضن کی ہے یعنے شکن کہ اوپر سطح عضو کے پڑتی ہے اور مراد غضون سی تزاید
اور ثقبی ہین کہ مانند ٹکڑے خود اور جوشن کے پڑی ہین بیچ جرم دماغ کے اور نفع تزاید کا وہ ہے
کہ اگر روح بہت آوے اور بیچ فضاے بطنون کے گنجایش نہ کرے ان ثقبون مین آوے اور فائدہ
دوسرا نضج روح کا ہے بہ سبب ٹھہرنے روح کے ان تنگیون مین اور متکیف ہونا روح کا بمزاج دماغ
کی جیسا کیبیچ تجاویف کے نضج پاتی ہی او مناسبت ساتھ دماغ کے پیدا کرتی ہے آور جان تو
کہ دماغ اول سے آخر تک مقابلہ درزسہمی کی دو حصے ہے اور یہ تقسیم بیچ حجابون اور مخ اور بطون کے
بالکل نافذ ہوتی ہے اور اعصاب اور عروق ہر حصے کے جدا ہین او جو آپسمین بشدید الاتصال ہین
فرق درمیان دونون کے محسوس نہین ہے مگر بیچ جزو مقدم کے آور نفع بیچ دو حصے ہونے
دماغ کے یہ ہے کہ اگر ایک جانب مین مادہ دماغی او تر ہے دوسری جانب سالم رہے اور طبیعت
کی شان سے ہے محفوظ رکھنا اجزاے بدن کا جہان تک کہ ممکن ہو اور پوشیدہ نرہے کہ واسطے
دفع فضول دماغی کے دو مجری طبیعی واقع ہین ایک بیچ بطن مقدم کے اوس جگہ کہ دو زائد مشابہ
سر پستان کے ہین خود او نہین زائدون سے مادہ نکلتا ہے طرف ناک کے آور دوسرا بیچ بطن
اوسط کے قریب موخر کے اور مادہ بطن اوسط اور موخر کا اسی راہ سے نکلتا ہے طرف تالو کے
تنبیہ استدلال اوپر اس امر کے کہ ہر ایک بطن ساتھ ایک قوت کے خاص ہے کر سکتے ہین
اسطرح کہ جب کوئی بطن مین آفت پڑے گی فعل اوس قوت کا متضرر ہوگا واما العینان فکلواحد

منہما مرکبۃ من سبع طبقات وثلث رطوبۃ لیکن دونون آنکہ پس ہر ایک اونسے مرکب ہے سات
طبقے اور تین رطوبت سے اگرچہ اوردہ اور شرائین اور اعصاب اور عضلات بہی بیچ ترکیب آنکھ کے
داخل ہین لیکن جو ملاک امر کا بیان کرنا طبقات اور رطوبات کا تہا مولف نے انہین دونون پر کفایت کیا

اور باوجود ظاہر ہونے اس امر کے کہ ضمناً بھی معلوم ہوتا ہے راہ و رازی کی مختصر مین نکھو لی یعنی مفصلاً
بیان نہ کیا لیکن ہم اعصاب کا ذکر کرتے ہین کہ اہم مقصود وہی ہین اسواسطے کہ مجری نور کے ہین اور
جان تو کہ طبقات غشا ہین بعضے اونکے موضوع ہین اوپر بعضے کے جیساکہ بیان ہوتا ہے اور
رطوبات جسم مائی ہین صاحب جمود یعنی بسبب کہ بیچ طبقات کے محصور ہین اور یہ بھی مذکور ہوتی ہین
اور جو ملتحمہ پہلا طبقہ ہے بنظر خارج کی مولف نے اوسی سے شروع کیا اور کہا کہ الطبقۃ الاولے
الملتحمۃ وہی التی تلی الہواء اور طبقہ پہلا ملتحمہ ہے کہ وہ متصل او ملاقی ہوا کے ہے جان تو کہ
طبقہ مذکور عضو فی بدا و غلیظ الجرم مختلط ساتہ عضلات محرکہ آنکہہ کے اور گوشت سفید چکنے سے
بھرا ہوا اور وہ شاخین غشاے صلب سی کہ نیچے پوست سر کے اور اوپر قحف کے واقع ہی ناشی ہوا ہے
اور آگے آنکہہ کے موٹا ہو کر سب اجزاے آنکہہ کو چھپا لیا ہے مگر طبقہ قرنیہ کہ تہوڑا اوس سے
واسطے نفوذ نور کی ظاہر اور کہلا رہا او جوالی اسکے ساتہ ملتحمہ کے التحام و اتصال لیا لہذا اوسکو
ملتحمہ کہتے ہین جہان تک کہ سیاہ یا کبود ہے قرنیہ ہے اور سواے اسکے ملتحمہ حاصل کلام کا
یہ ہے کہ قرنیہ بھی ہوا سے مماس ہے **فائدہ** جمنا اس طبقے کا غشاے ما فوق القحف سے
موافق راے بقراط کے ہے اور رازی اسپر دلیل لایا ہے کہ جو ورم ملتحمہ کا شدید ہوتا ہے
تجاوز کرتا ہے حوالی آنکہہ کو یہان تک کہ رخسارے پر پہونچتا ہے اور یہ امر بدون مشارکت
غشاے مذکور کے نہین ہوسکتا ہے لیکن اریچانس اور روفس اس بات پر ہین کہ غشاے
سخت دماغ سی کہ داخل قحف مین ہے جما اس استدلال سی کہ ورم شدید ذہن او رحواس کو متغیر کرتا ہے
لیکن یہ استدلال لائق اعتبار کے نہین ہے اسواسطے کہ الم غشاے خارجی کا بہی ذہن او رحواس
کو متغیر کرتا ہے بسبب مجاورت دماغ کے جیساکہ بیچ صداع ضربی کے دیکہا جاتا ہے اور جو
بیماریان کہ اس طبقے مین ہوتی ہین خاصہ بالمشارکت چودہ ہین والطبقۃ الثانیۃ القرنیۃ اور
طبقہ دوسرا قرنیہ وہی بعد الملتحمۃ اور وہ پیچھے ملتحمہ کے ہے ولالون لہا اور نہین کوئی رنگ
اس طبقہ کو فی ذاتہا وانما تیلون باون الطبقۃ التی تحتہا اور رنگین نہین ہوتا ہے مگر رنگ
طبقہ کہ اوس طبقے کے پیچھے واقع ہے جان تو کہ قرنیہ طبقہ ہے سخت اور شفاف مانند شاخ
سفید یعنے سینگ کی نہایت باریک اور بالکا ہوا و رقسمیہ اسکا اسی سبب سے ہے اور وہ اطراف

طبقہ صلبہ سے نکلا ہے اور بجنسہ محیط ہوا اور واسطے سب طبقات اور رطوبات کے کہ پیچھے اسکے ہین پناہ ہوا بسبب حفظ کے لہذا حکیم مطلق نے اسکو چار تہ کا پیدا کیا مانند طبقات سینگ کے کہ اگر کوئی آفت پہونچے بسبب تہ دار ہونے کے اثر آفت کا سب اجزا مین نہ آئے اور ہو سکتا ہے کہ بسبب تہ دار ہونے کے سینگ سے مشابہت دی ہے بالجملہ سخت ترین اجزاے آنکھ مین یہی ہے کہ ہوا کو مماس اور محاذ ملتحمہ کا نہین ہے واسطے محافظت کے ایسا واقع ہوا تو قائم مقام ملتحمہ کے ہو اور مثال اس طبقہ کی ساتھ رطوبت جلیدیہ کے مانند مثال شیشہ قندیل کے ہے نسبت روشنی چراغ کے یعنی آفات خارجی کو منع کرتا ہے اور نکلنے نور داخلی کو مانع نہین ہوتا بسبب شفاف ہونے کے اور بیماریان کہ اس طبقے مین ہوتی ہین نو ہین والطبقۃ الثالثۃ العنبیۃ طبقہ تیسرا عنبیہ ہے وہی قد تکون سوداء اور وہ بعضے آدمی مین سیاہ ہوتا ہے وقد تکون زرقاء اور بعضے مین آسمان گون وقد تکون شہلاء اور بعضے مین مائل بسرخی مانند حدقہ بھیڑ کے وہی بعد القرنیۃ اور وہ پیچھے قرنیہ کے ہے۔ جان تو کہ عنبیہ ایک طبقہ ہے غلیظ الجرم اور بیچ وسط کے اور بمقابلہ جلیدیہ کے ایک ثقبہ واقع ہوا مانند اوس ثقبے کے کہ انگور مین ہوتا ہے جسوقت کہ خوشے سے جدا کرتے ہین اور اسی مشابہت سے یہ نام رکھا ہے غرض اس ثقبے سے نفوذ نور کا ہے اور رنگ طبعی اسکا نزدیک جالینوس کے آسمانی ہے اور نزدیک ارسطو کے سیاہ اور اکثر نزول الماء سیاہ آنکھ مین ہوتا ہے اور ظاہر اس طبقے کا یعنے جو مماس قرنیہ کی ہی سخت ہے تو سختی قرنیہ سے تکلیف نہ پاوے اور باطن اوسکا نرم اور ملائم اور صاحب خمل اور خشونت واقع ہے مانند اسفنج یعنے ابر مرہ کے اور اس طرف سے ساتھ بیضیہ کے ملا ہی اور منفعت اوسکے صاحب خمل ہونی کی تین ہین ایک وہ کہ جو پانی نازل ہوتا ہے اوپر عنبیہ کے اور قدح کرنے والا دستکاری سے اوسکو ہٹاتا ہے بیچ خمل کے اوسکے خملون سے اٹک جاتا ہے اور مقابلے ثقبہ سے ہٹ کر اور طرف ہو جاتا ہے دوسرے یہ کہ جو فضلہ آنکھ پر گرتا ہے بیچ خمل کے ٹھہرتا ہے جہان تک کہ ممکن ہے اور اوپر ثقبے کے نہین گرتا۔ تیسرے وہ کہ رطوبت بیضیہ کہ صاف اور رقیق ہے یعنے پھیلنے والی ہی بسبب محاورت جسم صاحب خمل کی اپنی جگہ پر رہتی ہے اور سائل نہوتی اور بیماریان کہ اس طبقے کی خاص ہین پانچ ہین

شبیھۃ لبیاض البیض اور وہ رطوبت ہے صاف مشابہ سفیدی انڈے کے رنگ اور صفائی اور قوام
مین لہذا بیضیہ کہتے ہین اور منفعت خلقت اس رطوبت کی آگے اور سامنے رطوبت جلیدیہ
کے یہ ہے کہ روشنی قوی بتدریج رطوبت جلیدیہ پر پڑے اور اوسکے سبب سے جلیدیہ بتکلیف نور
قوی اور ہوائے گرم سے محفوظ رہے اور تین بیماری اسکی خاص ہین والطبقۃ الرابعۃ العنکبوتیۃ اور
طبقہ چوتھا عنکبوتیہ ہے وہی طبقۃ شبیھۃ بنسج العنکبوت اور وہ پردہ ہے مشابہ بافت مکڑی کی
وہی بعد الرطوبۃ البیضیۃ اور وہ پیچھے رطوبت بیضیہ کے ہے اور یہ طبقہ کنارے شبکیہ سے
جما ہے اور شاخین پتلی طبقے مشیمیہ سے اسمین ملی اور وہ حائل ہے درمیان جلیدیہ اور بیضیہ کے
اور چونکہ یہ طبقہ نہایت ہلکا ہے مانند جالے مکڑی کے اس سبب سے اسکا یہ نام ہوا اور فائدہ اسکے
رقیق ہونے کا یہ ہے کہ ابصار کو منع نہ کرے اور دو بیماری اسکی خاص ہین وبعد ہذہ الطبقۃ الرطوبۃ
الجلیدیۃ اور پیچھے اس طبقے کی رطوبت جلیدیہ ہے وہی رطوبۃ صافیۃ تشبہ الجلیدیۃ اور وہ رطوبت ہے
صاف مشابہ برف کے اور یہ رطوبت سب اجزائے آنکھ مین اشرف ہے اسواسطے کہ علاقہ حقیقی
بینائی کا اسی سے ہے اور باقی سب اجزا خادم ہین لہذا وسط مین واقع ہوتی ہے تو نہایت محفوظ
رہے اور اس سبب سے کہ وہ بستہ اور صاف ہے مانند برف کے جلیدیہ نام ہوا اسواسطے کہ ترجمہ
جلیدیہ کا برف ہے اور چونکہ شکل مین گول ہے بردیہ بھی کہتے ہین اور ترجمہ برد کا اولہ اس جگہ واقع
ہوا ژالہ یعنے اولا ہے اور جانب مقدم اسکی چوڑی ہے اور جانب موخر اسکی لانبی اور فائدہ چوڑائی
جانب مقدم کا یہ ہے کہ اسطے واقع ہونے اشباح کے مواقع بڑے ہون اور چھوٹی مرئی کو بھی حصہ
بہت ہو اور فائدہ لانبے ہونے اوسکے موخر کا یہ ہے کہ اشباح عصبہ مجوفہ سے خوب پیوست
ہوجائین اور ایک بیماری اسکی خاص ہے اور مشارک بہت ہین وبعدہا الرطوبۃ الزجاجیۃ اور
اور بعد جلیدیہ کے رطوبت زجاجیہ ہے وہی تشبہ الزجاج الذائب اور وہ مشابہ شیشے پگھلانے
کے ہے اسواسطے کہ صاف غلیظ القوام سفید رنگ ہے ساتھ تھوڑی سرخی کے گویا شیشہ
پگھلایا ہے لہذا زجاجیہ کہتے ہین اور وہ اوپر نصف موخر جلیدیہ کے شامل ہوا ہے واسطے پہونچانے
غذا کے جلیدیہ کو بیماریان اسکی دو ہین اور علاج اونکا دشوار ہے نسبت امراض اور اجزائے آنکھ کے
بسبب دور ہونے وصول اثر دوا کے داخلی ہو یا خارجی اور بسبب دشوار ہونے اطلاع کی اوپر بیماریان

اس رطوبت کے والطبقة الخامسة الشبكية اور طبقہ پانچوان شبکیہ ہے وہی البعد الزجاجية اور وہ پیچھے زجاجیہ کے ہے اور طبقہ مذکور اطراف عصبہ مجوفہ سے پیدا ہوا ہے اور اوپر زجاجیہ اور جلیدیہ کے پیچھے کی طرف سے شامل ہوا ہے وہان تک کہ درمیان جلیدیہ اور عنبیہ کی ہے اور اس سبب سے کہ اشتمال اسکا ان دونون رطوبت پر مانند شامل ہونے شبکہ کے ہے اوپر شکار کی شبکیہ نام رکھا گیا بیماریان کہ اسمین ہوتی ہین پانچ ہین اور علاج اونکا بھی دشوار ہے اسواسطے کہ اثر دوا خوب نہین پہونچتا اور بہی ذکی الحس اور کثیر الشریان ہے الطبقة السادسة المشيمية پردہ چھٹا مشیمیہ ہے وہی تشبه المشيمية اور وہ مشابہ مشیمہ کے ہے وہی البعد الشبكية اور وہ پیچھے شبکیہ کے ہے جان تو کہ بافت اس طبقے کی اطراف غشاے رقیق دماغی سے اور اوردہ اور شریان سے واقع ہے اور مشیمیہ اس سبب سے کہتے ہین کہ اشتمال اسکا اوپر شبکیہ کے مانند اشتمال مشیمہ کے ہے اوپر جنین کے اور چونکہ طبقہ مذکور کثیر العروق اور منفذ غذاے اور اجزاے آنکھ کا ہے امراض موی اسمین اکثر ہوتی ہین والطبقة السابعة الصلبية اور پردہ ساتوان صلبیہ ہے وہی البعد المشيمية اور وہ نیچے مشیمیہ کے ہے تلاقی عظم العين متصل ہے ہڈی آنکھ کے یعنے ہڈی گہر آنکھ کے اور وہ اطراف غشاے صلب دماغی سے کہ ساتھ عصبہ مجوفہ کے متصل ہے ناشی ہوا ہے **فائدہ** جو شمار طبقات ساتون کے مذکور ہوے بنا قول جمہور کے ہے ورنہ اسمین اختلاف بہت ہے بعضے صلبیہ کو غشا سے گنتے ہین نہ طبقے سے اسواسطے کہ نزدیک ان لوگون کے طبقہ سواے جسم ثخین الجرم کے نہین ہوتا اور درمیان غشا اور طبقے کے فرق کرتے ہین لیکن حق وہ ہے جو ہمنے کہا اور بعضے شبکیہ کو طبقات مین شمار نہین کرتے ہین اور بعضے عنکبوتیہ کو بھی اجزاے شبکیہ سے جانتے ہین اور بعض لوگ ساتھ عنکبوتیہ اور شبکیہ کے ملتحمہ کو بھی اور بعضے ساتھ تینون کے عنبیہ کو بھی اجزاے مشیمیہ سے لیتے ہین اور بعضے ساتھ چارون کے قرنیہ کو اجزاے صلبیہ مین شمار کرتے ہین پس نزدیک بعضون کی سب طبقات چھ ہین اور نزدیک بعضون کی پانچ اور نزدیک بعضون کی چار اور نزدیک بعضون کے تین اور نزدیک بعضون کے دو ہین لیکن لیکن بیچ تینون رطوبت کی اتفاق ہے اسیطرح بیچ طبقے ملتحمہ کے **انتباہ** اعصاب آنکھ کی دو قسم ہین ایک وہ کہ حس لمس و حرکت کو پہونچاتے ہین آنکھہ مین دوسرے وہ کہ خاص ہین ساتھ بینائی کی اور وے ہین ساتھ عصبہ مجوفہ کے اوپر بیچ تشریح اعصاب کی کہا گیا اما الاذن فہی مرکبۃ

من اللحم المحض والغضروف والعصب الحساس لیکن کان پس وہ مرکب ہے گوشت خالص اور ہڈی نرم اور عصب سے کہ حس رکہتا ہی ومنفعتہا قبول الصوت وجمعہ لیدخل الصماخ اور فائدہ اوسکا قبول کرنا اور جمع کرنا آواز کا ہے تو داخل ہو آواز بیچ سوراخ کان کی اور جان تو کہ صماخ بیچ عظم حجری کے واقع اور صاحب تفاریح ہی تو ہوا اصلاح پاکر بتدریج آوے اور بیچ انتہای صماخ کے کہ نام اوسکا جوبہ ہے ہوا کہری اور رکی ہے اور ایک عصب اس منفذ مین اور گرد اگرد جوبہ کی بچھا ہے اور اس عصب کو غشای طبلی کہتے ہین جسوقت ہوا کہ حامل الصوت صماخ مین نفوذ کرتی ہی اور جوبہ مین پہونچتی ہی ہوا ے ایستادہ کو حرکت دیتی ہی موافق تموج اپنے کے پس عصب مفروش منفعل ہوتا ہے اور بحکم اللہ سبحانہ کی سمع حاصل ہوتا ہے اور صماخ بکسر صاد مہملہ و بسین مہملہ بھی آتا ہی اور جوبہ بضم جیم اور سکون واو اور فتحہ بای موحدہ اور وقف ہا کی نام انتہای صماخ کا ہی طرف داخل کی

فی اللسان

اما اللسان فہو مرکب من اللحم والعروق والشریانات والعصب الحساس والغشاء المتصل بغشاء المری لیکن زبان پس مرکب ہی گوشت اور رگ اوردہ اور شرائین اور عصب حساس اور اوس غشا سے کہ ملی ہی غشاے مری سی گوشت اسکا رخو یعنے ڈہیلہ ہے اور سفید اور سرخ جو معلوم ہوتا ہے بسبب خون رگوں کی اور عصب اوسکا منشعب ہے اعصاب دماغی سی اور زبان بیچ طول کے دو حصہ ہی لیکن بسبب شامل ہونی غشا کے تمیز نہین ہوتی ہی درمیان دونو حصہ کی اور اوسکے جڑ مین ایک غدہ لحمی ہے کہ اوسکو مولد اللعاب کہتے ہین اور نیچے اسکے دو سوراخ ہین کہ میل یعنی سلائی اوسمین سماتی ہے واسطے نکلنے لعاب کی اور ان سوراخون کو ساکبی اللعاب کہتے ہین یعنی گرانی والی لعاب کے اور نفع نکلنے لعاب کا نداوۃ یعنے تر ہونا زبان کا ہی تو زبان واسطے نداوۃ کے سہل الاجابت ہوا اور نیچے زبان کی خود زبان مین دو رگ بڑی سیر واقع ہین اور ان رگون سی شعبے بڑے متفرق ہو کر بیچ جرم زبان کی پہیلے ہین اور یہ دو رگ بڑی کو صردین کہتے ہین اور یہی واسطے حرکت زبان کی اعصاب اور عضلات مخصوصہ زبان مین واقع ہین ومنفعتہ تقلیب الطعام والمعونۃ علی الازدراد اور نفع زبان کا پہیرنا غذا کا ہے تو بالکل چبائی جاوی اور مدد دینا بیچ نگلنے غذا کے اور بہی مدد دینا اوپر تکلم اور لفظ کے اور آلہ حس ذوق کا ہی اور اس سبب سے کہ جرم اوسکا نازک ہی کیفیات بدن سے جلد اثر قبول کرتی ہی لہذا رنگین ہونا اسکا باعتبار رنگ مادہ کی اول دلائل سی مقرر کیا ہی مانند آنکہ کے

الفصل الرابع فی الریۃ والقلب فصل چوتھی ثابت ہی بیچ تشریح پھیپھڑے اور دل کی

اما الریۃ فہی مرکبۃ من اللحم علی لون الورد ومن غضاریف قصبۃ الریۃ والشراپین النابتۃ من القلب لیکن پھیپھڑا پس وہ مرکب ہے گوشت گلابی رنگ سے اور غضروفین قصبہ ریہ اور شریانون سے کہ جمے ہین دل سی اور جانین کہ گوشت ریہ کا رخوا اور متخلخل ہی ولیس لہا فی نفسہا حس و حرکۃ اور نہین ہی ریہ کو فی ذاتہ حس اور حرکت اما غشاءہا فلہ حس لیکن غشای ریہ کے یعنے وہ پردہ کہ اوپر ریہ کے محیط ہے پس اوسکو حس تہوڑی ہی پوشیدہ نہ رہے کہ ریہ بالکل شکل تنبورہ کی ہے بڑا جزو اوسکا بمنزلہ کدوے تنبورہ کی ہی اور مراد فقط ریہ سے خاص یہی ہی اور جو گردن کی مانند اوس سے نکلا ہے بمنزلہ تنہ کے ہے نام اوسکا قصبۃ الریہ اور اوسکے سر کو حنجرہ کہتے ہین اور تشریح ریہ کی بیچ تین جزو کے ہم ذکر کرتی ہین جزو پہلا بیچ حنجرہ کے وہ عضو ہی غضروفی مرکب تین غضروف سے ایک آگے سے اوسکو درقی اور ترسی کہتے ہین درق بفتحہ دال اور رای مہملتین اور رقاف کے سپر کو کہتے ہین اور ترس بفتح تاے فوقانیہ اور سکون راے مہملہ اور سین مہملہ کے بہی سپر کو کہتے ہین اور اس سبب سے کہ یہ غضروف از روے صورت کے یا از روے محافظت کی مشابہہ درق معنی سپر غازیون کی ہی یہ نام رکہا ہے اور تنو اسکا نیچے زنخ کی محسوس ہوتا ہے اور بعد مانع ہونی کی [illegible] معلوم ہوتا ہے اور دو غضروف باقی پیچھے ہین مائل طرف مری کی اور یہ دونون چہوٹے ہین ایک کا نام نہین ہی لیکن بنام لا اسم لہ مشہور ہے اور دوسرے کو مکبی کہتے ہین اسواسطے کہ وقت نگلنے طعام اور پانی کی اوپر ثقبہ قصبہ ریہ کے گرتا ہے تو کوئی چیز بیچ قصبہ کے نجاوی اور کہلنا اور بند ہونا حنجرہ کا اوسی سی ہے اور ظاہر ہی کہ واسطے تنفس کے حاجت کہلنے کی ہمیشہ ہے اور اسیطرح نزدیک نگلنے کے احتیاج ساتہ بند ہونے کے لازم ہی اسواسطے کہ اگر بند نہوا اور تہوڑا [illegible] اسمین جاوے کہانسی شدید ہوتی ہے اور کہانسی نہین ٹہرتی جب تک کہ وہ چیز نہ نکلے اور کبہی ہوتا ہی کہ وہ چیز عفن ہو جاتی ہے اور ہلاک کرتی ہے لہذا تاکید کیا ہے لوگون سے کہ وقت کہانے اور پینے کے ایسی حرکت نہ کرین کہ احتمال اوترنے کی بیچ قصبہ ریہ کے ہو اور قوی زیادہ اسباب مین تکلم قوی یا ہنسی ہوتی ہی درمیان نگلنے کے اور مکب بضم میم اور کسرہ کاف اور تشدید باے موحدہ ہے یعنے اوپر منفذ کے گرنے والا اور حنجرہ آلہ تمامی آواز کا اور روکنا نفس کا ہی اور اوسکے

جوف مین ایک قسم ہے مشابہ زبان مضمار کے کہ بند ہوتا ہی اور کہلتا ہے اور آواز اوس سی حاصل
ہوتی ہے اسی سبب سے نزدیک حدوث آفت کے بیچ حنجرہ کی فساد آواز مین حاصل ہوتا ہے
جزو دوسرا بیچ قصبیہ ریہ کے اور وہ مرکب ہے غضاریف کثیر صاحب زور سی جو غضروف کہ مری سے
اتصال نہین رکہتا ہے کامل التدویر ہے اور جو اوس سی ملا ہے ناقص التدویر ہے اور دو ر ہ ایک کا
بقدر تہائی دائرہ کی واقع ہے اور دونون طرف اوسکے غشا متصل ہوتی ہے کہ متمم اور دائرہ کی
ہوتی ہی اور درمیان غضاریف کے اغشیہ نرم حائل ہین کہ آپس مین مرتبط ہین اور بیچ باطن قصبہ
کی بالکل ایک غشا املس مائل بہ یبوست اور صلابت مستبطن ہی اور اسیطرح اوپر اوسکے ظاہر
کے بہی غشا مستظہر ہے اور وہ قصبیہ ریہ آگے مری کے لہذا اوسکی بیماریون مین دوا اوپر سینے کی
اور مری کی بیماریون مین دوا پیٹہ پر لگاتے ہین بسبب قریب ہونے عضو ماؤف کی اوس طرف سی
فائدہ آدمی کو تنفس دائم کی احتیاج ہے لہذا مسلک تنفس کا غضروفی پیدا کیا گیا تو شائبہ
انطباق کا نہو اور جو بعض اجزا اوسکے پیچہے سے ساتہ مری کے ملاپ رکہتے ہین غضاریف وہان کی
ناقص بنائی گئی اور غشا اوس مقام مین قائم مقام اوسکی ہوتی تو صلابت غضروف سے
تکلیف مری کو نہ پہونچے اور بیچ نگلنے چیز کثیر الحجم کے ممانعت نہو اور اس سبب سے کہ وہ آلہ
آواز کا ہے باطن اوسکا غشا سے املس کیا گیا تو امر آواز کا کامل ہو اور اس سبب سے کہ وہ
جگہ گرنے نوازل مادہ کا اور جگہ صعود کرنے ابخرے دل کا اور جگہ قرع صدمے آواز کا تہا غشائے
مذکور مائل بسختی و خشکی کی گئی تو سہل القبول اور سریع الانفعال نہو اور اس سبب سی کہ امتداد
اور اجتماع اوسکا وقت تنفس کے اور بہی صدمات سے انزعاج اور تکلیف نہ پاوے سبب
غضاریف اوس کی مربوط ہون غشائی سے آپس مین مربوط ہوے اور علاوہ اسکے ایک غشا
اوپر اوسکے پہنائی گئی تو محافظت خوب ہو جزو تیسرا بیچ خود ریہ کے اور وہ مرکب ہے شعبون
قصبیہ ریہ سے اور شعبون شریان اور ہڈی سے اور شعبون ورید شریانی سی اور گوشت ڈہیلے
متخلخل سی اسطور پر کہ جامع سب شعبون کا ہوا اور اوپر اوسکے ایک غشا محیط ہی اور یہ غشا بہی
مانند گوشت ریہ کے صاحب منافذ واقع ہوی ہے تو رطوبات فضائے سینے کی بیچ ریہ کے
داخل ہو سکین اسواسطے کہ جو رطوبی واسطے نگلنے رطوبات فضائے سینے کے ہی ریہ ہے جو کچہ

اوس کی گرد ہوتا ہے بالکل ریہ مین آتا ہے اور قصبہ ریہ کی راہ سے نکلتا ہے اور جان تو کہ ریہ دو حصے ہے ایک طرف بائین کے اور دوسرا طرف داہنے جو داہنی طرف ہے اوسکے تین شعبے ہوے اور جو بائین طرف ہے اوسکے دو شعبے ہوے اور فوائد اسکے تقسیم ہونے کے اور اسکے تخلخل کے اور اسکے مرکب ہونے کے شعبون ہوا اور شریان اور گوشت سے اور فائدہ موجود ہونے ریہ کا بیچ بدن کے اور راہ پہونچنے ہوا کی دل کو اور مدد دینا ہوا کا روح کو تین فائدے بین کہے جاتے ہین فائدہ پہلا جو پایا نہ رہے کہ آدمی کو طرف تنفس کی احتیاج دائمی ہے اور ریہ آلہ حقیقی اوسکا ہے لہذا حکیم مطلق نے اوسکو دو قسم کیا اور اجزاے ہر قسم جدا جدا وضع کیا جیسا کہ بلغ کو تقسیم کیا تو اگر ایک قسم کو کوئی آفت پہونچے قسم دوسری امر تنفس کو مقوم ہو اور بہی صاحب تخلخل کیا مانند اسفنج کے تو ہواے منجذب کو فضا ئین بہت ہون اسواسطے انبساط اور تمکن سے اور ساتھ اسکے وقت انقباض کے اور دفع کے مدد کرے جیسا کہ اسفنج مین دیکہا گیا ہے کہ جسقدر بہت پانی کو تشرب کرتا ہے جو تہوڑا نچوڑتے ہین تو کچہ اوسمین نکل آتا ہے اور یہ کام بدون جسم متخلخل کے نہین ہوسکتا ہے اور اس سبب سے کہ انشعاب جسم کا موجب انبساط اوسکے حجم کا ہوتا ہے سبب ریہ آخر سے پانچ شق ہوا اور جو ریہ کے بائین طرف دل واقع ہوا ہی تین حصے ریہ کے داہنی طرف اور دو حصے بائین طرف گئے تو فضاے اس جانب کی مزاحمت نہ پاوے اور تیری دونون طرف سینے کے برابر ہو اور جانین کہ دل سے ایک شریان ہین آئی ہے اور اس شریان کو شریان وریدی کہتے ہین اسواسطے کہ وہ مانند اوردہ کے ایک طبقہ مخلوق ہوئی اور وہ غذاے پختہ کو دل سے ریہ کو پہونچاتی ہے اور ہواے صاف ریہ سے دل کو بہی لیجاتی ہے اسطور پر کہ دوسرے فائدے مین بیان کرینگے اور بہی ایک ورید کلیجے سے دل مین آئی ہو اور وہان سے ریہ مین واسطے پہونچانے غذا کے ریہ کو اور اوسکو ورید شریانی کہتے ہین اسواسطے کہ مانند شرائین کے صاحب دو طبقے کی ہے اکثر پہونچنا غذا کا اسی سے ہے اس لیے کہ شریان وریدی مخصوص تنفس سے ہے اور غذا کہ اس شریان سے آتی ہے نہایت تہوڑی ہوتی ہو تو رگ کی فضا مین امتلا نہوا اور نفوذ اور خروج ہوا کو مانع نہو جان تو جو غذا کہ ریہ کو پہونچتی ہے کہ جو پختگی کامل رکہتی ہے جلد مستحیل بعضو ہوتی ہے اور یہ اسواسطے ہوا کہ ریہ بسبب مشغول ہونے کے طرف امر

تنفس کے اور بسبب دوام حرکت کے خوب ہضم کرنے سے قاصر ہے بنا بران قادر مطلق نے خصہ اوسکا بہی غذا سے پختہ مفرد ریائی ہے تو تہوڑے تصرف سے صورت غذائی چہوڑکر شکل عضوی پہن لی گوشت ریہ کا صاحب قلل اور جامع شعبوں رگوں کا ہے اور واسطے غلبہ ہوائیت کے سرخی اوسکی مائل بسفیدی ہے کہ گلابی اوسکو کہتے ہین **فائدہ** دوسرا منفعت ریہ کی بیچ بدن کے استنشاق ہوا کا ہے اور تصفیہ ہوا کا اور نکالنا فضلات کا جیسا کہ کہا گیا لیکن نفع استنشاق کا وہ ہے کہ ایک تنفس ہین یعنے ایک مرتبہ کے دم لینے مین بہت ہوا منجذب ہوا اور واسطے پہونچنے بدل کی موجود اور مستعد رہے تو اگر اتفاق حبس نفس کا پڑے اور بیچ داخل ہونے ہوا سے خارجی کے کچھ تعطل واقع ہو جیسا کہ وقت غوطہ مارنے کے اور چلانے کے اور دم روکنے کے قصداً وقت گذرنے کے ابتدا ذورات کے اور سوائے اسکے ہوتا ہے اضطرار ہوا اور ہوائے موجودہ ریہ کی واسطے ترویح دل کی ایک زمانہ لائق تک کفایت کرے اسواسطے کہ دل اس سبب سے کہ کثیر الحرارت ہے ہمیشہ طرف برودت کے محتاج رہتا ہے اور کوئی سرد غیر مفرط البرد کہ دم بدم پہونچے اوپر دل کی سوائے ہوا کے نہین ہے اور معلوم ہوا ہے کہ ہوا اگرچہ گرم ہے لیکن نسبت بدن کی سرد ہے خصوصاً نسبت عضو باطنی شدید الحرارۃ کے ساتھ اس بات کے کہ جو ہوا ہمارے پاس ہے استحیلہ مائی سے برودت مائی کو حاصل کیا ہے بنا بران اکثر حیوان بری اسکے محتاج ہین اور بیچ سرد دل کی قید غیر مفرط البرد کی ہمنے کی ہے کہ دل معدن روح کا ہے اور روح گرم اور لطیف ہے پس برد مفرط سے افسردہ ہو جاویگی **فائدہ** تنبیہ اشریان وریدی بیچ جرم ریہ کے متفرق ہوتی ہے اور ایک طبقے کی بنائی گئی تو نفوذ ہوا کا بیچ اوسکے مسام کے آسانی سے ہو اسواسطے پہونچنا ہوا سے ریہ کا دل مین اسی راہ سے ہے کہ مسام کی راہ سے بیچ جوف رگ مذکور کے آتی ہے اور دل کو پہونچتی ہے اور یہ شریانی سے انجذاب اوسکے ہوئین بلکہ نکلتے ہین نہ یہ کہ منہ شعبوں رگ مذکور کے بیچ جوف ریہ کے کہلے ہوئے واقع ہوئی جیسا کہ منہ ہا ساریقا کے بیچ معدہ کے اسواسطے کہ اگر ایسا ہوتا پہونچنا ہوا کا کہ ... اور ... ہے بدون ... کے اور بدون اصلاح پانے کے دل کو ہوتا اور تکلیف دیتا ... مدخل ہوا کا مسام رگ سے ... ہوا تو بسبب ضیق منفذ کے جلد نہ گذرے اور ٹھہرے یہانتک کہ ... سے پاک ہو اور مناسبت ساتھ مزاج دل کے پیدا کرے اور عمدہ ترین آلات تنفس مین

ریہ ہے لہذا اوسکو مبدء الحیوۃ کہتے ہین اسواسطے کہ اگرچہ حصول استنشاق کا تمام بدن سے ہوتا ہے
اسلیے کہ براہ مسام جلد سے ہوا بیچ منافذ شرائین کی آتی ہے اور ترویح روح کی کرتی ہے لیکن ترویح دائم
وابستہ ہے استنشاق ریہ سے اور بقاے زندگانی کا اوسی پر موقوف ہے نہایت یہی کہ اگر
حصر نفس کی عادت کرین ایک زمانہ دراز تک اوسپر قدرت پاتے ہین اور اوسوقت مین جو ہوا کہ
ریہ مین محصور ہے امر ترویح دل کو سرانجام دیتی ہے اسواسطے کہ حبس نفس سے بیچ منجذب ہونے
ہواے ریہ کے طرف دل کے فتور پڑتا ہے اسواسطے کہ حرکت دل اور شرائین کی قبض اور بسط
کہتے ہین دائمی ہے خواہ نفس کو روکین خواہ نہ روکین نہایت یہی کہ جو لینے مین ہوا کے ہمیشہ ہوا
آتی ہے اور ترویح روح کو کرتی ہے اور اوپر تقدیر حبس کے جب تک کہ ہواے محصور بیچ ریہ کے
کثرت آمیزش ابخرۂ قلبی سے گرم نہین ہوئی ہے اور کمتر مزاج دل سے ہے ترویح اوسکی کفایت
کرتی ہے اور جو گرم ہوی اضطرار طرف ہواے خارجی کے ہوگا اور اگرچہ داخل ہونا ہوا کا بیچ منافذ
شرائین کی مسام جلد سے بھی دائمی ہے بنا بر قبض و بسط شرائین کے لیکن اتمام اونکے فعل کی
اس امر مین بھی تنفس سے مربوط ہے مگر وہ کہ کثرت عادت کرنے حبس نفس سے جذب نسیم کا
منافذ شرائین سے عادت ہوتی ہے جیسا کہ بیچ اہل ریاضت کے مشہود ہوتا ہے کہ بہت دن تک
محبوس النفس رہتے ہین اور پوشیدہ نرہی کہ ہوا مبدء رقّ روح کی ہے مانند پانی کی واسطے غذا کے
اور جیسا کہ پانی خالص غذا نہین ہوتا ہے ہوا اکیلی بھی روح نہین ہوتی اور اوس قوم نے
کہ یہ گمان کیا ہے باطل ہے اسواسطے کہ ثابت ہوا ہے کہ بسیط غذاے مرکب کی نہین ہوتی ہے
بسبب نہونے مناسبت کے درمیان دونون کے اسواسطے کہ درمیان غاذی اور مغتذی
کے مناسبت شرط ہے لیکن پانی جو ساتھ رطوبات کے مرکب ہوتا ہے غذا ہوتا ہے اسیطرح
ہوا ساتھ ابخرون کے ملکر روح ہوتی ہے اما القلب فانہ جسم مخروطی کہیئۃ الصنوبر لیکن دل ایک
جسم ہے مخروطی شکل مانند صورت صنوبر کے یعنی ایک طرف سے موٹا اور دوسری طرف سے
باریک ہے قاعدتہ فی وسط الصدر قاعدہ اوسکا درمیان سینے کے ہے وراسہ مائل
الی جانب الیسار اور سر اوسکا مائل طرف بائین کی اور پوشیدہ نرہے کہ سر دل کا نیچے کی
جانب ہے اور مقابل پستان بائین کے پہونچا ہے اور قاعدہ اوسکا اوپر کی جانب ہے

تشریح القلب

اس شکل پر نفع بیچ مائل ہونے دل کی طرف بائین کے یہ ہے کہ جگر سے بعید ہو واسطے
فعل اور برابر ہونے دونون طرف بدن کے بیچ حرارت کے اسواسطے کہ دل اور کبد دونون
گرم ہین اور جو دل شریف ترین سب اعضا مین تہا اور سینہ کہ صندوق بدن کا ہی اوس مین
ودیعت کیا گیا تو محفوظ زیادہ وہو احمر قانی اور وہ سرخ رنگ مائل بسیاہی ہی مرکب من اللحم واللیف
والغضروف والغشاء الصلب اور مرکب ہے گوشت اور لیف اور غضروف اور غشاے
سخت سے اور جان تو کہ گوشت اوسکا سخت پیدا کیا گیا ہے تو آفت کو قبول نہ کرے
جلدی سے اور بہی بواسطہ اجتماع حرارت کے تلطیف خون کی بوجہ احسن اور اکمل کرے
تو روح اوس سے پیدا ہوا اور لیف اوسکی تین قسم ہے طویل واسطے جذب کی اور عریض واسطے
دفع کی اور مورب واسطے امساک کی تو ہر قسم حرکت کی واقع ہوا اور فوائد اور بہی ہین اور غشا اوسکی
اسواسطے سخت پیدا کی گئی ہے تو پناہ ہو آفات کے پہونچنے سے لہذا غشاے مذکور اوپر جرم
دل کی پڑی اور ملی نہین ہی بلکہ اوٹہی ہوئی اور جدا ہے مگر نزدیک اوسکی اصل کی کہ قاعدہ ہے
اتصال رکہتی ہی اور نفع دوسرا بیچ جدا ہونے غشا کے سہولت انبساط غشا کا ہے اور جانین
کہ ارتباط رباطون کا اور جمنا شرایین کا جانب قاعدہ سے واقع ہے اور بہی اسیجگہ ایک عضو ہے
عظمی مانند بنیاد کے کہ کچہ غضروف سے مشابہت رکہتا ہے اور حقیقت مین غضروف
نہین ہے اور نفع اوسکا یہی ہی سیدہی نکلنی شرایین کی ہے اور بہی اسیطرف وہان کہ مدخل ہوا
نسیم کا ہے دو ٹکڑے گوشت کے کہ عصبی ہین نکلے ہین اوپر شکل دو کان کی کہ اوسکو اذنی القلب
کہتے ہین دخول نسیم اور خروج بخار کو مستعد کرنے والے ہین جسوقت دل منقبض ہوتا ہے
یہ دونون فراہم ہوتے ہین تو نسیم کو کہ لیا ہی دل کی اندر جاوے اور جو منبسط ہو دونون پہر چوڑی
ہوتی ہین تو اور ہوا کو حاصل کرین وہو منبع الحرارۃ الغریزیۃ اور دل جگہ پیدا ہونی حرارت غریزی کا ہے
اور معدن روح کا ہے اور بیان وجود حرارت غریزی کا مفصل کہ آتی ہین ہم ولہ بطنان اور
دل کی دو بطن یعنے خانے ہین موافق قول جمہور کے احدہما الایمن ایک اونسے داہنی طرف
ہے وہذا مملو بالدم الکثیر والروح القلیل اور یہ بطن بہرا ہے بہت خون اور تہوڑی روح سے ہے
اسواسطے کہ جگر سے ملا ہے اور عمدہ فعل اوسکا مشغول ہونا جذب غذا سے اور استعمال کرنا غذا کا

ولہ مجاری یجری فیہا من القلب الی الریۃ دم الغذا اور واسطے اس بطن کی راہین ہین کہ جاری ہوتا ہے بیچ اوسکے دل سے طرف ریہ کی خون غذا کا یعنے خون کہ وہ غذا ہے ومن الریۃ الی القلب اور جاری ہوتی ہے ریہ سے طرف دل کے ہوا جان تو کہ ایک مجری طرف جگر کے ہے اور ایک ورید وہان داخل ہوئی ہے واسطے پہونچانے خون کے جگر سے دل مین اور دوسرا مجرا طرف ریہ کے ہے ایک ورید شریانی اوس سے نکلکر ریہ کو پہونچی ہے واسطے پہونچانے غذا کے ریہ کو جیسا کہ بیچ تشریح ریہ کے کہا گیا اور اس سبب سے کہ زیادہ اوپر ایک کی حکم جمع کا رکھتا ہے اطلاق مجاری کا اوپر دو مجرے کے باک نہین ہے اور ہر چند شریان وریدی سے کہ بطن الیسر سے نکلی ہی بہی حصول جذب ہوا کا اور دفع بخار کا ہوتا ہے لیکن مخصوص زیادہ اور عمدہ زیادہ اس بات مین ورید شریانی ہے والثانی الایسر اور بطن دوسرا بائین طرف ہے اور بیچ بہ نسبت ایمن کے بڑا زیادہ اور مضبوط زیادہ ہے وہو مملو بالروح الکثیر والدم القلیل اور بطن چپ بہرا ہے روح حیوانی بہت اور خون تہورے سے ہلاک امر کا دل سے پیدا کرنا روح کا ہی اور عمدہ غرض وجود خون سے اوسمین پیدایش روح کی ہے اوس سے اور مصاحب ہونا خون کا ساتہ روح کے بیچ شرائین کے دونون طریق شریان سے اسواسطے کہ خون بمنزلہ مرکب کے واسطے روح حیوانی کے اور بمنزلہ ذخیرہ کے ہے تو نزدیک نقصان روح کے روح دوسری ازروے مدد کے پیدا ہی ہوتی ہے اسواسطے کہ بیچ شریان کے بہی روح پیدا ہوتی ہے لیکن نہ اسطور پر کہ بیچ دل کے ہوتی ہے اور جو مبدء شرائین کا دل ہے پیدایش اوسکی شرائین بہی اوسکے مبدء کے فیض سے ہے اور اسی سبب سے ہے تخصیص مبدء ہونے دل کا واسطے روح کے وہو منبت الشرائین اور بطن ایسر محل جمنے شرائین کا ہے اور یہ بطن بہی دو منہ رکہتا ہے ایک منہ شریان عظیم ہے کہ سب شریان بدن کے اوس سے نکلے ہین اور دوسرا منہ ایک شریان ہے کہ ریہ کو گئی ہے اور نفوذ ہوا کا ریہ سے دل کو اس سے ہی حاصل ہوتا ہے اور شریان وریدی نام ہے فائدہ درمیان دو بطن مذکور کے ایک مجری واقع ہے کہ جو خون کہ ایمن سے ایسر مین آتا ہے یہان نضج پاکر اور ساتہ معدن روح کے کہ بطن الیسر ہے مناسبت پیدا کرکے آتا ہے اور مجرے مذکور وقت جوڑ ہونے دل کے وسیع ہوتا ہے اور وقت دراز ہونے دل کے بند ہوتا ہے یعنے انضمام و انبساط اوسکا موافق انضمام و انبساط دل کے ہے و قیاس مجری کا مانند ہے بطن اوسط دماغ کے ہے اور بعضے اسکو ہی

بطن کہتے ہین اور دل مین تین بطن ثابت کرتے ہین لیکن جالینوس اور محققان اوسکو دہلیز اور منفذ شمار کرتے ہین اور ہر ایک کو درست ہے کہ اصطلاح مقرر کرے اور قاعدہ بطن ایمن کا بہت نیچے ہے بہ نسبت قاعدہ بطن الیسر کے اور حکمت اس مین یہ ہے کہ جو کچھ صاف ہے الیسر مین آوے اور جو کثیف ہے وہان رہ جاوے بسبب تقعر اور تسفل ایمن کے بہ نسبت ایسر کے

انتباہ جو حیوان کہ دل اوسکا بڑا ہو اور قلیل الحرارت ہو دلیر ہوتا ہے اور جو حیوان کہ دل اوسکا چھوٹا ہو لیکن کثیر الحرارت ہو وہ بھی دلیر ہوتا ہے اور جو حیوان کہ دل اوسکا قلیل الحرارت ہوتا ہے اگرچہ بڑا ہو نامرد ہوتا ہے مانند اونٹ اور خرگوش کے اور پوشیدہ نہ رہے کہ دل الم کو تحمل نہین کرتا ہے اور نہ ورم کو اسی سبب سے بعد ذبح حیوان کے کوئی آفت دل مین پائی نہین جاتی بخلاف اور اعضا کے کہ اکثر بادوف دکھلائی دیتے ہین اور کبھی پایا جاتا ہے بیچ دل بعض جانورون کے کبیر الجثہ کی ایک ہڈی بمنزلہ غضروف کے اور کبھی دل بعض بندر کا صاحب دوسر کا پایا جاتا ہے اور قوت حیات کی ویسے ہے کہ جو دلکو حیوان سی جدا کرتے ہین حرکت بیچ دل کی ایک زمانہ تک محسوس پاتی ہین اور جو بعضے اطبا نے کہا ہے کہ دل قبیل عضلہ سے ہے شیخ رئیس اور علمانے اتفاق کیا ہے اسپر کہ اوسنے خطا کی نہایت یہ کہ وہ شدید المشابہت ہے غضروف سے لیکن حرکت اوسکی غیر ارادی ہے اور شک نہین کہ حرکت عضلی کی ارادی ہے

الفصل الخامس فی تشریح حجاب الصدر والمعدۃ والامعاء

فصل پانچوین ثابت ہے بیچ تشریح پردہ سینہ کے اور تشریح معدہ اور امعا کے اما حجاب الصدر فہو مرکب من اللحم والعصب الحساس المحرک لیکن پردہ سینہ کا پس وہ مرکب ہے گوشت سے اور عصب حس والا اور حرکت دینے والے سے ومنفعتہ انبساط الصدر وانقباضہ اور نفع اس حجاب کا کہلنا سینہ کا ہے واسطے جذب ہوا کے اور بند ہونا سینے کا واسطے پھیرانے ہوا کے جیسا کہ منفخ مین مشہود ہے اور حجاب مذکور حاصل واقع ہوا ہے درمیان اعضاے تنفس کے اور اعضاے غذا کے تو اعضاے تنفس بخزون غذا سے محفوظ ہین اور وہ آخر ہڈی عظام قص سی نکلا ہے اور اسفل کو منحدر ہو کر اوپر سبیل توریب کے اور آخر فقرات کے فقار صدر تک منتہی ہوا اور وہان ساتھ سب اضلاع کے ملتحم ہوا ہے اور اوسمین دو سوراخ ہین ایک اکثر واسطے نفوذ مری اور شریان کبیر کے اور دوسرا واسطے صعود جزو

اوس رگ کے کہ نام اوسکا ابہر ہے اور وہی ابہر محدب کبد سے نکلی ہی بالجملہ اس حجاب حاجز کو جمہور دیافرغما کہتے ہین مگر صاحب اسباب و علامات کہ حجاب متعرض بین الکبد والمعدہ کو اس نام سے بیان کیا اور بعض لوگ حجاب مذکور کو عضلے سے شمار کرتے ہین **فائدہ** اوس جگہہ کہ سبد راس حجاب کا ہے ایک غشا پیدا ہوئی ہے اور اعلے کو آئی اور دو شق ہوے ایک طرف خلف سینہ کے اور دوسری طرف قدام کی اوپر اوس جگہ کی کہ ملتقی ترقوتین کا ہے مل گئی ہے اور جگہہ پیدا ہونے ذات العرض اور ذات الصدر کی یہی غشا ہے اگر ورم بیچ شق قدامی کی ہو ذات الصدر اور اگر بیچ شق خلفی کے ہو ذات العرض کہتے ہین اور اس غشا کو ساتہ حجاب کو رکے کچہ علاقہ نہین ہے واما المعدۃ فہی جسم مستدیر الہئیۃ مرکبۃ من اللحم والعصب والعروق والشرائین لیکن معدہ پس وہ جسم ہے کروی شکل مرکب ہے گوشت اور عصب اور رگون کی یعنے اوردہ اور شرائین سے اور وہ دو طبقہ رکہتا ہے مانند امعا کے طبقہ داخلی عصبانی ہے اور خارجی لحمانی اور صورت معدہ کی ساتہ کدوے گردن دراز کے مشابہت دیتے ہین اور استدارت اوسکی بنظر ماتحت مری کے ہے اور مری بہی جزو معدہ کی ہے جیساکہ مولف کہتا ہے وتنقسم الی اجزاء ثلثۃ اور تقسیم ہوتا ہے معدہ طرف تین جزو کے المری وفم المعدۃ وقعرہا ایک مری دوسرا فم معدہ تیسرا قعر معدہ جیساکہ ہر ایک ان تینون سے جدا جدا کہے جاتے ہین اما المری فانہ تبتدی من اقصی الفم الی عند مقطع عظام القص لیکن مری پس تحقیق وہ شروع ہوتی ہے نہایت حلق سے اور پہونچی ہے قریب اوس جگہ تک کہ انتہا ہڈی سینہ کی ہے اور نہین ہے بیچے اوسکے مگر غضروف خنجری اور پوشیدہ نرہے کہ مری نیچے قصبہ ریہ کے واقع ہے لہذا اسکے امراض مین رکہنا دوا کا درمیان دونون شانے کے چاہیے اور راہ وارد ہونے طعام اور شراب کی حلق سے طرف معدہ کے یہی ہے اور وہی مری مرکب ہے گوشت وغیرہ سے کہ مذکور ہوا بخلاف اوسکے مقطع کے کہ اوسکو فم معدہ کہتے ہین کہ وہ گوشت سے خالی ہے اور طبقہ غشائی کہ طرف باطن مری کے ہوتا ہے لیفین اوسکے دراز ہین اور طبقہ غشائی کہ اوپر اوسکے محیط ہوا لیفین اوسکے مستعرض ہین اور حکمت اوسکی دراز ہی مین اور اوسکی خوراک مین آسانی نکلنے کی ہے کما لا یخفے واما فمہا فعند مقطع عظام القص لیکن فم معدہ نزدیک

انتہاے ہڈی سینہ کے ہے مقابل عظم خنجری کی وہو عار من اللحم اور وہ گوشت سے خالی ہے اور عصبہ بیچ اوسکے شدید ہے اور حکمت اس مین یہ ہے کہ شدید الحس ہو واسطے دریافت کرنے بھوک کے کہ سرمایہ بقاے حیوان کا ہے اور بیچ اس جگہ کے ایک شعبہ عصب دماغ سے متفرق ہوا ہے واسطے افادہ حس کے اور اسی سبب سے ہے کہ استشمام روایح کریہ کا متلی پیدا کرتا ہے اور اثر پانی بہت سرد کا درمیان حاجبون کے محسوس ہوتا ہے اسلیے کہ عصب مذکور جو دماغ سے نکلتا ہے حاجبون پر مرور کر کے طرف فم معدے کے آتا ہے اور فم معدے کو مبدء الاتساع بھی کہتے ہین اسواسطے کہ اتساع بیچ معدہ کے وہان سے پیدا ہوتا ہے اور بعضے فواد نام رکھتے ہین واسطے نزدیکی کے فواد سے یعنی دل سے واما قعرہا فقنیۃ اللحم لیکن قعر اوسکا پس اوسمین گوشت ہے اور اس سبب سے ہاضمہ قعر معدہ مین بہت ہے وموضعہ فوق السرۃ اور محل قعر معدہ کا اوپر ناف کے ہے اور وہ تھوڑا جانب داہنی مائل ہے واسطے حاصل کرنے حرارت کے کبد سے تو ہضم قوی ہو اور اس واسطے کہ انحدار غذا کا بعد ہضم کے طرف جگر کے آسانی سے ہو ومنفعتہا ہضم الغذاء اور نفع معدہ کا ہضم غذا کا ہے تو وہ غذا کو مستعد کرے واسطے فعل کبد کے جیسا کہ مری اور فم مستعد کرنے مین غذا کو واسطے فعل معدے کے

فائدہ جیسے اوپر سے مری ہے نیچے سے معاے اثنا عشری ہے مری مدخل طعام کا ہے اور معا مخرج اوسکے فضلے کا ہے جیسا کہ مذکور ہوگا لیکن معدہ پیچھے سے ساتھ فقرون کے اور داہنی جانب سے ساتھ کبد کے اور جانب بائین سے ساتھ طحال کے مربوط ہے رباطون سے اور یہ بھی مانند مری کے صاحب دو طبقہ کا ہے اور لیفین طبقے داخلی کی لانبی اور ترچھے ہین اور لیفین طبقے خارجی کی عریض ہین واسطے اوس فائدے کے کہ ہم کہہ آئے ہین

انتباہ غذاے معدے کی خون سے ہے کہ اوسپر ٹپکتا ہے عروق سے یا منصب ہوتا ہے اوسپر جگر سے اور جو بعض لوگ کہتے ہین کہ غذا اوسکی اوس طعام سے ہے کہ وہ معدے مین ہضم ہوتا ہے معقول نہین ہے اسواسطے کہ بیچ ہضم کیلوسی کے غذا مستحیل ہونی ہی کیفیت سے نہ نوعیت سے اور واسطے تغذیہ کے استحالہ کیلوس کا اوسکی نوعیت سے اور حاصل ہونا خلط کا لازم ہے اما الامعاء فہی اجسام عصبانیۃ مضاعفۃ ذات حس عرلیۃ من العصب والشحم

فم معدہ مبدء الاتساع اور فواد بعضے کہتے ہین

فائدہ غذا معدہ کی خون سے

امعا

والعروق والشرائین لیکن دوسرے لیے انٹریان ہیں وہ جسم ہین عصبے مضاعف صاحب
عصب مرکب سے عصب اور شحم اور عروق اور شرائین سے وہی ستہ بالعدد اور امعا چھ عدد ہین الاثنا عشری
والصائم والدقیق والاعور والقولون والمستقیم چنانچہ ہر ایک جدا جدا لکھی جاتی ہین پوشیدہ
نرہے کہ تین انتڑی اوپر کو علیا کہتے ہین اور اس سبب سے کہ جرم اسکا باریک ہی دقاق بہی
کہتے ہین اور ان انتڑیون مین چربی نہین ہے بسبب تردیک ہونے کے اعضای گرم سے
لیکن بیچ سطح باطن انکی کے رطوبت لزج واقع ہے قائم مقام چربی کے تو دفع مضرت
تیزی صفرا وغیرہ کی کرے جرم امعا سے اور رطوبت مذکورہ کو اغراس کہتے ہین اور وہ جمع
غرس کی ہے ساتہ غین معجمہ کے اور تین انتڑیان نیچے کو سفلی کہتے ہین اور اس سبب
سے کہ جرم اونکا غلیظ اور موٹا ہے غلاظ بہی کہتے ہین اور بیچ انکے باطن کے واسطے غرض
مذکور کے چربی بچھائی ہے خاصتہ اور ابتداے امعا کی معدے کے نیچے سے اور انتہا اوسکی مقعد
تک جیسا کہ ہم ذکر کرتے ہین جان تو کہ پہلی انتڑی اثنا عشری ہے اور وہ ملی ہے معدی سے
مقابلہ مری کے ہے کہ بیچ وسط اعلاے معدے کے مری ہے بیچ وسط اوسکے اسفل
کے ہے واسطے نکالنے سفل کے اور منہ اوسکا جسے ہے بنام بواب کے اوپر نہ ہب
اصح کے اور تجویف اسکی نسبت مری کے تنگ واقع ہوئی ہے اور بحکم خداوند تعالے
یہ بواب جب تک کہ طعام ہضم پاتا ہے بند رہتی ہے بعد اوسکے کہلتی ہے تو فضلہ منحدر
ہوجاوے اور اثنا عشری اس سبب سے کہتے ہین کہ لنبائی اسکی بارہ انگلی مضموم ہوتی
ہے اسکی صاحب کی انگلیون سے اور ہرچند بواب نام اسکے منہ کا ہے لیکن کل کو
بہی کہتے ہین تسمیہ الشی باسم اشرف اجزائہ اور یہ انتڑی ٹیڑہی نہین ہے مستقیم الطول
ہے معا دوسری صائم ہے اور وہ صاحب تلفیف اور التواے اور نفع اوسکے پیچ ار نیکا
یہ ہے کہ جو غذا اسمین آوے دیر تک رہے تو جو غذائیت رہ گئی ہو کبد جذب کرے اور
صائم اس سبب سے کہتے ہین کہ اکثر امر مین خالی رہتی ہے اور کثرت خلو کے دو سبب ہین
ایک وہ کہ نزدیک جگر کے ہے اور ماساریقا اکثر اوس سے ملی ہین خلاصہ غذا کا جلد تر جگر
مین جاتا ہے اور دوسرا وہ کہ راہ زہرہ یعنے پتے کی بیچ اسی انتڑی کے ہے صفرا بہت

امعا مین آتا ہے واسطے غسل ثقل کے پہلے صائم پروارد ہوتا ہے اور جو صفرا بھی شدید الحدت
ہے اور ساتہ رطوبت کے نہین ملا انتڑی مذکو کو خوب دہوتا ہے فضلے سے ان دو سبب سے وہ
انتڑی اکثر خالی رہتی ہے اور صاحب تلفیف ہونا اسکا واسطے ٹھہرنے غذا کے منافی نہین ہے
اوسکے صائم نام ہونے سے اسواسطے کہ زمانہ ٹھہرنے غذا کا بہ نسبت زمانہ خالی ہونی کے
بہت قلیل ہوتا ہے اور اکثر کو حکم کل کا ہے اور لوگون نے کہا ہے کہ یہ انتڑی مرض مین زیادہ
تنگ ہوتی ہے اور معا تیسری دقیق ہے اور دقاق بھی کہتے ہین تسمیۃ للجزء باسم الکل اسواسطے
کہ تینون انتڑی کو دقاق کہتے ہین اور اس سبب سے کہ دو انتڑیان مذکورہ بنام خاص مخصوص ہوئی ہین
اسکو بنام کل کے مسمے کیا بالجملہ وہ آخر امعاے علیا کی ہے نہایت ہلکی ہے اور تلافیف کثیر رکھتی ہے
ساتہ بہت گولاہٹ کے اور نفع تلافیف اور استدارت کا بہت پہرنا غذا کا ہے تو خلاصہ غذا کا
جگر جذب خوب کرے رگون ماساریقا سے اور فائدہ دوسرا بیچ ٹھہرنے غذا کے زمانے
دراز تک وہ ہے کہ تو آدمی جلد جلد محتاج تناول غذا کا نہو اور کشادگی ان تینون انتڑی کی ایسی
ہے اور اوسی قدر منفذ کہ بیچ بواب کے ہے یہان تک اوسی قدر وسعت ہے اور بعضے
اگرچہ سب انتڑیون مین ہے لیکن بیچ علیا کے بہت ہے بسبب تنزیکی معدے اور کیسے کے
انتڑی چوتھی کہ پہلی امعاے سفلی سے اعور ہے اور وجہ تسمیہ کی یہ ہے کہ وہ ایک منفذ رکھتی
ہے واسطے مدخل اور مخرج کے اور بمنزلہ تھیلی کے واقع ہے جو کچھ اوسمین آتا ہے مرجعیت
ٹھہری اسکا آتا ہے اور منفعت اوسکی اعوریت کی یہ ہے کہ تو بمنزلہ خزانہ کے ہو واسطے ثقل کی
اور اس سبب سے مجرے امعا کا مسدود اور قولنج سے محفوظ ہوا اور یہی حاجت بتبرز کی ہر وقت نہو
اور نسبت اس انتڑی کے بقیاس اور امعاے غلاظ کے مانند نسبت معدے کے ہے بہ نظر
امعاے دقاق کے یعنے جیسا کہ ہضم معدے مین بہ نظر دقاق کے بہت ہے ہضم اس انتڑی میں
بھی بہ نظر قولون اور مستقیم کے زیادہ ہے لہذا میل داہنی طرف اکثر رکھتی ہے واسطے استفادہ حرارت
ہاضمہ کے جگر سے اور طرف پشت کے کمتر ہے اور مبدء تمامی استحالہ غذا کا یہی انتڑی ہے
اور وہ کوئی رباط سے بندہی نہین ہے اسی سبب سے متحرک اور منتقل رہتی ہے اور بیچ بیمار
فتق کے اکثر یہی انتڑی بیچ کیسہ خصیہ کے اوترتی ہے اور فائدہ دوسرا اعوریت مین یہ ہے

کہ بسبب ٹھہرنے فضلے کے اسمین ریدان پیدا ہوتی امعا بین اور یہ انتڑی اونکی جگہہ رہنے کی ہو اور نفع پیدایش دیدان کا بہت ہے اور اکثر مرض عفنی بسبب پیدایش دیدان کی پیدا نہین ہوتے لیکن اس شرط سے کہ وہ قلیل العدد اور صغیر الحجم ہون ورنہ پیدایش اونکی خود مرض ہے اور لوگون نے کہا ہے کہ کم کوئی ہوگا کہ دیدان سے خالی ہو اور باوجود اسکے کثرت اور برائی اونکی باعث مرض کا ہے بہی کم ہے فضل خالق تعالے سے اور پانچوین انتڑی قولون ہے اور یہ ساتھ منہ اعور کے ملی ہے بخلاف اور امعا کے کہ ہر ایک نیچے دوسرے کے ملی ہے اور وجہ اسکی بیچ اعور کے معلوم ہوئی ہے اور یہ انتڑی ہرچند غلیظ زیادہ اور امعا سے ہے لیکن تنگ زیادہ ہے وسعت اسکی نسبت اعور اور مستقیم کے اور وہ جو پیدا ہوتی ہے پہلے داہنی طرف میل کرتی ہے اور نزدیک جگر کے پہونچکر بائین طرف پہرتی ہے مائل بہ اسفل اور نزدیک طحال سے گذر کر اور کش ران چپ کے یعنے چڈہے کے نزدیک ہوکر پہیر داہنی طرف پہرتی ہی اور برابر فقرے قطن کے آکر نیچے جہولتی ہے اور مستقیم سے ملتی ہے اور جاننا چاہئے کہ بائین طرف پہونچی ہے نزدیک تلی کی نہایت تنگ ہوئی اور فراہم ہوئی اسی سبب سے جب تلی ورم کرتی ہے ثفل اور ریح انتڑی سی نکلتا ہے آسانی سے اور حاجت اسکی پڑتی ہی پہلوی چپ کو ملین نزدیک نکلنے کے تو مددو یوے اوپر نکلنے کے اور پوشیدہ نرہے کہ نام اسکا قولنج سی مشتق ہے اور جو قولنج اکثر اسی مین ہوتا ہی یہ نام اسکا رکہا تسمیۃ الشئی باسم الحال اور نفع پیچدار ہوسے کا وہی کہ اوپر بیان ہوا اور معاچہٹی مستقیم ہے اور وہ اگرچہ کوتاہ ہے لیکن فراخ زیادہ ہے قریب فراخی معدے کے اور نفع فراخی کا یہ ہے کہ تو مخزن ثفل کا ہو اور بہت چیز اوسمین سما سکے تو وقت دفع کی نکلنا اوس چیز کا آسانی سے ہو اسواسطے کہ جو چیز کہ بہت ہے بالطبع میل اسفل کی طرف رکہتی ہے واسطے ثقالت کے کہ کثرت کو لازم ہے بخلاف شئے قلیل کی کہ محتاج قاصر کی ہی بیچ نکلنے کے اور قاسر دافعہ ہے اور شاید کہ دافع سے بہی منفعل نہو بسبب قلت مقدار کے اور باز رہنے طبیعت کے اوسکے دفع سے اور جاننا چاہیے کہ بعض لیفین اس معا کے صاحب جذب ہین تو اپنے اوپر سے خصوصاً قولون سے جذب کرے ثفل کو اور پاک رکہے اوسکو سدون کے پیدا ہونے سے اور مستقیم اس سبب سے کہتے ہین کہ وہ قولون سے دیر تک سیدہی واقع ہوئی ہے

بدون لحمی کے استناد کیا ہے اوپر قطن کے اور اس کی کنارے نزدیک مقعدہ کے عضلہ ہے کہ
اوسکو شرج کہتے ہین بشین معجمہ اور جیم کے کام اسکا یہ ہے کہ نزدیک تبرز کے ڈھیلا ہوجاتا ہی تو منفذ
مقعدہ کا کھل جاوے اور ثفل نکل آوے اور پھر بعد حاصل ہونے حاجت کی منقبض اور بند ہو
تو منفذ مین تنگی آوے اور جو امعا مین ہے بیوقت نہ نکلے اور اوپر سطح داخلی اس معا کی رطوبت
لزج مخاطی واقع ہوسا تہمیت کے واسطے حفاظت امعا کی اور منع کرنے تکلیف کے عفونت سے اور اس
رطوبت کو بھی اغراس کہتے ہین اسواسطے کہ اغراس امعاے علیا سے مخصوص نہین ہی بحالا یخفے
اور جاننا چاہیے کہ ثفل جب تک کہ بیچ اعور اور قولون کے نہین آتا ہے عفونت نہین کرتا ہے
ومنفعتہا دفع ثفل الطعام

الفصل السادس فی تشریح الکبد والمرارة والطحال

فصل چھٹی بابت ہی بیچ تشریح جگر اور تلخہ اور سپرز کی اما الکبد فہی جسم مرکب من اللحم والعروق والشراٰیین
والغشاء الذی تستر بالیکن جگر وہ جسم ہے مرکب گوشت اور رگون اور شرائین اور غشا سے کہ جگر کو
چھپا لیا اور گوشت اوسکا سرخ ہے مانند خون جامد کے ولیس لہا فی نفسہا حس اور کبد کو فی ذاتہ
حس نہین ہی فائدہ بیحس ہونے کا یہ ہے کہ تکلیف نہ پاوے تیزی اخلاط سے اسواسطے کہ وہ مولد
اور منشا اخلاط کا ہے اور اکثر امر مین خلط غیر طبیعی لذاع ہوتا ہے پس اگر صاحب حس ہوتا متاذی
رہتا ہمیشہ واما غشاء ہا فلہ حس کثیر لیکن وہ غشا کہ مجلل اور ساتر اور حافظ شکل کبد کی ہی حس بہت
رکھتی ہی اور بسبب نفوذ اوسکے بعض اجزاے ظاہر گوشت کبد کو بھی حصہ حس سے ہے اور یہ
سب اسواسطے ہے کہ جو کوئی آفت جگر کو پھہنچے جگر کو خبردار کرے بیچ اکثر امور کے اور قدر علاج کے
دفع پر حاصل ہو اور یہی غشا ربط دیتی ہی جگر کو ساتہ غشاے مجلل معدہ اور امعا کی اور بھی ربط دیتی ہی
ساتہ حجاب کے بوساطت رباط عظیم قوی کے اور ساتہ اضلاع قلب کے بوساطت رباط صغیر
دقیق کی ولونہا شبیہ بالدم الجامد اور رنگ جگر کا مانند خون بستہ کی ہی بیچ کمووت اور غبرت کی اسواسطے
کہ وہ بیچ حقیقت کے خون ہے کہ حرارت سے منعقد ہوا ہے وہی منبت العروق الغیر الضوارب
التی تسمی الاوردة اور وہ جگہ جمنے رگون ناجہندہ کا ہے اور رگین مذکور کو اوردہ کہتے ہین اور مفرد
اوسکا ورید ہے اور بیچ تشریح اوردہ کے کہہ آئے ہین ہم یہان بھی تھوڑا کلام لازم محل کو ہے
کہا جاتا ہے جان تو کہ دو ورید کلیجے سے نکلین ہین بمنزلہ جڑ کے ایک جانب حدبہ سے اور دوسری

طرف مقعر سے حدبی کو اجوف اور مقعری کو باب کہتے ہین جو واسطے پہونچانے غذا کے اعضا کو اوپر
نکلنے مائیت کے طرف گردے کے خاص ہوئی شعبے اجوف کے ہین اور جو واسطے جذب خلاصہ
کیلوس کے معدے اور امعا سے خاص ہے اور ماساریقا نام ہوا شعبے باب کے ہین جیسا کہ بیچ ذکر
اوردہ کے مشروحاً گذرا بالجملہ تشرب جگر کا خلاصہ کیلوس سے مانند تشرب اسفنج کے ہے پانی سے
اسواسطے کہ کبد تجویف وسیع نہین رکھتا ہے مانند معدے کے کہ غذا جمع ہوا ایک فضا مین اور جانا چاہیے
کہ اوپر جگر کے زیادتیان ہین انگلی کی مانند کہ اونکے سبب سے گرد معدے کے شامل ہوا ہے مانند اوسکی
کہ کوئی شخص کوئی چیز کو ہاتھ مین لیوے اور منبسط الکف ہوا اور ان زیادتیون کو زوائد کہتے ہین اور نفع زوائد
کا حاصل ہونا پیچیدگی اور انحنا ہے واسطے شامل ہونے کبد کے امعا پر اور زوائد کو بعض آدمی مین چار
ہوتی ہین اور بعضے مین پانچ اور بعضے مین جو بڑے زیادہ زوائد مین مرارہ لٹکا ہے مائلا الی ناحیۃ المعدۃ
اور بیچ طرف مقعر کہ اوپر باب کے ہے ایک منفذ ہے طرف پتے کے واسطے دفع ہونے صفرا کے
اوس سے اور بھی اسی طرف مین منفذ دوسرا ہے طرف تلی کے واسطے دفع ہونے سودا کے اوس سے
اور بھی درمیان جگر اور دل کے ایک رگ واقع ہے واسطے افادہ اور استفادہ کے نام اوسکا ورید شریانی
ہے اور اطبا کو اس مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ جگر سے جمی ہے اور یہی اظہر ہے اور بعضے کہتے ہین
کہ دل سے نکلی ہے اور جس طور پر کہ ہو وہ پیوستگی ہے درمیان جگر اور دل کی اور ہرچند بیچ نفس معدے کے
کوئی عصب نہین ہے لیکن ایک عصب باریک معدے سے جگر مین ملا ہے اور اس سبب سے
کہ وہ عصب نہایت باریک ہے معدے کو شراکت جگر سے مضرت کمتر پہونچتی ہے نزدیک لاحق ہونے
آفت کے بیچ جگر کے مگر یہ کہ الم قوی جگر مین ہو کہ اس صورت مین اذیت اوسکی معدہ تک پہونچتی ہے
بسبب مشارکت کے وموضعہا فی الجانب الایمن اور محل جگر کا داہنی طرف ہے وظہرہا ملاصق
بضلوع الخلف اور پشت جگر کی یعنی حدبہ اوسکا ساتھ پسلیان پیچھے کے ملی ہے اور یہ مطلب بیچ بعضے
آدمی کے ابشدت ہے اور جرم کبد نے پسلی کو مس کیا ہے اور اوسپر تکیہ کیا ہے اور بیچ بعضے کے
مس شدید اور تکیہ نہین کیا اور شراکت کبد کی ساتھ پسلیون کے اور حجاب کے باعتبار اوسکی مماست
کے ہے وبطنہا ملاصق بالمعدۃ اور شکم جگر کا یعنے مقعر اوسکا معدے سے متصل ہے اور بطریق
اشتمال کے واعلاہا یتبدی فیما بین الصدر اور سر جگر کا شروع ہوتا ہے درمیان حجاب سینہ کے

پہنچتا ہے اس حجاب سے واستقاء ما ینتهی الی الحدبة اور پہنچتا ہے جگر کا سپچ پچاسے طرف ہڈی خاصرہ کے
نیچے زیادہ قعر معدے سے تھوڑا ومنفعتها تولید الدم لتغذیۃ الاعضاء اور نفع جگر کا پیدا کرنا خون کا ہے
بسبب احالہ کیلوس کو جیسا کہ بیان ہو گیا اور تخصیص کرتا ہے خون کی یاد صرف اسلئے کہ تولید اور اخلاط
کی بھی کرتا ہے واسطے عمدہ ہونے خون کے ہے اور بیچ مبحث اخلاط کے کہا گیا کہ غذا بیچ حقیقت کے
خون ہے اور باقی اخلاط تمہ ابازیر مصلحہ کے ہیں واما المرارۃ فلاصقۃ بالکبد لیکن تلخہ یعنی پتا وہ جسم ہے
کہ صغیر عصباتی مانند تھیلی کے ملاصق بالکبد ملا ہے یعنے لٹکا ہے اوپر جگر کے سمت معدے کی جیسا کہ
گذرا ہے اور دو شعبے عصب اور شریان سے کہ اوپر کبد کے آئی ہیں اوسمیں پہونچے ہیں واسطے افادہ حس
اور حیات کے وہی و فائدہ المرارۃ الصفراء اور مرارہ محل رہنے صفرا کا ہے ومنفعتها جذب المرۃ الصفراء من الکبد
اور نفع اوسکا جذب صفرا کا ہے جگر سے اسواسطے کہ اگر صفرا اس طرف نہ کھچتا اور جگر میں رہتا یرقان لاتا
اور بہت امراض پیدا کرتا اور نفع دوسرا یہ ہے کہ تو اوس سے صفرا اوپر امعا کے گرتا ہے واسطے غسل
اور تنقیہ کے جیسا کہ بیچ باب امعا کے گذرا لہذا شعبے کثیرہ مجرے مرارہ سے جانب امعا کے واقع ہیں اور
بیچ اکثر آدمی کی شعبہ باریک اسفل معدے سے بھی ملا ہے واسطے پاک کرنے معدے کے رطوبات سے
اسواسطے کہ اکثر اجتماع رطوبات کا اوسمیں باعث فساد ہضم کا اور آفات کا ہے اور کبھی ہوتا ہے
کہ یہ شعبہ وسیع پیدا ہو یا بہت شعبے طرف معدے کے واقع ہوں اور اوس سبب سے آدمی ہمیشہ
بیچ تکلیف کے اور یہ بد خلقت ہے بیچ اکثر امر کے اور کبھی ہوتا ہے کہ یہ عارضی ہوں اسواسطے کہ
حدوث مجاری جدید کا ممکن ہے جیسا کہ مقرر ہوا واما الطحال فهو جسم مرکب من اللحم والشرائین متخلخل
اسود اللون شبیہ بالکبد لیس لہ فی نفسہ حس لیکن تلی ایک جسم ہے مرکب گوشت اور شرائین سے
اور صاحب تخلخل ہے واسطے سہولت قبول کرنے کے فضول سوداوی کو اور رنگ اوسکا مائل
بکمودت ہے اور مشابہ کبد کے ہے بیچ رنگ کے اور نہیں ہے اوسکو فی ذاتہ حس تو مستادی نہو
اوس چیز سے کہ مستفرغ ہوتی ہے واما غشاوہ فلہ حس کثیر لیکن غشا اوسکی کہ اوسپر مجلل ہوئی عصبی ہے
اور صفاق سے نکلی اوسکو حس بہت ہے تا دریافت کرنا آفتوں کا اور دفع کرنا اونکا ممکن ہو
اور جانیں کہ غشا سے مذکور سے روابط پیدا ہوئے کہ اوسکو ساتھ معدہ اور اضلاع وغیرہ
کے مرتبط کیا ہے اور تلی بھی صاحب تحدب ہے حدبہ اوسکا جانب اضلاع کی ہے اور ارتباط اوسکی

حدبہ کا ایسا مضبوط نہیں ہے کہ دوسری طرف سے ہو لہذا وہ معدے سے التصاق رکھتے ہین یہان تک کہ بیچ سختی
تلی کی اور بیچ سختی جانب بائین معدے کی فرق مشکل سے کر سکتے ہین وموضعہ فی الجانب الایسر
بین ضلوع الخلف والمعدۃ اور مکان تلی کا بیچ بائین طرف کے ہے درمیان پسلیان خلف
کے اور معدے کے وہو وعاء المرۃ السوداء اور تلی جگہہ رہنے مرہ سوداکا ہے ومنفعتہ جذب المرۃ
السوداء من الکبد اور نفع تلی کا کھینچنا سوداکا ہے جگر سے اور اس جذب مین دو فائدے ہین ایک
وہ کہ کلیجا سوداے زائد سے پاک رہے اور امراض سوداوی پیدا نہوون دوسرا وہ کہ تھوڑا اوس
سودا سے وقت خالی ہونے معدے کے اوپر فم معدے کے گرے واسطے تنبیہ اوسکے اور شہوت
طعام کی جیسا کہ ابتدا مین کہا گیا جانا چاہیے کہ تلی دو منفذ رکھتی ہے ایکطرف مقعر کبد کی واسطے جذب
سوداکے اور یہ منفذ بڑا ہے اور دوسرا طرف فم معدے کے واسطے گرنے سوداکا اوپر فم معدہ کے اور یہ
منفذ چھوٹا ہے اور پہلا بڑا ہے منفذ پہلے کا اور چھوٹائی دوسرے کا ظاہر ہے تو سودا جگر سے
بافراط نکل آوے اور تنقیہ بیچ جگر کے ظاہر ہوا اور اوپر فم معدہ کے کم گرے تو کثرت جوع سے
تکلیف ظاہر ہو اور خاصیت تلی کی یہ ہے کہ جب تلی موٹی ہو بدن دبلا ہوا اور جو تلی دبلی ہو بدن موٹا ہو
اور بیچ شرائین تلی کے خون پکا کر لطیف جو ہر تلی کی ہوتا ہے پس جو فضلہ دفع ہوتا ہے اور جسوقت
منفذ دفع بیچ دافعہ کے پڑتا ہے کیرو ضعف بیچ ... واقع ہوتا ہے اور جسوقت ضعف بیچ جاذبہ کے ہوتا ہے
فساد بیچ جگر کے واقع ہوتا ہے اور بیماریان سوداوی ظاہر ہوتی ہین

الفصل السابع فی بقیۃ الاعضاء المرکبۃ

فصل ساتوین ثابت ہے بیچ بقیہ اعضاے مرکبہ کے وہی الکلیتان والمثانۃ
والانثیان والقضیب والرحم اور اعضاے مذکورہ یہ ہین کہ کہا جاتا ہے اما الکلیتان فکل واحد منہما
مرکبۃ من اللحم الصلب قلیل الحمرۃ وشحم کثیر وعروق وشرائین وغشاء لیکن گردے پس ہر ایک ان دونون سے
مرکب ہے گوشت سخت تھوڑے سرخ سے اور بہت چربی سے اور رگون سے یعنے اوردہ اور
شرائین سے اور نفع سختی گوشت کا یہ ہے کہ تو قوی الجوہر ہو اور امتلا سے مائیت سے کہ اکثر بسبب
اختلاط اخلاط حادہ کے حدت کو حاصل کرتی ہے سریع الانفعال نہو اور بھی جگر سے جذب نہین
کر سکے مگر چیز رقیق کو اور اس سبب سے کہ تلی اغتذا کرتی ہے مائیت کو خون سے سرخی اوسکی
بہت نہین ہے اور جو خشک جرم ہے چربی بہت اوسمین وارد ہوتی ہے تو تعدیل کرے خشکی کو

ترطیب سے اور فائدہ اوردہ کا تغذیہ اور نفع شرائین کا پہونچانا حیات کا ہے جیسا کہ مخفی نہیں ہے
ولیس لهما فی نفسهما حس اور نہیں انکو فی ذاتہما حس اور نفع بجس ہونیکا تکلیف پانا انکا ہے تیزی اور
شوریت مائیت سے واما غشاہما فلہ حس کثیر لیکن وہ غشا کہ اوپر انکے محیط ہے کثیر الحس ہے اور نفع
اسکا دریافت کرنا تکلیف کا ہے جب عارض ہو وموضعہما اسفل الظہر اور جگہہ انکی نیچے پیٹھ کے ہے
اوس جگہہ کہ کمر کہتے ہین اور گردہ داہنا نسبت بائین گردے کے تھوڑا اونچا واقع ہوا ہے ومنفعتہا
جذب البول من حدبۃ الکبد لتجری الی المثانۃ اور نفع گردون کا جذب کرنا پیشاب کا ہے حدبہ جگر سے
تو جاری کرے اوسکو طرف مثانے کے اور جاننا چاہیے کہ بیچ باطن ہر گردے کے ایک تجویف ہے
کہ اوسمین آتی ہے مائیت جگر سے بواسطہ اوس رگ کے کہ مسمی بطالع ہے اور یہ رگ گردے مین
اکر بیچ اوپر کو نکلی ہے لہذا طالع کہتے ہین اور ہر گردے سے ایک رگ نکلتی ہے اور ان دونون کو طالعان کہتے ہین
اور جو نکلتی ہین پہیپہڑے اور دل کو پہونچتی ہین اسی سبب سے بیچ بیماری گردون کے منہ کی بو متغیر
ہوجاتی ہے اور راہ پہونچنے غذا کی ریہ اور دل کو اسی راہ سے ہے اور غرض اسمین یہ ہے کہ تو غذا ے
دل اور ریہ کی صاف اور لطیف ہو اور خوب ہضم پائی ہو اور بواسطہ اوسکے نفوذ کے بہت مجاری مین
سہلی حاصل کی ہو اوس مجری کو کہ درمیان گردے اور مثانے کے واقع ہے بربخ کہتے ہین یعنے موری
پانی کی اور کبھی حالب کہتے ہین بجاے مہملہ اور بالجملہ مائیت کہ جگر سے اوپر گردے کے آتی ہے
پانی خالص نہین ہوتا ہے بلکہ خون کے ساتھ ملا ہوتا ہے پس گردہ خون کو پانی سے خوب جدا کرتا ہے اور
تھوڑا خون صاف کو طرف ریہ اور دل کے بھیجتا ہے اور باقی کو اپنی غذا مین صرف کرتا ہے اور
پانی کو مثانے مین پھینکتا ہے اسی سبب سے جب ماسکہ یا ہاضمہ گردے کا ضعیف ہوتا ہے
بول رنگین آتا ہے جیسا بیچ ضعف جگر کے نکلتا ہے واما المثانۃ فہی مرکبۃ من جسم عصبانی مضاعفۃ ومن
عروق وشریانات لیکن مثانہ پس وہ مرکب ہے جسم عصبی الجوہر سے اور متضاعف ہے یعنے دو طبقے دار ہے
اور رگین اور شرائین سے جان تو کہ وہ بلوطی شکل ہے اور طبقہ باطنی اوسکا بسبب طبقے ظاہری کے
سخت واقع ہوا تو صابر ہوا اوپر تیزی اور لذع بول کے اور عصبی بنایا گیا تو تیزی مائیہ کو دریافت
کرے آسانی سے اور اوس سبب سے قوت دافعہ اوسکی حرکت مین آوے اور طبقہ خارجی
صفاقی ہے اور صاحب قوت تو محافظت کرے طبقے داخلی کو اور پھٹنے سے محفوظ رہے اسواسطے

کہ وہ امتلاسے وایمے ہے پیٹ نجاوسے وموضعہا بین العانہ والدبر اور جگہہ مثانے کی درمیان عانہ اور دبر کے ہے لیکن موضوع ہوا ہے اور یہ عبارت مستقیم کے بیچ مردون کے نیچے ہڈی عانہ کے اور بیچ عورتون کے اوپر اسفل رحم کے ومنفعتہا جمع البول و اخراجہ اور نفع اوسکا جمع کرنا پیشاب کا اور نکلنا اوسکا ہے دفعۃً اور کیفیت جمع اور خروج پیشاب کی اس طور پر ہے کہ وہ دو مجرے کہ اونکو حالبین اور ربرانج بہی کہتے ہین گردے سے مثانے مین آئے ہین اور یہہ سہل تو بہت کرے اور ایسا نہین رہے کہ یہہ دو رگ بجرد ملنے کے مثانے سے سیدہا اوس مین آئی ہون بلکہ طبقے خارجی مثانے کو سوراخ کرکے بیچ اوس فضا کے کہ درمیان دو طبقے کے ہے آتی ہین اور مثانے کی لنبائی مین جاتی ہین قریب اوس جگہہ کے کہ مخرج بول کا ہے پس اسجگہہ بیچ طبقے باطنی کے نافذ ہوکر بیچ تجویف مثانے کے کہلے ہین اور قدرت خداے تعالے سے غشا اندرونی اوپر منافذ دونون سوراخ کے کہچی ہے اور پانی اوسکی نواح سے بیچ جوف کے جاتا ہے اور غرض اسمین یہ ہے کہ جو پانی بہت جمع ہوا اور طبقہ اندر کا ساتھ طبقے باہر کے ملے یہ دو منفذ کہ جگہہ کرنے کی منع ہو جاوین اور پانی کو پہرے آنے کی جگہہ وقت دفع کے ممکن ہو پس قوت دافعہ مثانے کی بحکم سبحانہ کے پانی کو اوسکی گردن کی راہ سے کہ طرف قبل کے واقع ہے باہر نکالے اور یہ گردن مثانے کی بیچ مردون کے تین خم رکہتی ہے اور بیچ عورتون کے ایک خم اور سبد راس گردن کا عضلی محاط سے ہے تو پانی کو بدون ارادت کے نکلنے سے بند کرے واما الانثیان فکل واحد منہما مرکبۃ من لحم ابیض رسم ومن عروق و شریانات لیکن خصیان ہر ایک اون سے مرکب ہے گوشت سفید چرب سے اور رگین اور شراین سے جان تو کہ گوشت خصیے کا غددی ہے اور نرم صاحب سوراخ مانند گوشت پستان کے اور اونکی رگون کے شعبے بہت ہین اور منہ بہی ہین اور ایک غشا کہ صفاق سے نکلی ہے اوپر دونون خصیون کے شامل ہے جیسا کہ طب اکبر مین ذکر تحریر کر چکے ہین ومنفعتہا انضاج المنی اور فائدہ خصیون کا پکانا مادہ منی کا ہے جان تو کہ منی فضلہ ہضم چوتہے کا ہے کہ پیدا ہوتی ہے وقت تقسیم غذا کے بیچ اعضا کے بطریق رشح اور ٹپکنے کے عروق سے اور وہ جملہ رطوبات عزیزی قریب العہد انعقاد سے ہے اور اعضاے اصلی اوس سے غذا کرتے ہین اور اوسکو کہ فضلہ کہتے ہین سو اس معنی سے ہے کہ وہ صلاحیت غذا ہونے کی نہین رکہتی ہے اور مانند فضلون کے واجب الدفع ہے جیسا کہ بعض لوگون نے وہم کیا ہے بلکہ اس معنی سے ہے کہ جو عضو ہضم رابع

که اعضا مین ہوتا ہے ایک جزو لطیف قابل تغذیہ کے زیادہ اور فاضل رہتا ہے قواے طبیعیہ
اوسکو واسطے بقاے نوع کے صرف کرتی ہے اور طریق حاصل ہونے منی کا اوپر قول بقراط کے
ایسا ہے که خمیرہ اور اصل اوسکا دماغ سے نازل ہوتا ہے اور اوس سے بیچ دو رگ کے پیچھے کانون کے
واقع ہین اور نخاع سے ملی ہین اور نخاع سے گردون مین اور گردون سے خصیون مین پہونچتا ہے اور
ہر عضو رئیس اور غیر رئیس سے شعبے اون دو رگون مین ملتے ہین که منی ہر عضو کو اون شعبون سے طرف اون
دو رگون کے جاتی ہے اور ساتھ خمیرہ کے ملتی ہے اور مجموع خصیون مین پہونچتا ہے اسطور سے که پہلے
بیچ دو رگ تھیلی خصیون کے آتی ہے پس استعداد سفید ہونے کی پیدا کرکے خود خصیون مین آتی ہے
اور بالکل سفید ہوتی ہے پک کر اور ساتھ رنگ محل کے متاثر ہوکر مانند سفیدی کے دودھ کے بیچ پستانکے ہو جاتا ہے
که جب تک اعضا مین ہے برنگ خون کے ہے لیکن وہ خون که مائل بہ سفیدی ہوتا ہے جو بیچ اوس رگ
کے که درمیان گردے اور انثیین کے ہے آتا ہے میل بہ سفیدی کرتا ہے لیکن سرخی غالب ہے
اور جب تک انثیین مین نہین آتا ہے سفید بالکل نہین ہوتا ہے اسی سبب سے نزدیک ضعف
انثیین کے منی سرخ نکلتی ہے اور اوپر ہونے خمیر منی کے دماغ سے استدلال کرتی ہین اوس سے که
قطع کرنا رگون پیچھے کان کا قطع تناسل کرتا ہے یقیناً اور استدلال کرنے اوپر ترشح کے ہر عضو سے
اسطرح پر که ثابت ہوا ہے که استفراغ تھوڑا منی سے اسقدر ضعف لاتا ہے که استفراغ بہت خون کا
نہین لاتا اور بھی جو عضو خصوصاً عضو رئیس کہ باپ کا ضعیف ہو لڑکے کا بھی ضعیف ہوگا اکثر اور
بقول بعض حکما کے طریق حاصل ہونے منی کا یون ہے که منی تمام اعضا سے جانب جگر کے آتی ہے بیچ
بدون تعیین اصل و خمیرہ کے بیچ کوئی عضو کے پس جگر سے بتوسط شعبون اجوف کے نازل
ہوکر گردون کو جاتی ہے اور وہان مائیت سے صاف ہوتی ہے اور قوام پکڑتی ہے پس بیچ
اوس مجرے کے که درمیان گردے اور خصیہ کے واقع ہے اور پیچ بہت رکھتی ہے اور پکتی ہے اور رنگ
ناقص ہے کے خصیون مین جاکر نضج خوب پاتی ہے اور پوشیدہ نرہے که اطبا بالکل اتفاق کرتے ہین
اس بات پر که منی نر مین بھی ہے اور مادہ مین بھی اور دلیل اوپر ہونے منی کے عورت مین جمع ہا خصیون
کا ہے اون مین تو خلقت اونکی عبث نہوا اسلیے که فعل حکیم کا خالی حکمت سے نہین ہوتا اور حکمت
اونکی پیدایش مین سواے نضج منی کے اور کچھ ظاہر نہین ہے نہایت یہ که مادہ کی رقیق زیادہ اور

خون حیض سے مشابہ زیادہ ہے لہذا فیلسوف مقدم اوپر منی مادہ کے اطلاق منی کا نہین کرتے بلکہ بلفظ طمث بولتے ہین اور یہی اوپر ہونے منی کے تراو مادہ مین قران مجید ناطق ہے کماقال اللہ تعالے فلینظر الانسان مم خلق خلق من ماء دافق یخرج من بین الصلب والترائب او مفسرین متفق ہین کہ صلب سے پیٹہ مرد کی اور ترائب سے سینہ عورت کا مراد ہے اور قول حکما بہی آیت سے منافات نہین رکہتا ہے لامکان خروج منہ کثیرا من الصلب ومنہما عن الترائب اور جان تو کہ اطبا اور حکما متفق ہین اس بات پر کہ یقینا قوت عاقدہ منی نر مین ہے اور قوت منعقدہ منی مادہ مین لیکن اختلاف کرتے ہین اس امر مین کہ ایا بیچ منی نر کے قوت منعقدہ بہی ہے تو یہ بہی جزو جنین کے ہو سکے اور بیچ منی مادہ کے قوت عاقدہ بہی ہے تو وہ مجمد منی مرد کی ہو سکتی ہے یا نہین ہے تو ترکیب جنین کا سواے منی مان کے اور طمث کے نہو نہ کہ جو عاقدیت ساتہ منی نر کے اور منعقدیت ساتہ منی مادہ کے محصور ہو ترکیب جنین کی نہوگی مگر منی مادہ سے اور خون جنین سے کہ مدد اوسکا ہے اور منی مرد کو بیچ وجود جنین کے دخل نہو لان العاقد لایکون منعقدا و اجزاء الجنین کلہا منعقد بالجملہ حکما متمسک ہین اور اطبا قبیت نہایت یہ ہے کہ اطبا کہتے ہین کہ قاعدہ منی نر کی قوی زیادہ ہے نسبت منعقدہ منی نر کے بخلاف مادہ کے کہ منعقدہ اوسکی قوی زیادہ ہے اوسکی عاقدہ سے اور کہا ہے کہ انتساب منی مرد کی طرف عاقدیت کے اور انتساب منی عورت کی طرف منعقدیت کے اسی جہت سے ہے جیسا کہ بیچ بحث ارکان کے بیچ وجہ تخصیص حرارت اور برودت کے ساتہ کیفیتان فاعلین کے اور تخصیص رطوبت اور یبوست کی ساتہ کیفیتان منفعلتان کے مذکور ہوا ہر ایک حکما اور اطبا سے اوپر اثبات اپنے مطلب کے دلیل لاتے ہین جیسا کہ کہا جاتا ہے فائدہ حکما کہتے ہین کہ اگر دو قوت بیچ ایک منی کے ہون لازم آتا ہے کہ ایک چیز قابل بہی ہو اور فاعل بہی اور یہ باطل ہے اور اطبا جواب دیتے ہین کہ یہ قاعدہ جاری نہین ہوتا ہے مگر جسم بسیط مین کہ تعدد آلات اور قوابل سے خالی ہو اور منی خود مرکب ہے اجسام مختلف سے اور جو اوسکو بسیط کہتے ہین بسبب سادہ ہونے اوسکے اجزا کے حس مین نہین یہ قاعدہ یہان درست نہ آوے گا پہر حکما ایراد کرتے ہین کہ اگر دو قوت ایک منی مین موجود ہون چاہیے کہ ایک منی تولید مین کافی ہو اور احتیاج ملنے دوسری منی کی نہو اسواسطے کہ منی قوت فاعلہ کی سواے اسکے نہین ہے کہ مبدء تغیر کی ہو دوسرے سے

بیچ دو مہرے کے اس راہ سے کہ وہ دوسرا دوسرا ہے پس جسوقت قوت فاعلہ ملاقی ہو قوت
منعقدہ کو اور ظاہر ہوا اوس سے فعل وہ قوت مبدء تاثیر کی ہوگی پس قوت کو قوت نہ کہینگے
ہذا خلف یعنی یہ خلاف فرض کے ہے اور جواب دیتے ہین اطبا کہ قوت فاعلہ اگرچہ مبدء
تاثیر کی ہے لیکن ہم نہین تسلیم کرتے کہ علت تامہ ہوا اور ارادہ کو نہین وارد ہوتی ہے مگر وہ
فقط جزو ہونے اوسکے علت تامہ اور جب یہ بات متحقق ہوئی ہوسکتا ہے کہ ملنا دونون منی کا
تولد انعقاد جنین کا ہو ساتھ اس بات کے کہ بعض لوگون نے کہا ہے کہ حصول ولد کا ایک منی
سے جایز ہے بلکہ واقع ہے لیکن بہ قلیل اور نادر ہے اور کیفیت تولد جنین کی بیچ تشریح رحم
کے آویگی فائدہ ہر خصیے سے ایک رگ مانند ہو کے نکلتی ہے اور ایسی معلوم ہوتی ہے
کہ خصیے سے جدا ہے اور اوس سے پیدا نہین ہوتی ہر چند کہ مماس اور ملاقی ہے اور یہ رگین
وسیع ہوتی ہین بیچ اوس نزدیکی کے وسعت محسوس ہے بعد اسکے طرف تنگی کے میل کرکے
پھر وسیع ہوتی ہین خصوصاً بیچ عورتون کے نزدیک منی کے اور رگون مذکور کو اوعیہ منی
کہتے ہین اور یہ رگین صاعد ہوتی ہین پہر طرف رقبہ مثانہ کے میل کئے ہین ساتھ مجری بول کے
اور تشریح اوعیہ منی عورتون کی بیچ تشریح رحم کے آویگی انثیان انثیین مردون مین بہی ہین
اور عورتون مین بہی نہایت یہ ہے کہ خصیے عورتون کے چھوٹے اور چوڑے ہین بیچ دونون کنارہ
فرج کے چھپے ہین بیچ اصل عنق رحم کے اور بیچ تشریح رحم کے بیان ہوگا واما القضیب فهو
مرکب من لحم و عصب و عروق و شریانات کثیرة لیکن قضیب پس وہ جسم
ہے مرکب ہے گوشت تہوڑے اور عصب اور اوردہ اور شراین بہت سے اور رباط
اور عضلہ بہی ہے اور جو اصل اوسکی رباط ہے کہ ہڈی عانہ سے جدا ہے اور جو واعظم بیچ تحریک
کے عضلہ ہے مولف انکے بیان سے متعرض نہین ہوا اسلیے کہ دونون ظاہر تہے یعنی
رباط اور عضلہ اور جاننا تو کہ گوشت اوسکا بہی عددی ہے اور نازک بعد رباط اوسکا کثیر التجاویف
اور رگین اوسکی وسیع زیادہ ہین نسبت اوسکی مقدار کے اور یہ سب اسواسطے ہے کہ نعوظ
حاصل ہو بسبب داخل ہونے روح اور ریح اور دم کے اور حقیقت نعوظ طبیعی کی یہی ہے کہ
کہ تجاویف اوسکے رباط کے ریح سے بہر جاوین اور شراین موج سے اور اوردہ خون سے

اور پوشیدہ نہ رہے کہ قوت اوٹھنے قضیب کی دل سے اور حس اوسکی عصب نخاعی سے کہ فقار عجز
سے نکلا ہے اصل اوسکی دماغ سے ہے اور غذا جگر سے آتی ہے اور شہوت مباشرت کی بمشارکت
جگر اور گردے کے ظاہر ہوتی ہے اور صحت اس امر کی موقوف ہے اوپر صحت اعضاے رئیسہ کے
اور اصل سب کا دل ہے ولہ حس کثیر اور قضیب کو حس بہت ہے خصوصاً حشفہ مین اور کثرت
حس کی بسبب کثرت اور اجتماع عصب کے ہے حشفہ مین اور ظاہر ہے کہ اگر حس بہت نہوتی
لذت تام احتکاک مقام سے ظاہر نہوتی اور آدمی اپنے تئین اس کام مین کہ سراسر حکمت ہے
ذلیل نہ کرتا ؎ آنکہ شیران راکند روبہ مزاج ❊ احتیاج ست احتیاج ست احتیاج ❊ ومنفعتہ
ظاہرۃ اور نفع قضیب کا ظاہر ہے اور جاننا چاہیے کہ قضیب مین تین مجرے ہین ایک مجرے
بول کا دوسرا مجرے منی کا تیسرا مجرے ودی کا اور یہ تینون بیچ جڑ ذکر کے متمیز ہین اور بیچ
احلیل کے کھلے ہین اور احلیل ایک سوراخ ہے جڑ قضیب سے نہایت حشفہ تک اور حکمت
بیچ خلقت تین مجرے کے یہ ہے کہ مجرے بول کا ضرور ہے کہ مائل بسختی ہو تو منفعل اور متالم نہو تیزی
بول سے اور مجرے منی کا لازم ہے کہ نرم ہو تو نزدیک خروج منی کے آسانی سے کھل جاوے
اور منی جلد جیسے کہ مید مر سے نکلے رحم مین آوے اور سبب وجود ان دو مجرے کا واجب ہوا
درمیان دونون کے سیانچی کہ وہ مجرے ودی کا ہے بھی لازم ہوا تو مجرے منی کو تر رکھے اور
اوپر دفع منی کی مدد کرے آور جان تو کہ ودی بدال مہملہ رطوبت ہے لعاب دار کہ بعد منی کی نکلتی ہی
بیچ بعضے کے اور یہ عورتون مین بہت ہوتی ہے لیکن مذی بذال معجمہ رطوبت ہے کہ وقت شہوت
کے اوپر سر ذکر کے آتی ہے اور محل اوسکا غدہ ہے بیچ شروع مجرے بول کے کہ واسطے نرم اور
تر کرنے مجرے مذکور کے مخصوص ہے آور جانئین کہ بیچ اکثر کے طول قضیب کا کم چہ انگلی مضموم
اوسکے صاحب سے اور گیارہ اونگلی سے زیادہ نہین ہوتا ہے اور طول عنق رحم کا بدستور
واما الرحم فہو جسم عصبانی لیکن رحم یعنے زہدان جسم عصبی ہے یعنی مشابہ عصب کے نرمی اور سفیدی
مین جیسا کہ بیان ہوگا وموضعہ ما بین المثانۃ والمعا المستقیم والسرۃ اور محل اوسکا درمیان مثانے
اور انتڑی نیچے اور ناف کے ہے ولہ عنق ینتہی الی الفرج اور واسطے رحم کے گردن ہے کہ پہونچتی ہے
فرج داخل تک قریب اوس جگہ کے کہ منفذ بول کا ہے وفی اصلہ الانثیان اور جڑ عنق رحم مین

دو خصیے ہین فی منفعتہ قبول الحمل اور فائدہ رحم کا قبول کرنا حمل کا ہے فائدہ شکل رحم کی مانند شکل
خصیہ اور قضیب مرد کے ہے کہ مقلوب ہوا خود رحم بجاے کیس خصیہ کے اور عنق اوسکا بجاے
قضیب کے ہے اور قضیب مانند کالبد کے ہے واسطے گردن رحم کے اور گردن رحم کی مانند غلاف
کے ہے واسطے قضیب کے اور طول رحم کا نزدیک ناف سے ہے نزدیک آخر منفذ فرج تک
اور اس سبب سے کہ تشریح رحم کی اوپر اکثر اطبا کے ظاہر اور مبرہن نہین ہے عوام کو کون پوچھتا ہے
اس باب لازم الضیق مین بسط کرنا واجب جانا پوشیدہ نہ ہے کہ فرج ایک موضع ہے مجوف
اور انتہا اوسکی وہان تک ہے کہ رحم سے ملاقی ہے لیکن گردن رحم کی بمنزلہ آستین کے ہے
اور ایلاج باطن گردن رحم مین ہوتا ہے یعنے دخول قضیب کا بیچ خود عنق رحم کے ہوتا ہے
اسواسطے کہ مراد منفذ فرج سے بہی تجویف عنق رحم کی ہے اسلیے کہ منفذ محسوس سوا ایسے
اسکے اور نہین ہے لانہ حاجز بین اقطار الفرج و ما یولج فیہ و طول اس منفذ کا یعنے عنق رحم کا
بیچ اکثر کے چھہ انگلی سے کم اور گیارہ انگلی سے زیادہ نہین ہوتا اور مرد مین بدستور جیساکہ بیان
ہوچکا اور موافقت مرد کی ساتہ عورت کے بیچ اس امر کے باعث دوستی اور حمل رہنی کی ہی اور نہ
موافق ہونا اس امر مین سبب لڑائی اور عقر کا یعنے نہ حاملہ ہونا اور عنق مذکور اگرچہ عضلی اللحم ہے
ساتہ غضروف کے مشابہ ہے لیکن باطن اوسکا نرم اور گوشت دار ہے تو قضیب کو سبب
اور صدمہ نہ ہووے اور مانع لذت اور دخول کو نہو اور یہ عنق صاحب شکن واقع ہوا تو بڑہ جاوے
اور لانبا ہو سکے جیساکہ کہا جاتا ہے اور بیچ جڑ عنق کی کہ مقطع وصول سر آلہ کا ہوتا ہے بعد دخول
کی ایک زیادتی محسوس ہوتی ہے وہ فم رحم ہے اور فم رحم بجنسہ بند رہتا ہے خصوصاً وقت حمل
کے ایسا بند ہوتا ہے کہ سلائی اوس مین نہین جا سکتی ہے لیکن بیچ حالت جماع کی کہلتا ہے
تو منی کو بلع کرے اور اسیطرح وقت وضع حمل کی اور رحم بالطبع اوپر جذب منی کی شائق ہے
لہذا وقت جماع کی رحم طرف عنق کے خواہش کرتا ہے اس سبب سے کہا ہے کہ ان الرحم کا لحیوان
فی بطن الحیوان متحرک نحو المطلوب و ہو المنی الطیب اور پوشیدہ نہ ہے کہ مس کرنا قضیب کا فم رحم کو
باعث لذت کا اور سبب منزل ہوسنے عورتون کا ہے اور بیچ اسی مقام کے خارج عنق سے بیچ
جوف فرج کے دو خصیے موضوع ہین جیساکہ ذکر اونکا آتا ہے لیکن اوپر فم رحم کی کئی رگین منتسج ہین

کہ قضیب ناحن بکارت عبارت اوسکے پیچھے سے ہے اور سو رحم کہ عبارت نیچے عنق سے ہے منزلہ
مثانے کے اور وسیع التقعر اور طول اوسکا بھی موافق اندازہ طول عنق کے ہے اور جرم اوسکا سفید
اور نرم اور پیچیں ہے نفع اوسکی نرمی کا یہ ہے کہ بیچ بڑھنے جنین کے نافرمانی نہ کرے اور فائدہ پیچیں
ہونے کا یہ ہے کہ ثقل جنین سے تکلیف نہ پاوے اور رحم کو کہ عصبانی کہتے ہین نہ اس معنی
سے ہے کہ عصب دماغی سے پیدا ہوا ہے بلکہ اس معنی سے ہے کہ جوہر سفید نرم سے مانند
عصب کے پیدا ہوا ہے لیکن ایک عصب دماغ سے طرف رحم کے آیا ہے اور حس کو
پہونچاتا ہے تو منافی کو دریافت کرے اور بھی لذت مجامعت سے متلذذ ہو سکے جیسا کہ
کہا جاتا ہے اور شرکت رحم کی ساتھ دماغ کے اسی عصب سے ہے اور رحم نابالغ کا مثانی سے
چھوٹا ہوتا ہے اور نزدیک حیض کے دونا اوسکا ہو جاتا ہے اور وقت حمل کے اوس سے
بڑا زیادہ ہوتا ہے اور رحم کے دو طبقے ہین ظاہری اور باطنی لیکن طبقہ باطنی بہت رگین
رکھتا ہے اور منہ رگون مذکور کا بیچ جرم طبقے مذکور کے گڑہون کے مانند واقع ہین اور ان
گڑہون کو نقر الرحم کہتے ہین غشائے جنین کی انہین نقر الرحم سے مربوط ہوتی ہی اور حیض
اسی جگہہ سے نکلتا ہے اور غذا بچے کی اس جگہہ سے پہونچتی ہے اور طبقہ مذکورہ عورتون مین
دو خانے رکھتا ہے داہنے اور بائین گویا دو رحم ہین لیکن گردن دونون کی ایک ہے اور
بیچ حیوانات کے خانے رحم کے باعتبار عدد پستان کے ہوتی ہین اور اوسی قدر بچے پیدا
ہوتے ہین اور اس سبب سے کہ بیچ آدمی کے دو خانے ہوتے ہین دو بچے ایک شکم مین
اکثر ہوتے ہین اور بیچ بعضی عورتون کے دیکھا گیا کہ ایک حمل مین تین بچے بلکہ چار تک
پیدا ہوے اور ہو سکتا ہے کہ رحم ان عورتون کا بھی اوسیقدر خانے رکھتا ہو یا ایک
خانے مین دو بچے پیدا ہوتے ہون بحکم اللہ قادر متعال کے اور جانین کہ بیچ باطن اس طبقے
کے ایک طوق ہے گول عصبی اور بیچ اس طوق کے ایک نتو ہے مانند الیہ کے اور اوپر
اوس نتو کے زوائد واقع ہین مانند بواسیر کے اور حس رحم کی اسی سے ہے لیکن طبقہ ظاہری
مانند غلاف کے ہے کہ ایک تجویف سے زیادہ نہین رکھتا ہے اور اوپر طبقے باطن کے
محیط اور مشتمل ہوا لیکن خصیے عورتون کی دو مانند خصیے مردون کے ہین مگر یہ کہ مردون کی

بڑے اور گول اور مائل بطول اور دونوں کی ایک غشا ہے اور عورتوں کے چھوٹے اور مائل بگولائی ہوتے ہیں اور ہر ایک غشا جدا رکھتے ہیں لیکن کیسہ کہ مجلل اوپر غشا کے ہے دونوں کی واحد ہے اور اوعیہ منی کی جیسی بیچ مردوں کے خصیوں سے قضیب میں آتی ہیں بیچ عورتوں کی بھی خصیوں سے بوساطت قاذف کی اندر رحم کے آتی ہیں جاننا چاہیے کہ دو رگ ٹیڑھی مستقیم الجوف بیضوں کی جانب خاصرتین کے گئی ہیں اور طرف حالبین کی پہونچی ہیں اور دونوں طرف انکے ساتھ اربیتین کی مربوط ہو کر پھر اندر فم رحم کے پہونچی ہیں اور وہ طرف کہ رحم سے ملی ہیں نام اونکا قاذف الرحم ہے یعنے گرانی والی منی کو بیچ رحم کے ایک قاذف داہنی ہے دوسری بائیں اور منفذ اوعیہ عورتوں کا تنگ ہے لہذا انکو انزال ایک دفعہ میں نہیں ہوتا ہے بلکہ بدفعات ہوتا ہے اسی سبب سے تکرار جماع سے ضعیف نہیں ہوتی ہیں بخلاف مردوں کے اور اوپر کنارہ فم رحم کی دو زیادتی ہیں پشت اور چوڑی داہنے اور بائیں سے رکھی ہوئی اونکو قرنی الرحم کہتے ہیں وقت معاشرت کے پھیٹ جاتی ہیں اور فم رحم کا اس سبب سے استقبال کرتا ہے منہ کھولے **تنبیہ** جو کچھ بیچ مقدار طول عمق رحم کے کہا گیا اکثری ہے ورنہ اوس سے کم اور زیادہ بھی ہوتا ہے اور بھی کثرت جماع کی رحم کو بڑھا دیتی ہے اور رحم ساتھ رباطوں قوی کے مربوط ہے صلب سے اور ناحیہ ناف اور مثانہ سے اور عظم عریض سے اور عنق رحم کا بیچ بعض عورتوں کے مائل ہوتا ہے طرف بائیں کی اور بعض میں مائل ہوتا ہے طرف داہنی کی جو عرض خلقت رحم سے پیدایش جنین کی کیفیت پیدایش جنین کی

منافع قاذف الرحم

کیفیت پیدایش جنین کی یہ ہے جان تو کہ جسوقت بیچ رحم صحیح اور نقی کی منی مرد اور عورت کی کہ صلاحیت پیدایش کی رکھتی ہے آپس میں ملکر قرار پاوے اور واردات خارجی اور موجبات بدنی اور نفسانی سے کہ باعث اوپر انزلاق منی کی ہیں محفوظ رہے بحکم خداوند تعالی قوت عاقدہ سے کہ بیچ منی مرد کی ہے اور قوت منعقدہ سے کہ بیچ منی عورت کے ہے اور بیچ تشریح انثیین کی بحث منی میں مفصل کہا گیا ساتھ اوس اختلاف کے کہ درمیان حکما اور اطبا کے ہے ایک غلیان یعنی جوش بیچ اوس منی ممتزج کے ظاہر ہوتا ہے اور چار نقطے مانند حباب کے نمود ہوتے ہیں ایک بیچ مقام دل کی دوسرا بیچ مقام دماغ کی تیسرا بیچ مقام جگر کے چوتھا اوپر مجموع کے شامل ہوتا ہے اور یہ غلیان بیچ ایک ہفتہ کی تمام ہوتا ہے اور مسمی ہے بہ احالہ اولی بعد اوسکے نقطے سرخ ظاہر ہوتے ہیں اور منافذ عروق کی

کیفیت پیدایش جنین

ظاہر ہوتے ہین اور خون جنین کا طرف ناف کے جریان پاتا ہے اور یہہ چارون کے تمام ہوتا ہے مسمے ہے بہ احالۂ ثانیہ بعد اوسکے علقہ ہوتا ہے اور یہ چھہ دن مین تمام ہوتا ہے اور اس کا نام احالۂ ثالثہ ہے بعد اوسکے مضغہ ہوتا ہے اور بعضے اعضا آپس سے متمائز ہوتے ہین اور تھوڑا خون حیوانی اوسمین سے اوسپر ترشح کرتا ہے اور مستعد قبول صورت حیوانی کی ہوتا ہی واہب الصور سے اور تمامی اسکی بارہ دن مین ہوتی ہے اور اسکا احالۂ رابعہ نام ہے بعد اوسکے مزاج ذکوری یا انوثی فایض ہوتا ہے اور اعضاے اصلی تمام ہوتے ہین اور یہ تین دن مین تمام ہوتا ہے اور نام اسکا احالۂ خامسہ ہے بعد اوسکے سب اعضا خلقت پاتے ہین عروق اور مجاری اور مفاصل ظاہر ہوتی ہین اور اوسکو احالۂ سادسہ کہتے ہین کہ یہ پانچ دن کے تمام ہوتا ہے اور جو تعیین دن احالون کی کہی گئی ہی اکثری ہے اور یا ہتہ ہوا ہی کہ احالے مذکورہ مردونمین تھوڑی مدت مین ہوتے ہین اور عورتون مین بیچ مدت طویل کے جیسا کہ کہا ہے کہ خلقت لڑکے کی تیس دن سے چالیس دن تک تمام ہوتی ہے اور پیدایش لڑکی کی چالیس دن سے پچاس دن تک بعد اوسکے چھہ مہینے کہ اقل مدت وضع حمل کی ہے جنین نشو و نما مین رہتا ہے اور جاننا چاہیے کہ منی رحم مین آتی ہے اوسکو نطفہ کہتے ہین اور جو کئی دن اوسپر گذرتے ہین اور غشا اوسپر ظاہر ہوتی ہے مانند پوست کی کہ خمیر پر ظاہر ہوتا ہے جب خمیر کو ہوا مین رکھتے ہین اوسکو علقہ کہتے ہین اور جو گوشت ہو جاتا ہے مضغہ کہتے ہین اور جب شکل اعضا کی اور خطوط اوسکے ظاہر ہوتے ہین جنین کہتے ہین بفتح جیم کے اور جب حس اور حرکت اوسپر فائض ہوتی ہی حیوان کہتے ہین اور اطلاق جنین کا اسوقت مین بھی مجازاً آیا ہے اور واضح ہو کہ جنین بیچ دونی ایام خلقت کی حرکت کرتا ہے اور سہ چند ایام حرکت نکلتا ہی مثلاً اگر پیدایش اوسکی پینتیس دن مین تمام ہوئی ہو تو ستر دنمین حرکت کرتا ہے اور دو سو دس دن مین کہ سات مہینے ہوتی ہین وجود مین آتا ہی اور جو ساتوین مہینے پیدا ہوتا ہے اکثر جیتا ہے اور اگر پیدایش اوسکی چالیس دن مین ہوئی تو اسّی دن مین حرکت کرے اور دو سو چالیس دنمین کہ آٹھ مہینے ہوتی ہین پیدا ہوتا ہے اور عادت خدا کی یون جاری ہوئی ہی کہ یہ جلد معدوم ہوتا ہے اور کم ہلکتا در ہی کہ ایک ہفتہ زندہ رہی اور دلائل عقلی کہ اسپر قائم کی گئی ہین بھی کہی جاتی ہین اور اسی ہی قیاس کر سکتے ہین ایام تمامی خلقت کی کہ چھہ مہینے مین پیدا ہوتا ہی یا نو مہینے یا دس مہینے مین اور شاید کہ دو سال تک یا زیادہ بچہ پیٹ مین ہی بعد اوسکے جنا اور نیچے سر اوسکا عرکی

ہوتا ہے اور حساب مذکور یہان دخل نہین رکھتا ہے اشتباہ اوپر زندہ نہ رہنے اوس لڑکے کی آٹھوین مہینے
پیدا ہوتا ہے اطبا اور منجمین دلیلین رکھتے ہین لیکن جو دلیل کہ معقول زیادہ معلوم ہوتی ہے یہ ہے
کہ مولود ساتوین مہینے بسبب اسکے کہ خلقت اوسکی تمام ہوئی واسطے طلب خروج کی حرکت اور اضطراب
کرتا ہے پس اگر صحیح المزاج اور قوی الحال ہے بحکم اللہ تعالے کے غشاون کو پھاڑ چیر کر نکلتا ہے اور
اگر اتنی قوت نہین ہے تو پھاڑ نہین سکتا لیکن اس حرکت اور اضطراب سے خستہ ہو کر متالم ہوتا ہے
پس اگر نہایت ضعیف اور رنجور ہے پیٹ ہی مر جاتا ہے اور اگر مہلت پائی اور نوین مہینے کو پہونچا
خستگی اوسکی زائل ہوتی ہی اور قوت پکڑتا ہے اور نوین مہینے سلامتی سے پیدا ہوتا ہی اور زندہ رہتا ہے
اور اگر بسبب کوئی اسباب کے پھر آٹھوین مہینے حرکت کرے اور نکلے خستگی اس حرکت کی علاوہ
خستگی سابق کی ہوتی ہے اور ہواے خارجی نسبت اوسکے بہت غریب ہوتی ہے پس بالضرور ہلاک ہوتا ہے
اور جلدی اور دیری ہلاک ہونے مین باعتبار قرب اور بعد اوسکے خروج کی ہی زمانہ حرکت سے کہ ساتوین
مہینے ہوتی ہے پس اگر آخر آٹھوین مہینے مین پیدا ہوتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ زندہ رہے بسبب
زوال مانع حیات کے کہ خستگی اور الم ہوتے ہین اور اوپر اس تقدیر کے جو عوام کہتے ہین کہ اگر ایکدن بھی
آٹھوین مہینے سے باقی رہے اور لڑکا پیدا ہو تو نہین جیتا یہ مسموع نہین ہے مگر بطریق اہل نجوم
کے کہ ہر مہینے مین حاملہ کو بیچ تصرف ساتون ستارے کے جانتے ہین اور بیچ آٹھوین مہینے کی
زحل کو کہ واسطے تجمید اپنے پرورش کیے ہوے کی خاص ہے اور بیچ مہینے پہلے کے بھی وہی زحل
متصرف ہوتا ہے متصرف جانتے ہین لیکن بیچ ظاہر ہونے آثار ہلاکت جنین کی بعد پیدا
ہونے کے کوئی امر نزدیک اونکے متحقق ہوگا اور جانین کہ خون حیض کا بیچ حاملہ کی تین قسم مین
منقسم ہوتا ہے ایک قسم واسطے غذاے جنین کے خرچ ہوتا ہے اور ایک قسم طرف پستان
کے جاتا ہے واسطے ذخیرہ ہونے مادہ دودھ کے اور ایک قسم فضلہ ہے کہ رحم مین رہتا ہے
واسطے سہولت خروج جنین اور مشیمہ کے اور وقت نفاس کی دفع ہوتا ہے اور بھی معلوم
کرین کہ اوپر جنین کے تین پوشش ہوتی ہین پہلی پوشش بنظر خارج مشیمہ کی ہے اور وہ غشا ہی
صاحب دو صفاق رقیق کے درمیان دونون کے رگین منتسج ہوتی ہین اور غشاے مذکور محیط ہے
اوپر اور غشیہ کے اور پوشش دوسری کہ بعد مشیمہ کے ہے اوسکا نام لفائفی ہے اسلیے کہ

وہ متشابہ لفائف کے ہے اور غشاے مذکور جگہہ گرنے بول جنین کا ہی اور بول جنین کا کہ مثانی سی
طرف اس غشا کے گرتا ہے ناف کی راہ سی باہر آتا ہے نہ احلیل سے اسواسطے کہ جب تک بیچ رحم کی ہی
مجرے احلیل کا نہایت تنگ ہوتا ہے اور عضلہ اوپر اوسکے محیط ہوتا ہے اور بول بدون ارادہ کے
نکل نہین سکتا ہے اس راہ سے بخلاف راہ ناف کے کہ بالطبع بول اوس راہ سے نکلتا ہے بدون
ارادہ کے اور اگر واسطے بول کے مجمع نہوتا بیچ رحم کے گرتا شدت تیزی سے بہت الم دیتا اور اگر بیچ مشیمہ کی
گرتا فساد لاتا اور پوشش تیسری کہ بعد لفائفی کے ہے اور جنین سی ملی ہی غشا ہے رقیق زیادہ باقی
غشاے مذکور سے اور فضلہ عرقی جنین کا اس مین گرتا ہے اور اسکا نام نفس ہی اور اس سبب سے
غذاے جنین کی کہ بیچ نہایت رقت اور لطافت کے ہوتی ہے فضلہ برازی اوسمین کم جمع ہوتا ہی
لہذا کوئی دعا واسطے براز کے حاجت نہین پڑی اور چیز قلیل کہ بمرور زمان کی بیچ امعا کی جمع ہوتی ہی
جو بیچ نہایت کمی کے ہے طبیعت اوپر اوسکے دفع کے محتاج نہین ہوتی لہذا ایک غشا اوپر منفذ کی
محتوی ہوتی ہی کہ قابلہ بعد تولد کے اونگلی خنصر سے اوسکو پھاڑتی ہے اوسوقت براز نکلتا ہے فائدہ
بیچ بیان کیفیت ہونے جنین کی بیچ رحم کی جاننا کہ جنین قبل حرکت کرنے کے واسطے نکلنے کے
اس شکل پر رہتا ہے کہ دونون زانو اوٹھائے ہوتا ہی اور پیٹ سے ملائے ہوئے اور دونون ہتھیلی ہا
کی اوپر زانو کے رکھے ہوئے ہتھیلی داہنی زانو داہنے پر اور ہتھیلی بائین زانو بائین پر اور سر کو اوپر دونون
زانو کے رکھے ہوئے اسطور پر کہ ناک درمیان دونون زانو کے ہوتی ہے اور آنکھین اوسکی اوپر
زانو کے اور اڑیان پانون کے پیچھے کھڑی ہوتی ہین اور مُنہ جنین کا طرف پیٹ ماں کی ہوتا ہے اونقع
ہر ایک وضع کا کہ واضع حقیقی نے رکھا ہے اگرچہ خوب نہین معلوم ہوسکتا ہے مگر تھوڑا اوپر اہل
بصیرت کے جلوہ گر تا ہے اور اگرچہ سر جنین کا اوپر ہوتا ہے لیکن نزدیک وضع حمل کی بسبب قطع ہونے
علائق کے کہ اوسکو اس شکل پر رکھتی تھی واسطے ثقیل ہونے طرف سر کے بالطبع اولٹا ہو جاتا ہے
اور پیدایش طبیعی یہی ہے کہ سر کے بل نکلے اور جو پانون کے بل نکلتا ہے خطرہ رکھتا ہی اور ایک
قوم اس امر پر ہین کہ مُنہ لڑکی کا طرف پیٹھ ماں کی ہوتا ہے لیکن مُنہ لڑکے کا طرف پیٹ ماں کے
ہوتا ہے اور غیب نزدیک اللہ سبحانہ کے ہے المقالۃ الثالثۃ فی احوال بدن الانسان
واسبابہا والعلامات الدالۃ علیہا وہی تشتمل علی فصول مقالہ تیسرا ثابت ہے

بیچ حالون بدن ادمی کے اور اسباب حالون اور نشانیون کے کہ دلالت کرتی ہین اوپر حالون کے
اور مقالہ مذکور شامل ہے اوپر فصلون کے اور معنی ہر ایک کے جدا جدا ہم مفصل بیان کرتے ہین
ہمارے آنکہ احوال جمع حال کی ہی اور حال بیچ اصطلاح عام اطبا کے اطلاق پاتا ہے اوپر ہر عارض کے
کہ ہو لیکن بیچ اصطلاح خاص اطبا کے اطلاق نہین کرتے مگر اوپر تین چیز کے کہ صحت اور مرض اور
حالت ثالثہ ہے نزدیک بعضون کے لیکن وہ لوگ کہ درمیان صحت اور مرض کی واسطہ نہین کہتے ہین
اوسکو صحت اور مرض سے مخصوص جانتے ہین اور بنظر اس اصطلاح خاص کی اسباب اور علامات کو
احوال نہین کہہ سکتے لیکن اسباب جمع سبب کی ہے اور سبب بیچ لغت کے رسی کو کہتے ہین اور
بیچ عرف عام کے ہر چیز کو کہ اوس کو وسیلہ کر سکتے ہین اور بیچ اصطلاح حکما کے ہر چیز کو کہ ضروری ہو
بیچ وجود شے کے پس اگر وہ چیز بیچ حقیقت شے کے داخل ہو مادی اور صوری کہتے ہین اور اگر خارج ہو
فاعلی اور غائی کہتے ہین اور بیچ اصطلاح اطبا کے اوس چیز کو کہ فعل کرے بیچ بدن آدمی کے سبب
پیدا کرنے احوال کی یا حفاظت احوال کے خواہ وہ چیز بدنی ہو یا غیر بدنی اور خواہ جوہر ہو جیسے غذا
اور دوا خواہ عرض ہو جیسے حرارت اور برودت اور ہو سکتا ہے کہ شی واحد سبب مرض اور عرض کا ہو
لیکن مختلف اعتبارون سے مثلاً کھانسی کبھی عرض ہوتی ہے جیسے ذات الجنب مین اور کبھی مستحکم
ہوتی ہے فی ذاتہ کہ وہ مرض ہو جاتی ہے اور شاید کہ سبب انصداع رگ کا ہو پس ایک چیز عرض
کبھی ہوتی اور مرض بھی اور سبب بھی لیکن جو جہات مختلف ہین کچھ قباحت لازم نہین آتی فائدہ
جو سبب کہ بعد زائل ہونے کے اثر اوسکا رہجاوے اوس سبب کو مختلف کہتے ہین ورنہ غیر مختلف
اور اسباب احوال بدن آدمی کے تین طرح ہین بادی اور سابق اور واصل جیسا کہ آگے کہا جاتا ہے
اوسکے مقام مین اور یہان اسقدر جانین کہ سبب یا ضروری ہے یعنے ممکن نہین ہی حیات
بدون اوسکے اوسکو ستہ ضروریہ کہتے ہین یا ضروری نہین ہے اور یہ غیر ضروری یا ضد طبع کی ہی
جیسے قطع اور غرق اور حرق اور سموم وغیرہ کہ مہلک ہین یا ضد طبع کے نہین ہین مانند اندفان
اور تمرغ کے ریت مین اور تدبیر اوہان سے اور مانند اونکے کہ سواے ستہ ضروریہ کے ہین اور
ضد طبع کے نہین ہین اور معنی علامت کے قریب آتے ہین الفصل الاول فی الصحۃ والمرض
فصل پہلی مقالہ تیسرے سے ثابت ہے بیچ بیان صحت اور مرض کے الصحۃ حالۃ للبدن بہا یجری

افعالہ سلیمۃ الجری الطبیعی صحت ایسی حالت ہے واسطے بدن آدمی کے کہ اوسکے سبب سے
جاری ہوتے ہین سب افعال اوپر مجری طبیعی کی اور افعال بدن کے تین ہین طبیعی حیوانی نفسانی
انتباہ قید بدن آدمی کی اسواسطے کہی گئی کہ منصب طبیب کا سوا تکلم کے بیچ بدن آدمی کے
نہین ہی اسواسطے کہ اگر مثلاً تکلم صحت گھوڑے سے کرے اوسکو بیطار کہین گو نہ طبیب اگرچہ متکلم
بدن آدمی سے بھی ہو اور اگر بجاے معہا کے بہا کہتا اولے تہا اسواسطے کہ صحت علت
سلامتی افعال کی ہی اور لفظ مع کی اوپر علت ہونے علت کے دلالت نہین کرتی ہی اسواسطے
کہ جائز ہے کہ ایک چیز ساتھ کوئی چیز کے ہو اور اسکی معلول نہو بلکہ معلول علت دوسری کی ہو
یعنے ہوسکتا ہے کہ مثلاً درخت ساتھ پانی چاہ معین کے پایا جاے اور پانی اوس چاہ کا
درخت کی علت نہو بلکہ علت درخت کی پانی اور چاہ کا ہو اور قید ذات بدن کی اسواسطے کی گئی
تو سبب صحت کا کہ مراعات ستہ ضروریہ علے ماینبغی ہے بیچ حد صحت کے داخل نہو اور اس تقدیر پر
حاجت نہین پڑی ہے اوس بات سے کہ بعضے شارح نے کہا ہے کہ وکان ینبغی ان یقول الصحۃ
حالۃ للبدن بلا واسطۃ لیخرج سبب الصحۃ اور قید سب افعال کی اسواسطے ہمنے کی تو ظاہر ہو
کہ نزدیک مؤلف کے درمیان صحت اور مرض کے واسطہ نہین ہی اسلیے کہ اگر سلامتی بیچ سب
افعال کی موجود ہے صحت ہے ورنہ مرض اگرچہ آفت سواے ایک فعل کی زیادہ نہو اور مذہب
شیخ بوعلی ابن سینا کا یہی ہی بخلاف جالینوس کے کہ درمیان صحت اور مرض کی واسطہ ہے
اور اوس واسطہ کو حالت ثالثہ نام رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر سلامتی بیچ سب افعال کی ہی
صحت ہے اور اگر آفت بیچ سب افعال کے ہے مرض ہے اور اگر بعض افعال سالم ہین
اور بعضے ماؤف نہ صحت ہے اور نہ مرض ہے اور حالت ثالثہ یہی ہے بالجملہ بطور شیخ رئیس کی
تقابل درمیان صحت اور مرض کے مقابل عدم اور ملکہ کا ہے اور درمیان تقابل مذکور کی واسطہ
نہین ہوتا اسواسطے کہ خروج نفی و اثبات سے ممکن نہین ہے کما لا یخفی لیکن نزدیک جالینوس
کے بیچ صحت اور مرض کی تقابل تضاد ہے اور درمیان اس تقابل کے واسطہ لازم ہی چنانچہ
عنقریب متقابلات اربعہ کہے جاتے ہین اور حق طرف شیخ رئیس کے ہے اسواسطے کہ جذام
اور برص اور رعشہ وغیرہ کہ بیچ اکثر کے بعضے فعل ان صاحبون کے سلامت ہوتی ہین شک نہین ہے

کہ یہ مرض ہین اور بالاتفاق بیچ کتب قدیم کے بنام مرض مسمے ہین پس اگر ایسے حالات کو حالت ثالثہ ہم کہین نہ مرض لازم آتا ہے کہ وجود مرض نہ پایا جاوے مگر نا درا اور اسکا فساد ظاہر ہے لیکن اسقدر جانین کہ درجات صحت کے باعتبار اطاعت آلات اور قوی کے متفاوت ہین وہ صحت کہ بیچ لڑکون اور مشایخ اور ناقہون کے ہے ہر چند نسبت صحت جوان اور غیر ناقہ کے ضعیف معلوم ہوتی ہے لیکن بنظر احوال اوسکے صاحب کے جیسا کہ چاہیے پائی جاتی ہے جیسا کہ بیچ جوان کے بھی بعضے کو افضل بعضے سے پاتے ہین ہم اور حال یہ ہے کہ دونون سلیم ہین نہ یہ ہیں ایک کی شدت قوت سے اوسکے مخالف کو صحت سے خالی نہین کہہ سکتے ہین تامل کر تو اور فکر کر تو اور پوشیدہ نہ ہے کہ اگر بیچ ایک عضو کے آفت پڑے اور اعضاے دیگر سالم ہون نہین کہہ سکتے کہ ایک عضو مریض ہے اور اور اعضا صحیح ہین لیکن اوسکے صاحب کو البتہ مریض کہتے ہین بسبب حاصل ہونے مرض کے بیچ اوسکے جزو کے اور اوس شخص کو کہ مرض باری الی مین مبتلا ہے ہر چند بیچ غیر وقت باری کے سب افعال اوسکے سالم ہون لیکن اوسکو مریض کہتے ہین نہ صحیح اسواسطے کہ بیچ حد صحت کے صادر ہونا افعال سلامتی سے قطع نظر ظہور آفت کے ہے بیچ وقت معین کے اور جو بیچ بیماریان باری والی کے حاصل ہونا آفت کا مد نظر ہے صحت مفقود ہوتی ہے بیچ اوسکے حق کے اگرچہ پائی جاتی ہے سلامتی بیچ افعال کے اکثر احوال مین فائدہ جو تقابل ضد اور تقابل ضد عدم اور ملکہ کا ضمناً مذکور ہوا لازم آیا کہ تقابلات اربعہ کو ہم بیان کرین کہ شامل اوپر فوائد کے ہے جان تو کہ دونون متقابل وہ چیز ہین کہ جمع نہون بیچ ایک چیز کی ایک جہت سے اور وہ چار قسم ہین ضدین متضایفین متقابلین بایجاب اور سلب متقابلین بعدم اور ملکہ اور حصر ان چارون مین اس سبب سے ہے کہ اگر دونون وجودی ہین نظر کرینگے ہم کہ تعقل یعنے سمجھنا ایک کا اوپر دوسرے کے موقوف ہے یا نہ اگر موقوف نہین ہے ضدین کہتے ہین اسواسطے کہ تعقل سواد کا اوپر تعقل بیاض کے موقوف نہین ہے اور اگر موقوف ہے متضایفین کہتے ہین جیسے ابوت اور بنوت یعنے باپ ہونا اور بیٹا ہونا اسواسطے کہ ایک بدون دوسرے کی متعقل نہین ہوتا ہے اور اگر ایک وجودی ہے اور دوسرا عدمی دیکھنا چاہیے کہ عدمی عدم امر وجودی کا ہی موضع قابل سے تقابل عدم اور ملکہ کہتے ہین مانند بصر اور عمی کے اور علم وجہل کے اسواسطے

کہ معنی عمی کا عدم بصر ہے اوس چیز سے کہ اوسکی شان سے بصر ہے اور اسیطرح جہل عدم علم کا ہے اوس چیز سے کہ اوسکی شان سے ہے کہ عالم ہو پس لکڑی اور پتھر کو اعمی اور جاہل نہیں کہہ سکتے اور اگر عدم امر وجودی کا مطلقاً ہے بدون قید موضع قابل کی تقابل ایجاب اور سلب کہتے ہین مانند فرس اور لا فرس کے لیکن تقابل درمیان دو عدم کے نہیں ہوتا پس سوا ان چار صورت کے اور تقابل نہ نکلیگا اور پوشیدہ نرہے کہ مخالفت تضاد سے عام ہے اسواسطے کہ تضاد وہ ہے کہ درمیان دو چیز کے نہایت خلاف ہو مانند گرم اور سرد اور سیاہی اور سفیدی کے اور بیچ اس تقابل کے واسطہ لازم ہے مانند فاتر یعنے شیر گرم کی بیچ گرم اور سرد کے اور مانند اور رنگون کے درمیان سیاہی اور سفیدی کے اور یہان سے مذہب شیخ رئیس اور جالینوس کا روشن ہوتا ہے کہ شیخ رئیس بیچ صحت اور مرض کی تقابل عدم اور ملکہ کا کہتے ہین اور جالینوس تقابل ضدین کا پس نزدیک شیخ رئیس کی حالت ثالثہ موجود نہیں ہے اور نزدیک جالینوس کی ثابت ہے اور ہر ایک شخص کو درست ہی کہ اصطلاح مقرر کرے والمرض حالۃ خارجۃ عن المجری الطبیعی و معہا بال الافعال انضرر بلا واسطۃ اور بیماری ایک حالت ہے خارج مجری طبیعی سے اور سبب اوسکے پہونچتا ہے ضرر افعال کو بدون واسطہ کے اور عام ہے کہ لحوق ضرر کا بیچ تمام افعال کے ہو یا بعض ہین اور فائدہ تعمیم کا ثابت کرنا مذہب مؤلف کا ہے کہ منکر حالت ثالثہ کا ہے جیسا کہ ذیل صحت گذرا اور قید بلا واسطہ سے سبب مرض کا نکل گیا اور طرف اوس تاویل کی کہ بیچ حد صحت کے بھی ہمکو حاجت نہ پڑی اور بیچ حد مرض کے مؤلف پر لوگون نے اعتراض کیا ہے کہ افعال کو معرف لایا ہے اور جمع معرف بلام سے استغراق حاصل ہوتا ہے پس معنی یون ہونگے کہ مرض وہ حالت ہے کہ بیچ سب افعال کی ضرر پڑے جیسا کہ یہ مذہب جالینوس کا ہے اور حال یہ ہی کہ مذہب مولف کا مخالف اسکے ہے جواب اسکا یہ ہے کہ الف اور لام یہان تعریف کا نہیں ہے بلکہ عوض مضاف الیہ کے ہے لئے افعال البدن ہین اس صورت مین کہ استغراق مین حصر نہیں ہوسکتا بلکہ بعض اور جمیع دونون مراد ہوسکتی ہین فی ضرر الفعل ثلاثۃ جو حد صحت اور مرض سے مولف نے فراغت پائی شروع کیا بیچ بیان تقسیم ضرر کو اور کیفیت

مضرت کی فعل مین تین طرح ہے تغیر و نقصان و بطلان ایک تغیر ہے اور تغیر فعل مین وہ ہے
کہ تصرف کرے قوت کہ مبدء فعل کی ہے بیچ کوئی امر کے کہ تصرف اوس مین سوای مقتضای
طبیعی کے ہو مثلاً تخیل کرے باصرہ اون صور اور اشکال کو کہ خارج مین موجود نہین ہین اور سبب
اوسکا فساد مزاج دماغ کا ہونہ پیدا ہونا آفت کا بیچ طبقات اور رطوبات کے اسواسطے کہ اگر بسبب
آفت طبقات و رطوبات کی اشکال اور صور غیر موجودہ متخیل ہون قبیل نقصان سے بیچ فعل کی ہوتگی نہ تغیر
دوسرا نقصان اور وہ یہ ہے کہ صدور افعال کا بسلامت نہو مثلاً باصرہ نہ دیکھے اشیا کو جیسی کہ ہین
خواہ باعتبار کمیت خواہ باعتبار کیفیت کے تیسرا بطلان اور وہ یہ ہے کہ فساد بیچ قوت کی پڑے
مثلاً عمی البصر ہو یعنے اندھا ہو جاوے فائدہ تغیر کہ ایک طور پر نہو اوسکو تشویش کہتے ہین
پس تغیر عام ہے اور تشویش خاص اور جو تشویش قسم تغیر کا تھا علیحدہ بیان نہ کیا والمرض
ینقسم الی المفرد والمرکب جو صحت منقسم نتھی اسکی تحقیق مین کفایت کی تعریف پر اور مرض
کہ بہت قسم رکھتا ہے اوسکو تقسیم کیا اور کہا کہ مرض منقسم ہوتا ہے طرف مفرد اور مرکب کی
پوشیدہ نرہے کہ تقسیم حال مرض کا دو طور سے باہر نہین ہے ایک وہ کہ جمع ہوئی دو مرض سے
یا زیادہ سے ہوا اور وہ ہیئت ظاہر ہو کہ اوسکا نام معین ہوا اور علاج خاص ہوا اور وہ نام اوپر
اوسکے اجزا کے اطلاق نہ کر سکین اسکو مرض مرکب کہتے ہین مثال اسکی ورم ہے مثلاً کہ وہ
ایسا مرض ہے واحد مسمے بورم اور مرکب ہے تین مرض مفرد سے کہ سوء مزاج مادے اور
مرض الترکیب اور تفرق اتصال ہین اور ہر ایک انسے مرض ہے اور ورم ان تینون سے مرکب ہے
اور نام ورم کا اوپر کسی ایک کے ان تینون سے علے سبیل الانفراد یعنے اکیلے اکیلے اطلاق
نہین کر سکتے لیکن ہونا سوء مزاج مادی کا جزو ورم کا اس سبب سے ہے کہ جب تک مادہ نہوگا
زیادتی عضو مین ظاہر نہوگی اور عام ہے کہ مادہ صاحب قوام ہو مانند اخلاط اور رطوبات کے
یا غیر قوام والا ہو مانند ریح کے اور اس سبب سے کہ عفونت مادہ مورمہ کو لازم ہے واجب کرتا ہے
سوء مزاج کو لیکن ہونا مرض الترکیب کا جزو ورم کا بدیہی ہے اسواسطے کہ آفت بیچ شکل کے
اور بیچ مقدار کے ورم مین ضرور ہے اور بدون اسکے ورم ہو نہین سکتا لیکن ہونا تفرق اتصال کا
جزو ورم کا اس سبب سے ہے کہ جب تک تفرق بیچ اتصال اجزاے عضو کی نہین پڑتا ہے

ٹھہرنا مادہ کا اوسمین اس طور پر کہ ورم پیدا کرے ممکن نہین ہے اور اسی سے فرق کرتے ہین درمیان نفخہ اور ورم کے جیسا کہ اپنے محل مین مذکور ہوگا دوسرا طور یہ ہے کہ مرض خالی ہو جمع ہونے امراض سے اور صفت ہو مرکب کا اسکو مرض مفرد کہتے ہین اور نظیرا وسکی مرض مرکب مین بیان ہوئی اور اس سبب سے کہ مفرد کو مرکب پر تقدم بالطبع ہے مؤلف نے مقدم کیا مفرد کو واما المفرد فثلثۃ اقسام لیکن مرض مفرد پس تین طرح ہے سوء المزاج و مرض الترکیب و تفرق الاتصال ایک سوء مزاج دوسرا مرض الترکیب تیسرا تفرق الاتصال اور ہر ایک مفصل کہا جاتا ہے اور وجہ حصر کی ان تینون مین اس سبب سے ہے کہ عضو یا مفرد ہے یا مرکب پس مرض اگر ساتہ مفرد کے خاص ہے سوء المزاج اوسکا نام ہے اور اگر ساتہ مرکب کے خاص ہے اوسکا نام مرض الترکیب ہے اور اگر ساتہ دونون کے مخصوص ہے نام اوسکا تفرق الاتصال ہے اور معنی خاص ہونا سوء مزاج کا ساتہ عضو مفرد کے یہ ہے کہ مرض مذکور پہلے عضو مفرد سے لگتا ہے پس مرکب مین متعدی ہو یا متعدی نہو اور اوسی عضو مفرد مین محصور ہو لیکن ممکن نہین ہے کہ سوء المزاج پہلے عضو مرکب مین پڑے اسواسطے کہ محال ہے کہ مزاج سب کا اعتدال سے خارج ہو اور مزاج ہر ایک کا اوسکے اجزا سے معتدل ہو لیکن اگر مزاج کوئی جزو کا اوسکے اجزا سے خارج اعتدال سے ہو اور مزاج باقی اجزا کا اوپر اعتدال کے ہی ہو سکتا ہے مثلاً بیچ عصب ہاتہ کے گرمی یا سردی پڑے اور مزاج باقی اجزا سے ہاتہ کا سالم ہو اور اسی پر معلوم کرتے ہین خاص ہونا مرض الترکیب کا ساتہ عضو مرکب کے اور یہ بہی دو طرح ہی ایک کہ پہلے مرض بیچ عضو مرکب کے پڑے بعد اوسکے بواسطہ عارض ہونے مرض الترکیب کے عضو مرکب کو عضو مفرد مین وہی مرض پڑے مثال اوسکی تفرق اتصال مفصل کا ہی بسبب خلع کے بعد اوسکے عارض ہونا تفرق کا بیچ رباط کے یا عصب کے اور سوا اوسکے اعضاء مفرد سے کہ ساتہ مفصل کی محیط مین دوسرا وہ کہ پہلے مرض بیچ مرکب کے ہو اور نقصان یہ مرض مذکور بیچ عضو مفرد کے نہو مثال اسکی حاصل ہونا فساد شکل کا ہے بیچ ہاتہ کے ساتہ سلامتی شکل اجزا کے اسواسطے کہ ممکن ہی کہ شکل ہاتہ کی فاسد ہو بسبب فساد وضع بعضی اجزا کی یا شکل پس شکل اجزا کی غیر فاسد ہو اور شکل کل کی فاسد لیکن مرض تفرق الاتصال عام ہی ان دونون کے

یعنے ممکن ہے عارض ہونا اوسکا پہلے بیچ دونون عضو کے مثال اوسکی عارض ہونا تفرق اتصال
کا بیچ عضو مفرد کے ظاہر ہے مثلاً بیچ عصب کے یا ہڈی کی یا سوا انکے مفردات سے اگر تفرق
پہلے پڑے کوئی مانع نہین ہے لیکن مثال عارض ہونا تفرق اتصال کا بیچ مرکب کے ہی پس
انخلاع عضو کا ہے مفصل ہاتھ سے بدون عارض ہوتے تفرق اتصال کے بیچ کسی جزو
کے اعضاے مفرد سے اسطرح سے کہ مسترخی ہو رباط مثلاً بہ سبب غلبۂ رطوبت کے
اوسپر بدون واقع ہونے تفرق اتصال کی اوسمین پس جو مفصل منخلع ہوا متحقق ہوا واقع
ہونا تفرق اتصال کا بیچ عضو مرکب کے پہلے بدون واقع ہوتے تفرق اتصال کی بیچ عضو
مفرد کے **انتباہ** اگر کہین کہ فی الحقیقۃ مرض تفرق اتصال ایک قسم ہے مرض الترکیب
کی پس تقسیم مرض مفرد کی طرف تین قسم کے کیونکر ہو سکتی ہے جواب اسکا یہی کہ شک
نہین ہے کہ مرض مذکور باعتبار اپنی ذات کے دو طرح ہے اسواسطے کہ یا منسوب بمزاج
ہے یا منسوب بہ ترکیب اسلیے کہ تحقیق صحت کا بھی بسبب استواے مزاج کے اور
استواے ترکیب کے ہے پس مرض بھی مقابلے اوسکے ہوگا یعنے باعتبار سوء مزاج کی
اور سوء الترکیب کی لیکن باعتبار تخصیص عروض مرض کے پہلے ساتھ عضو مفرد کی یا مرکب
کے یا ساتھ دونون کے تین قسم پر منقسم ہوتا ہے یقیناً مانند سوء مزاج اور سوء الترکیب
اور تفرق الاتصال کے اگرچہ تیسرا قسم ہے دوسرے سے جیسا کہ کہا گیا لیکن اس سبب سے
کہ بنظر خصوصیت عارض ہونے اولیت کے تیسرے کو تفرق اتصال نام رکھا دوسرے کو
مرض الترکیب کہ نام عام ہے نام رکھا ورنہ فی الحقیقۃ مرض الترکیب عام ہے اور تفرق الاتصال
خاص اسلیے کہ کوئی تفرق اتصال بدون مرض الترکیب کے نہین ہو سکتا لیکن مرض الترکیب کو
تفرق الاتصال لازم نہین ہے عضو کے ٹیڑھے ہونے کو مثلاً تفرق اتصال ضرور نہین ہے
لیکن تفرق اتصال کو جس طور پر کہ ہو سوء الترکیب لازم ہے **فائدہ** بعض لوگ اس امر پر
ہین کہ تفرق الاتصال فی الحقیقۃ غیر مرض الترکیب کے ہے اور دلیل لاتے ہین کہ سوئی کو
کہ بدن میں چبھوتے ہین تفرق حاصل ہوتا ہے اور شکل میں فساد نہین آتا جواب اسکا
یہ ہے کہ فساد شکل بیچ خلش سوئی کے باعتبار التفرق کے ہے جس جگہ کہ تفرق ہوا ہے ۲۰

غیر محسوس ہے فساد شکل بھی غیر محسوس ہے اور جوابات شافی واسطے اور دلائل کے بھی ہین
اما سوء المزاج اب ہر ایک کو امراض ثلثہ سے مفصل بیان کرتا ہے اور مراد سوء المزاج سے
حاصل ہونا کیفیت خارج اعتدال سے ہے بیچ مزاج عضو کے اور متشابہ الاجزا بھی
کہتے ہین بسبب پہلے تعلق ہونے کے ساتھ اعضائے متشابہ الاجزا کے تسمیہ لہ باسم محل
اور جان تو کہ سوء مزاج دو طرح ہے متفق اور مختلف اور بیچ تفسیر معنے ان دو لفظ کی اطبا نے
اختلاف کیا ہے جالینوس کہتا ہے جو سوء مزاج عام ہو تمام بدن مین وہ متفق اور مستوی
ہے اور جو مخصوص ہو ساتھ ایک عضو کے سوائے عضو دوسرے کے مختلف ہے
اور صاحب کامل بھی اسی راہ گیا ہے لیکن ابو سہل مسیحی اوسپر ہے کہ جو تکلیف نہین
دیتا ہے مستوی ہے اور جو تکلیف دیتا ہے مختلف ہے اور محمد ابن زکریا قریب اس
مذہب کے ہے اور شیخ رئیس اور اوسکے تابع اسپر ہین کہ جو بیچ جوہر عضو کی مستقر ہو اور
اوسمین اور طبیعت مین مقابلہ باقی نہ ہے اور حکم مزاج اصلی کا پیدا کرے مستوی ہے اور
جو ایسا نہو مختلف ہے پس حمی عفنی بطریق شیخ رئیس اور مسیحی کے سوء مزاج مختلف ہے
اور او برطور جالینوس کی مستوی اور برص نزدیک شیخ کے مستوی ہے اور نزدیک جالینوس
کے مختلف اسواسطے کہ ایک عضو مین واقع ہے نہ دوسرے عضو مین اور پوشیدہ نہ رہے
کہ ہر ایک اطبا نے بیچ اطلاق الفاظ کے مناسبت ٹھہرائی ہے اور ہر ایک شخص کو درست ہے
کہ اصطلاح مقرر کرے بالجملہ شیخ رئیس مستقر کو مستوی اس سبب سے کہتا ہے کہ وہ مشابہ
مزاج اصلی کے ہوا بیچ نہ تکلیف دینے کے اور جالینوس اور تابع اوسکے عام کو اس سبب سے
مستوی کہتے ہین کہ وہ شامل ہونے مین بیچ سب بدن کے مانند مزاج اصلی کی ہے اور
شیخ رئیس غیر مستقر کو مختلف کہتا ہے اسواسطے کہ وہ مخالف مقتضی مزاج اصلی کے ہے بیچ
پیدا کرنے الم کے اور جالینوس خاص ہونے کو ساتھ ایک عضو کے سوائے دوسرے عضو
کے مختلف کہتا ہے اسواسطے کہ وہ خلاف مقتضی مزاج اصلی کے ہے بسبب نہ عام اور
نہ شامل ہونے کے اور پوشیدہ نہ رہے کہ سوء مزاج کبھی پیدائشی ہوتا ہے اور کبھی عارضی
پیدائشی وہ ہے کہ مزاج بیچ اصل پیدایش کے غیر معتدل ہوا اور اوسکو مزاج غیر حاصل

کہتے ہیں اور عارضی وہ ہے کہ بیچ اصل پیدایش کے مزاج سالم رہا ہو اوپر اعتدال کے بعد اوسکے
متغیر ہو سوء تدبیر سے **فائدہ** سوء مزاج متفق کو مستوی بھی کہتے ہیں کما لا یخفی فینقسم
الی المادی والساذج پس منقسم ہوتا ہے سوء مزاج طرف مادے اور ساذج کے اما المادی
فهو ان یکون بسبب خلط له کیفیة فیتکیف البدن بتلک الکیفیة لیکن مادی وہ ہے کہ حاصل ہو
بواسطہ کوئی خلط کے اخلاط اربعہ سے کہ اوس خلط کو کوئی کیفیت ہو پس متکیف کرے بدن کو
وہ خلط اوس کیفیت غالبہ سے خواہ یہ کیفیت ساتھ عفونت کے ہو یا بدون عفونت کے
مثل حرارة غالبة سببها وجود الصفراء مانند گرمی بہت کے کہ موجب اوسکا وجود صفرا کا ہو
واما الساذج فهو الذی لا یکون کذلک لیکن بے مادہ وہ ہے کہ ایسا نہو مثل برودة المثلوج
مانند سردی برف زدہ کے و حرارة المدقوق اور گرمی صاحب تپ دق کے اور مانند اسکے نظائر
بہت ہیں اور جو تغیر کہ بیچ بدن کے پڑے سوائے خارجی یا داخلی سے اگر علاقہ خلط سے رکھتا ہے
یعنے موجب تغیر کا خلط ہوتا ہے استقلالاً اوسکو مادی کہتے ہیں اور اگر ساتھ روح کے یا اعضا کے
علاقہ رکھے ساذج کہتے ہیں خواہ باعث تغیر روح اور اعضا کی گرمی ہو یا کیفیت دوسری مثال
گرمی کی حمی یوم ہے اور مثال گرمی اعضا کی حمی دقیہ ہے جیسا کہ گذرا اور مثال تعلق حرارت کا
ساتھ خلط کے حمی خلطی ہے اور اسی طرح قیاس کریں تعلق برودت اور رطوبت اور یبوست کو
پس ہر ایک ساذج اور مادی سے آٹھ قسم ہوتا ہے چار مفرد اور چار مرکب اسطور پر کہ حار
بارد رطب یابس حار رطب بارد رطب حار یابس بارد یابس ابد اسکے ساتھ ساذج
کے ضم کریں خواہ ساتھ مادی کے **انتباہ** اگر کوئی کہے کہ سوء مزاج مفرد مادی متصور نہیں
ہو سکتا اسواسطے کہ ہر خلط میں فی ذاتہ دو کیفیت ہیں جسوقت کوئی خلط زائد ہوا اوپر قدر معتدل کے
دونوں کیفیت اوسکی یقیناً اثر کرین گی پس مفرد مادی کا وجود نہوگا جواب اوسکا یہ ہے کہ بیچ وجود
سوء مزاج مفرد مادی کے زیادہ ہونا مادے کا شرط نہیں ہے تغیر کفایت کرتا ہے پس ممکن ہے
کہ بسبب غذاؤں کے یا دوائیں مرطب کے رطوبت بیچ خون کے زیادہ ہو بدون اسکے کہ کثرت بیچ مقدار
خون کے واجب کرے پس حرارت اوسکی اوپر حال کے ہو اور رطوبت زائد ہو اور اوپر اسی کے اور
کیفیات کو قیاس کریں پس وجود مفرد مادی کا متحقق ہوا اور جواب دوسرا یہ ہے کہ زیادتی مادی کو

زیادتی دونون کیفیت کی لازم نہین ہے اسواسطے کہ ممکن ہے کہ خون جو زیادہ ہو حرارت اوسکی اشتداد کرے اور رطوبت اوسکی برقرار رہے بسبب دوا کے یا غذا کے یا اور خلط کی کہ معدل رطوبت کا ہے پس سوء المزاج کو حرارت سے منسوب کرین نہ رطوبت سے وفیہ بافیہ اور واسطے آسانی متعلمون کے مثالین اقسام سوء المزاج کی کہ سب سولہ ہوتی ہین بیان کی جاتی ہین مفصلاً مثال سوء المزاج سازج کی تپ دق ہے اور مثال حار مادی کی حمیات دموی اور صفراوی ہین اور مثال سرد سازج کی جمود ہے کہ سردی خارجی کی پہونچنے سے ہو اور مثال سرد سازج کی فالج ہے اور مثال رطب سازج کی ترہل ہے اور مثال رطب مادی کی استسقائے لحمی ہے اور مثال یابس سازج کی تشنج یابس ہے کہ بعد استفراغ اور رنج اور ریاضت کے پڑے اور مثال یابس مادی کی سرطان اور جذام ہے جو مثالین مفرد سازج اور مادی کی مذکور ہوئین مثالین مرکب کی ضمن اوسی سے روشن ہوتی ہین جاننا چاہیے کہ سوء مزاج جسطرح کہ ہو کبھی بیچ سب بدن کے ہوتا ہے اور کبھی بیچ ایک عضو کے اور سوء مزاج کہ بیچ خلط کی ہوتا ہے جب تک عفونت نہین کرتا تپ نہین پیدا کرتا ہے مگر یہ کہ بیچ خون کے ہو کہ بدون عفونت کے خون تپ لاتا ہے اور اوس تپ کو سونوخس کہتے ہین چنانچہ اوسکے مقام مین مذکور ہوگا اور جسوقت سوء مزاج سے کوئی آفت بیچ عضو کے ظاہر ہو درجہ پہلا ہو اور جو طبیعت عضو کی پھیر دے اور حد اعتدال مخصوص سے نکالے اور تباہ کرے درجہ اخیر ہوتا ہے اور سوء مزاج جب تک اعتدال سے دور نہو کہ ضرر فعل مین پیدا ہو سوء المزاج نہین کہہ سکتے اما مرض الترکیب فینقسم الی مرض الخلقة و مرض المقدار و مرض العدد و مرض الوضع لیکن قسم دوسری اقسام مرض مفرد سے مرض ترکیب ہے اور وہ تقسیم ہوتی ہے طرف چار مرض کے جیسا کہ ذکر کیا گیا اقسام اوسکی خلقت اور مقدار اور عدد اور وضع مین اور ہر ایک انمین سے مشروحاً کہا جاتا ہے اما مرض الخلقة فہو اما مرض الشکل لیکن مرض خلقت کی بھی چار قسم ہین جیسا کہ کہتا ہے پس وہ یا مرض الشکل ہے مثل اعوجاج المستقیم و استقامة المعوج مانند ٹیڑھے ہونے اوس عضو کی کہ سیدھا چاہیے یا سیدھا ہونا اوس عضو کا کہ ٹیڑھا چاہیے اور مربع ہونا گول کا اور گول ہونا مربع کا اسی قبیل سے ہے اور شکل بیچ اصطلاح حکما کے ایک ہیئت ہے کہ حاصل ہوتی ہے جسم کو بسبب احاطہ

کرنے ایک حد کے مقدار کو جیسا کہ بیچ کرہ کے ہے یا بسبب احاطہ کرنے حدود کی مانند مضلعات کے یعنے مربع اور مسدس وغیرہ کے آور مرض المجاری یا مرض مجاری نوع دوسری اقسام مرض الخلقت سے مرض مجری ہے اور مجری وہ فضا ہے بیچ باطن عضو کے کہ شامل ہوا اوس چیز کو کہ نافذ ہوتی ہے ایک عضو سے طرف دوسرے عضو کے خواہ وہ نافذ کثیف ہو مانند خلط کے اخلاط سے یا لطیف ہو مانند روح اور نفس کے آور مرض مجری تین وجہ سے باہر نہیں ہے یا من حیث الانسداد ہوگا اور مثال اوسکی انتشار النور ہے یا من حیث الضیق ہو مثال اوسکی ضیق النفس ہی یا من حیث الانسداد ہو مثال اوسکی پیدا ہونا سدے کا ہے بیچ رگ کے کہ جگر سے مرارہ میں آئی ہے اور مرارہ سے امعا کو گئی ہے اور جاننا چاہیے کہ سدہ اوس مجرے کا کہ درمیان کبد اور مرارہ کی ہے یرقان پیدا کرتا ہے اور سدہ اوس مجرے کا کہ درمیان مرارہ اور امعا کے ہے قولنج لاتا ہے اور الا وعیہ یا مرض اوعیہ کی نوع تیسری اقسام مرض الخلقت سے مرض اوعیہ ہے اور اوعیہ تجاویف کو کہتے ہیں اور تجویف فضا ہے بیچ باطن عضو کے کہ شامل ہوا اوس چیز سائل کو اور یعنی وعا کی یہی ہیئت اور فیہ حاوی ہاء فی تجویف کی ساکن سے احتراز ہے اوس سے کہ حاوی ہوتا نافذ کو اور متحرک اسواسطے کہ اوسکو مجری کہتے ہیں نہ تجویف بان توسع اور تضیق اور تسدد اسطور سے کہ کشادہ ہو یا تنگ ہو یا بند ہو پوشیدہ نہ ہے کہ تعلق ان تینوں کا کبھی مجرے سے ہے اور کبھی اوعیہ سے ہے اور مثالیں مجرے کی کہی گئیں یہاں مثالیں تجویف کی بیان کرتے ہیں ہم لیکن مثال بڑے ہونے اور کشادہ ہونے کی کشادہ ہونا تجویف خصیون کی ہے بسبب اوترآنے کوئی جسم کے اوسکے اوپر سے جیسا کہ بیچ قیلہ اور فتق کی ہوتا ہے آور مثال چھوٹے اور تنگ ہونے کی چھوٹا ہونا معدے کا ہے اور اوسکی فضا کی آور یہ کبھی خلقی ہوتا ہے اور کبھی بسبب ورم عضو مجاور کی ہوتا ہی بواسطہ ضغطہ ورم کے معدہ کو اور تنگ ہونا بطون شریفہ دماغ کا وقت صرع کے بھی مثال اسکی ہی آور مثال سدہ کی بند ہونا بطون دماغ کا ہے بیچ سکتہ کی آور مرض چوتھا امراض تجاویف سے ماتن نے ذکر نہیں کیا کہ وہ مرض الخلو ہے اور مثال اوسکی خالی ہونا تجاویف دل کا ہے خون اور روح سے تنزیہہ شدت خوشی مہلک اور شدت لذت مہلک کر او الصفائح یا مرض صفائح نوع چوتھی اقسام مرض الخلقت سے مرض الصفائح ہے یعنے وہ مرض کہ سطح عضو سے متعلق ہو داخلی یا خارجی ہان خشونت و ملاست

اسطور سے کہ خشن ہوجاوے یا صاف ہوجاوے یعنے وہ عضو کہ صفائی اور ہمواری اوسکی مطلوب ہے جیسے قصبہ ریہ ناہموار ہووے اور وہ کہ خشونت اور ناہمواری اوسکی مطلوب ہی جیسے معدہ اور رحم کہ صاف اور مفقود الخمل ہواور ظاہر ہے کہ جو فساد بیچ صفائح کے پڑتا ہے فعل مقصود اوس عضو کا ناقص ہوتا ہے یا باطل و اما مرض المقدار اور جنس دوسری مرض الترکیب سے مرض المقدار ہے اور وہ دو قسم ہے جیسا کہ کہتا ہے فہو ان معظم العضو اکثر مما ینبغی یس وہ ہے کہ بڑا ہو عضو زیادہ اوس سے کہ چاہیے او تصغیر یا چھوٹا ہو اوس سے کہ چاہیے خواہ یہ بڑائی اور چھوٹائی خلقی ہو خواہ عرضی اور اسیطرح خواہ عام ہو سب بدن مین یا خاص ہو ساتھ ایک عضو کے مثال زیادتی تمام کی فربھی مفرط ہے اور مثال زیادتی خاص کی عظم زبان ہے اور مثال صغر اور نقصان عام کی ہزال مفرط ہے اور مثال صغر مفرط کی ضمور حدقہ کا ہے اور قیاس کر تو اوپر اسکے اور دونکو و اما امراض العدد اور جنس تیسری مرض الترکیب سے مرض العدد ہے اور یہ بھی چار طرح پر ہے جیسا بیان ہوتا ہے فہو ان یزید زیادۃ یس وہ ہے کہ زیادہ ہووے عضو بہت زیادتی سے اما طبیعیۃ کہ وہ زیادتی یا طبیعی ہے کالاصبع الزائدۃ مانند او نگلی کی کہ زیادہ پانچ عدد سے ہو اور اوس زیادتی کو طبیعی اس سبب سے کہتے ہین کہ جنس اوس زیادتی کی بیچ بدن کی موجود ہے ورنہ جو مرض ہی غیر طبیعی ہے اور ضرر زیادتی او نگلی کا منع کرنا اوسکا ہے بطش شدید سے اور سرعت حرکات سے اور منع دخل ہاتھ سے بیچ ظروف تنگ منہ کے اور سوا سکے او خارجۃ عن الطبیعۃ یا وہ زیادتی خارج ہی طبیعی سے یعنے جنس اوسکی بیچ بدن کے موجود نہیں ہے کالثولول مانند ثالیل کے کہ تبور سخت مشہور ہین اور مثال زیادتی غیر طبیعی کی ہے کہ بدن سے ملی ہی لیکن مثال اوس زیادتی کی کہ بدن سے جدا ہو جاتا مثانے کے ہین اور رجا کہ بیچ رحم کے ہوتا ہے اور اوس سبب سے عورت مانند حاملہ کے ہوتی ہے او ینقص نقصانا یا ناقص ہو عضو کوئی طرح نقصان ست فی الطبع کہ وہ ناقص ہونا طبیعی ہووے یعنے وہ چیز کہ وجود اوسکا طبیعی ہو بیچ اصل خلقت اور مجبول نہو اور مثال اوسکی پیدا ہونا ایک شخص کا ساتھ چار او نگلی کے یا کمتر اوس سے او نقصانا عارضیا یا وہ نقصان لاحق ہو اور مثال اوسکی قطع ہو جانا او نگلی کا اور ہاتھ کا ہے اور بیچ بعض نسخے کے فقط زیادتی مذکور ہے اور ذکر نقصان کا نہین ہے ظاہرا واسطے اوسکے وضوح او ظہور کے مقابل سے یا بسبب سہو ناسخ کی ہی اما مرض الوضع

اور جنس چوتھی مرض الترکیب سے مرض الوضع ہے اور وضع بیچ اصطلاح حکما کے ایک ہیئت ہی
کہ حاصل ہوتی ہے ہر چیز کو بنظر نسبت بعضے اجزا کے ساتھ بعض دوسرے کے بیچ قرب اور بعد
کے یا نظر کرنا نسبت اون امور کے کہ اوس چیز سے خارج ہین مثال پہلی قسم کی تفریج اصابع یعنی
کشادہ ہونا اونگلیون کا یا تضمیم اونکا یعنے ملنا اونکا اور مثال دوسری قسم کی کھڑا ہونا اور چت
لیٹنا فمثل فساد الوضع لمقارنة او مباعدة عضو آخر لا علی ما ینبغی لیکن مرض وضع نظیر اوسکی
فساد بیچ وضع کے ہے بسبب نزدیکی ایک عضو کے یا دوری اوسکی عضو دوسری سی نہ اوس طور پر
کہ لائق ہے یعنے ایک عضو دوسرے عضو سے دور ہو یا نزدیک اوس طرح پر کہ مناسب نہیں ہے
پوشیدہ نرہے کہ بحث کرنا وضع سے منقسم ہوتا ہے دو قسم پر بسبب اقتضاے وضع کی موضع او
مشارکت کو اسواسطے کہ عضو کو نسبت کرنے مکان کے ایک ہیئت ہے اور نسبت کرنے غیر مکان
کے یعنے بنظر اعضا کے از روے نزدیکی اور دوری کے ہیئت دوسری ہے پہلی کو وضع اور دوسری کو
مشارکت کہتے ہین پس مجموع امراض وضع کے چھ قسم ہین چار خاص ہین ساتھ موضع خود عضو کی
اور دو خاص ہین ساتھ ہمسایہ کے کہ شریک ہین لیکن وہ چار کہ متعلق ہین ساتھ موضع کی پہلی اونمیں
انخلاع عضو کا ہے مفصل سے اور دوسرا انخلاع غیر تام کہ اوسکو وثی کہتے ہین اور تیسرا وہ ہی کہ حرکت
کرے عضو بیچ موضع اپنے کے اور حال یہ ہے کہ واجب تھا سکون اوسکا مانند رعشہ کے اور
چوتھا وہ ہے کہ ساکن ہو عضو اپنے موضع مین اور حال یہ کہ واجب تھا متحرک ہونا اوسکا
مانند تحجر مفاصل کی لیکن وہ دونون کہ منظر جوار اور ہمسایہ کے ہین نظیر اونکی مؤلف نے ذکر نہین کیا ہی
اسواسطے کہ امتناع اور تعسیر حرکت کا یا طرف جار کے ہو یا طرف جار سے مل جانا اونگلی کا ساتھ اونگلی
کے متعذر ہو یا متعسر مثال اوسکی ہے اور استرخاے پلک مثال دوسری کی ہے اور دور کرنا مفاصل کا
مثال متعسر ثانی کی ہے اسواسطے کہ جو پلک مسترخی ہوئی ہرگز نہین اوٹھتی اور اوپر دوسری پلک
کے پڑی رہتی ہے اور مفاصل جو ورم کرتے ہین نہ افراط سے اتساع دشوار ہوتا ہے اور انبساط
کہ دور ہونا ہمسایہ سے ہے آسانی سے نہین ہو سکتا واما تفرق الاتصال لیکن قسم تیسری اقسام
امراض مفرد سے تفرق الاتصال ہے اور مراد یہان وہ تفرق غیر طبیعی ہے کہ باعث ضرر کا ہوتا ہے
ورنہ تفرق کہ اوپر مجرے طبیعت کے ہے مانند تفرق الاتصال جو ہر معدی کے نزدیک نفوذ غذا کے

اوسمین اس سے خارج ہے لانہ لیس بمرض وانما کالمنافی المرض فقد یکون فی الاعضاء المفردۃ پس
کبھی ہوتا ہے تفرق الاتصال بیچ اعضاے مفرد کے مثل کسر العظم نظیر اوسکی ٹوٹنا ہڈی کا ہے اور تعداد
اعضاے مفرد کی بیچ بحث اعضا کے گذرا ہے وقد یکون فی الاعضاء الآلیۃ اور کبھی ہوتا ہے بیچ اعضاے
مرکب کے مثل قطع الاصبع مانند کٹ جانے اونگلی کے اور اعضاے مرکبہ بھی بیان ہو چکے اور پوشیدہ
نرہے کہ اقسام تفرق الاتصال کی بہت ہین اور ہر ایک کا نام مخصوص ہے جیسا کہ مفصل بیان کرتے ہین ہم

فائدہ جو تفرق الاتصال کہ بیچ جلد کے ہو اگر منبسط یعنے پھیلا ہے سحج کہتے ہین بفتح سین مہملہ
اور حاے مہملہ اور سکون جیم کے اور اگر غیر منبسط ہے اور دقیق خدش کہتے ہین بفتح خاے معجمہ اور دال
مہملہ اور سکون شین معجمہ کے اور جو بیچ گوشت کے ہو لیکن خارج سے اگر تازہ ہے اور قیح نہین لایا جراحت
کہتے ہین بکسر جیم کے اور فتح لام یا وجہ کہتے ہین بفتح قاف اور جو بیچ گوشت کے پڑے لیکن داخل
سے بسبب تداخل مادے کے اوسمین اگر ابتدا ہے اور ریم نہین لایا قرحہ اور ورم کہتے ہین اور
اگر ریم لایا خراج کہتے ہین بضم خاے معجمہ اور راے مہملہ اور الف اور جیم کے اور اگر بعد نضج کے پھٹ گیا
بھی قرحہ کہتے ہین پس اگر بعد پھٹ جانے کے دیر تک رہے اور تکلیف کم ہووے اور سختی منہ پر
ظاہر ہووے اور بیچ داخل کے گوشت سفید ظاہر ہوا ناصور کہتے ہین اور بعضے لوگ نے کہا ہے
کہ جو چالیس دن انفجار سے گذرے اس نام سے مسمے ہوگا اور جو بیچ ہڈی کے پڑے اگر تفرق
بیچ اجزاے صغار کے ہے تفتت کہتے ہین بفتح تاے فوقانی اور فتحہ فا اور ضمہ تاے مشددہ
فوقانی اور سکون فوقانی ثالث کے اور اگر تفرق نے ہڈی کو دو ٹکڑے کیا عرض مین یا کئی ٹکڑے کیے
بڑے بڑے اوسکو کسر کہتے ہین اسواسطے کہ معنی کسر کے توڑنا ہے اور جب تک غیر متفرق ہو
دو ٹکڑے سے یا اجزاے بڑے اوس سے جدا نہون توڑنا نہ کہین گے اور اگر بیچ طول کے ہے
صدع کہتے ہین اور جو بیچ قحف کے ہو جدا بیان کرینگے اور جو بیچ عصب کے ہو اگر بیچ عرض
کے ہے بتر کہتے ہین بفتح با اور سکون فوقانی اور راے مہملہ اور اگر بیچ طول کے ہی اور قلیل العدد اوسکو
شق کہتے ہین بفتح شین معجمہ اور سکون قاف اور اگر بیچ طول کے ہے اور کثیر العدد شرح کہتے ہین
بفتح شین معجمہ اور سکون راے مہملہ اور حاے مہملہ کے اور جو بیچ عضو کے ہو اگر بیچ طرف عضلی
کے ہے ہتک بفتح ہا اور سکون فوقانی اور کاف کے اور اگر بیچ عرض کے ہی جر کہتے ہین بفتح

تفرق اتصال کے اقسام

جیم اور تشدید رائے مہملہ کے اور اگر یہ طول کے ہے اور کثیر العدد اور ظاہر اور پراگندہ فسخ کہتے ہین بفتح فا اور سکون سین مہملہ اور خائے معجمہ کے اور جو یہ عروق کے ہو ورید ہون یا شریان اگر یہ عرض کے ہے فتق کہتے ہین اور فصل اور اگر یہ طول کے ہے بھی صدع کہتے ہین اور اگر اسطرح پر ہے کہ منہ رگ کا کشادہ ہے بثق کہتے ہین بفتح موحدہ اور سکون مثلثہ اور قاف کی اور تفرق وریدکے مطلقا انفجار کہتے ہین اور شریانی کو ام الدم اور جہور ام الدم اوسکو کہتے ہین کہ شریان پھٹ جاوے اور خون نیچے پوست کے جمع ہوا اور نزدیک دبانے کے پھر جاوے شریان مین اور جو یہ اغشیہ اور حجب کے پڑے فتق کہتے ہین بفتح فا اور سکون فوقانی اور قاف کے اور جو یہ غضروف کے مطلقا پڑے رض کہتے ہین بفتح رائے مہملہ اور تشدید ضاد معجمہ کے اور کبھی ہوتا ہے کہ بعض لوگ اوپر ٹوٹنے غضروف کے کسر بھی بولتے ہین کما قالوا انکسار الاذن پس اگر تفرق نے تقسیم کیا طرف دو جزو کی یا طرف اجزائے کبار کے بھی فسخ کہتے ہین اور اگر تقسیم کیا طرف اجزائے صغار کی بھی تفتت کہتے ہین اور بعض لوگ رض کو تفرق اجزائے صغار غضروف سے خاص کرتے ہین اور یہ اسامی کہ لفظ بمعنی مصدری واقع ہین اگر فاعلیت منظور ہو بہ صیغہ اسم فاعل پڑہین جس جگہ لفظ مساعدت کرے درست ہے مانند ساحج اور خادش اور کاسر اور راض کے تنبیہ تفرق اتصال کہ یہ قحف کے یعنے ہڈی سر کے پڑے شجہ بفتح شین معجمہ اور تشدید جیم اور ہائے موقوف کے نام ہے اور وہ چھ قسم ہے اور ہر ایک قسم کا نام خاص ہے ایک وہ کہ صدع لاوے فقط اوسکو صادعہ کہتے ہین اور دوسرا وہ کہ کسر یہ ہڈی کے کرے اوسکو ہاشمہ کہتے ہین تیسرا وہ کہ سفیدی ہڈی کی ظاہر ہوا اوسکو موضحہ کہتے ہین چوتھا وہ کہ تھوڑی ہڈی چھل جاوے اوسکو منقلہ کہتے ہین پانچوان ٹوٹنا ہڈی سر کا غشا تک کہ اوسکا ام الدماغ نام ہے پہونچے یعنے سوائے پوست تنک کی اوپر دماغ کے اور کوئی چیز حائل نہ رہی ہوا اوسکو مامومہ کہتے ہین اور چھٹا وہ کہ تجویف دماغ تک پہونچا اوسکو جائفہ کہتے ہین انتباہ یہ سبب کہ مذکور ہوا نام اوس تفرق الاتصال کا تھا کہ اعضائے مفردہ سے خاص تھا لیکن جو یہ مرکب کے ہو مانند قطع اونگلی کے یا ہاتھ کے اور سوا انکے کبھی واقع ہوتا ہے میان دو جزو عضو مرکب کے اور ایک دوسرے سے جدا کرتا ہے بدون اسکے کہ تفرق اتصال پہونچے عضو متشابہ الاجزا کو یعنے مفرد کو یہ مسمے ہے بہ انفصال اور خلع اور اگر یہ عصب کے

اور عضو اپنی جگہہ سے زائل ہو وہ مسمے نقب ہے اور تفرق اتصال کہ ... اوسکو
انحلال الفرد کہتے ہین اور کبھی انحلال الفرد مطلق تفرق اتصال کو کہتے ہین اور ... بعضے
اعضا احتمال تفرق کے نہین رکھتے ہین مطلقا وہ دل ہے قد یسبق الموت لتفرقه اور جانین کہ جو
تفرق اتصال بیچ عضو جید المزاج کے ہو جلد اچھا ہوتا ہے اور اگر بیچ فاسد المزاج کے ہو
دیر اچھا ہوتا ہے اور قروح ضیقہ جب پھیلتے ہین آکلہ ہوتے ہین فائدہ کبھی تفرق اتصال
بیچ مجرے کے ہوتا ہے اور اوس سبب سے کشادگی مجرے مین ظاہر ہوتی ہے اسی سبب سے
ٹکڑے جگر کے بیچ بعض اسہال کے نکلتے ہین بسبب کشادگی ماساریقا کے اسلیے کہ اون مین
تفرق اتصال واقع ہوتا ہے اور یہ تفرق سطوحی ہے کہ اجزاے عضو کو متفرق کرتا ہے بیچ عرض کے
پس فضا اوسکی فراخ ہوتی ہے اور کبھی ہوتا ہے کہ بیچ غیر مجاری کے پڑتا ہے اور بنا مجرے
پیدا کرتا ہے جیسا قرشی نے بیچ شرح قانون کے اسی بحث کے لکھا ہے کہ ایک شخص کو
حبس البول تھا مدت سے پس مترشح ہوا پیشاب جلد شکم سے کسی جگہہ سے اور یہ حالت اوسکو
ہمیشہ رہی کہ پیشاب اوسکا وقت حاجت کے اسی جانب سے ترشح کرتا تھا اور راہ مقرر سے
کچھ نہین نکلتا تھا اور بھی اپنا قصہ نقل کیا ہے کہ بیچ ایڑی داہنے پانون کے خراج ہوا تھا
بعد اوسکے چیرنے کے اوسنے مسہل پیا اور بسبب نہ حاضر ہونے کوئی آدمی کے کہ اوسپر
تکیہ کرکے پاخانے مین جاوے دیر تک مبرز کو روکا جو بعد حاضر آنے معتمد علیہ کے قصد کھڑے
ہونے کا کیا قراقر کہ امعا مین تھا طرف جگر کے رجوع کرنا اوسکا معلوم کیا پس ہمیشہ ثقل
اوسکا طرف حدبہ جگر کے اوسوقت مین پاتا تھا اور اکثر وہ ثقل کو حس کرتا تھا کہ طرف سرین
کے نازل ہوتا ہے اور وہان سے ایڑی منفرج مین پہونچکر نفس خراج سے بیچ تھوڑی مدت
کے براز دفع ہوتا تھا اور اسیطرح ایک مدت رہا اور جب کوئی شربت یا ضیسا ندہ کھاتا تھا
مرور اوسکا کبد پر محسوس ہوتا تھا اور خراج کی راہ سے نکلتا تھا جیسا کہ تھا بدون اسکے کہ
کچھ تغیر اوس مین ہووے اور جو واسطے پھرنے طبیعت کے اپنے مجرے پر حقنہ بدفعات
کرتا تھا کچھ نہین نکلتا تھا مگر ایک چیز چھوٹی زیادہ ... سے نہایت سختی مین پس
وہ کہتا ہے کہ میں ڈرا کہ مبادا یہی خراج مخرج معتاد ہو جاوے اوسکے تدارک مین مشغول ہوا

یعنے پاؤن کو بلند تکیہ پر ہمیشہ رکھتا تھا اور اکثر حقنے کرتا تھا یہان تک کہ بیچ مدت ایک مہینے کے یا زیادہ اوس سے حالت اصلی پر رجوع کیا اور اسیطرح دیکھا گیا کہ ایک لڑکا ناف کی راہ سے پیدا ہوا یہ سب صنائع حکیم مطلق کے ہین بزرگ ہے شان اوسکی کہ عقول اونکی دریافت سے عاجز ہین سوال اگر کہا جاوے کہ قطع اونگلی بیچ مرض العدد کے شمار کیا ہے اور پھر اوسی کو بیچ مثال تفرق اتصال عضو مرکب کے بھی ذکر کیا اور حال یہ کہ مرض العدد قسم مرض الترکیب کا ہی اور مرض الترکیب قسم تفرق اتصال کا ہے اور مخالفت درمیان دونون قسیم کے لازم ہے جواب اسکا یہ ہے کہ لانا مثال واحد کا واسطے دو قسیم کے اگر بسبب اختلاف حیثیت کے ہے کچھ نقصان نہین ہے اسواسطے کہ درمیان اونکے منع الجمع نہین ہے اسلیے کہ اجتماع مرض الترکیب اور تفرق اتصال کا آپس مین اور ساتھ سوء المزاج کے واقع ہے کما لا یخفے بخلاف دو قسیم کے کہ اونکے درمیان مین ضدیت ہوتی ہے کہ وہان منع الجمع لازم ہوتا ہے مانند اسم اور فعل کی اور ایک مثال واسطے اونکے کفایت نہین کرتی ہے اگرچہ حیثیت مختلف ہو جیسا کہ نحو مین تصریح ہو واما المرض المرکب اور جو مرض مفرد سے اور اوسکے اقسام ثلثہ سے کہ ہر ایک قسم اوسکی شامل تھی انواع اور اصناف پر مؤلف فارغ ہوا شروع کیا بیچ بیان تعریف مرض مرکب کے اور کہا کہ لیکن مرض مرکب فہو امراض حصل من جملتہا امراض آخر پس وہ کئی بیماریان ہین کہ حاصل ہوا اون سب سے بیماریان اور یعنی بیماریان مفرد کہ جمع ہون اونکے اجتماع سے مرض مخصوص ساتھ ایک شکل اور ایک نام کی ظاہر ہووے اوسکو مرض مرکب کہتے ہین خواہ یہ مرض مرکب بیچ عضو مفرد کے ہو یا بیچ عضو مرکب کے مثل الاورام والبثور مانند اورام اور بثور کے اسواسطے کہ یہ اجتماع امراض ثلثہ مفرد سے ترکیب پاتے ہین جیسا کہ کہتا ہے فانہا سوء المزاج المادی وتفرق الاتصال وزیادۃ فی المقادیر پس تحقیق کہ ورم اور بثرہ حاصل ہوتے ہین سوء مزاج مادی اور تفرق اتصال اور زیادتی مقدار سے کہ ایک قسم مرض الترکیب سے ہے جیسا کہ عنقریب بیچ شروع تقسیم مرض مفرد اور مرکب کے ہم کہہ آئے ہین اور جو بیان کرنے امراض مرکب سے فارغ ہوا مؤلف شروع کیا بیچ ذکر اوقات مرض کی اور کہا وکل مرض ینتہی الی الصحۃ اور جو مرض کہ منتہی ہوتا ہے طرف صحت کے اور قید انتہا صحت کی اسواسطے ہے کہ ترتیب اوقات کی بدون لحاظ کرنے اس قید کے نہین ہو سکتی ہے فلہ ازمان اربعۃ پس اوس

اوقات اربعہ امراض

مرض کے چار زمانے ہین الابتداء وہو الزمان الذی یظہر فیہ المرض ولا یستبان فیہ تزیدہ زمانہ پہلا ابتدا
کہ ظاہر ہوتا ہے بیچ اوس زمانے کے مرض بدون اسکے کہ زیادتی اوسمین ظاہر ہو یعنے بعد حدوث
مرض کے کہ جب تک وہ مرض اوپر حالت متشابہ الاحوال کے ثابت ہے بدون ظہور ترقی کے
بیچ حالت مرض کے اوسکو زمانہ ابتدا کہتے ہین اور اسکو مقدر باحیان اور ایام نہین کر سکتے اسواسطے
کہ احوال امراض کے متفاوت ہین اور زمانہ ابتدا کا بیچ بعضے امراض کے کوتاہ ہوتا ہے اور بعضون مین
طویل اور کبھی ارادہ کرتے ہین زمانے ابتدا سے تین دن شروع مرض سے قطع نظر اس سے کہ ترقی
بیچ حالت مرض کے ہویا نہو والتزید وہو الوقت الذی یستبان فیہ اشتدادہ کل وقت بعد وقت
اور زمانہ دوسرا تزید ہے اور تزید وہ وقت ہے کہ ظاہر ہو بیچ اوسکے غلبہ مرض کا ہر وقت بعد وقت
کے یعنے بعد زمانے ابتدا کے جب تک کہ وہ مرض بیچ زیادتی کے ہے وہ وقت تزید کا ہے والوقت
الانتہاء وہو الوقت الذی یقف فیہ المرض علی حالۃ واحدۃ اور زمانہ تیسرا انتہا ہے اور انتہا وہ
زمانہ ہے کہ ٹھہرتا ہے بیچ اوسکے مرض اوپر ایک حالت کے یعنے بعد زیادتی کے جو ایک حد کو
پہونچے اور اوپر اوسی حالت کے رہجاوے بدون اسکے کہ زیادہ ہو یا کم اوسکو وقت انتہا
کہتے ہین ووقت الانحطاط اور زمانہ چوتھا انحطاط ہے یعنے کم ہونا وہو الوقت الذی یظہر فیہ
انتقاصہ اور انحطاط وہ زمانہ ہے کہ ظاہر ہوتی ہے بیچ اوسکے خفت اور کمی بیچ مرض کی فائدہ
تحقق ان ازمنہ اربعہ کا اگر باعتبار مرض کے ہے اول سے آخر تک خواہ مرض لازم ہو خواہ
ذی نوبت اونکو اوقات کلی کہتے ہین اور اگر باعتبار نوبت کے ہے اوقات جزوی کہتے ہین
اور مخفی نہین ہے کہ بیچ نوبت کے بھی یہ اوقات چارون موجود ہین لیکن اوقات نوبت کے
بہ نسبت اوقات مرض کے جزئی ہین جیسا کہ اسمین شبہ نہین ہے اور جاننا چاہیے کہ حصول
چارون وقت کا بیچ اوس مرض کے متصور ہوتا ہے کہ باوجود انتہا کے اوس مرض کو طرف
صحت کے قلع اوسکے مادہ کا بتدریج ہو اور یہی نکس نہ کرے ورنہ ہوسکتا ہے کہ مرض شروع ہو
اور قبل تزید کے یا بیچ تزید کے قبل انتہا کے یا بیچ انتہا کے بدون ظاہر ہونے انحطاط کے یکبارگی دور
ہوجاوے بسبب کوئی اسباب کے یا بعد کرنے کے بیچ انحطاط کے پھر ابتدا کرے اور عود کرے
اور یہ گویا دوسرا مرض ہے کہ شروع کیا ہے فائدہ پہچانے ان اوقات کے اندازہ کرنا تدبیر کا

اور تصرف کرنا بیچ غذا کے اور استعمال دوا کے ہے باعتبار ہر وقت کے اور عمدہ اس مقدمہ مین
علاج کرنا ہے باعتبار اوقات کے اشباہ بیچ متعدی ہونے مرض کے ایک شخص سے دوسرے
شخص کو شرع شریف مین اختلاف ہے یعنے بمقتضاے حدیث شریف کے کہ لا عدوی الی آخرہ
ہے چاہیے کہ اعتقاد اسکا نہ کرے اور حدیث فروا من المجذوم کو تاویل کرتی ہین اور لوگ اس پر تمسک
کر کی اسمین تاویل کرتے ہین و العلم عند اللہ سبحانہ لیکن حکما بالاتفاق کہتے ہین کہ بعضی بیماریان متعدی
ہین یعنے منتقلہ اور بعضی متوارثہ کہ مان اور باپ سے لڑکون کو پہونچتی ہین لیکن یہ بھی کہتے ہین
کہ کلیہ نہین ہے بلکہ اکثریہ بھی نہین ہے لیکن ممکن الوقوع ہے کہ تجربہ مین ایسا پایا ہے کبھی ہوتی ہین
اور کبھی نہین لیکن امراض متعدیہ یہ ہین جذام جرب جدری حصبہ حماے وبائیہ قروح عفنیہ
سل رمد برص خصوصاً اگر مسکن تنگ ہو اور بوے مریض کی یا پسینا اوسکا صحیح کو
پہونچے اور بواسیر بھی تعدیہ کرتی ہے اگر کوئی شخص اوپر مقام تبرز یا سوری کی تبرز کرے اور
آتشک بھی اسی قبیل سے ہے اور ایلاؤس بدستور یہان تک کہ شیخ رئیس نے کہا کہ انہ تعدی
من بلاد الی بلاد انتقال الامراض الوافدة لیکن امراض متوارثہ یہ ہین برص نقرس سل
صرع امنہ جدری مالیخولیا دق جرب نجر رمد قروح عفنیہ جذام بواسیر حصاة کلیہ و مثانہ
اور بارہا کہا گیا کہ جو عضو کہ باپ سے ضعیف ہو لڑکے مین بھی بیچ اکثر امر کے وہی عضو ضعیف
ہوتا ہے لیکن ضعف اعضاے مان کا کمتر ہے کہ لڑکے مین ظاہر ہو بخلاف امراض مذکورہ
کے کہ توارث انکا بیچ مولود کے والدین سے برابر ہے **الفصل الثانی فی الاسباب الضروریة
المغیرة لاحوال بدن الانسان والحافظة لہا** فصل دوسری مقالہ تیسرے سے ثابت
ہے بیچ اسباب ضروری کی کہ تغیر دینے والے حالتون بدن انسان کے اور حافظ اونکا رکھنے
والے اون حالتون کے ہین اور سبب نزدیک اطبا کے وہ چیز ہے کہ بالذات مقدم ہو اور واجب
کرے وجود کوئی حالت احوال بدن آدمی سے یا اوسکے ثبات کو بشرط موجود ہونے شرائط کے
اور مرتفع ہونے موانع کے خواہ فی الحال خواہ استقبال مین ایجاد یا حفظ کرے اور عام ہے کہ سبب
بدنی ہو یا غیر بدنی اور جوہر ہو یا عرض مثال بدنی کی کہ جوہر ہو زیادتی خلطی کی ہے اور مثال بدنی کی
کہ عرض ہو عفونت اخلاط ہے لان العفونة کیفیة وہی عرض لا جوہر او مثال غیر بدنی کی کہ جوہر ہو

غذا ہے اور مثال غیر بدنی کی کہ عرض ہو گرمی آفتاب کی ہے اور برودت ہوا کی اور جو سبب کہ جدید اور موجب حالت کا ہوا وسکو سبب فاعل اور مغیر کہتے ہین اور اگر مثبت حالت کا ہو سبب حافظ اور بدیم کہتے ہین اور تفصیل ذکر اسباب کی بیچ اسباب ممرضہ کے آتی ہی اور بیچ ابتدا ے اس مقالہ ثالثہ کے بھی کہی گئی اور معنی ضروری کا یہ ہے کہ آدمی کو بدون اوسکے زندگی ممکن نہو وہی ستہ اقسام اور وہ اسباب ضروری چھہ قسم ہین اور عمدہ بیچ حصر کے استقرا ہے الاول الہوا والمحیط بالابدان ایک اون چھہ سے ہوا ہے کہ بدنون کو محیط ہے اور جو آدمی کو ہوا کی حاجت شدید تھی اوپر اسب اسباب کے مقدم کرنا اوسکا لائق معلوم ہوا اور شک نہین ہی کہ حاجت ہوا کی دم بدم ہے بخلاف اور اسباب کے کہ احتیاج اون سے معرفت اور معین ہی اور مہلت ہے لیکن جو بعضے اہل ریاضت عادت روکنے دم کی کرتے ہین ایک زمانے دراز تک بحث سے خارج ہے اسواسطے کہ نادر حکم معدوم کا رکھتا ہے اور ساتھ اسکے بیچ تشریح ریہ کے ہم کہہ آئے ہین کہ حصر نفس مستغنی نہین کرتا ہے وہ ہوا کہ بیچ خلل ریہ کے اور فضا ے سینہ کی ہے ترویح قلب کو کرتی ہے بیچ زمانے حبس دخول ہوا ے خارجی کی لیکن اگر بتدریج عادت نکرین ہلاک ہو جاوین والحاجۃ الیہ انما ہی لترویح القلب وتعدیل الروح التی فیہ اور حاجت طرف ہوا کے نہین ہی مگر واسطے ترویح دل کے اور اعتدال پر رکھنا اوس روح کو کہ بیچ دل کے ہے اور راہ پہونچنے ہوا کی دل ہین بطور استنشاق کے کیا ریہ سے ہوا اور کیا مسام سب جلد سے بیچ تشریح ریہ اور دل کے گذر گئی ہے ساتھہ بہت فائدون کے اور جانین کہ ہوا جب تک صاف ہی اور معتدل اور ابخرہ اور ادخنہ اور جوہر غریب سے کہ منافی مزاج روح کے ہووے اوسمین نملے ہون اور کھلی ظاہر اور کھلی ہوا اور بیچ دیوارون اور چھتون کے بند اور رکی نہو ایسی ہوا فاعل صحت کی اور حافظ اوسکی ہی لیکن جسوقت متغیر ہوا وصاف مذکورہ سے باعث مرض اور ہلاکت کی ہوتی ہے اور جیسا نفع ہوا کا اسرع سے فساد اوسکا بھی بیچ بدن کے جلد اثر کرتا ہے اور پوشیدہ نہیے کہ جو اوصاف حمیدہ کہ ہے گئے کہ مکشوف ہو غیر محجوب وہان ہین کہ جہان ابخرہ یا سے عام نہو ورنہ بیچ وبا کے معاذ اللہ ہوا ے محبوس بہتر مکشوف سے ہے اور جاننا چاہیے کہ جو تغیر کہ ہوا مین ہوتا ہے تین طرح ہے ایک تغیر طبیعی اور وہ یون ہے کہ موافق اقتضا ے طبیعت فصلون کے ہو

القسم الاول الہواء

دوسرا تغیر غیر طبیعی کہ مضاد نہو مجری طبیعی کو اور یہ دو حال سے باہر نہین ہے یا اسباب سماوی سے ہے یا اسباب ارضی سے نظیر تغیر ہوا کی اسباب سماوی سے زیادتی حرارت کی ہی یہان تک بیچ جاڑے کی جمع ہونے داری سے ساتھ آفتاب کے اور زیادتی سردی کی ہے بیچ گرمی کے نزدیک کسوف آفتاب کے اور دراری جمع دری بالضم یا بکسر دال مہملہ اور تشدید راے مہملہ مکسور اور سکون یاے تحتانی کی کواکب بڑے بہت روشنی والے کو کہتے ہین اور ستارے مذکور جب ساتھ آفتاب کے جمع ہوتے ہین گرمی ہوا کی زیادہ ہوتی ہے یقیناً اور مثال تغیر ہوا کی اسباب ارضی سے گرمی اور سردی ہوا کی ہے بسبب اختلاف مساکن اور مجاورت پہاڑون اور دریاؤن کے تیسرا تغیر غیر طبیعی کہ مضاد ہے مجری طبیعی کو اور یہ ایسا تغیر ہے کہ نکلتی ہے ہوا اوس چیز سے کہ مقتضی طبیعت ہوا کا ہے اور فاسد ہوتی ہے خواہ جوہر ہوا مین فساد ہو مانند وبا کی یا بیچ کیفیت ہوا کے مانند شدت سردی کے کہ گرمی مین ہو جاوے اور شدت گرمی کی کہ جاڑے مین ہو جاوے اسطور پر کہ ابطال زرع اور افساد بدن کا کرے فائدہ تغیر غیر طبیعی کو کہ غیر مضاد مجری طبیعی کے ہے اس سبب سے غیر طبیعی کہتے ہین کہ موافق مقتضاے طبیعت فصل کی نہین ہے ورنہ اوس نظر سے کہ مجری طبیعی سے خارج نہین ہے اسکو طبیعی کہہ سکتے ہین پس حقیقت مین غیر طبیعی نہین ہو سکتا مگر جو کہ مضاد ہو مجری طبیعی کی جیسا کہ تیسری قسم مین مذکور ہے اور مؤلف تغیرات پہلے کو بیان کرتا ہے لیکن تغیر مضادی کو بسبب اوس کے ظاہر ہونے کی بیان نہ کیا

ویختلف حال الهواء بسبب اختلاف الفصول والنواحي والرياح ومجاورة الجبال والبحار والتربة اور مختلف اور متغیر ہوتا ہے حال ہوا کا بسبب اختلاف فصلون کے اور اقلیمون کے اور ریحون کے اور بسبب ہمسایہ ہونے پہاڑون اور دریاؤن کے اور بسبب اختلاف زمینون کی اما تغیر الفصول لیکن تغیر ہوا کا بسبب فصلون کے پوشیدہ نہ ہے کہ اطبا نے تمام سال کی چار حصے لیے ہین باعتبار اختلاف ہوا کے اور ہر حصے کا ایک نام رکھا ہے اور فصلین کہ نزدیک اطبا کے غیر اوسکے ہین کہ نزدیک منجمون کے ہین اسواسطے کہ فصلین منجمون کی زمانے انتقال شمس سے بیچ ہر ربع کے فلک البروج سے ماخوذ ہین جیسا کہ آخر مین کہا جاوے گا اور نزدیک اطبا کے وہ زمانہ کہ جس مین آدمی کو بیچ بلاد معتدل کے حاجت نہین ہوتی طرف اٹھنے معتدبہ کے اور نزدیک [illegible]

فصل ربیع [illegible]

اور ابتدا اوسکے شروع ہونا درختون کا کہ عبارت بہار سے ہے اسی فصل میں ہوتا ہے اور قید بلاد معتدل کی اوس سے کیا ہے ہمنے کہ بیچ بلاد مائل برودت کے مانند اون بلاد کے کہ نہایت مرتفع واقع ہین ہرچند اعدل اقالیم سے ہون لیکن بیچ زمانے ربیع کے بیچ شہرون مذکور کے حاجت اوسکی نہین ہوتی ہے اور اسیطرح بیچ اون بلاد کے کہ بیچ نہایت غور اور نشیبی کے واقع ہین ہرچند اعدل اقالیم سے ہون لیکن بیچ زمانے ربیع کے بیچ شہرون مذکور کے حاجت تدریج کی ہوتی ہے پس اسسے تحقیق آثار فصول کے اعتدال شہرون کا بیچ بلندی اور پستی کے ضرور ہے اور فائدہ قید آدمی معتدل کا بھی ظاہر ہے اور اوس زمانے کو کہ بعد ربیع کے ہے اور حرارت اوس مین غالب ہے صیف کہتے ہین اور اوس زمانے کو کہ بعد صیف کے ہوتا ہے خریف کہتے ہین اور وہ مقابل ربیع کی واقع ہے لہذا جیسا کہ ابتداے نشو اشجار کا خاصہ ربیع کا ہے شروع تغیر رنگ اوراق کا اور گرنا اونکا کہ خزان کہتے ہین خاصہ اسکا ہے اور اوس زمانے کو کہ بعد خریف کے آتا ہے اور سردی اوس مین غالب ہوتی ہے شتا کہتے ہین اور یہان مؤلف طبیعت ہر ایک کی فصول اربعہ سے بیان کرتا ہے فالربیع معتدل پس ربیع معتدل ہے یعنے بیچ گرمی اور سردی اور تری اور خشکی کے والصیف حار یابس اور گرمی گرم خشک ہے اور سبب گرمی کا شدت انعکاس شعاع کا ہے کہ بواسطہ قرب آفتاب کے سمت الراس سے واقع ہوتا ہے اور سبب خشکی تحلل رطوبات کا ہے شدت گرمی سے اور کمی وقوع نری اور بارش کی اوس مین والخریف بارد یابس اور خریف سرد اور خشک ہے نکتہ جو طبیعت خریف کی سرد اور خشک ہی اور بیچ مقابلی ربیع کے واقع ہوئی بعض لوگون نے گمان کیا ہے کہ طبیعت ربیع کی گرم اور تر ہے اور اوس سبب سے کہ گرمی اور تری مناسب مزاج نباتات اور حیوانات کے ہے معتدل بیان کیا لیکن نزدیک اہل تحقیق کے ایسا نہین ہی بلکہ اعتدال اوسکا مطلق ہے بیچ چارون کیفیت کے اور اوس سبب سے کہ سردی اور خشکی ضد مزاج حیوانات کی اور طبع نباتات کی ہے مقابلہ اوسکا ساتہ معتدل کے مطلب مین کچھہ نقصان نہین کرتا ہے اور جو بعض جگہہ اطلاق معتدل کا اوپر خریف کے بھی آتا ہے بیچ کلام اس قوم کے مراد اوس سی برابر ہونا گرمی اور سردی کا ہے اور بحث اعتدال سے کہ مذکور ہوتا ہے خارج ہے اور اطلاق لفظ معتدل کا اوپر کئی معنی کی آتا جیسا کہ بیچ تقسیم مزاج کے کہا گیا والشتاء بارد رطب اور جاڑا سرد اور تر ہے اور بیچ

سے آپ اپنی طبیعت سے لیکن واقع ہوا اور قلت سے سردی اور رطوبت پیدا کی اور ہونا آفتاب کا بیچ سمت الراس
سے اور واقع ہونا [illegible] اور [illegible] کا اور رنگ بدلنا اجسام کا [illegible] پوشیدہ نہیں ہے کہ زمانہ ہر ایک کا
بیچ اور غیر [illegible] سے [illegible] ایک اطبا کے کوتاہ زیادہ ہے تشبیہ زمانے ہر ایک کے صحت اور
[illegible] جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے اور جانیں کہ ہر ایک فصل ان فصلوں سے پیدا کرتی ہے
امراض مناسب اپنی طبیعت کے اور دور کرتی ہے اپنی ضد کو پس فصل گرم واجب کرتی ہے مرض گرم
کو اور دور کرتی ہے مرض سرد کو اور فصل سرد عمل کرتی ہے ضد اوسکا اور قیاس کر تو ان پر اور ونکو
اور تفصیل اوسکی یہ ہے کہ گرمی زیادہ کرتی ہے صفرا کو اور پیدا کرتی ہے امراض صفراوی کو مانند
تپ [illegible] اور [illegible] پیاس اور [illegible] اور جاڑا زیادہ کرتا ہے بلغم کو اور پیدا کرتا ہے امراض بلغمی کو
مانند زکام اور نزلہ اور کھانسی کی اور یہ سبب اوس تقدیر پر ہے کہ فصلیں بیچ طبائع اپنی کے ہوں
اور بہت ہوتا ہے کہ نزدیک تغیر فصل کے اپنی طبیعت سے عکس ہوتا ہے یعنی بیچ جاڑے
کے امراض گرم ہوتے ہیں اور گرمی میں بیماریاں سرد اور جو مرض کہ ضد طبیعت فصل کی ہوتا ہے
دشوار [illegible] سے اچھا ہوتا ہے بسبب قوی ہونے سبب کے اور کبھی جلد اور آسانی سے گذرتا ہے
بسبب ضد ہونے فصل کے اور [illegible] اسکی اوپر ضعف اور قوت طبیعت کے [illegible]
پیدا کرتی ہے [illegible] واسطے کہ خون کے اس فصل میں کہ طبیعت اوسکی ضد خون کی ہے
ضعف قوی میں ہوتا ہے اور بہت امراض ظاہر ہوتے ہیں خصوصاً امراض سوداوی کے لیکن ربیع
اس [illegible] سے کہ اوسمیں اخلاط رکے ہوئے جاڑے سے [illegible] حرکت میں آتے ہیں اور سائل
ہوتے ہیں [illegible] ضعیف پر گرتے ہیں [illegible] پیدا کرتے ہیں جراحات [illegible] اور [illegible] ہر مرض
مادی کو [illegible] لیکن محتاج اس فصل کے [illegible] کرتا ہے اور حدوث امراض
مذکورہ کا اوسمیں بسبب ردی ہونے فصل کے نہیں ہے اسواسطے کہ وہ اصح فصلوں سے
ہے اور مناسب [illegible] ساتھ حیات اور صحت کے بلکہ واسطے پکانے کے اور دفع
کرنے [illegible] کہ [illegible] اس فصل میں قوی ہوتا ہے مواد محتبسہ کو چاہتا ہے
قلع کرنے اور [illegible] مناسب ہے اس فصل کو ساتھ مزاج روح کے کثرت خون
[illegible] کے ہے اور اسواسطے ظہور نشو و نما کا بیچ نباتات کی

اور جو بعض لوگون نے گمان کیا ہے کہ وہ گرم اور تر ہے اسواسطے کہ اعتدال حار و رطب ہے
پیدا کرتا ہے باطل ہے اس سبب سے کہ ... فائدہ بیچ ذکر فصول کے
بطور مضمون کے جان تو کہ تحدید مضمون کے بیچ بلاد شمالی کے ربیع زمانہ انتقال آفتاب کا ہے
ساتھ حرکت خاصہ اپنے کے اول حمل سے آخر جوزا تک اور صیف زمانہ انتقال آفتاب کا ہے
اپنی حرکت خاص سے اول سرطان سے آخر سنبلہ تک اور خریف زمانہ انتقال آفتاب کا ہے اول
میزان سے آخر قوس تک اور شتا زمانہ انتقال آفتاب کا ہے اول جدی سے آخر حوت
تک **اعتباہ** جو حاصل ہونے فصول اربعہ سے بیچ ایک سال کو کہا گیا بنظر بہ سکان
خط استوا کے ہے اسواسطے کہ بیچ خط استوا کے فصلین سال کی آٹھ ہوتی ہین اسواسطے کہ
ہر فصل دو مرتبہ عود کرتی ہے اور ڈیڑھ مہینے مین تغیر بیچ فصل کے ہوتا ہے اسطور پر کہ اول
حمل سے نصف ثور تک صیف ہے اور نصف ثور سے اول سرطان تک خریف ہے اور اول
سرطان سے نصف اسد تک شتا ہے اور نصف اسد سے اول میزان تک ربیع ہے اور اول
میزان سے نصف عقرب تک پھر صیف شروع کرتی ہے اور نصف عقرب سے
اول جدی تک خریف اور اول جدی سے نصف دلو تک شتا اور نصف دلو سے اول
حمل تک ربیع ہے اور تکرار فصول کی اسواسطے سے کہ بیچ خط استوا کی آفتاب دو مرتبہ سمت الراس
پر آتا ہے بیچ اعتدالین کے لہذا دو صیف ہوتے ہین اور اسی طرح دو مرتبہ سمت الراس
سے دور زیادہ ہوتا ہے بیچ انقلابین کے اس سبب سے دو شتا ہوتے ہین اور جو بیچ دونون کے
آپس مین تقابل رکھتی ہین بیچ ہر صیف اور شتا کے خریف اور بیچ ہر شتا اور صیف کے
ربیع لازم ہے پس بالضرور دو ربیع اور دو خریف بھی واقع ہوتی ہین اور مجموع آٹھ فصل ہوتی ہین
اور معنی اعتدالین اور انقلابین کی بیچ بحث اقالیم کے عنقریب آتے ہین انشاء اللہ تعالے
واما النواحی والریاح لیکن نواحی اور ریاح بھی جملہ مغیرات ہوا سے ہین نواحی جمع ناحیہ کی اور
ناحیہ طرف کو کہتے ہین اور ریاح جمع ریح کی ہے اور ریح باد کو کہتے ہین اور باد ہوا ے متحرک
ہے فان الجنوب وناحیتہا الیسخن ویرطب پس تحقیق کہ باد جنوب و طرف جنوب کی گرم کرتی ہین اور تر کرتی ہین
والشمال وناحیتہا یبرد ویجفف اور باد شمال اور ناحیہ شمال سردی کرتی ہین اور خشکی والصبا

والدبور وناحیتہما قریبتان من الاعتدال اور باد صبا یعنے باد مشرقی اور باد دبور یعنے باد مغربی اور ناحیہ ان دونون کے نزدیک ہین اعتدال سے اور وجہ خصوصیت نواحی اور ہواون کی ساتھ بیان اونکی طبائع کے آخر اس قسم ہین بیچ ذکر پہاڑون کے بعد بیان اقالیم کے آویگی انتہا ؏ تحقیق نواحی کی موقوف ہے اوپر پہچان وسط زمین کے کہ عبارت ہے خط استوا سے اور اثبات اسکی وسطیت کا متعلق ہے اوپر پہچانتے معدل النہار کے کہ عبارت ہی اوس دائرے سے کہ واقع ہے بیچ وسط فلک نوین کے بنا بر علیہ تھوڑا بیان افلاک اور زمین کا لازم آیا تو حقیقت اقالیم کی اچھی طرح معلوم ہوا اور یہ بحث دو بحث مین مذکور ہے بحث اول بیچ افلاک کے اور وہ شامل ہے اوپر ایک مقدمہ اور دو کشف کے مقدمہ بیچ ذکر افلاک کے بطریق کلی کے جانین کہ افلاک نزدیک حکما کے سب نو طبقے ہین اور ہر ہر طبقہ شامل اوپر کئی طبقے کے ہے جیسا کہ آویگا لیکن بیچ شریعت کے اطلاق آسمان کا سات فلک سے مخصوص ہے اور اوپر دو فلک عالی یعنے آٹھوین اور نوین کے لفظ کرسی اور عرش وارد ہوئی ہے اور سب نو افلاک بیچ گردش کے ہین اور مقعر ہر فلک علوی کا مماس محدب فلک اپنے ماتحت کا ہی بدون فاصلے کے مانند کرہ عناصر کے اور جو کرہ ہوا کا محیط ہے اپنے تحت کو یعنے نیچے کو اور اوپر زمین اور پانی کے ہر طرف سے ہوا ہے اسیطرح آگ اوپر ہوا کے اسیطرح فلک اول اوپر کرہ نار کے محیط ہے اور فلک ثانی اوپر اول کے آخر تک اسواسطے کہ افلاک کروی شکل ہین اور نسبت زمین کی ساتھ فلک کے مانند زردی انڈے کے ہے ساتھ اوسکی چھلکی کے اور افلاک بالکل مغرب سے مشرق کو جاتے ہین مگر فلک الافلاک کہ وہ مخالف اور افلاک کے مشرق سے مغرب کو جاتا ہے اور افلاک باقی کو وہ اپنا کو بھی قسرا ساتھ اپنے پھراتا ہے لیکن کروی ہونا افلاک کا اور نہونا فاصلے کا درمیان دو آسمان کے بیچ شرع کی ثابت نہین ہے لیکن علما حرکت آسمان کی بدون خصوصیت جہت سے کے قائل ہین جیسا کہ آیت والسماء ذات الرجع سے صاحب تفسیر بیضاوی گردش مراد رکھتا ہے بالجملہ اقوال حکما کے اور جس شخص کی کہ ہون جو کچھہ شرع شریف سے موافق ہو معتبر ہے ورنہ مردود ہے ظاہر ہو جیوے کہ حکما بیچ ہر فلک کے دو قطب اعتبار کرتے ہین اسواسطے کہ جسم کروی کہ متحرک ہو بحرکت دوری اسطرح سے کہ

تجاوز نہ کرے اپنے مکان محصور سے اوسکو وجود دو قطب سے چارہ نہین ہی اور قطب نقطہ مفروضہ کو کہتے ہین کہ جو جسم کروی دور کرے وہ نقطہ اپنے مکان پر قائم رہے پس بیچ ہر ایک فلک کے دو نقطے مقابلہ غیر متحرک ضرور ہین اور اس سبب سے کہ حرکت افلاک کی مغرب سے طرف مشرق کے ہے یا عکس اسکے جیسا گذرا ایک قطب طرف شمال کے اور ایک قطب طرف جنوب کے لازم آیا بیچ ہر ایک فلک کے اور بیچ اس مقدمے کے اوپر ذکر افلاک سبعہ کے قصر ہوتا ہے اور آٹھوان اور نوان کہ عمدہ تر بیان اونہین کا ہے بیچ کشف کے کیا جاوے گا جدا جدا تفصیل سے پوشیدہ نرہے کہ ہر ایک ان افلاک سبعہ سے متضمن ہے اوپر کئی طبقے کی بعضے ان طبقون سے محیط اوپر عالم کے ہے بطریق فلک حاوی کے لیکن مرکز اوسکا مرکز عالم کا ہے اور بعضے محیط سے مرکز اوس کا مرکز عالم نہین ہے اور اس طبقے کو فلک خارج المرکز کہتے ہین اور بعض محیط نہین ہے بلکہ بیچ ثخن فلک کے واقع ہے بیچ وسط مخصوص کے اسکو فلک التدویر کہتے ہین بالجملہ ہر طبقے کو فلک کہتے ہین مجازاً اور سب بیچ جزو اکبر کی کہ حاوی ہے فلک کلی نام ہین اور فلک کلی سات ہین اور بعد انکے فلک آٹھوان اور نوان اوپر دو طبقے کے کہ بیچ ضمن فلک کلی کے ہین ہر ایک گردش جدا رکھتا ہے اور افلاک کلی بعض اجزا اونکے بہ نسبت ہمارے رحوی اور بعضے دولابی اور بعضی حمائلی ہین رحوی بہ نظر رہنے والے نیچے قطبون کے ہوتے ہین اور دولابی بہ نظر رہنے والے خط استوا کی اور حمائلی بہ نظر رہنے والے اقلیم متوسط کے کہ ان دو سمت مین ہین اور حرکت فلک التدویر ہر فلک کی مختلف ہے کبھی موافق فلک کلی کے متحرک ہوتے ہین اور کبھی ضد اوسکے اور بعضے اونسے جلد گردش کرتے ہین اور بعضے دیر مین بالجملہ فلک التدویر قمر کا اسرع ہے حرکت مین سب افلاک کے تداویر سے لہذا قمر کو چابک فلک کا کہتے ہین اور فلک تدویر اوسکا چودہ دن مین ایک دورہ کرتا ہے اور جانیں کہ ستارے دو طرح ہین ثوابت اور سیارہ ثوابت بیچ فلک آٹھوین کے مرکوز ہین اور تبعیت فلک مذکور کے حرکت کرتے ہین لہذا اونکو ثوابت کہتے ہین لیکن سیارہ سات ہین کہ بیچ افلاک سبعہ کے واقع ہین بیچ ہر فلک کے ایک اور ان مین سے آفتاب بالذات حرکت کرتا ہے اور

مرکوز نہین ہے بیچ فلک التدویر کے لیکن چھ باقی بیچ فلک التدویر کے مرکوز ہین ورجو فلک التدویر حرکت جدا رکھتا ہے فلک کلی سے اور نسبت سیارہ مذکور کی بنظر اوسکے فلک کے متغیر ہوتی ہے اون کو بھی سیارہ کہتے ہین ورنہ سواے آفتاب کے سیارہ حقیقی اور نہین ہے اور نہونا فلک التدویر کا واسطے آفتاب کے اس واسطے ہے کہ اگر اوسکے واسطے فلک التدویر ہوتا وہ بھی مانند اور کواکب کے راجع ہوتا گرمی اور جاڑے مین پس زمانہ گرمی اور سردی کا دوتا ہوتا اور گرمی اور جاڑا ہر ایک چھ مہینے کا ہوتا جیسا کہ نجوم سے معلوم ہوتا ہے اب معلوم کرین کہ اسماے سیارہ کے یہ ہین قمر عطارد زہرہ شمس مریخ مشتری زحل اور ہر فلک بنام ستارہ کے کہ اوسمین ہے مضاف ہوا کرتا ہے لیکن آسمان پہلا کہ سب سے ہمارے دنیا ہے اوسکو فلک القمر کہتے ہین اور وہ ایک مہینے مین دورہ تمام کرتا ہے دوسرا فلک العطارد اور وہ قریب ایک سال کے دورہ تمام کرتا ہے تیسرا فلک الزہرہ وہ ایک سال مین دورہ تمام کرتا ہے چوتھا فلک الشمس وہ بھی ایک سال مین دورہ تمام کرتا ہے پانچوان فلک المریخ ہے وہ بیچ ایک سال اور دو مہینے کی دورہ تمام کرتا ہی چھٹا فلک المشتری وہ بارہ برس مین دورہ تمام کرتا ہے ساتوان فلک الزحل وہ تیس برس مین دورہ تمام کرتا ہے یہ تھا بیان افلاک سبعہ کا اور مدت دور فلک آٹھوین اور نوین کی اور انکے محل مین آویگی اور اوپر کہا گیا کہ ہر فلک علوی محیط ہے اپنے ماتحت کا اور جو تعیین مدت دورہ ہر ایک کی مذکور ہوئی بسبب اونکی حرکت طبیعی کے ہے ورنہ بالقسر بسبب فلک الافلاک کی سب افلاک کا ایک رات دن مین طرف مخالف اونکی حرکت طبیعی کے دورہ تمام ہوتا ہے اور بیچ کشف فلک الافلاک یہ مقدمہ زیادہ ظاہر ہوگا اور حرکات طبیعی آسمانون کی اور ستارون کی ہر ایک دریافت نہین کرتا ہے حکما نے نظر دقیق رصدی سے دریافت کیا ہے والغیب عند اللہ سبحانہ اور جانین کہ بیچ اصطلاح اس قوم کے حرکت فلک کی کہ مغرب سے طرف مشرق کے ہو سمجھے ہے بتوالی البروج اور اس لفظ کو خاطر مین رکھین کہ اکثر مکرر آوے گا تمہید ہر چند مناسب مراتب کے وہ تھا کہ بعد مقدمہ کے کشف فلک ثامن کا کیا جاتا لیکن اس سبب سے کہ بعض چیزین فلک تاسع کی موقوف علیہ بیان ثامن کی تھی مقدم ہونا کشف تاسع کا لازم ہوا کشف پہلا بیچ فلک تاسع کے جان تو کہ آسمان نوان کا نام فلک الافلاک اور فلک الاطلس اور فلک الاعظم ہے اور حرکت اوسکی

خلاف توالی البروج ہے یعنے مشرق سے طرف مغرب کے جاتا ہے اور یہ دورہ اوسکا نہایت سرعت حرکت سے ایک رات دن مین تمام ہوتا ہے اور وہ سب افلاک کو اپنے ساتھ حرکت دیتا ہے بالقسر موافق حرکت اپنی کے پس دورہ قسری سب افلاک باقی کا بتبعیت اوسکے ایک رات دن مین ہوتا ہے لیکن دورے طبیعی ان کی ضد اس حرکت کے ہین چنانچہ مقدمے مین مذکور ہوا اور دلیل اس امر پر کہ افلاک بھی ایک رات دن مین دورہ کرتی ہین دیکھنا آفتاب و قمر اور باقی کواکب کا ہے ثوابت ہون یا سیارہ کہ ہر صبح کو مشرق سے طالع ہوتے ہین اور بعد اوسکے مغرب مین غروب کرتے ہین اور گذر چکا ہے کہ یہ فلک کوئی ستارہ نہین رکھتا ہے لہذا اسکو اطلس کہتے ہین اب معلوم کرین کہ محیط حقیقی یہی فلک ہے اور یہین سے ہر کسر کہ ہے بیچ وسط حقیقی اس فلک کے جو ہر فلک کو دو قطب ضرور ہین یہان بھی فرض کرین ایک سمت شمال کی دوسرا طرف جنوب کے اوسکے مقابلے ہین اور درمیان دو قطب کے ایک خط تصور کرین کہ بیچ باقی افلاک کے گذرا ہے مشرق سے مغرب تک اسطرح پر کہ دوری اس خط کی بیچ ہر جہت فلک کے نسبت دونون قطب کے برابر ہو اور یہ خط موہوم کو دائرہ معدل النہار کہتے ہین اور منطقہ بھی قسمیہ اوسکا دائرہ معدل النہار اسواسطے ہے کہ جو آفتاب اپنی حرکت خاص سے مقابلہ اس دائرے کے آتا ہے بیچ سب معمورہ کے اعتدال رات اور دن کا ظاہر ہوتا ہے یعنے رات ساتھ دن کے برابر ہوتی ہے لیکن منطقہ اس سبب سے کہتے ہین کہ بیچ وسط کے ہے اور منطقہ کمربند کو کہتے ہین اور خط مذکور کو موہوم اسلیے کہا ہے تو کوئی یہ نہ کہے کہ بیچ وسط فلک کے حقیقت مین نقش خطی واقع ہے جانین کہ تعقل مقدمات فلکیات کا جو مشکلات سے ہے واسطے تسہیل فہم کے ایک مثال لکھی جاتی ہے کرۂ فلک مذکور کو دو کا فرض کرین شمالا اور جنوبا اور بیچ وسط حقیقی ہر کا سے کے ایک نقطہ قطبی ثبت کرین اور ملتقی ان دو کاسہ متساوی المقدار کو دائرہ معدل النہار تصور کرین اور یہ مقولہ اپنے ذہن مین رکھین کہ بیچ پہچاننے حال منطقۃ البروج کے فائدہ دے گا حکما بسبب رائے کوتاہ اپنی کے اس فلک کو محدد کہتے ہین اور کہتے ہین کہ ورا اسکے خلا ہے اور نہ ملا محمد رازی نے بیچ ابطال مذہب حکما کے کہا ہے کہ من اراد ان یکتال عظمۃ الباری تعالے بمکیال العقل فقد ضل ضلالا بعیدا

کشف دوسرا بیچ بیان فلک ثامن کے اوسکو فلک البروج اور فلک الثوابت کہتے ہین حرکت طبیعی اوسکی مانند اور افلاک کے کہ نیچے اوسکے ہین بطور توالی البروج کے ہے اور کہا ہے کہ بیچ چھتیس ہزار برس کے دورہ تمام کرتا ہے اور سب ستارے سوا سبع سیارہ کی اسمین ثابت اور مرکوز ہین آپ بیان تو کہ حکما نے اس فلک کو بنظر مشرق اور مغرب کے بارہ حصے برابر کیے ہین پس طول ہر برج کا طرف شمال اور جنوب کے اور عرض اونکا طرف مشرق اور مغرب کے یعنے قطب شمالی سے قطب جنوبی تک راست براست ہر برج مانند قاش خربوزہ کے پہونچے ہین اور ہر حصے کو برج کہتے ہین اور ہر برج کو تین قسم پر منقسم کیا ہے اور ہر قسم کو درجہ کہتے ہین پس فلک البروج تین سو ساٹھ درجہ ہوتا ہے اور اس سبب سے کہ بسبب صنعت فاطر الارض والسماء کے ہر برج مین جمع ہونے کئی ستارون سے ایک شکل واقع ہوتی ہے وہ برج اوسی شکل پر مسمے ہوا مانند حمل ثور جوزا سرطان اسد سنبلہ میزان عقرب قوس جدی دلو حوت اور یہ کہ کہتے ہین کہ فلان ستارہ بیچ فلانے برج کے ہے معنی اوسکے یہ ہین کہ اگر ایک خط مستقیم فرض کرین کہ مرکز زمین سے گذر کر کواکب کو قطع کرے اور کواکب سے گذرے اور فلک الثوابت مین پہونچے اوس برج مین پڑے ورنہ ظاہر ہے کہ سیاری بیچ افلاک تحت کے ہین واقع ہونا بیچ بروج فلک ثامن کی ممکن نہین ہے اور اس فلک کی بھی دو قطب ہین اور اس مقام مین اتفاقا دو ستارے بھی واقع ہین بیچ شمال اور جنوب کے چنانچہ شمالی مشہود اور مرئی ہے اور ستارہ قطب مشہور ہے لیکن جنوبی اوپر سکان اہل شمال کی مخفی ہے اور کہا ہے کہ ربع مسکون بیچ ناحیہ شمال کی ہے اور ناحیہ جنوب کا بالکل بیچ پانی کے ہے اور بیچ اس آسمان کی بھی دائرہ اوسی طرح کہ بیچ فلک تاسع کے مذکور ہوا فرض کیا جاتا ہے اور اوسکو منطقۃ البروج نام رکھا ہے اور پوشیدہ نہ رہے کہ دونون قطب فلک البروج کی دونون قطب فلک الافلاک سے تھوڑا انحراف واقع ہوا ساتھ اس امر کے کہ مرکز ہر ایک کا واحد ہی یعنے مرکز عالم کا اور بہ سبب ناموافق ہونے اسکے قطب کے ساتھ قطب فلک الافلاک کے منطقہ اسکا کہ منطقۃ البروج ہے ساتھ اوسکے منطقے کے کہ معدل النہار ہے بھی منحرف پڑا ہے ۱۲ اور معدل النہار کو تقاطع کیا بیچ دو جگہہ کے کہ متقابل ہین مع اتحاد سمت دوریہ کے یعنے

گمان نہو کہ دور دائرۂ معدل النہار کا طرف شرق اور مغرب کے ہے اور منطقۃ البروج کا اوسکو
تقاطع کیا دورا اسکا سمت شمال اور جنوب کے ہے بلکہ دورہ دونون منطقہ کا طرف مشرق او
مغرب کے ہے نہ طرف جنوب اور شمال کے اور قطب دونون کے طرف جنوب اور شمال
کے ساتہ تھوڑے فرق کے ہین پس درمیان دونون منطقے کے دو فضاے وسیع طرف جنوب
اور شمال کے اور دو فضاے تنگ ناحیہ مشرق اور مغرب مین لازم ہوتی ہین چنانچہ کرۂ مصنوعی
سے واضح ہوتا ہے اور معلوم کرین کہ جو یہ مقام باریکی بہت رکھتا ہے بسط کلام ضرور ہوا تو آسانی
سے سمجھا جاوے پس معدل النہار کو جو خط مدور عظیم فرض کرین اور نیچے اوسکے ایک خط اور
منطقۃ البروج سے ویسا تصور کرین اسطور پر کہ اس خط نے دوسرے خط کو قطع حمایلی کیا ہو
چار چیز بیچ منطقۃ البروج کے حاصل ہوتی ہین دو نقطہ مقابل کہ موضع تقاطع خطین کا ہے
یعنے وہان کہ درمیان دونون خط کے تقاطع ہوا اور دو قوس کہ درمیان دونون نقطون کی واقع
ہے اور ظاہر ہے کہ خط منطقۃ البروج نے کہ اوس جگہہ سے کہ معدل النہار کو قطع کیا وہان تک
کہ طرف مقابل کے اوسکو قطع کرے ایک قوس ہے اور وہان سے اوسکے مبدء تک طرف شمالی
قوس دوسرے ہے ایک قوس جنوبی اور دوسرا شمالی اوسکو کہ داہنے معدل النہار کے ہے
جنوبی کہتے ہین اور اوسکو کہ بائین معدل النہار کے ہے شمالی کہتے ہین اور بیچ بحث زمین کی
آوے گا کہ ثبات جہت کا اس نظر سے ہے کہ ایک شخص منطرف مشرق کے کرے پس
داہنے اوسکے جنوب ہوا اور بائین اوسکے شمال اور مقابلے اوسکے صبا اور پیچھے اوسکے دبور
اور جو محقق ہوا کہ دائرہ منطقۃ البروج کا مرکب دو قوس سے ہے اور معدل النہار کو قطع حمایلی
کیا جیسا کہ گذرا ہے اب ایک خط اور فرض کرین کہ قطب فلک البروج سے نکلکر بیچ وسط
فلک کے دور کرے اسطرح کہ سمت مشرق کے جاکر اور قطب دوسرے کو قطع کیا اور مغرب
مین جاکر اپنے مکان مین پہونچے اور یہ خط بالضرور منطقۃ البروج کو اور معدل النہار کو بھی قطع کرے
وسط سے ساتہ دو نقطہ مقابلے کے پس وہان کہ اس خط نے منطقۃ البروج کو قطع کیا بیچ دو موضع
مقابل کے وسط حقیقی ہر ایک کی وہ قوس سے ہوگی کما لا یخفے اور جو یہ مقرر ہوا چار نقطے
متساوی البعد بیچ منطقۃ البروج کے لازم ہوے اور وہان کہ ساتہ معدل النہار کے تقاطع کیا

بیچ دو ر وسط ہر واحد کے دونون قوس اوسکے سے کہ محل تقاطع تیسرے دائرے کا ہے اور
یہ جگہہ دور زیادہ اجزاے منطقۃ البروج کا بہ نسبت معدل النہار کے ہے اور از روے انحراف
کے اون دو نقطے متقابلہ کو کہ ملتقی منطقۃ البروج کا ساتہ معدل النہار کے ہین نقطہ اعتدال
کہتے ہین ایک کو نقطہ اعتدال ربیعی اور دوسرے کو نقطہ اعتدال خریفی اور وجہ اضافت
کی کہی جاتی ہے آور وہ دونون نقطے متقابلہ کو کہ بیچ وسط دونون قوس منطقۃ البروج کی واقع
ہین یعنی فی حد تیسرے سے اوسکو نقطہ میل کلی کہتے ہین اور نقطہ انقلاب بہی کہتے ہین ایک ان دونون سے بیچ ناحیہ شمالی
کی ہے اور دوسرا طرف جنوب کے شمالی کو نقطہ انقلاب صیفی کہتے ہین اور جنوبی کو نقطہ انقلاب
شتوی میل کلی اس سبب سے کہتے ہین کہ تمایل اور تباعد منطقۃ البروج کا منطقہ معدل النہار
سے یہان نہایت کو پہونچا اور نقطہ انقلاب کا اس سبب سے کہتے ہین کہ خط مذکور جو نقطہ
اعتدال سے جدا ہوتا ہے جہان تک جاتا ہے حد معدل النہار سے دور پڑتا ہے یہان تک
کہ آدہا قوس تمام ہو پس یہان سے پہر بتدریج نزدیک زیادہ ہوتا ہے معدل النہار سے یہان تک
کہ ساتہ نقطہ اعتدال دوسرے کے پہونچے پس وہ دو نقطے کہ بیچ وسط دو قوس کے
نقطتین اعتدالین کے ہین بسبب انقلاب کی اونسے اس سبب سے ہوتی ہے اب معلوم
کرین کہ بواسطہ حصول چار نقطے متقابلہ کے بیچ منطقۃ البروج کے چار ربع برابر ہوتے ہین ربع
پہلا وہ کہ درمیان اعتدال ربیعی اور انقلاب صیفی کے ہے اور جب تک کہ آفتاب اپنی حرکت
سے اوپر اپنے فلک کے مقابلے اس نصف قوس کے ہو زمانہ ربیع کا ہوتا ہے اسی سبب
سے اس نقطے کو اعتدال ربیعی کہتے ہین یعنے جو آفتاب اس نقطے سے تجاوز کرتا ہے زمانہ
ربیع کا ہوتا ہے جب تک کہ نقطہ انقلاب کو پہونچے ربع دوسرا وہ کہ درمیان نقطہ انقلاب
صیفی اور نقطہ اعتدال خریفی کے ہے اور جب تک کہ آفتاب بیچ اس نصف قوس کے ہوتا ہے
زمانہ صیف کا ہوتا ہے ربع تیسرا وہ کہ درمیان نقطہ اعتدال خریفی اور نقطہ انقلاب شتوی
کے ہے اور جب تک افتاب بیچ اس نصف قوس کے رہتا ہے زمانہ خریف کا ہوتا ہی ربع چوتھا
وہ کہ درمیان نقطے انقلاب شتوی اور نقطہ اعتدال ربیعی کے ہے اور جب تک آفتاب اس
نصف قوس مین رہتا ہے زمانہ شتا کا ہے یہان سے معنی اضافت الفاظ کی ساتہ فصول اربعہ کے

ظاہر ہوتے ہین اور اوپر کہا گیا کہ آفتاب بیچ فلک چوتھے کی ہی اور وقوع اوسکا بیچ منطقۃ البروج
کے اوسکی سیر طبیعی سے بمعنی مسامتت اور محاذات کے ہے کما لا یخفے اور سب سیاری
بہ تبعیت فلک التدویر کے حرکت کرتے ہین بخلاف آفتاب کے کہ حرکت اوسکی بالذات ہی
بحکم خداوند سبحانہ کے بیچ ہر برج کے ایک مہینے مین سیر کرتا ہے اسطور پر کہ گذرا اور اس سبب سے
کہ منطقہ فلک چوتھے کا محاذی منطقۃ البروج کے ہے اور سیر آفتاب کی ہمیشہ اوپر اوسکے منطقہ
کے رہتی ہے عبور آفتاب کا اوپر داہنے اور بائین معدل النہار کے واقع ہی مگر بیچ دو موضع
متقابلہ کے کہ بیچ مسامتت نقطے اعتدالین کے ہے پس بیچ ایک سال کے دو مرتبہ آفتاب
بیچ معدل النہار کے آتا ہے اور باقی چھہ مہینے تھوڑا کم طرف داہنے اوسکے رہتا ہے اور چھہ
مہینے تھوڑا کم بائین طرف اور بیچ بحث الارض کے آوے گا کہ ربع مسکون بیچ جانب شمالی
خط استوا کے ہے پس بالضرور بیچ مسامتت جانب شمالی معدل النہار کے بھی ہوتا ہے
بحث دوسرا بیچ بیان ارض کے بیان اوسکا اجمالاً بیچ مبحث ارکان کے گذرا اور یہان بھی
تھوڑا کہا جاتا ہے جانئین کہ اطبا کو بیچ وضع ارض کے اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ اوپر
شکل آدھے کرے کے ہے اور اوپر پانی کے کھڑی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ اوپر ہوا کے قائم ہے
اور اوپر شکل سپر کے ہے لیکن اکثر قدما اس امر پر ہین کہ کروی ہے مانند زردی انڈے کے
بیچ وسط فلک کے واقع ہے اور بعضے کہتے ہین کہ زمین متحرک ہے بحرکت دولابی اور فلک قائم
ہے تبدل کہ بیچ اجزاے فلک کے نسبت اپنی ہم دیکھتے ہین بسبب انتقال ارض کے ہے لیکن
محققان نے اس قول کو بدیہی البطلان کہا ہے اور ظاہر ہے کہ اگر زمین پھرتی ہے نہ آسمان تقین ہے
کہ گردش اوسکی جملہ متحرکات عنصری سے اسرع ہوتی اور ایک رات دن مین دورہ تمام کرتی اور جو ایسا ہوتا طیور
طیران کہ سمت مغرب کے ہوتا ہے ممتنع التقدم ہوتا کما لا یخفے اور پوشیدہ نہ ہے کہ ارض مین طبقہ
ہے ایک وہ کہ ہمارے نزدیک ہے اور وہ مرکب ہے پانی اور ہوا سے دوسرا وہ کہ نیچے اسکے ہے
پانی سے مرکب ہے نہ ہوا سے تیسرا وہ کہ قریب مرکز کے ہے اور وہ خالص اور بسیط ہے اور پانی
وہان نہیں پہونچتا ہے اور کہا گیا کہ زمین مانند نقطے کے ہے بیچ دائرہ فلک کے اور وجود وہ بیچ وسط
آسمان کے واقع ہوئی بیچ مقابلہ معدل النہار کے ویسا ایک خط اوپر وسط ارض کی فرض کرتے ہین

اور اس خط کو خط استوا نام کرتے ہین بسبب استوا اور برابر ہونے رات اور دن کے یہان ہمیشہ اور اس خط سے زمین دو حصہ ہوتی ہی عقلاً شمالی اور جنوبی اور یہ دو حصہ مانند دو کاسی کے ہوتے ہین کہ لب دونون کے آپس مین ملے ہون اور ملتقی ان کا خط استوا ہے اور بیچ وسط حقیقی ہر کاسہ کے ایک نقطہ تصور کیا ہے پس یہ دو نقطہ بیچ کرہ ارض کے دو نقطہ متقابلہ ثابت ہوتے ہین جنوباً اور شمالاً اور ان دونون کو قطب کہتے ہین مجازاً اور پھر اس قطب سے قطب دوسرے تک ایک خط اور دوڑاتے ہین اسطرح کہ سمت مشرق اور مغرب پر گذرے اور ارض کو دو حصے کرے فوقانی اور تحتانی اور اس خط سے سب زمین چار حصے ہوتی ہے متساوی اور مقرر ہوا کہ دونو ربع جنوبی اور ایک ربع شمالی پانی مین غرق ہین اور ایک ربع شمالی مکشوف ہے اسی کو ربع مسکون کہتے ہین اقلیم سبعہ اور سوا انکے ویرانے اور پہاڑ اسی ربع مین محصور ہین اور نہایت ربع مذکور کے نیچے قطب شمالی فلک آٹھوین کے واقع ہوئی کما لا یخفے لیکن بیچ تعیین احد الربعین الشمالیین کے کہ مسکون ان مین سے کون ہے حکما قائل ہین کہ متعذر ہے یعنے معین نہین کر سکتے اور بھی خط تیسرے کو قطب شمالی ارضی سے وہم کیا ہے لوگون نے اسطور پر کہ زمین کو دو حصے کرے شرقاً اور غرباً اور خط استوا دو جگہہ سے قطع کرکے اپنی جگہہ پر پہونچتا ہے اور مقطع خط پہلے کا کہ بیچ نصف فوقانی کے بعد گذرنے خط استوا کے وسط ربع مسکون سے بسبب خط استوا کے حاصل ہوتا ہے قبۃ الارض نام ہے اور بلند زیادہ اجزاے زمین مین نسبت ہماری یہی ہے اسواسطے کہ نقطہ قبہ کا نسبت نقطون اقطاب ارضی کے اور نیز نقطی شرقی اور غربی کے کہ تقاطع پہلے اور دوسرے خط سے واقع ہوا ہے بیچ وسط کے پڑا پس بیچ کرہ ارض کے چھ نقطے متقابلہ فرض کرین دو نقطے جنوباً اور شمالاً اور دو نقطے شرقاً اور غرباً اور دو نقطے فوقاً اور تحتاً نقطہ فوقانی کا قبۃ الارض ہے اور یہ بالضرور بلند زیادہ اجزاے زمین کا ہمارے نزدیک ہے اور نصف خط ثالث کا کہ درمیان نقطہ قطب شمالی ارض کے اور نقطہ قبۃ الارض کے ہے نصف نہار قبہ نام ہے اور جانین کہ تسمیہ جہات اربع کا بنظر اوس شخص کے ہے کہ منہ طرف مشرق کے کرے طرف منہ کو کہ مشرقی ہے صبا کہتے ہین اور طرف پشت کو کہ غربی ہے دبور کہتے ہین اور طرف داہنی اوسکی جنوب اور طرف بائین کو شمال کہتے ہین اب معلوم کرین کہ حکماء نے ربع مسکون کو خط استوا سے قطب شمالی تک نوے درجہ تخمین کیا ہے اون مین سے تیس درجے سمت قطب سے خارج کرکے عرض اقالیم کو

بیچ ساٹھ درجے باقی کے محصور رکھتے ہین اور نہ قابل ہوتا ئیس درجہ مذکور کا واسطے سکونت اور
تعمیر اور نباتات کے بسبب غلبہ برودت کے ہے کہ بسبب دور ہونے آفتاب کے وہان سے
اور بعضے چالیس درجہ طرف قطب سے اور دس درجے طرف خط استوا سے بھی چھوڑ دیتے ہین اور
اقالیم کو پچاس درجے مین محصور کرتے ہین اور بیچ وجہ نکالنے دس درجے مذکور کے کہا ہے کہ بیچ
عین خط استوا کے بواسطہ غلبۂ حرارت کے بھی سکونت منع ہے پس نزدیک انکے بیچ اقلیم اول
اور خط استوا کے فصل ثابت ہوتا ہے دس درجے بخلاف سابقین کے کہ نزدیک انکے
درمیان اونکے فصل نہیں ہے ہر تقدیر پر جاننا چاہیے کہ سات اقلیم مانند سات بساط لانبی کے
مشرق سے مغرب تک راست براست بیچ ربع مسکون کے واقع ہین برابر ایک دوسرے کے
اقلیم پہلا طرف خط استوا کے ہے طول اوسکا تین ہزار فرسنخ ہے اور عرض اوسکا ڈیرھ سو فرسنخ اور اقلیم
ساتوان طرف قطب شمالی زمین کے ہے طول اوسکا اک ہزار اور پانسو فرسنخ ہے اور عرض
اوسکا پچہتر فرسنخ ہے اور کوتا زیادہ اقالیم مین یہی ہے او پیچھے اسکے آبادی نہین ہے اور اقالیم باقی
درمیان اون دونون اقلیم کے ترتیب واقع ہین اور بیچ طول اور عرض کے اقلیم دوسرا کمتر اقلیم پہلے سے
اور تیسرا دوسرے سے اور چوتھا تیسرے سے اور پانچوان چوتھے سے اور چھٹا پانچوان سے اور
ساتوان چھٹے سے اور ہواے ہر اقلیم کی علیحدہ ہے اور مزاج ہر ایک اقلیم کا جدا اور
ساعات ایام ہر ایک کی مختلف ہین لیکن اقلیم اول وہان ہے کہ نہایت طول دن
بڑے اوس اقلیم کا بارہ ساعت اور ربع ساعت ہو اور طول دن متوسط کا ساڑہے
تیرہ ساعت اور اقلیم دوسرا وہان ہے کہ تیرہ ساعت ہو اور نصف اور ربع ساعت
اور دن میانہ اوسکا چودہ ساعت اور اقلیم تیسرا وہان ہے کہ چودہ ساعت اور ربع ہو
اور میانہ ساڑہے چودہ ساعت اور اقلیم چوتھا وہان ہے کہ چودہ ساعت اور نصف
اور ربع ہو اور میانہ پندرہ ساعت اور اقلیم پانچوان وہان کہ پندرہ ساعت ہو اور نصف اور
ربع ہو اور میانہ سولہ ساعت اور اقلیم چھٹا وہان کہ سولہ ساعت اور نصف اور ربع ہو اور میانہ سترہ
ساعت اور اقلیم ساتوان وہان ہے کہ نہایت طول دن بڑے کی سترہ ساعت اور نصف اور ربع ساعت
اور میانہ اوسکا اٹھارہ ساعت اور بعد اوسکے ویرانہ ہے اور برد اور برف بہت ہے اور کہا ہے کہ

بیان اقالیم

خط استوا جنوب شرق زمین چین سے شروع ہوا ہے پس بیچ جزیرہ کے کہ اوسکو ہندی چکوٹ کہتے ہین
گذرا پھر کنگ دژ مین کہ چین کی زمین مین سے ہے اور مستقر الشیاطین مشہور ہے بعد اوسکے بیچ جزائر
زبردہ کے کہ ارض الذہب مشہور ہے اور بیچ جنوب جزیرہ سراندیپ کے کہ اوپر شمال جزائر زنج کے اور
بیچ منطقہ بلاد زنج کے پہونچتا ہے بعد اوسکے بیچ صحرا سے حبشیون کے اور اوپر شمال جبال قمر کے تئین منبع نیل مصر
ہے بعد اوسکے بیچ جنوب صحرا سے حبشیون مغرب کے گذر کر بیچ بحر مغربی کے کہ اوقیانوس نام ہے
پہونچا اور منجمین نے ہوا ہے ہر اقلیم کو ساتھ ایک سیارہ کے سیارون سبعہ سے منسوب کیا ہے اور ہر ایک کو
بیچ اقلیم کے متصرف جانتے ہین بحکم اللہ سبحانہ کے اقلیم پہلا ساتھ زحل کے اور وہ بلاد ہند کے ہین
اور دوسرا ساتھ مشتری کے اور وہ بلاد چین کے ہین تیسرا ساتھ مریخ کے اور وہ بلاد ترک کے ہین
اور چوتھا ساتھ آفتاب کے اور وہ بلاد خراسان کے ہین پانچوان ساتھ زہرہ کی اور وہ بلاد ماوراء النہر کے ہین
چھٹا ساتھ عطارد کے اور وہ بلاد یاجوج ماجوج کے ہین ساتوان ساتھ قمر کے اور وہ بلاد بلخ کے ہین **انتباہ**
بعضی ولایتین مخصوص اقلیم معین ہین اور بعضے مشترک یعنے بعض اوسکا ایک اقلیم مین ہے اور بعض دوسرا
دوسری اقلیم مین بسبب تعیین ولایتون کی اقلیم مین درست نہین آتی لہذا اسامی شہرون کا کہ بیچ جس
اقلیم کے واقع ہین بیچ آخر بحث کے لکھے جاتے ہین جس ولایت سے کہ ہون تو آسانی سے معلوم ہو
کہ وہ شہر کون اقلیم سے ہے اوپر قول اصح کے **فائدہ** حکما نے اختلاف کیا ہے اس امر مین کہ
معتدل ترین اقالیم مین کون اقلیم ہے باعتبار اوضاع علوی کے قطع نظر کرنے کے اسباب ارضی سے
شیخ ابو علی بن سینا اور اکثر قدما اس امر پر ہین کہ اعدل بقاع خط استوا ہے اور مختار قریشی کا اور اکثر
متاخرین کا بھی ہے اور بعضے قدما سے اس امر پر ہین کہ اقلیم رابع اعدل ہے اور امام رازی نے اس
قول کو اختیار کیا اور ہر ایک فریقین سے واسطے اثبات اپنے مطلب کے دلائل نقل کرتے ہین لیکن دلائل
مطلب نتیجہ کے وہ ہین کہ شک نہین ہے بیچ اس بات کے کہ آفتاب ہمیشہ خط استوا سے منحرف
رہتا ہے اور بیچ ایک سال کی دو مرتبہ اوسکے سمت الراس پر آتا ہے بیچ نقطہ اعتدالین کے پس جلد
وہان سے گذر جاتا ہے اسی سبب سے وہان شدت گرمی کی نہین ہے اور اسی طرح سے پر تو اسکی
کہ اوسکے انحراف مین واقع ہے بیچ نہایت بعد کے کہ وہ نقطہ انقلابین ہین پہنچتا ہے بھی متباعد ہو کر شدید
نہین رکھتی ہے اسی سبب سے سردی اور جاڑا بھی وہان شدت سے نہوتے ہین پس اعتدال ہو گیا

اور اگر کوئی قائل کہے کہ آفتاب کا بیچ سمت الراس کے بسبب قرب مسافت کے اقوی
مسخنات سے ہے پھر گرم ہونا اوس موضع کا کیا معنی جواب اسکا یہ ہے کہ ثابت ہوا ہے
کہ واسطے ظاہر ہونے اثر کیفیات کے ملازمت موثر کی شرط ہے متاثر کو پس سبب اگرچہ
قوی ہو اور توقف تھوڑا ہے اثر نہیں کرتا ہے اور تھوڑا سا توقف کے اگرچہ سبب ضعیف ہو بہت
موثر ہوتا ہے جیسا کہ مشہور ہے کہ لوہے کو اگر بیچ آگ ضعیف کے رکھیں گرمی اوسکی زیادہ
اوس سے ہوتی ہے کہ بیچ آگ قوی کے ایک لحظہ رکھیں اسی سبب سے گرمی بعد زوال آفتاب
کے سخت زیادہ ہوتی قبل زوال کی اور سردی بیچ سحر کے زیادہ ہوتی ہے آدھی رات سے باوجود
اسکے کہ وقت سحر کے آفتاب قریب طلوع کے ہے اور آدھی رات میں نہایت بعید ہے پس
ثابت ہوا کہ مرور آفتاب کا جو اوپر مدار اقلیم واسع وغیرہ کے زمانے دراز تک ہے اگرچہ سبب
مباعات کے حرارت قوی نہیں ہے لیکن تاثیر قوی کرتا ہے کہ اقلنا دلیل دوسری یہ ہے
کہ ہم دیکھتے ہیں تمام سکان خط استوا کو کہ احوال انکے اکثر آپس میں مشابہت رکھتے ہیں یعنی
تعادل حرارت دن کے ساتھ برودت اونکی رات کے اسواسطے کہ رات اور دن اس جگہ کا
برابر ہے ہمیشہ بخلاف اور اقالیم کے کہ جو آفتاب بیچ برج شمالی کے آتا ہے دن وہاں بہت
بڑا ہوتا ہے رات کوتاہ ہوتی ہے اس سبب سے تشابہ بیچ حال سکان وہاں کے نہیں ہے
حجت تیسری وہ ہے کہ فصلیں سال کی خط استوا میں آٹھ ہوتی ہیں بسبب تکرار فصول اربعہ کے
جیسا کہ بیچ سمت فصول کے عنقریب گذرا ہے اور اسی سبب سے بیچ ہر فصل کی فصول اربعہ
سے فاصلہ بہت نہیں پڑتا ہے اور یہ سب امور گواہی دیتے ہیں اس امر پر کہ ہوا اقلیم مذکور کی
یعنی خط استوا کے متشابہ ہے اور اختلاف بہت اوسمیں واقع نہیں ہوتا ہے پس سکان
وہاں کے گویا انتقال کرتے ہیں ہمیشہ ایک حالت متوسط سے طرف اوس حالت کے
کہ اوسکے مشابہ ہے بخلاف اور اقالیم کے کہ سکان وہاں کے نسبت تباعد آفتاب کی بیچ ایک
فصل کے اور تقارب کے بیچ فصل دوسری کے گویا انتقال کرتے ہیں ضد سے طرف ضد کے
اور شک نہیں ہے کہ یہ بات واجب کرتی ہے نکایت اور رنج کو بیچ بدن کے اور اسی سبب سے
تاثیر اختلاف ہواؤں کا بیچ بدن کے بہت ہوتا ہے اسواسطے کہ احساس ایک ضد کا

اوس شخص کو کہ بیچ ضد دوسرے کے ہے قوی تر ہوتا ہے پس ثابت ہوا یہ امر کہ خط استوا و اقلیم اول اعدل بقاع ہین لیکن دلیل امام رازی کی یہ ہے کہ جن چیزون سے کہ مذکور ہوئی ہین بیچ اعتدال خط استوا کے لازم آتا ہے غیر معتدل ہونا اوسکا اسواسطے کہ مقرر ہے کہ آفتاب وہان سے دور زیادہ نہین جاتا ہے ہرگز اور ساتھ اسکے کہ آفتاب سال مین دو مرتبہ سمت الراس پر آتا ہے اور یہ بات بالضرور کثیر کرنے والی حرارت کی ہے اور نکالنے والی اعتدال کی ہے اور اسی سبب سے خط استوا سے دس درجے تک طرف شمال کی آباد نہین ہے بخلاف اقلیم رابع کے کہ درمیان اقلیمون کے واقع ہوا ہے اور خیر الامور اوسطہا برودت اور حرارت دونون یہان برابر ہین اسواسطے کہ آفتاب نہ بہت نزدیک ہے اور نہ بہت دور اور حجت دوسری یہ ہے کہ ثابت ہے کہ توالد اور تناسل اور کثرت آبادی کی جسقدر کہ بیچ اقلیم رابع کے ہے اوسکے سوا اور کہین نہین ہے اور یہ قوی زیادہ دلیلون کی ہے اوپر اعتدال اقلیم رابع کے اور لوگ تابع شیخ رئیس کے بیچ دفع کرنے قول امام رازی کے کہتے ہین کہ کثرت توالد اور تناسل کی ہو سکتی ہے کہ بسبب امور ارضی کی ہوا اور کلام ہمارا متعلق باعتدال بسبب امور سماوی کے ہو فافہم اور جواب حجت پہلی کا آگے ہو چکا کہ السبب اذا لم یدم قل اثرہ وانکان قویا لیکن صاحب تذکرہ بنظر تطبیق دو قول مختلف کے کہتا ہے کہ اگر مراد اعتدال سے تشابہ احوال ہے پس شک نہین ہے کہ وہ بیچ خط استوا کے ابلغ ہے اگر مراد اعتدال سے نکالنا دونون کیفیت کا ہے پس شک نہین ہے کہ یہ بیچ اقلیم رابع کے ابلغ ہے بخلاف خط استوا کے اور دلیل اسپر شدت سیاہی سکان خط استوا کی ہے زنگیون اور حبشیون کی اور بہت پیچدار ہونا اونکے بالون کا اسواسطے کہ یہ سب حرارت ذبلی سے ہوتی ہین یقیناً اور جواب اسکا تابعان شیخ رئیس اوسطرح دیتے ہین کہ یہ عوارض اسباب ارضی سے ہین اور یہ بات خارج ہے مقام نزاع سے بالجملہ جمہور اس امر پر ہین کہ خط استوا اعدل ہے بعد اوسکے اقالیم رابع لیکن اقالیم اور بالاتفاق خارج ہین اعتدال سے بالکل یا بعضے اونکے بہر تقدیر بیچ آخر اقلیم ثانی اول کی اور اقلیم ثالث کے غلبہ گرمی کا ہے بسبب دوام مسامتت آفتاب کے اوپر سر اونکے سکان کے بعد دور ہونے آفتاب کے اونکے سر سے لیکن آخر اقلیم خامس مین نہایت اقلیم ساتوین تک اور بعد اوسکے غلبہ برودت کا ہے بواسطے بعد آفتاب کے ہمیشہ مسامتت سر سکان اونکے سے لیکن آخر اقلیم تیسری کا اور اول خامس کا قریب اقلیم رابع کے ہے بسبب

قریب ہوے اون دونون کے اقلیم رابع سے اور اگر کوئی کہے کہ اقلیم رابع اگر اعدل اور اقالیم سے کہ
سوا سے خط استوا کے ہے ہوتا ہر طرح ادویہ نافعہ مانند ادویہ کے یہان پیدا ہوتی اور حال یہ ہے
کہ ادویہ مذکورہ غیر او سکے مین جمتی ہین جواب اسکا یہ ہے کہ ادویہ مین بلاشک کوئی کیفیت کیفیات
اربعہ سے غالب ہوتی ہے اور واسطے اس کام کی موضع خارج اعتدال سے مناسب ہوتا ہے لہذا
بیچ اقلیم رابع کے دواے معتدل جمتی ہین یعنے وہ کہ غذائیت اوسمین اوپر دوائیت کی غالب ہے
تو مشابہ بدن آدمی کے ہو پس جمنا دواے مطلق کا نشان عدم اعتدال بنسبت کا ہوتا ہے
اور یہ بیچ غیر اقلیم رابع اور اقلیم اول کے لائق زیادہ ہے اب اسامی ہر موضع مشہور کی بیچ ذیل ہر
اقلیم کی کہ اوسمین وہ موضع مشہور واقع ہین مجملاً ہم شمار کرتے ہین تو طالب کو کچھ پہچان حاصل ہو
اوپر حقیقت ہر شہر کے اور یہ بحث سات نسخے کے مفتوح کرتے ہین اور اقوال سے جو متفق علیہ
جمہور متقدمین اور متاخرین کے ہین اختیار کرتے ہین ؏ الغیب عند اللہ الملہم المکرم فتح بیچ اقلیم پہلے
کے ابتدا اوسکی شمال جزیرہ یاقوت سے ہے اوپر جنوب بلاد چین کے اور شمال سراندیپ کے
اور وسط ہند اور سندہ کے گذرتا ہے اور بحر فارس کو قطع کرتا ہے اور جنوب بلاد عمان سے اور
وسط بلاد یمن سے گذر کر بیچ بحر محیط کے منتہی ہوتا ہے اور جزیرہ دو سمت رکھتا ہے شمالی و جنوبی
پس شمالی اوس جزیرہ کے یہ اقلیم واقع ہے اور جو مواضع کہ اوسمین واقع ہین یہ ہین یمن ایک ولایت
ہے مشہور اور ساتہ یمن اور برکت کی اور بعض بلاد اسکے اس اقلیم سے خارج ہین لیکن جو بلاد یمن
سے کہ اس اقلیم مین داخل ہین زبید ہے اور مخابید اور معرہ اور صنعان اور سبا اور حضرموت
اور عدن اور بحرا اور ارم کہ شداد سے منسوب ہے بلاد الزنج ایک ولایت وسیع ہے وہان کے
لوگون کو زنگی کہتے ہین بلاد النوبہ کنارے نیل کے واقع ہے اور نوبہ جملہ رکون حام بن نوح
سے تھا کہ ولایت اوسکے نام سے مشہور ہوئی بلاد چین ایک ولایت ہے وسیع اور بیچ
اقلیم اول اور ثانی اور ثالث کے شریک ہے اور بعض کہتے ہین کہ چوتھی اقلیم مین بھی شرکت
ہے اور اوسکے شہرون اور جزیرون سے کہ بیچ اقلیم اول کے ہین بلد سنابل ہے اور بلد شیلا
اور جزیرہ زانج اور جزیرہ منسا اور جزیرہ رانجا حبشہ ایک ولایت مشہور ہے اور شریک ہے
بیچ اقلیم اول اور دوسرے کے بلاد سودان سے مقدونیہ ایک شہر ہے درمیان زنج اور حبشہ کے

مکدور ایک شہر ہے بلاد سودان سے سنجویہ ایک جزیرہ ہے قریب زنج کے منقالہ ایک شہر ہے
بیچ نہایت زنج کے سراندیپ ایک جزیرہ ہے بیچ بحر ہند کے تجاسہ ایک شہر ہے قریب بلاد
سودان کے جابلص ایک شہر ہے بیچ نہایت مشرق کے فتح بیچ اقلیم دوسرے کے ابتدا
اسکی شرق سے ہوتی ہے پس اوپر وسط بلاد چین کے اور شمال سراندیپ اور بلاد ہند اور قندہار
اور وسط بلاد کابل کے اور جنوب بلاد کرمان کے گذرتا ہے پس بحر فارس کو قطع کرکے اوپر وسط
بلاد رقہ اور افریقیہ کے اور شمال بربر بستان کے اور جنوب قیروان کے اور وسط بلاد سرطانہ کی
گذرکر بیچ بحر اوقیانوس کے منتہی ہوتا ہے وہ امکنہ کہ اسمین ہین یہ ہین مکہ معظمہ کہ بکہ نام شہر کا ہی
اور بکہ ساتھ باے موحدہ کے جگہہ بیت اللہ اور بطحا کی سرزمین ہے اور مدینہ مطہرہ اور سابق مین
یثرب نام تھا یمامہ ایک ولایت ہے ایک حد بحرین سے اور ایک حد عمان سے اور ایک حد
ہجر سے رکھتا ہے ہرمز جزائر فارس سے ہے ہندوستان ایک ولایت وسیع ہے مشتمل
اوپر ولایتون بعید کے اور اشتراک رکہتا ہے بیچ اقلیم دوسرے اور تیسرے اور چوتھے کے
اور اکثر بلاد اوسکے اقلیم ثانی ہین لہذا ذکر اوسکا اسکے ذیل مین لائق تر معلوم ہوا مواضع اوسکے بیچ
جس اقلیم کے کہ واقع ہین لکھے جاتے ہین لیکن جو بیچ اس اقلیم کے ہین بلاد دکن اور گجرات وغیرہ
سے یہ ہین دولت آباد اور وہ بیچ زمانے سابق کے دیوگڑہ مشہور تھا قلعہ اوسکا عجائبات سے ہی
احمد نگر معروف ہے اور پٹن احمد نگر سے تین منزل ہے جیول اوپر کنارے عمان کی واقع ہے
اور بنا ور مشہورہ سے ہے دکن سے ہے تلنگانہ ولایت سے ہے مشہور گول کنڈہ یعنی حیدرآباد
دار الملک تلنگانہ کا ہے بیدر ایک شہر ہے مشہور دکن مین محمد آباد اوسکا نام ہے کلبرگہ بیچ دکن کے
مشہور ہے ہے احسن آباد برہان پور ایک شہر ہے بڑا بیچ حد خاندیس کے کہ چھہ منزل دیوگڑہ
سے ہے احمد آباد دار الملک گجرات کا اور گجرات ایک ولایت ہے بیچ اقلیم دوسرے اور تیسرے کے
مشترک ہے کھنبایت اور سورت دونون بندر مشہور ہین سومنات ایک شہر ہے اوپر کنارے دریاے
عمان کے ناگور ایک شہر ہے معروف برار ایک ولایت ہے قریب خاندیس اور دکن کی بگلانہ
ایک ولایت درمیان دکن اور گجرات اور خاندیس کے بنگالہ ایک ولایت ہے بیچ نہایت
وسعت کے منقسم ہوتا ہے ساتھ بائیس ۲۲ تومان کے مانند شریف آباد اور چاٹ گام اور سلیم آباد کی

اور گوار اور سنار کاون اور سری ہمت۔ و جنت اباد و لکھنوتی گھاٹا و رنگ آباد و جہانگیر نگر کہ یہ اس زمانے کے دارالملک دسویں سرزمین کا ہے اور اکبر نگر کہ مسمے راج محل ہی اور سوا اون کے اوڑیسہ ایک ولایت ہے مشہور بیچ ہند کے و اوسکو کچھ پتی کہتی ہین درمیان کلکتہ اور بنگالے سے کے واقع ہوا اجمیر بیچ راجپوتانہ کے واقع ہے اور مزار خواجہ حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا مانند آفتاب روشن سے تابان ہے اجودھن بلاد پنجاب سے ہے بنارس مشہور ہے بہار ایک شہر ہے بیچ سرحد بنگالہ کے قنوج مشہور ہے کوچ ایک ولایت ہے درمیان بنگالے اور جبتیا اور کورکان کے لفظ ہند سے یہان تک سب بلاد ہند کے ہین کہ بیچ اس اقلیم کے واقع ہین بحرین ایک ولایت ہے درمیان بصرہ اور عمان کے حجاز ایک ولایت ہی درمیان یمن اور شام کے مشتمل اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اور طائف اور تہامہ وغیرہ کی مصر ایک ولایت ہے مشترک بیچ اقلیم دوسری اور تیسری کے جدہ ایک بندر مشہور ہے گنگ دژ ایک شہر ہے بیچ توران کے تبت ایک ولایت ہے درمیان چین اور ہند کے اور جزیرہ سقوطرہ بیچ بحر مغرب کی ہے فارس ایک شہر ہے بیچ بلاد بربر کے سند ایک ولایت ہے برابر ہند کے سند اور ہند دو بھائی تھے اولاد حام بن نوح سے کہ ان موضع مین سکونت رکھتے تھے **فتح** بیچ اقلیم تیسری کی ابتدا اوسکی مشرق بلاد چین سے ہے اور اوپر بلاد یاجوج اور ماجوج اور شمال بلاد ترکستان کے اور وسط بلاد کابل سے گذرتا ہے پس اوپر حصار قندہار اور وسط بلاد کرمان اور سیستان اور بلاد فارس اور عراق کے اور جنوب دیار بکر کے اور شمال بلاد مغرب کے اور وسط ولایت شام کی گذرتا ہے پس اوپر بلاد مصر اور اسکندریہ اور وسط قادسیہ اور قیروان اور بلاد گنجہ کے گذر کر بیچ بحر اعظم کے منتہی ہوتا ہے اماکنہ کہ اسمین ہین ایران ایک مملکت ہی بیچ نہایت وسعت کی عراق عرب ایک ولایت ہے بیچ ایران کے بغداد ایک شہر ہے مشہور اور مرقد شریف اولیاء کرام سے پر نور ہے کوفہ ایک شہر ہے معروف نجف ایک شہر ہے دو فرسنگ کوفہ سے سامرہ ایک شہر ہے اور بیچ اصل کے نام اوسکا سر من رای ہے اور مزار فیض آثار حضرت امام علی نقی اور امام حسن عسکری علیہما السلام کا وہان ہے اور بعض لوگ اوسکو اقلیم چوتھے سے جانتے ہین مداین شہروں مشہور سے ہے بیچ عراق عرب کے اور بلاد سبعہ مین بہت بڑا ہے اسواسطے کہ

اس نام سے پکارتے ہین اور چھہ شہر باقی قادسیہ اور رومیہ اور حیرہ اور بابل اور حلوان اور نہروان ہین
اور اس زمانے مین ساتون شہر خراب ہین بصرہ ایک شہر ہے مشہور اور معمور ابلہ بضم ہمزہ اور موحدہ
اور لام مشدد کے ایک شہر ہے بصرہ سے چودہ فرسخ بیچ نہایت خوبی کے نیز ایک شہر ہے مشہور
طبس گیلکی ایک شہر ہے مشہور آبرقوہ ایک شہر ہے کہ عراق سے علاقہ رکھتا ہے فارس ایک
ولایت ہے مشہور دار الجود دار الملک ولایت فارس کا ہے زرنج ایک شہر مختصر ہے بیچ ایران کے
اصطخر شہر بڑا تھا اب تھوڑا اوس سے باقی ہے بیضا ایک شہر ہے مشہور مٹی اوسکی نہایت سفید ہے
لہذا بیضا کہتے ہین گازرون ایک شہر ہے ساتھ طراوت کے خوزستان ایک ولایت ہے کہ ہوا
وہان کی فاسد ہے اہواز ایک ناحیہ ہے اور سابق مین خوزستان اسکو کہتے تھے شوش ایک شہر ہے
خوزستان مین عسکر مکرم ایک شہر ہے خوزستان مین اور یہ تینون شہر اس زمانے مین ویران ہین
دزفول ایک شہر ہے خوزستان مین ششتر دار الملک خوزستان کا ہے کرمان ایک ولایت ہے
شرقی اوسکے مکران ہے اور غربی اوسکے فارس اور شمالی اوسکے خراسان بم ایک شہر ہے کرمان
مین سیستان ایک ولایت ہے کہ حدود اوسکے خراسان سے ہے مغارہ کرمان اور غزنین
اور افغانستان ہند تک فراہ ایک ولایت ہے مختصر قندہار ایک شہر ہے مشہور اور اوسکی
متعلقات سے شہر داور اور بست ہین بیہق ایک شہر ہے متعلقات قندہار سے غزنین ایک
شہر مشہور ہے اور بیچ زمانے قدیم کے غزنین اور قندہار کو زابلستان کہتے تھے لاہور ایک شہر
ہے مشہور بیچ ہند کے نگر کوٹ شہر ہے مشہور بیچ ہند کے سرہند بیچ ہند کے مشہور ہے
اور سہرند بھی کہتی ہین ہانسی ایک شہر ہے بیچ ہند کے کہ قریب شہر حصار کے واقع ہوا ہے
شہر مشہور ہے بیچ ہند کے پانی پت ایک شہر ہے بیچ ہند کے شاہجہان آباد دار الملک زمین
ہند کا ہے اور سابق نام اسکا اسہرو تھا اور دہلی ہے اور آگرہ ایک شہر ہے بیچ ہند کی مشہور
اور اوسکا نام اکبرآباد بھی ہے لکھنؤ ایک شہر ہے مشہور بیچ ہند کے اودہ بلاد ہند سے ہے
کالپی بلاد ہند سے ہے اسلام آباد درمیان آگرہ اور دہلی کے واقع ہے اوسکو متہرا کہتے ہین شام ایک
ولایت ہے مشہور بیچ عرب کے بیت المقدس دار الملک شام کا ہے دمشق ایک شہر ہے شام مین
بعلبک ایک شہر قریب دمشق کے ہے غزہ ایک شہر ہے شام مین حلب ایک شہر ہے شام مین

بیچ ہی درمیان حلب اور فرات کے واقع ہی عسقلان ایک شہر ہے اوپر کنارے بحر شام کے
طرسوس ایک شہر ہے کنارے بحر شام کے قسطا ایک شہر ہی اوپر شمال نیل کی قاہرہ ایک شہر ہے
درمیان فسطاط اور عین الشمس کے اسکندریہ ایک شہر ہے اوپر کنارے نیل کی عین الشمس
شہر ہے حمراء ایک شہر ہے مصر کا قمرا ایک شہر ہی مصر سے تلبس ایک شہر ہے مصر سے فیوم ایک
شہر ہے بیچ جزیرہ نیل کے ابدقوہ بلاد فارس سے ہے راحیم ایک شہر ہے بیچ مصر کے ارجان بلاد
فارس سے ہے النصفا ایک شہر ہے مصر سے بامیان ایک ناحیہ ہے درمیان غور اور خراسان
کے بلاد غزنہ سے حمص بلاد شام سے ہے بلقا دیار مصر سے ہے انطاکیہ ایک شہر ہی شام سے
بلرمیہ ایک شہر ہے کنارے بحر مغرب کے کہ مدفن ارسطو کا ہے بیت اللحم ایک قریہ ہے دو فرسخ
بیت المقدس سے ہے حصن بلاد کرمان سے ہے شاپور بلاد فارس سے ہی نوشجان ایک شہر ہے بیچ نواحی
... کے طبریہ ایک شہر ہے قریب دمشق کے مصر ولایت ہے مشترک بیچ اقلیم دوسری اور تیسری کے
پنجاب ایک ولایت ہے بیچ سندھ کے مشہور پیشاور ایک شہر ہے درمیان کابل اور لاہور کے درج
اوپر ... فرسخ کے ایک شہر ہے سیستان مین واسطا ایک شہر ہے درمیان بصرہ اور کوفہ کی فتح بیچ اقلیم
چوتھی سے دو ... اقلیمون کے واقع ہے اور امکنہ کہ یہان واقع ہین یہ ہین خراسان ایک ولایت ہے
وسیع تر سب ولایتون عالم سے مرو شہجان اعظم بلاد خراسان سے ہے تہنہ ایک ولایت ہی مختصر
دشت خاوران مضافات مہنہ سے ہے بلخ ایک شہر ہے مشہور چچکتو میمنہ دو ناحیہ مشہور ہین
اندخو ایک ولایت ہے اور بعضے میمنہ کو داخل اندخو مین جانتے ہین ترمذ ایک شہر تھا داخل ماوراء النہر اس زمانہ مین
تھوڑی آبادی رکھتا ہے بدخشان ایک ولایت مشہور ہی کابل ایک شہر ہے مشہور کشمیر ایک
شہر ہے معروف غرجستان ایک ولایت مشہور ہے غور ایک ولایت ہے درمیان غزنین اور
خراسان کی اور بعضے اوسکو اقلیم تیسری ہی شمار کرتے ہین بادغیس ایک ولایت ہے وسیع اسفرائس
زمانہ مین شیراز مشہور ہے تو شیخ ایک قصبہ ہے ہرات ایک شہر ہے مشہور خواف ایک شہر ہی مشہور
جام مقام مشہور ہے ترشیز ایک شہر ہے مشہد مجید ایک ولایت ہے مشہور بیچ خراسان کے
کہ نصف ولایت خراسان مین داخل ہے جوین ایک ولایت ہے اور سابق مین بیچ بیہق کے
داخل تھا خبوشان ایک قصبہ ہے بیچ خراسان کے ترشیز ایک شہر ہے بیچ خراسان کے

جناباد ایک شہر ہی بیچ خراسان کے نواح مین ولایت ہے قہستان ایک ولایت ہی کہ قائن اور ترشیز وغیرہ
اوسکے متعلقات سے ہین بسطام ایک شہر ہے مختصر دامغان بیچ جوار بسطام کے ہے اصفہان معظم بلاد
ایران سے ہے زوارہ ایک شہر ہے اردستان ایک ولایت ہی مشتمل پچاس اور نو گاون کے کاشان
ایک شہر ہے جرفادقان ایک شہر ہے کرہ ایک قصبہ ہے خوانسار ایک موضع ہے فراہان ایک ولایت
ہے تفرش ایک ولایت ہے قم ایک شہر بڑے شہرون عراق سی تھا اب اسقدر آباد نہین ہے ساوہ
ایک شہر ہے ہمدان ایک شہر ہے ری ایک ولایت ہے طہران ایک شہر ہے دماوند ایک شہر ہے
کہ بنیاد اوسکی قدیم ہے سب شہرون عالم سے سمنان ایک شہر ہے استراباد ایک شہر ہے طبرستان
ایک ولایت ہی مازندران ایک ولایت ہی آمل ایک شہر ہی رستمدار ایک ولایت ہی گیلان ایک ولایت ہی قزوین
ایک شہر ہے آذربایجان ایک ولایت ہے تبریز بڑا زیادہ آذربایجان کے شہرون مین ہے اردبیل
ایک شہر ہے خلخال ایک شہر ہے اردوباد ایک شہر ہے مراغہ ایک شہر ہے فتح بیچ اقلیم پانچوین کے
وہ جانب مشرق سی امتداد پاکر اوپر وسط بلاد ترکستان اور ماوراء النہر کے گذرتا ہے اور چین کو قطع کرکے
اوپر شمال بلاد خراسان کے اور سجستان اور کرمان اور ہرات کے اور جنوب آذربایجان کے اور وسط ارمینیہ
کے اور بلاد روم کے اور جزائر یونان کے گذرتا ہی بعد اوسکے اوپر جنوبی ہیکل الزہرہ کے اور درمیان شہرون
اندلس کے ہوکر بحر اوقیانوس مین منتہی ہوتا ہے شیروان بیچ سابق زمانے کے نام ایک شہر کا تھا
اب کئی شہر اوس سے ملحق ہین اور بعض لوگ اصل شہر شیروان کو کہ قریب باب الابواب کے ہے
بیچ اقلیم چھٹی کے شمار کرتے ہین اور باقی اوسکے توابع کو بیچ اقلیم پانچوین کے باکرہ شیروان کی شہرت ہے
ہے علیان اور ارس شیروان کے شہرون سے ہین شماخی ایک شہر ہے قبلا ایک شہر ہی اران ایک
ولایت ہے برابر سغان کے تفلیس ایک شہر ہے اران سے گنجہ ایک شہر ہے بیلقان ایک شہر تھا
خوارزم ایک ولایت ہے ماوراء النہر ایک ولایت ہے شرقی اوسکے فرغانہ اور غربی خوارزم اور شمالی
تاشکند اور جنوبی اوسکے بلخ ہے سمرقند بڑے شہرون توران سی ہی کش ایک شہر ہے جنوب سمرقند کے
کشف ایک شہر ہے بخارا بلاد مشہور توران سے ہے فرغانہ ایک ولایت ہے کہ کنارہ معمورۂ عالم کے
واقع ہوئی ہے اوش ایک شہر ہے مرغینان ایک شہر ہے سات فرسنگ اندجان سی ہی سفرہ کوہستان
ہے نزدیک مرغینان کے اور بہت قربی رکھتا ہے خجند ایک شہر ہے قریب اندجان کو تاش

ایک شہر ہے قدیم فتح بیچ اقلیم چھٹی کے ابتداے اوسکی مشرق سے ہے اور شمالی دیار یاجوج اور ماجوج کے اور بلاد خاقان اوز کیماک اور اسفنجاب کے گذرتا ہے بعد اوسکے بعضے نواحی خوارزم سے اور حوالی خنلان سے شمال قسطنطنیہ کے اور ہیکل الزہرہ اور اندلس کو گذرکر بحر اعظم مین منتہی ہوتا ہے ترکستان سب بلاد ترک کو کہتے ہین حد اوسکی عرض مین جانب شرق سی اقلیم اول سی ہی اقلیم ساتوین تک اور اکثر انکے صحرانشین ہین فاراب ایک ولایت ہے جند ایک شہر مشہور تھا اب خراب ہے کاشغر ایک ولایت ہے ختن شہر ہے مشہور طراز سابق مین شہر تھا اب خراب ہے چکل ایک شہر ہے مشہور تاتار ایک قوم ہین ترک سے بیچ شرقی اس اقلیم کے رہتے ہین روس ایک گروہ ہین بیچ اس اقلیم کے بعراج ایک قوم بڑی ہے کہ اصل اونکی ترک ہے ڈاڑہی مونچہ نہین رکھتے کیماس ایک قوم ہین ترک سے غور بلاد ترک سے ہے انفجاب ایک شہر ہے بیچ شرقی ترکستان کے قسطنطنیہ ایک شہر مشہور ہے نہایت بڑا اور نام اوسکا استنبول ہے اور دار الملک سلاطین عثمانیہ کا ہے رومیہ ایک شہر ہے نہایت بڑا اقی مین شیشو یش ایک بڑا شہر ہے اور بعضے شلسوف اور کچھ لوگ شلشمون بہی کہتے ہین فرشتہ بلاد فرانج سے ہے فتح بیچ اقلیم ساتوین کے ابتدا اوسکی جانب مشرق سے ہے او پر بلاد یاجوج ماجوج کے گذرکر او پر بلاد کیماس اور آلان کو اور شمال بلاد خلج کے اور او پر جنوب بلاد ترخان کے گذرتا ہے اور اس اقلیم مین عمارت اور آبادی کمتر ہے بلغار ایک شہر ہے مشہور اوائل ہین بیچ فصل صیف کے شفق وہان غائب نہین ہوتی تھی اور کوتاہی دنکی بلغار مین چار ساعت تک پہونچتی ہے اور رات بیس ساعت کی اور پھر عکس اسکا ہوتا ہے صقلاب ایک ولایت ہے کہ بیچ غربی اقلیم چھٹی کے پڑتی ہی اور وہ اگرچہ ساتوین اقلیم مین داخل ہے لیکن تھوڑا چھٹی اقلیم سے بھی اوسمین ہے اور بعض لوگ رہنے والون اس دیار کو اقلیم سے خارج گنتے ہین یاجوج وماجوج ایک قوم ہین بہت کرا قصے زمین مشرق مین رہتے ہین اوس پار سد سکندر کے باطن الروم ایک موضع ہے جابلقا ایک شہر ہے نہایت مغرب مین پوشیدہ نرہے کہ ہر اقلیم مین امکنہ متعدد ہین اس مختصر مین جو مشہور ہین لکھے گئے اور ونکو قراین سے اور کلیات سے کہ پہلے بیچ تحقیق معرفت اقلیم کے واسطے تقریر ساعات دن کے گذرے ہین معلوم کرسکتے ہین اور جو مبحث فلک اور ارض سے ہم فارغ ہوئے

روس ایک اور شہر ہے بیچ اقلیم چھٹی کے

اب طرف مطلب متن کے جاتے ہین اور اون تغیرات ہوا کو کہ بنا بر اسباب ارضی کی ہوتی ہین بیان کرتے ہین جیسا کہ صاحب کتاب کہتا ہے اما مجاورۃ الجبال و البحار لیکن وہ اختلاف کہ حاصل ہوتا ہے ہوا مین بواسطہ ہمسایہ ہونے پہاڑ اور جنگل اور دریا کے فان الجبل متی کان فی ناحیۃ الجنوب پس تحقیق کہ پہاڑ جسوقت ہووے طرف جنوب شہر کے کان ہواء البلد ابرد ہوتی ہے ہواے شہر مذکور کی سرد زیادہ بسبب بہنے ہواے شمال کے کہ سرد اور خشک ہے اور بسبب نہ آنے ہواے جنوب کے کہ گرم اور تر ہے و متی کان فی ناحیۃ الشمال اور جسوقت ہو طرف شمال شہر کے کان اسخن ہوتی ہے ہوا اوس شہر کی گرم زیادہ بسبب بہنے ہوا جنوب کی کہ گرم ہے اور بسبب نہ آنے ہواے شمال کے کہ سرد ہے اور بھی وہ پہاڑ کہ طرف شمال شہر کے ہوتا ہے بسبب اوسکے مقابل ہونے کے آفتاب کو بہت گرم ہوتا ہے اور شعاع انعکاسی اوسکی گرمی اوس شہر کو زیادہ کرتی ہے بخلاف اوس پہاڑ کے کہ جنوب مین ہو کہ آفتاب سے مقابلہ نہین رکھتا ہے اسی سبب سے شعاع اوس سے منعکس نہین ہوتی اور وجہ مقابل ہونے پہاڑ شمالی کی آفتاب سے یہ ہے کہ ثابت ہوا ہے کہ مدار آفتاب کا جنوبی ہے پس مواجہہ اور سامنا اوسکا پہاڑ شمالی سے ہوتا ہے اور یہ امر سبب شدت تسخین کا ہے اس سبب سے کہ شعاع آفتاب کی ساتہ شعاع منعکس کی جمع ہوتی ہے شہر مذکور مین لیکن وہ پہاڑ کہ طرف غربی شہر کے ہو بہتر ہے اوس پہاڑ سے کہ شرقی مین ہوا اور وجہ بہتر ہونے پہاڑ مغربی کی یہ ہے کہ یہ باد دبور کو آنے نہین دیتا اور باد صبا کو آنے دیتا اور شہر مین روک رکھتا ہے اور شک نہین ہے کہ باد صبا بہتر ہے باد دبور سے اگرچہ دونون قریب اعتدال کے ہین اور اونکے اعتدال مین یہ امر کہا گیا ہے کہ جو سبب انکا درمیان جنوب اور شمال کے ہے طبیعت انکی بھی بین بین ہوتی ہے نہ اوپر طبیعت شمالی کے اور نہ اوپر طبیعت جنوبی کے اور اسی کو اعتدال کہتے ہین اور علامہ قرشی نے کہا کہ لائق یہ ہے کہ جو بیچ باب صبا اور دبور کے لفظ اعتدال کی واقع ہوتی اوس سے مراد یہ ہو کہ یہ دونون ہوا اوپر طبیعت اوس شہر کی ہوتی ہین کہ اون پر بہتی ہین اور متغیر نہین ہوتی اسلیے کہ فصل آفتاب کا طول مین مختلف نہین ہوتا پس وہ جگہ کہ یہ ہوائین وہان سے بہتی ہین اور وہ شہر کہ یہ ہوائین وہان گذرتی ہین ساتہ طبیعت اوس شہر کے کہ سبب ان ہواون کا ہے برابر ہے لہذا ان ہواون مین تغیر نہین ہوتا ہے اور اسی جہت سے نام انکا معتدل ہے نہ یہ کہ یہ ہوائین حقیقت مین معتدل ہین اور وجہ حقیقت نہین

معتدل ہونیلی یہ ہے کہ اسمین شک نہین ہے کہ مشارق یعنی جگہ طلوع کرنے آفتاب کی مختلف ہوتی ہین بسبب اختلاف ارض کے پس ہوائین کہ واقع ہوتی ہین بیچ ہر شہر کی وبجہت عرض شرق اوس شہر کے ہوتی ہین او رعرض ہر شہر کا باعتبار بعید ہونے اوس شہر کی خط استوا سے ہے اور ظاہر ہے کہ اس صورت مین احوال مشارق کی بسبب مقاربت او رمباعدت خط استوا سے کثیر الاختلاف ہے جیساکہ بیچ بیان اقالیم کے روشن ہوا ہے نہایت یہ کہ ہر اقلیم مشرق سے مغرب تک ایک طبیعت پر واقع ہے پس وہ ہوا کہ مثلا شرقی پہلی اقلیم سے بھی جہان تک جاوے گی طرف مغرب کے ایک طور پر رہیگی او راسیطرح اگر طرف غربی سے ہے اسواسطے کہ ہر اقلیم اول سے آخر تک ایک حال پر ہی بخلاف اوس ہوا کے کہ شرقی یا غربی دوسرے اقلیم سے بھی کہ وہ یقینا نسبت اسکے مخالفت رکھتی ہے بسبب متغائر ہونے طبیعت اقلیمون کے پس ہواے مغربی یا مشرقی کو مطلقا معتدل کہنا درست نہین آتا ہے اسواسطے کہ شرقی ہر اقلیم کا حکم جدا رکھتا ہے اسیطرح غربی اوسکا لیکن وجہ بہتر ہونی باد شرقی کی نسبت باد مغربی کے یہ ہے کہ شرقی اکثر اول دن مین بہتی ہے مصاحب حرکت آفتاب کی اور جو آفتاب بیچ اول عروج کے ہے اس ہوا مین اثر قوی کرتا ہے از روے تلطیف او رتعدیل و تحلیل فضول کے او ریہ امر سبب بہتری ہواے مذکور کا ہے بخلاف ہواے مغربی کی کہ جو آفتاب طرف مغرب کی جاتا ہے وہ ہوا اکثر مین حرکت کرتی ہے حرارت آفتاب سے او راس سبب سے کہ آفتاب بیچ غروب کے ہے اثر ضعیف اوسمین کرتا ہے او راس سبب سے غلظت ہوا مین باقی رہتی ہے اسی سبب سے ہواے مغربی مائل بسردی اور تری ہوتی ہے او ربہتا ہواے شرقی کا اکثر اول دن مین او ربہنا ہواے مغربی کا آخر دن مین اس سبب سے ہے کہ مادہ ریاح کا ابخرہ او رادخنہ ہین کہ صعود کرتے ہین اور واسطے تصفیہ بخار اور دخان کے حرارت قوی لازم ہے پس بیچ جس جہت کے کہ آفتاب ہوتا ہے پیدایش ابخرے کی وہان بہت ہوتی ہے مگر یہ کہ مادہ بہت او رشدید الاستعداد ہو واسطے تصعید کے اسواسطے کہ اس صورت مین تھوڑی حرارت کافی ہوتی ہے اور اس حالت مین ہونا آفتاب کا اوس سمت مین لازم نہین ہے پس ممکن ہے کہ آفتاب مشرق مین ہو او رباد مغربی حرکت کرے اور بالعکس جیساکہ دیکھا جاتا ہے یہ کمتر ہے کما لا یخفی اور وجہ دوسری بیچ بہتر ہونے ہواے مغربی کے نسبت شرقی کے یہ ہے کہ جو پہاڑ طرف مشرق شہر کے ہوتا ہے مانع پہونچنے شعاع آفتاب کو ہوتا ہے اوس شہر پر

اوسوقت تک کہ آفتاب سمت الراس پر آوے پس بخار کی حرارت قوی وہان واقع ہوتی ہی اور وہانکی
رہنے والون کو دفعتا انتقال ہوتا ہے برد قوی سے طرف حرارت قوی کی اور یہہ باعث تکلیف
طبیعت کا ہے بخلاف پہاڑ مغربی کے کہ وہان انتقال حر قوی سے طرف برد قوی کی نہین ہوتا اسواسطے
کہ برد اول غائب ہونے آفتاب مین قوی نہین ہوتا ہے پس پہاڑ مغربی بہتر ہوتا ہے اور مولف
نے پہاڑ مشرقی اور مغربی کو بیان نہین کیا بسبب ظاہر ہونے حکم کی اسواسطے کہ قیاس کرنیسے
اوپر شمالی اور جنوبی کے معلوم ہوسکتا ہے **فائدہ** باد شمالی سرد اور خشک ہے اور وجہ سردی کی
یہ ہے کہ ناحیہ شمالی مین سردی اور برف وہان بہت ہے جیسا کہ بیان اقالیم مین مذکور ہوا ہی پس
جو ہوا کہ وہان سے بہتی ہے اوسکی طبیعت کی کیفیت قبول کرتی ہے اور وجہ خشکی کی یہ ہے
کہ ابخرہ مائی اوسکے ساتھ نہین ملتی ہین اس سبب سے کہ گرمی اس طرف مین کم ہی اور تصعد
بخار کو گرمی درکار ہے دوسری وجہ یہ کہ اس طرف مین پانی جاری کمتر ہے بسبب غلبہ برودت کی
تمام برف بستہ ہوتا ہے اور تصعد بخار کو سیلان مادہ مین لازم ہے لیکن باد جنوبی گرم اور تر ہے
وجہ گرمی کی یہ ہے کہ وہ یا حوالی خط استوا سے بہتی ہی یا نزدیک قطب جنوبی سے پس اگر خط استوا
سے ہے یقینا گرم ہی بالذات بسبب گرمی کی اور اگر نزدیک قطب جنوبی زمین سی ہی شک نہین ہے
اسمین کہ وہ بالذات سرد ہے اسواسطے کہ دوری دونون قطب کی خط استوا سے برابر ہے اور تاثیر
فلک کی یہان برابر ہے لیکن جو ہوا وہان سے خط استوا پر گذر کر ہمکو پہونچتی ہے گرمی عارضی
حاصل کرتی ہے پس دونون صورت مین گرم ہوگی اگر کہین کہ یہ بات ہوا شمالی مین بھی ہوسکتی ہی
کہ جو خط استوا پر گذرتے ہی گرم ہوجاوے ہم جواب دینگے کہ گرمی اوسکی اس صورت مین مسلم
ہے لیکن ہم کنارے خط استوا کے واقع ہین ہماری حق مین وہ ہمیشہ سرد ہے اور گرمی اوسکی
خط استوا مین اس مطلب مین نقصان نہین کرتی ہی اسواسطے کہ حکم کیفیات کا نسبت ہمارے
ہوتا ہے لیکن وجہ تر ہونے ہوا جنوبی کی یہ ہی کہ پانی جاری اس ناحیہ مین بہت ہین اور حرارت قوی
جیسا کہ ہم کہچکے ہین اس سبب سے بخار اوس ہوا مین بہت ملتے ہین بالجملہ ہوا شمالی سخت
کرنے والی ابدان کی اور صاف کرنی والی حواس کی اور قوی کرنے والی دماغ کی اور نیک کرنیوالی
رنگ کی ہے لہذا اوسکی تعریف کرتے ہین اور ہوا جنوبی ارخا کرنیوالی اور ضعیف کرنے والی

ابدان کی ہے اور مکدر کرنیوالی حواس کی اور پیدا کرنے والی کسل اور ثقل کی ہی باد شمالی بمنزلہ سرد پانی کے اور باد جنوبی مانند گرم پانی کے ہے **فائدہ** بیچ بیان پیدا ہونے ہوا کے اور کہا گیا ہی کہ باد نام ہوائے متحرک کا ہے اور وجہ حرکت کی نزدیک حکیمون کے پانچ ہین ایک وہ کہ بسبب تاثیر آفتاب کے پانی اور مٹی سی بخار اور دخان نکلتے ہین اور جب طبقہ زمہریر مین پہونچتی ہین گرمی اون کی لوٹ جاتی ہی وہ ثقیل ہوکر پہرتے ہین اونکے نزول سے بسبب ثقل کی ہوا مین تموج ظاہر ہوتا ہی اسی تموج کو حرکت کہتے ہین دوسرے وہ کہ دخان تصاعد مین قوی ہوتا ہے اور گرمی اوسکی کرہ زمہریر سے نہین لوٹتی اور وہ کرہ زمہریر سے گذر کر کرۂ نار سی ملتا ہی اور اس سبب سی کہ کرہ نار کا ہمیشہ حرکت مین ہے بسبب حرکت فلک کے پس حرکت دوری فلک کی دخان متصاعدہ کو صدمہ دیتی ہے اور نیچے کو پھیرتی ہی اور جو وہ زور سے نازل ہوتا ہے ہوا کو بالضرور متموج کرتا ہے جیسے کوئی چیز زور سے پانی مین مارین پانی ہلتا ہے تیسری وجہ یہ کہ ابر سنگین ہوکر ہبوط کرتا ہی اور ہوا کو تموج دیتا ہے اور شاید کہ ابر حرکت کرے ایک جانب سے طرف دوسری کی بسبب عوارض کے پس ہوا کو حرکت مین لاتے چوتھی وجہ یہ کہ بیچ بعض اجزا کے ہوا کے تکاثف ہو جاتا ہے کوئی سبب سے اور جو تکاثف نام جمع ہونے اجزا کا ہے پس بالضرور وقت تکاثف کے اور جانب سے ہوا کھیچ آتی ہے اور حرکت کرتی ہے پانچوین وجہ یہ کہ ہوا بطریق جزر اور مد کے حرکت کرے مانند بحر کے لہذا لوگون نے کہا ہے کہ پانی اور ہوا دو بحر ہین اونمین فرق نہین ہے مگر اسقدر کہ پانی غلیظ ہے اور حرکت اوسکی ثقیل اور ہوا لطیف ہے اور حرکت اوسکی خفیف اور ہم لوگ کہ اہل شرع ہین اس بات پر ہین کہ ہوا وغیرہ سب امر حق سے مامور ہین اور ہوا جنود الہی تعالی سے ہی اور نیچے زمین کے محبوس ہی بقدر احتیاج کی عالم مین چھوڑتے ہین اور ساتھ اسکے حرکت ہوا کی ان اسباب مقدرہ سے کہ مذکور ہوے ہین اگر اونمین محصور نرکھین مطلب کی منافی نہین ہی **انتباہ** اگرچہ ذکر ریاح کا منفصل بحث ہوا کے کہ قبل بیان افلاک کے ہوا ہے مناسب تھا لیکن اس نظر سے کہ بعض چیزین کہ یہان مذکور ہوئی ہین اوپر پہچاننے افلاک کی اور خط استوا کے اور سوا اونکے موقوف نہین ذکر اوسکا بعد ذکر افلاک کی ذیل جبال مین مناسب زیادہ جانکر بیان کیا وسمّی کان البحری ناحیۃ الجنوب اور جس وقت ہووے دریا بیچ طرف جنوب

کوئی شہر کے کان ہواء البلد اسخن ہوتی ہی ہوا اوس شہر کی گرم زیادہ نسبت اوس شہر کے کہ دریا شمال
مین ہو اور نسبت شمال کی اسواسطے کی ہے تمنے تو گمان نہو کہ ہوا شہر مذکور کی اوس شہر کی ہوا سے
کہ مجاور دریا کی نہین ہی بھی گرم زیادہ ہے اسواسطے کہ یہ باطل ہی و متی کان فی ناحیۃ الشمال کان ابرد
اور جسوقت ہووے دریا بیچ ناحیہ شمال کی ہوتی ہے ہوا شہر مذکور کی سرد زیادہ پوشیدہ نہ رہے
کہ جو موضع کہ ہمسایہ دریا کے واقع ہے بالذات مرطب ہے جس سمت پر کہ ہو اسواسطے کہ ابخرہ بخاری
ہواے مجاور مین ملتی ہین اور اس سبب سے کہ بواسطہ ملنے بخار کے بیچ ہوا کے غلیظ ہو جاتا ہے
ہواے مذکور موثرات کی تاثیر سے جلد منفعل نہین ہوتی اسی سبب سے بعض لوگ ہواے مجاور
دریا کو معتدل کہتے ہین اور بیچ ہواے اوس موضع کے کہ جنوب اوسکے دریا ہو اوس ہی کہ بیچ
اوسکے شمال کے ہو فرق نہین کرتے ہین اور بعض لوگ اعتدال کو بیچ شہر جنوبی البحر کے لازم جانتے ہین
بسبب ٹوٹ جانے حرارت ہواے جنوبی کے اختلاط ابخرہ باردہ مائیہ سے اور غلبہ برودت کا
بیچ شہر شمالی البحر کے واجب معلوم کرتے ہین بسبب اعانت کرنے برودت بخار کی ہواے شمالی کو
لہذا اور شارح اوپر قول ماتن کے اس مقام مین کہ و متی کان البحر فی ناحیۃ الجنوب کان ہواء البلد اسخن
سخن کرتے ہین لیکن حق یہ ہی کہ وے لوگون نے مراد ماتن کو معلوم نہین کیا اور اوپر باریکی کلام اوس
مدقق کے مطلع نہوے اور وہ یہ ہے کہ ثابت ہو چکا ہے کہ فعل اور اثر حار کا نسبت بارد کے قوی
زیادہ ہے پس باد جنوبی کہ حار ہے اگرچہ اوپر دریا کے گذر کرے اور اعتدال قبول نہ کیے ہوے
شہر مین پہونچتی ہے لیکن بہت ابخرہ دریا سے اس ہوا مین ہمیشہ آتے ہین اور ساتھ اوسکے
بسبب حرارت ذاتی کے بیچ ہواے اس شہر کے کہ بسبب اختلاط ابخرے کے غلیظ واقع
ہوا ہے اور تاثیر سے عاصی ہے یعنے اثر کو خوب قبول نہین کرتی تاثیر خوب بھی کرتی ہے
اور اثر اوسکا کہ حرارت ہے بیچ ہواے مذکور کے بسبب غلظ قوام کے دیر تک رہتا ہے نہ یہ کہ
فقط ہونا دریا کا بیچ سرحد جنوب کے زیادہ کرنیوالا گرمی کا ہوتا ہے اسواسطے کہ یہ بدیہی البطلان ہی
لیکن دریا کہ بیچ ناحیہ شرقی کے ہو ترطیب کرتا ہے فقط اور غربی ترطیب کرتا ہے ساتھ تغلیظ کی
فائدہ کہ پانی بحر یعنے دریاے شور کا بہ تحقیق مجفف اور مییبس ہے پس ہواے موضع اوسکے
مجاور کی کسطرح مرطب ہوگی کہینگے ہم کہ پانی دریا کا اگرچہ مییبس ہے اسواسطے کہ اجزاے

بورقی ارضی سے مرکب ہوا ہے لیکن بخار اوسکا مرطب ہے اسواسطے کہ بخار دریا کا اجزای مائی ہین کہ اجزاے ارضی سی جدا ہوکر صعود کیا ہے اسی سبب سے کہ پانی مینہ کا شیرین اور مبرّ ہے لانہ بخار متصاعد من البحار ویجتمع فی الزمھریر فینزل او یہوا نتکاثف ویستحیل الی الماء واما التربۃ لیکن وہ اختلاف کہ حاصل ہوتا ہے ہوا کو بہ سبب ہمسایہ ہونے زمین کے حال اوسکا بھی باعتبار رخاوت اور صلابت ارض کی مختلف ہے فان الصخریۃ ایبس یس تحقیق کہ زمین پتھریلی خشک زیادہ ہے اسواسطے کہ سخت زمین سی بخار کم نکلتا ہے بہ سبب عدم تداخل بہت پانی کی اوسمین والطینیۃ ارطب اور زمین خاکی رطوبت ناک زیادہ ہی بہ نسبت صخری کے جاننا چاہیے کہ مٹی شہرونکی بیچ تغیر کرنے ہوا کے اور ریاح کے اور میاہ اور نباتات کے بھی دخل رکھتی ہے بلکہ بیچ حیوان کی بھی تاثیر کرتی ہی اور مؤلف نے انہین دو پر قصر کیا ہے اس سبب سے کہ اور زمینون کو ان پر قیاس کرین جیساکہ معلوم ہے کہ زمین کبریتی مجفف اور مسخن ہی اور اسی طرح زمین ریگی یعنی ریت والی اور شورہ زاری یعنے شورہ کی قریب کبریتی کے ہے اور نزی مرعب اور متعفن ہے اور نزی بنون مفتوح بامکسور اور زاے معجمہ مکسور اور یاے نسبت کے اوس زمین کو کہتے ہین کہ پانی اوسمین نزدیک ہوا اور گڑھے بھرے پانی سی وہان بہت ہون القسم الثانی فی الماکول والمشروب قسم دوسری اسباب ضروری سے ثابت ہے بیچ بیان خوردنی اور نوشیدنی کے اور وجہ انکے ضروری ہونے کی یہ ہے کہ بدن ہمیشہ تحلیل مین ہے اسباب محللہ داخلی اور خارجی سے اور غذا بدل ما یتحلل ہوتی ہے اسواسطے کہ اگر غذا نہ پہونچے بدن پیدا نہو قطع نظر بقاے بدن سی پس اضطرار اوسکی طرف لازم ہے لیکن اضطرار طرف مشروب کے اس سبب سے ہے کہ پانی مددگار غذا کا ہے بیچ طبخ اور ترقیق اور تنفیذ غذا کے پس پانی بھی متمم امر غذا کا ہے اور حاجت طرف اوسکے بھی ضروری ہی اور جانتے ہین کہ پانی اکیلا غذا نہین ہوتا ہے لیکن طعام مین ملکر غذا ہوتا ہے جیساکہ آگے اس سے کہہ آئے ہین ثم اعلم ان ماسوی الماء من الاشیاء التی ترد علی البدن و یجری بینہما فعل وانفعال جان تو کہ تحقیق جو چیز کہ سواے پانی کی ہے اون چیزون سے کہ وارد ہوتی ہین اوپر بدن کے یعنے بیچ معدے کے اور جاری ہوتا ہے درمیان بدن کی اور اوس وارد کے فعل اور انفعال ینقسم الی غذاء مطلق تقسیم ہوتی شے وارد بسبب تغیر کے

اور نہووے تغیر کے طرف غذاے مطلق کہ وہ دوا ر معتدل او ر طرف دواے معتدل کی وہ غذا ر دوائی اور طرف غذا ر دوائی کی وہ غذا ر مطلق اور طرف غذائی مطلق کی وہ ہی کی اور طرف دوائی سمی کی وہ سم مطلق اور طرف سم صرف کے یہ چہہ قسم ہوئی ہین کہ بیان ہر ایک کا کیا جاتا ہے ساتہ اور فائدون کو اما الغذاء المطلق فهو الذی یتغیر عن البدن لیکن غذا صرف پس وہ ہے کہ شان اوسکی سے ہو کہ متغیر ہوتی ہے بدن سے یعنے تاثیر حرارت غریزی بدن سے صورت غذائی کو خلع کرکے صورت خلطی کو قبول کرتی ہے بعد اوسکے صورت عضوی کو ولا یغیرہ اور متغیر نہین کرتی بدن کو وہ تغیر کہ مجری طبعی سی خارج ہو و تنبیہ بہ اور مشابہ ہوتی ہی بدن سے یعنے بدل ما یتحلل او جزو بدن ہوتی ہے مثال اوسکی روٹی ہے اور گوشت اور سوا انکے اور تاثیر غذاے مطلق کی ماکول ہو یا مشروب فقط مادہ سے ہوتی ہے اور جاننا چاہئے کہ مادہ حقیقت مین فاعل نہین ہے اسواسطے کہ وہ قابل ہے لیکن اس سبب سے کہ مادہ قبول کرتا ہے صورت عضو کو اور بدل ہوتا ہی عضو متحلل کا اور زیادہ کرتا ہی عضو کو سن نمو مین نسبت فعل کی طرف مادے کے کی ہے اور اوسکو فاعل نام رکھا بطریق مجاز کے ورنہ حقیقت مین امور مذکورہ انفعال ہین فعل نہین ہین کما لا یخفے **فائدہ** اگر کہین کہ جو چیز اثر کرتی ہی مادے سے و کیفیت سے بھی اثر کرتی ہے یقیناً اسواسطے کہ جو غذا سے خون صالح پیدا ہو مثلاً بالضرور بدن کو گرم کریگا پس حصر کرنا تاثیر غذا کا بیچ مادے کی ثابت اور درست نہو جواب اسکا یہ ہی کہ حکم کرنا بتاثیر کیفیت کی اوس سی مخصوص ہی کہ وہ چیز اوپر صورت نوعی اپنی کی باقی رہی اور کون اور فساد اوسپر طاری نہو اور ساتہ اسکے تاثیر کرے بدن مین اور یہ بیچ غذاے مطلق کی نہین ہوتا اسواسطے کہ صورت کیلوسی جب تک نہین چہوٹتی صورت خلطی کہ علت گرمی بدن کی ہے پیدا نہین ہوتی اور یہ تاثیر مبحث سے خارج ہے اور خون گرم زائد کہ گرم غذا سے پیدا ہوتا ہے اور خون سرد کہ بارد غذا سے پیدا ہوتا ہے اور کیفیت حار اور بارد کو پیدا کرتے ہین اون کو بھی اسی پر قیاس کرین کہ پیدا ہونا کیفیت کا اس حیثیت سے معتبر نہین ہی واما الدواء المعتدل فهو الذی یتغیر عن البدن ولا یغیرہ لیکن دواے معتدل پس وہ ہے کہ بعد ورود بدن کے متغیر ہو حرارت بدن سے اور متغیر نکرے بدن کو بالکل کما علیہ الاکثر یا تغیر معتد بہ نکرے کما علیہ البعض ولا تشبہ اور مشابہ بدن کے نہو یعنے جزو بدن کی نہو اور جاننا چاہئے کہ اوپر دوای معتدل کے لفظ دوا کی فقط

بدون قید لفظ معتدل کی اطلاق نہین کرتے ہین اور اگر کرین مجاز ہے اسی سبب سے اوس پتھر کو
کہ اوپر شکل کشتی کے بنایا ہو سفینہ سنگ کہتے ہین ساتہ اضافت کے طرف پتھر کے اور اکیلے فقط
سفینہ کی اوسپر اطلاق نہین کرتی اور نہ اطلاق کرنا لفظ اکیلی دوا کا بدون قید کے اوپر دوا ے معتدل
کے اسواسطے ہے کہ دوا اوسکو کہتے ہین کہ بعد ورود کے مصلح بدن کی کوئی اثر معتد بہ پیدا کرے زیادہ
اوسپر کہ بدن کو تہا اور یہ معنی دوا ے معتدل مین مفقود ہے جیسا کہ معلوم ہوا پس مجموع دوا ے
معتدل ایک نام ہے وضع کیا واسطے اوس چیز کے کہ صفت اوسکی گذر گئی ہے اور وہ چیز نہ غذا
مطلق ہے اور نہ دوا ے مطلق اور نہ غذا ے دوائی اور نہ دوای غذائی اور نہ دوا ے سمی اور نہ سم مطلق
مثال دوا ے معتدل کی اور لازمہ دوا ے معتدل اور غذا ے مطلق کا وہ ہے کہ تناول اونکے سے
تغیر معتد بہ یعنے ایسا تغیر کہ ظاہر ہو جس مین واقع نہین ہوتا ہے باوجود کثرت مقدار کے اور تکرار کہانے کے
اور اسی سے فرق کرتے ہین ان مین اور اوس دوا مین کہ گرم یا سرد ہے درجہ اول مین مثلاً جیسا کہ اس
مبحث کے آخر مین بیچ بیان درجات کی جو کہا جاوے گا واما الغذاء الدوائی فہو الذی یتغیر عن البدن
لیکن غذا ے دوائی نہیں وہ ہے کہ متغیر ہو حرارت بدن سے بعد ورود کے اور ہمین و یغیر اور بدن کو
متغیر کرے ویکون اخر شانہ تغیرہ عن البدن اور آخر امر اوسکا یہ ہو کہ متغیر ہو جاوے بدن سے و یشبہ
اور مشابہ ہو بدن کے یعنے جزو بدن کا ہوا ور تاثیر غذا ے دوائی کی مادے اور کیفیت سے ہی ×
ہوتی ہے معاً بسبب تاثیر اوسکے مادے سے غذا کہتے ہین اور بسبب تاثیر کیفیت سے
دوا شک نہین ہے کہ وہ ساتہ اس امر کے کہ بدل ما یتحلل ہوتی ہے بدن مین بہی فعل کرتی ہے
کیفیت سے مثال اوسکی کاہو ہے اور ماء الشعیر اسواسطے کہ یہ دونون غذا اعضا کی ہوتی ہین اور ساتہ
اسکے تبرید بھی کرتے ہین اسلیے کہ خون انسے جو پیدا ہوتا ہے سرد اور تر ہے نسبت آدمی کی اسی سبب سے
تسکین سوزش بدن کی کرتے ہین **فائدہ** جو اثر کرتا ہے مادے اور کیفیت سے اگر تاثیر مادے
کی غالب ہے اوسکو غذا ے دوائی کہتے ہین اور اگر تاثیر کیفیت کی غالب ہے اوسکو دوا ے غذائی
کہتے ہین اور انقلاب جوہر غذا ے دوائی کا اور انخلاع اوسکے صورت کا تہوڑے زمانے مین ہوتا ہے
بسبب غلبہ غذائیت کے اسواسطے کہ غذا کی شان سے آسانی انقلاب جوہر کا اور انخلاع صورت کا ہے
بخلاف دوا ے غذائی کے کہ بسبب غلبہ دوائیت کے انقلاب اور انخلاع اوسمین آسانی سے نہین ہے

اور حقیقت مین یہ دونوں ایک ہین تھوڑی تفاوت سے اسی واسطے مولف نے غذاے دوائی پر
قصہ کیا اور دواے غذائی نہین کہا اشتباہ اگر مین کہ شک نہین ہی کہ کاہو مثلاً جب خون ہوتا ہے
صورت کاہو کی منخلع ہوتی ہے اور جب صورت نہ رہی کیفیت کہ تقاضا صورت سے حاصل
ہوتی تھی کیونکر رہ سکتی ہے اسواسطے کہ وجود معلول کا بدون علت کے محال ہی اور اس تقدیر پر
لازم آتا ہے کہ خون حاصل ہوا کاہو سے فرق نرکھے اوس خون سے کہ بیگن سے حاصل ہو
جواب اسکا یہ ہے کہ اجزاے دوائی بیچ غذاے دوائی کے اپنی صورت پر باقی رہتی ہین
باوجود استحالہ کیلوس کی ساتھ اخلاط کے اور اسی سبب سے کیفیت اوسکی بھی باقی رہتی ہے پس
خون کہ کاہو سے پیدا ہوتا ہے لامحالہ طرف سردی کے مائل ہوگا اور خون بیگن کا مائل بہ گرمی
ہوگا لیکن خون مذکور کہ مرکب ہے اجزاے دوائی سے جسوقت جرم عضو کا اجزاے دوائی کہ اونکی
شان سے نہ مشابہ ہونا ہے عضو سے اوسیطرح باقی رہتے ہین اوپر عضو کے ملصق ہوے
اور یہ التصاق مانند اوس التصاق کے ہے کہ غذا عضو سے ملصق ہوتی ہے بیچ مرض ترہل کے
نہایت یہ ہے کہ ترہل مین علت اوسکی ضعف قوت عضو کا ہی اور یہان ردی اور عاصی ہونا مادے کا
اور اوس سبب سے کہ اجزاے مذکور بہت قلیل ہین باعث تہیج کے نہین ہوتے اور جواب
دوسرا یہ ہے کہ ہوسکتا ہے کہ باوجود بطلان صورت غذاے دوائی کے کیفیت اوسکی باقی رہی بیچ خون
کے اسواسطے کہ ثابت ہوا ہے کہ بیچ مرکبات کی صورت تابع ہوتی ہی اور کیفیت متبوع پس بطلان صورت سے
بطلان اوسکی کیفیت کا نہین ہوتا بخلاف بسائط کے جیساکہ بحث ارکان مین بیان ہوچکا اور
جو کہتے ہین کہ وجود معلول کا بدون وجود علت کے محال ہی مراد اوس سے ایجاد ہے یعنے معلول
بدون علت کے وجود مین نہین آتا نہ یہ کہ بقاے ہر علت کا واسطے بقاے ہر معلول کی شرط ہو
مثلاً نجار علت موجود کرنے سریر کا ہے اور بقاے سریر کا اوسپر موقوف نہین ہی پس ہوسکتا ہے
کہ صورت باطل ہوا اور کیفیت اوسکے مادہ مستحصلہ مین باقی ہو بالجملہ ظاہر ہے کہ جو شخص کہ اغذیہ
لطیفہ کے کھانے کی عادت کرے اعضا اوسکے نرم اور سست ہوتے ہین اور جو شخص کہ اغذیہ
غلیظہ کا عادی ہوا اوسکے اعضا سخت اور غلیظ ہوتے ہین اور یہ نہین ہے مگر بہ سبب باقی رہنے
کیفیت اغذیہ مذکورہ کے بیچ خون متحصلہ کے کما لا یخفے واما الدواء المطلق فھو الذی یتغیر عن البدن

وغیرہ لیکن دواے صرف پس وہ ہے کہ متغیر ہو حرارت بدن سے بعد وارد ہونے کے اور متغیر کرے بدن کو اپنی کیفیت سے پس اگر گرم ہے گرمی پیدا کرے اور اگر سرد ہے یا تر یا خشک سردی یا تری یا خشکی کو پیدا کرے باعتبار شدت اور قوت کیفیت کے و یکون آخر شانہ تغیرہ عن البدن اور ہووے آخر کام اوسکا کہ متغیر ہوں سے اور باطل ہو جاوے تغیر اوسکا من غیران تتشبہ بہ بدن اسکے کہ مشابہ ہو بدن کے یعنی دواے مطلق سے خون نہیں حاصل ہوتا ہے تو بدل ما یتحلل کا ہو مثال اوسکی مرچ اور دارچینی وغیرہ ہیں **فائدہ** شارح قانون لکھتا ہے کہ بیچ دواے مطلق کے اور مطلق دوا کے فرق ہے اسواسطے کہ اگر لفظ دوا کی فقط اطلاق کریں مطلق الدوا مراد اوس سے مفہوم ہوتا ہے اور داخل ہوتی ہے اوس میں دواے غذائی اور دواے سمی لیکن دواے مطلق بسبب مقید ہونے لفظ دوا کے ساتھ لفظ مطلق کے مخصوص ہے ساتھ معنی مقید مذکور کے اور اوسکے مفہوم میں دواے غذائی اور دواے سمی داخل نہیں ہوتی اور لائق یہ ہے کہ دواے معتدل بھی بیچ مطلق الدوا کے داخل ہو اور مانند دواے مطلق کے اکیلی ہو پس اوسپر لفظ فقط دوا کی اطلاق نہیں کرتے ہیں اور اگر اطلاق کریں مجاز ہوگا جیسا کہ اوسکے محل میں بیان ہو گیا اما الدواء السمی فہو الذی تغیر عن البدن وغیرہ و یکون آخر شانہ افساد البدن لیکن دواے زہردار پس وہ ہے کہ متغیر ہو حرارت بدن سے بعد وارد ہونے کے اور متغیر کرے بدن کو کیفیت سے اور ہو آخر کام اوسکا فاسد کرنا بدن کا اگر کھائی جاوے مقدار شربت کے اور ساتھ اسکے مقرون باصلاح نہو یعنی اوسکی مصلح کے ساتھ نہ کھائی گئی ہو اور معتاد بھی نہو مثال اوسکی افیون اور فرفیون اور سقمونیا وغیرہ ہیں اور اوسکو دواے سمی اس سبب سے کہتے ہیں کہ وہ مارنے والی ہے مانند زہر کے لیکن قتل اسکا کیفیت سے ہے اور قتل زہر کا صورت نوعیہ سے ہے اور اس جگہ اعتراض کرتے ہیں کہ اطبا نے واسطے ادویہ سمیہ کے بھی اوزان مقرر کیے ہیں اور یقیناً مقدار شربت معین انکا ہوا کرتا ہے اسواسطے کہ بیچ چوتھے درجے کے ہیں اور حال یہ کہ یہ امر یعنے قتل وظیفہ اور طریقہ صناعت طب سے خارج ہے پس کیونکر درست ہے جواب اسکا یہ ہے کہ بیان کرنا دواے مذکور کا واسطے اوس شخص کے ہے کہ مزاج اوسکا مشاکل اس دوا کی ہو جیسے فرفیون واسطے محرور کے اور کافور واسطے مبرود کے اور اگر کہیں کہ آگے آویگا کہ مقرر کرنا

آثار کا اور مقدر کرنا مقدار کا منتظر معتدل المزاج کے ہوتا ہے پس یہ توجیہ صادق نہین آتی ہی
ہم کہین گے کہ تخمین کرنا امور مذکور کا بقیاس معتدل المزاج کے امر اکثری ہے ورنہ بعض مقدار
شربت بہ نسبت امزجہ قوی اور ضعیف اور موافق اور مباین ماکول کی بھی لحاظ کیا ہے اور احتمال ہے
کہ معین کرنا مقدار شربت کا بیچ حق اوس شخص کے کہ چوتھے درجے مین ہوا سی قبیل سے ہو اور
جواب دوسرا یہ ہے کہ ہوسکتا ہے کہ قتل اوس دواے سمی کی شان سے ہو کہ جو آخر چوتھے درجے مین
ہو اور مستعمل تراکیب مین کم ون سے ہو لیکن یہ جواب ضعیف ہے جواب باصواب یہ ہے
کہ ہم نہین مانتے ہین اس امر کو کہ مقرر کرنا مقدار شربت کا صرف واسطے استعمال کے ہوتا ہی اسواسطے
کہ ہوسکتا ہے کہ واسطے احتراز کے ہو اور صناعت طب مین حفاظت ضرر کا استعمال کوئی چیز کے
ہوتا ہے یا احتراز کرنا کوئی چیز سے بس احتمال ہی کہ مقدر کرنا شربت کا بیچ ادویہ سمیہ کے واسطے
استمرار کے ہو نہ واسطے استعمال کے اور اگر کہین کہ ہم بیچ تراکیب متقدمین کے پاتے ہین کہ ادویہ
مذکورہ کا تمام شربت واسطے استعمال کے لکھا ہے پس یہ توجیہ بھی درست نہین ہی ہم کہین گے
کہ ادویہ مذکورا غلب ہے کہ ساتھ مصلح کے تراکیب مین مستعمل ہوئی ہون اور جو ادویہ سمیہ کہ
بالکہ زہر صرف ساتھ مصلح کی استعمال کیجاوین حکم اونکا قائم نہین رہتا ہے کما لا یخفے اور جانین کہ مجوین
متقدمین واسطے اطلاع کی اوپر ماہیت اشیا کے سب چیزون کو کام مین لائے ہین اور ضرر سموم
کا بعد استعمال کی تریاقات مجربہ مین دفع کیا ہے اور بسبب استعمال اتفاقی کی بھی مطلب حاصل
کیا ہے اور اس زمانے مین کہ مخالفت بیچ بعض اشیا کے از روے آثار کے محسوس ہوتا ہی
تاثیر زمانے سے ہے اور بھی ہوسکتا ہے کہ خاصیت اور اثر بیچ باب دوا کے ضبط کی گئی ہو
مطلقاً اور حال یہ کہ وہ خاصیت یا اثر اوس دوا کے تازہ سے خاص ہو یا اثر اوسکا اوسی اقلیم
مین محصور ہو یا موقوف ہو اسپر کہ اپنے جمنے کے موضع سے انتقال کرے جیسا کہ اس قوم
کی کتابون سے ظاہر ہے لیکن جو کچھ بیچ کتابون سلف کے مضبوط کیے گئے ہین شک نہین ہے
کہ تناول کرنا اوسکا خاص اوسی زمانے سے ہے اس زمانے مین نچاہیے وہ مقدار استعمال
کرنا اسواسطے کہ آدمی اگلے قوی القوے اور عظیم الجثہ ہوتے تھے اور اختلاف اوزان شربت
کا بیچ حق ایک دوا کے پایا جاتا ہے بھی اسی سے دریافت کرین کہ احوال معتدل مزاجون کا

بھی مخالف ہوتا ہے وہ معتدل المزاج کہ جثہ بزرگ رکھتا ہے قیاس اوسکا ساتہ معتدل المزاج
صغیر الجثہ کے موافق نہ آوے گا فافہم واما السم المطلق فھو لا یتغیر عن البدن ولیفسدہ لیکن زہر
صرف پس وہ ہے کہ متغیر نہو حرارت بدن سے یقیناً اور فاسد کرے بدن آدمی کو اپنی صورت
نوعیہ سے بشرط عدم اصلاح اور عادت کے ورنہ مشہور ہے مصرع کارشکر میکند چون زہر
عادت میشود مثال سم مطلق کی نیش ہے اور مانند اسکے اور قید بدن انسان کی اس سبب
سے ہے کی ہے کہ بعضے زہر نسبت بعض حیوانون کے غذا ہے مانند نیش کے واسطے
چوہے کے اور یہ ساقط ہے اعتبار سے اسواسطے کہ ہمارا کلام انسان مین ہے نہ غیر انسان مین
اور گمان نہو کہ مراد عدم تغیر سم کا بدن سے نہ گرم ہونا اوسکا ہے بیچ بدن کے بسبب فعل
حرارت غریزی کی اوسمین اسواسطے کہ اکثر زہر اوس قبیل سے ہین کہ جب تک بیچ بدن کی حرارت غریزی
سے گرم نہین ہوتی تاثیر نہین کرتی پس مراد عدم تغیر سے یہ ہے کہ صورت طبیعی اوسکی
متغیر نہین ہوتی ہے لیکن بعض زہر اس قبیل سے ہین کہ بدون گرم ہونے کے عمل کرتے ہین
بمجرد وارد ہونے کے بدن پر بلکہ بمجرد بو کے مانند ہلاہل کی اور بعضے بمجرد دیکھنے کے جیساکہ بیچ باب
حیات کے حکایت کیا گیا ہے **فائدہ** اگر کہین کہ بیچ حد سم کے افساد بدن کا مضبوط ہی اور حال
یہ کہ بعضی جگہ مین اوس سے اصلاح ظاہر ہوتی ہے جیساکہ حکایت کیا گیا ہے کہ ایک شخص کو
افیون دی تھی پیچھے اوسکے سانپ نے اوسکو کاٹا سانپ کے زہر نے ہلاک افیون سے نجات دی
اور اسی طرح قرشی نے نقل کیا کہ مجکو سرسام گرم تہا اس درمیان بچھو نے کاٹا فوراً افاقہ ظاہر ہوا
اور اسیطرح مبروص کو نیش کھلایا تہا برص اوسکا دور ہو گیا پس تعریف زہر کی منتقض ہوتی
جواب اسکا یہ ہے کہ افساد سم کا بدن کو شرط کیا گیا ہے بہت شرطون سے مانند عادت نہونے کی
اور نہ اصلاح کرنے کے اور سوا انکے پس افساد مین بھی خالی ہونا مضاد و مخالف کا قبل استعمال
کے شرط ہوا اسواسطے کہ اگر پہلے کوئی امر مہلک کہ ضد اوس زہر کے ہے ظاہر ہوا ور پیچھے اوسکے
استعمال سم کا ہو پس ہوسکتا ہے کہ سم مذکور نسبت ضدیت کے رفع تکلیف اوس امر مہلک کی
کرے اور اصلاح بدن کی سم سے بالعرض ظاہر ہو نہ بالذات اور ہمارا کلام آثار ذاتی مین ہے نہ
بالعرض مین اور سم بالذات مفسد ہے نہ مصلح فتامل **انتباہ** بیان کیفیت تاثیر مؤثرات ماکولہ

اور مشروبہ کا مفصلاً یون ہے پوشیدہ نرہے کہ جو چیز ماکول ہو یا مشروب جسم ہے اور ہر ایک جسم
مرکب ہے مادہ اور صورت سے اور کیفیات اوسمین لازم ہین اسواسطے کہ مادہ اور صورت جوہر ہین
اور کیفیات اعراض اور بعض کیفیات صورت سے علاقہ رکھتے ہین مانند حرارت کے نار کو
اور بعضے مادہ سے علاقہ رکھتے ہین مانند یبوست کے نار کو اور یہ مقدمہ بیچ مبحث ارکان کے
مفصل گذر چکا ہے بالجملہ تاثیر جسم مذکور کی بیچ آدمی کے یا صورت سے ہے یا مادہ ہی یا کیفیت
سے یا صورت اور مادہ سے یا صورت اور کیفیت سے یا مادے اور کیفیت سی یا تینون
سے یعنے صورت اور مادہ و کیفیت سے اور قرشی نی بیچ شرح کے لکھا ہے کہ مبحوث
حق یہ ہے کہ فعل ادویہ کا مطلقاً صورت نوعیہ سے ہے مگر جسکا فعل مجرد صورت کی یعنے
اکیلی صورت سے ہے اوسکو فاعل بجملہ جوہر کہتے ہین اور جسکا فعل بواسطہ کیفیت کے
ہے اوسکو فاعل بکیفیت کہتے ہین اور ممنوع نہین ہے کہ فاعل بصورت فاعل بکیفیت بھی
ہو لیکن فعل اوسکا غیر اسکے فعل کے ہے لامحالہ جیسے سقمونیا اسہال کرنی ہی صورت سے اور
تسخین کرنی ہی کیفیت حارہ سے لیکن فعل بمادہ خاص ساتھ غذا کے ہے غذاے مطلق ہو
یا غذاے دوائی اور مثالین ہر ایک کی آتی ہین جان تو کہ اگر تاثیر فقط کیفیت سے ہے دواے
مطلق کہتے ہین نظیر اوسکی سونٹھ ہے اور اگر مادے فقط سے ہے غذاے مطلق کہتے ہین
مثال اوسکی گوشت اور گیہون اور اگر فقط صورت نوعیہ سے ہے ذوالخاصیت کہتے ہین اور یہ
دو قسم ہے ایک وہ کہ موافق مزاج انسانی کی اور مددگار حیات کی ہو یس اگر وہ چیز مفرد ہے فادزہر
کہتے ہین نظیر اوسکی حجر التیس ہے اور اگر وہ چیز مرکب ہے تریاق کہتے ہین مثال اوسکی تریاق کبیر ہی
دوسری وہ کہ مضاد اور مخالف مزاج کے ہو اور مفسد بدن کی اوسکو سم مطلق کہتے ہین مثال اوسکی
اقسام سموم کے ہین جاننا چاہیے کہ تاثیر سموم کی بیچ بدن کی پیدا کرنا سمیت کا کہ پہل اوسکا قتل اور ہلاکت ہی
اکیلی خاصیت نوعیہ سی ہی قطع نظر اوسکی کیفیت سے ساتھ اسکے کہ کوئی سم خالی کیفیت سے نہین ہی اسواسطے
کہ وہ جسم ہے اور جسم کو کیفیات لازم ہین کما مر اور دلیل اس امر پر کہ تاثیر سم کی از روے قتل کی صورت
نوعیہ سے ہے نہ اوسکی کیفیت سے یہ ہی کہ بیشک فعل نار کا اور حرارت اوسکی قوی زیادہ ہے
مرکبات حارہ سے ہین اسواسطے کہ نار بسیط ہے اور قوت بسیط کی اقوی ہوتی ہی اور ساتھ اسکے

دیکھا جاتا ہے کہ شدت تکلیف شرب سموم کی بہت درجے قوی زیادہ ہے آگ کی جلنے سے جیسا کہ کہا گیا ہے کہ بعضے زہر مجرد سونگھنے کے قتل کرتے ہیں اور بعضے مجرد دیکھنے کے اور احراق نار کا اگرچہ عام ہو اس مرتبے کو نہیں پہونچتا ہے اور بھی ملاقات آگ کی ایک موضع کی بدن سے تمام بدن میں حرقت اور سوزش کو نہیں پہونچاتی ہے بخلاف سم خارجی کے مانند لسع سانپ اور لدغ عقرب کے کہ فوراً تمام بدن میں منتشر ہوتا ہے اور بھی دیکھا جاتا ہی کہ گرم چیز کے تناول سے نبض عظیم ہوتی ہی اور گرمی لمس میں ظاہر ہوتی ہے بخلاف ملسوع کی کہ نبض صغیر اور سردی ملمس کی اوسکو لازم ہے پس ان سب باتون سے ثابت ہوا کہ فعل سم کا خاصیت سے ہے نہ کیفیت سے اور سموم مشروبہ کو اوپر سم لسع افاعی وغیرہ کی قیاس کرین اور جانین کہ فرفیون اور سم افعی کا اور سم عقرب جرارہ کا گرم ہین اور افیون اور سم عقرب غیر جرارہ بارد ہین اور اس مقام مین اعتراض کرتے ہین کہ جو ثابت ہوا کہ کوئی جسم کیفیت فاعلیہ سے خالی نہین ہے اور کیفیت فاعلیہ یقیناً فاعل ہے پس نسبت فعل کی نسبت بعض اشیا کی جیسا کہ گذر اہے کہ مجرد صورت کے عمل کرتے ہین لغو ہی جواب اسکا یہ ہے کہ ہر چیز سے فعل معتد بہ مقصود ہوتا ہے اور نسبت فعل کی طرف اشیا کے اوسی نظر سے کرتے ہین گرمی اور سردی کیچ بعضی دوائین ذوالخاصیت مین ہے لائق اعتبار کی نہین ہی اسواسطے کہ عمدہ اونکے فعل سے وہی ہی کہ خاصیت یعنی صورت نوعیہ سے متعلق ہو مثلاً قتل کہ سم مجفف کی شان سے ہی مقصود اوسکے وجود سے وہی قتل ہی اور آثار اوسکی کیفیات کی اعتبار سے ساقط ہین لیکن ہو سکتا ہے کہ بعض اشیا سے آثار مختص صورت کے ساتھ آثار مختص کیفیت کی ملحوظ ہون اور اسحالت مین اوسکی فعل کو دونون چیز سے منسوب کرتی ہین جیسا کہ آگے بیان ہوتا ہی اور اگر تاثیر مادی اور کیفیت سے ہی غذاے دوائی یا دواے غذائی کہتی ہین نظیر اوسکا کاہو ہی اور اگر کیفیت اور صورت سے ہی دواے ذوالخاصیت کہتے ہین مثال اوسکی کاسنی ہے اسواسطے کہ وہ شدید البرودت ہی اور ساتھ اسکے تفتیح سدون کی کرتی ہی اور تفتیح شی بارد سے نہین ہوتی مگر خاصیت سے اسواسطے کہ تفتیح اوسکی طبیعت کا مقتضی نہین ہی اور اسی سبب سے ہی کہ کاسنی بیماریون سرد جگر مین نفع کرتی ہی اور اگر تاثیر مادی اور صورت سے ہی غذاے ذوالخاصیت کہتے ہین مثال اوسکی گھی ہی اسواسطے کہ وہ باوجود تغذیہ کی مقابلہ کرتا ہے زہرون سے خصوصاً گھی گاے کا اور اگر تاثیر مادی اور کیفیت اور صورت سے ہے غذاے دوائی ذوالخاصیت کہتے ہین مثال اوسکی سبب ہی اسواسطے

کہ وہ بدن کو غذا دیتا ہے اور تبرید بھی کرتا ہے اور ساتھ اسکے مفرح دل ہے یا بخاصیت تامہ شرح کلیات مین لکھا ہے کہ ان تعریفون پر دو اعتراض وارد ہوتے ہین ایک یہ کہ غذا ہے مطلق جسوقت بالفعل گرم ہو یا سرد بدنکو گرم کریگی یا سرد پس اس تقدیر پر لازم آتا ہے کہ اوسکو غذا نہ کہین اسواسطے کہ بیچ تعریف غذا کی لا یتغیر البدن ضبط کیا گیا ہے اور غذا ہے دوائی بھی نہ کہین اسواسطے کہ بیچ اوسکی تعریف کے تقدم تغیر کا بدن سے شرط ہے کما مر پس چاہیے کہ وہ غذا نہ غذا ہے مطلق ہو نہ غذا ہے دوائی اور یہ خلاف مقرر ہے اعتراض ثانی یہ کہ افساد نار کا بدن کو بدیہی ہے اور ساتھ اسکے وہ بدن سے متغیر ہوتی پس چاہیے کہ نار بیچ تعریف سم کے داخل ہو حالانکہ خلاف اسکے ہے جواب یہ ہے کہ جو کچھ بیچ اس بحث کی تاثیر مؤثرات سے مذکور ہوا ہے اوس نظر سے ہے کہ مؤثر بالقوہ اثر کرے بعد ورود کے معدے مین پس جو غذا کہ بالفعل معدے مین اثر کرے اور مؤثرات غیر ماکولہ خارج ہمارے کلام سے ہین اور لائق اعتبار کے نہین

اما الادویۃ فدرجاتہ اربعۃ لیکن دوائین پس درجے اونکے چار ہین جو ماتن بیان تاثیر دواؤن سی فارغ ہوا اور تقسیم سے کہ مراتب قوت ادویہ خارج اعتدال مفروض سے ہے شروع کیا الدرجۃ الاولی ان یکون فعل المتناول بکیفیتہ فعلا غیر محسوس درجہ پہلا وہ ہے کہ جو چیز کھائی جاتی ہے اور تاثیر کرتی ہے کیفیت سے اثر اوس کا فعل نا محسوس ہو یعنے وہ اثر کہ اوسکی کیفیت سے ظاہر ہو بدن مین محسوس نہو مثل ان یسخن ویبرد تسخینا او تبریدا لا یحس بہ مانند اسکے کہ گرم کرے یا سرد کرے ایسی گرمی یا سردی سے کہ معلوم نہین ہوتی اور یہ مقدمہ ساتھ بہت فوائد کے بعد ترجمہ کلام ماتن کے مفصلا ہم کہینگے الدرجۃ الثانیۃ ان یکون الفعل اقوی من ذلک درجہ دوسرا یہ ہے کہ فعل اوس کا قوی زیادہ پہلے سے ہو یعنے اثر اوس کا محسوس ہو لکن لا یبلغ الی ان یضر بالافعال ضررا بینا لیکن نہ پہونچے اثر اوسکا اس حد تک کہ ضرر کرے افعال مین ضرر ظاہر والدرجۃ الثالثۃ ان یکون فعلہا یوجب بالذات ضررا بینا درجہ تیسرا یہ ہے کہ اثر دوا کا اسطور پر ہو کہ واجب کرے بمقتضاے ذات اپنی کے ضرر ظاہر ولکن لا یبلغ ان یفسد لیکن نہ پہونچے ضرر اوسکا اس حد تک کہ ہلاک کرے یا تباہ کرے بدن کو والدرجۃ الرابعۃ ان یکون فعلہا بحیث یبلغ ان یہلک درجہ چوتھا وہ ہے کہ ہو فعل اور اثر دوا کا اسطور پر کہ پہونچے اس حد تک کہ ہلاک کرے کھانے والے کو یا تباہ کرے بدن کو اور بعض نسخے مین مہلک و مفسد

واقع ہے وہذہ الخاصیۃ للادویۃ السمیۃ اور یہ خاصیت یعنی ہلاکت کہ مقتضائے کیفیت کی ہی ثابت ہی
ادویہ سمیہ کو جانین کہ قتل سم کا صورت نوعیہ سے ہی اور قتل دوائے سمی کا کیفیت سے جیسا کہ کہا جاتا ہے فائدہ
بیچ بیان بعض الفاظ کے کہ اس مبحث مین واقع ہین اور فائدہ قیود کا کہ اونسی بچاؤ نہین ہی اور اس
مقدمہ مجملہ کو مفصل کہنا چاہیے جانین کہ جو دوا کہ آدمی معتدل المزاج کہا تاہے وہ دو وجہ سے باہر
نہین ہے یا پیدا کرتی ہے بدن مین ایسی کیفیت کہ وہ زائد ہے اوس کیفیت پر کہ بدن مین تہی
یا نہین پیدا کرتی ہے اگر ایسی کیفیت پیدا نہین کرتی ہے اوسکو معتدل کہتے ہین اور اگر کرتی ہے
اوسکو خارج اعتدال سے کہتے ہین اور ہر ایک ایسی دو قسم مین بیان کیجاتی ہے اور بالفعل فائدہ
قیود کا دریافت کرین پوشیدہ نرہے کہ دوا باصطلاح اطبا کے وہ ہے کہ جو مادہ اوسکا منفعل ہو
حرارت بدن سے ظاہر ہو اوس سے ایک اثر بیچ بدن کے خواہ اثر مشتبہ بہ ہوا ور خواہ موافق بدن
کے ہو یا مخالف اوسکے اور حسب طور پر کہ ہو مشابہ بدن کے نہو تا نشان دوا سے ہے پس جو
کہا ہے معتدل ہونا یا خارج ہونا اعتدال سے دواؤن سے خاص ہوگا اطلاق اونکا اوپر ادویہ
کے حقیقۃ اور غیر دوا پر مجاز ہوگا اور قید کھانے کی اس سبب سے کی گئی ہے کہ تحقق درجہ انکا
سبب استعمال دواؤن کے خارج بدن پر نہین ہوسکتا ہے اور قید تناول آدمی کی اسواسطے
ہے کہ منصب طبیب کا بیان کرنا حال آدمی کا تہو نہ غیر آدمی کا اور بہی امتحان آدمی مین محصور
نہونا ممکن تہا کہ ایک چیز کیفیات متضادہ سے موصوف ہوتی اسواسطے کہ بہت ایسی چیزین
ہین کہ گرم ہین مثلاً نسبت بدن آدمی کے اور جو نسبت ایسے حیوان کے کہ گرم زیادہ ہے
قیاس کرتے ہین سرد ہین جیسے ریوند کہ نسبت گہوڑے کے سرد ہے اور نسبت آدمی کی
گرم اور قید آدمی معتدل کی اس سبب سے کی ہے کہ غیر معتدل لائق امتحان آثار کے نہین ہوتا ہے
اسواسطے کہ دوائے معتدل بقیاس محرور کے سرد ہوتی ہے اور بقیاس مبرود کے گرم اور اسی
طرح قلیل الحرارت محرور کو گرم زیادہ معلوم ہوتی ہے اور قلیل البرودت مبرود کو سرد زیادہ معلوم ہوتی
ہے پس جب تک کہ مزاج معتدل نہوگا آثار اشیا خوب متحقق نہونگے اور قید احداث کیفیت کی
اس سبب سے ہوئی کہ جو آثار کہ مادی یا صورت نوعیہ سے ہوتے ہین اس بحث سے
خارج ہون اسواسطے کہ تقرر درجات کا خاص واسطے آثار کیفیات کے ہے اور چاہیے کہ

ہم اب ایک قسم معتدل کی اور خارج اعتدال کی کہین قسم بیچ دوا ے معتدل کی اور معنی اوسکی معلوم ہو چکے ہین اور مقصود معتدل فرضی ہے اسواسطے کہ معتدل حقیقی کا وجود نہین ہو سکتا ہی کما لا یخفے اور اس جگہ اعتراض کرتے ہین کہ تمہارے کلام سے مستفاد ہوتا ہے کہ دوا وہ ہے کہ اثر کرے بیچ بدن کے اور بیچ تعریف دوا ے معتدل کے عدم تاثیر معتبر ہوئی ہے پس لازم آتا ہی کہ اوسکو دوا نہ کہین یا تعریف دوا کی ناقص جانین اور دونون باتین باطل ہین جواب اسکا یہ ہے کہ دوا ے معتدل تاثیر سے خالی نہین ہے اور دلیل اوپر ہونے اثر کے اوسمین یہ ہے کہ بیچ بدن بارد صحیح کے سردی کرتی ہے اور بیچ بدن مبرود صحیح کے گرمی جیسا اوپر گذر چکا ہے اور شک نہین ہے کہ تسخین اور تبرید فعل ہین جسطور پر کہ ہون اور جس بدن مین کہ ہون پہونچنا تاثیر کا کوئی چیز ہے کہ کیفیت سے ہو نہ بیچ ہونے اوس شے کے دوا کفایت کرتی ہے لیکن تاثیر کہ بیچ تعریف دوا ے معتدل کے مذکور ہے مراد اوس سے یہ ہے کہ تاثیر معتد بہ کہ ابدان معتدلہ مین محسوس ہو سکتی ہے پس کچھ پوشیدہ نہین ہے کہ یہ اعتراض اوس تقدیر پر ہے کہ دوا کو عام رکھین اور دوا ے معتدل کو خاص جیسا کہ راے بعض حکما کی ہی لیکن اگر اوسکو قسیم اسکا [illegible] جیسا کہ یہ راے اکثر حکما کی ہے کوئی [illegible] وارد نہین ہوتی ہے اور بیچ بحث دوا ے معتدل کے گذرا ہے کہ لفظ دوائی کی [illegible] دوا ے معتدل کے اطلاق نہین کرتے مگر مجازاً قسم دوسری بیچ دوا ے خارج اعتدال کی معلوم ہے کہ خروج ایک کیفیت مین ہو جیسے گرمی یا سردی یا تری یا خشکی یا دو کیفیت مین جیسے گرمی و تری یا گرمی و خشکی یا سردی و تری یا سردی و خشکی اور اس [illegible] کہ اجتماع کیفیات متضادہ [illegible] دوا ے مفرد کے ایک جہت سے منع ہے کوئی دوا خارج اعتدال ان آٹھ قسمون سے باہر نہوگی اور قید دوا ے مفرد کی اور حصر کرنا منع اجتماع کیفیات متضادہ کا ایک جہت سے اس [illegible] سے کی ہے کہ تو دوا ے مرکب القوی اور متضاد القوی سے مطالب مین نقض نہ کرے اور بیان ان دونون لفظ کا ساتھ بیان لفظ متوافق القوت کے بعد ذکر درجات اربعہ کے کہا جاتا ہے اور قاعدہ کلیہ حکما کا یہ ہے کہ جو گرم و تر ہے حرارت اوسکی درجہ اول سے تجاوز نہین کرتی اسواسطے کہ اگر گرمی زائد ہوئی رطوبت کو فنا کرتی اسی سبب سے کہ جو دوسرے درجے مین یا اس سے اوپر گرم ہے نہوگی مگر خشک اور خشکی اوسکی بھی اوسی درجے مین ہوگی یا اوس سے نیچے یا اوس سے زیادہ

لیکن جو درجے چوتھے مین گرمی خشکی اوسکی بھی چوتھے درجے مین ہے بعینہ اور جمع ہونا رطوبت غریبہ کا ساتھ یبوست غریزی کے جملہ اضداد سے نہین ہے بسبب اختلاف حیثیت کے اب معلوم کرین کہ دوا موافق کثرت اور قلت خروج کے مرتبہ اعتدال سے چار اعتبار سے باہر نہین ہے ایک وہ کہ خروج ایک درجے مین ہو یعنے ہم فرض کرین کہ ایک دوا کو کہ ایک جزو اوسمین سرد اور دو جزو گرم ہین مثلاً پس وہ دوا ایک درجے مین خارج ہوگی اور قریب اعتدال کے ہے دوسرا وہ کہ دو درجے مین خارج ہو یعنے ایک جزو سرد اور تین جزو گرم ہون تیسرا وہ کہ تین درجے مین خارج ہو یعنے ایک جزو سرد اور چار جزو گرم ہون چوتھا وہ کہ چار درجے مین خارج ہو یعنے ایک جزو سرد اور پانچ جزو گرم ہون اور یہ دوا مرتبہ اعتدال سے بہت بعید ہے اور چارون صورتین مین ایک جزو ساتھ ایک جزو گرم کے مقابلہ کرتا ہے اور اوسیقدر کہ جزو گرم زائد ہوتے ہین دوا کو اوسی قدر سے موصوف کرتے ہین اور ہر درجہ ایک نشان رکھتا ہے لیکن نشان دوا کا درجے پہلے مین یہ ہے کہ جو اوسکو معتدل المزاج اوسقدر کہ مستعمل ہی عادت مین واسطے حصول اغراض کے استعمال کرے وہ دوا اوسکے بدن مین کیفیت غیر محسوس پیدا کرے اور دلیل اوپر وجود کیفیت نامحسوس کے یہ ہے کہ جو مقدار شربت سی کھاوین یا مکرر کھاوین وہ کیفیت ظاہر ہوتی ہے اسواسطے کہ اگر وہ دوا اوس کیفیت کو پیدا نکرتی تو کثرت سے کیفیت کیون ظاہر ہوتی ہے اور اسی سے فرق کرتے ہین بیچ معتدل اور بیچ اوس دوا کے کہ جو پہلے درجے مین ہے اسواسطے کہ جو معتدل ہے ہرچند اوسکو مقدار شربت سے زیادہ کھاوین ہرگز اوس سے کوئی کیفیت کیفیات اربعہ سے ظاہر نہوگی بخلاف دوائے درجہ پہلے کے اور اگر کہین کہ بعضی چیزین مثلاً گرم ہین پہلے درجے مین مانند اسطوخودوس کے اور کبھی کھانا شربت معین اوسکا سبب کثرت اسہال کے کیفیت محسوس پیدا کرتا ہے اور افعال مین تغیر لاتا ہی پس تعریف درجہ پہلے کی خراب ہوئی ہم کہتے ہین کہ جواب اس اعتراض کا بیچ بیان درجے دوسرے کے کہین گے اور نشان ہونے دوا کا بیچ درجہ دوسرے کے یہ ہے کہ تناول اوسکے شربت سی کیفیت زائد محسوس ہو لیکن افعال بدنی کو کہ حیوانی اور طبعی اور نفسانی مین ضرر نہ کرے ضرر ظاہر یعنے اگرچہ حقیقت مین خالی ضرر سے نہین ہوتی لیکن ضرر اوسکا ظاہر نہین ہوتا ہے مگر جب مقدار شربت سے زیادہ کھاوین اور اسی سے

استدلال کرتے ہین اوپر خالی ہونے کے اضرار سے اور اس جگہ اعتراض کرتے ہین کہ بعضی چیزین گرمین مثلاً دوسرے درجے مین مانند تربد اور سقمونیا اور شحم حنظل کے اور بہت اتفاق ہوتا ہے کہ اوسکے مقدار شربت کے استعمال سے اسہال بافراط ہوتے ہین اور تغیر مجری طبیعی مین اور ضرر افعال مین ظاہر ہوتا ہے لامحالہ پس تعریف تمام نہوئی جواب اسکا یہ ہے کہ جو ضرر بسبب اسہال مفرط کے ہوتا ہے بسبب حرارت دوا کے نہین ہے بلکہ اوسکے اسہال سے ہے اور یہ امر عارضی ہے اور زائد ہے اوپر کیفیات ذاتی کے اور مراد عدم اضرار سے نظر ذات کے ہے قطع نظر عوارض سے پس اعتراض وارد نہوگا اور جواب دوسرا یہ ہے کہ بدن مین مواد موذی کامن اور چھپے تھے جو دوائے مذکورہ کھائی گئین مادے مذکورہ کو سائل کر دیتی ہین بسبب حرارت کے اور بسبب سیلان مادے متکثرہ کے ضرر فعل مین ظاہر ہوتا ہے اور یہ بھی بحث سے خارج ہے اسواسطے کہ سیلان امر عرضی ہے پس پیدا ہونا ضرر کا اوس سے خارج ہے ہماری بحث سے یعنے اثر ذاتی سے اور نشان ہونا دوا کا درجے تیسرے مین وہ ہے کہ استعمال مقدار معین اوسکے سے ضرر ظاہر افعال مین ظاہر ہو تقاضائے ذاتی اوسکے سے یعنے بمجرد تسخین اور تبرید کے اور فائدہ اس قید کا گذر چکا ہے اور جو دوا تیسرے درجے مین ہے ہلاک نہین کرتی مگر بہت اور مکرر کھائی جاوے اور نشان ہونے دوا کا چوتھے درجے مین یہ ہے کہ جو مقدار خاص اوسکا کھایا جاوے ہلاک کرے بمجرد تقاضائے ذاتی کے بشرطیکہ قریب اصلاح کے نہو اور جلد تدارک نکیا جاوے ورنہ ظاہر ہے کہ سم مطلق اصلاح سے حکم دوائے غیر منعب کا لیتا ہے اور بھی بعد کھانے کے اگر تدارک اور تدبیر کرے ضرر نہین کرتا ہے انتباہ ہر ایک ان چارون درجے سے عرض رکھتے ہین کہ دو طرف اوسکے افراط اور تفریط ہین اور درمیان اونکے وسط پس بیچ ہر درجے کے تین مرتبہ لازم آتے ہین اسیواسطے بہت ہوتا ہے کہ دو دوا ایک درجے کی ہوتی ہین اور مقدار شربت بھی مساوی ہوتے ہین اور ساتھ اسکے بہت فرق اونکے فعل مین ہوتا ہے اور یہ اس سبب سے ہے کہ ایک دوا پہلے مرتبہ مین ہے اور دوسری مرتبہ دوسرے مین یا تیسرے مین اور تحقیق مراتب کا یون ہے کہ جو پہلے درجے مین ہے اور ایک درم شربت اوسکا ہے مثلاً جو دو درم بلکہ ڈیڑھ درم کھاوین اور اثر اوسکا محسوس ہوجانین آخر مرتبے مین ہے اور جو دو درم سے اثر اوسکا محسوس نہو بلکہ تین درم سے محسوس ہو

مرتبے وسط مین ہے اور جو بدون تناول چار درم کے یا زیادہ اثر اوسکا محسوس نہو پہلے مرتبے سے اور بیچ درجون کے بھی اسیطرح قیاس کرنا چاہیے نکتہ بیچ تعیین درجون کی اطبا کو اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ یہ امر اعتباری ہے اور جو دوا پہلے درجے مین ہے مثلاً اور شربت معین رکھتی ہے جب زیادہ مقدار سے کھاوین اسطرح پر کہ اثر اوسکا محسوس ہو دوسرے درجے مین ہوگی اور اسی قیاس پر پس بیچ ہر دوا کے بڑھنے اور گھٹنے مقدار سے انتقال ایک درجے سے دوسرے درجے کی طرف ہوتا ہے لہذا قرشی بیچ شرح قانون کے لکھتا ہے کہ کل ما ہو فی درجۃ فانہ اذا کرر او اکثر امکن ان ینتقل الے الدرجۃ التی فوقہا لیکن مقرر کرنا شربتون کا صرف واسطے ظاہر ہونے کیفیات اربعہ کے نہین ہے بلکہ واسطے اور غرضون کے کہ حاصل ہونا اوس غرض کا موقوف اسی قدر سے ہے مثلاً اسنا مکی کہ تنقیہ معتد بہ اوس سے مطلوب ہو بیچ مزاج معتدل کے سفوف اوسکا تین درم اور بیچ مطبوخ کے سات درم کفایت مطلب کو کرتا ہے اور اسی طرح اور غرضین کہ ہر دوا سے مقصود ہین پس تخصیص شربات کی ان جہات سے مقرر ہوئی اور بعد تعیین شربات کے جو آثار کیفیات کو تفحص اور تلاش کیا جسکو جس درجے مین پایا اوسی درجے سے مضاف اور منسوب کیا اور اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ تعیین درجہ کا نسبت شربت کے بے نہ باعتبار ذات دوا کے اور تخصیص شربت کی ساتھ اغراض مختلف کے یا جو کچھ کہ ہو تحقق درجات کا بنظر کیفیات اربعہ کے ہے لا غیر کما مر اور بعضے اس امر پر ہین کہ تعیین درجات کا بنظر ذات دوا کی ہے قطع نظر شربات سے اور کثرت مقدار کے اور تناول اوسکا بہ تکرار دوا کو اوسکے درجے سے نہین نکالتا ہے حقیقت مین اور سدیدگاذرونی بیچ شرح کلیات کے اس بات کو تصریح بیان کیا اور لکھا کہ لائق نہین ہے یہ گمان کرنا کہ دوا تکرار تناول سے اور تکثر مقدار سے انتقال کرتی ہر درجے مخصوص اپنے سے اسواسطے ہر دوا من حیث الذات ساتھ ایک درجے کے درجات سے موصوف ہے اوس سے نہین نکلتی ہے تکثیر اور تقلیل مقدار معین سے اگرچہ تاثیر اوسکی زائد ہوتی ہے کثرت سے اور ناقص ہوتی ہے تقلیل سے اسواسطے کہ زیادتی تاثیر کی واقع نہین ہوتی ہے بسبب اختلاف اوس نسبت کے کہ درمیان اجزاے گرم اور سرد کے ہے تو وہ دوا نکلے اپنے درجے سے بلکہ اختلاف تاثیر کی بسبب کثرت مقدار کے ہے لا غیر پس وہ

دوا کہ مثلاً گرم ہے بیچ پہلے درجے کے فرض کرتے ہین ہم کہ اوسمین دو جزو گرم ہین اور
ایک جزو سرد اور نسبت درمیان واحد اور اثنین کے نسبت ضعف کی ہے یعنے جزو
گرم دونا جزو سرد کا ہے اور نسبت مذکور لامحالہ اوسکے تمام اجزا مین ساری ہے
لیکن واسطے ظاہر ہونے اوسکے اثر کے کہ پیدا ہونا کیفیت نامحسوسہ کا ہے ایک مقدار
معین ہوا گو کہ اوسکے ضمن مین حصول اور اغراض کا بھی ہو پس جسوقت زیادہ کھائی جاوے
مقدار سے نہین شک ہے کہ تاثیر اوسکی بھی ترقی کرے گی اپنے مرتبے سے لیکن کثرت سے
و نسبت کہ بیچ اجزاے گرم اور سردی کے ہے مختلف نہین ہوتی ہے لامحالہ پس دونا کرنا مقدار کا
بمنزلہ اسکے ہے کہ گویا دو دوا ایک ہی درجے اور ایک ہی کیفیت کی کھائی ہر ایک تاثیرات
کامل اپنے کے اور ظاہر ہے کہ جو ایک دوا کوئی کیفیت پیدا کرتی ہے دوا دوسری کیفیت
دوسری کو اور جمع ہونے دو کیفیت ہم مثل سے کیفیت زائد کہ مفرد مین تھی ظاہر آتی ہے
پس کثرت مقدار کی شربت معین سے ساتھ زائد ہونے آثار کے مخرج دوا کو درجہ سے
نہین ہوسکتی ہے پس سمجھ لو اسکو کہ نہایت باریک ہے طریق دوسرا بیچ تعین درجات کی
پوشیدہ نرہے کہ بدن شامل ہے اوپر افضیہ کے مانند معدے کے اور اوپر مجاری کے
مانند عروق کے اور اوپر اخلاط کے کہ عروق مین مخزون ہین اور اوپر رطوبات کے کہ عروق شعریہ
اور فوہات سواقی مین محفوظ ہین اور اوپر اعضا کے اور شک نہین ہے کہ روح بیچ تمام
اجزاے مذکور کے ساری ہے پس جسوقت کوئی دوا بقدر معین کھائی جاوے بدون افراط
اور تفریط کے اس سے خالی نہین ہے کہ بعد متغیر ہونے کے کیفیت بدنی سے اوس
ہوا مین کہ افضیہ مین شامل ہے تاثیر کرے منقود الاثر ہوتی ہے اوسکو معتدل کہتی ہین یا تاثیر اوسکا باقی رہتا ہے
اوسکو خارج اعتدال سے کہتے ہین پس اگر تاثیر اوسکی مخصوص بیچ روح مجاور مجاری کے ہے اور تجاوز اوس سے
ممکن نہین ہو وہان کثرت سے کے پہلا درجہ ہے اور اگر بیچ روح اور اخلاط کے تاثیر کرے درجہ دوسرا اور اگر بیچ
روح اور اخلاط اور رطوبات ثانیہ کے تاثیر کرے درجہ تیسرا اور اگر تاثیر اوسکی بیچ روح اور اخلاط اور
رطوبات ثانیہ اور اعضا کے شامل ہو درجہ چوتھا اور نہایت مدت تاثیر کی اوس چوتھے درجے کی [illegible]
[illegible] آخر اوس درجے کی [illegible] ہے مگر یہ کہ باعتبار [illegible]

اسکے ساتھ ہو تنبیہ بیچ بیان مرکب القوے اور متوافق القوے اور متضاد القوے کے پوشیدہ
نہ رہے کہ ہر ایک دوا دو مزاج رکھتی ہے ایک وہ کہ تفاعل عناصر سے ایک کیفیت مبانہ اوسمین ظاہر ہو
کہ متشابہ ہو عناصر اربعہ سے اوسکو مزاج اولے کہتے ہین دوسرا وہ کہ تاثیر مزاج اولے سے کیفیت
دوسری بیچ مرکب کے ظاہر ہوا اوسکو مزاج ثانوی کہتے ہین مثال مزاج اولے کی ہونا دوا کا
ہے معتدل یا گرم یا سرد یا تر یا خشک مفرد ہون یا مرکب ایسی ترکیب سے کہ حصول اوسکا
ممکن ہوا اور مثال مزاج ثانی کی مانند روع اور تحلیل اور قبض وغیرہ کے کہ دوا سے ظاہر ہوتی ہین
بعد وارد ہونے کے بدن پر اور وہ سوائے کیفیات اربعہ کے ہے اور جو بیچ ہونے مزاج
ثانی کے تاثیر ضبط ہوئی ورود یعنے ملاقات دوا کی بدن سے کہ مذکور ہوا واسطے داخل ہونے
الوان اور روایح کے بیچ تعریف مزاج ثانی کے کافی ہے اور اس سبب سے کہ یہ مبحث باریک
ہے مفصلاً کہا جاتا ہے جاننا کہ نزدیک جمہور کے مراتب قوی ادویہ کے تین مرتبے مین
محصور ہین اور قوت اوس سبب کو کہتے ہین کہ جو موجب افعال کا ہوا ور حقیقت مین
افعال محسوسہ اوس سے ہین بیچ ملاقی کے لیکن مرتبہ پہلا فعل محسوس ادویہ کا ہے بسبب
کیفیت متشابہ کے کہ بیچ مبدء ایجاد کے عناصر سے حاصل ہوا اور مزاج اولے بھی یہی مرتبہ
دوسرا فعل محسوس مزاج ثانی صاحب مزاج ثانوی کا بیچ ملاقی کے اور یہ لوازم مزاج اولے سے
ہے اسواسطے کہ صاحب مزاج ثانوی مرکب ہے اون اجزا سے کہ ہر ایک مین کیفیت مزاج
اولے کی مختلف الاثر ہے مانند تسخین بعض اجزا کے اور تبرید بعض کے اور اجتماع اور تفاعل
کیفیات اولے سے کیفیت ثانوی حاصل ہوئی اثر اوسکا غیر آثار مزاج اجزا کے ہوگا مانند روع اور
قبض کی مثلاً پس جب دوا کو مزاج ثانوی طبیعی ہو مرکب القوی کہتے ہین اور جو صناعی ہو اگر اثر مزاج ثانی کا
موافق آثار اوسکے اجزائے مفردہ کے ہے اوس مرکب کو متوافق القوے کہتے ہین اور اگر مخالف ہو مثلاً
تسخین بھی کرے اور تبرید بھی یا صناعی مفرد ہو مانند سرکہ انگور کے کہ بدون ملنے اور اجزا کے بنایا ہوا اوسکو
متضاد القوے کہتے ہین اور اس کلام سے مستفاد ہوتا ہے کہ لفظ مرکب القوے کی خاص ہے ساتھ ادویہ
مفردہ کے اسواسطے کہ مزاج طبیعی بیچ صناعی کے نہین ہوسکتا ہے اس سبب سے کہ جو حاصل ہوتا ہے صنعت سے
وہ طبیعی نہین ہوتا پس اطلاق اوسکا اوپر صناعی کے بطریق مجاز کے ہوگا سرکے کو مرکب القوے کہنا اسی بنا

حمل کیا چاہیے اور معلوم کریں کہ حقیقت مین کوئی دوا ایسی نہین ہے کہ مرکب القوے نہو اسواسطے کہ مزاج ثانوی مقدم ہے مزاج اولے کو جو گرم ہے یا سرد لامحالہ تحلیل یا ردع وغیرہ کہ آثار مزاج ثانوی سے ہے اوس مین موجود ہوگا لیکن عرف عام مین اس لفظ کو اطلاق نہین کرتے مگر اوس دوا پر کہ متکیف ہو دو قوت متضاد سے مانند گرمی اور سردی کے جیسے کشنیز تر نزدیک اکثر اطبا کے لیکن دوا متوافق القوے حاصل نہین ہوتی مگر اوس تقدیر پر کہ سب اجزا اوسکے ایک مزاج پر ہون اسلیے کہ مرکب اجزاے سرد سے سرد ہوگا لامحالہ اور مرکب اجزاے گرم سے گرم اور اسیطرح دوا متضاد القوے نہین ہوسکتی مگر اوس صورت مین کہ اجزاے مرکب کی مختلف الکیفیات ہون اسواسطے کہ مرکب گرم اور سرد سے لامحالہ گرم اور سرد ہوگا اور باعتبار غلبہ اجزاے سرد کے یا گرم کے میل کوئی طرف کرے گا اور اوپر تقدیر مساوات کے مساوی ہوگا اور اگر کہیں کہ جو مفرد حار کو ساتھ مفرد سرد کے ہم ترکیب دین اور دونون بیچ حرارت اور برودت کے ایک درجے مین ہون ساتھ ایک شربت مخصوص کے چاہیے کہ وہ مرکب معتدل ہو نہ حار اور سرد ہم کہینگے کہ ترکیب ادویہ متضادہ سے پیدا ہونا آثار کیفیات ہر ایک کا اوسسے منتفی نہین ہوتا ہے اسواسطے کہ ہر دوا بعد ترکیب کے اوپر اپنی صورت نوعیہ کے ہے اور اثر ہر ایک کا اسیطرح ثابت ہے جزو گرم گرمی پیدا کرتا ہے البتہ اور جزو سرد سردی پیدا کرتا ہے نہایت یہ کہ کیفیت ایک کی تدارک کیفیت دوسرے کی کرتی ہے پس اگر حدوث کیفیات اجزاے متضادہ کا بسبب توافق اونکے مادے کے معاً ہوتا ہے کیفیت زائد اگر مدرک نہو گی اور اگر تقدم اور تاخر سے مدرک ہوگی اور پھر معدوم ہوگی نزدیک ظاہر ہونے مقاوم کے اس سبب سے بیچ امراض مرکبہ کے ادویہ مرکب دیتی ہین اور طبیعت اپنے خالق کے حکم سے اثر دواے گرم کا مادے سرد مین پہونچاتی ہے اور اثر دواے سرد کا گرم مادے کو اور یہ تصرف اگر اوپر طبع کے مفوض نہوتا دواے مرکب بیچ امراض مرکبہ کے بسبب مدد کرنے جزو گرم کے گرمی کو اور بسبب مدد کرنے جزو سرد کے سردی کو عرض کو زیادہ کرتی اور پوشیدہ نرہے کہ مرکبات کی بہت اقسام ہین بعضی قبیل معاجین اور اشربہ کے ہین اور وہ مزاج کہ ان مین پیدا ہوتا ہے بسبب شدت امتزاج اجزا کے حکم دوسرا حاصل کرتا ہے اور بعضے قبیل سفوف اور اقراص کی ہین اور وہ مزاج کہ انہین پیدا ہوتا ہے حکم اوسکا موافق حکم اجزاے مفرد کی ہی تھوڑے تفاوت سے لہذا اکثر معاجین

مہلت اور توقف سے استعمال کرنے کو کہا ہے ایک زمانے خاص تک کہ اوس زمانیمین مزاج
حاصل ہو جاتا ہے بخلاف سفوف اور امراض کے کہ انکو فوراً استعمال کرتے ہین اور مرتبہ تیسیر الوازم
مرتبہ پہلے اور دوسرے سے ہے بواسطہ افعال صورت نوعیہ کے اور بالخاصیت عبارت اوسی سے
ہے خواہ بیچ مفرد کے ہو خواہ بیچ مرکب کے چنانچہ مفصل گذر گیا اور یہ ایک امر ہے زائد اوپر مزاج
اولے اور ثانوی کے فافہم واما الغذاء فینقسم الے لطیف لیکن غذا بس منقسم ہوتی ہی طرف لطیف
کے اور عام سے ہے کہ غذا مطلق ہو یا غذا کے دوائی وہو الذی یتولد منہ دم رقیق اور غذای لطیف
وہ ہے کہ پیدا ہو اوس سے خون تنک یعنے ہلکا اور پتلا اور خاصہ اوسکا یہ ہے کہ منفعل ہو قوت
مغیرہ سے بآسانی اور بھی مستحیل ہو ساتہ جوہر عضو کے بآسانی اور جو غذا اس صفت پر ہو گی ظاہر ہے
کہ تحلل اور تفرق اوسکا بدن سے بھی جلد ہوگا والے کثیف اور منقسم ہوتی ہی طرف کثیف کے
وہو الذی یتولد منہ دم غلیظ اور وہ ایسی ہی کہ پیدا ہو اوس سے خون غلیظ اور خاصہ اوسکا یہ ہے
کہ منفعل ہو قوت مغیرہ سے بآسانی اور بھی تشابہ اوسکا جوہر اعضا سے اور انفعال اوسکا اعضا سے
بآسانی ہوتا ہے اور جو تعریف لطیف اور غلیظ کی معلوم ہوئی تعریف غذاے معتدل کی کہ درمیان
انکے ہے بھی ظاہر ہوئی اسواسطے کہ ظاہر ہے کہ غذاے مرکب عناصر اربعہ سے ہے اور اوپر
بعضے کی ایک عنصر لطیف یا دو عنصر لطیف غالب ہین اور بیچ بعضے کے ایک یا دو عنصر کثیف پس جو قبیل
پہلے سے ہے لطیف ہے اور جو قبیل دوسرے سے ہے کثیف ہے اور جو انکی درمیان ہین
متوسط ہے معتدل ہے اور اسی سبب سے مصنف متعرض بیان معتدل کا نہوا واسطے
اعتماد کرنے کے اوپر متعلم کے مقایست سے وکلواحد منہما ینقسم الے کثیر الغذاء اور ہر ایک لطیف
اور کثیف سے منقسم ہوتا ہے طرف کثیر الغذا کے وہو الذی یستحیل اکثرہ الے الدم اور کثیر الغذا وہ ہے
کہ مستحیل ہو اکثر اوسکا طرف خون کے یعنے خون اوس سے بہت پیدا ہو والی قلیل الغذاء و
ہو الذی یخالفہ اور طرف قلیل الغذا کے اور وہ یہ ہے کہ ضد ہو پہلے کی یعنے خون اوس سے
کمتر پیدا ہو اور معنے مخالفت کی جگہ لفظ ضد کی اسواسطے ذکر کی کہ تو واسطہ درمیان دونون کے
پیدا ہو اسواسطے کہ درمیان کثیر الغذا اور قلیل الغذا کے معتدل الغذا واسطہ ہے وکلواحد منہما ینقسم
الی حسن الکیموس اور ہر ایک ان دو سے یعنے کثیر الغذا اور قلیل الغذا سے منقسم ہوتی ہین طرف

حسن الکیموس کے وہو الذی یتولد منہ دم صالح اور حسن الکیموس وہ ہی کہ پیدا ہو اوس سی خون نیک طبیعی ۔ الی روئتی الکیموس و طرف ردی الکیموس کے وہو الذی یخالفہ اور ردی الکیموس وہ ہی کہ خلاف حسن الکیموس کے ہو یعنے خون فاسد اوس سے پیدا ہو اور جوان دونوں مین واسطہ تہا مخالفت کو ساتہ ضدیت کے ہمنے نہ بدلا اسواسطے کہ غذا خالی دو چیز سے نہیں ہی یا حسن الکیموس ہے یا ردی الکیموس پس جانین کہ اقسام غذا کے بوجہ مذکور کے اٹھارہ قسم ہین اسطرح پر کہ لطیف کثیر الغذا حسن الکیموس لطیف کثیر الغذا ردی الکیموس لطیف متوسط الغذا حسن الکیموس لطیف متوسط الغذا ردی الکیموس لطیف قلیل الغذا حسن الکیموس لطیف قلیل الغذا ردی الکیموس معتدل کثیر الغذا حسن الکیموس معتدل کثیر الغذا ردی الکیموس معتدل متوسط الغذا حسن الکیموس معتدل متوسط الغذا ردی الکیموس معتدل قلیل الغذا حسن الکیموس معتدل قلیل الغذا ردی الکیموس کثیف کثیر الغذا حسن الکیموس کثیف کثیر الغذا ردی الکیموس کثیف متوسط الغذا حسن الکیموس کثیف متوسط الغذا ردی الکیموس کثیف قلیل الغذا حسن الکیموس کثیف قلیل الغذا ردی الکیموس فائدہ وجہ حصر اقسام مذکور کی اٹھارہ مین یہ ہے کہ جو غذا ہے لطیف ہے یا کثیف یا معتدل بینہما اور ہر ایک ان تینون سے یا کثیر الغذا ہے یا قلیل الغذا اور ضرب کرنے تین سے بیچ تین کے نو ہاتہ آتے ہین اور جو ہر ایک ان نو سے یا حسن الکیموس ہون یا ردی الکیموس دونا کرنے نو سے اٹھارہ حاصل ہوتے ہین

مثال اللطیف الکثیر الغذاء الحسن الکیموس صفرۃ البیض النیمبرشت نظیر غذاے لطیف کی کہ خون خوب بہت اوس سے پیدا ہو زردی انڈے مرغ کی کہ نیم برشت ہو اور اگر نیم برشت نہو اور تہوڑا جوش آیا ہو یا تہ نیمبرشت سے سے بیچ تاثیر و تغذیہ کے اور اسی قبیل سے ہے ماء اللحم کہ گوسفند ایک سالہ کے گوشت سے مرتب کیا ہو اور بیچ آدمی قوی المعدہ کے ماء اللحم گوسالہ کا اوسکے برابر ہے اور شراب بہی اسی قبیل سے ہے خصوصا ریحانی کہ قسم اعلے اور خوش بو ہے اقسام شراب سے ہے بخلاف احمر غلیظ کے کہ اوس سے خون غلیظ پیدا ہوتا ہے اور مؤلف نے امثلہ لطیف اسی قسم پر کہ الطف ہے کفایت کیا اور امثلہ باقی اوسکے ہم بیان کرتے ہین مثال لطیف کثیر الغذا ردی الکیموس کی یہ ہے یعنے پہیپہڑا اور لحوم نواہض یعنے گوشت کبوتر بچون کا کہ پر بالکل نکالے ہون اور مثال لطیف متوسط الغذا حسن الکیموس کی انگور ہے اور بر قول بعضون کے اسواسطے کہ

بعض لوگ اوسکو کثیر الغذا سے شمار کرتے ہین اور روٹی پاک صاف اور مثال لطیف متوسط الغذا
ردی الکیموس کی انجیر خشک ہے اور روٹی بری پکی اور مثال لطیف قلیل الغذا حسن الکیموس کی
کاہو ہے اور انار اور سیب شیرین اور مثال لطیف قلیل الغذا ردی الکیموس کی رائی ہے اور
اکثر بقول تیز و مثال الکثیف القلیل الغذا الردی الکیموس القدید و الباذنجان اور نظیر کثیف
قلیل الغذا کی خلط غیر محمود اوس سے پیدا ہو گوشت خشک ہے اور بیگن کالی بیج کا اور مولف
نے امثلہ کثیف سے بھی اوپر ایک مثال کے کہ فرد کامل اپنے اقسام مین ہے کفایت کیا ہم
اوسکی سب مثالین بیان کرتے ہین لیکن مثال کثیر الغذا حسن الکیموس کی بیضہ مرغ کا ہے
کہ بہت جوش کیا ہوا اور درجہ نیمبرشتی سے گذرا ہو اور اس جملہ سے گوشت بھیڑ یکسالہ کا اوس سے
کباب بناوین یا بریان کرین اور ساتھہ اسکے کثافت اوسکی نہایت کمتر ہے اور اگر گوشت بھیڑ
ایک سالہ کو پکاوین یہان تک کہ گہل جاوے غذا اوس کی بھی کثیف ہوتی ہے اور مثال کثیف
کثیر الغذا ردی الکیموس کی گوشت بیل کا ہے اور گوشت بطکا اور گوشت گھوڑیکا اور مثال کثیف متوسط الغذا
حسن الکیموس کی اکارع ہین حیوانات کے اور گوشت عجاجیل کا اور مثال کثیف متوسط الغذا
ردی الکیموس کی گوشت شکاری جانورون کا مانند ہرن اور نیل گاے اور خرگوش کی اور مثال کثیف
قلیل الغذا حسن الکیموس کی پنیر ہے کہ تازہ ہو نہ پرانا بلکہ میانہ ہو اور مثال کثیف قلیل الغذا ردی الکیموس
کی متن مین بیان ہے لیکن مثال معتدل کثیر الغذا حسن الکیموس کی گوشت میش یکسالہ کا ہے
اور روٹی پاکیزہ اور مثال معتدل کثیر الغذا ردی الکیموس کی قنبیط ہے اور گوشت میش زائد ایک
سال کا اور مثال معتدل متوسط الغذا حسن الکیموس کی گوشت نعاج یعنے گوسفند مادے کا او
مثال معتدل متوسط الغذا ردی الکیموس کی مچھلی مقدو یعنی سوکھائی اور گوشت معز کا یعنے بکرا کا اور غالب
یہی کہ یہ سہو ہے کی جو برائیان اطبا سے منقول ہین خاص اوسی دیار سے ہین نہ ان شہرون ہند مین کہ وطن
اقامت ہمارا ہے گوشت بکرا کا لامحالہ فاضل زیادہ ہے گوشت میش سے اور مثال معتدل قلیل الغذا
حسن الکیموس کی شلغم ہے اور چار مغز یعنے اکھروٹ اور مثال معتدل قلیل الغذا ردی الکیموس کی جرز یعنے
گاجر یہ امثلہ اغذیہ اٹھارہ قسم کی ہین اس تفصیل سے کسی نے کم ذکر کیا چنانچہ اوپر صاحب انصاف کی ظاہر ہے
اور جو بیان ادویہ و اغذیہ سے ہم فارغ ہوے اب شروع کرتا ہے اس امر کی کہ درمیان غذائے غلیظ اور دوائے غلیظ

اور دوا سے مغلظ کے اور درمیان غذاے لطیف اور دواے لطیف اور دواے تلطف کی لائق ترمعلوم ہوا جان تو کہ غذاے غلیظ وہ ہے کہ خون کثیف اوس سے پیدا ہوا اور دواے غلیظ وہ ہے کہ حرارت ہمارے بدن کی قوی نہو اسپر کہ تقسیم کرے اوسکو اجزاے صغار اور نظیر اوسکی اسبد ہے اور دواے مغلظ وہ کہ اوسکی شان سے ہو تغلیظ قوام اخلاط بدن کا نظیر اوسکی افیون ہے اور غذاے لطیف وہ کہ خون ہلکا اوس سے پیدا ہوا اور دواے لطیف وہ کہ ہماری حرارت بدن کی فعل سے وہ چھوٹے چھوٹے جزو ہو جاوے مثال اوسکی زعفران ہے اور دواے تلطف وہ کہ اوسکی شان سے ہو ترقیق قوام مادے کا مثال اوسکی زوفا ہے اب مولف بیان کرتا ہے پانی کو کہ مدرق غذا کا ہے اما الماء فلا یغذو الیکن پانی غذا نہیں ہوتا ہے وجہ اسکی ظاہر ہے کہ وہ رکن ہے ارکان سے اور بسیط لائق غذا کے نہیں ہوتا اسواسطے کہ بیچ غاذی اور مغتذی کے مناسبت شرط ہے جیسا کہ گذرا اور سوا اس کے وہ ہے کہ پانی اکیلا بدون ملنے کے ساتھہ غذا کے لیاقت جزو اعضا ہونے کی نہیں رکھتا ہے لیکن جب غذا مین ملتا ہے خاصکر کہ غذا خشک بالفعل ہو مجموع یعنے دونون سے جسم لائق تغذیہ کے حاصل ہوتا ہے اور اسوجہ سے پانی ہی غاذی ہے اور لوگون نے کہا ہے کہ اکیلی ہوا بھی روح نہیں ہوتی ہے لیکن جب ساتھہ خون دل کے ملتی ہے دونون آپسمین بلکہ مجموع سے روح پیدا ہوتی ہے بالجملہ آدمی کو ارکان سے ساتھہ ان دو رکن کے کہ پانی اور ہوا مین احتیاج اور اضطرار ثابت ہے اور بدون داخل ہونے ان دونون عنصر کے بقاے حیات آدمی کا متعذر ہے کما لا یخفےٰ اور فائدے اصلی پانی کے بیچ بدن کے بہت ہین ایک وہ کہ غذا کو رقیق کرے اور مستعد کرے واسطے نفوذ کے مجاری تنگ مین اور واسطے پہونچنے کے اقاصی بدن مین دوسرا وہ کہ غذا کو مستعد قبول ہضم کی کرے اسواسطے کہ شک نہین ہے کہ اکثر بیچ غذاؤن کے اجزاے ارضی غالب ہوتے ہین اور وہ عسر الانفعال ہین واسطے قبول کرنے تاثیر خوب ہاضمہ کے پس ملنا جسم رطب کا ضرور ہوتا ہے اسی سبب سے جو کہ اکثر کبھی ایسا ہوتے ہین بعد اونکے تناول کی پانی کی حاجت نہین ہوا اور اکثر نہین کہ ہم دیکھتے ہین بعض حیوانون کو کہ غذا کھاتے ہین اور پانی نہین پیتے کہین سے ہم کہ گرمی اونکے مزاج مین غالب ہے یہان تک کہ اجزاے ارضی غذائی کو پگھلا دیتی ہے اور جزو بدن کا کرتی ہے اور

پانی کی حاجت نہین پڑتی ہے لیکن مزاج آدمی کا کہ سب حیوانونمین قریب باعتدال واقع ہو حرارت اصلی
ایسی نہین ہے اسواسطے محتاج پانی کی ہے تیسرا وہ ہے کہ غذا کو معدے مین جلنے اور احتراق سے مانع ہوتا ہے اسواسطے
کہ ظاہر ہے کہ بوقت تناول غذا کے حرارت غریزی متوجہ باطن کی ہوتی ہے پس اسحالت مین اگر بہت حرارت
ہو غذا جل جاوے اور آفت تغذیہ مین پڑے چوتھا وہ کہ غذا مجاری تنگ مین روانہ کرے اسکے
معنے بتدرق کے یہی ہین اور جاننا چاہیے کہ پانی جب اعضا مین نافذ ہوتا ہے ہمراہ غذا کے
اور تغذیہ سے بچ رہتا ہے بعضا اوس سے تحلیل ہوجاتا ہے پسینے اور بخار مین اور تھوڑا پھر
آتا ہے طرف جگر کے اور بول سے دفع ہوتا ہے تو خروج فضلون کا بول اور عرق وغیرہ سے آسان ہے
چھٹا وہ کہ اپنی برودت ذاتی سے تیزی حرارت اور یبوست کو تسکین دے ساتوان اعضا کو
تر رکھے اور جو عمدہ کام پانی سے بتدرق تھا مولف اسی قدر پر قصر کرکے کہتا ہے بل یبدرق
الطعام بلکہ پانی روان کرتا ہے غذا کو وافضل المیاہ میاہ العیون اور بہترین پانیونمین پانی چشمے کے
ہین یعنے وہ پانی کہ زمین سے نکلتا ہے اور روان ہوتا ہے لیکن کامل ہونا فضیلت پانی چشمے کی
اوس تقدیر پر ہے کہ ان چیزون سے موصوف ہو ایک وہ کہ منبع اوسکا خالص ہو یعنے وہ زمین کہ پانی
وہانسے نکلتا ہے زمین نیک اور اچھی ہو نطرونیت اور کبریتیت وغیرہ وہان نہو دوسری وہ کہ سیل اوسکا خاک ہو یا پتھر
اور جب پانیکا سیل پتھر ہو وہ عفونت سے دور زیادہ ہوتا ہے اسواسطے کہ مٹی جو پانی سے ملتی ہے مستعد ہوتی ہے واسطے تعفن کے
اور ساتھہ اوسکے پانی جاری اوپر مٹی خالص کی بہتر ہے اوس پانی سے کہ پتھر پر جاری ہے اسواسطے کہ طین حر یعنے
مٹی خالص جب پانی جاری سے ملتی ہے تہنشین ہوجاتی ہے اور پانی کو صاف کرتی ہے آمیزشون سے
اور باوجود اس صفت کے بسبب حریت کے عفونت کو قبول نہین کرتی تیسری وہ کہ جاری ہو جنوب
سے طرف شمال کے یا مغرب سے طرف مشرق کے اور علت اسکی یہ ہے کہ ہوائین شمال اور مشرق کی
افضل ہین جو اونکو پانی کے ساتھہ مقابلہ پڑتا ہے بسبب بہنے ریاح کے اوسواسطے ہوتی ریاح کے
جوہر پانی کا صالح ہوتا ہے چوتھی وہ کہ پانی بلندی سے نیچے کو گرتا ہو اسواسطے کہ یہ بات سبب سرعت حرکت
کی ہوتی ہے اور سرعت حرکت کی لطافت جوہر پانی کو زیادہ کرتی ہے پانچوین وہ کہ بعید المنبع ہو یعنی پانی چشمے کا
وہان بہتر ہے کہ منبع سے دور ہو اسواسطے کہ کثرت حرکت کی باعث لطافت کی ہوتی ہے لیکن یہ اوس صورت مین
ہے کہ راہ مین اور پانیون سے نہ ملے اور اوپر زمین ردی کے عبور نکرے ورنہ قریب منبع کا بہتر ہے

افضل المیاہ
میاہ العیون

چھٹے وہ کہ خفیف الوزن ہو اسواسطے کہ ہلکاپن دلیل کمی ارضیت کا ہے اور وہ لطافت کو مستلزم ہی اورطریق وزن کرنے پانی کا یہ ہے کہ ایک پیمانہ پانی سے پر کرین اوراوس پانی کو وزن کرین پس دوسرا پانی اوسی پیمانے مین بھرکر وزن کرین جو پانی کہ وزن مین کم ہو سبک ہے اور دوسرا طریق یہ کہ دو ٹکڑی روئی کے کہ وزن مین برابر ہون لیکر دو پانی مین بھگوئین جدا جدا بعد اوسکے سوکھاوین یہان تک کہ کچھ تری نرہے اوسوقت وزن کرین جو ٹکڑا ہلکا ہو پانی اوسکا سبک ہے ساتوین وہ کہ پینے والا خیال کرے کہ پانی شیرین ہے اور شیرینی پانی کی نشان لطافت کی اس سبب سے ہے کہ جو رقیق اور لطیف ہوتا ہے رطوبت منہ کو رقیق اور لطیف کرکے جرم زبان مین رطوبت کو نافذ کرتا ہے اور اس سبب سے کہ رطوبت مذکور مائل بعذوبت ہے قوت ذائقہ اوس سے منفعل ہوکر حلاوت کو دریافت کرتی ہے اور اس سبب سے خیال مین آتا ہے کہ وہ پانی شیرین ہے وگرنہ پوشیدہ نہین ہی کہ پانی صرف کچھ مزہ نہین رکھتا ہے اسواسطے کہ بسیط ہے یا قریب بسیط کے اور جو بسیط ہے مزہ اور [illegible] کہ جسم مرکب کی خاصیتون سے ہے نہین رکھتا ہے اور جو قریب بسیط کے ہے کہ اوسمین اجزا ارضی [illegible] نہین ملے ہین بلکہ وہ اقل قلیل ہین یا [illegible] ہو گئے لائق شمار کے نہین ہین اور شیرینی پانی مذکور مین محسوس ہوتی ہے پہلا درجہ شیرینی کا ہے آٹھوین وہ کہ جو صاف [illegible] کے ملاوین تھوڑا پانی تیزی بہت شراب کو توڑ دے اور [illegible] لطافت کی ہوتی ہے اسواسطے کہ [illegible] نہین ہوتا ہے بیچ شراب کے تغیر ظاہر نہین ہوتا اور شدت امتزاج کی لطافت کو لازم ہے نوین وہ کہ کثیر المقدار ہو اسواسطے کہ وہ بسبب کثرت مقدار مفسد کی ملنے سے جلد متاثر نہین ہوتا دسوین وہ کہ شدید الجریان یعنے تیز بہتا ہو اور ظاہر ہے کہ حرکت قوی لطافت پانی کو زیادہ کرتی ہے گیارہوین وہ کہ سریع التبرد اور سریع التسخن یعنے جلد سرد اور جلد گرم ہو جاتا ہو جاڑے مین جلد سرد ہو اور گرمی مین جلد گرم بارہوین وہ کہ بعد پینے کے معدے سے جلد گذرے اور شراسیف مین تمدد پیدا نہ کرے تیرہوین وہ کہ جو چیز اوسمین لگاوین وہ چیز جلد گھل جاوے اور یہ معانی سوائے لطیف کے اور کسی مین نہین ہوتی اور مولف اوصاف مذکورہ سے کئی فضیلتون کامل پر اقتصار کرکے کہتا ہے کہ افضل میاہ العیون ما کانت تربتہ طینیة عذبة اور شیرین پانیون چشمے مین وہ پانی ہے کہ زمین اوسکی کی مٹی شیرین ہو وکان مجریها نحو المشرق ما

اور ہو جریان اوسکا طرف پورب کے ومنبعہا بعیدا اور ہو مخرج اوسکا دور وسیلہا من اعلے الی
اسفل اور ہو روانی یعنے بہا و اوسکا بلندی سے نیچے کو و کانت مکشوفۃ للشمس اور ہو بے ستر
یعنے کھلا ہوا طرف واقع ہونے آفتاب کے اور جاننا کہ بیچ اکثر کتب کے واقع ہوا ہے کہ
پانی نہر کا بہتر چشمے کے پانی سے ہے اور اس کتاب مین اور قانون مین مطلق پانی چشمے کی تعریف
کی ہے پس وہم نہو کہ اس امر مین اطبا نے اختلاف کیا ہے بلکہ مآل دونون کا ایک ہی اسواسطے
کہ چشمہ عام ہے اور نہر خاص چشمہ کھلا ہو یا چھپا اوسکو عین کھتے ہین لیکن نہر نزدیک اطبا کے خاص
اوس چشمے کو کھتے ہین کہ مستور نہوا ور شک نہین ہی کہ عین مکشوف افضل ہے مستور سے
اور معنی لفظ عین کے اور طریق اوسکے پیدا ہونے کا اس مبحث کی آخر مین کہا جاوے گا و افضل میاہ
المطر یا اجتمع فی الحجرۃ الصخریۃ اور بہترین پانیون مین کا وہ پانی ہے کہ جمع ہو بیچ سوراخ پتھر کے
اسواسطے کہ سوراخ سنگ لائق ... ہوتا کہ اجزاے ارضی اوس سے جدا ہو کر پانی مین
ملین اور اس ... کہ جو چھپنے ... پانی سنوں ... جمع کریں یا ... اور چاندی کے زیادہ بہتر ہوگا
... او ... علیہ الشمس او ... اوسکو ہواے شمال او ہواے پورب سنے اور
پڑا ہوا و سپر آفتاب اسواسطے کہ یہ امر زیادہ کرنے والے لطافت کے ہوتے ہین اور شک نہین کہ
بہترین پانیون مین پانی مینہ کا ہے بعد اوسکے پانی نہر کا کہ موصوف بصفات مذکورہ ہوا اور دلیل
اور فضیلت پانی مینہ کی عذوبت اوسکی ہے اور آسانی سے اوترنا اور جلد پکانا اور سوا اسکے کہ لطافت
کو لازم ہین اور معلوم ہو کہ پیدایش مطر کی بخار متصاعد سے ہے کہ متقاطر ہو یا استحالہ ہوا سے ساتھ
پانی کے اور ہوا اور بخار دونون لطیف ہین پس جو ان سے پیدا ہوگا لطیف ہوگا اور شرط دوسری
بیچ فضیلت پانی مینہ کے یہ ہے کہ صیفی ہوا اور سحاب راعدسے ہو لیکن صیفی اس سبب سے بہتر ہو
کہ حرارت گرما کی مزید لطافت مطر کی ہوتی ہے وقت صعود مادے کے کہ بخار ہے اور وقت اوسکے
اوترنے کے اور شیخ رئیس اور اکثر سلف اور خلف اسی امر پر ہین لیکن ابو سہیل مسیحی کہتا ہے کہ شتوی
بہتر ہے اسواسطے کہ جاڑے کی فصل مین غبار اور دخان سے خالی ہوتی ہے پس جو پانی کہ اوس وقت مین
نازل ہوتا ہے لا محالہ پاک ہوگا نشو ... اور بھی حرارت ... موجود ہے جو کہ زمانے بخار ... ضعیف
ہوتی ہے ... جو لطیف ہے وہی نتیجہ ہوگا اور بیچ شرح کلیات کے لکھا ہے کہ ولیتہ انیکون قولہ

فی ہذا اجودلان الصیفی لا یخلو امن غبار و دخان لیکن جو سحاب رعد سے ہو بالاتفاق بہتر ہی اوس سے
کہ بدون رعد کے ہو بشرطیکہ ریاح عاصفہ کے ساتھہ نہو اور وجہ فضیلت ایسے پانی کی یہ ہے کہ رعد
یعنے آواز ابر کی حادث نہین ہوتی ہے مگر تحرک دخان سی کہ سحاب مین رو کا ہے اسواسطے کہ حسبوت
برودت اور کثافت اوپر بدی کے عارض ہوتی ہے بخار کہ اوس مین قصد اپنی خلاصی کا کرتا ہے زور اور
سختی سے نسبت تنگی محل کے اور تفریق سخت سے سحاب آواز مہیب نکالتی ہے اوپر راے حکما کے
لیکن شرع شریف مین آیا ہے کہ رعد نام ایک فرشتہ کا ہے کہ اوپر اجزاے سحاب کی موکل اور
مامور ہے اور آواز اوس فرشتے سے ظاہر ہوتی ہے واسطے زجر کرنے ابر کے بالجملہ پانی مینہ کا ساتھہ
رعد کے خالی دخانیت سے ہوتا ہے اگر بہ ریاح قوی شدید سے مارا نہ گیا ہو اسواسطے کہ اکثر ریاح
مذکور بسبب اختلاط ابخرون کا ساتھہ پانی کے ہوتی ہین اور معلوم ہوکہ پانی مینہ کا باوجود اوسکے موصوف
ہونے کے ساتھہ صفات محمود کے کمتر پانی نہر موصوف سے اس سبب سے ہے کہ عفونت
اوس مین جلد اثر کرتی ہے اور تعض اوسکا سبب تعفن اخلاط کا اور ضرر سینہ اور آواز کا ہوتا ہے
پس پانی مینہ کا ازروے ذات کے نہر کے پانی سے بہتر ہے لیکن بہ سبب نقصان عارضی کی
کہ سرعت قبول عفونت کی ہے اکثر اطبا نہر کے پانی کو اوس پر فضیلت دیتے ہین اور ظاہر ہے
کہ جو چیز کہ ضرر اوس سے کمتر معلوم ہووے کم سے بہتر ہوتی ہے جس طور پر ہو لیکن بیچ وجہ سرعت
تعفن پانی مینہ کے اطبا کے کئی قول ہین شیخ رئیس اور ثقات اس امر پر ہین کہ وہ شدید الرقت ہے
اور مفرط اللطافت مفسد ارضی اور ہوائی سے جلد متغیر ہوتا ہے اسواسطے کہ لطیف رطب کی شان
سے سرعت انفعال ہے اور بعض اطبا کہتے ہین کہ پیدایش پانی مینہ کی بخار سے ہے
کہ صعود کرتا ہے رطوبات مختلف سے اور بسبب اختلاف رطوبات کے طبیعت اوسکے ہضم
قصور کرتی ہے اور ہر مادے مین تصرف نہین کر سکتی اور یہ امر عفونت کو پہونچا دیتا ہی پس
مثال پانی مینہ کا جمع ہونا پانی نہر اور پانی کوئین کا ہے کہ جمع ہونا انکا معدے مین منفخ ہے
بسبب عاجز ہونے طبیعت کے تصرف کرنے سے لیکن یہ قول ضعیف ہی اسواسطے کہ اس سے
لازم آتا ہے کہ پانی مینہ کا اپنی ذات مین ردی ہی اور ایسا نہین ہی اسواسطے کہ اگر بالذات ردی ہوتا اچھی صفات
سے موصوف نہوتا جیسا کہ بقراط کا مسلہ ہے کہ ان اما الملطر اجود المیاہ و اخفہا وزنا اور اسیطرح دیکھا گیا ہی کہ

اگر کوئی شخص بعید العفونت مینہہ کے پانی کو پیتے اور معفنات خارجی سی کنارہ کرے ہرگز ضرر اوسمین
نہین ہوتا ہے اور یہ امر دلیل پاک ہونے اوسکی ذات کا ہے فائدہ جو شخص کہ مستعد عفونت کا
ہو اور ساتہہ شرب پانی مینہہ کے مضطر ہو چاہیے کہ ترشیان کہاوے تو عفونت پیدا نہو واسطے کہ ترشی
عفونت کو مانع ہوتی ہے خصوصاً جو بارد یابس ہو ساتھہ ترشی کی اور پانی مینہہ کا کہ بدون رعد کے
ہوتا ہے اور ساتھہ ریاح عاصفہ کے خالی ردی ہونے سے نہین ہے اصلاح اوسکی طبخ کرنا اوسکا
ہے وما عدا ہذین من المیاہ تھوڑی اور سوا ان دو پانی کے یعنی نہر اور مینہہ کے جو پانی مین ردی ہین
مانند ماء مقنی اور ماء بیر اور ماء نہر اور ماء راکد اور معدنیات اور علقیات کے اور احکام ہر ایک کے
بیچ علیحدہ فائدے کے کہی جاتے ہین فائدہ بیچ معنی عین کے اور احکام قنی اور بیر اور نہر کی جاننا چاہیے
کہ بحکم اللہ تعالے کے پانی بیچ زمین کی پیدا ہوتا ہے اس طریق سے کہ تاثیر حرارت سے اور حبیت
کواکب سے وہ بخار مائی اور ارضی کا کہ ضرورت خلا سے ارض مین تداخل کیا ہے نکلتا ہے اور
بسبب ناریت کے کہ بخار کو لازم ہے بقصد نکلنے کی حرکت کرتا ہے پس جس جانب مین تخلخل اوسمین
ہوتا ہے خواہش کرتا ہے اور بسبب بسط اور اطالت اوسکے بیچ زمین کی برودت سکانی اوسپر غلبہ
کرتی ہے اور ناریت اوس سی دور ہو جاتی ہے اور بالضرور بخار مذکور پانی ہو جاتا ہے اسواسطے
کہ ظاہر ہے کہ جو ناریت بخار سے دور ہو جاوے وہ بخار پانی ہو جاتا ہے پس مدد پہونچنے
بخار کی اگر زیادہ ہے اور پے در پے پہونچتی ہے پانی جمع ہوتا ہے اور جو موضع زمین کا کہ قابل پھٹنے
کے ہے پھاڑ کر دکھلائی دیتا ہے اور یہان پہونچکر اگر نسبت کثرت کے مدد بہت پہونچے پانی
جاری ہوتا ہے باعتبار مدد کے ہمیشہ اور منقطع ہوکر ضعیف ہو یا شدید اور اسکو عین جاری کہتے ہین
اور اگر حد جریان کو نہ پہونچا بلکہ پست جگہہ مین نکلکر وہان ٹھہر رہا نہایت یہ کہ جب پانی وہان سے
اوٹھا لیوین عوض پانی بدلے اوسکے پہونچتا ہے اوسکو عین واقف کہتے ہین اور فرق عین واقف اور
نہر مین آتا ہے اور پوشیدہ نہ رہے کہ عین جاری بہتر ہے عین واقف سے بشرطیکہ پائی جاوے
صفات مذکورہ کے اسواسطے کہ اگر پانی عین کا زمین شور ہے یا اور رداءت ہے اس صورت مین
ظاہر ہے کہ عین واقف کہ نقی المحل ہے افضل ہوگا اور اسی طرح اس حالت مین قریب
منبع کا فاضل زیادہ ہوگا بعید المنبع سے ورنہ بیچ عین موصوف کہا گیا ہے کہ جسقدر منبع کے

دور زیادہ ہو فاضل زیادہ ہے لیکن قنی بکسر قاف اور سکون نون و یاے تحتانی کو حقیقت مین گڑہا ہی پانی قنی
کہ کہودین او پانی اوس سے نکلے پس بسبب صنعت کے اوس پانی کو وہان سے جاری کرین یہ
ماء القنی ہے اور ترجمہ اسکا فارسی مین کاریز ہے اور جو عین جاری سی ایک شاخ صنعت سی
کوئی جگہہ لیجاوین اس شاخ نکالی ہوئی کو بہی قنی کہتے ہین مجازاً اور نہ یہی عین ہے اور اسی طرح جو پانی
بستہ سے بسبب صنعت کے جاری کرین اگرچہ اوسکو بہی قنی کہتے ہین مجازاً لیکن حکم اپنی اصل کا
رکہتا ہے نہ حکم قنی حقیقی کا اور بیر کہ فارسی مین چاہ یعنے کنوان کہتے ہین گڑہا بنایا گیا ہے کہ زمین کو پانی بیر
کہودتے ہین اور پانی وہان جمع ہوتا ہے پس اگر صنعت سے جاری کرین قنی نام ہوگا اور نسبت
قنی کی ساتھہ بیر کے مانند نسبت عین جاری کی ہی ساتھہ عین واقف کے اور احکام پانی کنوئین
کے مختلف ہین باعتبار مکان اور خرچ ہونے کے اور بہترین اوسمین وہ ہے کہ شیرین زیادہ اور
ملکا زیادہ اور باصنم زیادہ ہو اور کشادہ ہو اور مسقف نہو اور خرچ بہت ہو اور اسیطرح بعضے کوئین
دیکھے گئے کہ پانی اوسکا بیچ لطافت اور سبکی کے ساتھہ پانی گنگ کے کہ وہ نہر مشہور ہند
مین ہے اور ساتھہ لطافت کے ہر وقت پہلو مارتے ہین بالجملہ جو پانی کہ صفات محمودہ اوس مین
زیادہ ہون بہتر ہے اپنے کم سے اور عادت کو بہی دخل تام ہے بہت آدمی ہین کہ کنوئین کی
پانی پینے کی عادت رکہتے ہین اور ہرگز ضرر نہین پاتے اور یہ بات مبحث سی خارج ہے لیکن نز پانی نز
بکسر یا فتح نون اور تشدید زاے معجمہ کے گڑہا سے بنایا گیا کا نام ہے کہ بیچ زمین رطوبت ناک
کے ہوتا ہے او پانی نواحی زمین تر کا ٹپک کر وہان جمع ہوتا ہے اور خرچ مین نہین آتا یہ پانی
کنوئین کے پانی سے ردی زیادہ ہوتا ہی فرق درمیان عین واقف مین یہ ہے کہ عین مین پانی زمین
کے نیچے سے نکلتا ہے بخلاف نز کے کہ زمین نز ہمسایہ سے پانی اوسکا ٹپکتا ہی بیچ گڑہے کے
پس جدا جدا ہو گیئے دونون اور وجہ انکے ردی ہونے کی یہ ہے کہ پانی رکا رہتا ہے اور
زمین سی مدت دراز تک ملا رہتا ہے **فائدہ** بیچ احکام میاہ راکدہ کی یعنی پانی بستہ اوپر سطح زمین گہری
غیر مصنوع کی اور یہ پانی سب مین ردی ہی اسواسطے کہ شدید الاختلاط ہی اجزاے رطبہ ارضی سی بسبب
بہت ہونے توقف کی اور جنبش کم ہونیکے خاصکر کہ نکل وہان جمع ہون اور پانی بستہ قصبی کو ماء آجامی کہتے ہین
اور آجام جمع اجمہ کی ہی اور ردی زیادہ بستہ پانیون مین پانی تالاب کا ہی کہ ٹہر گیا ہو اور اوسکا اطبا ماء البطائح

کہتے ہین اور مامر اگر اجامی ہو یا البطائحی یا سوا انکے معدے سے موافقت نہین رکھتا ہی اور بہت
آفات پیدا کرتا ہے احتراز اوس سے واجب ہی **فائدہ** بیچ میاہ معدنی اور علفی کی ردی ہونا ان
پانیون کا بسبب اختلاط اجزاے غریبہ کے ہے بیچ پانی کی اور لبسبب تکثیف پانی کی مزاج منبع
سے بالجملہ پانی کہ اوسمین علف زار ہو حکم اوسکا موافق حکم پانی اجامی کے ہے لیکن معدنیات
سوائے ذہبی اور فضی اور حدیدی کے بسبب فساد جوہر معادن کے مختلف الردائت ہین
پانی نکلا ہوا اوس سے بھی وہی حکم رکھتا ہے لیکن ذہبی اور فضی اور حدیدی مفید اور مقوی
ہین اسواسطے کہ ذہبی اور فضی مفرح دل کے ہین اور مقوی ارواح اور حدیدی مقوی احشا ہے
اور مصلب اعضا اور مزیل طحال اور نافع ذرب اور محرک جماع ہے اور جانین کہ جو ان چیزونکو
پاک پانی ہین سرد کرین گرم کرکے بہت مرتبے تو پانی اوس سے قوت حاصل کرے حکم اوس
پانی کا ویسا ہوتا ہے نفع مین لیکن تعریف بامر ذہبی وغیرہ سے گمان نہو کہ وہ بہتر بارعین اور
مطر سے ہے اسواسطے کہ ظہور بعض فوائد کا فضیلت کلی واجب نہین کرتا ہے جو غرض
کہ تہر کے پانی سے مقصود ہے ازروے تبرید اور ترطیب کے اور ازروے موافقت
کی بیچ مزاج معتدلون کی اوسکے غیر مین نہین پائی جاتی نہایت وہ کہ پانی مذکورہ نسبت اور پانی
سکے کہ معدنی مین بہت قلیل الردائت ہین اور منافع بہی نزدیک جیسا کہ گذرا ہے پس بمنزلہ
دوا کے ہے اور ہمیشہ پینا اوسکا جائز نہین ہی اسواسطے کہ سب پانی معادن کی عسر القبول پیدا کرتی ہین
اور احکام معدنیات وغیرہ کے جدا فائدے مین کہی جاوینگے **فائدہ** بیچ احکام میاہ ثلجیہ اور جمدیہ
وغیرہ کی ثلج برف کو کہتے ہین اور وہ ہوا ہی کہ بستہ ہوکر زمین پر گرتی ہی اور جمد یخ کو کہتے ہین یعنے
وہ پانی کہ بستہ ہو جانا چاہیے کہ جسوقت ایک ان پانیون سے صاف اور روشن ہوا ور ساتھ
کوئی چیز ردی کی ملا نہو لا محالہ اصلاح سے نزدیک ہوگا مگر یہ کہ کثیف زیادہ اور اچھے پانیون سے ہوگا
بسبب اوسکی تاثیر کے برد قوی ہی اسی سبب سے کہ صاحب دعصب کو ضربت دیتا ہی لیکن اگر اوسکو جوش
کرین پہلے جیسا چاہیے اسواسطے کہ طبخ کثافت کو اوس سے دور کرتا ہی لیکن اگر جمد ردی پانیون کا ہی ظاہر ہی کہ وہ بھی ردی
بل ردی زائد ہوگا اور اسی طرح ثلجی کہ ہوا ی متغیر اور متبخر سے پیدا ہوا یا اوپر موضع ردی کی گرے ردی ہونا اوسکا
ظاہر ہے اور ایسے جمد اور ثلج کو قطعاً پانی مین نہ ملاوین لیکن اگر باس بھرا ہوا پانی کا اسمین رکھکر سرد کرین قباحت

ف بیان معدنی اور علفی

ف بیان ذہبی اور فضی اور حدیدی

ف بیان ثلجی اور جمدی

نہین ہے **فائدہ** بیچ احکام میاہ مختلفہ کے بسبب اختلاف ...
کے ہون جاننا کہ پانی سرد معتدل المقدار سب پانیوں ... زیادہ ...
کہ معدے کو قوت دیتا ہے اور اشتہا کو اوٹھاتا ہے بسبب تکثیف اور جمع کرنے ... معدے کی
اور منع کرتا ہی صعود بخار کو طرف دماغ کے اور ظاہر ہی کہ مقدار معتدل اوس ... کثرت
پینے سے اور تعدیل کرنا سرد پانی کا اعضا اور اخلاط کو مانند تعدیل کرنے ہوا ...
روح کو اور وہ پانی سرد بیچ منع کرنے جوش اخلاط کی اور عفونت ... زیادہ ہے لہذا اطبا نے
کہا ہے کہ بیچ حمی غلیانی کے اگر آفت احشا مین نہو فقط سرد پانی ... لیکن پانی بہت
عصب کو نقصان کرتا ہے اور احشائے منعدم کو بھی اور ... حق سرد پانی کے
لکھے گئے خاص اوس پانی سے ہین کہ بالذات سرد ہوا ہو جیسا ... اوسکے
اوسکو عمل اور صنعت سے سرد کیا ہو برف مین یا شورہ مین کہ یہ پانی ... نہین رکھتا ہے
اور غسل کرنا سرد پانی سی بیچ فصل گرما کی اور وقت گرمی کی صحیح المزاج کی قوت کو مدد دیتا ہے اور حرارت غریزی
کو حافظ اور جلد کو مقوی ہوتا ہے لہذا اکثر امراض جلد کو فائدہ کرتا ہے بشرطیکہ تنقیہ اور تحلیل مواد کو
اور منع کرتا ہے تداخل ہوائے متعفن کو اسی سبب سے بیچ وبا کے غسل کرنا سرد پانی سے
فائدہ کرتا ہے اور اسکی تعریف کی ہی اطبا نے لیکن گرمی کہ بہت نہانے سرد پانی مین ظاہر ہوتی ہی
بسبب اثر عارضی کی ہی تسدید مسام سے ہوتی ہے اسکا اعتبار نہین ہے لیکن پانی گرم کہ آگ
مین گرم کیا ہو یا دہوپ مین حکم اوسکا باعتبار شدت گرمی کے اور سستی کی اور باعتبار اوسکی پینے کے
ناشتا یا اوپر طعام کے مختلف ہوتا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے پوشیدہ نہے کہ پینا گرم پانی اوپر
طعام کی ہضم کو فاسد کرتا ہے اور متلی پیدا کرتا ہے اور قے خصوصاً کہ نیم گرم
ہو اسواسطے کہ نیم گرم بیچ فاسد کرنے کے قوی زیادہ ہے بخلاف بہت گرم کے کہ کبھی طعام کو
منحدر کرتا ہے اور وجہ افساد کی رخاوت ہے کہ معدے مین پیدا کرتا ہے حرارت عرضی سے
اور رطوبت ذاتی سے اور کبھی طعام کو فوراً طافی کرتا ہے اور اوپر فم معدے کے لاتا ہے اور شاید کہ
پینا اوسکا استسقا پیدا کرے بسبب ارخاے کبد کے اور دق پیدا کرنے بسبب پہونچانے
حرارت کے دل کو اور بدن کو گھلاوے بسبب افساد ہضم جید کے اور نہ حاصل ہونا تسکین کا

فوا واسطے پینے سے بیچ عطش صادق کے بدیہی ہے لیکن عطش کاذب تسکین تام دیتا ہے بسبب دور کرنے سبب کے اور عطش صادق وہ ہے کہ معدے کی حرارت سے ہو اور عطش کاذب وہ ہے کہ بلغم غلیظ یا لزج یا شور سے ظاہر ہوا اور اسکا خاصہ ہے کہ سرد پانی سے زیادہ ہوتی ہے اور گھونٹ گھونٹ پینے بہت گرم پانی سے اور صبر کرنے سے اوپر پینے پانی کے تسکین قبول کرتی ہے لیکن پینا گرم پانی کا نہار اکثر ہے کہ معدے کو دھوتا ہے بسبب پگھلانے اوس چیز کے کہ معدے مین ہوتی ہے یعنے بلغم اور بسبب دھونے اوس چیز کے کہ اوس مین ہے جیسے رطوبات اور نرم کرتا ہے پیٹ کو بسبب نرم کرنے ثقل کے اور سست کرنے جرم امعا کے لیکن کثرت پانی گرم کی مطلقا اذیت دیتی ہے اور سست کرنے والی قوا معدے کی ہے لہذا اطبا نے اوس شخص کو کہ عادت اسکی رکھتا ہو واسطے مداومت تھوڑی مصطگی کے حکم کیا ہے اور پانی نہایت گرم بہت ہی ہے تاکہ قولنج ریحی اور ثقلی کو کھولتا ہے اور بیچ الطحال کو فائدہ دیتا ہے اور جاننا چاہیے کہ گرم پانی مسکن درد کا ہے اور مدر بول اور حیض نشرہا اور نطولا اور ان کئی آدمیون کو فائدہ کرتا ہے ایک اصحاب صرع کو بسبب انفتاح اور تحلیل مادے کے دوسرا اصحاب مالیخولیا کو بسبب ترطیب اور تسخین اور تلطیف اور ترقیق مادے غلیظ کے تیسرا اصحاب صداع بارد اور اصحاب ریہ کو بسبب تسکین درد اور انفتاح مادے کے لیکن نفع اوسکا آخر ریہ مین ظاہر ہے بسبب تحلیل بقایا ے مادہ مستکنہ کی چوتھا اون لوگون کو کہ بثور حلق اور عمور مین رکھتے ہون یا ورم پیچھے کان کے ہو بسبب انضاج اور تلیین مادے کے اس سبب سے کہ یہ مواضع بواسطہ عصب کے سرد پانی سے ضرر پاتی ہین پانچوان اون لوگون کو کہ حجاب مین قروح اور سینہ مین تفرق اتصال رکھتے ہون اور استعمال اوس پانی کا کہ دہوپ سے گرم ہوا ہو بالخاصیت مرض پیدا کرتا ہے خصوصاً کہ بیچ باسن تانبے کے گرم ہو بیچ بلاد گرم اور وقت گرم کے فائدہ بیچ بیان احکام بعض میاہ ردی کے جانیں کہ پانی شور وبلا کرنے والا اور قشف کرنیوالا ہے پہلے اسہال لاتا ہے بعد اسکے قبض بسبب تخفیف رطوبات کی لہذا جرب اور حکہ پیدا کرتا ہے اور احکام مذکور متعلق اوسکے پینے سے ہین اور تریاق اور مصلح اوسکا تناول کرنا چکنا اور شیرین کا ہے لیکن غسل اعضا کا اوس سے منزیل جرب اور حکہ اور قوبا کا ہے اور خون کو

کہ نیچے جلد کے بستہ ہوتا ہے محلل ہے اورفالج قبل او رقمقام ہی او ررعشہ اور فالج اورا ستنرخا وغیرہ امراض
عصبی کو خوب نفع کرتا ہے اور خاصہ ماء البحر کا ہے کہ جو سانپ گزیدہ کو یا المرسمید دنیش ہاے کو نہلاوے ذ
تکلیف زہر سے سالم رہے اور بیچ استیصال زیادتیان بواسیر کے استنجا کرنا اوس سی عجیب الاثر
خصوصا الٹرکون کو اور صاحب استقسا کو اوپر کنارے دریا کی رہنا اور اوپر کشتی کی بیٹھکر سیر کرنا
بالخاصیت نفع کرتا ہے اور بحر بیچ اصطلاح اطبا کے دریاے شور کو کہتے ہین اور آب شور عام ہے
کہ بحری ہو یا زمین شور سی نکلی یا نمک کو شیرین پانی مین ڈالا ہوا اور آب شور غیر بحری قریب آب بحری ہے
مگر بیچ بعض خواص کے کہ کہا گیا لیکن آب کدر اور غلیظ پیدا کرنیوالا پتھر اور سددون کا ہی لہذا جو شخص
اوسکے پینے مین مبتلا ہوا وسکو چہیے اوسکے تناول کرنا مدرات کا لازم ہی تو مدرات بہ سبب نکالنی اجزای
سددہ کے ضرر سی نذکرین لیکن جو شخص کہ مبطون ہو یعنی اسہال رکہتا ہو بہ سبب ضعف معدہ کے کی
اکثر ان پانیون غلیظ سے نفع پاتا ہی بہ سبب دیری اوترنے پانیون مذکور کے اور آب نوشادری مطلق
طبیعت کا ہے ہیتین اوسکو یا اوسمین بیٹھین یا اوس سی حقنہ کرین اور آب شبی سیلان فضول بطن کو اور
نفث الدم اور سیلان اور بواسیر کو نفع کرتا ہے لیکن غسل کرنا اوس سی اکثر تپ یومی استحصافی پیدا کرتا ہی
اور پینا اوسکا تپ عفنی کو بہ سبب پیدا کرنے سددون کی کہ سبب عفونت کی ہین بیچ اون ابدان کی ہے
کہ وہ مستعد حدوث تپ عفنی کی ہین اور صاحب حدوث تپ عفنی کو وہ ہین کہ مسام اونکی تنگ
ہون اور ارواح اونکی گرم اور حدوث سددون کی استعداد اونمین بہت ہو اور آب کبریتی یعنے وہ
کہ گندہک کی زمین سے نکلے مسخن اور مجفف اور مسہل ہے اور بیٹھنا اوس مین واسطے
داد اور بہق اور جرب اور تقشر جلد اور درد مفاصل اور ریاح باردہ اور سختی تلی اور درد جگر اور رحم کی اور درد زانو
اور سعفہ اور تعقد عصب کے اور زخم کاٹنے سباع کے نافع ہے اور پینا اوسکا مضعف معدہ اور
باصرہ اور مسخن جگر ہے اور آب زفتی یعنے وہ پانی کہ زفت اور قیر کی کان سے نکلے پینا اوسکا مفتح
سددون کا اور مسمن بدن کا ہے اور سرخ کرنے والا رخسارون کا اور مدمل قروح ہے لیکن قرحہ
امعا پیدا کرتا ہے اور امراض حارہ کو محدث ہی مصلح اوسکا اغذیہ رطبہ اور ضمغ عربی اور گل ارمنی ہے
آب تلخ یعنے پانی کڑوا مفتح سددون کا اور ملطف اخلاط غلیظ اور مفسد خون کا ہے مصلح اوسکا شکر اور
عسل اور جوش کرنا ہے آب نحاسی یعنے وہ پانی کہ تانبے کی کان سے نکلے یا تانبے گرم کو اوسمین

کہ سرد کیا ہو واسطے تبور رقم کے اور ورم لہات کے اور درد کان کی اور تقویت اعضای ضعیفہ کے
نافع ہی اگر اوسکو استعمال کرین بدون پینے کے اور اسی طرح استسقا اور فساد مزاج کو فائدہ کرتا ہے
لیکن پینا اوسکا خطرہ رکھتا ہے مصلح اوسکے بھی شکر اور شہد ہین آور ماء الرصاص الاسود یعنے
ف آب رصاصی
وہ پانی کہ سیسا گرم اوس مین بجھاوین قولنج کو پیدا کرتا ہے اور حبس بول کو بھی اور وہ پانی کہ قلعی
گرم کر کے اوسمین سرد کرین قریب اسکے ہے اور اوپر بیان ہو چکا ہے کہ سب پانی معاون کے
عسر البول پیدا کرتے ہین خاصہ کہ ایک مدت تک پیین اگرچہ ذہبی اور فضی اور حدیدی ہون فائدہ
ف صاف کرنا اچھے پانی کا
بیچ بیان صاف اور پاک کرنے اچھے پانی کے اور اصلاح ردی پانیون کی اور تصفیہ کدر پانیون
کے جاننا چاہیے کہ پانی صالح کو اگر چاہین کہ لطیف زیادہ اور ہلکا زیادہ ہو بیچ مٹی کے باسن کی رکھین
اور پانی کہ اوس سے ٹپکے اچھے باسن مین لیوین کہ یہ پانی نہایت الطف ہوتا ہے اور اسکا نام
ماء التقطیر ہے اور ہر چند موضع بلند سے تقاطر کرے بہتر ہے اور وہ تبرید دل گرم کو اور خفقان گرم کو
ف اصلاح پانی ردی کا
نفع بہت کرتا ہے لیکن اصلاح میاہ ردی کی کئی طرح سے کرتے ہین ایک وہ کہ تصفیہ اور تقطیر
کرین یعنے عرق بناوین اور بہترین طریق تقطیر مین مختار اقتراط کا یہ ہے کہ پانیون کو دیگ مین ڈالین
اور اوپر دیگ کے لکڑیان رکھین اوپر سبیل تقاطع کے اور ان لکڑیون پر صوف بنا ڈھنکا ہوا رکھین
اس طور پر کہ سر دیگ کو بالکل چھپا لیوے پس نیچے دیگ کے آگ روشن کرین تو بخار صوف مین
آوے اور نیچے دیگ کے ٹپکتا ہے اور صوف کے پانی کو امتحان کرتے ہین جسوقت پانی شیرین
معلوم ہو صوف کو اوٹھا کر ایک باسن مین نچوڑین اور اسیطرح جسقدر کہ چاہین لیوین اور
جو دو تین بار عرق نکالا ہو دیگ کا پانی گراوین اور پانی ڈالین اس عمل سے پانی شور اور تلخ شیرین
ہو جاتا ہے دوسرا وہ کہ اوپر کنارے پانی کے کہ شور اور ردی ہو گڑھا کھودین کشادہ تو پانی وہان تک
اس گڑھے مین ٹپک آوے بعد اوسکے پہلو اس گڑھے کے گڑھا دوسرا کھودین اور پانی کو بطریق
ترشیح کے ایک گڑھے سے دوسرے گڑھے مین منتقل کرین یہانتک کہ شیرینی پیدا کرے اور پانی
اگر زمین نواحی دریاے شور کی ہو اچھی زمین مین کہ بورقیت سے خالی ہو گڑھا کھودین اور
دریا سے وہان اوٹھا لاوین بعد اوسکے ایک گڑھے سے دوسرے گڑھے مین پھیرین
یہان تک کہ شیرین ہو تیسرا وہ کہ پانی کو جوش کرین یہان تک کہ جو تھائی رہجاوے بہتر ہو اور

اگرچہ سو رطل پانی کے ایک رطل سرکہ انگوری ملا دیں اور جوش کریں تو چوتھائی حصہ رہ جاوے نہایت بہتر ہے اور جانیں کہ اطبا بیچ پانی جوش دینے کے اختلاف رکھتے ہیں بعضے اس امر پر ہیں کہ اوسکو جو جوش کریں لطافت قبول کرتا ہے اور ردائت اوسکی دور ہو جاتی ہے اور شیخ رئیس بھی اسی امر پر ہے اور یہ لوگ اوپر اثبات اپنے مدعا کے دلیل لاتے ہیں دلیل پہلی وہ کہ تجربہ میں پہونچا ہے کہ نفخ پانی مطبوخ میں کمتر ہوتا ہے اور وہ سب سے جلد منحدر ہوتا ہے اور یہ دو صفت خاصہ لطافت کا ہے دلیل دوسری وہ کہ وزن پانی مطبوخ کا ہلکا زیادہ غیر مطبوخ سے ہوتا ہے اور یہ بھی نشان لطافت کا ہے اور بعضے اس امر پر ہیں کہ پانی طبخ سے غلیظ زیادہ او کثیف زیادہ ہو جاتا ہے اور دلیل لاتے ہیں کہ جو اوسکو جوش کرتے ہیں شک نہیں ہے کہ جو لطیف ہے صعود کر جاتا ہے اسواسطے کہ لطیف شدید زیادہ ہوتا ہے واسطے قبول کرنے صعود کے اور جسوقت لطیف اجزا علیحدہ ہوے جو باقی ہے لامحالہ کثیف ہوگا بسبب غالب ہونے اجزاے ارضی کے اوسپر اور ظاہر ہے کہ ان پانیوں سے کوئی خالی اختلاط اجزاے ارضی سے نہیں ہے پس طبخ مطلقاً مزید کثافت ہے اور جو خفت وزن اور قلت نفخ کو کہا ہے ہم نہیں مانتے ہیں کہ سب پانیوں میں پایا جاوے جیسا کہ تجربہ سے ظاہر ہوا اور شیخ رئیس بیچ رد اس امر کی کہتا ہے کہ صعود کرنے والا ہرچند لطیف ہے پانی سے لیکن کثیر المخالفت نہیں ہے اسواسطے کہ پانی متشابہ الاجزا ہے بسبب بسیط ہونے کے یا قریب بسیط ہونے کے اور موجود نہونا پانی بسیط کا کہ کہتے ہیں ثابت نہیں ہے اور وہ پانی کہ بعد طبخ کے باقی رہتا ہے ہرچند غلیظ زیادہ متصعد سے ہے لیکن نسبت اوسکے کہ قبل طبخ کے تھا لطافت حاصل کی ہے لامحالہ اور علت ضرور حصول لطافت کی طبخ سے یہ ہے کہ غلظت پانی کی دو امر سے باہر نہیں ہے ایک یہ کہ بسبب برودت کے کثافت عارض ہوا اور زوال اسکا طبخ سے ظاہر ہے دوسرا یہ کہ اختلاط اجزاے ارضی سے غلظت ظاہر ہوئی ہو یہ بھی طبخ سے دور ہوتا ہے اسواسطے کہ اجزاے ارضی بالطبع پانی سے جدا ہوتے ہیں رسوب بنکر بسبب ثقل ہونیکے کہ کثافت کو لازم ہے اور لیکن جو اجزا کہ نہایت چھوٹے ہیں اور پانی میں طرف غلظت رکھتا ہے اجزاے ارضی پانی سے جدا نہیں ہو سکتے او طبخ سے رقت اور تخلخل پانی میں ظاہر ہوتا ہے اور اس سبب سے

اجزاے صغار ارضی قادر ہوتے ہین اور پرمیز اور ترسب کے اور پانی لطیف ہوتا ہی ایس
طبخ لطافت کو فی الجملہ زیادہ کرتا ہے اور شارح بعد ذکر کرنے دونون قول مختلف کے واسطے
موافقت دونون قول کے کہتا ہے کہ ملنا اجزاے [illegible] کا پانی مین دو طرح ہے ایک وہ کہ
شدت سے نہو مانند پانی عمدہ کے یعنے وہ پانی کہ بالذات پاک ہو اور واردات خارجی سے
غلظت حاصل کرے اور شک نہین ہے کہ یہ پانی طبخ سے لطیف ہوجاتا ہے دوسرا
وہ کہ ملنا اجزاے ارضی کا پانی مین شدید ہو یہان تک کہ جدا ہونا دشوار ہو
مانند پانی معادن کے اور پانی دریاے شور کے کہ بالذات غلظت رکھتے ہین ایسے پانی
لامحالہ طبخ سے کثیف ہوتے ہین اور وجہ لطافت کی پہلے پانی مین اور کثافت کی دوسرے
پانی مین بسبب طبخ کے دلائل مبالغہ سے پوشیدہ نہین ہے اس لئے کہ کہا گیا ہے کہ اجزاے
ارضی جو باسانی پانی سے جدا ہوسکتے ہین جلد تر رقیق اور متحلل ہوتے ہین اور متحلل اجزاے
ارضی کا زیادہ کرنیوالا لطافت کا ہی بخلاف [illegible] جدا ہونا اجزاے ارضی کا پانی سے دشوار ہو کہ
اس صورت مین تحلیل اجزاے ارضی مین کمتر ہوتا ہے اور ساتھ اجزاے مائی کی اکثر اور یہ امر کثافت کا
زیادہ کرتا ہی اور طریق دوسرا بیچ دفع کرنے [illegible] پانی کے وہ ہے کہ مٹی پاک خاص کہ کسی شہر سے
لیا ہو ملاوین پانی مین اور رکھدیوین تو صاف ہوا جسقدر مکرر کرین بہتر ہو لیکن طریق تصفیہ پانی
کدرا اور غلیظ کا یون ہے کہ گٹھلی زرد آلو کی ملاوین یا کل ارمنی کو یا ستو گیہون کو ساتھ تھوڑی شب
یمانی کی یا تھوڑی زاج مسحوق کی لیکن شب اور زاج کو لیسے امکان تک نہ ملانا چاہیے کہ وہ ضرر سے
خالی نہین ہے اور اگر چنگاری اچھی لکڑی کی پانی مین سرد کرین تصفیہ کرتا ہے اور جو بیچ اصلاح
پانی ردی کی گذرا مصفی کدورت کا ہی اور رکھانا پیاز کا تریاق پانیون ردی کا ہے اور کہانا ہلیلہ کا
بدستور اور اوقات منع کرنے پینے پانی کے اور منافع اور مضار اوسکے بیچ تدبیر ماکول اور مشروب کی
آوینگے انشاء اللہ تعالے **القسم الثالث فی النوم والیقظۃ** اور تیسری قسم سے اسباب
ستہ ضروریہ سے ثابت ہے بیچ بیان سونے اور جاگنے کے انا النوم یبرد الظاہر ویسخن الباطن
لیکن سونا پس سرد کرتا ہے ظاہر بدن کو اور گرم کرتا ہے باطن کو وحیلیب [illegible] تصرا مذکور کہتا ہے
باطن کو اگر کوتاہ ہو زیادہ ہو نیکے وہ سرد کرتا ہی اور خشک کرتا ہے باطن کو

اگر دراز ہو زمانہ سونیکا اسواسطے کہ خواب طویل اگرچہ اوپر امتلای معدے کی ہو اکثر حکم خواب خالی کا لیتا ہے اسواسطے کہ جو حرارت ہضم کرنی غذا سے فراغت پاتی ہی روح مین لگتی ہی اور روح کو تحلیل کرتی ہے اور خشکی لاتی ہی پس دونون خواب برے ہین اور اچھا خواب معتدل ہی اور جو بیچ ضمن بیان طرف کی اچھائی درجے سیانے کی سمجھی جاتی ہی مؤلف اوسکے ذکر مین مشغول نہوا لیکن ہم مفصل کہتے ہین

والیقظۃ بعضد ذالک اور جاگنا پیدا کرتا ہے ضد اوس چیز کی کہ بیچ سونے کے بیان ہوا پوشیدہ نرہے کہ نوم دو طور ہے طبیعی اور غیر طبیعی یہان تعریف طبیعی کی مذکور ہوتی ہی اور نوم طبیعی اگر اعتدال سے ہو محمود ہی ورنہ مذموم لیکن غیر طبیعی مطلق مذموم ہی اسواسطے کہ وہ مرض ہی مثال اوسکی سبات ہی اور اسیطرح بیداری طبیعی ہی اور غیر طبیعی مثال غیر طبیعی کی سہر ہی اور وہ مرض ہی اور یہان بیداری طبیعی مذکور ہوتی ہی لیکن نوم کی اسطرح تعریف کی ہے کہ ہو ترک النفس استعمال الحواس ترکا طبیعیا یعنے نوم وہ ہی کہ چھوڑ دے نفس ناطقہ استعمال کرنی حواس کو بطور ترک طبیعی کے اور طریق حصول خواب کا یہ ہی کہ رطوبت معتدل بیچ دماغ کے جمع ہوتی ہی بسبب حاصل ہونی رطوبات بخاری کے عروق سباتی طرف دماغ کی پس رطوبات مذکورہ سست کرتی ہین اعصاب کو اور کثیف کرتی ہین مسالک اعصاب کو اور غلیظ کرتی ہی روح نفسانی کو اور اس سبب سے روح نفسانی بیچ مسالک اعصاب کی نفوذ نہین کرتی ہی اور حواس ظاہری مین سکون ظاہر ہوتا ہی اور حرکت موقوف ہوتی ہی مگر اوسقدر حرکت کہ بیچ زندگی کی ضرور ہے سلامت رہتی ہی مانند تنفس اور نمو اور ہضم کے لیکن یقظہ بالتحریک ضد نوم کے ہے اور تعریف یقظہ کی

ایسی کی ہے کہ حالۃ طبیعیۃ یستعمل فیہا الحیوان الات الحس والحرکۃ عند انصباب الروح النفسانیۃ فیہا موثرۃ یعنے بیداری ایسی حالت ہی طبیعی کہ کام فرماوے اوس حالت مین حیوان آلات تنفس اور حرکت اپنی کو تردیک نفوذ کرنے روح نفسانی کے آلات مین بشرط تاثیر کے جاننا چاہیے کہ یقظہ مفلوج کا بسبب قید نفوذ کرنے روح کے اور اسکی تاثیر کے تعریف یقظہ مین داخل ہوتا ہے اسواسطے کہ نہ حرکت کرنا اوسکا بسبب نفوذ کرنے روح کے ہے یا بسبب نہ تاثیر کرنے روح کے بواسطہ منفعل ہونے آلات حس اور حرکت کے اوس سے جیسا کہ اوسکے محل مین مذکور ہے اور وجہ اضطرار کی نوم اور یقظہ سے ظاہر ہے کہ انتظام حس اور حرکت کا اور نظام اسباب آخرت کا اور معیشت کا موقوف بیداری پر ہے پس بیداری ضرور ہوگی اور اس سبب سے کہ ہمیشہ ہونا

بیداری

بیداری کا سبب تشویش فعل نفس کی اور تحلیل روح کا اور تعب اور ہلاکت کا ہے احتیاج بخواب
بھی لازم آئی تو اوسقدر اجزاے روح سی کہ بسبب حرارت اور حرکت یقظہ کے خرچ ہوتی ہے
عوض اوسکے بیچ نوم کے پھر پیدا ہوتی ہے اور اطبانے یقظہ کو حرکت سے مشابہت دی ہے
اور نوم کو سکون سے لیکن تشبیہہ یقظہ کی حرکت سے اس سبب سے ہے کہ حرکت تسخین
اور تجفیف اور تحلیل کرتی ہے اور روح کو طرف ظاہر کے متوجہ کرتی ہے اور یقظہ بدستور تسخین
کرتا ہے بسبب پہونچنے روح اور حرارت غریزی کے اور تجفیف اور تحلیل کرتا ہے بسبب تقلیل
اغتذاے بدن کے او سمین اور روح کو طرف ظاہر کے لاتا ہے بسبب تحریک روح اور حرارت
غریزی کی خارج مین لیکن تشبیہہ نوم کی سکون سے اس سبب سے ہے کہ جیسا سکون ساکن کرتا ہے
روح اور بدن کو اور ترطیب کرتا ہے بسبب قلت تحلیل کی اور دور کرتا ہے اعیا اور ماندگی کو اور
مدد دیتا ہے اوپر ہضم غذا کے اور نضج مواد کے اور مواد کو تحریک نہین کرتا ہے اسیطرح نوم بھی
روح اور بدن کو ساکن رکھتا ہے اور بدن کو ترطیب کرتا ہے بشرط عدم افراط کے بواسطے
بہت غذا کرنے بدن کے نوم مین اور دور کرتا ہے تعب اور ماندگی کو اور مدد کرتا ہے اوپر
ہضم اور نضج مواد کے اور تحریک نہین کرتا ہے مواد کو لہذا بیچ فساد ہضم اور ثوران اخلاط کے
اچھی تدبیرون سے تنویم کو مقرر کیا ہے اور تدبیر خواب اور یقظہ کی اور یہ امر کہ نوم محمود کون ہے
اور مذموم کون اور معتدل کیا فائدہ رکھتا ہے اور کسکو کہتے ہین تفصیل بیچ مبحث تدبیر النوم
والیقظہ کے آویگی القسم الرابع فی الحرکۃ والسکون قسم چوتھی اسباب ستہ ضروریہ سے ثابت
ہے بیچ حرکت اور سکون کی اور عام ہے کہ حرکت تمام بدن کی کل مکان سے ہووے یا حرکت
اجزاے بدن کی اجزاے مکان سی ہو اور تعریف حرکت اور سکون کی اسطرح کی ہے کہ الحرکۃ ہی
خروج المادۃ من القوۃ الی الفعل بالتدریج والسکون ہو بقاء المادۃ علے القوۃ او علے الفعل اور حرکت
چار قسم ہے اینی وضعی کمی کیفی اور تعریف ہر ایک کی ان حرکات اربعہ سے بیچ مبحث نبض کے
ساتھہ بہت فائدون کے ہم ذکر کرتے ہین انشاء اللہ تعالی اب وجہ اضطرار انسان کی طرف
نوم اور یقظہ کے بیان کرتے ہین لیکن حاجت طرف حرکت کے اس سبب سے ہے کہ حرارت
غریزی ہمیشہ فعل کرتی ہی بیچ سب اون چیزون کے کہ جو بدن پر وارد ہوتی ہین اور بسبب دوام

القسم الرابع
فی الحرکۃ
والسکون

فعل کما ہے کوکہ الاعضا حرمین تحلیل فضلات سی عارض ہوتا ہے پس لازم ہے کہ تہوڑا تہوڑا فضلہ زائد رہے اور ظاہر ہے کہ فضلہ مذکور اگر بہت دنون مین جمع ہو حرارت کو چہپا لیوے اور سرد کری اسی سبب سے حاجت طرف حرکت کے ضرور ہوئی تو حرکت کے سبب سے فضلہ زائد تحلیل ہو جاوے اور حرارت غریزی روشن ہو اور منطفی نہو لان الحرکۃ من شانہا التسخین اور ابن ابی صادق کہتا ہے کہ حیوان بالطبع محرک پیدا ہوا ہے اور جو چیز جس چیز پر مخلوق ہوئی اوس چیز کا اوس سے تعطل محال ہے پس حیوان بالذات محتاج طرف حرکت کے ہے قطع نظر اور امر کے لیکن اضطرار آدمی کا طرف سکون کے واسطے راحت بدن کے ہے تعب حرکت سے اسلیے کہ اگر حرکت ہمیشہ ہو رطوبات بالکل تحلیل ہو جاوین بلکہ پیدا نہون اور اس سبب سے حرارت بھی زائل ہو جاوے اور عجائب حکمت اللہ تعالی سے یہ ہے کہ واسطے ہر ایک کے اسباب ضروریہ سے ایک محرک اور باعث طبیعی مقدر فرمایا ہے تو آدمی کو اوس سے مضطر کرے جیسے بہوک اوپر کہانے کے اور پیاس اوپر پینے کے اور ماندگی اور اونگہ اوپر سونے کے اور ہونا آدمی کا صناعی الماکل والملبس والمسکن اوپر حرکت کے اور اسی قیاس پر اور اگر ایسا نہوتا کبہی امر ضروری مین فتور پڑتا اور ہلاکت تک پہونچتا انما الحرکۃ فتسخن لیکن کہتا بالذات گرم کرتی ہے و السکون یبرد اور سکون سرد کرتا ہے و حرکۃ الجماع تجفف و ینقص الحرارۃ الغریزیۃ فتبرد او حرکت جماع کی خشک کرتی ہے اور کم کرتی ہے حرارت غریزی کو بعد اوسکے سرد کرتی ہے **فائدہ** حرکت چہ طرح ہے شدید ضعیف کثیر قلیل سریع بطی اور ہر ایک کا حکم جدا ہے لیکن حرکت شدید حرکت قوی کو کہتے ہین اور فرق اوسمین اور سریع مین یہ ہے کہ حرکت قوی تفاوق اور مانع کو دفع کرتی ہے اور اوس سے تاثر قبول نہین کرتی اور سریع وہ ہے کہ مسافت کو قطع کرے بیچ تہوڑے زمانے کے قوت سے ہو یا ضعف سے اور ضعیف ضد قوی کی ہے اور بطی ضد سریع کی اور معنی قلیل اور کثیر کی ظاہر ہین بالجملہ فعل قوی کا مانند فعل ضعیف کے نہین ہوتا اور فعل کثیر کا مانند فعل قلیل کے نہین ہوتا اور فعل سریع کا مانند فعل بطی کے نہین ہوتا اور درمیان ان تینونکے درجہ وسط کا کہ معتدل ہے لازم ہے پس اقسام حرکت کی یعنے اضداد ساتھ معتدلات کے نو ہوتے ہین اور جوان کو ساتھ آپس کے کہ ممکن الترکیب ہین ترکیب کرین ستائیس قسم حاصل ہوتی ہین ضرب کرنے نو سے بیچ تین کی اسطور پر کہ شدید کثیر سریع

شدید کثیر بطی شدید قلیل سریع شدید قلیل بطی شدید کثیر معتدل بیچ سرعت اور بطوء کے شدید قلیل
معتدل بیچ سرعت اور بطوء کی شدید بطی معتدل بیچ کثرت اور قلت کی شدید سریع معتدل بیچ کثرت
اور قلت کے شدید معتدل بیچ کثرت اور قلت کے اور معتدل بیچ سرعت اور بطوء کی ضعیف قلیل بطی
ضعیف قلیل سریع ضعیف کثیر سریع ضعیف کثیر بطی ضعیف سریع معتدل بیچ قلت اور کثرت
کے ضعیف کثیر معتدل بیچ سرعت اور بطوء کے ضعیف قلیل معتدل بیچ سرعت اور بطوء کی ضعیف
بطی معتدل بیچ کثرت اور قلت کے ضعیف معتدل بیچ قلت اور کثرت کی اور معتدل بیچ سرعت
اور بطوء کے کثیر سریع معتدل بیچ شدت اور ضعف کی کثیر معتدل بیچ شدت اور ضعف کے اور معتدل
بیچ سرعت اور بطوء کے قلیل بطی معتدل بیچ شدت اور ضعف کے قلیل معتدل بیچ شدت
اور ضعف کے اور معتدل بیچ سرعت اور بطوء کے سریع معتدل بیچ سرعت اور ضعف کے
اور معتدل بیچ کثرت اور قلت کے سریع قلیل معتدل بیچ شدت اور ضعف کے بطی معتدل
بیچ کثرت اور قلت کی اور معتدل بیچ ضعف اور شدت کی بطی کثیر معتدل بیچ شدت اور ضعف کی
معتدل بیچ تینوں کے یعنے بیچ شدت اور ضعف کے اور بیچ کثرت اور قلت کی اور بیچ سرعت اور
بطوء کے اور جانیں کہ حرکت بالذات تسخین اور تحلیل کرتی ہے اور تبریدا وس سے وقت افراط
کے بالعرض ہی جیسا کہ بیان اوسکا آویگا لیکن تسخین بعض حرکت کی قوی زیادہ ہی تحلیل سے اور
تحلیل بعض کی تسخین ہی لیکن حرکت سریع قوی قلیل سخونت اوسکی تحلیل سی بہت ہے اور
حرکت بطی ضعیف کثیر تحلیل اوسکی زیادہ تسخین سے ہے اور وجہ کثرت کی بیچ صورت پہلی کے
یہ ہی کہ سخونت تابع قوت کی ہے اور زمانے دراز کی محتاج نہیں ہی جسوقت حرکت سرعت اور قوت سی ہو
بیچ تھوڑی زمانیکے حرارت کثیر پیدا کرتی ہو اور ساتھ اسکے تحلیل کم کرتی ہی بسبب قلت زمانے کے اسواسطے
تحلیل کی ترقیق کرنا اور بخار بنانا مادی کا شرط ہے اور واسطے ترقیق اور تبخیر کے طول زمانیکا لازم ہے اور وجہ
کثرت تحلیل کی دوسری صورتمین یہ ہی کہ بسبب طول زمانے کے بیچ مادیکی تبخیر بہت ہوتی ہو اور اس سبب سے
کہ میل طرف بطوء اور ضعف کی رکھتی ہی سخونت کم کرتی ہے اسواسطے کہ اس حالت مین اخنکاک ضعیف ہوتا ہی اور
غلبہ سخونت کہ شدت اخنکاک لازم ہی اور افراط حرکت کی اور سکون کی برودت پیدا کرتی ہی لیکن وہ برودت
کہ افراط حرکت سی اس سبب سے ہی کہ بہت حرکت سی رطوبت غریزی تحلیل پاتی ہی اور تحلیل رطوبت کی حرارت

تحلیل ہوتی ہی اور بعد بہ برودت کی ۔۔۔ سے اس سبب سی ہی کہ فرط سکون واجب کرتا ہی احتباس رطوبت کو
پس سکون و سیر غالب ہوتا ہی اور واجب کرتا ہی انحصار اور اضمحلال حرارت غریزی کا پس غالب ہوتا ہی برد اور سکون
معین زیادہ ہی اوپر ہضم غذا کی اس سبب سی کہ قوت ہاضمہ کی معدے مین ہی مثلاً شک نہین ہی کہ جو جسم معدے مین
پس غذا کہ وارد ہوتی ہی پہلے اثر ہضم کا پہونچتا ہے اون اجزائے غذا کو کہ جو معدے سے ملے ہین بعد اوسکے
تجاوز کرتا ہی ہضم اور اثر کرتا ہے اجزائے مجاور مین یہانتک کہ بیچ تمام غذا کی عام ہوتا ہی پس بیچ وقت ہضم کی اگر سکون
واقع ہی تاثیر ہضم کی بطور برابری کے فصل کو تمام کرنیوالا ہوتا ہے اور اگر حرکت واقع ہووے غذا
معدے مین ملتی ہے اور ہضم قاصر ہوتا ہی اس سبب سے کہ بیچ اس صورت اجزائے غذا کے
متبدل ہوتے ہین اور مناسبت اجزائے معین غذا کی ساتھہ معدے کے قائم نہین رہتی ہی
اور اس سبب سے ہضم مین قصور واقع ہوتا ہے لیکن حرکت ضعف کہ باعث جنبش غذا کی نہو
مانند سکون کے ہے بیچ نہ باطل کرنے ہضم کے لیکن حرکت معتدل قبل تناول غذا کے مقوی
ہضم ہوتی ہی اسلیے کہ گرم کرتی ہی اعضائے ہاضمہ کو اور اوٹھاتی ہے حرارت غریزی کو اور تحلیل
کرتی ہے فضول کو اور حرکت بعد ہضم غذا کے معین زیادہ ہوتی ہے اوپر انحدار کے اس سبب سے
کہ ہلاتی ہی غذا کو اور فضول کو بعد اوسکے اوتارلاتی ہے اعلے سے نیچے کو اور جملہ حرکات سے
ریاضت ہے اور وہ علیحدہ لکھی جاویگی لیکن خشکی جماع سے اس سبب سے حاصل ہوتی
کہ جماع مین رطوبات قریب العہد بانعقاد اکثر مستفرغ ہوتے ہین اور نقصان حرارت
غریزی مین ہوتا ہے اسلیے کہ ساتھہ منی کے جو ہر روح بھی نکلتا ہے اسبب لذت کے لہذا جو
شخص کہ جماع سے لذت بہت پاتا ہے ضعف اوسکو بشدت ہوتا ہے اور جب نقصان روح مین
پڑتا ہے برودت بالضرور غالب ہوتی ہے بالجملہ افراط جماع مضر زیادہ سب چیزون سی ہے
خصوصاً کہ ساتھہ انزال کے ہو لیکن اگر موافق تقاضائے طبیعت کے بیچ وقت معتدل کی ساتھہ
عورت مرغوب الطبع کو واقع ہووے بدون تعب اور تکلیف کی ہو باعث تقویت روح اور انتعاش
حرارت غریزی کا ہے اور بدنکو گرم کرتی ہی گرمی معتدل خصوصاً جوانون کو کہ دموی مزاج ہون اور
امن مین رکھتی ہی امراض کثیرہ سے پس ایسی جماع جملہ ضروریات سے ہین اور مضرات سی وہی جماع ہے
کہ بدون حاجت کے اور ساتھہ تعب بہت کے اور ساتھہ انزال کثیر کے واقع ہو **فائدہ** بیچ تدبیر جماع کی

جاننا چاہیے کہ صاحب مزاج گرم اور تر اس کام مین قوی ہوتی ہین اور ضرر کم پاتی ہین جماع سے اور صاحب
مزاج گرم اور خشک بھی قوی ہوتے ہین لیکن اثر خشکی کا اونمین ظاہر ہوتا ہے اور لاغری بدن مین اور
غور عین ظاہر ہوتا ہے اور صاحب مزاج سرد اور تر اور سرد اور خشک یہ دونون بیچ اس کام کے ضعیف ہوتے
ہین اور جماع کی مضرت سے جلد متاثر ہوتے ہین اور بہتر وقت جماع کا بطور قدما کے وہ ہی کہ غذا معدے
سے گذر گئی ہو اور ہضم اول و ثانی تمام ہوا ہو اور شیخ ابو علی ابن سینا اور محققان دیگر کہتے ہین کہ اس
قول پر التفات نکرنا چاہیے اسواسطے کہ اسوقت مین بھوک ہوتی ہی اور معدہ خالی اور خلو معدے مین
جماع نہایت بد ہے پس وقت بہتر وہ ہے کہ طعام معدے مین ہضم ہو چکا ہو لیکن بالکل معدے سے گذر گیا ہو اور
جو حال ہضم کا سب آدمیون مین یکسان نہین ہوتا ہر آدمی کے واسطے اس کام مین وقت معین نہین نکال سکتے ہین
بالجملہ باعتبار اکثر امزجہ کے جو اصلح معلوم ہوتا ہے یہ ہے کہ بعد تناول طعام کے اقل مرتبہ جب تک تین ساعت
نگذرین شروع جماع مین نکرے اور بساط مباشرت کی اوسوقت منبسط کرے کہ شہوت صادق
اور داعیہ منی کے پیدا ہو اور قوتین بدن کی سالم اور قوی اور آلہ خوب منتشر ہوا ہو بدون باعث خارجی کے
مانند خیال کرنے کے اور مس کرنیکے اور ملاعبت کے اور اوسوقت شروع کرے کہ ہوا معتدل ہو
اور قبل دخول کی مس اور ملاعبت بہت کرے اور پستان مدخولہ کی تھوڑی ملے اور قضیب کو اوپر لبین
فرج سے گھسے تو شہوت عورت کی غلبہ کرے اور اوسکی آنکھہ کی ہیئت مین سرخی اور تغیر ظاہر ہو پس
دخول کرے اور چاہیے کہ ایلاج جلدی اور زور سے کرے اور اخراج ملایمت اور تدریج سے اور جسوقت
منی جنبش مین آوے نکلنے دے اور ہرگز نہ روکے اور لوگون نے کہا ہی کہ جو جماع الحاح اور بہت حرکت
سے ہوتی ہے ضرر کرتی ہے اور آخر کو ضعف باہ مین لاتی ہے اور اسیطرح جماع ساتھہ عورت حایض
کے اور ساتھہ اون عورتون کے کہ بہت دنون سے جماع نکی گئی ہون مضر ہے اور عورتین باکرہ سے
جماع کرنا بدستور مضر ہی لیکن باکرہ صاحب شہوت اگر کبھی کبھی ہاتھہ لگے حکم اکسیر کا رکھتی ہی کما لا یخفی علی اہل التجربہ
اور جماع کرنا بعد تخمہ کی اور بعد استفراغ قوی کے اور بعد بیخوابی اور ریاضت اور غنا اور رنج اور وقت غم اور ہم
مفرط کی بچنا چاہیے کرنا کہ کثرت تحلیل سی خوف غشی کا ہوتا ہے اور یقیناً ضعف لاتا ہی اور بھی وقت مستی و خمار کے
نہ کیا چاہیے اور اوسوقت کہ بدن گرم ہو یا سرد ہو اجتناب جماع سی واجب ہی اور جو کہ یابس المزاج ہو یا دل یا معدہ
یا احشا یا آنکہ اعصاب اوسکے ضعیف ہون تقلیل جماع کی اوسکو لازم ہی اور بعد فراغت کے دیر تک پانی سرد اور شربت سرد پینے سے بچنا چاہیے

کہ استرخا اور رعشہ اور استسقا پیدا کرتا ہے اور بھی سرد پانی سے غسل نہ کیا چاہیے اور ہواے سرد سے محفوظ رکھنا چاہیے اور اگر وقت جماع کے سردی پیٹھ مین ظاہر ہو یا نزدیک اس کام کے لرزہ بدن مین پڑے یا لذات وقاعی سے کوئی رنج پہونچے یا اعضا سے بدبو آوے نشان جمع ہونے اخلاط فاسدہ کا ہے اس صورت مین احتراز وطی سے کرے اور تنقیہ بدن کا کرے اور جو شخص کہ بعد جماع کی کبھی نخچکی اور شیرین کھا لیتے ہین ضرر ضعف جماع کا اونکو نہین پہونچتا ہے اور ہمیشہ پینا دودہ گاے کا باقی رکھنے والا قوت کا ہے اور چنے تھوڑے پانی مین بھگو کر صبح کو اونکو مقشر کرکے موافق طاقت ہاضمہ کے دو تین تولہ کھانا اور پانی اونکا ساتھ تھوڑے شہد یا قند کے ملا کر یا بدون ملانے کے پینا اعادہ کرنے والا باہ مایوس کا ہے اور حافظ اور معین قوت بڑی عمر والون کا ہے اور ادویہ مفردہ سے کوئی چیز اسکے برابر نہین پہونچتی ہے مجرب ہے بہتر اشکال جماع مین وہ ہے کہ عورت اوپر نرم بچھونے کے پیٹھ کے بل لیٹی ہو اور مرد اوپر اوسکے ہو اور طریق دوسرے سب مضر ہین اور لواطت ساتھ اس بات کے شرع شریف مین منہی ہے بیچ حکمت کی بھی مضر کہا ہے اور تجربہ سے دریافت کیا ہے کہ جو شخص کہ ساتھ عورت کے لواطت کرے خصوصا وقت حمل کے نہایت ہے کہ لڑکا اوسکا علت المشائخ مین مبتلا ہوگا اور جانئین کہ جماع ساتھ معشوق طناز کی اور صحبت ساتھ شاہد پر عشوہ اور ناز کے کہ سن بلوغ اور امت یا نہ پہونچے ہون بیچ تقویت امر مباشرت کے اپنا مانند نہین رکھتی ہے اور باوجود کثرت استفراغ منی کی ضعف کم لاتی ہے لیکن غالب صحت کو بہتر یہ ہے کہ آپ کو اس کام مین مصروف نہ کرے اور قبل گذرنے تین دن کے اوس مین نہ مشغول ہووے اسواسطے کہ درمیان ہر استفراغ کے مہلت تین دن کی لازم جاننا چاہیے اور جسوقت افراط جماع سے ضعف بدن مین ظاہر ہو ترک اوسکا لازم ہے اور طرف تفریح اور تودیع اور تقویت کے مشغول ہوون ورنہ آفت قومی کو پہونچاتی ہے القسم الخامس فی الاستفراغ والاحتباس قسم پانچوین ستہ ضروریہ سے ثابت ہے بیچ نکالنے اور روکنے اوس چیز کے کہ بیچ بدن کے ہے اسواسطے کہ بعض چیزین ایسی ہین کہ نکالنا اونکا بدن سے ضروری ہے اور اسی طرح کہ انکا رکھنا بعضے کا لازم ہے لیکن وجہ اضطرار اور احتیاج استفراغ کی اس سبب سے ہے

کہ بقاے بدن کا بدون غذا کے محال ہے اور وجود ایسی غذا کا کہ سب مستحیل سا تحصہ جوہر عضو کی ہو بھی محال ہے بیچ ہر ہضم کے فضلہ باقی رہتا ہے بالضرور پس اگر فضلہ مذکور بدن میں رہی او نہ نکلی البتہ فاسد ہوگا اور غذاے جدید کو کہ اوس سے لاحق ہوگی فاسد کرے گا اور ہلاکت کو پہونچاوےگا پس احتیاج استفراغ کی ثابت ہوئی لیکن حاجت احتباس کی اس وجہ سے ہے کہ بدن ہمیشہ تحلیل میں ہے اور اس سبب سے احتیاج بدل ما یتحلل کی بھی ہمیشہ ہوتی ہے اور جو استعمال غذا کا بطریق دوام اور استمرار کے ممکن نہیں بالضرور حاجت اس امر کی ہے کہ غذا نزدیک اعضا کے رہے جب تک کہ نئی غذا وارد ہو پس حاجت بدن کی دونوں کی طرف ثابت ہوئی اسی سبب سے کہ حکیم مطلق نے اسباب ہر ایک کے بیچ خلقت انسانی کے سپرد فرمایا ہے اور واسطے اوسکے تحلیل کے ایک ایک قوت مقرر کیا ہے کہ ہر ایک اپنے کام میں مشغول ہے اگر کوئی فتور بیچ کام طبیعت کے پڑے خارج سے مدد اوسکی کرسکتے ہین استفراغ سے اور احتباس سے اور اسباب ہر ایک کے شروع سے مطلقاً مولف ذکر کرتا ہے اما الاحتباس فانما یکون لشدۃ الماسکۃ لیکن احتباس نہیں ہوتا ہے مگر قوۃ ماسکہ سے اور ظاہر ہے کہ قوت ماسکہ جب قوی ہوتی ہی فضلات کو نہیں چھوڑتی ہے او ضعف الہاضمۃ او الدافعۃ یا ضعف قوت ہاضمہ سے یا ضعف قوت دافعہ سے اور پوشیدہ نہیں ہے کہ جب قوت ہاضمہ ضعیف ہوگی غذا دیر میں ہضم ہوگی اور اس سبب سے فضلے دیر تک رکے رہتے ہین اسواسطے کہ استفراغ ہضم پر موقوف ہے اگر بسبب قوت دافعہ کے حرکت نہ پاوے او ضعف قوت دافعہ کا یہی ہے کہ سبب حبس کا ہوتا ہے او ضیق المجاری یا راہوں کے تنگ ہونے سے اور اس صورت میں اگرچہ رقیق نکلتا ہے لیکن غلیظ فضلہ روکا رہتا ہے اس سبب سے کہ وہ نافذ نہیں ہوسکتا ہے او السدد او غلظ المادۃ یا سدون سے کہ مجاری مین پڑے یا غلظت سے کہ مادے میں ہوجاوے ان دونوں صورت مین فضلے آسانی سی دفع نہیں ہوتے اور محتبس رہتے ہین او کثرتہا یا بہت ہونے مادی سی اور معلوم ہے کہ مادہ جب بہت ہوتا ہے دافعہ اوسکی دفع پر قدرت نہیں پاتی ہی او لزوجتہا یا لزوجت مادہ سے اور روشن ہی کہ مادہ لزج منشبث او ملتصق ہوتا ہی اعضا سی اور جلد دفع نہیں ہوتا ہی او فقدان الاحساس یا گم ہونے حس سی او پر حاجت دفعی کی جیسا کہ اوس مجری میں کہ درمیان مرارہ اور امعا کی واقع

سدہ پڑتا ہے اور اس سبب سے صفرا امعا پر نہیں گرتا اور آدمی کو اوسکے دفع کرنے براز سے خبر نہیں ہوتی اور قولنج یرقانی پیدا ہوتا ہے او انصراف الطبیعۃ الی جہۃ اخری یا پھرنا طبیعت کا طرف اور جہت کے کہ سوا ہے جہت دفع کے ہو مثال اوسکی رکنا پیشاب اور براز کا بیچ بحران وغیرہ کے کہ مادہ پسینے یا براز سے نکلے **فائدہ** جو چیز کہ واجب الاستفراغ ہے جب اوسمین احتباس ہوگا بہت آفت اوس سے ظاہر ہوگی یا امراض ترکیب ہون مانند استرخا اور تشنج رطب وغیرہ کے یا امراض مزاجی ہون مانند عفونت اور احتقان کی اور انطفاے حرارت غریزی کی اور ان مشترکہ ہون مانند التصداع اور انفجار وغیرہ کا **واما الاستفراغ فانما یکون الا بضداد** ذکر نا لیکن استفراغ نہین ہوتا ہے مگر اضداد اون چیزون سے کہ ہمنے لکھا ہے اور استفراغ مجفف بدن ہی اسواسطے کہ اخلاط جسم رطب ہین اور نکلنا رطوبات کا افراط سے سبب خشک ہونے جوہر اعضا کا ہے اور بسبب نکلنے مادہ حرارت کے کہ رطوبت ہے سردی بھی غالب ہوتی ہے لیکن اگر استفراغ افراط سے ہو اور مادہ مستفرغ بلغم ہو موجب تسخین کا ہوتا ہی نہ تبرید کا اور اسیطرح اگر مادہ مستفرغ سودا ہو اور استفراغ افراط سے ہو تو سبب ترطیب کا ہوتا ہی بالعرض اسواسطے کہ ضد جو ہوتے ایک خلط کے دوسری ضد غلبہ کرتی ہی مثلاً سودا جب کم ہوگا خون غالب ہوگا اور خون گرم اور تر ہے بسبب قلت سودا کی کہ بہت مفرط ہو مرطب ہوگی نہ مجفف اور اسی طرح استفراغ مفرط بھی آفتین کو پیدا کرتا ہے جیسا کہ بیان ہو چکا لیکن احتباس اور استفراغ معتدل کہ وقت حاجت کی واقع ہون طبیعت سی یا اختیار سے نافع اور حافظ بدن کے ہین اور استفراغ کے بہت انواع ہین آخر بحث فصد اور حجامت مین کہے جاوینگے اور ایک قسم اوسکی کہ جماع ہے اوسکو کہہ چکے ہین بیچ ذیل بحث حرکت اور سکون کی

القسم السادس فی الاحداث النفسانیہ قسم چھٹی سے متقرہ سبب ضروریہ ست ہی بیچ عوارض نفسانی کے اور یہ عوارض کیفیات ہین کہ عارض ہوتی ہین نفس کو بتبعیت انفعالات کی کہ پیدا ہوتی ہین اس سبب سے کہ بیچ بعضے قوی النفس کی منتقش ہوتا ہے کہ فلانی چیز مناسب اور نافع ہی واسطے نفس کے یا منافی اور مضر ہی پس نفس طلب کرتا ہی ملائم اور نافع کو اور بھاگتا ہے منافی مضر سی اور ان عوارض کو حرکات نفسانی بھی کہتے ہین اور اطلاق اور اضافت حرکت اوپر نفس کی مجازاً ہی اسواسطے کہ مراد حرکت نفس سی حرکت اوسکے قوی کی ہے اور قوی بھی اپنی ذات سی حرکت نہین کرتی بلکہ بواسطے روح کے کہ

روح قوی کی حامل ہے متحرک ہوتی ہین اور نفس بسبب تحریک ارواح کے کسی جانب حرکت نہین کرتا ہی
مگر اوسوقت کہ اوسکے ساتھہ ہو وہ چیز کہ کھینچے اور روان کرے اوسکو اور لائق اس کام کی خون رقیق اور
صاف ہے اسی سبب سے جس طرف روح حرکت کرتی ہے خون بھی متحرک ہوتا ہی اور سرخی منہ کی
غصے اور خوشی مین اور زردی منہ کی وقت خوف اور شرمندگی کی اس قول کو تائید کرتی ہی اور اقسام اعراض
نفسانی کی چھہ ہین غضب فرح فزع غم ہم خجل اور معنی ہر ایک کے کہے جاتے ہین اور سبب
عوارض نفسانی کو حرکت روح کی لازم ہے خواہ بھراہی ہو خواہ بسبب تابعداری کے اور سبب حرکت نفسی کی
یہ ہے کہ نفس کو یقیناً انفعال لاحق ہوتا ہے ملائم سے یا منافر سے یا اوس سی کہ ملائمت اور منافرت
دونون اوسمین جمع ہون اور انفعال کا لاحق ہونا اس سبب سے ہے کہ نفس کو عارض ہوتا ہی ادراک
بسبب حاصل ہونے کمال خاص کے قوت مدرکہ سے اور اس سبب سے منافی کو دریافت کرتا ہی
بوجہ منافی ہونے کے اور ادراک انفعال ہے پس اگر یہ چیز کہ نفس کو اوس سے انفعال ہوا ہی ملائم ہی
مانند کوئی چیز مفرح کی نفس اوسکو طلب کرتا ہے اور اوسکی طرف متحرک ہوتا ہے تو متحد ہو جاوے
اوس سی اسواسطے کہ تقاضا نہایت دوستی کا ملنا ساتھہ محبوب کے ہوتا ہی اور اگر وہ چیز منافی ہی اور ممکن ہی
اسکے نفس کو اوس سی مقاومت ممکن ہے مانند شے مغضب کی بھی حرکت کرتا ہے اوسکی طرف تو اوس سے
مقابلہ کرے اسواسطے کہ انتہا مقابلہ کا اقبال اور اتصال سے ہے اور اگر مقابلہ ممکن نہین ہے مانند
شے مفزع کے نفس بھاگتا ہے اوس سے اوسکی مخالف جانب تو خلاصی پاوے اوس سے اور
اور متاذی نہوا اور اگر وہ چیز ایسی ہے کہ دونون امر یعنے ملائمت اور منافرت اوسی مین
جمع ہین مانند شے مخجل کے نفس ایک مرتبہ تھوڑا تھوڑا طرف داخل کے متحرک ہوتا ہی
تو اوس سے بھاگے اور پھر جلدی سے طرف خارج کے حرکت کرتا ہے اس سبب سے
کہ عقل اوسکے امر مخجل کو حقیر ظاہر کرتی ہے اور نفس کو شجاعت دلاتی ہی پس گویا خجالت
مرکب ہے فزع اور فرح سے اور بالجملہ حرکت نفسی کو حرکت روح کی لازم ہے اور اسی طرح سکون
نفسی کو سکون روح کا بھی لازم ہے اور مراد روح سے یہان روح قلبی ہے اسواسطے کہ نزدیک عوارض
نفسانی کی بھی روح متحرک ہوتی ہے اسی سبب سے حرکات نفسانی کو قوت حیوانی سی اضافت اور نسبت
کرتے ہین ہر چند کہ مبدء حرکات مذکور کا قوت نفسانی ہی اور وجہ اسکی یہ ہی کہ نفس کو ورود عوارض نفسانی

اوسکے اوپر یا نفرت عارض ہوتی یا میل اوسکی طرف اور انمین جو ہو نفس دل کو تسکین اور اطمینان
نہیں ہوتی یعنی جب نفرت ہوتی ہے نفس کو نفرت دل منقبض ہوتا ہے تو اوس منافرت سے دور ہوجاوے
اور جسوقت نفس کو میل عارض ہوتا ہی دل منبسط ہوتا ہے اوس ملائم سے اور دل معدن قوت
حیوانی کا اور حرارت غریزی کا ہے جب دل منقبض ہوتا ہے قوت اور حرارت بھی منقبض ہوتی
اور دل منبسط ہوتا ہے قوت اور حرارت بھی منبسط ہوتی ہی اور کہا گیا کہ بسبب تابعداری دل
کے روح بھی متحرک ہوتی ہی اسواسطے کہ دل محل روح کا ہے اور ہمراہ روح کی خون بھی متحرک ہوتا ہی
تو ہوجاوے بدل اوس چیز کا کہ تحلیل ہوتی ہے روح سے بسبب حرکت کے اور وجہ اضطرار
کی طرف حرکت نفسانی کی پہچ امور ضروری معاش کے اور بیچ ضروریات بدنی کی امور نفسانی
جیسے حاصل کرنا ضروریات بدن کا اوس سے متعلق ہے اسواسطے کہ باعث اوپر تحصیل
ضروریات بدنی کے امور نفسانی ہین اور جسوقت ثابت ہوا کہ حرکات بدنی جملہ ضروریات سے ہین
جیسا کہ بیان کیا گیا اور وجود ان حرکات کا موقوف ہے اوپر عوارض نفسانی کی کہ لازم ہین
روح کی حرکت کو مانند شہوت اور غضب کے پس یہ بھی ضروری ہون گے اسواسطے کہ یہ
موقوف علیہ ہین وجود ضروری کو واسطے اور وجہ اضطرار کی طرف سکون نفسانی کی اس سبب سے
ہی کہ روح لطیف حار اور سہل التحلل ہے اگر ہمیشہ متحرک رہی بالکل تحلیل ہوجاوے پس
احتیاج طرف سکون کے بھی ضروری ہوئی تا روح جسقدر کہ حرکت سے خرچ ہوگئی ہی اور پیدا ہو
اور پوشیدہ نہ رہے کہ حرکت روح کی یا طرف خارج کی ہوتی ہی یا طرف باطن کے اور دونون
صورتمین حرکت دفعۃً ہوتی ہی یا تھوڑی تھوڑی جیسا کہ مولف کہتا ہے فمنها ما یحرک الحرارة الی
خارج اما دفعة پس بعضے امور نفسانی سے حرکت دیتے ہین روح کو اور حرارت غریزی کو طرف خارج بدن
کی اما دفعۃ کالغضب او الفرح یا یکبارگی مانند غصہ اور خوشی کی او قلیلاً قلیلاً کاللذة یا تھوڑا تھوڑا مانند
لذت کی کہ جس حاسہ سے کہ ہو ومنها ما یحرک الحرارة الی داخل البدن اور بعضے امور نفسانی حرکت دیتے ہین
حرارت اور روح کو طرف داخل بدن کی اما دفعة کالخوف یا یکبارگی مانند ڈر کی و اما قلیلاً قلیلاً کالحزن
یا تھوڑا تھوڑا مانند غم کے ومنها ما یحرک الحرارة مرة الی داخل و مرة الی خارج کالغضب اذا کان مع خوف
اور بعضے اونمین سے حرکت دیتے ہین حرارت اور روح کو ایک مرتبہ طرف داخل کی اور ایک مرتبہ طرف خارج کی مانند

غضب کے جو ساتھ خوف کے ملا ہوا ہو اس سے زیادہ مفصل ہم لکھتے ہیں کہ اگر امر متعلق بہ نفسانی
ملائم اور قوی ہے مانند فرح مفرط یا وہ امر منافر ہے لیکن قوت مقاومت کی ہو جیسے غضب
مفرط کے ان دونوں صورت میں روح دفعۃً حرکت کرتی ہے طرف خارج کے اور اگر وہ امر ملائم اور
غیر قوی ہے مانند فرح غیر مفرط کے اور لذت غیر مفرط کے اس صورت میں روح حرکت کرتی ہے
طرف خارج کے تھوڑی تھوڑی اور مراد غیر مفرط سے یہ ہے کہ فرح اور لذت معتدل ہوں نہایت
تھوڑی کہ وہ لائق اعتبار کے نہیں ہیں اور اگر وہ امر منافر اور قوی ہے مانند خوف کے یا شدید کے
اس صورت میں روح حرکت کرتی ہے طرف داخل کے دفعۃً بہ سبب ناامیدی کے مقاومت کی
اور خوف مفرط سے مراد یہ ہے اکیلا وہی کہ ساتھ فرح کی مرکب نہو اسواسطے کہ اگر فرح بھی خوف کے ساتھ فرح کے
غالب ہوگا حرکت طرف داخل کے دفعۃً نہیں ہوتی جیسا کہ خجل میں مشہور ہے اور اگر وہ امر منافر اور
غیر قوی ہے مانند غم کے اس صورت میں روح حرکت کرتی ہے طرف داخل کی تھوڑی تھوڑی اسواسطے کہ
اس حالت میں واسطے واقع ہونے موذی کی خوف حاصل ہونے [illegible] نہیں [illegible] اور مقابلہ
کی بھی ٹوٹ گئی ہے اور اگر وہ امر مرکب ہے ملائم اور منافر سے مانند ہم کے کہ شامل ہے [illegible]
خجل کی کہ شامل اوپر فزع اور فرح کی اس صورت میں روح حرکت کرتی ہے ایک وقت میں طرف داخل کے
اور خارج کی اور اگر کوئی کہے کہ حرکت جسم کی ایک وقت میں دو جہت مختلف کی طرف محال ہے پس یہ قول
درست نہیں ہے ہم کہیں گے کہ وقت اوس زمانے کو کہتے ہیں کہ قابل تقسیم کا ہو [illegible] تقسیم [illegible] مرکب ہو
آنات سے پس حرکت جسم کی ایک وقت دو طرف محال نہوگی لیکن حرکت دو طرف ایک آن میں البتہ
محال ہے عقل سے اور اس قول سے وہ اعتراض کہ بعض شارح نے اوپر شیخ کے کیا ہے دفع
ہوتا ہے تامل و تدبر کیجئے [illegible] معانی الفاظ ستہ کی کہ اسپر نفسانی اونکا کہتے ہیں [illegible]
آثار کہ بدن میں عارض ہوتے ہیں لیکن غضب وہ کیفیت نفسانی ہے کہ اوسکی تبعیت سے روح طرف خارج
حرکت کرتی ہے واسطے طلب کرنے انتقام کے موذی سے اور فرح وہ کیفیت ہے کہ حرکت کرتی ہے روح
طرف خارج کی اوسکی مصاحبت سے واسطے طلب وصول کی تلذذ سے اور فزع وہ کیفیت ہے کہ اوسکی متابعت
سے روح حرکت کرتی ہے طرف داخل کے واسطے خوف کے موذی سے وہ موذی واقعی ہو یا تخیلی
لیکن جو موذی واقعی ہے اوسمیں لفظ ابی کا عبارت میں لاتے ہیں اور جو تخیلی ہے اسے لفظ [illegible] کی لاتے ہیں

اور متوقع شر کے ڈرنا ہے اور غم وہ کیفیت ہے نفسانی کہ جس سے حرکت کرتی ہے طرف داخل کے
بہ تبعیت اوس کیفیت کے بسبب خوف کے موذی واقعی ہے اور غم کو حزن بھی کہتے ہین اور ترجمہ
اوسکا اندوہ ہے اور ہم وہ کیفیت ہے نفسانی کہ اوسکی تبعیت سے حرکت کرتی ہے روح اور حرارت
غریزی طرف داخل بدن کے اور طرف خارج کی بھی بسبب حدوث اوس امر کے کہ خیر اوس سے متوقع
ہے ساتھ انتظار کرنے شر کے پس ہم مرکب ہوتا ہے رجا سے اور خوف سے اور جوان دونون سے
غلبہ کرے اوسیطرف کے حرکت کرتا ہے نفس اوسکی جانب پس اگر جانب وقوع خیر کی غالب ہو حرکت
کرتی ہے روح طرف خارج کے اور اگر جہت شر کے غالب ہے حرکت کرتی ہے طرف داخل کی
لہذا اطبا نے کہا ہے کہ ہم یعنی اہتمام صرف کسی چیز کے جہاد فکری ہے اور کہا ہے کہ کبھی ہم کے
عارض ہوتا ہے غضب اور حزن لیکن حدوث غضب کا بسبب تصور کرنے فوت ہونے مطلوب
کی ہے کہ اس صورت مین روح متحرک ہوتی ہے طرف ظاہر کے واسطے تدارک کے اور بعد اوسکے جو خبر دار
ہوتی ہے فوت ہونے تدارک سے پھرتی ہے طرف باطن کے متاسف اور محزون ہوکر پس وہ
حرکت مختلف ظاہر ہوتی ہین اور اوس چیز سے کہ اوپر بیان کیا ہے فرق بیچ ہم اور غم کے ظاہر ہوا
اور زیادہ اوسکے یہ بھی کہتے ہین تو بالکل شک جاتا رہے جان تو کہ جس وقت کوئی چیز ضروری ہاتھ
جاوے یا اوس تک پہونچا نہ جاوے یا کوئی کام بد واقع ہوا سطور پر کہ منع کرنا اوسپر اور ملامت
اوس پر اور بدلا اوس پر ممکن نہو اس سبب سے بیچ نفس کے ایک حالت ظاہر ہوتی ہے اوسکو غم کہتے ہین
اور جسوقت بیچ تمام کرنے کوئی کام کے اہتمام کرے نہ حصول اوسکا متیقن ہوا اور نہ عدم
حصول اوسکا یا کوئی چیز حائل اور معلوم ہو کہ وقوع اوسکا یقینی نہوا اور اس سبب سے ایک
حالت ظاہر ہوا اسکو ہم کہتے ہین بالجملہ مطلب صاحب غم کا دو امر سے باہر نہین ہے یا مطلوب
فوت ہوا اور ممکن الحصول نہو یا اوس تک پہونچنا مقدور نہو بخلاف مطلوب صاحب ہم کے
کہ ممکن الحصول ہو اگرچہ دشواری سے ہوا اور تخجل وہ کیفیت ہے نفسانی کہ اوسکی تبعیت سے
روح اور حرارت غریزی طرف داخل کے حرکت کرتی ہے بتدریج بعد اوسکے حرکت طرف خارج
کے کرتی ہے اور یہ قبیل حیا کے ہے اور بیچ مغرب الکلام کے لکھا ہے کہ خجالت خطا سے عام لوگون
کی ہے اور صواب یہ ہے کہ اوسکو خجلت کہین یا تخجل انتباہ مبرمن اور ظاہر ہوا کہ حرکت روح

یا طرف خارج کے ہوتی ہے یا طرف داخل کی اور اوپر گذر چکا ہے کہ حرکت خون کی بھی اوسکو لازم ہے پس جسوقت کہ روح متحرک ہوتی ہے اوسی طرف وارد ہوتی ہے اور طرف مخالف کی سردی بسبب نقصان خون اور روح اور حار غریزی کے اوس جانب سے بالجملہ افراط حرکت روح کی طرف داخل کے ہو یا طرف خارج کے قاتل اور مہلک ہے لیکن وجہ ہلاکت کی حرکت روح سے طرف خارج کے یہ ہے کہ جسوقت کہ اکثر روح باہر میل کرتی ہے اور تھوڑی اندر رہتی ہے وہ تھوڑی بھی بہ سبب ضرورت خلاء کے کہ اندر حاصل ہوئی ہے متخلل اور منبسط ہوتی ہے تو پیر کرے اور اس سبب سے قوت روح کی طرف ضعف کے خواہش کرتی ہی اور واسطے تدبیر باطن کے کفایت نہین کرتی اور بالضرور اندر سرد ہوتا ہے اور جو طرف خارج کے میل کیی تھی بہ سبب تیز ہونے اوسکے مزاج کے تحلیل ہوتی ہے اور جو اندر سے مدد موقوف ہوئی لامحالہ ظاہر بھی سرد ہو جاتا ہے اور غشی اور موت بھی پیدا ہوتی ہے جیسا کہ بیچ فرح مفرط اور غضب مفرط کے مشہور ہے لیکن موت بیچ فرح کے اکثر واقع ہوتی ہے نسبت غضب مفرط کے وجہ اوسکی یہ ہے کہ بیچ غضب کے حرکت روح کی نہین ہوتی مگر ساتھ جوش دل اور ساتھ حصول قوت کے واسطے طلب کرنے انتقام کی اسواسطے کہ طلب کرنا انتقام کا ساتھ ضعف قوت کے نہین ہو سکتا اور جو ایسا ہو بعید ہے کہ غضب غشی کو پیدا کرے زیادہ ہے موت کے مورث ہونے سے اور اگر واقع ہوگی تو نادر ہے اور وجہ ہلاکت کی حرکت روح سے طرف باطن کی یہ ہے کہ جو روح اور خون طرف باطن کی خواہش کرتے ہین افراط سی مجاری مین اختناق ہوتا ہی بسبب شدت اجتماع اور انحصار روح اور خون کی اور بالضرور حرارت غریزی منطفی ہوتی ہے اور باطن سرد ہوتا ہی اور ظاہر بھی سرد ہوتا ہی بسبب پھرنے روح اور خون کی اوسطرف سے پوشیدہ نرہے کہ جیسے افراط حرکت نفسی ضرر کرتی ہی افراط سکون نفسی بھی ضرر کرتا ہے بسبب پیدا کرنے سردی کی بیچ بدن کے اور بلادت بیچ ذہن کی پیدا کرتا ہی اسواسطے کہ موجب سخونت اور ذکاوت کا حرکت اور حرارت اور لطافت روح کی ہوتا ہی لہذا صاحب خون غلیظ کا شدید البلادت ہوتا ہی بالجملہ جو امر کہ حکیم مطلق نی پیدا کیا ہزارون حکمت اوسمین شامل ہین اسی قبیل سی کہ مذکور ہوئیں جانین کہ نزدیک محققون کی ثابت ہوا ہی کہ کبھی بدن ہیئت نفسانی سی کہ سوائے غضب اور فرح اور حزن اور فزع اور ہم اور خجل کی منفعل ہوتا ہی نظیر اون ہیئات موثرہ کی تصورات

نفسانی ہین کہ امور طبیعی اونکو توران کرتے ہین اور یہ مقدمہ ہے کہ قدما سے امکان خوارق عادت کا اوسپر مبتنی کیا ہے اور رکھتے ہین کہ تصورات وہمی کبھی سبب حدوث حادثہ کا ہوتا ہے اور شک نہین ہے اسکے صدق مین لہذا شیخ رئیس نے بیچ قانون کے لکھا کہ اما الذین لہم غوص فی المعرفۃ فلا ینکرونہا انکارا لا یجوزوجودہ اور قرشی نے اس باب مین حکایتین لکھی ہین اپنے واقعات سے اور اور لوگون سے اور ہم تھوڑا اوس سے لکھتے ہین تو اوپر مخالفون کے حجت ہو پوشیدہ نہ ہے کہ تجربہ میں پہونچا کہ وقت مجامعت کے خصوصا وقت انزال کی جسطرح شکل حسین یا قبیح منظور ہوتی ہے تعمق نظر سے اکثر لڑکا کہ اوس منی سے پیدا ہو مشابہ اوسی شکل کے ہوتا ہے بیچ حسن اور قبح کے نہ بیچ نوعیت کے اسواسطے کہ تصور نفسی بیچ متغیر کرنے نوع کے تصرف نہین کرتا ہے کما لا یخفی اور اسیطرح مشہور ہے کہ کوئی شخص جب کوئی چیز ترش کہاوے پانی منہ مین دیکھنے والے کی ظاہر ہوتا ہے اور دانت اوسکے کند ہوتے ہین اور اسیطرح جس شخص کو رمد ہو دوسرا شخص اگر اوسکو نظر کرے آنکہین اوسکی بہی درد کرتی ہین اکثر اور بدستور اوس شخص کو کہ غلبہ خون کا ہوا و طرف سر کے متوجہ ہو سرخ چیز و نکے دیکھنے سے توران کرتا ہے لہذا رعاف والون کو منع کیا ہے دیکھنے سے سرخ چیزون کے اور یہ سب تصورات نفسانی سے ہے اور اسی قبیل سے تبدل مزاج کا ہے تصور مخوفات اور مفرحات سے اور وہ مثال کہ اوسمین احتمال شک کی نہو تغیر عظیم دفعۃ ظاہر ہو حال عاشق کا ہے کہ معشوق کے ظلم اور جفا سے درجے سقوط قوت کے پہونچا ہو اور قریب ہلاک کے ہوا ہو جب یکایک دیدار معشوق کا نصیب ہوتا ہے دفعۃ حال اوسکا طرف اصلاح کے عود کرتا ہے اور مزاج مین استقامت ظاہر ہوتی ہے اور اسی قبیل سے ہے کہ کوئی صحت کو تصور کرے یا مرض کو یہان تک کہ وہ تصور کامل ہو پس البتہ موافق اوسکے صحت یا مرض حقیقی عارض ہوتا ہی اور قصہ لڑکون کا اور ملا کا بیچ مثنوی مولوی روم علیہ الرحمۃ کی تو نے پڑہا ہوگا اور اسی قبیل سی ہے کہ چلنا اوپر جگہہ تنگ اونچی کے گرا دیتا ہے اوس شخص کو کہ گرنیکا تصور کرے ورنہ معتاد لوگ اوپر رسی کی کہ ہوا مین باندہتی ہین چلتے ہین جیسا کہ بازیگرون کو دیکھتے ہین بالجملہ تاثیر امور نفسی کی متیقن اور محقق ہی اور تصورات کو بیچ پیدا کرنے حوادث کی دخل تام ہی نہایت وہ کہ باعتبار مقام اور محل کے آثار متفاوت پیدا ہوتے ہین کما ہو ظاہر

الفصل الثالث فی الاسباب

الممرضۃ فصل تیسری مقالہ تیسرے سے ثابت ہے بیچ اون سببون کی کہ مرض کو پیدا کرتے ہین اور معنے سبب مطلق کے اس مقالہ کے شروع مین کیے گئے ہین بیان جو کچھ کہ اس مقام سے علاقہ رکھتا ہے کہا جاتا ہے و منقسمۃ الی ثلثۃ اقسام اور منقسم ہوتے ہین اسباب ممرضہ تین قسم مین بادیۃ وسابقۃ وواصلۃ ایک اونمین بادی ہے اور دوسرا سابقہ تیسرا واصلہ اور وجہ حصر کی ان تینون مین یہ ہے کہ سبب دو حال سے باہر نہین ہے ایک وہ کہ بدنی نہو اوسکو بادی کہتے ہین دوسرا وہ کہ بدنی ہو اور بدنی بالاستقرا منحصر ہے بیچ خلطی اور مزاجی اور ترکیبی کے اور سبب بدنی بھی دو طرح ہے ایک وہ کہ حالت کو واجب کرے واسطے سے اوسکو سابقہ کہتے ہین دوسرا وہ کہ بدون واسطے کے حالت کو پیدا کرے اوسکو واصلہ کہتے ہین اور ہر ایک انمین مفصلاً کہا جاتا ہے فالبادیۃ ہی التی لا تکون خلطیا ولا مزاجیا ولا ترکیبیا پس سبب بادی وہ ہے کہ نہ خلطی ہو اور نہ مزاجی اور نہ ترکیبی بل تکون امرا من الامور الخارجیۃ مثل الہواء الحار بلکہ ہو کوئی امر امور خارج بدن سے مانند ہوا ے حار کے کہ صداع کو پیدا کرے اور مانند ہوای سرد کے کہ استرخا بیچ عصب کے پیدا کرے اومن الامور النفسانیۃ کالغضب یا ہو کوئی امر امور نفسانی سے مانند غضب کے کہ موجب گرمی کا ہو بیچ روح کے اور حمی یومی پیدا کرے اور اسی قبیل سے ہین امور نفسانی کہ موجب حمی وغیرہ کی ہوں اور شک نہین ہے کہ نفس بدن کے غیر ہے پس جو چیز کہ جانب نفس سے واقع ہووے بھی بادی ہے اور بیچ غیر بدنی ہونے کے مانند امور خارجی کے ہے بالجملہ امور خارجی اور امور نفسانی کو بادی کہتے ہین اور اونکو بادی کہنا محتمل تین وجہ کا ہے ایک وہ کہ امور مذکورہ بیچ پیدا کرنے حالت کے شدید الظہور ہین یعنے ظاہر ہوتے ہین طبیعت پر اور غیر طبیعت پر اس سبب سے بادی کہتے ہین اور اوپر اس تقدیر کے چاہیے کہ بادی مشتق ہو بدو ضم باے موحدہ اور سکون دال مہملہ اور واو موقوف سے یعنے ظہور کے دوسری وجہ یہ کہ امور مذکورہ لامحالہ بدن سے خارج ہین مانند بادیہ کے کہ شہر سے خارج ہوتا ہے اس سبب سے بادی نام ہوا اوپر اس تقدیر کے چاہیے کہ بادی مشتق ہو بیدا سے ساتھ فتح باے موحدہ اور سکون یاے تحتانیہ اور فتح دال مہملہ اور الف کے یعنے صحرا کے وجہ تیسری یہ کہ شک نہین ہے کہ امور مذکورہ مبدا امراض کے ہوتے ہین اسواسطے کہ اسباب بدنی مانند امتلا کے مثلاً البتہ استناد اور نسبت اسباب خارجی سے رکھتے ہین

مانند اغذیہ کثیر اور فساد اہویہ کے اور مانند انکے پس انکو بادی کہنا ہوسکتا ہے کہ اس جہت سے
ہوا اور اوپر اس تقدیر کے بادی مشتق ہو بدء سے ساتھ فتحہ بائے موحدہ اور سکون دال مہملہ کے
ہمزہ موقوف کے بمعنی ابتدا کے **فائدہ** سبب بادی عام ہے کہ حالت کو واجب کرے بے
بواسطے مانند طعام کثیر کے کہ واجب کرتا ہے امتلا کو بیچ بدن کے اور امتلا واجب کرے مرض
یا بے واسطہ کرے مانند حرارت ہوا کے کہ موجب صداع کا ہو پہلی صورت مین درمیان سبب
بادی کے کہ کثرت طعام کی ہے اور درمیان مرض کے امتلا واسطہ ہوا ہے اور دوسری صورت میں
بیچ سبب اور مرض کے کوئی واسطہ نہین ہے حاصل یہ ہے کہ درمیان سبب غیر بدنی
اور مرض کے واسطہ ہو یا نہ اس سبب کو بادی کہتے ہین بخلاف سبب بدنی کے کہ اگر اوسمین
اور مرض مین واسطہ ہو تو سابقہ کہتے ہین ورنہ واصلہ جیسا کہ مولف کہتا ہے والسابقۃ وہی
الاسباب البدنیۃ التی تکون بینہا وبین المرض واسطۃ اور سابقہ اور وہ سبب بدنی ہے کہ درمیان
اوسکے اور مرض کے واسطہ ہو والواصلۃ وہی الاسباب التی لاتکون بینہا وبین المرض واسطۃ
اور واصلہ وہ سبب بدنی ہے کہ نہ ہو درمیان اوسکے اور مرض کے واسطہ مثال السابقۃ الامتلاء
للحمی مثال سابقہ کی امتلا ہے واسطے حمی عفنہ کے اسواسطے کہ امتلا واجب کرتا ہے تپ عفنی کو
بواسطہ عفونت کے اور تپ کو ساتھ عفنی کے ہمنے مقید کیا کہ حمی یومی کہ امتلا سے ہوتی ہے
وہان امتلا سبب واصل ہے اسواسطے کہ درمیان امتلا اور تپ مذکور کے واسطہ نہین ہے
کما لایخفی ومثال الواصلۃ العفونۃ التی یلزمہا الحمی اور مثال واصلہ کی عفونت ہے کہ لازم
ہے اوسکو تپ عفنی اسواسطے کہ بیچ عفونت اور تپ کے واسطہ نہین ہے اور اسیطرح
امتلا کہ تپ یومی پیدا کرے واصل ہے جیسا کہ گذرا ہے **فائدہ** سبب فاعلی اور سبب کے
تقدم زمانی ہوتا ہے اور اس تقدیر پر سب سبب کو سابقہ کہہ سکتے ہین لیکن اس سبب سے
کہ سبب غیر بدنی کا نام بادی رکھا گیا اور ایک قسم سبب بدنی کا واصلہ بسبب متصل ہونیکے
ساتھ مسبب کی پس قسم دوسری بدنی کی اوسکا نام عام رکھا ہے یعنی سابقہ اور جاننا چاہیے کہ جیسے
مرض کے تین سبب ہوتے ہین صحت کے بھی تین سبب ہین مثال سبب بادی صحت کی
غذا ہے موافق ہوا اور مثال سابقہ کی نضج تام اور مثال واصلہ کی اعتدال مزاج اور ستوانہ ترکیب

وہذہ الاسباب اما ان یحدث سوء المزاج او مرض الترکیب و تفرق الاتصال اور یہ تینوں اسباب
یا پیدا کرتے ہیں سوء مزاج کو یا مرض ترکیب کو یا مرض تفرق الاتصال کو اور بیان انکا اوپر ہو چکا ہے
اور ذکر اسباب ان امراض کا کیا جاتا ہے اما سوء المزاج حسبوقت مؤلف فارغ ہوا بیان کرنے
اسباب مغیرہ احوال بدن آدمی سے ضروری ہو یا غیر اوسکے اب شروع کیا بیچ ذکر اسباب ہر ایک کے
اجناس ثلثہ امراض مفردہ سے اور کہا کہ اما سوء المزاج فنقول ان اسباب المرض الحار خمسۃ لیکن سوء
مزاج پس ہم کہتے ہیں کہ تحقیق کہ اسباب مرض گرم کے پانچ ہیں اور قول جالینوس کی حرکۃ تجاوز
عن الاعتدال ایک حرکت ہے کہ گذر جاوے حد اعتدال سے تھوڑا تجاوز اور تجوز کو ساتھ قلیل
کے اس سبب سے مقید کیا ہے ہمنے کہ تجوز مفرط سبب برودت کا ہوتا ہے بسبب کثرت تحلیل کے
اور حرکت عام ہی کہ حرکت نفسانی ہو یا بدنی جیسا کہ مؤلف کہتا ہے اما نفسانیۃ یا وہ حرکت نفسانی
ہو کالغضب مانند غصہ کی اور جانتا چاہیے کہ غضب سب حالتمین مسخن ہے لیکن اور امور نفسانی احوال
اونکے باعتبار افراط اور عدم افراط کی مختلف ہوتی ہیں او بدنیۃ کالمبالغۃ فی الریاضۃ یا بدنی ہو مانند
مبالغہ بیچ ریاضت کی اور یہاں بھی مبالغہ غیر مفرط مراد ہے اسواسطے کہ افراط اوسمین باعث تبرید کا ہوتا ہے
بسبب کثرت تحلیل کے او ملاقاۃ حرارۃ بالفعل و دوسرا ملاقات کرنا حرارت سے بالفعل کا ہی اور یہاں
بھی حرارت غیر مفرط مراد ہے اسواسطے کہ مفرط سردی کی باعث ہے او ملاقاۃ حرارۃ بالقوۃ تیسرا ملاقات
کرنا حرارت بالقوۃ کا ہے مثال اوسکی تناول کرنا غذا کا یا دوا کا کہ بالطبع گرم ہو اور دوا دیہ کہ استعمال کرنیسے
اوپر خارج بدن کی سخونت پیدا کرتے ہیں جاننا چاہیے کہ استعمال دوا گرم کا داخل سے ہو یا خارج
سے سخونت کرتی ہے بسبب کیفیت مسخنہ کے لیکن استعمال اشیائے حارہ کا اوپر ظاہر عضو کی اگر مفرط
مؤدی ہوتی ہی طرف سردی باطن کے بسبب جذب کرنے خون کے اوپر ظاہر کے اسواسطے کہ
سخونت کھینچتی ہے خون کو اوپر محل کے او تکاثف المسام اور سبب چوتھا حرارت کا کثیف ہونا
مسام کا ہے اسواسطے کہ بند ہونا مسام کا سبب احتقان حرارت اور ابخرون کا ہوتا ہی اور یہ امر حرارت
کو زیادہ کرتا ہی اور سبب تکاثف کا خواہ ملاقات اشیائے باردہ بالفعل کا ہو مانند پہونچنے سردی کی اور ہوا
سرد کی اور غسل کرنا سرد پانی سی خواہ ملاقات اشیائے قابض کا جیسے نہانا پانی پھٹکری سے خواہ ملاقات چیز خشک کا
مانند مٹی کی خواہ او جیز کہ حرارت کو روکی لیکن استعمال کرنا مبردات کا اوپر ظاہر کے اگرچہ افراط سے ہو باطن کو بھی

سڑ گیا ہے کما لایخفے اور بیچ بعضے نسخون کے والسدد بھی لکھا ہے یعنے سبب چوتھا تکاثف مسام اور سدہ ہے
پوشیدہ نرہے کہ اس صورت مین تکاثف کو عام چاہیے رکھنا اور سدے کو خاص اسلیے کہ سدے کو تکاثف
لازم ہے اور تکاثف کو سدہ لازم نہین ہے اور معنی سدے کے واقع ہونا ایک جسم کا ہے بیچ عروق
تنگ کے اسطرح کہ نکلنے فضول طبیعی کو منع کرے بشرہ سے اور ہوسکتا ہے کہ سدے سے سدہ
مسام کا یعنے تکاثف مراد ہووا اور اوپر اس تقدیر کے والسدد عطف تفسیری ہوگا نہ عطف حقیقی اسواسطے
کہ عطف حقیقی وہ ہے کہ بیچ معطوف اور معطوف علیہ کے مغایرت ہو از روے معنی کے والعفونۃ اور سبب
پانچوان سخونت کا عفونت ہے اسواسطے کہ عفونت جیسا کہ پیدا ہوتی ہی حرارت غریبہ سے حرارت غریبہ
کو بھی پیدا کرتی ہے اور علت حدوث عفونت کی حرارت ناری ہے کہ اوپر رطوبات کے کہ ممتنع ہین
غلبہ کرے اور جنبش دے اوسکو جنبش غریب پس رطوبات مذکورہ فاسد ہوجاوین اسطور پر کہ
لائق اصلاح کے نہین ساتھ اوس حالت کے اور جسطرح ہو بیچ حالت عفونت کے نوعیت مین
فتور نہین آتا ہے یعنے شے عفن اپنی نوع پر باقی رہتی ہے مثلاً خون کہ گندہ ہویا اور خلط بعد گندہ
ہونے کے بھی وہی ہے کہ تھا مگر یہ کہ شدت حرارت کی عفونت کو مرتبے احراق کو پہونچاوے اس
صورت مین جو خلط کہ ہو سودا ہوجاتا ہے اور اپنی نوعیت سے نکل آتا ہے اور یہ اور جگہ بحث
عفونت سے خارج ہے اور بیچ بحث حمیات کے کہا جاوے گا جو کچھہ کہ بعض لوگ کہتے ہین کہ
کہ تپ دموی عفنی کا وجود نہین ہے اسواسطے کہ خون جب متعفن ہوتا ہے لطیف اوسکا صفرا اور
کثیف اوسکا سودا ہوتا ہے باوجود دور ہونے اوس قول کے کہ ظاہر البطلان ہے بالجملہ جب
رطوبت گرم اور متعفن ہوتی ہے اجزے گرم اوس سے جدا ہوکر اعضا کو کہ ہمسایہ اوسکے ہین گرم
کرتے ہین اور اشتعال اور سوزش زیادہ کرتے ہین پس عفونت لامحالہ سبب سخونت کا ہوتی ہے
واسباب المرض البارد ثمانیۃ اور اسباب بیماری سرد کے آٹھہ ہین ملاقاۃ برودۃ بالفعل ایک اونسی
پہونچنا سردی کا ہے کہ بالفعل سرد ہو مانند ہوا سے سرد کے اور پانی سرد کے اور یہ دونون اسباب
برودت سے ہین لیکن بالعرض سخونت کو پیدا کرتے ہین بسبب خنق حرارت کے اور تکثیف مسام
کے جیسا کہ بیچ اسباب مسخنہ کے شمار کیے گئے ہین وملاقاۃ برودۃ بالقوۃ دوسرا سبب پہونچنا
سردی کا ہے کہ بالقوہ سرد ہو مانند اضمدہ اور اطلیہ کے کہ بالطبع سرد ہین اگرچہ بالفعل گرم ہون

ف اسباب المرض البارد

اتفاقیہ لفظ ملاقات سے متبادر ہے کہ مبردات مصاحب قت کرین تھا بدن سے لہذا یہ اوسکی
ذیل کے امثلہ ظاہر میں مذکور ہوے ہین پس اس تقدیر پر مؤلف نے جو مبردات باطنی کو بیچ اسباب
مبردات کے بیان نہین کیا وجہ اسکی یہ کہنا چاہیے کہ مبردات باطنی بیچ موجب ہونی برودت
کے ظاہر اور واضح تھے اسواسطے کہ جسوقت ملاقات بارد کی ظاہر مین سردی کرتی ہی بدیہی ہے
کہ مبرد اسکا باطن مین بالمحالہ سردی کرے گا اور ہو سکتا ہے کہ ملاقات عام ہو خارج سے ہو یا
داخل سے اس صورت مین اور تاویل کی احتیاج نہین ہی وقلۃ الاکل فی الغایۃ سبب تیسرا کم کہانا
ہی نہایت یعنے بہت کم کہانا اور ظاہر ہے کہ جب غذا کم کہاینگے غذا عوض رطوبت متحللہ کے
کافی نہوگی اور تحلل رطوبات کا باعث نقصان حرارت غریزی کا ہے اور نقصان حرارت کا موجب
زیادتی برودت کا اسواسطے کہ حرارت بمنزلہ چراغ کے ہے اور رطوبت بمنزلہ روغن زیتون کی
اور وجود روغن کا جیسا کہ حافظ چراغ کا ہے اپنی ذات سے قطع نظر موانع سے اسیطرح حصول
رطوبات کا حافظ مادہ حرارت کا ہے اور وجہ دوسری یہ کہ بیچ صورت کمی کہانے کے حرارت
طرف تحلیل رطوبت بدنی کے متوجہ ہوتی ہی اور اوسکو فنا کرتی ہے اور اوپر گذر چکا ہے کہ فنا
رطوبت کو فناے حرارت لازم ہے اور فنا ہونا حرارت کا سبب ہے بالمحالہ اور جانین کہ جو غذائین
کہ خون اونسے کمتر پیدا ہوتا ہے بیچ حکم قلت اکل کی ہین والافراط فیہ سبب چوتھا افراط کہانی مین ہے
اسواسطے کہ اس صورت مین بسبب تخمہ اور امتلا کے حرارت عاجز ہوتی ہے ہضم سے اور تعفن
ہوکر منطفی ہو جاتی ہے اور یا مضر برودت زیادہ ہوتی ہے اور نظیر اوسکی بہت روغن ہی چراغ
کو ضرر کرتا ہے والتکاثف المفرط اور سبب پانچوان کثیف ہونا مسام کا ہے بافراط اسواسطے
کہ اس صورت مین بسبب اجتماع ابخرے اور ادخنہ کثیرہ کے حرارت مختنق ہوتی ہے یہان تک
کہ منطفی ہوتی ہے اور سردی بیچ جوہر اعضا کے پیدا ہوتی ہے اور جانین کہ تکاثف بالذات سبب
حرارت کا ہے اور بالعرض سبب برودت کا والحرکۃ المفرطۃ اور سبب چھٹا حرکت ہی بافراط پوشیدہ
نہین ہی کہ حرکت جب کثرت سے ہوگی ہرچند فی الحال مسخن ہوگی لیکن مآل مین سردی لاویگی بسبب تحلیل
حرارت غریزی کی اور عام ہی کہ حرکت عام ہو تمام بدن مین یا ایک عضو خاص اور بدن خاص مین ہو مانند یا صنعت
اور صنعت کی یا نفسی ہو مانند غضب شدیدہ کی یا طبیعی ہو مانند یقظہ کی اور جانین کہ بیچ حق عادت والو نکے

وہ افراط کہ بیچ حق غیر معتادون کے ہے افراط نہین ہے پس مرتبہ افراط کا ایک امر ہے نسبی کہ باعتبار
قوت اور ضعف مزاج کے اور عادت کرنے اور نہ عادت کرنے کے مختلف ہوتا ہے اور جو شے
ہوا کہ افراط حرکت کی بہ سبب شدت سخونت کے سردی کو پیدا کرتی ہے آخر کو جاننا چاہیے کہ غذا
مسخن بھی وہی حکم رکھتی ہے اور یہ دستور دواے مسخن کہ خارج سے استعمال کرتے ہین جب مفرط
ہوگی بہ سبب تخلخل کرنے مسامات کے اور حدت حرارت کے طرف ظاہر کے اور سہولت تحلل کے
سردی کو پیدا کرتی ہے بمنزلہ تنور کے کہ گوشے اوسکے اگر کھول دیوین اور اسی قبیل سے ہے
ملاقات مسخنات کی مانند حرارت نار اور رمل اور ہوا کے کہ افراط سے ہو اور یہی عمل رکھتا ہے وہ
پانی کہ بالطبع گرم ہو مانند میاہ حمات کے لیکن ادویہ مسخنہ کہ داخل سے مستعمل ہون اور عفونت
کہ بدن مین افراط سے ہو ان دونون کو صاحب نفیسی نے کہا ہے کہ کوئی وجہ تبرید کی نہین رکھتے
لیکن کلام صاحب موجز سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی باعث برودت کے ہین اسلیے کہ
اوسنے کہا کہ جو چیز تسخین افراط سے کرتی ہے مبرد بھی سخونت اوسکی بالفعل ہو یا بالقوہ لیکن حق
یہی ہے اور جو نفیسی مین لکھا کہ تبرید ادویہ مشروبہ حارہ کی اور تبرید عفونت کی کوئی وجہ نہین رکھتی ہے
جو خوب فکر کیجائے تو ہے کوئی وجہ بیچ عدم مفہومیت وجہ کے ظاہر نہین ہوتی ہے اسواسطے کہ افراط
حرارت غریبہ کی بواسطہ تحلیل رطوبت غریزی کے حرارت غریزی کو ضعیف کرتی ہے اور ضعف
اوسکا مبرد ہے اور باعث احداث حرارت غریبی کا عام ہے کہ جسطور ہو خارج سے مستعمل ہو
یا داخل سے اور جو وہ کہتا ہے کہ افراط سخونت غذاے مسخن کی برودت پیدا کرتی ہے اس کلام سے
تعجب ہوتا ہے کہ وجہ تبرید دواے ماکولہ حارہ کی کیونکر اوسپر مخفی رہی ورنہ ظاہر ہے کہ تسخین غذا کی
بھی بہ سبب دوائیت کے ہے اسواسطے کہ غذاے مسخن سے غذاے دوائی مراد ہے لامحالہ اسلیے
کہ بیچ غذاے مطلق کے افراط تسخین کی نہین ہوسکتی جیسا کہ اوسکے مقام مین مذکور ہوچکا ہے اور
اگر کہین کہ غذاے مسخن سے سخونت بالفعل مراد ہے ہم کہین گے کہ تناول کرنا اوس غذا کا کہ بالفعل
مفرط الحرارت ہو متعذر ہے اور بحث سے خارج کہ انسان ایسی غذا کو تناول نہین کرسکتا اور اوپر تقدیر
تسلیم کرنے کے یہ بات بیچ دواے مشروبہ کے کہ بالفعل گرم ہو بھی حاصل ہوسکتی ہے بالجملہ کوئی
فرق درمیان دونون کے ہرگز معلوم نہین ہوتا غذا ہو یا دوا جو حرارت اوسکی مفرط تھی آخر مین سردی کو

پہونچاویگی اسیطرح عفونت مفرط کہ استحالہ حمیات حادہ کا حمی سوداوی سے کرتی ہے اسی قبیل
سے ہے والسکون المفرط سبب ساتوان سکون مفرط ہے اور وہ بہ سبب کثرت رطوبات فضلیہ
کے حرارت غریزی کو مخنوق کرکے برودت پیدا کرتی ہے وشدۃ انفتاح المسام سبب آٹھوان
کہلنا مسام کا ہے افراط سے جس سبب سے کہ ہوا و ظاہر ہے کہ جو مسام کہل جاوین حرارت
بہت تحلیل ہوتی ہے اور اس سبب سے برودت پیدا ہوتی ہے واسباب المرض الیابس
اربعۃ اور اسباب بیماری خشک کے چار ہین ملاقاۃ یابس بالفعل ایک اونسے پہونچنا خشکی کا ہی
کہ خشک بالفعل ہو مانند آگ اور ہواے گرم کے اور اسی قبیل سے ہے نمرغ ریت مین
اور حمام کرنا قابض پانی سے ویابس بالقوۃ سبب دوسرا استعمال کرنا اوس چیز کا کہ خشک بالقوۃ
ہوا اور عام ہی کہ داخل بدن مستعمل ہو یا خارج مین وقلۃ الاکل سبب تیسرا تقلیل طعام اگر بہ سبب
ضعف ہاضمہ کے ہو اسواسطے کہ کمی غذا کی بسبب کم ہونے بدل ما یتحلل رطوبات کی خشکی پیدا
کرتی ہے اور اسی قبیل سے غذا کرنا اوس غذا سے کہ اوسمین غذائیت کمتر ہو اگرچہ مقدار مین
بہت کھائی جاوے یا ایسی غذا کھائی جاوے کہ اوس مین غذائیت کمتر ہو لیکن
بسبب ضعف ہاضمہ معدہ اور جگر کے ہضم کم ہو یا استفراغ سے نکل جاوے والحرکۃ
المفرطۃ سبب چوتھا حرکت مفرط ہے جس طور پر کہ ہو بدنی یا نفسانی یا طبیعی رطوبات
کو تحلیل کرتی ہے اور نظیر حرکت طبیعی کی سہر ہے اور سہر جس قدر غیر طبیعی ہو لیکن جو نوم اور
یقظہ ایسے امر ہین کہ بالطبع واقع ہوتے ہین اوسکو طبیعی کہتے ہین اور اوپر کہا گیا ہے کہ سہر حرکت سے
مناسب اور مشابہ ہے اور نوم سکون سے واسباب المرض الرطب اربعۃ اور اسباب بیماری تری کی بھی چار ہین
ملاقات مرطب بالفعل ایک ملاقات تر کرنے والی کی ہی کہ فی الحال مرطب ہو مانند ہوای معتدل کے
اور حمام کرنا پانی شیرین سے کہ بہت گرم نہو اور باعتدال ہو اور بعد ہضم کی یا اوپر طعام کے واقع ہو وملاقات مرطب
بالقوۃ سبب دوسرا ملاقات مرطب کا ہی کہ بالقوۃ ترطیب کرے مانند دواون کی کہ بالطبع مرطب ہین اور اوپر
ظاہر بدن کی استعمال کرین اور مرطبات مشروبہ غذا ہون یا دوا اور توجیہ ذکر کرنی ان اسباب کی بیچ بحث
اسباب برودت کی معلوم ہی وکثرۃ الاکل سبب تیسرا زیادہ کھانا ہی اور ظاہر ہے کہ بہت کھانے سے اخلاط
رطب اکثر پیدا ہوتی ہین اور ظاہر ہی کہ باوجود کثرت طعام کی حال ایسے آدمی کا مانند چار پاؤن کی ہی وہ حال سے

باہر نہین ہے یا حار البدن ہے یا بارد البدن پہلی صورت مین خون زیادہ ہوتا ہے اور دوسری صورت مین
بلغم اور خون اور بلغم لامحالہ مرطب ہین اور وجہ دوسری یون کہی ہے کہ اکثار غذا کا اس سبب سے
مرطب ہے کہ وہ حرارت غریزی کو چھپا لیتا ہے اور مقرر ہے کہ ابر دمحا یعنی بدنکو بہت مرطب ہوتا یعنی
سے کرتا ہے والسکون المفرط سبب چوتھا سکون مفرط ہے اور ظاہر ہے کہ بسبب سکون کثیر کے
رطوبت بہت جمع ہوتی ہے بدن مین بسبب عدم تحلیل کے کہ حرکت سے ہوتی ہے اور اسی قبیل
سے ہے پرہیز کرنا محللات سے اور اسیطرح استعمال منقیات خلط حقیقت کا بسبب شامل ہونے
مانع التر طیب رطوبت آور کے اور جاننا چاہیے کہ جو اسباب امزجہ مفردہ کی ذکر کیے گئے ترکیب امکانی ہے
اسباب امراض امزجہ مرکبہ کے بھی ظاہر ہوئے مانند حرارت کے کہ ساتھ رطوبت کے جمع ہوتا ہے
یبوست کے اور اسی طرح برودت کہ مرکب ہو ساتھ ایک کے ان دونون سے اور ان اسباب کے
سبب ہونے کے لیے تین چیز چاہیے ایک کثرت مقدار فاعلی کی دوسری طول ملاقات اوس سبب کی
بدن کو تیسرے استعداد بدن کی واسطے قبول کرنے کے یہان تک اسباب سوء مزاج کے تمام ہوے اسباب سوء ترکیب
اب اسباب سوء الترکیب کے بیان ہوتے ہین جیسا کہ مؤلف کھتا ہے ولنتکلم فی اسباب مرض الترکیب
اور چاہیے کہ کلام کرین ہم بیچ اسباب مرض الترکیب کے اور اس سبب سے کہ مرض الترکیب چار قسم
ہے مرض الخلقت اور مرض العدد اور مرض المقدار اور مرض الوضع شروع کیا بیچ بیان اسباب
مرض الخلقت کے اور جو وہ چار قسم ہے فساد الشکل اور مرض المجاری اور مرض الاوعیہ اور مرض الصفائح
شروع کیا اسباب فساد الشکل سے اور اسیواسطے کہا کہ اما فساد الشکل لیکن اسباب فساد الشکل کی
اور متغیر ہونا اوسکا مجری طبیعی سے دو طرح پر ہے ایک وہ کہ بیچ اصل پیدایش کی واقع ہو اور اصل اسباب فساد الشکل
خلقت زمانہ ہونے جنین کا ہے بیچ رحم کے اسواسطے کہ اسوقت مین جو بیماریان اوسپر طاری ہوتی ہین
اسباب باطنی سے اور بعد تولد کے باقی رہین اونکو مرض خلقی کہتے ہین دوسرا وہ کہ غیر خلقی ہو اور
اسباب ہر ایک کے کہے جاتے ہین لیکن جو خلقی ہے بھی دو طرح ہے ایک وہ کہ بسبب قوت
کے ہو جیسا کہ مؤلف کہتا ہے کہ فہو اما لقصور القوۃ المصورۃ پس وہ یعنے فساد الشکل یا قصور قوت
مصورہ کا ہے اسطرح کہ ضعیف ہو اور اس سبب سے طاقت نہ رکھے کہ ہر جزو منی کو صورت عضو کی لیوے
اوس طور پر کہ نوع صاحب منی کی مقتضی ہو او المغیرۃ یا قصور اور ضعف مغیرہ کا ہے اسطور پر کہ عاجز ہووے

منی مین تصرف کرنے سے پس طاقت نہ رکھے کہ ہر جز نطفہ کو کہ بیچ رحم کے حاصل ہوا ہے مرد اور عورت کی منی سے واسطے عضو مخصوص کے مستعد کرے تو حاصل ہو گیا اونمین ایسا مزاج کہ صالح ہو واسطے پیدائش مطلوب کے دوسرا سبب خلقی یہ ہے کہ جانب مادے سے ہو اور یہ بھی دو طرح پر ہے پہلے وہ کہ یہ سبب مقدار مادے کو ہو مثلاً مادہ مقدار مین بہت ہو اور مقدار طبیعی سے بڑھ جاوے ظاہر ہونا انگلی زیادہ پانچ عدد سے اسی قبیل سے ہے یا وہ مقدار مین کم ہو اور مقدار طبیعی کم ہو جاوے اوس سے کہ چاہیے تھا حاصل ہونا چار انگلی کا یا کم اوس سے نظیر اوسکا ہے دوسرا یہ کہ سبب کیفیت مادے سے ہو مثلاً مادہ غلیظ ہو یا رقیق اوس سے کہ چاہیے پس بواسطے نہ صالح ہونے قوام معتدل کے مادہ اطاعت فعل مصورہ کا نہ کرے جیسا کہ چاہیے اور فساد شکل کہ جانب مادت سے ہو مؤلف نے اوسکو ذکر نہین کیا بہ سبب اوسکے ظاہر ہونے کے اور ہو سکتا ہے کہ قصور قوت مصورہ کو ہم عام کرین کہ حقیقۃً ہو یا مجازاً کہ جو جانب مادے سے ہے بطریق مجاز کے ہوگا بہ سبب نہ تصرف کرنے قوت مصورہ کے اوسمین پس اوپر قصور مصورہ کے حمل کیا جاوے گا اور جو خلقی نہین ہے یعنے بعد خلقت اوسکے واقع ہوتا ہے دو طرح پر ایک وہ کہ مرضی ہو نظیر اوسکی جذام ہے اور سل لیکن جذام بسبب پھوٹ جانے اعضا کے موذی ہوتا ہے فساد شکل کو اور سل بسبب کم ہونے کے کہ اوس سے ناخن کج ہو کر شکل مین فساد ہوتا ہے اور جو یہ قسم ظاہر زیادہ تھی مؤلف نے ذکر نہ کیا دوسرا یہ کہ عرضی ہو یہ بھی دو طرح ہے ایک وہ کہ وقت جننے کے ہو جیسا کہ مؤلف لکھتا ہے او اشیاء تقع عند الخروج اذا لم تکن طبیعیا یا وہ چیزین ہین کہ واقع ہوتی ہین وقت نکلنے لڑکے کے کہ نکلنا اوسکا بطور طبیعی کے نہو اور خروج انصال طبیعی بیچ بیان پیدائش جنین کی بیان ہو چکا اور ظاہر ہے کہ جو لڑکا اوپر غیر وضع مذکور کے نکلے مثلاً پیٹھ کے بھل یا دونون پاؤن کے بھل یا سوا اسکی اغلب ہے کہ انصال ورک یا القواے کیہ یا انخلاع کتفین سے شکل مین فساد پڑیگا اور شاید کہ بسبب خروج غیر طبیعی کی بعضے اعضا جنین کی رحم مین پھنس کر ہلاک ہو جاوین دوسرا یہ کہ بعد پیدائش کے ہو جیسا کہ مؤلف نے کہا کہ او اشیاء تقع عند قمط الطفل یا وہ چیزین ہین کہ واقع ہوتی ہین وقت لپیٹنے لڑکے کے غنداق مین اور معلوم ہے کہ جو غنداق اعضا لڑکی کو جیسا کہنا لائق ہے لپیٹنے مین دیر تک اوسی ہیئت پر رہین البتہ فساد اعضا مین ہوتا ہے اسواسطے کہ اعضا اوسکے

نرم اور ستعمل الاسہالات ہین او واشیاء تقع من خارج کسقطۃ او ضربۃ یا وہ چیزین ہین کہ واقع ہوتی ہین خارج
سے مانند سقطہ او رضربہ کے اور اضرار انکا بدیہی ہے او والمبادرۃ الی حرکۃ قبل تصلب الاعضاء یا جلدی بیچ
طرف حرکت کے قبل سخت ہونے اعضا کے اسواسطے کہ اس صورت مین ممکن ہے کہ تشکل بعض
اعضا کی فاسد ہو اور لپٹ جاوے اوپر بعض اعضا دوسرے کے انتباہ مؤلف جو فارغ ہوا ذکر اسباب
فساد شکل سے شروع کیا بیچ اسباب امراض مجاری کے اور اس سبب سے کہ مرض مجری کے تین طور ہوتی ہین
اتساع تضیق انسداد اسباب ان تینون کے علیحدہ بیان کرتا ہے جیسا کہ اما وامااسباب اتساع المجاری
لیکن اسباب کشادگی مجاری کے اما ضعف الماسکۃ یا ضعف ماسکہ کا ہے او ظاہر ہے کہ جو ماسکہ اپنی قوت پر
نہ ہے بیچ جمع او راستمساک او قبض اجزاے عضو کے فتور پڑتا ہے او ر دافعہ بسبب مغلوب ہونے او سکے
مانع کے غالب ہوتی ہے بالضرور اتساع بیچ مجری کے واقع ہوتا ہے یہان تک کہ اتساع ماساریقا کا کبھی
اوس حد تک پہونچتا ہے کہ بڑے ٹکڑے جگر کے اوس مین آکر دفع ہوتے ہین اسہال سے جیسا کہ
بیچ مرض مجاری کے کہا گیا ساتھ بیان امکان حدوث مجاری جدید کے اور اسباب ضعف ماسکہ کی بہت
ہین او حرکۃ قویۃ من الدافعۃ یا حرکت قوی ہے دافعہ سے اور پوشیدہ نہین ہے کہ جو قوت دافعہ قوت سے
حرکت کرتی ہے اجزاے عضو مین تمدد واقع ہوتا ہے اسطور پر کہ تمام اجزاے عضو کے ہر طرف سے طرف خارج کی
مائل ہوتے ہین اور اتساع مجاری مین ظاہر ہوتا ہے اور یہ دونون سبب بدنی ہین لیکن ضعف ماسکہ
کا بالعرض اتساع پیدا کرتا ہے اور قوت دافعہ کی بالذات او ادویۃ مفتحۃ یا دوائین مفتح ہین کہ استعمال کیجاتی
ہین مانند عاقرقرحا اور دارچینی کے اور مانند انکے دور کرنے والی مادے کی اور کھولنے والی مجاری کی ہوتی
او مرخیۃ یا دوائین مرخی ہین مانند خطمی اور اکلیل الملک او ر زلاون کے اور مانند انکے کہ گرم اور تر ہون خیاتی
سے اور یہ دونون غیر بدنی ہین لیکن فعل دواے مفتح کا اتساع مین بالذات ہے اور فعل مرخی کا
بالعرض واما اسباب ضیق المجاری فاضداد ہذہ لیکن اسباب تنگی مجاری کے پس ضد اسباب
اتساع کے ہین یعنی قوت ماسکہ کے اور ضعف دافعہ کا او ر قابضہ او ر مسددہ واما اسباب السدۃ
فہی اما وقوع شے غریب فی المجری لیکن اسباب انسداد مجاری کے پس وہ یا حصول کوئی چیز غریب
کا ہے بیچ مجاری کے اور عام ہے کہ غریب ہونا اوس چیز کا بالذات ہو مانند حصات کے بیچ مجاری
بول کے پڑے ہون اور ظاہر ہے کہ سنگریزہ کہ جنس بدن سے بالذات نہین ہے غریب واقع ہے

ف اسباب اتساع المجاری

ف اسباب ضیق المجاری

اسباب السدہ

یا غریب ہونا بیچ مقدار کے ہو مانند ثقل کثیر کے کہ امعا مین واقع ہو یا غرابت اوسکی بیچ کیفیت کی ہو خواہ غرابت کیفیت کی بسبب غلظت مادہ کی ہو یا بہ سبب لزوجت کے یا بسبب جمود کی نظیر جمود کی بستہ ہونا خون کا ہے بیچ مجری کے اور مثال غلظت اور لزوجت کی ظاہر ہے بالجملہ حاصل ہونا ہووے غریب کا بیچ مجری کے مانع نفوذ اوس چیز کا کہ لائق نفوذ کے ہے ہوتا ہے غرابت اوسکی جس قسم سے کہ ہو اور التحام المنفذ یہ سبب اندمال قرحۃ غیر یا فراہم ہونا اور ملنا منفذ کا ہے بواسطے اچھے ہو جانے قرحہ کے کہ اوس منفذ مین ہو اور انطباق المجری یا ملنا مجری کا ہے اور انطباق تین وجہ سے ہوتا ہے جیسا کہ مولف کہتا ہے بمجاورۃ ضاغط بہ سبب ہمسایہ ہونے آماس کے کہ ضغطہ کرے عضو مجاور کو اور تنگ کرے اوسکی فضا کو او لتقبض برد شدید یا بہ سبب قبض کرنے سردی مفرط کے اسواسطے کہ سردی شدید جمع کرتی ہے اجزاے مجری کو سب جانب سے پس ملجاتے ہین بعضے اونکے ساتھ بعض کے او لشدۃ القوۃ الماسکۃ یا شدت قوت ماسکہ سے اسواسطے کہ ماسکہ جو قوی ہوتی ہے جمع کرتی ہے اجزاے عضو کو زیادہ اوس سے کہ چاہیے بالجملہ مجاورت ورم کی اور قبض برد کا اور شدت ماسکہ کی اسباب انطباق کے اور انطباق مجری اور التحام منفذ اور وقوع جسم غریب یہ تینون اسباب انسداد سے ہین جان تو کہ اسباب امراض مجاری کے بیان تک تمام ہوے اور سبب امراض مجری کے اور اوعیہ کے واحد ہین اور معنی ہر ایک کے بیان ہو چکے اب اسباب مرض صفائح کے کہ چوتھی قسم مرض الخلقت کی ہے مذکور ہوتے ہین اما اسباب الخشونۃ فقد یکون من داخل لیکن اسباب ناہمواری اور درشتی سطح عضو کے پیدا کرنیوالے ہونے پس کبھی ہوتے ہین اندر بدن سے کالمادۃ الحادۃ مانند مادہ تیز کے کہ شدید الجذاب ہو یہ بسبب حدت اور سرعت نفوذ کے رطوبات لزجہ کو کہ اوپر سطح عضو کے واقع ہین قطع کرے وقد یکون من خارج اور کبھی ہوتے ہین وہ اسباب خارج بدن سے کالدخان و الغبار مانند دھوین اور گرد کے کہ جمع ہوئین اوپر اعضا کے اور بسبب یبوست کے خشونت کو ایجاب کرتے ہین اوپر جلد کے و اما اسباب الملاسۃ فقد تکون لخلط لزج من داخل لیکن اسباب صفائی سطح عضو کے پس کبھی ہوتے ہین بسبب خلط لزج کے داخل بدن سے اور ظاہر ہے کہ رطوبت لزجہ جو اوپر سطح عضو کے ملتصق ہوتی ہے بیچ اجزاے عضو کو کچھ پستی اور

ف بیان اسباب خشونت

اسباب زیادۃ العدد والمقدار

بلندی نہین کرتی ہے اور بالضرور صفائی سطح مین ظاہر ہوتی ہے وقد تکون من خارج اور کبھی ہوتے ہین سبب ملاست کے خارج بدن سے مثل الشمع المذاب بالدہن مانند موم پگھلانے کے روغن مین کہ اوسکا نام قیروطی ہے اور استعمال اوسکا یہی ہے کہ صفحہ عضو سے تکاثف کو دور کرتا ہے تنبیہ جو مؤلف بیان کرنے اسباب امراض خلقت سے فارغ ہوا شروع کیا بیچ ذکر اسباب امراض مقدار اور عدد کے اور کہا کہ واما اسباب زیادۃ المقدار والعدد فلکثرۃ المادۃ لیکن اسباب زیادتی مقدار اور عدد کے پس زیادتی مادے کے ہین اور میل کرنا جانب جہت غیر محتاج اور عام ہے کہ مادہ زائدہ اچھا ہو یا بد جیسا کہ مؤلف نے کہا اما الطیبۃ یا نیک ہے یعنی مادہ موجبہ کہ پیدا کرنے والا زیادتی کا ہے مثل اوسکا بیچ بدن کے موجود ہو نظیر اوسکی اونگلی زائد ہے پانچ سے او الردیۃ یا ردی ہے یعنے مادہ کہ زیادتی کو پیدا کرتا ہے مثل اوسکا بیچ بدن کے نہو مانند ثالیل کے اور مانند اوسکے زوائد سے اولشدۃ القوۃ الجاذبۃ یا سبب زیادتی مقدار اور عدد کا شدت قوت جاذبہ کی ہے اور عام ہے کہ قوت جاذبہ بذاتہا قوی ہووے اور جذب کرے مادے کو زیادہ اوس سے کہ چاہیے پس سبب زیادتی مقدار یا عدد کی ہو یا بہ سبب مدد کرنے ذلک کے یعنے ملنے کے اور تضمید مسخنات کے مانند زفت اور خردل کے اور مانند انکے جاذبہ قوی ہوا اور ظاہر ہے کہ استعمال مسخنات کا اوپر ظاہر کے بسبب تحلیل اور توسیع مسام کے اور انتعاش حرارت غریزی کے مدد کرتا ہے جاذبہ کو اوپر جذب مادے کے اوس جانب سے زیادہ اوس سے کہ چاہیے

اسباب نقصان العدد والمقدار

واما اسباب نقصان العدد والمقدار فنقصان المادۃ لیکن اسباب نقصان عدد اور مقدار کے از روے خلقت کے پس قصور اور کمی مادے کا ہے جس طور سے کہ ہوا او خطاء القوۃ المصورۃ یا خطا سے قوت مصورہ کی ہے اور مسیحی نے کہا کہ خطاے مصورہ کی سبب نقصان کی نہین ہوسکتی ہے اسواسطے کہ جو مادہ کامل ہوا اور غیر ناقص خطاے مصورہ کی اوسمین سبب ردارت شکل کی ہوگی نہ سبب نقصان شکل کی اور ردارت شکل کی ہماری بحث سے کہ نقصان مقدار اور عدد کا ہے خارج ہے اور جمہور اس قول کے رد مین کہتے ہین کہ خطاے مصورہ کی باوجود بہت ہونے مادے کے نقصان کو پہونچاتی ہے البتہ اسواسطے کہ جسوقت مصورہ نے خطا کیا اور امتیاز نہ کیا اس امر مین کہ تصویر ایک انگلی کی کرے یا تصویر دو کی یا تصویر کئی انگلیون کی دو وجہ سے باہر نہوگی

ایک وہ کہ سب مادے کو ایک انگلی مین صرف کرے گی اس صورت مین ظاہر ہے کہ بسبب نہ پیدا ہونے اور انگلیون کے نقصان عدد مین واقع ہوگا دوسری وجہ یہ کہ اکثر مادے کو بیچ ایک انگلی کے انگلیون سے صرف ہووے باوجود تصویر پانچون انگلی کے اس حالت مین ظاہر ہے کہ بسبب عدم تکمیل بعض انگلیون کے نقصان اونکی مقدار مین واقع ہوگا پس حصول نقصان کا خطاے مصورہ متصور ہوا اور اسیطرح ضعف مصورہ کا بھی باعث نقصان کا ہوتا ہے بسبب قادر ہونے نکے اوپر تصویر عضو صالح المقدار کے **فائدہ** از روے تعمق نظر کے بیچ کلام مسیحی کے اور جمہور کی تراع لفظی ظاہر ہوتی ہے اسواسطے کہ مسیحی خطاے مصورہ کو اسباب نقصان سے کہ کہتا ہے باعتبار ذات خطا کے یعنے جسوقت فاعل بیچ مادے قابل کے اثر کرے اگرچہ تاثیر بطور خطا کے ہو نقصان کو وہان بنظر ذات کے دخل نہوگا اور جو جمہور کہتے ہین حاصل اوسکا یہ ہے کہ خطاے مصورہ کے نقصان مین محصور نہین ہے جیسا کہ کہا گیا کہ بیچ بعض اعضا کے اکثر خرچ کرتی ہی اور بدیہی ہے کہ جو عضو کہ مادہ اوسمین بہت آویگا زیادتی مقدار مین ہوگی پس اوسکی خطا سے بالذات نقصان نہوا بلکہ حدوث نقصان کا بالعرض ہوا اور یہ بات مبحث سے خارج ہے پس تراع لفظی ہوئی اور جاننا تو کہ مؤلف نے اسباب نقصان خلقی کے ذکر کیے اور اسباب نقصان کے کہ بعد خلقت کے خارج سے واقع ہین مانند قطع اور خرق کے یا باطن سے ظاہر ہون اور اجزاے بدن ناقص اور کم کرین مانند مادہ اکالہ کے بسبب ظاہر ہونے کے اونکو ذکر نہین کیا اب بیان کرتا ہے اسباب فساد وضع کو اور وہ قسم چوتھی مرض الترکیب کی ہے اور معنی وضع کے گذر چکے ہین واما اسباب فساد الوضع من مقارنۃ عضو الی عضو آخر او مباعدتہ لیکن اسباب فساد وضع عضو کے نزدیک ہونے سے ایک عضو کے ساتھہ دوسرے عضو کے یا دور ہونا اوسکا عضو سے پس چھہ قسم سے باہر نہین ہے جیسا کہ مؤلف کہتا ہے فھی اما مادۃ متشنجۃ یا مادہ کھینچنے والا ہے کہ عصب اور رباط کو کھینچے اور مانع ہو انبساط سے اور مطاوعت قوت محرکہ سے پس عضو کو نہ مقاربت ہو سکے اور نہ مباعدت او مرخیۃ یا مادہ مرخی اور سست کرنے والا ہے کہ منع کرے عضلات کو مطاوعت سے بیچ حرکات ارادی کے پس عضو مسترخی کو قدرت نہو مقاربت کی دوسری عضو سے بالطبع او اثر قرحۃ یا اثر قرحہ کا ہے اور ظاہر ہے کہ کبھی اندمال زخم کا اسطرح ہوتا ہے کہ قبائح موضع سے کے تہو جاتا ہے اور مقاربت یا مباعدت ممتنع ہوتی ہے اور بیچ

اسباب فساد والوضع

علاج قرحہ پلک اعلےٰ کے اکثر اتفاق پڑتا ہے کہ پلک اینٹھہ جاتی ہے اور اوپر پلک نیچے کے
خوب فراہم نہین ہوتی او جفاف خلط یا خشک ہونا خلط کا ہے بیچ تفضیل کے اور منع کرنا عضو کو
انبساط اور انقباض سے بدیہی ہے او تحجر یا سخت ہونا خلط کا ہے تفصیل میں اور فرق درمیان جفاف
اور تحجر کے یہ ہے کہ سبب جفاف کا حرارت ہوتی ہے اسلیے کہ خشک ہونے شے کو فنا ہونا
اجزاے رقیقہ لطیفہ کا لازم ہے بخلاف تحجر کے اور سخت ہونا کہ سبب اوسکا عام ہے حرارت
ہو یا برودت پس تحجر عام اور جفاف خاص ہے اور بیچ بعض نسخون کے حرف عاطفہ اکیلا
بدون حرف تنویع کے مرقوم ہے اور اس تقدیر پر او تحجر با عطف تفسیری جفاف کا ہوگا او حرکتہ
یا حرکت مفرطہ کہ غیر طبیعی ہو بسبب پیدا کرنے یبس کے یا تحریک فضول اور ریح وغیرہ کی افساد
وضع کا کرے تنبیہ یہ سب کہ مذکور ہوا اسباب فساد وضع عارضی کے ہین اور فساد وضع
مولودی بھی ہوتا ہے اسباب مطوبہ سے جیسا کہ بعض لڑکون مین دیکھا جاتا ہے کہ بعضی
انگلیان ملی ہوتی ہین بعض انگلیون سے یہان تک اسباب مرض الترکیب کے تمام ہوے
اب مؤلف شروع کرتا ہے بیچ بیان اسباب تفرق الاتصال کے کہ قسم تیسری امراض مفردکی
ہے جیسا کہ کہا کہ واما اسباب تفرق الاتصال لیکن اسباب تفرق الاتصال اجزاے عضو کی
دو طرح ہے لہذا کہتا ہے کہ فہی اما من داخل پس وہ اسباب یا داخل بدن سے ہے مثل خلط اکال
مانند مادے خورندے کی کہ بسبب تیزی کی عضو کو کہا لیوے اور تفرق اوسکے اجزا مین ڈالے جیسا کہ
بیچ بعضے جذام کے او محرق یا خلط جلانے والا کہ اوپر عضو کے غالب ہوا اور اوسکے اتصال کو متفرق
کرے جیسا کہ بیچ ذوسنطاریا کبدی کے دیکہا جاتا ہے کہ اجزاے جگر کے متفرق ہوکر ساتھ براز کے
نکلتے ہین ٹکڑے ٹکڑے بسبب تیزی اور سوزش کرنے مادے کے او لاذع یا خلط کاٹنے والا کہ جدا کرے بعض
اجزا کو بعضے سے اور لاذع اس مقام مین ذال مہملہ اور عین معجمہ سے انسب ہے اسواسطے کہ اگر ذال معجمہ اور عین مہملہ ہووے
مرادف محرق کی ہوگا پس ذکر کرنا اوسکا علیحدہ کچہہ فائدہ نہین دیتا ہے او صادع یا خلط چیرنے والا خشک کہ شدت
یبوست سے تفرق اتصال کرے اور نظیر اوسکی عارض ہونا تشقق کا ہے یبوست اخلاط سے او ممدد یا امتلا مدد کہ
تفرق اتصال کو پہونچا دیوے اور اسباب امتلا مذکور کی بہت ہین ایک بیچ ان کے شدت اور کثرت مقدار سے ممتلی
او ممدد کرے عضو کو اور متفرق کرے اوسکے اجزا کو جیسا کہ فتق مین ہوتا ہے دوسرا وہ کہ خلط مرطب ہووے یعنی

اسباب تفرق الاتصال

اور حاصل ہونا تفرق اتصال کا امتلاے خلط مرطب سے بسبب ارخاے رباطات عضو کی اور منعقد ہونا اوسکا واسطے ابتلاق کے ہے اور خلط میبس سے بسبب تخفیف سبب کے تیبس اور وہ کہ حرکت واقع حرکت کرے شدت سے اسطرح کہ وہ حرکت مجری طبیعی سے خارج ہو اور عضو اوسکا متحمل نہو اور امتلاے مدفوعہ سے بہت تفرق اوسکے اجزا مین ظاہر ہو جو تھا وہ کہ حرکت اوپر امتلا کے ہو خواہ حرکت سخت ہو یا غیر سخت اسواسطے کہ حرکت بالذات بسبب تسخین سے حجم مجری کو زیادہ کرتی ہے اور تخلخل بیچ جوہر عضو حاوی کے ڈالتی ہے اور تفرق اجزا کو پہونچا دیتی ہے یا پھوان چلانا ہے اور حدوث تفرق کا اوس سے بسبب تمدد اوعیہ کے ہے کہ امتلا بخار کو احتباس کرتی ہے اسواسطے کہ چلانا بند کرتا ہے ابخرون کو وامامن خارج یا اسباب تفرق اتصال کے خارج سے ہین کالقطع بالسیف مانند کاٹنے کے تلوار سے والمد بالحبل اور کھینچنا رسی سے والاحراق بالنار اور جلانا آگ سے وامثال ذلک اور مانند اسکے جو چیز کہ موجب تفرق کی ہوتی ہے مانند عرض اور نہش اور حمل اثقال کے اور سوا انکے تنبیہ جو مؤلف نے اسباب ممرضہ سے فراغت پائی شروع کرتا ہے بیان علامات مین

الفصل الرابع فی العلامات الدالۃ علی احوال بدن الانسان من جہۃ المزاج

فصل چوتھی مقالہ تیسرے سے ثابت ہے بیچ بیان نشانیون کے کہ دلالت کرتی ہین اوپر احوال بدن آدمی کے ازروے مزاج کے اور یہ نشانیان بہت قسم کی ہین جیسا کہ بیان ہوتی ہین اور بیان معنی علامت کے کیے جاتے ہین جاننا چاہیے کہ علامت بیچ صناعت کے وہ چیز ہے کہ اوس سے استدلال کیا جاوے اوپر ایک حالت کے حالات بدن سے مانند صحت یا مرض یا حالت متوسطہ کے اور بیچ اصطلاح اطبا کے علامت اور دلیل اور عرض تینون قریب قریب ہین معنی مین لیکن قرشی نے کہا کہ نزدیک محققون کے علامت دلیل سے عام ہے اور یہ دونو عرض سے عام تر ہین اسواسطے کہ یہ صحت مین بھی ہوتی ہین اور مرض مین بھی بخلاف عرض کے کہ عرض ہی مین ہوتا ہے اور اطبا نے کہا ہے کہ عرض بہ نسبت طبیعت کے دلیل ہے اسواسطے کہ وہ استدلال کرتا ہے اوس سے اوپر حالت بدنی کے اور بہ نسبت مریض کے عرض ہے اسواسطے کہ اوسکے مرض کو عارض ہوتی ہے اور جاننا چاہیے کہ علامت دو طرح ہے ایک وہ کہ اوسمین اور حالت مین واسطہ نہو مثال اوسکی ناقص بھیجے لرزہ ہے اسواسطے کہ وہ نشان اوس تپ کا ہے کہ مادہ اوسکا خارج عروق مین عفن ہوا ہو اور

ظاہر ہے کہ بیچ استدلال لرزے سے کے تپ مذکور پر کوئی واسطہ نہین ہے اور اسی طرح باقی علامتین
وال اوپر حالت کے نظیر اوسکی ہین دوسری وہ کہ درمیان علامت اور حالت کے واسطہ ہو
نظیر اوسکی وہ علامت ہے کہ دلالت کرے اوس علامت پر وہ دلالت کرے اوپر حالت
کے مانند ظاہر ہونے سردی اور کھڑے ہونے بال کے کہ علامت ناقص کی ہی پس درمیان سردی
اور تپ کے ناقص واسطہ ہوتا ہے اور جاننا چاہیے کہ دلالت علامت کی اوپر حالت کے
تین طرح ہے ایک وہ کہ اوپر حالت ماضی کے دلالت کرے مثال اوسکی نداوت یعنے تری
بدن کی ہے ساتھہ ضعف اور منخفض ہونے نبض کے کہ اوس سے استدلال کرتے ہین
اس امر پر کہ مریض کو پسینا آیا تھا اور اس علامت کو مذکر کھتے ہین اسواسطے کہ یاد دلاتی ہے
حالت گذری کو دوسری وہ کہ اوپر حالت حالی موجودہ کے دلالت کرے نظیر اوسکی استدلال
نبض وغیرہ سے اوپر احوال موجود اور حاضر کے اور اسکو دال کھتے ہین اور جانین کہ اگرچہ تینون
قسم علامت کی دال ہین لیکن اس سبب سے کہ پہلی قسم اور تیسری قسم کا نام خاص خاص ہوا
دوسری قسم کا نام عام رکھدیا تیسری قسم وہ کہ اوپر حالت مستقبلہ یعنے آنے والی کی دلالت
کرے مثال اوسکی استدلال اختلاج نیچے کی اونٹھ سے ہی اس امر پر کہ قے حادث ہوتی ہی اسکو تقدمۃ المعرفہ
کہتے ہین اور سابق العلم بھی اور طبیب کو اوپر حدوث حال آیندہ کے خبر دیتا ہی اسکو تقدمۃ الانذار
کہتے ہین مطلقا اور کبھی انذار ساتھہ اخبار بد کی خاص کرتے ہین اور ساتھہ اخبار نیک کی بشارت کو
اطلاق کرتے ہین اور ان علامات سے بعضے طبیب کو مفید ہین بسبب ظاہر ہونے اوسکی حذاقت اور
کمال کی اور بعضے مریض کو بسبب مطلع ہونے اوس مریض کی اپنی حال پر اور بعضے دونون کو وجنس علامات
مزاجی بہت قسم کی ہین مؤلف کہتا ہے وہی علے اربعۃ اقسام اور وہ یعنی نشان دال اوپر حال بدنکے از روے
مزاج کے کئی قسم ہین ہر ایک کو ذکر کرتا ہی کہ منہا الملمس یعنے اون اقسام سے ملمس ہی فان الفعل اللامس
المعتدل عنہ با تسخین فی البلاد المعتدلۃ الہواء دل علے الحرارۃ پس اگر منفعل ہو لامس معتدل المزاج
لمس سے بسبب تسخین اور حرارت کے بیچ شہرون معتدل الہواء کے دلالت کرتا ہے اوپر حرارت
کے اور ضد لامس ساتھہ معتدل المزاج کی اسواسطے ہمنے کہا کہ لامسہ غیر معتدل کا اعتبار سے ساقط ہی
اور ادراک اوسکا مفید نہین ہے اور اسطرح فائدہ قول مؤلف کا کہ حاصل ہوتا ہے بیچ شہر معتدل کے

خاص کیا ہے ظاہر ہے کہ بیچ شہر شدید الحر کے ملمس سرد دون کا بھی گرم دکھلائی دیتا ہے اور یہ
دلیل نہین ہوتا ہے اوپر حرارت کی وان انفعل عنہ بالتبرید دل علے البرودۃ اور اگر منفعل ہو لامسہ
ملمس سے تبرید اور سردی کو دلالت کرتا ہے اوپر سردی کے وان استلانہ دل علے الرطوبۃ اور اگر
لامسہ نرم اور لین دریافت کرے ملمس کو دلالت کرتا ہے اوپر تری کے وان استصلبہ دل علی الیبوسۃ
اور اگر سخت اور صلب دریافت کرے لامسہ ملمس کو دلالت کرتا ہے اوپر خشکی کی وان لم ینفعل
عنہ دل علے الاعتدال اور اگر نہ منفعل ہو لامسہ ملمس سے یعنے کوئی کیفیت کو کیفیات اربعہ سے
حس نہ کرے بلکہ معتدل پاوے دلالت کرتا ہے اوپر اعتدال کے اور سب جگہہ وہی بات کہ گذری ہے
اعتدال مزاج لامس سے اور اعتدال شہر سے ملحوظ رکھنا چاہیے اور اعتدال ہوا کا بھی شرط ہی کما لا یخفی
فائدہ جانین کہ بیچ ہونے رطوبت اور یبوست محسوسہ کے دلیل اوپر رطوبت اور یبوست مزاجی
کے یہ شرط ہے کہ ملموس معتدل بیچ حرارت اور برودت کے ہو اسواسطے کہ ممکن ہی کہ جسم فی نفسہ
خشک ہو اور سبب حرارت مزاجی کے اوسمین لین اور نرمی ظاہر ہو اسواسطے کہ حرارت طبیعی مابین
جسم کی ہی اور اسیطرح بیچ ہو سکتا ہے کہ جسم فی ذاتہ مرطب ہوا اور بسبب برودت مزاجی کے سخت معلوم ہو
اسواسطے کہ تصلب شان برودت سے ہے نظیر اوسکی برف ہے کہ باوجود رطوبت مزاجی کی بابس
محسوس ہوتا ہے پس واسطے تحقق ان دونون کیفیت کے اعتدال ملموس کا بیچ حرارت اور برودت کے
لازم ہوتا ہے اور اگر کہین کہ احساس تام منفعل ہونے لامسہ کا ہے محسوس شے پس بالضرور
لازم آتا ہی کہ محسوس فاعل ہو اور حال یہ کہ رطوبت اور یبوست کیفیات منفعلہ سے ہین ہم کہینگے کہ
جواب اسکا بحث ارکان مین گذرا ہے ساتھہ اختلاف کے کہ درمیان اطبا کے ہے اور صاحب نفیسی نے
اس مقام مین کہا ہے کہ حق یہ ہے کہ رطوبت اور یبوست کیفیات محسوسہ ملموسہ سے نہین ہین وہ کہ رطوبت
سہولت تشکل اور یبوست عسر تشکل بلکہ سہولت اور عسرت تشکل کیفیات مذکورہ کی لوازم سے
ہین اور تفسیر انکی ساتھہ لوازم کی مجازاً ہی فائدہ واضح طریق بیچ پہچانتے حال ملمس کے یہی ہی کہ مولف نے
کہا اور بعضے اس امر پر ہین کہ معرفت ملمس کی موقوف اوپر لحاظ ملموس معتدل کی ہی جسوقت لامس
معتدل حال ملمس شخص معتدل سے خبردار ہوگا اور ملموس کو اوسپر قیاس کریگا اور جو کوئی کہ بیچ ایک کیفیت
کیفیات اربعہ سے خارج ہوگا اوسکو حکم کرے گا کہ فلانی کیفیت غالب ہے اور یہ طریق صحیح ہے

بشرطیکہ کیفیت ملموس معتدل کی بیچ ذہن لامس کے وقت لمس کرنے اور ملموس کی یاد ہو ومنہا
اللحم والشحم اور بعضے اونمیں سے کہ از روے مزاج کے اوپر حال کے دال ہین گوشت اور چربی ہی فان اللحم
الاحمر ان کان کثیرا دل علی الحرارۃ والرطوبۃ پس تحقیق کہ گوشت سرخ اگر بہت ہو دلالت کرتا ہی اوپر گرمی
اور تری مزاج کی اسواسطے کہ سبب مادی گوشت کا خون ہی اور شک نہین ہی کہ خون گرم اور تر ہی اور بھی
سبب فاعلی اوسکا حرارت معتدلہ ہے اسلیے کہ تاثیر حرارت سے بیچ خون کی اجزاے لطیف اوسکے تحلیل
اور تبخیر سے چلے جاتے ہین اور باقی منعقد اور سخت ہوتے ہین اور ظاہر ہے کہ جو سبب فاعلی گرم غیر مفرط ہو اور
بھی سبب مادی گرم ہو پس مسبب بطریق اولے گرم ہوگا لہذا بیچ ابدان گرم اور تر کے گوشت بہت
ہوتا ہے اور بارد یابس مین کمتر کیونکہ ہناک تکرز اور ہوتی ہے وہان سختی یعنے خشونت گوشت
سرخ زیادہ پیوستگی اور مضبوطی اوسمین لازم ہے وان کان یسیرا ولیس ہناک شحم کثیرا اور اگر گوشت
سرخ کمتر ہے اور نہو اوس جگہہ بہت چربی دل علی الیبس والحرارۃ دلالت کریگا اوپر خشکی اور گرمی کے
یعنے تھوڑا گوشت ہونا ساتھہ بہت چربی کے نشان گرمی اور خشکی کی ہے بسبب نہونے مادہ
رطبیہ کے اور ہونے علت گرمی کے واما الشحم والسمین فیدلان علی برودۃ والرطوبۃ لیکن چربی اور سمین
پس دونون دلالت کرتے ہین اوپر سردی اور تری کے کیونکہ ہناک ترہل اور ہوتا ہی وہان ترہل اور استرخا
یعنے سستی بیچ گوشت کے یعنے ڈھیلاپن بسبب نرمی چربی اور سمین کے اور جاننا چاہیے کہ سبب
مادی شحم اور سمین کا رطوبت اور مائیۃ خون کی ہے اور سبب فاعلی انکا برودت لہذا اوپر اعضاے
سرد کے اکثر ہوتے ہین جیسا کہ بیچ تشریح ہمناکے کہا گیا ہے ساتھہ پیدایش شحم کے اوپر دل کہ گرم ہی
اور سمین اجزاے دہنی متمیز ہین کہ اوپر گوشت کے محسوس ہوتے ہین انتباہ استدلال کثرت
شحم اور سمین سے اوپر رطوبت مزاجی کی اوس صورت مین ہے کہ ساتھہ اور علامتون کے ملے ہون
مانند تنگی عروق کے اور قلت خون کی اور خاصہ اوسکا یہ ہے کہ اوسکے صاحب کو وقت بھوک کی ضعف ہوتا ہے
اور بیچ بدون ان چیزونکے ہو اوپر مزاج طبیعی کی نہ دلالت کریگی بلکہ دلیل مزاج اکتسابی کی ہوگی قلۃ السمین
والشحم تدل علی الحرارۃ اور کمین سمین اور چربی کی دلالت کرتی ہی اوپر گرمی کے اسواسطے کہ حرارت بسبب
پگھلانے کے انکی پیدایش کو مانع ہوگی اور یبس کو انکا لازم جانین بسبب کم ہونے مادی رطبیہ کے
وکثرۃ اللحم مع کثرۃ الشحم تدل علی افراط الرطوبۃ اور کثرت گوشت کی ساتھہ کثرت چربی کے دلالت کرتی ہے

اوپر بہت ہونے تری کے بسبب بہت ہونے دونون مادے رطب کے کہ گوشت اور چربی ہین
ومنہا احوال الشعر اور بعضے اون اقسام سے کہ اوپر حال کی ازروے مزاج کے دال ہین احوال بالون کا ہے
اور کیفیت جمنے بالونکی بیچ تشریح اعضا کے گذری و سرعۃ نباتہ تدل علے الیبس یعنی جلد جمنا بال کا
دلالت کرتا ہے اوپر خشکی مزاج کے اسواسطے کہ جلد جمنا بال کا کثرت مادے سے ہے کہ ابخرہ دخانی ہون
اور ظاہر ہے کہ بدون یبوست کے پیدا نہین ہوتا اور اگر جمنا بال کا بہت جلد ہو دلیل اس امر کا ہے کہ گرمی
بہت ساتھہ یبوست کے ملی ہے وکثرتہ تدل علے الحرارۃ اور بہت ہونا بال کا دلالت کرتا ہے اوپر
گرمی مزاج کے اسواسطے کہ کثرت خشکی کی بدون بہت ہونے دخانیت کے نہین ہوسکتی اور حصول
اوسکا وافر کا بدون قوت فاعلی کے کہ حرارت ہے نہین ہوسکتا وقلتہ تدل علے الرطوبۃ اور کمی
بال کی دلالت کرتی ہے اوپر تری مزاج کے اسواسطے کہ تری انعقاد کو منع کرتی ہے اور بعض بخار
دخانی کو متصل ہونے سے ساتھہ دوسرے کے منع کرتی ہے اور ہونا کمی بال کا دلیل رطوبت کی
اوس تقدیر پر ہے کہ مادہ اوسکی پیدایش کا موجود ہو اسواسطے کہ جس جگہہ مادہ موجود نہو اور دلائل کم
ہونے مادے کی ظاہر ہون کمی بال کی بسبب نہونے مادے کے ہوگی نہ رطوبت مزاجی سے وغلظتہ
تدل علی کثرۃ الدخانیۃ اور غلظت اور گندگی یعنے موٹا ہونا بال کا دلالت کرتا ہے اوپر بہت ہونی دخانیت
کے یعنے ابخرے دخانی کہ مادے بال کے ہین اور گذر چکا ہے کہ بہت پیدا کرنا ابخرون مذکور کا کام
حرارت کا ہے پس غلظت دلیل گرمی کی بھی ہے اور اگر کہین کہ ہوسکتا ہے کہ سبب غلظت کا
کشادگی مسام کی ہو نہ کثرت مادے کی ہم کہین گے کہ کشادگی مسام کی موجب تحلیل ہونی مادی کے
اور مانع پیدا ہونے بال کی ہے اور اگر ساتھہ کشادگی مسام کے غلظت بال مین ہو دلیل کثرت مادی
کی ہوگی پس دونون صورت مین علتہ غلظت کی کثرت مادے کی ہوتی ہے نہ سوا اوسکے ورقتہ تدل
علے قلتہا اور رقت اور باریکی بال کی دلالت کرتی ہے اوپر کم ہونے دخانیت کے اور وجہ اسکی
ضد اسباب غلظت سے ظاہر ہوتی ہے اور کمی حرارت کی لازم اسکا جانین وجعودتہ تدل علی الحرارۃ
والیبس اور انبوہی اور ژولیدگی بال کی یعنے پیچدار ہونا دلالت کرتی ہے اوپر گرمی اور خشکی کے
اسواسطے کہ نشان حرارت سے تجفیف ہے اور وہ مستلزم ہے تجعید کو اور اسیطرح نشان
یبوست سے ہے کثیر کرنا مواد دخانی ارضی کا اور یہ بھی موجب تجعید کا ہوتا ہے پس گرمی اور

خشکی دونون علت جعودت کی ہین اور ہوسکتا ہے کہ موجب جعودت کا التواے سوراخ مسام کا ہو
اور فرق درمیان اسکے اور دونون پہلے کے یہ ہے کہ جو التواے مسام سے ہوگا ہرگز اوسمین تغیر
ظاہر نہوگا یعنے ایک طور پر رہے گا جوانی اور پیری مین برابر بخلاف دونون پہلے کے یعنے جو
گرمی اور خشکی سے ہو کہ متغیر ہوتے ہین بسبب تغیر مزاج آدمی کے باعتبار اسنان کی جیسا کہ دیکھا
گیا ہے کہ پیری مین دور ہوجاتی ہے وہ جعودت کہ جوانی مین ہوتی ہے وسبوطۃ تدل علے ضد ذلک
اور راستی اور ہمواری بال کی دلالت کرتی ہے اوپر ضد اوس چیز کے کہ بیچ جعودت کے گذر چکی ہے
یعنے اوپر برودت اور رطوبت کے اسواسطے کہ حدوث سبوطت کا کثرت مائیت سے ہے
جیسا کہ بیچ اون درختون کہ بیچ جگہہ کثیر المیاہ کے جمتے ہین دیکھا گیا ہے کہ سیدہے اوپر لانبے
نکلتے ہین اور جانین کہ بیچ بعضے نسخون قانونچہ کے ذکر سبوطت سے سکوت ہے یعنے ذکر اوسکا
نہین ہے اور اوپر تقدیر صحت کے احتمال ہے کہ نسبت ظاہر ہونے حال سبوطت کے اوسکی ضد سے
کہ جعودت ہے مذکور نہین ہوا وسوادہ علے الحرارۃ اور سیاہی بال کی دلالت کرتی ہے اوپر حرارت
اور یبوست کے بھی اسواسطے کہ کہا گیا ہے کہ پیدایش بال کی بخار دخانی سے ہے اور وہ یعنے
بخار دخانی کالا ہے پس جسقدر حرارت مدخن اکثر ہوگی دخان کالا زیادہ ہوگا وصہوبتہ علے البرودۃ
اور صہوبت بال کی دلالت کرتی ہے اوپر برودت کے اسواسطے کہ نشان غلبہ بلغم کا ہوا وصہوبت
ایک رنگ ہے متوسط درمیان حمرت اور صفرت کے کہ مائل بہ سفیدی ہو وشقرتہ وحمرۃ علی القرب
من الاعتدال اور شقرت یعنے وہ رنگ کہ زردی مائل ساتھہ تھوڑی سرخی کے ہو اور حمرت یعنی
سرخی خالص یہ دونون بیچ بال کے دلیل قرب اعتدال مزاج کی ہوتا ہے اور لفظ تدل
کی سوادسے یہان تک بیچ متن کے محذوف ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اگر حرارت غالب ہو بال کو
سیاہ کرتی ہے اور اگر ناقص ہو سفید کرتی ہے اور اگر معتدل ہو بیچ حرارت اور برودت کی سرخی
کرتی ہے یا شقرت لیکن رنگ متوسط مانند سبزی اور کبودی کی بال مین واقع نہین ہوتی ہین
کما لایخفے وبیاضہ یدل علے البرودۃ والرطوبۃ اور سفیدی بال کی دلالت کرتی ہے اوپر سردی
اور تری کے جیسا کہ بیچ سن شیخوخت کے بسبب ضعیف ہونے حرارت کی بلغم غلبہ کرتا ہے
اور رنگ بلغم کا مادے بال کو بھی سفید کرتا ہے اپنی غلبہ سے اور سبب تشیب طبعی کا نزدیک اسکے یہ ہے

سے یہی ہے اور جالینوس کہتا ہے کہ سبب اوسکا تکرج ہی کہ مادے بال کا جسوقت بسبب برودت سن کی سرد ہوتا ہے حرارت اوسکو جلا نہین سکتی ہی جیسا کہ چاہیی اور اسیطرح نہین طاقت رکھتی ہی کہ اوسکو جلد دفع کرے طرف مسام کی پس وہ مادہ دیر تک ٹھہرتا ہی وہان اور سڑ جاتا ہی یعنی متکرج ہو جاتا ہے اور تکرج فارسی اوسکی گرہ بستن ہی یعنے وہ سفیدی ہی کہ اوپر اشیاے رطوبت ناک کی تر ہوا مین پیدا ہوتی ہی بسبب عفونت کی اور اوسکو ہندی مین پھپھوندی کہتے ہین اور بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ جو بخارات مائی بسبب غلبہ سردی اور رطوبت کی اوپر دخان کے غالب ہوتی ہین اسواسطے کہ حرارت غریزی اوسکے تحلیل سے عاجز ہوتی ہی پس بالضرور اجزا مذکورہ منجمد ہوتی ہین برودت سے نزدیک ظاہر بدن کی اور سفید معلوم ہوتی ہین نظیر اوسکی سفید ہونا سر کا ہے واما علی الیبس یا اوپر خشکی کی یعنے سفیدی بال کی دلیل برودت اور رطوبت کی ہی یا دلیل یبوست شدید کی اسواسطے کہ وقت غلبہ یبوست کی رطوبت تحلیل ہوتی ہی اور اوسکے بدلے مین تخلخل پڑتا ہے اور ہوا اوسمین آتی ہی پس بالضرور مائل بسفیدی ہوتا ہے جیسا کہ نبات مین دیکھا جاتا کہ جب خشک ہوتی ہی سفید ہوتی ہی اور بیچ ناقہون کے اکثر دیکھا گیا کہ بال انکی سفید ہو گئے اور پھر جسوقت اپنی حالت اصلی پر آئے سفیدی بالون کی دور ہو کر اپنی سیاہی پر عود کرتی ہی یا بعد گرنے اون سفید بالون کے بال سیاہ جمتے ہین اور یہی بیچ نبات کی دیکھا جاتا ہے کہ بعد خشک ہونیکے پھر تر ہو جاتی ہی لیکن شیب طبیعی کہ اسباب عارضی سے ہوتا ہی بعد اوسکے ظاہر ہونیکے پھرنا اوسکا طرف سیاہی کی محال ہی اور جو بعضے آدمی اس مقدمے مین حکایتین کرتے ہین مزخرفات صرف ہین لائق اعتماد کے نہین ہین **فائدہ** جاننا چاہیے کہ بلاد اور اسنان کو بھی بالون مین دخل ہی پس ان بلاد اور اسنان پر نظر کرکے بحیثیت بالون کے اوپر احوال بدن کے حکم کرنا چاہیے مثلاً شقرت کہ نشان اعتدال کی ہے بیچ حق اہل اوسکے نجز زنج کے ہی اسواسطے کہ زنج مین بال زنگیون کے سواے سیاہ کی نہین ہوتے اسیطرح سقلاب مین کہ سفیدی بالون کی وہان کے رہنے والون کا نصیب ہے بسبب حاصل ہونی حرارت مزاج کی سیاہی بیچ بالون کی امید نرکھنا چاہیے اسیطرح کثرت بالون کی بیچ سن صبا کی دلیل سوداویت مزاج لڑکے کی بالفعل نہین ہوتی بلکہ مندر ہوتی ہی اسپر کہ بیچ شیخوخت کی مزاج اوسکا طرف سوداویت کے میل کریگا بخلاف کثرت بالون کی بیچ شیخوخت کے کہ دلیل سوداویت اوسکے مزاج کی بالفعل ہوتی ہی اسواسطے کہ مزاج شیخ کا یابس بالطبع ہوتا ہی لیکن کثرت بالونکی لڑکے مین بسبب قوی ہونی حرارت کی اور کم ہونی رطوبت کی ہے اور ظاہر ہے کہ جسقدر

سن مین بڑھے گا نقصان بیچ رطوبت کے ظاہر ہوتا ہے اور کمی رطوبت کی کثرت سودا کو لازم ہی کما لایخفی
پس کثرت بالون کی اس سن مین خبر دیتی ہے سوداویت آیندہ سے بیچ مزاج کے نہ اوپر سوداویت
بالفعل کے ومنها لون البدن فبیاضه یدل علے قلة الحرارة اور بعضے اقسام علامتین دال سے اوپر
حال کے از روے مزاج کی رنگ بدن کا ہے پس سفیدی رنگ کی دلالت کرتی ہے اوپر کمی حرارت
کے لیئے اوپر سردی کے اسواسطے کہ برودت موجب کمی پیدایش خون اور صفرا اور سودا کی ہے اور
ساتھ اسکے جو خون پیدا ہوتا ہے بیچ مزاج بارد کے بسبب غلظ قوام کے ظاہر ہوتا ہے بدن مین اور منتشر
ہو کر ظاہر بدن مین نہین آتا تو اوسکو رنگین کرے پس بالضرور سفیدی اصلی جلد مین ظاہر ہوتی ہے
اور بیچ بحث اعضا کے مذکور ہوا ہے کہ اعضاے اصلی سب سفید ہین جلد کہ عضو عصبانی ہے
بدستور اعضاے مذکور کے بھی سفید ہے اور علت حقیقی سفیدی جلد کی یہی ہے اور کبھی سفیدی
جلد کی غلبہ بلغم سے بھی ہوتی ہے لیکن فرق اس سفیدی مین اور حقیقی سفیدی مین وہ ہے
کہ بیاض بلغمی ترہل اور نرمی اور نداوت بیچ جلد کے اور شدت ظہور سردی کی ملمس مین لازم ہے
بخلاف سفیدی حقیقی کے اور بھی آثار قلت اخلاط کے سفیدی حقیقی کو لازم ہے وکمودته تدل
علے کثرتها اور کمودت رنگ بدن کی دلالت کرتی ہے اوپر بہت ہونے حرارت کے جانین کہ کمودت ایک
رنگ ہے کہ تھوڑی سیاہی ہو اور مشرق نہو اور یہ قول کہ مولف نے کمودت کو دلیل حرارت کی لکھی ہے خلاف
قول شیخ کی ہے اسواسطے کہ بیچ قانون کے شیخ رئیس نے لکھا ہے کہ الکمد دلیل علے شدة البرد مگر یہ موافق اس
قاعدے کے کہ الحرارة القوية تدل علے البرودة موافقت درمیان دونون قول کے کیجاوے اور
ہو سکتا ہے کہ مؤلف نے بیچ اسباب کمودت کے شیخ رئیس سے مخالفت کی ہو حقیقت مین سبب
کمودت کا نزدیک شیخ کے کمی خون کی ہے اور ساتھ اس کے بستہ ہونا خون قلیل کا اور مستحیل ہونا
ان سب کا ساتھ سودا کے بھی اور مراد جمود سے بستہ ہونا خون کا بیچ عروق سواقی کی ہے اسواسطے
کہ اگر بیچ عروق کبار کے میل طرف انجماد کے کرے بسبب غائر ہونیکے سبب سفیدی کا ہوگا جیسا کہ
بیچ سفیدی کی گذرا ہے نہ سبب کمودت کا وحمرته تدل علے كثرة الدم والحرارة اور سرخی رنگ بدن کی دلالت کرتی ہے
اوپر بہت ہونے خون اور گرمی کے اور یہ ظاہر ہے لیکن بیچ بعضے نسخون قانونچہ کی خضرت بجاے حمرت کی
مرقوم ہے اور اوپر تقدیر صحت کے دلالت خضرت کی اوپر حرارت کے خلاف ظاہر ہے کہ سبب حقیقی جمود کا بستہ ہونا

خون کا اور میل کرنا اوسکا طرف سیاہی کے ہے ساتھ ملنے بلغم کے خون مذکور سے اور مقرر ہوا ہے
کہ تجمید فعل برودت کا ہے مگر یہ کہ وہ توجیہ کہ بیچ کمودت کی کی گئی ہی یہان بھی کیجاوے اس
صورتمین موافق قول مؤلف کے کہ کمودت کو دلیل حرارت کی کہا ہے ظن غالب یہ ہے
کہ حضرت کو بھی دلیل حرارت کی ہو والغیب عند اللہ سبحانہ یعنے چھپی بات خدا جانتا ہے
وصفرة وشقرة تدلان علے افراط الحرارة اور زردی اور شقرت رنگ خون کی دلالت کرتی ہین اوپر
افراط گرمی کے دلیل ہونا زردی کا اوپر حرارت کے ظاہر ہے اسواسطے کہ نشان کثرت صفرا کا زردی ہے
اور صفرا جب بہت ہوتا ہے رنگ اوسکا اوپر رنگ خون اور جلد کی غالب آتا ہی اور اسیطرح شقرت
کہ پیدایش اوسکی خون رقیق صفراوی سے ہے بدون حرارت کے نہین ہوسکتی لیکن کبھی ہوتا ہے
کہ بسبب کمی خون کے زردی ظاہر ہوتی ہے جیسا کہ بیچ ناقہون کے دیکھا جاتا ہے اور اس صورت مین
نشان زیادتی حرارت کی نہوگی کما لا یخفے اور فرق درمیان دونون زردی کے یہ ہے کہ زردی پہلی
ساتھ اشراق کے ہوگی اور آثار حرارت کے ظاہر ہونگے بخلاف زردی دوسری کے کہ ان چیزون سے
اوسمین کچھ نہوگی اور آثار قلت خون کے اور پایا جانا نقاہت کا ظاہر ہوگا والسواد علے الحرارة اور
سیاہی رنگ بدن کی دلالت کرتی ہے اوپر گرمی کی اور لفظ تدل کی اس جگہہ مذکور نہین ہے
واللون الباذنجان تدل علے البرودة والیبوسة اور رنگ باذنجانی دلالت کرتا ہے اوپر سردی
اور خشکی کی اور رنگ باذنجانی اوس سیاہی کو کہ کبودی سی ملی ہو کہتے ہین اور سبب اوسکا بستہ ہونا خون کا
ہی اور ظاہر ہے کہ فاعل جمود کا سواے برد کی اور نہین ہے والجصی علے البرد اور رنگ جصی دلالت کرتا ہے
اوپر سردی اور بلغمیت کے اسواسطے کہ جصی عبارت ہے اوس سفیدی سے کہ ساتھ تھوڑی
زرقت کی ہو اور نشان بلغم سے پیدا کرنا سفیدی کا ہی اور نشان برد سے تجمید ہے والرصاصی علی البرودة
والرطوبة اور رنگ رصاصی دلالت کرتا ہے اوپر سردی اور تری کے ساتھ تھوڑی سوداویت کی اسواسطے
کہ رصاصی وہ سفیدی ہے کہ تھوڑی سبزی رکھتی ہو مع تھوڑی سیاہی کے پس سفیدی تابع رنگ
بلغم کی اور حضرت جمود خون سے اور میل کرنے اوسکے سی طرف سیاہی کی پس متحقق ہوا کہ علت رنگ مذکور کی
مادہ بلغم کا ہی ساتھ تھوڑی خشکی سوداوی کے اور جو اس رنگ مین یبوست کو دخل تھا بیچ بعضے نسخون کی بجاے
رطوبت کی یبوست لکھی گئی اور تفصیل کی ان دو جگہہ مین کہ بعد جصی اور رصاصی کی ہی محذوف ہے اب بعضے

رنگ کہ مؤلف نے ذکر نہین کیا لکھے جاتے ہین اور وہ ادمت اور عاجی ہے لیکن ادمت کہ اوسکو حمرت بھی کہتے ہین اور ترجمہ اوسکا گندم رنگ ہی دو طرح ہے ایک وہ کہ ساتھ اشراق کی ہوا اور وہ دلیل گرمی کی ہے دوسرا وہ کہ ساتھ کمودت کے ہوا ور مشرق نہوا اور وہ دلیل برودت کی ہے علت پہلی کی احتراق اخلاط اور علت دوسرے کی جمود خون کا ہے لیکن عاجی کہ وہ سفیدی ہے ساتھ زردی سے کہ تھوڑی ہو دلالت کرتا ہے اوپر سردی اور بلغم کے ساتھ تھوڑے صفرا کے اوپر بیچ جمع ہونے بلغم کے ساتھ صفرا کے دو وجہ کہی ہین ایک وہ کہ بہت ہوتا ہے کہ مجری مرارہ کا تنگ ہو اس سبب سے نفوذ صفرا کا اوسمین کمتر ہو اور سب خون مین ملے ور باوجود اسکے مزاج بارد بلغمی ہو دوسرا وہ کہ ہو سکتا ہے کہ مزاج بلغمی ہو ساتھ اسکے اغذیہ کہ سریع الاستحالہ الصفرا ہون کہائی جاوین پس صفرا پیدا ہوا اور کثرت اوسکی ساتھ برودت بلغمی کے جمع ہو **فائدہ** یہ سب لائل الوان کی کہ کہی گئی ہین اکثری ہین ورنہ تغیر رنگ کا بسبب جگر اور تلی اور معدہ وغیرہ کی بھی واقع ہوتا ہے کما لا یخفی لیکن جو کبد سے ہو طرف زردی اور سفیدی کے مائل ہوتا ہے اور وجہ زردی کی کمی خون کی ہے کہ سوء مزاج اور ضعف جگر کو لازم ہے اور وجہ سفیدی کی غلبہ رطوبات مائی اور بلغمی کا ہے اور پھر آنا رنگ جلد کا اوپر اصل اپنی کے بسبب کمی خون کے کہ علت رنگ کی ہے اور جو تلی سی ہو ساتھ زردی کے طرف سیاہی کے مائل ہوتا ہے وجہ زردی کی کمی خون کی ہی بسبب فساد تلی کی اور وجہ سیاہی کی غلبہ سودا کا ہے اور جو معدے سے ہو متغیر ہونا اوسکا بھی بمنزلہ حال جگر کی طرف زردی اور سفیدی کے ہوتا ہے لیکن سفیدی بیچ امراض معدے کے اکثر ہوتی ہے اور زردی بیچ امراض جگر کے اور اسیطرح بیچ اور بیماریون کے دیکھا گیا ہے کہ تغیر رنگ مین ہوتا ہے جیسے بواسیر کہ رنگ کو زرد اور سبز کرتی ہے اور قیاس کر تو اورون کو اسپر اور استدلال رنگ زبان سی اوپر مزاج اور وہ اور جگر قوی زیادہ ہی اور رنگ آنکھ سی استدلال اوپر مزاج دماغ کی صحیح زیادہ ہے اور کبھی ہوتا ہے کہ ایک مرض مین بیچ ایک عضو کی رنگ مختلف ہوتی ہین مثلاً زبان سفید ہوتی ہی اور بشرہ منکا یا تمام بدن مائل بسیاہی یا سفیدی یا زردی ہوتا ہی جیسا کہ بیچ بعضے یرقان کے ہوتا ہی اور اسکی تحقیق مین کہا ہی کہ ہو سکتا ہے کہ مجری مرارہ کا کہ طرف امعا کے ہے بند ہوا اور اس سبب سے صفرا نہ نکلے اور ساتھ خون کے ملے اور بدن کو زرد کرے اور پسینہ گرنے

صفرا کے اوپر امعا کے برودت معدے اور امعا مین ہووی اور مزاج انکا سرد ہو کر بلغم انمین بہت پیدا ہووے اور بسبب محاذات کے زبان کو سفید کرے پس رنگ منہ یا تمام بدن کا زرد ہوگا اور رنگ زبان کا سفید اور اسیطرح ہو سکتا ہے کہ یرقان سیاہ بھی زبان کو سفید کرے بسبب کثرت تولد بلغم کے معدے اور امعا مین جس سبب سے کہ ہوا **الفصل الخامس فی العلامات الدالۃ علی احوال البدن من جہۃ الاخلاط** فصل پانچوین تیسرے مقالہ سے ثابت ہے بیچ اون علامات کی کہ دلالت کرتی ہین اوپر احوال بدن کی از روے اخلاط کے اما غلبۃ الدم فیدل علیہا ثقل الرأس لیکن غلبہ خون کا پس دلالت کرتی ہے اوسپر گرانی سرکی والتمطی اور خمیازہ یعنی انگڑائی والتثاوب اور فارزہ یعنے جمہائی والنعاس اور اونگھی وکدورۃ الحواس اور مکدر ہونا حواسون کا والبلادۃ اور کند ہونا فکر کا وحلاوۃ الفم اور مٹھائی منہ کی وحمرۃ اللون واللسان اور سرخی رنگ بدن اور زبان کی فظہور الاورام والبثور اور ظاہر ہونا ورم اور بثور کا وسیلان الدم من المواضع السہلۃ الانصداع اور بہنا خون کا اون جگہون سے کہ جلد پھٹ جاتی ہین مانند منخرین اور لثہ کے اور مانند انکے **فائدہ** غلبہ خون کو لازم ہے کہ ثقل بیچ بدن کے محسوس ہو اسواسطے کہ خون بدن مین بہت ہے اور قوام بھی اوسکا غلیظ زیادہ ہے پس وہ جسوقت مقدار سے زیادہ ہوگا گرانی کریگا اعضا پر اور دوسری وجہ یہ کہ کثرت خون کی حرارت غریزی کو چھپا دیتی ہے اس سبب سے حرارت ضعیف ہو جاتی ہے اور بدن کو جیسا کہ اوٹھانا تھی نہین اوٹھا سکتی پس بالضرور ثقل معلوم ہوگا اور وجہ تیسری یہ کہ کثرت خون سے رطوبت بیچ ارواح اور اعصاب کے زیادہ ہوتی ہے اور اس سبب سے کہ رطوبت ضعیف کرنیوالی حرکت کی ہے اوٹھانا اور حرکت بدن کی اوپر ارواح اور اعصاب کے دشوار ہوتی ہے اور عالم ہے کہ کثرت بیچ خون کی حقیقۃ ہو یا نہ بسبب حرارت غلیانی کی جوش کر کے کثیر المقدار ہو جاوے اور مراد اس کثرت سے کثرت غیر طبیعی ہے کہ بدون خواہش طبع کے ہوا ور واسطے انعقاد اعضا کی اصلح تھا اسواسطے کہ اگر کثرت خون کی بمقتضائے طبیعت کی ہوتی اور خون بسبب درستی قوام کے تمام اعضا کو مرغوب ہوتا بسبب خوبی اور رونق بدن کا ہوتی ہے نہ موجب ثقل کی کما لا یخفے آور جاننا چاہئے کہ وقت کثرت غیر طبیعی کی اکثر ثقل بیچ سر کے معلوم ہوتا ہے لہذا مولف نے اوسی پر کفایت کی لیکن بیچ بعضے نسخون کی ثقل البدن والرأس مرقوم ہے اوپر تقدیر صحیح کے ظاہر ہوتا اسکا بدیہی ہے اور وجہ زیادتی ثقل سر کی یہ ہے کہ سر صاحب تجاویف ہے اور صعود ابخرون کا

علامات غلبۂ الدم

اوسکی طرف ہمیشہ ہوتا ہے پس جسوقت خون مین کثرت ہوتی ظاہر ہے کہ بسبب حرارت کی صعود کرنا
بخارکا زیادہ ہوگا اور اس سبب سے کہ بخار مذکور بسبب غلظت مادے کے مائل طرف غلظت کی
ہے اور بیچ افضیہ سر کے بدستور تجاویف موجود ہین ٹھہراو انجرون کا زیادہ اور دیر تک ہوگا وہان
اور بالضرور ثقل زیادہ محسوس ہوگا مگر وہان کہ صفرا ساتھہ خون کے ملا ہو کہ اس صورت مین بسبب
لطافت بخار کے ثقل بیچ سر کے بہ نسبت ثقل امتلاے دموی صرف کے کمتر ہوتا ہی اور جس طرح سی ہو
گرانی سر کی بنظر گرانی بدن کے زیادہ ہوتی ہے اور بیچ اصول آنکھون کے اور بیچ صدغین کی بہ نسبت
اور اجزاے سر کے زیادہ معلوم ہوتی ہی اور وجہ کثرت احساس ثقل کی بیچ اصل آنکھون کی یہ ہے کہ اعصاب
آنیوالے اس طرف کے نرم زیادہ ہین اور اوپر ارواح بہت کے مشتمل ہین اور فضاے مجوف سے اس طرف
ممتد ہوے ہین اور اس سبب سے میل انجرون کا اسطرف بہت ہے اور عصب اور روح یہان
منفعل زیادہ ہین اور کہا گیا کہ جس قدر بیچ روح اور عصب کے رطوبت زیادہ ہو اوٹھانا عضو کا دشوار
زیادہ ہوتا ہے اور وجہ کثرت ثقل کی بیچ صدغین کے وہ ہے کہ اکثر عروق صاعد انہین دونون
جہت سے نکلتے ہین اور جمع ہونا رگون کا کہ خون سے بہری ہون بیچ ایک موضع کی لامحالہ باعث
احساس ثقل کا ہوتا ہے نزدیک کثرت خون کے لیکن سبب تمطی پس ہونا عضلات بدن کا
بخار سے اور متحرک ہونا طبیعت کا اوپر اونکے دفع کے ہے اور تمطی ایک حالت ہی کہ آدمی کو اور حیوانات
کو مضطر کرتی ہے واسطے دراز کرنے اعضا کے اور سبب تثاوب کا امتلاے عضلات فکین کا اور
متحرک ہونا طبیعت کا طرف کھولنے منہ کے واسطے دفع کرنیکے اور تثاوب خمیازہ ہے اوپر مذہب
اصح کے اور سبب نعاس کا او کدورت حواس کا اور بلادت فکر کا صعود انجرے غلیظ دموی کا ہی
اوپر سر کے او ظاہر ہے کہ مادہ ان سب اسباب کا خلط دموی ہے اور دلائل بدستور خواص خلط سے
ظاہر ہین اور اس سبب سے کہ زبان نحیف اور متخلخل اور کثیر العروق ہی ظاہر ہونا سرخی کا اوسمین اکثر ہوتا
اور اسیطرح اور رنگ لہذا رنگین ہونا اوسکا اکیلا مولف نے ذکر کیا اور وجہ دلائل کہ اوپر غلبہ خون کے گواہ ہین
اور مولف نے اونکو ذکر نہین کیا بسبب ظاہر ہونیکے بہت ہین او نمین سی ایک مزاج ہی کہ گرم اور تر ہو واسطے
کہ بیچ ایسی مزاج کی جلد تر خون زیادہ ہوتا ہی دوسرے مقدم ہونا اون تدبیر گذری ہوئی کا کہ خون کو زیادہ کرنیوالی
ہوتی مانند ہمیشہ تناول کرنا گوشت وغیرہ کا اور تیسری فصل سال کی ہی مانند ربیع کہ اوسکا خاصہ جنبش دینا

مواد کا اور پیدا کرنا خون کا ہے اور چوتھی سن ہے اور وہ سن فتی اور شباب مین ہو واسطے کہ اس عمر مین امراض خونی اکثر ہوتے پانچوین عادت ہی یعنے معتاد ہونا امتلاے خون سے چھٹے بہت زمانہ گذرنا فصد کرنے سے خضہ وغیرہ یہ اوس شخص کے کہ اوسمین پیدایش خون کی بہت ہو ساتوین دیکھنا سرخ رنگ چیزون کا بیچ خواب کے اسواسطے کہ مقرر ہوا ہے کہ روح متکیف ہوتی ہی رنگ خلط غالب سے پس شبح جس چیز کے آگے قوت حاسہ کی آویگی اوسی رنگ پر یعنے رنگ خلط غالب پر معلوم ہوگی اور اگر راسخ ہونا کیفیت کا بیچ روح کی قوی زیادہ ہے بیچ بیداری کی بھی تخیلات اوسی رنگ کے متخیل ہونگے اور آٹھوین امتلاے نبض کا نبض کا اور سرخ ہونا پیشاب کا ہے **فائدہ** جو کچھ علامات غلبہ خون سے کہا گیا ہے بعض اونسے خاص ہین اور بعضے غیر خاص اور ظاہر ہونا قلت یا کثرت آثار کا بسبب قلت یا کثرت مادے کے ہے اور اسیطرح خفت اور شدت اونکی اور ساتھ اسکے واسطے ظاہر ہونے ہر علامت کے رفع ہونا موانع کا لازم ہی مثلاً سرخی نشان خون کی ہی لیکن بشرطیکہ خون بسبب غلاظت کے مائل طرف غور بدن کی نہو اسواسطے کہ بہت ہوتا ہے کہ خون مین فساد ہوتا ہے اور اثر اوسکا بدن مین ظاہر نہین ہوتا لما قلنا اور اسیطرح اور جگہہ بھی اور یہ بات بیچ علامات تمام اخلاط کے یاد رکھنا چاہیے اور جس جگہہ کہ مخالفت بیچ علامتونکی پڑے اور قراین سے تنقیح کرکے حکم کیا چاہیے اور علامات خاص کو ہاتھہ سے کھونا چاہیے اور علامات ایک ایک خلط سے کہ ساتھہ اور اخلاط کے مشترک نہین ہین وہی علامتین خاص علامتین ہین اوسکی اسواسطے کہ خاصہ شئے کا وہ ہے کہ اوس شئے کے غیر مین نہ پایا جاوے اور اگر کوئی مانع ظہور علامات خاص کو منع کرے اس سے وہ علامات خاص ہونے سے نہین نکلتے ہین کما لا یخفے اور جسوقت غلبہ بیچ دو خلط کے یا بیچ زیادہ کے پایا جاوے آثار مخصوصہ ہر ایک کے جمع ہونے سے دریافت کرسکتے ہین **واما غلبۃ البلغم فیدل علیہا بیاض اللون و الترہل و لین الملمس و برودتہ و کثرۃ الریق و قلۃ العطش الا اذا خالطا الصفر و ضعف الہضم و الجشاء الحامض و کثرۃ النوم و البلادۃ** لیکن زیادتی بلغم کی پس دلالت کرتی اوپر اسکے سفیدی رنگ کی اور سستی گوشت کی اور نرمی بشرہ کی اور سردی اوسکی اور بہت ہونا پانی منہ کا اور کم ہونا پیاس کا مگر یہ کہ اوسمین صفرا مل جاوے اور آثار بلغم سے ضعف ہضم ہے اور ڈکار ترش اور بہت آنا خواب کا اور کند ہونا فکر کا لیکن سفیدی رنگ کی بسبب غلبہ سفید مادے کے کہ بلغم ہی اور اسیطرح ترہل اور لین ملمس کی بسبب رطوبت کے اور سرد ملمس کا بسبب برودت کے ہے

لیکن کثرت ریق کی بسبب کثرت صعود کرنے رطوبات بدن کے ہے طرف منہ کی اور بھی
کثرت کہینچنے رطوبات کی دماغ سے طرف منہ کے اور نہ جذب معدے کا اون رطوبات کو
اسواسطے کہ معدے مین جسوقت رطوبت ہوتی ہے منہ کی رطوبت کو نہین کہینچتا ہی ورنہ اسکا
یہی کام ہی کہ بسبب گرمی کی ہمیشہ جذب کرتا ہے رطوبت منہ کو اور نشف کرتا ہے اور کمی
پیاس کی بواسطہ برودت اور رطوبت مادے کی ظاہر ہے لیکن مطلقاً نہین ہی بلکہ شرط یہ ہی
کہ پیاس بسبب بلغم شور کے نہو جیسا کہ خود مؤلف نے کہا ہی اور مکرر بیان ہوا ہے کہ علت ملوحت
بلغم کی ملنا صفرا کا ہے بلغم مین لہذا بلغم شور پیاس پیدا کرتا ہے لیکن مرتبہ پیاس صفرا کے
نہین پہونچتا ہے اور اوسکا خاصہ ہے کہ سرد پانی سے ساکن نہووے اگر پیاسے رہنے پر
صبر کرین یا جرعہ جرعہ گرم پانی پئین ساکن ہو جاوے اور بدستور اگر بادیان کو سرد پانی مین
پلیسکر پئین بخلاف پیاس صفراوی کی کہ سوائے تبرید کے اور کوئی چیز اوسکو فائدہ نہین
کرتی ہے لیکن ضعف ہضم اور جشائے حامض بھی نشان برودت مادے مرخیہ کا ہے یعنے
بلغم کا اسواسطے کہ جودت ہضم کی حرارت سے ہوتی ہے اور جشائے ترش اوس ضعف ہضم کو
کہ بسبب بلغم کے ہو لازم ہے بسبب ضعیف ہونے تصرف حرارت کے اور مقرر ہوا ہے
کہ اقوی ترین اسباب ترشی کا نقصان تاثیر گرمی کی ہی لیکن کثرت نوم کی اس سبب سے ہی
کہ بلغم بسبب لزوجت کے بند کرتا ہے مسالک روح نفسانی کو اور منع کرتا ہے روح نفسانی کو متوجہ
ہونیسے طرف ظاہر بدن کے اور ساکن رکھتا ہے اوسکو باطن مین اور یہی نوم ہے لیکن بلادت
پس بدیہی ہے کہ مضر ترین اشیا مین واسطے ذہن کی بہت ہونا رطوبت کا ساتھ برودت
کے ہے اور مؤلف نے کہ اون علامات کو ذکر نہین کیا اوسے سفیدی رنگ کی ہے
اور سبب اوسکا سفیدی خلط غالب کا ہے اور برد مزاج کا دوسری کسل اعضا کا ہے
بسبب ثقل امتلا کی ساتھ برودت کے کہ منافی حرکت کے ہے اور بسبب رطوبات کے
کہ مرخی اعضا ہے لہذا استرخائے اعصاب پیدا کرتے ہین اسواسطے کہ قوت اعصاب کی
یبوست سے ہے خصوصاً کہ ساتھ گرمی کی ہو اسی سبب سے صفرا مین ثقل معتد بہ محسوس نہین ہوتا
لیکن ثقل بیچ بلغم کی زیادہ تر ہے ثقل دم اور سودا سے اوس سبب سے کہ ہمنے ذکر کیا ہی اور تیسری تسریع

اور عادت اور فصل اور تدبیر مقدم اور صناعت اور بیچ خواب کے چیزین سفید مانند پانی اور برف وغیرہ کی دیکھنا اور چوتھی نرمی نبض کی ہی بسبب زیادتی رطوبت کے اور بطو اور تفاوت نبض کی بسبب وجع کے اما غلبۃ الصفرا فیدل علیہا صفرۃ اللون و العینین و مرارۃ الفم و خشونۃ اللسان و یبس الفم و المنخرین و شدۃ العطش و ضعف شہوۃ الطعام و الغثیان و القشعریرہ لیکن غلبہ صفرا کا پس دلالت کرتی ہے اوپر اوسکے زردی رنگ بدن اور آنکھہ کی اور تلخی منہ کی اور درشتی زبان کی اور خشکی منہ کی اور سوراخ ناک کی اور افراط تشنگی کی اور نقصان بہونک کا اور برہم ہونا دل کا یعنے متلی اور رونگٹے کھڑے ہونا لیکن زردی رنگ اور آنکھہ کی بسبب زیادتی خلط زرد کی ہی یعنے صفرا کی لیکن کڑوائی مونہہ کی بسبب کڑوائی مزے مادے صفرا کی اور کھرکھرا ہونا زبان کا اور خشکی مونہہ کی اور منخرین کی بسبب حرارت اور یبوست مادے مذکور کی ہی اور شدت پیاس کی بسبب قوت حرارت اور یبوست کی ہی کہ نقصان رطوبت کرتی ہے پس طبیعت بسبب بجہانے حرارت کے اور حاصل کرنے رطوبت کی پانی کو طلب کرتی ہے اور فرق درمیان عطش صفراوی اور بلغمی کی بیچ آثار بلغم کی مذکور ہے لیکن ضعف اشتہا کا اس سبب سے ہوتا ہی کہ صفرا بسبب حرارت کے فم معدے کو مسترخی کرتا ہی اسلیے کہ بیچ مقدمہ اس کتاب کی کہا گیا ہی کہ باعث اشتہا کا گرنا سودا کا ہے اوپر معدے کی اور سودا کہ بارد اور عفص اور حامض ہی اجزاے فم معدے کو جمع کرتا ہے اور لذع کرتا ہی اور اس کیفیت کا نام جوع اور استصاص ہی یعنے جسوقت کہ عروق جگر اور معدے وغیرہ کی آپس مین بسبب خالی ہونیکے مص کرتے ہین اوسکو بھی جوع کہتے ہین اور عروق بدنسے بھی دخل تمام رکھتے ہین جیسا کہ کہا گیا پس حرارت غیر طبیعی مبطل جوع کی ہو گی اوسی سبب سے کہ ہمنے بیان کیا اور بھی ہو سکتا ہی کہ بسبب حرارت کی رطوبت اطراف کی پگہل کر اوپر سر معدے کے آتی ہی اور فم معدہ مین بخارات پیدا کرتی ہی اور ظاہر ہے کہ جو کثافت اجزاے معدہ کی سبب بہونک کی ہی رخاوت اوسکی سبب نقصان بہونک کی ہوگی اور اسی سبب سے کہ متلی بھی مادہ صفرا کا لازم ہی لیکن قشعریرہ بسبب لذع ابخرہ حار صفراوی کی ہی اوسمین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ سوئی چبہتی ہی اور سبب اوسکا تیزی مادے کی ہی اور اسی سے بھی فرق کر سکتے ہین قشعریرہ بلغمی اور صفراوی مین اور وہ علامتیں کہ کتاب مین نہین ہین منجملہ اونکی لذت لینا ہے اسے یا بسے اور مبردات سے اور سرعت اور تواتر نبض کی ہی اور نبض صفراوی ہو یا سبز ہے

علامات غلبۂ صفرا

اور مقدم ہوناتہ بیرین صفرا کی زیادہ کرنیوالی ہین اور سن و مزاج اور عادت اور بلد اور وقت اور پیشہ
گواہ ہونا اور بیچ خواب کے آگ اور مانند اوسکے چیزین زرد دیکھنا ہی اور اگر مادہ غالب زیادہ ہو ہو سکتا ہی
کہ بیچ بیداری کی بھی اوسی طرح تخیل ہوتا ہے اور رنگین ہونا پیشاب کا ہی برنگ نارنجیت کی اور مانند
اوسکے لیکن کبھی ہوتا ہی کہ صفرا طرف سر کے یا طرف ظاہر اعضا کے مائل ہوتا ہی اس صورت مین زردی
پیشاب مین ظاہر نہین ہوتی ہی اور اسیطرح جو آثار نسبت ہر عضو کی کہے گئے ہین بدیہی ہی کہ شدت او
خفت ظاہر ہونا اوسکا اوسمین بسبب کثرت اور قلت توجہ مادے مذکور کی ہوگی اوسطرف و اما علامات

السوداء فیدل علیہا تحل البدن کمودتہ وسواد الدم و غلظتہ وزیادۃ الفکر ولذع المعدۃ والشہوۃ الکاذبۃ
والبول الکدر الاسود والاحمر الغلیظ ولون البدن اسود وازب لیکن زیادتی سودا کی پس دلالت کرتی ہی
اوپر اوسکے لاغری اور خشکی بدن اور تیرگی بدن کی اور سیاہی خون کی اور غلظت اوسکی اور زیادتی فکر اور
اندیشہ بیہودگی اور تیزی فم معدے کی اور بہوک جھوٹی اور پیشاب تاریک اور سیاہ اور سرخ غلیظ القوام
اور ہونا بدن کا سیاہ اور بالون سے بھرا ہوا لیکن خشکی بدن کی بسبب ارضیت اور یبوست مادی کی ہی
اور مادہ صفرا کا بھی اگرچہ خشک ہی لیکن اسقدر خشکی بدن مین پیدا کرنا اسواسطے ہی کہ خشکی اوسکی کمتر ہے
بسبب خشکی سودا کی اور بھی جو صفرا گرم ہی پس بسبب حرارت کی رطوبات کو بہا دیتا ہی اور رطوبت مانع
ہوتی ہے تحلل کو لیکن کمودت بدن کی اور سیاہی اور غلظت خون کی بسبب غلبہ مادی سیاہ کی یعنے سودا
کے ہے لیکن زیادتی فکر اور وسواس کی سودا کی نشان سے ہی اسواسطے کہ سودا جو زیادہ ہوتا ہے بخار
اور دخان اوس سے اوٹھتا ہے اور وہ روح مین مانع اشراق اور نورانیت روح کو مکدر کرتے ہین اور
بسبب پیدا کرنے تاریکی کی روح مین وحشت پیدا ہوتی ہے اور نتیجہ اوسکا وسواس ہی پوشیدہ نرہے
کہ روح جوہر نورانی ہے لہذا بسبب مناسبت کی نور اور روشنی انس اور سرور اور بسط اوسمین واقع ہوتی ہین
اور ظلمت اور تاریکی سے غم اور خوف خصوصا کہ ظلمت خارجی ہو کہ ہمیشہ اوس سے بیچ قبض اور غم اور وحشت
کی رہتی ہے بسبب نہ مناسب ہونیکے اور بسبب ضدیت کے کہ بیچ نور اور تاریکی کی ہے
لیکن لذع فم معدہ کا اور اشتہائے کاذب بسبب کثرت گرنے سودا کی ہے اوپر سر معدے کی خصوصا کہ سودا طبعی
شدید الذاع نہو اسواسطے کہ سودا اگر ردی ہو توجہ طبیعت کی اکثر اوپر اوسکے دفع کرنیکے ہوتی ہی اور اس صورت مین
سودا کہ بیچ طحال کے ہے اکثر دفع ہوتا ہے طرف امعا کے اور کمتر جذب ہوتا ہے طرف معدے کے

علامات غلبہ سودا

پس یہہ جذب سوداکے طرف معدے کے خالی ہونا اوسکا بعت ردی ہونیسے حنزہ ہوتا ہے اوس
سبب سے کہ ہمنے بیان کیا ہے لیکن سیاہی اور کموبت پیشاب کی ظاہر ہے کہ رنگ خلط سے
ہے کہ بسبب زیادتی اوس خلط کی ظاہر آتی ہی اور سرخی پیشاب کی باوجود غلبہ سوداکے دلیل
اسکی ہے کہ سوداموی ہے اور غلظت پیشاب کی بسبب غلیظ ہونے قوام مادے کے ہے
لیکن جب تک نضج نہین پاتا ہے پیشاب رقیق نکلتا ہے اور بعد نضج کی طرف غلظت کی مائل
ہوتا ہے بسبب دفع کرنے طبیعت کے مادے کو اور جانین کہ اگرچہ یہہ غلبہ بلغم کے بہی پیشاب غلیظ ہوتا
لیکن یہہ غلبہ سوداکی بہت غلیظ ہوتا ہے اور سیاہی بدن کی بسبب زیادتی مادہ کے ہی اور بہت ہونا
بالون کا بسبب کثرت دخانیت کے **فائدہ** یہہ بعضے نسخون کے بجاے کون کی لون مرقوم ہی
ساتھہ حذف کرنے مرکز کے اور اگرچہ اس تقدیر پر معنے حاصل ہین لیکن واسطے ازب کی لفظ کو مقدر
کرنا چاہیے تو معنی درست ہون اہی لون البدن اسود وکونہ ازب اور یہہ صورت پہلی کی حاجت اس
تقدیر کی نہین ہوتی ہی اور یہی اصح اور اوضح ہی اور دلائل سودا سے ظاہر ہونا امراض سوداوی کا ہی
مانند بہق اسود اور جرب یابس اور علل طحال کی اور مانند انکے اور اسیطرح سن اور عادت اور بلد اور
فصل اور مزاج اور تدبیر گذشتہ اور پیشہ اور دیکھنا چیزون سیاہ کا یہہ خواب کے مددگار ہوتا ہے
انتباہ علامات اخلاط کی کہ کہے گئے کبھی ہوتا ہے کہ وہ سب ظاہر ہوتی ہین اور کبھی بعضے و نسے
اور بعضے نہین ظاہر ہوتے اور بعضے انسے خاص ہین اور بعضے غیر خاص جیسا کہ یہہ آخر ذکر آثار خون کی
یہہ مقدمہ اسی فصل کے کہہ چکے ہین ساتھہ بہت فوائد کے **المقالۃ الرابعۃ فی النبض**
والتفسرۃ وہی تشتمل علی فصول مقالہ چوتھا ثابت ہے یہہ بیان نبض اور قارورہ کے
اور وہ متضمن ہی اوپر کئی فصل کے اور جاننا چاہیے کہ پہچاننا نبض اور قارورے کا اہم مطالب اس
علم سے ہے اسواسطے کہ اطلاع اوپر احوال اعضاے باطنی کی موقوف اوسپر ہوا یہہ اکثر امر کے
اور نبض دال زیادہ ہے اور اشیاسے اوپر حال قلب کے اور قارورہ اوپر حال جگر اور اون اعضا
کہ مجری بول کی ہین اور نبض یہہ اصل لغت کی رگ کی حرکت کو کہتے ہین اور یہہ اصطلاح کی عبارت ہے
اوس چیز سے کہ مؤلف نے ذکر کیا ہے لیکن تفسرہ قارورے کو کہتے ہین یعنی شیشہ کہ اوسمین پیشاب لیکر
طبیب کے سامنے پیش کرتے ہین اور اوسکو دلیل بہی کہتے ہین اور اطلاق ان لفظون کا اوپر بول کے مجازا

تسمیہ حال کے ہے بنام محل کے اور یہ مقالہ کہ ذکر نبض و تفسرہ کا اوس مین ہی دو تعلیم مین بیان کرتے ہین پہلی تعلیم بیچ نبض کے اور دوسری تعلیم بیچ تفسرہ کی او فصلتین ہر ایک کی اوسکے ذیل مین لکھی جاتی ہین مفصلاً انشاء اللہ تعالی تعلیم پہلی بیچ نبض کی بیان کئی چیز کہ بعضی اونسے موقوف علیہ معرفت نبض کی ہین اور بعضی لوازم اور شرائط اوسکے سے شروع کیا جاتا ہی تا اکثر بیچ ذکر کرنے فصل نبض کی مددگار ہوون پوشیدہ نرہے کہ اصابع نباض کے چاہیے نرم اور لطیف ہو تو خوب حس کرے اور نباض معتدل المزاج اور سلیم الذہن اور صحیح الطبع ہو تو قیاس اوسکا لائق اعتماد کے ہوا اور نبض اوسوقت دیکھین کہ دکھلانیوالا نبض کا ہم اور غم اور فرح وغیرہ امور نفسانی اور بدنی اور طبعی سے مانند ماندگی کی اور ریاضت اور استحمام اور خواب مفرط اور گرسنگی اور سیری وغیرہ کی جو چیزین کہ متغیر کرتی ہین نبض کو دور ہوا اسواسطے کہ لحاظ نبض کا بعد ان حالتون کی اعتبار نہین رکھتا ہے اور بھی معلوم کرین کہ جیسا کہ مزاج ہر شخص کا اور ہے نبض بھی باعتبار ہر شخص اور ہوتی ہی اور باعتبار سحنہ اور مزاج اور عمر اور فصل سال کی اور ہوا کے متغیر الاحوال ہوتی ہی لہذا لوگون نے کہا ہے کہ حال نبض کا کماحقہ اوسوقت ظاہر ہوتا ہے کہ طبیب نے نبض اوس شخص کی بارہا دیکھی ہوا اور حالت صحت اور مرض اوسکے سے واقف ہو اسواسطے کہ اگر ایسا نہو حکم جزماً نہین کر سکتے اوپر حال حادث کے بسبب نہ مطلع ہونے کے اوپر احوال سابق کے اور بھی چاہیے کہ نبض کو چار انگلی سی کہ مسبحہ اور وسطی اور بنصر اور خنصر ہین دیکھے اس طور پر کہ خنصر طرف انگوٹھے ہاتھ دکھلانے والے نبض کے ہو اور مسبحہ طرف ساعد کے اور ایسا دیکھنا خاصہ اطباے یونان کا ہے اور وجہ اوسکی ظاہر ہی کہ رگ شریان کی نزدیک انگوٹھے کے خوب ظاہر ہی اور جسقدر طرف ساعد کے جاتی ہے مخفی ہوتی ہی پس مسبحہ کہ حس اوسکی قوی زیادہ ہے اور انگلیون سے چاہیے کہ طرف ساعد کے ہو تو شریان کو خوب دریافت کرے اور نبض داہنی کو داہنے ہاتھ سے دیکھے اور بائین نبض کو بائین ہاتھ سے اور ساعد کو برابر رکھکر نبض اسکی دیکھنا چاہیے اسواسطے کہ اگر ساعد پھرا ہو یا پیٹھ پر رگ ہیئت طبعی پر نہین رہتی ہی اور اوسکی حرکت مین فرق اور اختلاف ہو جاتا ہے کمالا یخفی اور ساتھ ساکن رکھنا چاہیے اور کوئی چیز بیچ اعتماد ہاتھ کو کرنا نچاہیے اور کوئی چیز ہاتھ مین لینا نچاہیے اور چاہیے کہ ہاتھ بند نہو کوئی چیز سے اور اسیطرح کمر بھی چاہیے کہ شدت سے بندھی نہو اور ہاتھ ہوسہارا اوپر زمین کی اعتماد

نہ کرے اور دیکھنے والا اور کھانیوالا دونوں بیٹھے ہوں وکھلانیوالا مربع بیٹھا ہو فقط کو سید ہا رکھے اور تکیہ نہ لگائے ہو اور دیکھنے والا پہلے نبض کو آزماوے قوت اور ضعف مین نبض اگر قوی ہو تھوڑا قوت سے تفحص کرے اور اگر ضعیف ہو انگلیان کو نہایت سبک رکھے اسواسطے کہ اگر ضعیف ہو اور انگلیون کو زور سے اوسپر رکھے حرکت سے رہجاویگی اور جب نبض کو ملاحظہ کرے چاہیے کہ اوسقدر ہاتھ رکھے کہ تیس نبضے بلکہ پینتیس نبضے حاصل ہون اسواسطے کہ اس مدت مین اکثر تغیرات اور حالات مکشوف ہوتے ہین اور ادنے مدت تفحص کی وہ ہے کہ بارہ نبضے تک دیکھنے مین توقف کرے اہذا محمد ذکریا نے کناش اسکندرانیہ سے حکایت کیا ہے کہ لاترفع یدیک عن النبض قبل اثنے عشر ضربۃ اور اگرچہ بیچ بارہ نبضے کے یا تیس نبضے مین ممکن نہین ہے کہ شریان نرمی سے مائل بصلابت ہو یا صلابت سے مائل بہ نرمی یا امتلا سے خلو یا خلو سے بامتلا میل کرے لیکن ہوسکتا ہے کہ بیچ برودت اور حرارت اور عظم اور صغر اور تفاوت اور تواتر کے مختلف ہو اور اسی طرح بیچ قوت اور ضعف کے اور تقدم اور تاخر کے اور ظاہر ہے کہ بیچ جاننے ان امور کے طبیب کو نفع کلی حاصل ہوگا تو استوار اور اختلاف کو ملحوظ کرکے حکم کریگا اور حال مریض کے اور بھی چاہیے کہ طبیب بعد ملاقات مریض کی ایک زمانہ توقف کرے بیچ نبض دیکھنے کے اور شروع باتون سے اور احوال پرسی کرے بشفقت اور محبت اور بعد مانوس ہونیکے نبض کو تفحص کرے اسواسطے کہ بہت ہوتا ہے کہ مریض کو ملاقات طبیب سے کبھی خوشی بہت لاحق ہوتی ہے اور کبھی شرم یا خوف پس اگر اوسیوقت نبض کے دیکھنے مین مشغول ہو بسبب تغیر حال مریض کے خوب حال معلوم نہوگا اور بھی بیچ ملاحظہ نبض کی چاہیے کہ دیکھنے اور دکھلانیوالا دونوں ساکت ہون اور وہ مقام شور آمیز ہونیسے اور صدمات قوی سے اور ان چیزون سے کہ باعث تشویش طبیعت کی ہوتی ہین خالی ہو اسواسطے کہ ان حالون مین نبض اوس قبیل سے ہوگی کہ معانی کو دریافت کرے بدون حضور خاطر اور صحت حواس کی اور وہ معانی خوب حاصل نہین ہوتی کہ ملاحظہ نبض کا جس شریان سے کہ ہو از روی ذات کی تفاوت نہین ہے اس سبب سے کہ مقصود خبر ہوجاتی ہے لیکن سب شرائین سے شریان ساعد کو موضع مشہور سے مخصوص واسطے احساس کی رکھا ہے بسبب کئی امر کے ایک وہ کہ ہاتھ کو جلد نکال سکتے ہین اور اوسکے اخراج مین شرم نہین ہوتی ہے دوسرا وہ کہ شریان اوسکو برابر اول کی ہوا اور ملتا ہے اور گردن

کے گوشت مین پوشیدہ نہین ہے تیسرا یہہ کہ شریان مذکور ابخرون سے ممتلی نہین مانند شریان صدغ کے
چوتھا وہ کہ شریان مسطور سب شرائین سے وسیع ہے اور روح اوسمین اس سبب سے بہت ہے
لہذا احوال دل کا اوس سے خوب معلوم ہوتا ہے لیکن معلوم کرین کہ کبھی بیچ سکتہ قویہ کی حرکت کوئی شریان
کی محسوس نہین ہوتی مگر حرکت اوس شریان کی کہ بیچ مغار مستقیم کے واقع ہے کہ بقاے حیات تک
حرکت اوسکی باقی رہتی ہے اور انگلی کو داخل کرنیسے محسوس ہوتی ہے پس اوسوقت مین حکم کرنا موت کا
اور زندگی کا اوس سے متعلق ہوتا ہے اور شریان ساعد کے اعتبار سے ساقط ہوتی ہے اور فوائد
کہ ہر ایک مکانون سے مخصوص ہین اسکے ضمن مین کہے جاتے ہین اب معلوم کرین کہ بحث نبض کا
بسبب بسائط اور مرکبات کے شامل ہے اوپر دو فصل کے جیساکہ مؤلف کہتا ہے **الفصل
الاول فی البسائط من النبض** فصل پہلی ثابت ہے بیچ بسائط نبض کی فنقول اولا ان النبض
حرکۃ من اوعیۃ الروح پس ہم کہتے ہین کہ بتحقیق نبض ایک حرکت ہے مکان روح حیوانی سے
مولفۃ من انبساط وانقباض مرکب کھلنے اور بند ہونے سے یہان تک تعریف نبض کی تمام ہوئی
اب علت غائی نبض کی مؤلف ذکر کرتا ہے لتبرید الروح بالنسیم واخراج فضلات الدخانیۃ واسطے
سردی دینے روح کے بسبب جذب کرنے ہواے تازہ کے اور واسطے اخراج ہولے بخار ہی استنشاق
کیے ہوئی کے اور بعض لوگون نے گمان کیا ہے کہ اگر مؤلف بجاے تبرید کے تدبیر کہتا جیساکہ شیخ
رئیس نے کہا بہتر ہوتا اسواسطے کہ روح یقیناً گرم ہے اور اسیطرح واسطے استعداد اوس روح کی
واسطے قبول کرنے قوت حیوانی کے گرم ہونا اوسکا شرط ہے پس تبرید اوسکے حق مین مطلوب نہین
ہے اور بیچ دفع اس اعتراض کے کہا ہے کہ روح بالذات محتاج گرمی معتدل کی ہے اسواسطے کہ
وہ گرم ہے اور قوام اوسکا گرمی سے ہے لیکن بسبب ملنے ابخرہ دخانی کی حرکت اوسمین بہت ہوتی ہے
واسطے احتقان اور تکاثف کے بالضرورت تبرید کے بھی محتاج ہے بالغرض تو بوسطے دخول ہواے
تازہ کے اور نکلنے ابخرہ مسخنہ کے حرارت عارضی دور ہو جاوے اور یہہ امر مقصود مین کچہہ نقصان
نہین کرتا ہے وکل نبضۃ فی مرکبۃ من حرکتین وسکونین اور ہر نبضہ پس وہ مرکب ہے دو حرکت اور
دو سکون سے لان کل نبض تترکب من انبساط وانقباض اس واسطے کہ ہر نبض مرکب ہے انبساط
اور انقباض سے ولابد من السکون بین کل حرکتین متضادتین اور ضرور ہے سکون بیچ درمیان

دو حرکت متضادہ کے اسواسطے کہ جب کوئی چیز کوئی جانب حرکت کرتی ہی اور اوس جانب کی نہایت کو پہونچکر پھرتی ہے درمیان اون دونو نکے سکون لازم ہوتا ہے اگرچہ سکون محسوس نہوتا ہو اور بالجملہ وہ سکون کہ بعد آخر حرکت انبساط کے اور قبل اول انقباض کی ہے اوسکا نام سکون ظاہر اور سکون محیطی اور وہ سکون کہ بعد آخر حرکت انقباض کی اور قبل اول انبساط کے ہے اوسکا نام سکون داخل اور سکون مرکزی ہے اور قید آخر انبساط کی اور اول انقباض کی اسلیے ہمنے کیا ہے تو وہ سکون کہ بیچ نبض مطرقی کی بعد قرعہ اولے اور قبل قرعہ ثانی کی واقع ہوتا ہے اعتبار سے ساقط ہو جاوے وگرنہ لازم آویگا کہ نبض مطرقی مرکب ہو چار حرکت اور چار سکون سے اور یہ خلاف ہے جیسا کہ اوسکے مقام میں بیان ہوگا — اور جو بعض شارحون نے لکہا ہے کہ نبض لامحالہ مرکب ہے چار چیز سے دو حرکت اور دو سکون سے اور حال یہ ہے کہ مولف نے بیچ حد کے سوائے حرکت انبساطی اور حرکت انقباضی کے ذکر نہین کیا پس حد ناقص ہے جواب اسکا یہ ہے کہ ہم نہین مانتے اسکو کہ سکون نبض کا جز ہو اور جب اوسکا جز ونہوا حد مین داخل نہوگا اسواسطے کہ ظاہر ہے کہ نبض کی تعریف حرکت سے کی ہے پس سکون کہ ساتھ حرکت کی تقابل رکہتا ہے محال ہے کہ جزو نبض کا ہو اسواسطے کہ جزو مقابل کا داخل نہین ہوتا ہے بیچ حقیقت مقابل کی یقینا پس سکون بسبب محتاج الیہ ہونے کے واسطے حاصل ہونے انبساط اور انقباض کے لازم تمیز مقوم ہے اجزاے نبض کا نہ یہ کہ وہ نبض کا جز ہو پس حد تام ہوئی نہ ناقص اور بہی یہ اعتراض کیا ہے کہ حرکت انبساط اور انقباض ایک زمانے مین نہین پائی جاتی پس حرکت نبض کو مرکب مین لینا ممتنع ہے اسواسطے کہ بیچ مرکب ہونے ہر چیز کے جمع ہونا اجزاے ماتركب عنہ کا شرط ہے اور یہ نبض مین نہین پایا جاتا ہے اور بیچ دفع اس اعتراض کے لوگون نے کہا ہے ترکیب دو قسم کی ہے ایک خارجی دوسری ذہنی اجتماع اجزا کا شرط ہے واسطے ترکیب خارجی کے ہے نہ واسطے ترکیب ذہنی کے کما لا یخفے اور ترکیب نبض کی ظاہر ہے کہ ذہنی ہے پس اوسکو انبساط اور انقباض سے مرکب کہنا ساتھ نہ حاصل ہونے اون دونون کے ایک زمانے مین

[illegible]

ہوگا ایسا کہا ہے محمد اسفرائنی نے اب معنی حرکت کے اور یہ امر کہ بعض جنس کون
حرکت سے ہے اور حرکت انقباضی محسوس ہوتی ہے یا نہین اور حرکت بعض کی
کیونکر ہے اور محرک اوسکا کون ہے اور مقدار دونون حرکت اور دونون سکون کا
کس قدر چاہیے اور سوا ہے اوسکے جو کچھ اس مبحث سے تعلق رکھتا ہے ہر ایک
انسے علیحدہ علیحدہ فائدے مین کہا جاتا ہے مدد اللہ تعالے سے فائدہ بیچ معنی حرکت
کے اور اوسکے اقسام کے جاننا چاہیے کہ حکمانے تعریف حرکت کی ایسی کی ہے کہ
ہو الخروج من القوۃ الی الفعل علی التدریج او یسیرا یسیرا او لا دفعۃ یعنی حرکت عبارت
ہے نکلنے کوئی چیز کے مرتبہ بالقوہ سے طرف مرتبہ بالفعل کے آہستگی سے یا تھوڑا
تھوڑا یا نہ یکبارگی اور فائدہ ان سب قیود مذکورہ کا یہ ہے تاکون اور فساد بیچ
حد حرکت کے داخل نہو اسواسطے کہ خروج شے کا دفعۃً قوت سے طرف فعل کے
نام اوسکا کون ہے اور زوال اوسکا دفعۃً سے فساد ہے اور پوشیدہ نرہے کہ حرکت
سوا اسکے ہے اسواسطے کہ بیچ حرکت کے جنس طور یہ ہو شرط ہے کہ متحرک اپنی صورت
نوعیہ پر رہے بعد تحرک کے بخلاف کون اور فساد کے کہ تغیر صورت کی اوسکو لازم ہے
اور یہ تعریف حرکت کی اس حیثیت سے قول بعض قدماے معتمد علیہ کا ہے اور ارسطو نے
کہا کہ انہا کمال اول لما بالقوۃ من جہۃ ما ہو بالقوۃ یعنے حرکت کمال اول ہے واسطے
اوس چیز کے کہ وہ بالقوہ ہے اس جہت سے کہ وہ بالقوۃ ہے اور توضیح اسکی یہ ہے
کہ جو بالقوہ ہے نسبت اوسکی کہ بالفعل ہو نقصان رکھتی ہے پس شے بالقوہ کو قوت سے
فعل مین آنا کمال ہے اسواسطے کہ کمال امر لائق کو کہتے ہین کہ حاصل ہو اوس چیز مین
کہ خالی ہو اوس امر سے لیکن بیچ باب حرکت کے کہ کمال مذکور ہو الائق ہونا متعین نہین ہے
مجرد حاصل ہونا امر کا کمال ہے اگرچہ غیر لائق ہو لہذا لوگون نے کہا ہے کہ حق وہ ہے
کہ مراد کمال سے بیچ اس قول کے ایک امر ہے ممکن الحصول جس طرح پر کہ ہو اور حرکت کو کمال
اول من جہۃ ما ہو بالقوۃ اس سبب سے کہا ہے کہ حرکت بعد حاصل ہونے اپنے کے
بالفعل کمال ثانی ہے واسطے اوس شے کے اور بھی جانین کہ موصوف ہونا ساتھ کمال
اول

اول ہے کہ اس جہت سے ہے کہ مذکور ہوا درمیان حقیقت کے حرکت من حیث ما ہو بالقوہ کمال ثانی
ہے اور جو حاصل ہوتا اوسکا بالفعل کمال اول ہے اسواسطے کہ کمال اول بیچ جسم کی صورت نوعی
اور جسمی ہے اور حرکت کمال ثانی ہے اور انتہا مین کمال ثالث ہی اور ظاہر ہو کہ قوت اور فعل بعد صورت کے
ہوتے ہین غائم اور افلاطون نے تعریف حرکت کی ایسی کی ہے کہ انہا کون الجسم بحیث امر من الامور
بحیث تکون حالۃ فی کل آن لغرض مخالفا لحالۃ قبل الآن وبعدہ یعنے حرکت ہونا جسم کا ہے
بیچ کوئی امر کے امور سے اس حیثیت سے کہ ہو حال اوسکا بیچ ہر آن کے کہ لاحق ہوتا ہے مخالف
اوس حال کے کہ آگے اوس آن کے اور بعد اوسکے ہے اور تفسیر اوسکی یہ ہے کہ ہر آن حالی
اوسکا مخالف ہو آن ماضی اور آتی کے آپ دریافت کرین کہ حرکت ترکی نظر کی یعنے قطع مسافت سے اٹھ
قسم کی ہے مطلقاً چار اوس سے ساتھ مقولات اربعہ کی تعلق رکھتی ہین بسبب واقع ہونی حرکت کی اون مین
اور حصر اوسکا ان چار ون مین حکما نے براہین سے ثابت کیا ہے اور مقولات مذکور جواین اور وضع اور
کم اور کیف تھی حرکت واقعہ ان مین گویا وہین سے منسوب کرکے حرکت اینی اور وضعی اور کمی اور کیفی کہتی ہین
اور ہر ایک بتفصیل بیان کیجاتی ہی اور چار قسم اور کہ عرضی اور قسری اور ارادی اور طبعی ہین باعتبار ذات
حرکت کی ہین قطع نظر کی واقع ہونی اونکی سے بیچ کسی مقولی کے ان مقولات سی اور ان تین آخر کو ذاتی کہتے
ہین اور احوال ان کا جلد ظاہر ہوتا ہے اور قطع کرنا نظر کا معنی قطع مسافت سے اسواسطے کہا گیا کہ اگر
حرکت بمعنی قطع مسافت کی بہی شمار مین آدے اقسام حرکت کی تو ہوتی ہین لیکن اس سبب سی کہ یہ
قسم نوین اعیان موجود نہین ہے اس محل مین شمار نہوئی جیسا کہ خلص کلام بیچ شرح ملخص کے بالکل
مذکور ہوا ہے اور خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ حرکت بمعنی قطع مسافت کی ایک امر ہے متصل مبدا سے
منتہی تک کہ معقول ہے واسطی متحرک کی اور یہ امر بیچ اعیان کے موجود نہین ہے اسواسطے کہ متحرک
جب تک منتہی تک نہین پہونچا حرکت بالکل موجود نہین ہوئی اور بعد اسکے کہ وہ منتہی کو پہونچا
پس حرکت منقطع ہوئی پس واسطی حرکت کی اس معنے سے وجود نہوا بیچ اعیان کے جو اقسام حرکت
کی مجملاً معلوم ہوے تفصیل اوسکی بہی کہی جاتی ہے آٹھ صفت مین [illegible] بیچ حرکت
اینی کے اور حرکت اینی وہ ہی کہ متحرک انتقال کری اپنی مکان سے دوسرے مکان مین اور عام ہے کہ انتقال مکان
حقیقی سے ہو یا مکان مجازی سے مثال اسکی نقل کرنی کوزے بہرے ہوے پانی سے ظاہر ہوتی ہے کہ کوزے کو

فائدہ [illegible]

فائدہ [illegible]

انتقال مکان حقیقی سے ہے اسواسطے کہ سطح حاوی اپنی سی کہ وقت سکون کے اوسمین ٹھہرا تہا تجاوز کیا ہی بخلاف
اوسکی پانی کے کہ سطح حاوی ہی اوسکی کس سطح باطن کوزہ کی ہی اسطرح اوسی پانی کے حاوی ہی پس اوسکو انتقال
مگر مکان کوزے سی کہ مجازاً وہ مکان پانی کا ہے ہو سکتا ہے اور یہی عام ہی کہ متحرک کو اوسکے مکان سے انتقال
تام ہو یا غیر تام انتقال تام وہ ہے کہ پہلی موضع سے بالکل نکل جاوے غیر تام وہ کہ وہ تجاوز کرے مگر کچھ
ساتہ باقی رہنے بعض اجزا کی بیچ مکان پہلے کے اور اپنی حرکت مکانی بہی کہتی مین لانہ الابین ملتبستہا سلہ تلبسیے
حصولہ فی المکان ای بالنسبۃ الی مکانہ الحقیقی او المجازی اور یہی نقلہ کہتے ہین لان النقل من محل الی
محل لازم لہا حقیقیا کان او مجازیا اور معنی مکان کی نزدیک حکما کی مختلف ہین بعضی کہتی ہین کہ مراد اوس سے
سطح باطن جسم حاوی کی ہے کہ مماس ہو سطح ظاہر جسم محوی کو اور مذہب ارسطو کا یہی ہے اور بعض کہتی ہین
کہ مقصود مکان سے وہ چیز ہے کہ منع کری کوئی چیز کو نزول سے اور یہ معنی درمیان آدمیون کی مشہور ہی اسواسطی کہ اونکا
زمین کو مکان حیوان کا کہتی ہین نہ مکان ہوا کا لان الہواء لطیف لا یحتاج الی ان یمنعہا الارض من النزول
اور موافق قول ارسطو کے زمین کو بہی مکان ہوا کا کہہ سکتے ہین لان مکانہا مولف عندہم من
سطح ارضی و سطح ناری و سطح مائی لیکن نزدیک متکلمین کے مکان نام فراغ متوہم کا ہے
کہ قابل ہو واسطے داخل ہونے ابعاد جسم کے بالجملہ احوال امکنہ کے متفاوت واقع
ہوے ہین ایک قسم وہ ہے کہ سطح واحد ہو اور پس مانند مکان فلک کی اور ایک قسم وہ کہ کسی
سطحین مختلف سے مرکب ہو جیسا کہ ہوا مین مذکور ہوا اور بیچ آب نہر کی مثلاً یہی معلوم ہے
کہ مکان اوسکا مرکب دو سطح سے ہے یعنے سطح زمین کی کہ اوسکے نیچے ہے اور سطح ہوا کی کہ اوپر
اوسکے ہی اور اسی طرح عام ہے کہ بعضے سطحین کہ مکان اوس سے مرکب ہوا ہے متحرک
ہون اور بعضی ساکن جیسا کہ بیچ پتہر کے کہ رکہا گیا ہو زمین پر اور حاوی ہو اوسپر پانی جاری
دیکہا جاتا ہے کہ سطح ارضی ساکن ہے اور سطح مائی متحرک اور اسی طرح جو چیز کہ اوپر زمین کے
ہو اور ہوا بیچ حرکت کے ہو اور اسی طرح ہو سکتا ہے کہ مکان سطحین مختلف الحقائق سے مرکب
نہو لیکن مکان متحرک ہو اور مکین ساکن یا دونون متحرک ہون جیسا کہ بیچ پتہر کے کہ درمیان
پانی جاری کے اوتہرا ہو دیکہا جاتا ہے کہ پانی متحرک ہی اور پتہر ساکن اور نظیر متحرک
ہونے دونون کی مچہلی ہے بیچ پانی جاری کے اور اسیطرح نظائر بہت ہین افلاک

ہین اور عناصر ہین اور جو بعضون نے گمان کیا ہے کہ بیچ اوس نہر کے کہ پانی جاری ہین پتھر اوسکے تہ سے ساکن کو حرکت اینی سے متصف کر سکتے ہین بسبب تبدیل ہونے ایون کے کہ وہان حاصل ہے اور یہ خلاف مفروض ہے جواب اسکا یون ہے کہ تبدل ایون کا کہ بیچ عدم حرکت مکانی کے مذکور ہے بنظر حرکت مکین کے ہے اور بیچ پتھر مذکور کے تبدل ایون کا بنظر حرکت مکان کے واقع ہوا اور یہ ہمارے مبحث سے خارج ہے تمت دوسری بیچ حرکت وضعی کے حرکت وضعی وہ ہے کہ اجزا سے شے سے مبدل ہون اور یہ دو طرح ہے ایک وہ کہ بقیاس غیر کے ہو فقط نظیر اوسکی حرکت جسم مستدیر کی ہے اوپر اپنے مرکز کے مانند حرکت رحی یعنے چکی کے اور حرکت فلک کے اور حرکت وضعی خاص کہ اوس مین آمیزش حرکت اینی کی نہو یہی ہے دوسری وہ کہ بنظر نفس شے کے ہو مثال اوسکی حرکت قیام کی ہے واسطے قاعد کے اور حرکت قعود کی ہے واسطے قائم کے اور ظاہر ہے کہ بیچ ان حرکات کے تبدل بیچ اجزا سے متحرک کی ہوتا ہے بقیاس اوسکی ذات کے اور مقصود اس جگہ یہی ہے قطع نظر اس سے کہ تبدل اجزا مین بنظر خارج کے بہی ہو یا نہ اور معلوم ہے کہ کہ تبدل اجزا کا نسبت نفس شے کے اسطرح ہے کہ بعضے اجزا قریب ہو جاوین یا بعید بعض اجزا کے اور تبدل اجزا کا نسبت خارج کے بسبب تجاوز کرنے بعضے اجزا سے شے کے ہے مقابل سے اور محاذی اوس چیز کے کہ خارج ہو اوس شے سے خواہ مقیس علیہ حاوی ہو خواہ محوی اور جاننا چاہیے کہ حرکت وضعی کہ بنظر نفس شے کے ہو حرکت اینی سے بہی مقرون ہوتی ہے اسواسطے کہ تبدل اجزا سے شے کا نسبت نفس شے کے ہو بدون تجاوز کرنے کے سطح حاوی سے کہ مکان مخصوص اوسکا ہے ہو نہین سکتا اسواسطے کہ ظاہر ہے کہ قاعد جب کھڑا ہو جاوے سطح ہوائی سے کہ وقت قعود کے مماس اوسکے فوق کی تہی تجاوز کرتی ہے لامحالہ اور اسی طرح بیچ تحرک تمام اعضا کے کہ کوئی مکان مین بیٹھکر ہلاتا ہے دیکھا جاتا ہے کہ اعضا ایک مکان سے دوسرے مکان مین انتقال کرتے ہین مگر یہ کہ مکان سے دوسرے

معنی کہ ماستقر علیہ الجسم سے ہے مراد لیوین کہ اس تقدیر پر حرکت قاعد کی بقیاس او ر
حرکت قائم کی بقعود بسبب نہ تجاوز کرنے جسم کے مستقر سے حرکت اپنی سے
معرا ہے یا لجملہ جمع ہونا حرکات مذکورہ کا بیچ متحرک واحد کے ایک زمانہ میں بیچ
ممکن الحصول ہے اسواسطے کہ ہر ایک حیثیت مختلف رکہتا ہے اسلیئے کہ ناممکن ہے کہ
بیچ ایک آن کے اگر متحرک حرکت کرے ساتہ اختلاف وضع کے تجاوز مکان سے
محال ہوگا کما لا یخفی وقس علیہ حرکات آخر یعنے قیاس کر تو اوپر اسکے
اور حرکات کو ہشت تیسری بیچ حرکت کمی کے حرکت کمی وہ ہے
کہ کم سے یعنے مقدار سے متعلق ہوا ور یہ دو طرح ہے ایک وہ کہ سبب
اوسکا زیادہ ہونا جسم کا ہو دوسری وہ کہ باعتبار کم ہونے حجم کے ہو لیکن جو بسبب
زیادتی کے ہو خالی نہین ہے اس سے کہ زیادتی حجم کی بسبب حاصل ہونے
مادہ کے ہو یا بسبب لاحق ہونے کیفیت کے فقط جو مادے سے ہو بعد وارد ہونے کے بیچ شئے
کی مشابہ اوس شئے سے ہو اور اوسکی وزن بڑہا دے اوسکو نمو کہتے ہین یا سمن اور اگر مادہ بعد
وارد ہونے کے مشابہ شئے سے نہو لیکن وزن مین بڑہا دے وہ ورم ہے اور اگر نہ مشابہ ہو اور
نہ وزن مین بڑہا دے بیچ صاحب حیات کی وہ تہیج ہے یا نفخ اور غیر صاحب حیات مین کہ
قابل تداخل عنصر ہوائی کے ہین تخلخل ہے نطفہ اور اسکی بڑہنا روئی اور ابر مردہ کا اور
مانند اونکے سے ہو بسبب مقصد کرنے کے اور اسکو تخلخل غیر حقیقی کہتے ہین اور جو بسبب
لحوق کیفیت کے ہو فقط سے ہے یہ تخلخل حقیقی اور تخلخل حقیقی اس سبب سے کہتے ہین کہ
وارد ہونا جسم کا بسبب تخلخل کا نہین ہوا ہے مثال اسکی پگہلانا بیچ کا ہے اسواسطے کہ پانی کہ پگہلنے
بیچ سے حاصل ہوتا ہے لامحالا زائد ہوتا ہے بیچ کے حجم سے ساتہ باقی رہنے وزن کے اور
ظاہر ہے کہ علت پگہلانے کی سوا کیفیت حرارت کی اور دوسری نہین ہے اور باعتبار انبساط
اجزا کے خود شئے متخلخل ہو گئی بدون داخل ہونے جسم دوسرے کے لیکن جو بسبب کم ہونے
جسم کے ہو وہ بہی دو قسم ہے ایک وہ کہ بسبب فنا ہونے بعض اجزاے شئے کے ہو
مانند ذبول اور ہزال کے دوسری وہ کہ ساتہ باقی رہنے تمام اجزا کے ہو اور یہ بہی دو طرح ہے ۱۴

تعریف حرکت کمی کی

پہلی وہ کہ بسبب تماسک اون شے کے ہو فقط مانند پانی کے کہ بیچ باسن کے رکہین اور بستہ ہو جاوے یا ہوا کہ بالقسر منبسط ہوتی ہو اور اپنے قوام اصلی پر رجوع کیا ہو جیسا کہ بیچ شیشے کے دیکھا گیا ہے کہ جو منہ کو اوپر منہ شیشے کے رکھکر ہوا کو جذب کرتے ہیں کر لیتے ہیں بعد اوسکے اوس شیشے کے منہ کو انگلی سے بند کرکے پانی میں اوندھا کرین بعد اوٹھا لینے انگلی کے اوسکے منہ سے پانی اوسمین داخل ہوتا ہے اور یہ نہین ہے مگر واسطے نقصان حجم ہوا کے کہ بسبب دور ہونے قاسر کی میل طرف قوام اصلی کے کرکے متکاثف ہوئی ہے اور واسطے ضرورت خلا کے پانی اندر آگیا اور منبسط ہونا ہوا کے اندر شیشے کے نزدیک بعضے اوس کی اور بعید اوسکے متکاثف ہونا اوسکا ہے اور اثبات حصول تخلخل اور تکاثف کی دوسری وہ کہ بسبب نکلنے جسم غریب کے کہ علت تخلخل کوئی جسم کا ہوا ہو حاصل ہووے مانند روئی اور اجزا اوسکے کہ دبا دین اور وہ ناقص الحجم ہو جاوے بسبب نکل جانے ہوا کے اوس سے پالجملہ نقصان حجم کا بسبب جدا ہونے کے ہوا اوسکا نام متکاثف ہے لیکن اوس تکاثف کو کہ بسبب تماسک اجزا کے ہو تکاثف حقیقی اور جو بسبب نکلنے جسم غریب کے ہو تکاثف غیر حقیقی کہتی ہین نہضت چوتھی

ف
نہضت چوتھی بیچ حرکت کیفی کے

بیچ حرکت کیفی کی حرکت کیفی وہ ہے کہ حرکت واقع ہو بیچ کیفیت کے یعنے کیفیت متغیر ہو جیسے کوئی چیز گرم مثلاً سرد ہووے آہستہ آہستہ یا بالعکس اسکے یا سفیدی سے طرف سیاہی کے میل کرے آہستہ آہستہ یا عکس اسکا اور حرکت بیچ کیف کے مستے ہے یا ستحالہ لیکن جاننا چاہئے کہ حرکت بیچ سب کیفیات کی واقع نہین ہوتی بلکہ مخصوص ہے اون کیفیات سے کہ قابل ہون اشتداد اور ضعف کو مانند کیفیات اربعہ کے کہ حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست ہین اور مانند انکے جو رنگ سے علاقہ رکھتے ہین مانند سیاہی اور سفیدی کے اور مانند انکے کہ قبول کرتی ہین شدت اور ضعف کو پس بیچ زوجیت اور فردیت اور اولیت اور آخریت کی اور مانند انکی کہ قبول نہین کرتی ہین اشتداد اور ضعف کو حرکت واقع نہین ہو سکتی ہے نہضت پانچوین بیچ حرکت عرضی کی حرکت

ف
نہضت پانچوین بیچ حرکت عرضی کے

عرضی وہ ہے کہ تابع حرکت جسم دوسرے کی ہو مانند حرکت بیٹھنے والی کشتی کے کہ تابع ہے حرکت کشتی کے اور مانند حرکت پانی کوزے کے کہ تابع حرکت کوزے کی ہے نہضت چھٹی بیچ حرکت قسری کے حرکت قسری

ف
نہضت چھٹی بیچ حرکت قسری کے

وہ ہے کہ تابع جسم دوسری کی نہو لیکن بسبب تحریک کوئی محرک کے حرکت کرے اور محرک اوسکا

اوسکے غیر مین موجود ہو نظیر اوسکی حرکت پتھر کی ہے کہ اوپر کی جانب پھینکا گیا ہو واسطے کہ حرکت پتھر کی وقت اوپر ہونے کے تابع جسم دوسرے کی نہین اور ساتھ اسکے محرک اوسکا رافی ہے اور وہ لامحالہ غیر ہے مرمی کا ٹہضت ساتوین بیچ حرکت ارادی کے حرکت ارادی وہ ہے کہ حرکت تابع دوسرے جسم کی نہو اور ساتھ اسکے محرک اوسکا خود متحرک مین موجود ہو اور اوسکی شان سے ہو نزدیک ہونا ساتھ شعور کے کسی وقت مین نظیر اوسکی حرکت حیوان کی ہے اپنے اور بائین مثلا ٹہضت آٹھوین بیچ حرکت طبعی کے حرکت طبعی وہ ہے کہ حرکت تابع دوسرے جسم کی نہو اور محرک بیچ نفس متحرک کے ہو لیکن مقرون شعور سے نہو ہرگز نظیر اوسکی حرکت پتھر کی ہے کہ اوپر سے نیچے کو بالطبع ظاہر ہو واسطے کہ ظاہر ہے کہ حرکت اوسکی دوسرے کی تابعداری سے نہین ہے اور محرک اوسکا خود اوسمین موجود ہے یعنے طبع اوسکی اور نہ متصف ہونا شعور سے بسبب اوسکی جمادیت کے ظاہر ہے اور ان تینون اخیر کو ذاتی کہتے ہین یعنے حاصل ہونا حرکت کا بیچ ذات متحرک کی حقیقت مین ہے انتباہ بیچ شروع اس بحث کے گذرا ہے کہ حرکت باعتبار اوسکے واقع ہونے کے بیچ کوئی مقولے کے مقولات اربعہ سے چار قسم کی ہوتی ہے اور اسیطرح باعتبار تقسیم اپنی ذات کے بھی چار قسم کی ہوتی ہے اور تحقیق ان چارون کا کہ ایک عرضی اور تین ذاتی ہین نہین ہوسکتا مگر بیچ ضمن حرکت اپنی کے جنسیا کہ معلوم ہوا فائدہ بیچ بیان اس امر کے کہ حرکت نبض کی کون جنس سے ہے یعنے بیچ کون مقولے کے واقع ہے اور اطبا کو یہان اختلاف ہے اختلاف اون کا ایک ایک قول مین کہا جاتا ہے قول پہلا وہ ہے کہ حرکت نبض کی حرکت مکانی ہے اور جمہور اسی پر ہین لہذا محمد اقرائی نے لکھا ہے کہ والحق حرکۃ النبض اینیۃ اور دلیل صحت انکے مدعا کی وہ ہے کہ کہا ہے کہ حرکت مذکور اوپر مذہب اصح کے مرکب ہے انقباض اور انبساط سے اور انقباض عبارت ہے حرکت کرنا اجزاے رگ کا کنارے سے طرف وسط کے اور انبساط عبارت ہے کہ حرکت اجزاے رگ کا وسط سے طرف کنارون کی اسواسطے کہ یہ دونون متقابل ہین اور ظاہر ہے کہ انبساط اور انقباض جدون ؟

ف نہضت ساتوین بیچ حرکت ارادی کے

ف نہضت آٹھوین بیچ حرکت طبعی کے

ف بیان اس امر کا کہ حرکت نبض کی کون جنس سے ہے

تبدل سبب ایون رگ کی نہین ہوتے ہین اسواسطے کہ فضاے متوسط وسیع ہوتی ہے ایک
مرتبے وقت انبساط کے اور تنگ ہوتی ہے ایک بار وقت انقباض کے اور سابق مذکور ہوچکا
کہ تبدل مکان حقیقی سے بیچ حرکت اینی کے لازم ہے جیسا بیچ کوزے پانی متحرک کے کہا گیا
ہے اور غرض بیان کرنے اس بات سے اصل مین یہ ہے کہ یہ بات وارو نہو اور وہ یہ ہے کہ بیچ
منع کرنے حصول حرکت اینی کے بیچ نبض کے کہا ہے کہ مکان سطح حاوی کو کہتے ہین کہ مماس
سطح محوی کے ہے اور شک نہین ہے کہ رگ اپنے مکان مین ہے اور سطح اوسکی سطح اپنے
حاوے سے جدا نہین ہوتی انقباض مین انقباض رگ کہ منقبض اور منبسط ہوتی ہے اور
گوشت اور پوست کہ اوپر اوسکے ہے اوسی طرح ملا ہوا رگ سے منخفض اور مرتفع یعنے پست اور
بلند ہوتا ہے اسواسطے کہ اگر ایسا نہوتا لازم آتا کہ رگ اور اوسکے حاوی کے درمیان مین فضا
ظاہر ہو وقت انقباض کے اور یہ محال ہے اسواسطے کہ حاصل ہونا فضا کا بیان خلا کو مستلزم
ہی اور خلا محال ہے اور اگر کہین کہ ہو سکتا ہے کہ ہوا وہان اگر بہر ہوتی ہے پس خلا لازم نہ آوے گا
جواب اسکا یہ ہے کہ اگر ایسا ہو لا محالہ وہ فضا ممتد ہو یعنے بڑی ہو اور رگ لمس سے مدرک نہو
لیس فلیس قول دوسرا یہ کہ حرکت نبض کی حرکت وضعی ہی علاؤ قرشی اسی طرف گئے ہین لہذا اونہے لکھا ہے
کہ حرکت نبض کی نہ کیف مین ہے اور نہ کم مین اور حرکت مکانی بھی نہین ہو سکتی اس سبب سے
کہ حرکت مکانی مین خارج ہونا مکان سے لازم ہے اور شریان کہ منبسط اور متحرک ہوتی ہے ظاہر ہے
کہ مکان سے نہین نکلتی پس بالضرور اقرار کرنا چاہیے کہ حرکت اوسکی وضعی ہے اسواسطے کہ حرکت ان چار وقسمون
نہین ہے۔ اور یہی معلوم ہے کہ شریان جب منبسط ہوتی ہے بعد انقباض کے یا منقبض
بعد انبساط کے نہین متغیر ہوتی ہے کوئی چیز مگر نسبت اوسکے بعض اجزا کے بنظر بعض اجزا کے
قرب اور بعد سے اور مراد وضع سے اسجگہ یہی ہے پس حرکت وضعی متحقق ہوئی اور وہ
علامہ اس قول پر اعتراض کرتے ہین اور پہلی دلیل کا جواب دیتے ہین کہ حرکت
کو خروج مکان سے لازم نہین ہے جیسا کہ سابق بیان ہوچکا ہے اور اوپر دلیل ثانی
کے کہا ہے کہ ہم نہین مانتے اسکو کہ مجرد تبدل نسبت اجزا کا بیچ اثبات حرکت وضعی کے
کافی ہو مگر ایک چیز اور بھی چاہیے یعنے تبدل ہونا مکان کا اور بدیہی ہے کہ حرکت

بدون تبدل ایون کے نہین ہو سکتی پس لازم آتا ہے کہ اینی ہو نہ وضعی قول تیسرا یہ کہ حرکت
نبض کی حرکت کمی ہے اسواسطے کہ شریان لامحالہ متخلخل ہوتی ہے وقت انبساط کے اور متکاثف
ہوتی ہے وقت انقباض کے اسواسطے کہ اگر ایسا نہو تو تداخل بیچ جسم کے لازم آوے اور یہ محال ہے
نہایت یہ کہ اس حرکت کو اختلاف ایون کا اور تغیر نسبت کا لازم ہے اور اسکے لازم آنے سے
بیچ ہونے حرکت کمی کے کہ مقصود اور بالذات ہے فتور نہین ہو سکتا پس ثابت ہوا کہ حرکت نبض کی
حرکت کمی ہے۔ اور محمد اقسرائی نے لکھا ہے کہ شک نہین کہ رگ متخلخل اور متکاثف ہوتی ہے بیچ
بسط اور قبض کے اور یہ نہین ہے مگر حرکت کمی۔ اور اسیطرح ظاہر ہے کہ بیچ کیف کے
بھی کبھی حرکت کرتی ہے جیسا کہ معلوم ہے کہ رگ گرم زیادہ ہوتی ہے بالاتفاق اور سرد بھی ہو سکتی
ہے نزدیک بعض قولون کے لیکن جو مقرر ہوا کہ مراد کمی نبض سے ترویج اور تنقیص ہے نہ غیر اسکا
اور بیچ کیف کے نہ ترویج حاصل ہوتی ہے نہ نقص پس حرکت کیفی نہ بیچ نبض کے شمار
ہوگی مانند کمی کے اسواسطے کہ مقصد طبیب کا نبض سی تخلخل اور تکاثف نہین ہے پس نبض یا حرکت اینی
ہوگی یا حرکت وضعی نہ غیر انکے لیکن صاحب نفیسی نے حکایتاً فاضل علامہ سے رقم کیا ہے کہ بیچ نبض کے
دو حرکت ہین اینی اور کمی لیکن نزدیک طبیب کے حرکت اینی معتبر ہے نہ کمی اوس سبب سے
کہ جسے ذکر کیا ہے آنجناب نے آگے آتا ہے کہ حرکت نبض کی نزدیک بعضی کے اوپر سبیل تواتر کے ہے
اور اس صورت مین حرکت کمی ہرگز نہین ہو سکے گی اور وضعی بھی بدستور پس قرین صواب کے
نزدیک اس فقیر کے یہ ہے کہ حرکت نبض کی تصور کیا چاہیے بیچ حرکت اینی کی اسواسطے کہ جس
تقدیر مین ہو تبدل ایون کا لازم ہے۔ لیکن وضعی بھی ہو سکتی ہے بشرطیکہ عدم تبدیل ایون
کا بیچ ماہیت وضعی کے ماخوذ نہو اور کمی بھی ممکن ہے بشرطیکہ حرکت نبض کی مخصوص ساتھ قبض اور
بسط کے ہو کیفی لامحالہ کبھی واقع ہوتی ہے لیکن مانحن فیہ سے خارج ہے اور اوپر بیان مین
آچکا ہے کہ جمع ہونا حرکات مختلف کا ایک متحرک مین بیچ ایک آن کے محال نہین ہے
بسبب مختلف ہونے حیثیت کے پس موصوف ہونا نبض کا ساتھ ان چار حرکتون کے ممکن ہے
اور اعتبار کرنا اطبا کا بعض کو اور بعض کو نہ اعتبار کرنا امر دوسرا ہے لیکن بیچ اوس
صورت کے کہ بیچ حرکت وضعی کے عدم تبدل ایون کا ماخوذ ہو جمع ہونا وضعی کا ساتھ اینی کے

فـ در بیان حرکت نبض

[illegible]

ممتنع ہوگا کما لا یخفیٰ **فائدہ** بیچ بیان حقیقت نبض کے اور بیان اس بات کا کہ محرک اوسکا کیا
ہے اور یہ فائدہ شامل ہے اوپر کئی قسم کے قسم پہلی یہ کہ حرکت نبض کی توتیر سے ہے یا قبض اور
بسط سے پوشیدہ نرہے کہ حرکت رگ کی نزدیک بعض لوگون کی اوپر سبیل توتیر کے ہے یعنے
بطور صعود اور نزول کے ہے فقط بدون قبض اور بسط کے پس اجزائے رگ کے ساتھ ثابت
رہنے اوس نسبت کی کہ ایک جزو کو ساتھ دوسرے جزو کے ہے یکبارگی صاعد ہوتے ہین بالکل
اور پھر ہابط ہوتے ہین اور استدلال کرتے ہین یہ لوگ اس سے کہ حرکت رگ کی اگر قبض اور
بسط سے ہوتی پس وقت انبساط کے زیادتی بیچ عرض رگ کی دیکھی جاتی اور اسیطرح کمی عرض کی
وقت میل کرنے نبض کے طرف انقباض کی اسواسطے کہ بیچ انبساط کے لا محالہ اجزاے شے کے
ایک سے دوسرے کی ہر طرف اوٹھ جاتے ہین اور یہ لازم ہے اسکو کہ بیچ حالت بسط کی بعض اجزاے
رگ کے پہلی اونگلی سے ملین بعد اوسکے بعضے دوسرے ملتے ہوے یہانتک کے حرکت انبساطی
نہایت کو پہنچے اور اسی طرح بیچ انقباض بعض اجزا کی چاہیے کہ پہلے جدا ہون انگلی سے بعد
اسکے بعض دوسرے اور جو ایسا ہو بالضرور بڑھنا عرض کا وقت انبساط کے اور گھٹنا عرض کا
وقت انقباض کی محسوس ہوتا ہے اور بیچ تجربہ کے پہونچا ہے کہ بیچ احساس نبض کی یہ بات
مفقود ہے پس حرکت نبض کی قبض اور بسط سے نہوگی اور جو حرکت نبض کی بسط اور قبض
سے نہو سی حرکت توتیری لازم آئی اسواسطے کہ حرکت رگ کی ان دو وجہ سے باہر نہین ہو سکتی
ہے اور بیچ رد اس قول کی کہہ سکتے ہین کہ نہ محسوس ہونے زیادتی اور کمی سے بیچ عرض کے
حالت بسط اور قبض مین لازم نہین آتا ہے کہ ہم انکار کرین انبساط اور انقباض سے اور اختیار
کرین توتیر کا اسواسطے کہ علت عدم احساس تفاوت کی وقت بسط اور قبض کی ہو سکتی ہے کہ کمی
تفاوت کی ہو بسبب زیادتی اور کمی کے بیچ سمک کے اور بھی ہو سکتا ہے کہ باوجود کثرت
تفاوت کے ازدیاد اور انتقاص محسوس نہو اسواسطے کہ نزدیک اکثر لوگون کی حرکت شریان
کی وقت انقباض کے مدرک نہین ہوتی ہے قطع نظر اوسکے مقدار عرض سے اور حکم
اوپر ازدیاد کے حالت انبساط مین اوس وقت کیا ہو کہ مقیس علیہ اوسکا کہ حالت انقباض کی ہے
مدرک نہو لیکن نزدیک جمہور کی حرکت نبض کی قبض اور بسط سے ہے جیسا کہ گذرا ہی اور دلیل

کامل انکی کہ اوپر سب لوگون کے حجب ہو کشف کرنا رگ کا ہے اسطرح کہ پوست اور گوشت اوسکا اوپر شریان سے جدا کرین اور اوپر حقیقت حال رگ کی آگاہ ہوں اور نزدیک اون لوگون کے کہ محسوس ہونے حرکت انقباضی کے قائل ہین وقت بسط اور قبض کی عرض مین بہی تفاوت ظاہر ہے قسم دوسری بیچ اس امر کے کہ محرک رگ کا کون ہے اور اس امر مین کئی قول ہین ایک وہ کہ محرک قوت حیوانی ہے اور عام ہے کہ قوت مذکور متحد بالشخص ہو اوس قوت سے کہ دل اور شرائین مین ہے یا مختلف ہو اور مذہب جالینوس کا یہی ہے دوسرا یہ کہ محرک قوت طبعی ہے یعنی طبع شریانی تیسرا یہ کہ جاذبہ اور دافعہ روح کی ہے کہ بیچ شریان کی ہے چوتھا یہ کہ محرک دل ہے اور جنبش شرائین کی بسبب جنبش قلب کے بمنزلہ جنبش فروع اور شاخین درخت کے ہے جنبش اصل درخت سے پانچوان یہ کہ علت حرکت شرائین کی جوہر اور روح اور خون شرائین کا ہے۔ چھٹا یہ کہ محرک اوسکا قوت ارادی ہے اور مختار قرشی کا یہی ہے اسواسطے لکہا ہے کہ اگر کہین آدمی کو بیچ اس حرکت کی شعور اور اختیار نہین ہوتا ہے پس ارادی کیونکر ہو سکتی ہے جواب اسکا یہ ہے کہ حرکات عضلات کی بالاتفاق ارادی ہین اور حال یہ کہ حیوان کو ہرگز اوس حرکت مین خبر نہین ہے پس بیچ ہونے حرکت ارادی کے اختیار اور شعور ضرور نہین ہے اسواسطے کہ عام ہے کہ فعل ارادی طبعی کا مقرون بشعور ہو یا نہ قسم تیسری بیچ اس امر کے کہ قبض اور بسط شرائین کا بالقسر ہے یا بالطبع یا ایک بالقسر اور دوسرا بالطبع ہے اور قاصر کون ہے اور طریق اوسکا کیا ہے اور بیان بہی کئی قول ہین ایک وہ کہ دونون بالقسر ہین اور یہ ایسا ہو کہ فرض کرین کہ جو دل منبسط ہوتا ہے جذب کرتا ہے روح کو شرائین سے واسطے ضرورت خلا کے پس شرائین بالقسر بہی واسطے محال ہونے خلا کے منقبض ہوتی ہین اور پہر جو دل منقبض ہوتا ہے وہ روح کہ اوس مین جمع ہوئی تہی طرف شرائین کے پہر آتی ہے اور شرائین بہی بالقسر منبسط ہوتے ہین واسطے تمکین روح کے یعنے قادر کرنے روح کے قول دوسرا یہ کہ دونون بالطبع ہین اسواسطے کہ دونو حرکت کی طرف بالطبع محتاج واقع ہے واسطے استنشاق ہوا کے اور دفع کرنے بخار کے اور اگر کہین کہ ایک متقی ہے دو حرکت [illegible] ممتنع ہے جواب اسکا یہ ہے کہ امتناع صدور دو حرکت

متضاد کا ایک طبع سے اوس تقدیر پر ہے کہ بیچ ایک عرض کے ایک حال مین ہوا ور حرکت
نبض کی اس قبیل سے نہین ہے اسواسطے کہ شان طبیعت شریانی سے ہی کہ نزدیک
عارض ہونے سخونت کے بیچ روح کے کہ اندر اوسکے ہے منبسط کرتی ہے شریان کو اور نزدیک
احتراق بعض اجزاے روح کے اور گرم ہونے ہواے واردکی منقبض کرتی ہے شریان کو
اور بعض لوگ اوپر امکان صدور دو حرکت متضادہ کے ایک چیز سے از روے طبع کے
پانی کو نظیر بیان کرتے ہین یعنے نزول پانی کا بیچ سوراخ زمین کے طبیعی ہے اور
اسیطرح نبوع پانی کا زمین سے بہی طبیعی ہے اور ضدیت درمیان دونون کے یعنے نزول اور
نبوع مین بدیہی ہے اور یہ ضعیف ہے اسواسطے کہ نبوع اور خروج پانی کا زمین سے بسبب
اختلاط اجزے متصعدہ کے بیچ پانی کے ہے پس بالقسر ہوگا نہ بالطبع اور اگر کہین کہ مکان طبیعی
پانی کا اوپر زمین کے ہے پس صعود پانی کا زمین سے احتمال رکہتا ہے کہ بالطبع ہو ہم
کہین گے کہ پس ہبوط پانی کا بیچ زمین کے بالقسر ہوا اور اجتماع ضدین کا بیچ ایک طبیعت
کی لازم نہین آتا ہے اور یہی مقصود ہے بالجملہ جاننا چاہیے کہ بیچ بحث ارکان کی گذرا کہ تداخل پانی
کا بیچ زمین کی بعلت ضرورت خلا کی ہے کہ دخان ہوجانا اجزاے ارضی کا باعث خلا کا ہوتا ہی اور لیکن
دریافت کرین کہ جو کچہ کہتی ہین کہ پانی اوپر زمین کے ہے مراد اوس سے یہ ہے کہ وہ کہ بعد
کشف اوس ربع کے ہے کہ نیچے پانی کے ہے نہ یہ ربع مسکون کہ واسطے معاش کی مکشوف
ہوا ہے اسواسطے کہ دیکہا گیا ہے کہ جس جگہ سوراخ زمین مین ہوتا ہے ساتہ اس امر کے ہوادہن
ہے اور ضرورت خلا کی نہین ہے پانی اندر اوسکے آتا ہے لامحالہ پس اگر اوپر ہونا پانی کا
سطح اس زمین سے طبیعی ہوتا ہرگز پانی بیچ زمین مذکور کے نازل نہوتا ولیس فلیس مگر یہ کہا جاوے
کہ اسد تعالے نے اس مقام مین پانی سے مقتضی اوسکی طبیعت کو سلب کیا اور اسد تعالے حکم
کرتا ہے جو چاہتا ہے بہر حال داخل ہونا پانی کا اس زمین مین کہ ہمارے نزدیک ہے اور نسبت
سطح کرے پانی کے بلندی رکہتی ہے طبیعی ہے اور نبوع پانی کا قسری اور علت شیرین ہونے
چشمون کی یہی دلالت کرتی ہے اوپر اختلاط اجزے متصعدہ کی اوسمین جیسا کہ بیچ بحث
میاہ کے مذکور ہوا ہے تیسرا یہ کہ انبساط طبیعی اور انقباض قسری اور وہ اسطور پر ہے کہ فرض کرین

اوس مقدار کو کہ شریانون کو بیچ حالت نہایت انبساط کے حاصل ہے طبعی کہیں نزدیک
انبساط دل کے واسطے ضرورت خلا کے روح شرائین سے طرف دل کے منجذب ہوتی ہے اور
[illegible] منقبض ہوتے ہین اور نزدیک انقباض دل کی روح دل سے طرف شرائین کے
[illegible] انبساط بیچ شرائین کے بالطبع ظاہر ہوتا ہے چوتھا وہ کہ انبساط قسری ہو اور
[illegible] طبعی اور یہ ایسا ہو کہ ہیئت غایت انقباض کو طبعی فرض کرین پس انبساط شرائین کا
[illegible] طرف روح کے کہ انقباض دل کا سبب اوسکا ہے قسری ہو اور انقباض ونکا نزدیک
[illegible] دل کے واقع ہوتا ہے طبعی ہو بسبب پھرنے شرائین کے طرف اپنی ہیئت طبعی کے انقباض
[illegible] کیا ہے کہ طریقہ قسری ہونے دونون حرکت کا یا ایک حرکت کا اوس سے خاص ہے
کہ قاصر بسبب روح کے ہو اور اگر قاصر بسبب ہوا کے ہو جیسا کہ مذہب بعض لوگون کا ہے
اور طریق کہنا چاہیے بیچ تینون صورت کے مثلا اوس صورت مین کہ دونون حرکت قسری
ہون کہہ سکتے ہین کہ بیچ دل اور شرائین کی دو قوت ہین ایک جاذبہ کہ ہوائے سرد کو
جذب کرتی ہے دوسری دافعہ کہ دفع کرتی ہے ہوائے گرم مستنشقہ اور فضول محترقہ روح کو
پس جسوقت شرائین اور دل جذب کرتے ہین ہوا کو واسطے تبرید کے بالضرور انبساط
اونمین حاصل ہوتا ہے اور پھر جو دفع کرتے ہین ہوائے مسخن اور روح متدخن کو بالضرور
جمع ہوتے ہین واسطے ضرورت خلا کے پس قاصر اوپر انبساط کے تجذیب ہوا کا ہے اور قاصر
اوپر انقباض کے نکلنا ہوا کا اور بیچ اوس صورت کے کہ انبساط کو طبعی اور انقباض کو قسری
کہنا چاہیے کہ وہ ہیئت کہ بیچ غایت انبساط کے حاصل ہے طبعی ہے اور دفع ہوا کا شرائین
سے قاصر ہوتا ہے اوپر انقباض کے اور پھر نزدیک زوال قاصر کے بالطبع رجوع کرتے ہین شرائین
طرف انبساط کے اور بیچ اوس صورت کی کہ انقباض کو طبعی کہیں اور انبساط کو قسری
کہنا چاہیے کہ وہ ہیئت کہ بیچ نہایت انقباض کے حاصل ہے طبعی ہے اور اوسواسطے جذب ہوا کے کہ
واجب کرتا ہے تجدید انبساط کا بیچ شرائین کی بالقسر واقع ہوتا ہے اور پھر بسبب زوال قاسر کے بالطبع
طرف ہیئت طبعی کے کہ انقباض ہے رجوع کرتی ہے تنبیہ جس جگہ کہ ہوا کو قاسر فرض کرین
شرائین کو ساتھ دل کے موافقت ہے بیچ قبض اور بسط کے یعنے انبساط دل اور انبساط [illegible]

شرائین کا مشاہو تاہے اور اسیطرح انقباض اون دونون کا اوسکے
فرض کریں اسکے عکس بتصور کریں یعنے انبساط شرائین کا وقت انقباض دل کے
ہوتا ہی اور انقباض اونکا وقت اوسکے انبساط کی اور علامہ قرشی
کلام کی اور وارد کرسکے نقض کے اس مقام مین تفصیل سے کہتا ہے کہ حق یہ ہے کہ انبساط
طبعی ہے اور انقباض قسری اور فاعل انبساط طبیعت شریانی ہے اور
عود کرنا روح کا دل مین اسواسطے کہ اگر دونون قسری ہوون اس سے خالی ہوون گے کہ
قاسر ان دونون کا روح ہے یا ہوا اور کوئی انکے اکیلا لیاقت اس کام کی نہین رکھتا ہے
جیسا کہ کہا جاتا ہے دو نکتہ مین اور بعد اسکے تحقیق اوس تدقیق کی کہ اس مقام کی ہے
کیجاتی ہے نکتہ پہلا قاسر ہونے روح کے جانین کہ اگر قبض اور بسط شرائین کا اکیلی روح سے
حاصل ہو شرائین کو اوپر حدت ہوا کی مسام بدن کی راہ سے قدرت نہو بسبب ہونے باعث کی اور ثابت
ہوا ہی کہ ہوا از راہ مسام کی شرائین سی استنشاق کیجاتی ہے اور علت غائی قبض اور بسط سے یہی ہے
پس بالضرور چاہیے کہ کوئی امر سوای روح کی ہو کہ علت جذب کی ہوسکے اور دلیل اوپر احتیاج آدمی کے
بیچ حدت ہوا کی مسام شرائین سی تجربہ ہی اسواسطے کہ جسوقت آدمی بیچ پانی کی کہ معتدل ہو گرمی
اور سردی مین در آوے اسطرح کہ اکثر بدن اوسکا پانی مین غرق ہو لامحالہ بعد گذرنے ایک ساعت کے
کرب اور بیقراری مضطر کرنیوالی ظاہر آتی ہی اوسکو اور نہی ہی کہ سبب اوس کثرت کا نہ برودت پانی کی ہے
اور نہ گرمی اوسکی اسواسطے کہ پانی مذکور معتدل ہے اگر سرد ہوتا ممکن تھا کہ بسبب تکاثف
ظاہر بدن کے سخونت بیچ باطن کی پیدا کرتی اور کرب بہی اور اسی طرح اگر گرم ہوتا احتمال رکھتا کہ
پانی بسبب تسخین کے مکرب ہے اور جو پانی مفروض ویسا ہے اور نہ ایسا بلکہ متوسط ہے
درمیان دونون کے بالضرور یقین ہوا کہ موجب کرب کا بیچ اس حال کی سوائے امتناع
نفوذ ہوا کے بیچ شرائین کی بسبب حائل ہونے پانی کے حاصل ہوا ہے کوئی اور چیز
نہین ہے اور اگر کہین کہ ممکن ہے کہ بیچ صورت مذکورہ کے موجب کرب کا نہ نکلنا اوس متحلل
ہوتا بخارات گرم کا ہوتا ہے بسبب شامل ہونے پانی کے اوپر بدن کے
اسواسطے کہ پانی نہین منع کرتا ہے اونکو خروج سے پس حاجت طرف ہوا کے

لازم نہین آتی ہے جواب اسکا یہ ہے کہ ہم نہین مانتے کہ پانی نیمگرم مانع نکلنے ابخرے کا ہووے اسواسطے کہ وہ رطب ہے اور شدید مسام نہین کرتا ہے جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے پس نکلنے بخار کو کہ مرکب آگ سے ہو اور بالطبع بسبب غلبۂ ناریت کی میل اوپر کو رکھتا ہے کیونکر مانع ہو سکتا ہے بلکہ بسبب نرمی جلد کی چاہیے کہ مدودی اوپر نکلنے کے اور موئد اس قول کا احساس بشرہ اوس شخص کا ہے کہ ہواسطے کہ اگر اسوقت مین ابخرہ نہ نکلتے بالضرور نیچے پوست کے رکتے پس یقینًا سخونت بیچ جلد کی بہت محسوس ہوتی اور حال یہ ہے کہ شخص مذکور کو گرمی بیچ باطن کی اور نزدیک دل کی زیادہ محسوس ہوتی ہے پس متحقق ہوا کہ علت کرب کی امتناع تنفس شرائین کا ہے نہ امر دوسرا اور جذب ہوا کا شرائین سے واجب ہے نکتہ بیچ قاصر ہونے ہوا کے جانین کہ اگر ہوا فقط باعث تحریک شرائین کی ہو لازم آوے کہ بعد داخل ہونے آدمی کے بیچ پانی کے حرکت نبض کی باطل ہووے بہ سبب منقطع ہونے سبب کی خواہ منہ اور ناک بھی غرق ہون یا نہ ولیس فلیس اور اگر کہین کہ ہو سکتا ہے کہ نزدیک گھسنے کی پانی مین کہ بدون ڈوبنے منہ اور ناک ہو نہ منقطع ہونا نبض کا بسبب نفوذ ہوا کی ریہ سے بسبب شرائین کے ہو درحالیکہ گذرنے والی ہے دل سے اور بیچ صورت ڈوبنے منہ اور ناک کی وہ ہوا کہ بیچ ریہ کے محصور ہے امر تحریک شرائین کو حاصل کرتی ہے اور شک نہین ہے کہ پہونچنا ہوا کا شرائین سے اکثر ریہ کی راہ سے ہے اور ظاہر بدن سے منجذب نہین ہوتی مگر تھوڑی نہایت کم جواب اسکا یہ ہے کہ ہم نہین مانتے ہین کہ ہوا ریہ کی راہ سے بہت جذب ہوتی ہے اسواسطے کہ اس صورت مین لازم آتا ہے کہ ہوا پہلے دل مین گذرے اور ایک قدر معتد بہ اوسمین رہے اور پھر ایک قدر وافی سب شرائین مین پہونچے اور ظاہر ہے کہ واسطے ان کامون کی ہوا کثیر المقدار چاہیے نسبت اوس روح کے ہے اور جو ہوا زائد اوپر مقدار کے روح مین ملے لامحالہ جوہر روح کو فاسد اور حرارت غریزی کو اطفا کریگی پس ثابت ہوا کہ جذب ہوا کا اکثر شرائین سے براہ مسام جلد کے ہوتا ہے اور ریہ کی راہ سے بھی تھوڑا اگر پہونچے باک اور مضائقہ نہین ہے نہ یہ کہ وصول ہوا کا شرائین کو اکثر قلب کی راہ سے ہوتا ہے اور جو معترض ہوا کہ دونون حرکت شرائین کی قسر انہین ہو سکتی ہین خواہ قاسر سبب

روح کے ہو خواہ بسبب ہوا کی اور اسیطرح دونون بالطبع بھی نہین ہو سکتی اوس سے
کہ تو نے جانا ہے پس لازم آیا کہ ایک حرکت بالقسر ہو اور ایک بالطبع اور اس سبب
سے کہ انبساط بالقسر اور انقباض بالطبع بھی ممکن نہین ہے اوس سبب سی کہ کہا جاتا ہے
لامحالہ چاہیے کہ انبساط طبعی ہو اور انقباض قسری اور یہ ایسا ہو کہ ہم فرض کرین ایک
ہیئت کہ شرائین کو بیچ نہایت انبساط کے حاصل ہے طبعی ہے پس نزدیک انبساط
دل کی بواسطے دخول روح کے بیچ دل کے بسبب ضرورت خلا کے انقباض
بیچ شرائین کی پڑتا ہے بالقسر اور پھر جو دل منقبض ہوتا ہے اور روح بیچ شرائین کے
پھر آتی ہے شرائین بالطبع منبسط ہوتے ہین اور اس سبب سی کہ واسطے تحرک
روح کے بیچ دل کے بعضے اجزا اوسکے تحلیل ہو گئے حجم اوس کا دفع ہین کرتا ہے
کہ شرائین کو پھر لیوے اور اپنے قوام طبعی پہ باقی رہے پس شرائین بالطبع وسیع
ہوتی ہین واسطے جذب ہوا کے یہان تک کہ اپنے نہایت درجے انبساط کو پہونچے
بدون ظاہر ہونے خلا کے اور جو جذب ہوا کا بدون قسر کے نہین ہو سکتا ہے اور عرض
اوپر قسر کے حوز ہو نہین ہو سکتی ہے اور روح بدستور واجب آیا کہ نسبت فاعلیت کے
کہ سبب انبساط شرائین کا ہے ساتھ طبیعت شریان کے کیجاوے اور نسبت قاسریت
کی کہ باعث انقباض کا ہوتی ہے طرف روح کی کرین بسبب عود کرنے روح کے لیکن
حاصل یہ ہے کہ فاعل بسط طبیعت رگ کی ہے پس وہ طبعی ہے اور فاعل قبض کا عود
کرنا روح کا دل مین ہے پس وہ قسری ہے اور اسی سے ثابت ہوا کہ نہ ممکن ہونا اس
امر کا کہ حرکت انقباضی طبیعی ہو اور حرکت انبساطی قسری وفیہ ما فیہ فتامل وتدبر فائدہ بیچ
بیان اس امر کے کہ حرکت انقباضی محسوس ہوتی ہے یا نہین اور اطبا کو اسمین اختلاف
ہے اکثر اس امر پہ ہین کہ احساس اوسکا ممکن نہین ہے اسواسطے کہ بیچ حس لمس کی ملاقات
حاس کی محسوس سے شرط ہے اور شک نہین ہے کہ شریان وقت حرکت انقباضی کے
مفارق اور جدا ہوتی ہے انامل سے اور جب خود شریان محسوس نہ ہوئی حرکت اوسکی
کیونکر محسوس ہو سکتی ہے لیکن نزدیک محققون کی یہ قول ضعیف ہے اسواسطے کہ وقت بیچ

کہا ہے کہ بدیہی ہے کہ محسوس کے حرب سے جدا ہونا اوسکا حاس سے لازم نہین آتا ہے
اسلیے کہ ہو سکتا ہے کہ حاس بہی بہ تبعیت اوسکے حرکت کرے پس باوجود حرب کی ملاقات
دونون مین حاصل ہو اور عام ہے کہ ملاقات بدون واسطے کے ہو بیچ حاس اور
محسوس کی یا بواسطہ ہو جیسا کہ انامل اور رگ مین ہے اور بعضے اس امر مین کہ آخر حرکت
انقباضی محسوس نہین ہوتی اسواسطے کہ نزدیک پہونچنے شریان کی اپنے مرکز کو تحقیق مفارقت
واقع ہوتی ہے اوسکو انامل سے لیکن اول انقباض شک نہین ہے کہ محسوس ہوتا ہے
بیچ چار جنس کی نبض سے کہ ایک اونمین قوی دوسرا عظیم تیسرا صلب چوتہا بطی ہے
اور دلیل لائی ہین یہ لوگ اوپر اپنے قول کی کہ جلد انامل کی اول انقباض مین ملاقی ہوتی
ہے شریان کو اسواسطے کہ جو شریان انامل کو قرع کرتی ہے وقت انبساط کی یا غمز پیدا کرتی ہے
انخفاض کو اجزاے انامل مین بسبب غمز کے پس جسوقت شریان میل کرتی ہین طرف انقباض
کی اجزاے منخفضہ اوسکے بہی بالطبع عود کرتے ہین اپنی وضع طبعی پر بسبب زائل ہونے
غمز غامز کے پس جیسا کہ شریان رجوع بمرکز کرتی ہے اجزاے انامل سے بہی ہمراہ اوسکے
ہیئت اصلی پر رجوع کرتی ہین مسافت انغماز تک اس سبب سے حرکت انقباضی بہی اسی
مسافت مین مدرک ہوتی ہے بیچ اجناس اربعہ کے اسلیے کہ اگر نبض قوی ہے ظاہر ہے
کہ غمز کو بہت پیدا کرے گی پس اس سبب سے ملاقات شریان کی جلد انامل سے بہی
وقت انقباض کی مسافت طویل تک ہوگی اوسی سبب سے کہ ہمنے ذکر کیا ہے اور اسیطرح
اگر نبض صلب ہو اسواسطے کہ انغماز لین کا صلب سے زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت اوسکی کہ غامز
بہی نرم ہو لیکن بطی اس سبب سے کہ زمانہ انقباض اوسکا دراز ہوتا ہے اور ملاقات
جلد انامل کی شریان سے بہی طول مین ہوتی ہے اگرچہ بیچ تہوڑی مسافت کے ہو
لیکن نبض عظیم بسبب اسکے کہ اوسکے شان سے اشراف ہے انغماز بیچ انامل کے
زیادہ پیدا کرتا ہے اور گذر چکا ہے کہ ملاقات جلد انامل کی شریان سے بیچ حالت انقباضی
کی اوسوقت تک ہے کہ اثر غمز کا باقی ہے اور منغمز ساتہ غامز کے ملاقی ہے اسواسطے کہ جسوقت
حرکت نہایت کو پہونچتی ہے لامحالہ جدائی ہوتی ہے شریان کو انامل سے جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے

اور ایک گروہ اس قول کو بعضے ادراک حرکت انقباضی کو بھی ضعیف کرتے ہین اور بیان
کیا کہ وہ قضیہ کہ تمیز کہا ہے بیچ مرتب غیر محسوس کے مفارقت حاس سے لازم نہین آتی
ہی مسلم ہے لیکن تحقق اوسکا بیچ حق نبض کے نہین ہو سکتا اس سبب سے کہ حرکت شریان
کی لامحالہ سریع زیادہ حرکت ارتفاع جلد انامل سے ہے پس بیچ وقت انقباض کے
کہ شریان جلد حرکت کر کے اپنے مرکز کی طرف رجوع کرتی ہے بسبب بطوء حرکت کے
اجزاے منغمزہ انامل کو فاصلہ درمیان دونون کے بالضرور پڑتا ہے اور جو فاصلہ بیچ حاس
اور محسوس کے ثابت ہوا امکان ادراک باقی نرہا اور موید اس کلام کا بداہت ہے اسواسطے کہ
بدیہی ہے کہ جسوقت ہم انامل کو کوئی چیز سخت سے دباتے ہین اور جلد اوٹھا لیتے ہین تو دیکھتے
ہین کہ اجزاے منغمزہ انامل کے اوس مدت مین اپنی وضع اصلی پر آتے ہین کہ مقدار اسکا
مدت کا مضاعف زیادہ اوپر زمان نبضہ کے کہ عبارت دو حرکت اور دو سکون سے
ہی ہو سکتا ہے اور جو ایسا ہوا تو اتفاق حرکت اجزاے انامل کا حرکت انقباضی شریان
سی کیونکر ہو سکتا ہے پس ادراک ممکن نہوگا بیچ انقباض کے ہرگز اور حق یہ ہے کہ
یہ تضعیف خود ضعف سے خالی نہین ہے اس سبب سے کہ کہا جاوے کہ ہم نہین
مانتے ہین کہ حرکت شریان کی سریع زیادہ حرکت ارتفاع جلد انامل سے ہوتی ہے
اور استدلال کہ تم غمز انامل سے اوپر شے صلب کی لاتے ہو اس جگہ راست نہین آتا ہے
اس سبب سے کہ ظاہر ہے کہ غمز اصابع کا اگر سبک ہے اور غیر قوی اثر غمز کا اوس مین رہے
ہر چند شے صلب ہو اور معلوم ہے کہ غمز انامل کا شی سے نسبت شریان کی اگرچہ موافق قوت
اور صلابت شریان کے ہو لیکن بیچ حقیقت کے سبک ہی اور اثر انغماز کا اوس سے نہین
رہتا پس غمز انامل کا کہ فرع شریان سے حاصل ہے اوپر غمز اور اشیا کی قیاس کرنا
بیجا ہی نہایت یہ کہ شک نہین ہے کہ ادراک اوسکا ہر ایک کو میسر نہین ہے جبتک اصابع
نہایت ذکی اور تجربہ خوب رسا نہو حرکت انقباضی مدرک نہین ہوتی لہذا جالینوس نے
لکھا ہے کہ بیچ اس بات کے کہ من بعد مدت مدید ادراک اوسکی وا اور محققون سے بھی حکایت
کی گئی ہے کہ اونہون نے کہا کہ ایک مدت تک ہم اس سے اطلاع نہین رکھتے تھے

بعد مدت مدید کے یہ بات ہمپر کہلی بالجملہ قائل ادراک حرکت انقباضی کے اگرچہ قلیل ہین لیکن
جو ثقہ ہین اونکی قول پر اعتماد بہت ہے قول کثیر لوگون سے یہ تہا کلام بیچ حرکت انقباضی
کی لیکن حرکت انبساطی اول ہین کہ میل کرتی ہے مرکز سے طرف محیط کے بہی محسوس
نہین ہوتی بالاتفاق بسبب ہونے مدافعت کے اور اسی طرح سکون انقباضی بہی
اوس سبب سے کہ ہمنے ذکر کیا ہے لیکن سکون خارجی یقیناً محسوس ہے اس سبب سے
کہ وہ نزدیک محیط کے ہے **فائدہ** بیچ بیان اس امر کے کہ اجزاے اربعہ نبض سے کون
جزو اعظم ہے اور کون جزو اصغر اور نسبت حرکت کے سکون سے اور بہ نسبت سکون
کی حرکت سے کس طرح ہے جاننا چاہیے کہ مدت دونون حرکت کی آپس مین برابر ہی کہتی ہے
ضرورۃً اس سبب سے کہ جیسی طبیعت کو حاجت استنشاق ہوا کی ہوتی ہے ویسی واسطے
دفع الجزے کے بہی ہوتی ہے پس چاہیے کہ مقدار ہر ایک کی برابر ہو گی اور جو کچہ ان مقادیر سے
کہی جاتے ہین بنظر حال اعتدال اور صحت کی کما لایخفے اور جو کچہ بیچ مقدار دونون سکون کے
کہا ہے ظاہر ہے کہ سکون داخلی طویل زیادہ سکون خارجی سے ہے اس سبب سے
کہ بطور اون لوگون کے کہ انبساط شریان کو وقت انقباض دل کے جاننے مین مقرر ہوا ہے
کہ زمانہ سکون داخلی شریانی کا بعینہ مطابق زمانہ سکون خارجی دل کے ہے اور ظاہر ہے
کہ سکون خارجی قلبی مطول ہے سکون داخلی اوسکے سے اور وجہ طویل ہونے زمانے
اوس سکون کا کہ بعد حرکت انبساطی کے قلب کو حاصل ہے بنظر اوس سکون کے
کہ بعد حرکت انقباضی کے اوسکو حاصل ہوتا ہے یہ ہے کہ شک نہین ہے کہ دل منتظر ہے
ساتہ انبساط اور انقباض کے ہمیشہ اور عمدہ زیادہ واسطے حصول ترویح کے بہی وہ
مرکب ہین لیکن اس سبب سے کہ اتصال دو حرکت متضادہ محال ہوتا ہے حاجت سکون
کی بہی ضمناً لازم آئی پس حاجت دونون سکون کی بالذات نہوئی لیکن اس سبب سے
کہ بقا ہوا کا بیچ دل کے زمانے سکون انبساطی تک ہوتا ہے اور ہونا ہوا کا زمانے
معتدبہ تک وہان مطلوب ہے واسطے تعدیل مزاج روح کے اور استحالہ ہوا کے جوہر روح
سے اور واسطے اس کام کے زمانہ معتدل المقدار لازم ہے پس غالب یہ ہوا کہ سکون

فائدہ بیچ بیان اس امر کے کہ اجزاے اربعہ نبض سے کون جزو اعظم ہے اور کون اصغر اور نسبت حرکت اور سکون کی

خارج قلبی وراز زائد سکون داخلی قلبی سے ہو اور یہ مستلزم ہے کہ سکون داخلی شریانی اطول سکون خارج شریانی سے ہو یہ تھا بیان نسبت حرکت کا حرکت سے اور سکون کا سکون سے لیکن نسبت زمانی حرکت کی سکون سے پس شک نہین ہے کہ اگر روح اوپر اعتدال کے ہو لامحالہ زمانہ حرکت کا اطول ہوتا ہے زمانہ سکون سے اس سبب سے کہ مقصود بالذات حرکت ہے لیکن جسوقت برودت مفرط بیچ مزاج کے ہو اور ساتھ اسکے ہوا بھی سرد ہو ممکن ہے کہ زمانہ سکون کا زیادہ تر زمانے حرکت سے ہو یہان تک کہ لوگون نے جائز رکھا ہے کہ زمانہ حرکت کا کوتاہ زیادہ سکون داخلی قلبی سے ہوتا ہے اور اوپر گذرا ہے کہ سکون خارجی شریانی اور سکون داخلی قلبی معاً واقع ہوتے ہین بیچ ایک وقت کی اور سکون قلبی کوتاہ زیادہ سکون خارجی قلبی سے ہے بخلاف سکون شریانی کے کہ خارجی اوسکا کوتاہ زیادہ اوسکے داخلی سے ہی تنبیہ جو ذکر کرنے تمہیدات مقدمات سے فارغ ہوے ہم طرف مطلب متن کے رجوع کرتے ہین اور اجناس نبض کے ذکر کرتے ہین مدد اللہ تعالی سے جیسا کہ مؤلف نے کہا ہے والاجناس التی یعرف منہا حال النبض عشرۃ یعنے وہ جنسین کہ اونسے پہچانا جاتا ہے حال نبض کا دس ہین اور مراد حال نبض سے حال ادلہ نبض کا ہے اور قید اضافت حال کی ساتھ ادلے کے اس سبب سے کی گئی کہ اجناس مذکورہ جنس نبض کی نہین ہوسکتی ہین جیسا کہ وہم کیا ہے ایک جماعت اطبا نے اس واسطے کہ واسطے ایک شے کے محال ہے کہ بیچ ایک مرتبے کے زیادہ ایک جنس سے حاصل ہو اور بھی نزدیک بعضون کے ہر ادلہ بھی مطلقاً اجناس نہین ہوسکتے بلکہ اجناس مذکورہ اجناس عالیہ ہین فقط واسطے ادلہ نبض کے لہذا علامہ قرشی نے لکھا ہے کہ واجب ہی کہ اجناس نو ہون اسواسطے کہ جنس ماخوذ نظام اور غیر نظام سے جنس عالی نہین ہے تو بیچ ان اجناس کے شمار کیجاوے اس سبب سے کہ وہ ایک نوع ہے مختلف سے کہ وہ ایک نوع ہے جنس ماخوذ استوا اور اختلاف سے جیسا کہ بیان اوسکا آتا ہے اور ادلہ نبض کے وہ ہین کہ دلالت کرتی ہے نبض اوپر حال کے اونکے واسطے سے اور اعتماد حصر اجناس پر استقرا ہے اور اظہر یہ ہے کہ نزدیک جمہور کے عالی ہونا بیچ اجناس نبض کے شرط نہین ہے

اجناس النبض عشرہ

عام ہے کہ جنس عالی ہون یا نہ اسی سبب سے جنس ماخوذ نظام اور غیر نظام سے بھی
بیچ اجناس اولہ نبض کے شمار کی گئی ہے استقلالاً ساتھ اسکے کہ وہ عالی نہین ہے جیسا
کہ گذرا اور پوشیدہ نرہے کہ اجناس عشرہ کہ مذکور ہوتے ہین نبض بسیط سے مخصوص ہین
اور ذکر نبض مرکب کا علیحدہ فصل مین آوے گا الجنس الاول الماخوذ من مقدار الانبساط نبض الجنس الاول مقدار
طولاً و عرضاً و عمقاً جنس پہلی لی گئی ہے مقدار انبساط رگ سے ازروے طول اور عرض
اور عمق کے و بسائطہ خمستہ اور بساط اس جنس کے یعنی افراد اور اجزا کہ بیچ اس جنس کے
حاصل ہین نو ہین اس سبب سی کہ ہر جسم کے تین قطر ہین کہ طول اور عرض اور عمق ہے
پس طول شریان منبسط کا بیچ جنبش کے وہ ہے کہ بیچ طول ساعد کے محسوس ہو
اور عرض اوسکا وہ کہ بیچ عرض ساعد کے محسوس ہو اور عمق اوسکا وہ کہ بیچ مسافت
انبساط کی محسوس ہو اور مسافت انبساط کی عبارت ہی اوس سی کہ رگ کو حاصل ہی اوسکے
ارتفاع سی طرف انامل کے اور انخفاض اوسکی طرف انامل کی اور اس سبب سے کہ واسطے ہر قطر کے
اقطار ثلثہ سے وسطی ہے اور دو طرف کہ افراط اور تفریط ہے واجب آیا کہ انواع
بسیط مذکورہ نو ہون طویل قصیر معتدل بینہما عریض ضیق معتدل بینہما مشرف
منخفض معتدل بینہما لہذا مولف کہتا ہے کہ الاول الطویل نوع پہلی بسائط تسعہ سے طویل
ہے وہو الذی یحس اجزاءہ فی الطول اکثر من المعتدل اور وہ یہ ہے کہ پائے جاوین
اجزا اوسکے طول مین بہت معتدل سے وسببہ کثرۃ الحرارۃ اور سبب بالذات نبض طویل کا
قوی ہونا حرارت کا ہے ساتھ اطاعت آلہ کی اور قادر ہونے قوت کے اور سبب
بالعرض اوسکا ہزال اور لاغری ہے والثانی القصیر اور نوع دوسری قصیر ہے وہو مقابلہ
اور وہ یہ ہے کہ ضد طویل کی ہو وسببہ قلۃ الحرارۃ اور سبب بالذات اوسکا کمی گرمی کی ہے
یعنے غلبہ برودت کا ساتھ عاصی ہونے آلہ کی اور ضعف قوت کے اور سبب بالعرض اوسکا فربہی مفرط ہی چربی
سے والثالث المعتدل بینہما اور نوع تیسری وہ کہ بیانہ ہو بیچ طول اور قصر کے اس سبب سے
کہ بیچ اکثر بسائط کے مخالف ساتھ تقابل ضدیت کے ہے پس وسط درمیان اونکے لازم
ہوگا و یدل علی اعتدال الحرارۃ والبرودۃ اور دلالت کرتی ہی نبض معتدل مذکور اوپر اعتدال کے

اور برابری گرمی اور سردی کی اور اس اعتدال سے بہی اعتدال فی القسمۃ مراد ہے
کما لایخفے فائدہ طول اور قصر وغیرہ کہ بیچ باب نبض کے اجناس اولہ سے مذکور ہوتے
ہین سب امور اضافی ہین کہ بدون اضافت کی اور مقیس علیہ کے نہین پہچان سکتے
لہذا اطبا نے واسطے پہچاننے اوسکے کے دو طریق کہا ہے پہلا طریق کہ جالینوس نے مقرر
کیا اور شیخ رئیس نے بہی اوسکو پسند کیا ہے چار طور پر ہے ایک وہ کہ مقیس علیہ
نبض معتدل حقیقی ہو اور یہ اسطور سے ہوسکتا ہے کہ مزاج مذکور کو موجود فرض کرین اور
اوسکے واسطے ایک نبض کہ لائق اوسکے ہو مقدر کرین بعد اسکے نبض ہر شخص کی اس
نبض مفروض ذہنی پر قیاس کرین تو مقدار بعد اور قرب اوسکا اوس اعتدال سے
معلوم ہو دوسرا یہ کہ مقیس علیہ نبض معتدل نوعی ہو تیسرا یہ کہ مقیس علیہ نبض معتدل صنفی ہو
اور یہ دو تو بہی چاہیے کہ پہلے نبض معتدل فی النوع اور فی الصنف یعنے معتدل نوعی یا صنفی کی
مقرر کرین پس نبض اور لوگون کی اوسپر قیاس کرین اور یہ تینون وجہ واسطے تحقیق حال
شخص کے فائدہ کرتی ہین کہ اسکے واسطے سے حکم کرسکتے ہین کہ معتدلوان مذکور سے
کس قدر بعید ہے لیکن اسسے حقیقت مرض کی ظاہر نہین ہوسکتی کما لایخفی لہذا بعض
لوگ نے اسکو تزئیف کیا ہے لیکن وجہ چوتہی یہ ہے کہ مقیس علیہ حالت صحت کی ہو
لیکن یہ موقوف ہے اوسپر کہ طبیب نے اوس شخص کو بیچ حالت اعتدال مزاج کے
اور تندرستی کی دیکہا ہو اور اوسکے حال سے واقف ہو پس جو نزدیک مرض کی دیکہے
کما ینبغی حکم کرے گا اور پر تغیر نبض کے کہ درجہ اعتدال شخصی کس قدر تفاوت کیا اور کس طرح
کا تغیر ہوا ہے اور وجہ حق اور پہچاننے والے مطلوب کی یہی ہے لیکن اس سبب سے
کہ طبیعت کو ساتہ ہر مریض کے تقدم معرفت کا محال ہے واسطے اطلاع کے اوپر
حال مرض جدید کے اعتماد اوپر دلیلون کے ہوتا ہے اور ملاحظہ نبض کا ضمناً خالی
مدد سے نہین ہے طریق دوسرا یہ کہ بعض قدما نے مقرر کیا اور صاحب کامل اور ابن
ابی صادق نے اوسکو اختیار کیا یہ ہے کہ مقیس علیہ انگلیان نباض کی ہون پس نبض
طویل وہ ہے کہ چار انگلیون سے زیادہ محسوس ہو اور عریض وہ ہے کہ انگشت

چار انگلیون سے محسوس ہو اور معتدل انکا وہ کہ متوسط ہو اور مشرف وہ کہ زیادہ
مرتفع اور بلند ہو گویا انگلی مین گھستی ہے اور منخفض وہ کہ کمتر بلند ہو یعنے اپنے مرکز سے
دور نہ بچا وے اور معتدل اونکا وہ کہ متوسط ہو اور اس طریق کو بھی تزئیف کیا ہے
دو وجہ سے ایک وجہ یہ کہ انگلیان لامس کی مختلف ہوتی ہین بڑائی اور چھوٹائی مین اور
اسی طرح رگ ملموس کی پس حکم کرنا مقدار اصابع سے درست نہوگا اسواسطے کہ
ظاہر ہے کہ اگر انگلیان ایک شخص کی موٹی ہون اور انگلیان دوسرے شخص کی پتلی اور
یہ دونون شخص ایک نبض کو دیکھین لامحالہ نبض ایک نسبت انگلیان شخص پہلے کے
قصیر ہوگی اور بہ نسبت انگلیان شخص دوسرے کے طویل اور اسی طرح حال ملموس کا بہ نسبت
کہ جو ایک مرد نبض لڑکے کی دیکھے اگرچہ نبض اوسکی طویل ہوگی لیکن نباض کو قصیر معلوم ہوگی
اوسی سبب سے کہ ہمنے ذکر کیا ہے اور نزدیک اس فقیر کے احسن ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ مراد مقادیر اصابع سے کہ بیچ کلام قوم کے مذکور ہوا ہے اصابع صاحب کی ہین یعنے طبیب
نبض جس شخص کی دیکھے مقدار اوسکے اصابع کا دریافت کرکے اور ساتھ اپنی انگلیون کی قیاس
کرکے حکم کرے اوپر اوسکے احوال کے اور وجہ دوسری تزئیف کی یہ ہے کہ اگرچہ معرفت
مقدار کی مقادیر انگلیون سے ممکن ہے لیکن معرفت باقی اقسام کی اس طریق سے غیر ممکن ہے
پس مفید تام نہوگا بالجملہ وجہ موجہ وہی ہے کہ بیچ آخر پہلے طریق کے گذرا والرابع العریض اور
نوع چوتھی عریض ہے یعنے چوڑی وہو الذی یاخذ من عرض الاصابع اکثر مما یاخذ المعتدل
اور عریض وہ ہے کہ لیوے انگلیون سے زیادہ اوس سے کہ معتدل لیتا ہے ویدل علے
زیادۃ الرطوبۃ اور دلالت کرتی ہے اوپر کمی رطوبت کے والخامس الضیق وہو ما یقابلہ اور
نوع پانچوین ضیق ہے اور وہ ضد عریض کی ہوتی ہے ویدل علے قلۃ الرطوبۃ اور دلالت
کرتی ہے اوپر کمی رطوبت کے والسادس المعتدل بینہما نوع چھٹی معتدل ہے انکے درمیان
ویدل علے اعتدال حال البدن فی الرطوبۃ والیبوسۃ اور دلالت کرتی ہے اوپر اعتدال
حال بدن کے تری اور خشکی مین والسابع ہو الشاہق اور نوع ساتوین شاہق ہے
وہو الذی یحس اجزاءہ فی الارتفاع اکثر من المعتدل اور شاہق وہ ہے کہ محسوس ہون

اجزا

اجزا اوسکی بیچ بلندی کے زیادہ معتدل سے ویدل علے الحرارۃ اور وہ دلالت کرتی ہے اوپر
حرارت کی والثامن المعتدل اور نوع آٹھوین متوسط درمیان اون کی ہے ویدل علے الاعتدال
اور دلالت کرتی ہے اوپر اعتدال حال کے الجنس الثانی الماخوذ من کیفیۃ قرع الاصابع
جنس دوسری اجناس عشرہ نبض سے ماخوذ ہے چگونگی یعنے کیفیت ٹھونکنے رگ کی انامل کو
یعنی باعتبار ہو پہنچنے کے فقط قطع نظر اور اعتبارات سے وینقسم الی القوی والضعیف
والمعتدل بینہما اور منقسم ہوتی ہے یہ جنس طرف قوی اور ضعیف اور متوسط درمیان
اونکے اور ہونا اس جنس کا تین قسم بنظر مذہب جمہور اطبا کے ہے اور وہ خلاف کہ علا
قرشی نے کیا ہے اسکی آخر بحث مین آوے گا اب موافق مدعای جمہور کے مرقوم ہوتا ہے
فالقوی ہو الذی یقرع لحم الانامل قرعاً قویاً یبلغ الی عمقہ پس قوی وہ ہے کہ ٹھونکے
گوشت کو سر انگلیون کو ٹھونکنے قوی سے کہ ہو پہنچنے عمق گوشت کو دراسکی شان سے ہے
کہ جو رگ کو انامل سے دباوین حرکت اوسکی باطل نہووے اور دفع کرے غامز کو اپنے
سے زور سے ویدل علے شدۃ القوۃ الحیوانیۃ اور دلالت کرتی ہے نبض قوی اوپر غلبہ قوۃ
حیوانی کے مطلقاً والضعیف وہو المخالف لہ اور ضعیف وہ نبض ہے کہ ضد ہو قوی کی
یعنے صدمہ نہ کرے انامل کو اور اگر دباوین تدافع نہ کرے اور انامل کے گوشت مین گھسے
اگرچہ عظیم ہو اور تفسیر مخالف کی ضد سے ہے اسلیے کیا کہ جو بعض لوگ کہتے ہین کہ مقابلہ
بیچ قوت اور ضعف کے مقابلہ عدم اور ملکہ کا ہے نہ مقابلہ تضاد کا رفع ہوجاوے اس سبب سے
کہ بیچ مقابل عدم اور ملکہ کے واسطہ نہین ہوتا ہے اور بیچ قوی اور ضعیف کے نزدیک ان بعض
کی بیچ واسطہ پایا جاتا ہے پس مخالف سے ضد مراد ہے نہ غیر اوسکا وتدل علے ضعف القوۃ الحیوانیۃ
اور دلالت کرتی ہے نبض ضعیف اوپر ضعف قوت حیوانی کے بشرطیکہ ضعف نبض کا حقیقی ہو
اس سبب سے کہ اگر علت ضعف کی زیادتی سختی شریان ہو کہ باوجود قوت قدرت کی اوپر حرکت
کی مقاومت نہ پاوے اس بحث سے خارج ہو اور اسکو ضعیف غیر حقیقی کہتے ہین والمعتدل
ہو المتوسط بینہما ویدل علے توسط القوۃ الحیوانیۃ اور نبض معتدل اوسکی وہ ہے کہ میانہ ہو بیچ قوت اور
ضعف کی اور بیچ ہر قسم کے متوسط بہتر ہوتی ہے اور طبعی اگرچہ جنس کہ طرف اعدا اسکے بھی ہو

ف بعضے نسخ مین کیفیت قرع الاصابع

اور ظاہر ہوتی ہے اسواسطے کہ قوت جس قدر زیادہ ہو بہتر ہے پس اطلاق معتدل کا اوپر
متوسط کی اور ضعیف کی بنظر وجود حالت ثالثہ کے ہے درمیان قوت اور ضعف کی قطع نظر اس سے
کہ محمود ہو یا غیر محمود اور جاننا چاہئے کہ نبض قوی کو عظیم ہونا لازم نہین ہے ہو سکتا ہے کہ قوی ساتھ عظیم کے
جمع ہو اور ضعیف ساتھ عظیم کے اس سبب سے کہ ظاہر ہے کہ اگر رگ مطاوع نہو واسطے انبساط کے
بسبب سخت ہونے کے اور ساتھ اسکے قوت قوی ہو نبض قوی ہوگی نہ نبض عظیم اور اسی طرح اگر
رگ بہت نرم ہو اور گوشت اور پوست کہ اوپر گوشت کے ہے کثافت اور موٹی پن سے رگ کو نہ دباوین
رگ مذکور اونسے تحریک سے انبساط تام کرتی ہے اور ساتھ اسکے نزدیک نظر کے تدافع نہین کرتی ہے
ہرگز پس غیر قوی ساتھ عظیم کے جمع ہوئی اور غیر قوی یا ضعیف ہے یا متوسط بیچ قوت اور ضعف کے
پس حاصل یہ ہی کہ نبض عظیم ساتھ ضعیف کی ممکن الجمع ہے اسیطرح متوسط بیچ قوت اور ضعف کی ساتھ نبض
عظیم کی اشتباہ جانتا چاہیے کہ یہ جنس نزدیک علامہ قرشی کی نو قسم ہوتی ہے اور وجہ اسکی یہ ہی کہ بقول جمہور کے
محرک انبساط اور انقباض رگ کا ایک چیز ہے یعنے قوت حیوانی اور اوپر قول علامہ قرشی کی محرک رگ کا
بیچ بسط کی قوت طبعی اشریان کی ہی اور محرک اسکی بیچ قبض کی قوت قلب کی بواسطہ جذب کرنی روح
اور امتناع خلا کی بیچ ابتدائی بحث نبض کی مشروحاً کہا گیا ہے پس بطور قرشی کی ممکن ہی کہ قوت شریان کی
ضعیف ہو اور قوت دلکی قوی ہو اور عکس اسکی لیکن حاصل ہونا نو قسم کا اس جنس سے اسطرح ہی کہ فرض کرین ہم
بیچ ہر ایک کی انبساط اور انقباض سے قوت اور ضعف اور توسط کو پس نو صور حاصل ہوتی ہین بیچ
انبساط نزدیک مرکب کرنی کے تین قوی اور تین ضعیف اور تین معتدل اور یہ نو ہوتی ہین اور اسی طرح
انبساط قوی ساتھ انقباض قوی کی انبساط قوی ساتھ انقباض ضعیف کے انبساط قوی ساتھ انقباض
معتدل کے بیچ قوت اور ضعف کی انبساط ضعیف ساتھ انقباض ضعیف کے انبساط ضعیف ساتھ انقباض
قوی کی انبساط ضعیف ساتھ انقباض معتدل کے انبساط معتدل ساتھ انقباض قوی کی انبساط معتدل ساتھ انقباض
ضعیف کی انبساط معتدل ساتھ انقباض معتدل کے اور معلوم ہوا کہ اگر حرکت انقباض کی مخالف طبع شریان کے
ہوگی جسقدر طبیعت شریان کی قوی زیادہ ہوگی انقباض ضعیف زیادہ ہوگا مگر یہ کہ معارضہ کرے
اوس سے قوت قلب کی کہ قاسر ہے اوپر انقباض کی لیکن اگر قوت دلکی قوی ہی لازم نہین ہے کہ انبساط
ضعیف ہو اور یہ اسواسطے ہی کہ بیچ حالت انبساط کے قوت قلب کی معارض نہین ہوتی ہے

قوت شریان کو اور ظاہر ہے کہ قوت اور ضعف اور اعتدال کہ بیچ باب حرکت انقباض کی مذکور ہوئے
باعتبار ممکن ہونے کے ہے نہ باعتبار اوسکے مدرک ہونے کی اسواسطے کہ بالفرض والتقدیر اگر انقباض محسوس ہو
جیسا کہ کہتے ہین لیکن قوت اوس حرکت کی مدرک نہین ہو سکتی ہے ہرگز اسواسطے کہ بحث ادراک قوت
اور ضعف حرکت کی ملنا انامل کا رگ سے اور روے انبساط کی شرط ہوا ہے اور یہ بات بیچ انقباض کے ممکن نہین
ہے اسواسطے کہ رگ بہاگتی ہے انامل سے بیچ انقباض کے پس حاصل نہین ہوتا ہے تدافع درمیان حاس اور
اور محسوس کے اور جب ایسا ہوا کیونکر حکم ہوگا ساتہ قوت اور ضعف کی بیچ انقباض کی اور جو کچہ
بیچ اس انتباہ کی مذکور ہوا ہے مقولہ قرشی کا تہا اور تقسیم کرنا اوسکا اس جنس کو اوپر تین قسم کی کوئی فائدہ
سوا اسکے نہین دیتا ہے کہ نقص بیچ مدلول دلالتون کی پیدا کرتا ہے اسواسطے کہ اوپر اس تقدیر کے
ممکن ہے کہ قوت رگ کی قوی ہو اور حال یہ کہ دل ضعیف ہو اور بالعکس پس جو کچہ بیچ متن کی کہا ہے
کہ القوی یدل علے شدۃ القوۃ الحیوانیۃ والضعیف علی ضدہا مطلقا صادق نہین آتا ہے ورنہ بیچ حقیقت
کی جو مدرک اور محسوس ہوتی ہین سو بیچ تین قسم نہین کہ انبساط سے تعلق رکہتی ہین ولا غیر اور تجربہ بیچ بہی
جو پایا جاتا ہے موید قول جمہور کو ہے یعنے قوت نبض کی مطلقا نشان قوت کا ہے اور ضعف اوسکا
نشان اوسکے ضعف کا اور نبض ضعیف القلب کی کما ہی محسوس نہوئی اور نبض قوی القلب کی
ہرگز ضعیف معلوم نہوئی لیکن علامہ قرشی بمنزلہ مجتہد کی ہے احتمال رکہتا ہے کہ اوسکے تجربہ مین آیا ہو

الجنس الثالث الماخوذ من زمان الحرکۃ جنس تیسری ماخوذ ہے وقت حرکت رگ سے اور مراد
زمانی حرکت سے اس مقام مین نزدیک جمہور کی زمانہ حرکت انبساطی کا ہے کہ محسوس ہوتا ہے جیسا کہ آتا ہے

وینقسم الی السریع والبطی والمعتدل بینہما اور منقسم ہوتی ہے جنس یہ طرف تین چیز کے کہ سریع اور بطی اور
متوسط بینہما ہین فالسریع ہو الذی یتم الحرکۃ فی مدۃ قصیرۃ پس سریع وہ ہے کہ تمام کرے حرکت کو بیچ مدت
کوتاہ کے یعنے زمانہ اوسکے ملاقات کا انامل سے کوتاہ ہو بیچ حرکت انبساطی کی ویدل علے شدۃ حاجۃ القلب
الی الہواء البارد اور دلالت کرتی ہے سریع اوپر بہت ہونے حاجت دل کی طرف ہوای سرد کی یعنے
نشان حرارت دل کا کثرت احتیاج اوسکی ترویح سے ہے اور سرعت کو قوت بہی لازم ہے
والبطی ہو المخالف لذلک اور بطی وہ ہے کہ ضد ہو سریع کی یعنے تمام کرے حرکت کو بیچ مدت طویل کے
حاصل یہ کہ ملاقات اوسکی انامل سے دیر تک ہو بیچ حرکت انبساط کے ویدل علی قلۃ الحاجۃ

الی الهواء البارد اور دلالت کرتی ہے بطی اوپر کمی حاجت دل کے طرف ہوای سرد کے
یعنے نشان سردی قلب کا نہ محتاج ہونا طرف ترویح کثیر کی ہے اور ضعف قوۃ کا اوسکو
لازم ہے والمعتدل ہو المتوسط بینہما اور متوسط اوسکا یہ ہے بیچ سرعت اور بطوء کی یعنے زمانہ ملاقات
رگ کا انامل سے بیچ انبساط کے نہ بہت کوتاہ ہے اور نہ دراز ویدل علی توسط الحاجت
الی الهواء البارد اور دلالت کرتی ہے معتدل مسطور اوپر توسط حاجت دل کے طرف ہوای
سرد کی یعنے نشان اعتدال کا ہے نہ حرارت پر خبر دیتی ہے نہ برودت پر فائدہ
شک نہین ہے کہ نبض کو دو حرکتین ہین ایک انبساطی دوسری انقباضی پس اگر زمانے
حرکت ہر ایک کی ان دونون سے حرکت مراد رکھی جاوے باعتبار ترکیب کی انواع
اس جنس کی نو ہونگی اس طور پر انبساط سریع انقباض بطی انبساط سریع انقباض معتدل
انبساط بطی انقباض سریع انبساط بطی انقباض معتدل انبساط معتدل انقباض بطی انقباض
سریع انبساط معتدل دونون سریع دونون بطی دونون معتدل لیکن اس سبب سے کہ
حرکت انقباضی کمتر محسوس ہوتی ہے ساقط الاعتبار ہو گئی اور باعتبار زمانے حرکت انبساط
کے انواع اس جنس کے تین ہین محصور ہین اور بعضی حرکت اور سکون حقیقی
اور مجازی بیچ جنس پانچوین کے آتے ہین اور فرق بیچ سریع اور متواتر کے
یہی ظاہر ہوتا ہے نکتہ سریع کو کوتاہی زمانے کی لازم ہے لیکن کوتاہی زمانے
حرکت کو سرعت لازم نہین ہے اسواسطے جسوقت مسافت کوتاہ ہو بالضرور زمانہ حرکت
کا کوتاہ ہوگا اگرچہ حرکت سرعت سے نہو اور فرق بیچ کوتاہی زمانے حرکت نبض کے
کہ بسبب کوتاہی مسافت کے ہو اور بیچ اوسکی کہ بسبب قصر زمانے کا سرعت
ہو وہ ہے کہ بیچ اول کے جائز نہین ہے کہ نبض شاہق ہو بخلاف دوسری
کے کہ اوس مین قید نہین ہے کہ شاہق ہو یا غیر شاہق اور فرق بیچ اول
اور ثانی کے کہ غیر شاہق ہو وہ ہے کہ اگر زمانہ حرکت کا موافق مقتضا سے
مسافت کے ہے تو قصر مسافت سے ہوگا اور اگر زمانہ حرکت کا کوتاہ زیادہ مقتضی
مسافت سے ہو سرعت سے ہوگا یعنے مقدار مسافت کو فرض کرین بعد اسکے زمانہ حرکت کا

قیاس کرین تو روشن ہو کہ قصر زمانی حرکت کا قصر مسافت سے ہے یا سرعت حرکت سی فافہم
انہ غامض الجنس الرابع الماخوذ من قوام الآلۃ جنس چوتھی لی گئی ہے قوام آلہ سے اور قوام عبارت
ہی اوس ہیئت سے کہ حاصل ہوتی ہے جسم کو اور اوس سے حکم کیا جاتا ہے اوپر جسم کی کہ وہ سخت
ہی یا نرم اور اکثر استعمال اوسکا اوپر اشیاء سائلہ کی ہوتا ہے لہذا بیچ شرح تلویح کے
لکہا ہے القوام بکسر القاف ہیئۃ عارضۃ للجسم الذی من شانہ سرعۃ السیلان ویطورہ اور اس محل مین
معنی پہلی مراد ہین اور قوام بالکسر بمعنے ہلاک کشتے کے بہی آیا ہی وینقسم الی الصلب واللین والمعتدل
بینہما اور منقسم ہوتی ہے یہ جنس طرف صلب اور لین اور متوسط بینہما کی اما الصلب فہو الذی لا ینغمز
اذا غمزت الانامل علیہ لیکن نبض صلب پس وہ ہے کہ نیچے نہ جہکے اگر غمز کرے تو سر انگلیون کو
یا غمز کیے جاوین سر انگلیون کے اوپر اوسکے جاننا چاہیے کہ نبض صلب مشتبہ ہوتی ہے قوی سے
بیچ کثرت نفوذ کے انامل مین اور بیچ کثرت دبنے انامل کی اوس سے اور فرق دونون مین
وہ ہے کہ نبض قوی اگرچہ وقت دبنے کے قبول کرتی ہے دبنے کو لیکن اکثر انامل کو بہی دفع کرتی
ہی قوت سے بخلاف صلب کے کہ وہ منغمز نہین ہوتی ہے اور انامل کو قوت سے دفع نہین کرتی
مگر یہ کہ صلب اور قوی جمع ہوین بالجملہ قوت مقاومت غامز سے معتبر ہے اور صلابت عدم
انفعال رگ کا غامز سے والنجد بینہما ظاہر ویدل علی یبس البدن اور دلالت کرتی ہے صلب اوپر
خشکی بدن کے اسواسطے کہ یبس رطوبت کو دور کرتا ہے اور کمی رطوبت کی علت عدم قبول
ہی واسطے انغماز اور تمدید کے فائدہ یبس بدن کو صلابت نبض کی لازم ہی لیکن صلابت نبض
کو یبس بدن لازم نہین ہے اس سبب سی کہ بحران مین دیکہا جاتا ہے کہ جسوقت مادے کو
طبیعت کوئی جہت جہات سے مانند سر اور معدہ اور امعا اور مثانہ وغیرہ کے دفع کرتی ہے
کبہی تمدد اعضا مین ظاہر ہوتا ہے اور اس سبب سے جرم رگ کا بہی ممتد ہوتا ہے اور صلب
محسوس ہوتا ہے دن بحران مین اور حال یہ ہے کہ بحران عیسی ہوتا ہے لیں اسواسطے
صلابت نبض کے وجود یبوست کا ضرور نہین ہوتا ہے جیسا کہ ذکر کیا ہمنے واللین ہو الذی حالہ
او ر نبض لین وہ ہے کہ بخلاف صلب کی ہو یعنے آسانی سے منغمز ہوتی ہو اور لین بفتحہ لام اور تشدید
یای تحتانیہ مکسورہ ہے کہ واجتمع اسکا ساتہ قوی کے ہوتا ہے کما لا یخفے ویدل علی الرطوبۃ

اور دلالت کرتی ہے نبض نرم اوپر تری بدن کے جیسا کہ مذکور ہوا ہے والمعتدل ہو المتوسط
بینہما اور نبض معتدل اسکی وہ ہے کہ میانہ ہو بیچ صلابت اور لین کی ویدل علے توسط حال
البدن فی الیبوسۃ اور دلالت کرتی ہے نبض معتدل بینہما اوپر توسط حال بدن کے بیچ خشکی اور
گرمی کے الجنس الخامس الماخوذ من زمان السکون جنس پانچوین ماخوذ ہے زمانی سکون سے
جان تو کہ سکون دو طرح ہے حقیقی اور غیر حقیقی سکون حقیقی وہ ہے کہ حرکت اوسمین بیچ حقیقت کے
نہو جیسا کہ بیچ تعریف نبض کے معلوم ہوا کہ ایک سکون درمیان دو حرکت کی ضروری ہے
لیکن سکون غیر حقیقی عبارت ہے اوس زمانی سے کہ اوس مین حرکت رگ کی محسوس
نہو خواہ اوس زمانی مین رگ متحرک ہو خواہ ساکن ہو اور اس جنس مین یہی معنی مقصود
ہین پس بنا بر اوس مذہب کی کہ حرکت انقباضی مطلقاً غیر محسوس ہوتی ہے زمانہ سکون
کا شامل ہوتا ہے اوپر چار چیز کے ایک سکون محیطی دوسرا حرکت انقباضی بالکل تیسرا مرکزی
چوتھا شروع حرکت انبساطی کا اسواسطے ظاہر ہے کہ ان اوقات مین حرکت نبض کی محسوس
نہین ہوتی ہے اگرچہ متحرک ہو اور جو سکون کو اس طرح سے ہم تعبیر کرتے ہین زمانہ حرکت
کا محصور ہوتا ہے بیچ آخر انبساط کے فقط بسبب محسوس ہونی حرکت کے بیچ اوس وقت
کے اور اس صورت مین ترکیب نبض کی گویا ایک حرکت اور ایک سکون سے
قرار دیا ہے حرکت حقیقی ہے اور سکون مجاز ہے
اور بنا بر اوس مذہب کی کہ شروع حرکت انقباضی کا محسوس ہو سکتا ہے سکون
مذکور بمعنی مزبور دو طور پہ ہوتا ہے ایک محیطی حقیقی کہ بعد حرکت انبساط کے حاصل ہے
دوسرا مرکزی مجازی کہ شامل ہے اوپر تین چیز کے ایک حرکت انقباضی دوسرا اول حرکت
انبساطی تیسرا سکون مرکزی حقیقی کہ درمیان دونون حرکت کی واقع ہے بالجملہ مراد سکون سے
اس جنس مین بنظر مذہب پہلی کے وہ زمانہ ہے کہ مشتمل ہے چار چیز پر جیسا کہ مذکور ہو چکا اور
بنظر مذہب دوسرے کی زمانہ سکون مرکزی مجازی کا ہے کہ شامل ہے اوپر تین چیز کے
جیسا کہ ذکر ہوا ہے وینقسم الی المتواتر والمتفاوت والمعتدل بینہما اور منقسم ہوتی ہے
یہ جنس پانچوین طرف متواتر اور متفاوت اور معتدل بینہما کے فالمتواتر ہو الذی ٭

الجنس الخامس ماخوذ من زمان السکون

ینقصر الزمان المحسوس بین القرعتین پس متواتر وہ نبض ہی کہ کوتاہ ہو زمانہ محسوس واقع
بیچ انبساطین کی یعنے زمانہ سکون غیر حقیقی کا کہ معنی اوسکی مفصل گذری کوتاہ ہو نسبت
حالت اعتدال کے حاصل یہ ہے کہ رگ جو قرع کرے اور پھرے پھر فوراً بدون توقف
کی اگر قرع دوسرا کرے پے در پے لیکن جو بیچ انقباض کی حرکت اوسکی محسوس ہونے
سے رہجاوے اوسی طرح فوراً انبساط کرے اور قرع کرے اور بیچ ہر تقدیر کی مراد وہی
ہی اسواسطے کہ زمانہ واقع بین القرعتین کا کوتاہ ہوتا ہے اور فرق درمیان متواتر اور
سریع کے یہی ہے کہ یہان کوتاہی زمانے مابین القرعتین کی معتبر ہے اور سریع مین
کوتاہی زمانے قرع کی مقصود ہے اور زمانہ قرع کا اوس وقت سی ہے کہ حرکت انبساطی
انامل سے مدرک ہو یہان تک کہ حرکت مذکور تمام ہو پس زمانہ سکون محیطی کا بیچ قرع کے
داخل نہین ہے ساتھ اسکے کہ رگ بیچ انامل کے مصادقت رکھتی ہے اور جو سکون محیطی
بیچ قرع کے محسوس نہین ہو سکتا ہے حرکت انقباضی محسوس اوپر تقدیر احساس کے
بطریق اولی اوسمین شمار نہوگی اسواسطے کہ قرع متحقق نہین ہوتا ہے مگر انبساط سے
کما لا یخفے ویدل علے ضعف القوة الحیوانیة اور دلالت کرتی ہے نبض متواتر اوپر ضعف قوت
حیوانی کی خواہ سبب ضعف کا حرارت ہو خواہ برودت لیکن متواتر کہ ساتھ سریع کی جمع ہوتی
ہی نشان شدت حرارت اور کثرت حاجت قلب کی طرف ترویح کے ہوتی ہے البتہ اور
دلالت نبض متواتر کی اوپر ضعف کی اوس تقدیر پر ہے کہ عظیم نہین اسواسطے کہ عظم ہونا
نبض کا بدون قوت کی نہین ہوتا ہے بشرطیکہ کوئی مانع عظم ہونے سے نہو حاصل یہ کہ تواتر
نبض مین عام ہے کہ ساتھ ضعف قوت کی ہو یا ساتھ قوت کے لیکن شدت حاجت کی ہر حال
مین ضروری ہے جیسا کہ بیچ بحث عظم کے آتا ہے والمتفاوت ہو الذی یخالفہ اور نبض متفاوت
وہ ہے کہ ضد متواتر کی ہو ویدل علے شدة القوة الحیوانیة اور دلالت کرتی ہے نبض متفاوت
اوپر غلبہ قوت حیوانی کے اکثر حالت مین اور قید اکثر کی اس سبب سے کہی ہے ہمنے کہ کبھی
سقوط قوت سے بھی نبض متفاوت ہوتی ہے اور فرق درمیان دونون کے یہ ہے
کہ متفاوت اگر نہایت صغیر ہو اور بطی ہو سقوط قوت سے ہی اور اگر ساتھ عظم اور سرعت کے ہو تو کوئی قوت

سی ہے والمعتدل ہو المتوسط بینہما اور نبض معتدل اسکی وہ ہے کہ میانہ ہو بیچ تواتر اور تفاوت
کی ویدل علی توسط حال القوۃ الحیوانیۃ اور دلالت کرتی ہے یہ نبض اوپر میانہ ہونے
حال قوت کے اور اس معتدل مین وہی تاویل کرنا چاہیے کہ بیچ معتدل جنس دوسری
کی کہ متضمن قوت اور ضعف کی ہے کہا گیا یعنے متفاوت بہتر ہے اسکے معتدل سے
بشرطیکہ علت تفاوت کی قوت ہو لا غیر اور اسباب ہر جنس نبض کی اور یہ امر کہ ان اجناس سے
ممتنع الاجتماع کون ہے اور ممکن الاجتماع کون بیچ آخر مبحث کے کہتے ہین ہم انشاء اللہ تعالیٰ
والجنس السادس الماخوذ من مقدار ما فی تجویف العروق اور جنس چھٹی لی گئی مقدار اوس
چیز سے کہ بیچ تجویف رگون کے ہے قطع نظر جرم رگون سے وینقسم الی الممتلی والخالی
والمعتدل بینہما اور منقسم ہوتی ہے یہ جنس طرف ممتلی اور خالی اور معتدل بینہما کے فالممتلی
یدل علی کثرۃ الدم والروح پس ممتلی دلالت کرتی ہے اوپر بہت ہونے خون اور روح کے
بیچ بدن کے یا بیچ شرائین کے اور جاننا چاہیے کہ امتلا تین طرح پر ہے ایک وہ کہ کثرت
روح سے ہو دوسرا وہ کہ کثرت خون سے ہو تیسرا وہ کہ دونون کی کثرت سے ہو اور فرق
درمیان روحی اور خونی کے کئی وجہ سے کرتے ہین پہلی وجہ یہ کہ بیچ امتلاے روحی کے
شریان ہلکی ہوتی ہے پس قوت اگرچہ متوسط ہو رگ کو بالکل حرکت دے سکتی ہے بشرطیکہ
سختی جرم رگ کی مانع نہو بخلاف امتلاے خونی کے کہ رگ بسبب ثقالت کی قوت غیر قوی
سے بالکل متحرک نہین ہو سکتی دوسری وجہ یہ کہ بیچ روحی کے انتفاخ نبض کا مشابہ ہوتا ہے
نفخ مشک سے کہ ہوا سے بھرے ہو بخلاف دموی کے کہ انتفاخ اوسکا یعنے امتلا اوسکا
مشابہ امتلاے مشک بھری ہوئی پانی کے ہوتا ہے وجہ تیسری یہ کہ بیچ روحی کے
نبض اکثر عظیم ہوتی ہے اس سبب سے کہ مذکور ہوا ہے بخلاف دموی کے کہ قوت اوس مین
بسبب ثقل کے بسط تام نہین کرتی ہے اور بہی زیادتی خون کی اس حد تک نہین پہونچ
سکتی ہے کہ شریان کو متمدد کرے اسواسطے کہ اگر امتلاے دم کا اس مرتبہ مین ہو موت آوے یا
سبقت کرے گی وجہ چوتھی یہ کہ بیچ روحی کے نبض متشابہ ہوتی ہے یعنے مستوی بسبب خفت
روح کے بخلاف دموی کے کہ نبض اوسمین مختلف ہوتی ہے بسبب ثقل دموی کی الخ اسواسطے

ف الجنس السادس الماخوذ من مقدار ما فی تجویف العروق

دموی

وموی کے نبض منضغط ہوتی ہے وجہ پانچوین یہ کہ بیچ امتلاے دموی کے نبض اکثر امرین
لین ہوتی ہے بسبب ترطیب خون کے اور نرمی شریان کے بخلاف روحی کے کہ
نبض اوسمین لین نہین ہوتی ہے بہ جہت روح کے اسواسطے کہ اگر نرمی نبض مین اور طرف
سے واقع ہو اجتماع اوسکا ساتہ امتلاے روحی کے ممنوع نہین ہے نہایت یہ کہ خود
روح موجب نرمی کی نہین ہوتی ہے بخلاف خون کے کہ اکثر بسبب بلند اور اوپر ہونے
خون کے بیچ مسام شریان کے نبض کو نرم کرتا ہے اور قید اکثر کی اس سبب سے کی ہے کہ
ہو سکتا ہے کہ بیچ خون کے کچہ غلظ ہو اور اس سبب سے بیچ جرم شریان کی نافذ نہو با وجود امتلاے
دموی کے نبض غیر طبیعی ہوتی ہے اور اسی سے فرق کرتے ہین بیچ نبض رطب اور نبض ممتلی
مطلق کے یعنی رطب کو لازم ہے کہ نرم ہو اسواسطے کہ رطوبت جسطرح کہ ہو داخل ہوتی
ہے جرم عضو مین اور نرم کرتی ہے اوسکو لامحالہ اور یہ بیچ ہر ممتلی کے لازم نہین ہے اوس وجہ سے
کہ تو جانتا ہے لیکن فرق بیچ رطب صرف اور بیچ رطب کی کہ سبب اوسکا امتلاے خون کا
ہو نہونے امتلاسے پوشیدہ نہین ہے فائدہ لازم نہین ہے کہ جو خون بیچ تمام بدن کے
زیادہ ہو بیچ شریان کی بہی زیادہ ہوے اور اسی طرح کثرت خون شریان کو کثرت خون
بدن کی غیر لازم ہے اسواسطے کہ ممکن ہے بلکہ کثیر الوقوع ہے کہ بدن ممتلی ہوتا ہے خون غلیظ
سے کہ غیر صالح ہے واسطے نفوذ نہ کرنے کے بیچ شریان کے پس اس صورت مین خون شریان
کا کمتر ہوتا ہے ساتہ کثیر ہونے کے بدن مین لیکن امتلاے بدن کا کہ خون صالح سے ہو
اوسمین لازم ہے کہ خون شریان کا بہی کثیر ہو مگر کوئی عارض سے اور بہی ایسا ممکن ہے
کہ اگرچہ خون بدن مین کمتر ہو لیکن بیچ شریان کے بہت ہو اس سبب سے کہ خون بدن کا
بالکل صلاحیت نفوذ کی رکہتا ہے اور قوت شرائین کی قوی ہو اور اس سبب سے خون بہت
منجذب ہو اوسمین اور بہی معلوم کرین کہ جو کچہ لکہا گیا ہے امتلاے روحی سے گمان نہو کہ
روح بدون کثرت خون کثیر ہوتی ہے اسواسطے کہ ارواح بسبب لطافت کی سریع التحلل ہین
پس جب تک کہ مادہ مدد دینے والا اوسکا کثرت سے نہوگا کثرت اوسمین ظاہر نہوگی لیکن
جو پیدایش روح کی خون سے ہمیشہ یکسان نہین ہے کبہی کمتر پیدا ہوتی ہے اور کبہی

بہت اوس جگہ کہ پیدائش روح کی نسبت مقدار خون کے زیادہ ہوتی ہے امتلا کو طرف روح
کی منسوب کرتے ہین اور آثار مخصوصہ مذکورہ اوسکے اوسمین ظہور کرتے ہین اور اوسجگہ کہ پیدائش روح
کی بہ نسبت خون کے اور عادت کے کم ہوتی ہے امتلا کو طرف خون کے منسبت کرتے ہین
ورنہ بیچ حقیقت کی امتلاے روح کو کثرت خون کی شرط ہے لیکن امتلاے خون کو کثرت روح کی
شرط نہین ہے اور جس جگہ کہ پیدائش روح کی موافق مقدار خون کی ہوتی ہے امتلا کو دونون
کی طرف مخصوص کرتے ہین جیسا کہ کہا گیا کہ امتلا تین طرح ہے اور بر تقدیر ظہور امتلا کی دونون
علامات مخصوص ہر ایک کی کہ ممکن الاجتماع ہین ظاہر ہوتے ہین والخالی یدل علیہ اور نبض خالی بیچ
ممتلی کے ہے یعنے دلالت کرتی ہے اوپر قلت خون اور روح کے تمام بدن سی یا شرائین سے
فقط اور اسکو کہ خالی کہتے ہین اس اعتبار سے کہ کوئی چیز بیچ جوف شریان کی نہین ہے
اسواسطے کہ خالی ہونا شرائین کا خون اور روح سے محال ہے بلکہ اس اعتبار سے ہے کہ بہت
خالی جوفی بہ نسبت حالت اعتدال کی کمتر ہے اور اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ امتلاے شریان امتلاے
تمام بدن کا شرط نہین ہے پس خالی ہونا شریان کا بہی قلت خون بدن کی شرط ہوتی ہے
حاصل یہ کہ مجرد امتلاے نبض سے حکم اوپر امتلاے تمام بدن کی نہین کرسکتی آثار امتلا کے
اور وجوہ سے بہی جب تک کہ مدد نہ کرین اور اسیطرح خالی ہونے نبض سے بدون اور اعراض
خلو سے حکم اوپر قلت خون بدن کے نہین کرسکتے ہین یہ نکتہ واجب البیان ہے کہ بہت
مغالطون سے محفوظ رکہتا ہے طالبان تحقیق کو ورنہ اطبا کہ درپے امتلاے اپنے بعض کے
ہین مبحث نبض سے سواے رکہتی انامل کے اوپر ساعد کے نصیب نہین کہتی ہین تو سارا تفحص
حال رگ کی اور تشخیص اجناس نبض کے کیا پہونچتے والمعتدل بینہما یدل علی اعتدالہا اور نبض
معتدل بیچ امتلا اور خلو کے دلالت کرتی ہے اوپر اعتدال اون دونون کے یعنے نشان برابر
ہونے حالت کی ہے بیچ امتلا اور خلو کے الجنس السابع الماخوذ من کیفیۃ جرم العروق جنس
ساتوین ماخوذ ہے کیفیت ذات رگون سے یعنے از روے لمس کے فقط اور کیفیات
ملموسہ سے بیان حرارت اور برودت کہ کیفیات فاعلی ہین مقصود ہین فقط لیکن رطوبت
اور یبوست معتبر نہین ہین اسواسطے کہ وہ کیفیت انفعالی ہین اور بہی لوازم انکے کہ

فائدہ واجب البیان

جنس ساتوین کیفیت جرم رگ

کہ نرمی اور سختی ہین بہی معتبر نہووے اس جنس ہین اسلیے کہ یہ دونون بیچ قوام رگ کی معتبر ہوتے
ہین لہذا بیچ جنس قوام کے شمار ہوے ہین بیچ اکثر کتابون کے اور بعض لوگون نی اون کو
بہی ملمس سے شمار کیا ہے لیکن مدعا واحد ہے وینقسم الی الحار والبارد والمعتدل اور منقسم ہوتی
ہے یہ جنس طرف حار اور بارد اور متوسط بینہما کے فالحار یدل علے حرارۃ ما فی تجویفہ من الدم والروح
پس نبض گرم دلالت کرتی ہے اوپر گرمی اوس چیز کے کہ بیچ رگ کے ہے خون اور روح
سی والبارد یدل علے برودتہ اور نبض سرد دلالت کرتی ہے اوپر سردی اوس چیز کے کہ
بیچ رگ کے ہے خون اور روح سے والمعتدل یدل علے اعتدال حالہ اور نبض متوسط اسکی دلالت
کرتی ہے اوپر میانہ ہونے حال اوس چیز کے کہ بیچ رگون کے ہے اور کیفیت ملمس شریان کی
ایسی ہے کہ حال وسکا اوپر حال اور اماکن کے کہ سواے مکان شریان کے ہین قیاس مین
قاعدہ گرم زائد ہونا شریان کا اس سبب سے کہ وہ محل اجسام حار کا یعنی خون اور روح کا
ہے بالاتفاق ممکن بلکہ واقع ہے خصوصًا وقت غلبہ سخونت کی بیچ خون شریانی اور روح
کے لیکن سرد ہونا وسکا اکثر لوگون نے بعید جانا ہے اس سبب سے کہ وہ لوگ کہتی ہین
کہ معقول نہین ہے کہ شریان باوجود کثرت ارواح کے اور اتصال کی دل سے سرد زیادہ
ہوا اور اماکن سے کہ سخن سے دور ہین لیکن اس سبب سی کہ بیچ کتب قدما کے مضبوط ہے
اس باب مین کوئی توجیہ کرنا لازم ہے اور توجیہ اسکی دو طور پہ ہے ایک تو یہ کہ مراد ابرد ہونے
رگ سی نہ وہ ہے کہ ملمس اوس جلد کا اوپر رگ کی ہے سرد ہو نسبت جلد اور مواضع کے اسلیے
سی کہ یہ بعید ہے اسواسطے کہ مذکور ہوا ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ ملمس جلد شریان کا بہ نسبت اوس
حرارت کے کہ اوسکو چاہیے تہی سرد دکہلائی دے پس مقیس علیہ حال تندرستی کا ہو یا
حال معتدل مفروض کا دوسری یہ کہ ہوسکتا ہی جلد فوقانی شریانی سرد معلوم ہو نسبت جلد اور اماکن
کی کہ شرائین وسیع سے خالی ہین اور وجہ اسکی یہ ہے کہ شک نہین ہے اس امر مین کہ وہ جلد
کہ فوق شریان کی ہے مسام اوسکے ہمیشہ وسیع ہوتے ہین واسطے نفس شرائین کے
اور جو وسیع المسام ہوتا ہے حرارت اوس مین نہین ٹہرتی ہے پس جسوقت برودت
غلبہ کرتی ہے جس جگہ کہ اوسمین کثافت ہے گرمی اوسمین جو کہ محصور ہے سردی اوس چیز سے

جلد ظاہر نہین ہوتی ہے علاوہ اوس جگہ کے کہ متخلخل ہی برودت اوس مین زیادہ اثر کرتی ہے اور اسی طرح حرارت جیسے کفدست اور پایین اور جلد مین محسوس ہے پس جسوقت بنابر غلبہ برودت باطنی کے سردی بیچ بدن کے واقع ہوتی ہے محل شریان کا سرد زیادہ معلوم ہوتا ہے اور اسی طرح جسوقت حرارت غالب ہوتی ہے محل مذکور گرم زیادہ معلوم ہوتا ہے بسبب جلد منفعل ہونے کی موثر سے نسبت متخلخل کی اور جو شریان موضع اجسام گرم کی ہے باعتبار زیادتی حرارت اور قلت حرارت کے احوال جلد کا کہ اوس سے مماس ہے جلدتر متغیر ہوتا ہے بعد اسکے اثر حرارت کا یا برودت کا بیچ اور مقامون کے ظاہر ہوتا ہے پس سرد معلوم ہونا موضع شریان کا بقیاس اور موضع کے مستبعد نہین ہے الجنس الثامن الماخوذ من وزن الحرکۃ جنس آٹھوین ماخوذ ہے وزن حرکت رگ سے وزن لغت مین عبارت ہے اوس سی کہ قیاس کرین ایک چیز کو ساتھ دوسری چیز کے تو حاصل ہو اوس قیاس کرنے سے وہ نسبت کہ درمیان دونون چیز کے واقع ہے اور نزدیک اطبا کے عبارت ہے اس سے کہ زمانہ ایک کا دونون حرکت سے ساتھ زمانے حرکت دوسری کے یا ساتھ زمانی ایک کی دو سکون سے ساتھ زمانے سکون دوسرے کے یا زمانہ ایک کا دونون حرکت سے ساتھ زمانے ایک دونون سکون سے یا زمانہ ایک کا دونون سکون سے ساتھ زمانے ایک کی دو حرکت سی قیاس کرین اور ظاہر ہے کہ واسطے ہر ایک کی حرکت اور سکون سے ایک زمانہ ہے اور واسطے ہر ایک کی ان دونون زمانے سے ایک مقدار ہے اور واسطے اوس مقدار کے ایک نسبت ہی اور یہ سب دس وجہ ہوتی ہین پہلی وہ کہ قیاس کرین زمانے انبساط کو زمانے انبساط سے دوسری یہ کہ قیاس کرین زمانی انبساط کو زمانے انقباض سے تیسری یہ کہ قیاس کرین زمانہ انبساط کو ساتھ زمانے سکون خارج کی چوتھی وہ کہ قیاس کرین زمانی انبساط کو ساتھ زمانی سکون داخل کے پانچوین یہ کہ قیاس کرین زمانی انقباض کو ساتھ زمانے انقباض کے چھٹے یہ کہ قیاس کرین زمانے انقباض کو ساتھ زمانہ سکون خارج کے ساتوین یہ کہ قیاس کرین زمانے انقباض کو ساتھ زمانی انقباض داخل کے آٹھوین یہ کہ

جنس ثامن وزن حرکت

کہ قیاس کرین زمانے سکون خارج کو ساتھ زمانہ سکون خارج کے تو ین یہ کہ قیاس کرین
زمانے سکون خارج کو ساتھ زمانے سکون داخل کے و ستوین یہ کہ قیاس کرین زمانے
سکون داخل کو ساتھ زمانے سکون داخل کے لیکن جاننا چاہئے کہ نزدیک شیخ رئیس کی وزن سے
بیچ اس جنس کے قیاس کرنا زمانہ حرکت کا ہے ساتھ زمانے سکون کے لا غیر اس سبب سے
کہ مقائسہ زمانہ حرکت کا ساتھ زمانے حرکت کی اور قیاس کرنا زمانے سکون کا ساتھ
زمانے سکون کے بیچ جنس استوا اور اختلاف کی داخل ہے اعتبار مقصود زمانے حرکت
اور زمانے سکون سے کہ بیچ اس جنس کی مقائسہ اوس سے متعلق ہوا دو حرکت اور دو سکون
مین معنی عام ہے کہ زمانہ حرکت انبساطی کا ساتھ زمانے ایک کی دونون سکون سے
قیاس کرین یا زمانے حرکت انقباضی کو ساتھ زمانے ایک کے دو سکون سے قیاس کرین
لیکن یہ اوس صورت مین ہے کہ ہر ایک امور اربعہ کو یعنے دونون حرکت اور دونون سکون
کو مدرک ہونا فرض کرین ورنہ مراد زمانے حرکت سے زمانہ حرکت انبساطی کا ہو فقط اور زمانے
سکون سے وہ زمانہ کہ درمیان دو انبساط کے واقع ہے یعنے وہ زمانہ کہ حرکت اوس مین
محسوس نہین ہوتی ہے اور تفصیل اس مقدمہ کی اوپر گذر چکی ہے اب دریافت کرین کہ
نبض ماخوذ وزن سے دو طرح ہے ایک کو جید الوزن حسن کہتے ہین اور دوسرے کو غیر جید الوزن جنکو
اور یہ تین طرح ہے جیسا کہ بیان اوسکا آتا ہے لیکن مولف نے اوپر ذکر کرنے اثر جید الوزن
کی قصر کیا ہے جیسا کہ کہتا ہے کہ فہو ان یکون زمان السکون مساویا لزمان الحرکۃ ویدل علے
اعتدال الحال فی الانقباض والانبساط یعنی وہ یہ ہے کہ ہو زمانہ سکون کا برابر زمانے
حرکت کی اور دلالت کرتی ہے اوپر توسط حال کی بیچ انقباض اور انبساط کی اور یہان
ایسی تقدیر کیا چاہیے کہ الماخوذ من وزن الحرکۃ ینقسم الی حسن الوزن وردی الوزن اما
حسن الوزن فہو ان یکون آہ اور جو حال ردی الوزن کا خلاف اسکے سے مفہوم ہوتا ہے
ذکر اوسکا ساقط ہوا بالجملہ بیچ متون صحیحہ کے اسی قدر ہے کہ مرقوم ہوا اور بیچ بعض نسخے
قانونچہ کے مفصل بیان حسن اور ردی کا ہے یہ الحاق اچھا ہے کہ عبارت اور کتاب کی
یہان لوگون نے شامل کر دیا ہے فائدہ بیچ بیان جید الوزن اور غیر جید الوزن کے لیکن

جید الوزن وہ ہے کہ وہ نسبت کہ درمیان ازمنہ امور اربعہ نبض کے ہے اوپر مجری طبیعی کی ہو باعتبار اسنان اور بلدان اور فصول اور انواع تدابیر کے اور مجری طبیعی ہر ایک کا اشخاص وہی ہے کہ اوپر اوسکے مقدر ہوا ہے مثلاً بیچ لڑکے کے چاہیے کہ حرکت انبساط نبض کی اوسمین اسرع ہو حرکت انقباض اوسکے سے اسواسطے کہ حاجت اوسکی طرف جذب نسیم کے زیادہ ہے اوسکی حاجت سی طرف دفع کرنے بخار دخانی کے اور بیان ہو چکا کہ انبساط شریان کا واسطے جذب نسیم کے ہے اور انقباض اوسکا واسطے دفع بخار کی اور مقرر ہے کہ حرکت انبساط شریان کا لڑکون مین اسرع ہوتا ہے یعنی بیچ کوتاہ مدت کی تمام ہوتا ہے جاننا چاہیے کہ زمان سکون خارجی کا انمین طویل ہوتا ہے اسلیے کہ جو مدت زمانی حرکت سی کم ہوتی ہے بیچ زمانی سکون کے زیادہ ہو واسطے بھر لینے مطلب کی اور انتہا مسافت کی اسواسطے کہ ظاہر ہے کہ جو حرکت رگ بطی یعنے اطول ہوتی ہے سکون اوسکا بعد اوسکے اسرع یعنے اقصر ہوتا ہے اسواسطے کہ سکون بھر لینے والا ہوتا ہے مطلب حرکت کو پس سرعت حرکت کو بطی ہونا سکون کا لازم ہے اور بالعکس حاصل کلام کا یہ ہے کہ واسطے زمانے ہر ایک کے دونون حرکت سے بقیاس ہر ایک کی دونون سکون سے ایک نسبت ہے بقدر موافق حال کے جیسا کہ کہا گیا پس اگر یہ نسبت محفوظ ہے وہ جید الوزن ہے اور حسن الوزن ورنہ غیر جید الوزن اور اسکو سئی الوزن اور ردی الوزن بھی کہتی ہین اور جانین کہ غیر جید الوزن تین طرح ہے مجاوز الوزن متباین الوزن خارج الوزن لیکن مجاوز الوزن وہ ہے کہ وزن اوسکا وزن ایسے سن کا ہو کہ اوسکے صاحب کی سن سے متصل ہو مثلاً نبض لڑکے کی اوپر وزن نبض جوانون کے ہو یا نبض جوانون کی اوپر وزن نبض بڈھون کے ہو یا بالعکس اور مجاوز الوزن کہ متغیر الوزن بھی کہتی ہین لیکن متباین الوزن وہ ہے کہ وزن اوسکے وزن ایسے سن کی ہو کہ اوسکے صاحب کی سن سے متصل نہو مثلاً نبض لڑکے کی وزن نبض شیوخ کی ہو یا بالعکس اور متباین الوزن کو مجانب الوزن بھی کہتی ہین لیکن خارج الوزن وہ ہے کہ وزن نبض کی ساتھ وزن کسی سن کی مشابہ نہو ہرگز مثلاً ایک شخص صحیح کی نبض مرتعش ہو اور ظاہر ہے کہ ارتعاش نبض کا کسی سن سے اسنان مختلفہ

ثلثہ سے منسوب نہین ہے اشتباہ خارج الوزن اس سبب سے کہتی ہین کہ وہ خارج ہے سب اوزان طبیعی سے کہ واسطے انسان کے مخصوص ہین نہ یہ کہ وہ مطلقاً وزن نہین رکہتی ہے اسواسطے کہ جس طرح نبض ہو بدون وزن کے نہوگی اسی طرح تصریح کیا ہے جالینوس نی اور جو معلوم ہے کہ جید الوزن دلیل اعتدال حال کی ہے جاننا چاہیے کہ غیر جید الوزن دلیل ردی ہونے حال کی ہے اور جس قدر کہ زیادہ خارج ہوگی ردایت مین زیادہ ہوگی اسلیے کہ جو کچہ مجری طبیعی اپنی سے باہر زیادہ ہوگی ردی زیادہ ہوتی ہے

الجنس التاسع الماخوذ من الاستواء والاختلاف جنس نوین ماخوذ ہے استوا اور اختلاف سی فالمستوی ہو المتشابہ فی اجزائہ پس نبض مستوی وہ ہے کہ تشابہ ہوا ہے اجزا مین اور معنی تشابہ کی اجزا مین دو طرح ہو سکتے ہین ایک وہ تشابہ قرعات مین ہو اور اوسے کہا گیا ہے کہ تغیر بیچ نبض کی اکثر بارہ قرعہ مین ظاہر ہوتا ہے اور قید اکثر کی اوس سے کیا ہے کہ قرعات بیچ کم کے اوس سے یا بیچ زائد کے اوس سے ممکن ہے پس وہ نبض کہ بیچ بارہ نبضے کے ایک طور پہ ہو حکم کرنا چاہیے کہ مستوی ہے باعتبار ظن غالب کی لیکن اگر تیس بلکہ چالیس نبضے تک مستوی ہو یقیناً مستوی ہوگا اسواسطے کہ ممکن نہین ہے کہ اسباب اختلاف کی بیچ رگ کی موجود ہون اور اسقدر چالیس نبضے کے ظاہر نہو اثر اوسکا خصوصاً بیچ امور خمسہ کے کہ اصل مین اسواسطے ظاہر ہوتی تشابہ اور اختلاف کے اور آتا ہی ذکر اوسکا عنقریب دوسرا یہ کہ تشابہ ایک نبضے مین ہو بنظر اوسکے اجزا کے خواہ باعتبار انامل کے خواہ باعتبار اجزاے انامل کے یعنے اگرچہ باعتبار قرعات کے مختلف ہو لیکن بنظر اجزاے نبضے کے احوال مستوی ہو یا بعکس اسکے پس مستوی حقیقی وہ ہے کہ تخالف بیچ نبض کی بہی باعتبار اجزاے نبضہ ہو اور بہی باعتبار قرعات کی آپ دریافت کرین کہ ظاہر زیادہ اس چیز کا کہ اوس نبض مین کہ اختلاف اور استوا واقع ہوتے ہین پانچ حالت ہین کہ اونکو امور خمسہ کہتی ہین ایک جنس ماخوذ حال مقدار سے دوسرا جنس ماخوذ حال قوت سے تیسرا جنس ماخوذ زمانے حرکت سے چوتہا جنس ماخوذ زمانے سکون سے پانچوان جنس ماخوذ حال قوام سے پس اگر استوا پانچون امور مذکورہ مین ہو اوس نبض کو مستوی مطلق کہتی ہین اور اسی طرح اگر اختلاف سب مین ہو اوسکو مختلف کہتی ہین اور اگر بعض امور مین استوا ہو اور بعضے مین اختلاف اوسکو مستوی من بعض

یعنی جنس نہم ماخوذ ہے استوا و اختلاف

اور مختلف فی البعض کہتی ہین لیکن جنس وزن کی اوس جملہ سے کہ دریافت ہونا اوسکا دشوار
ہی قطع نظر اجناس جنس استوا اور اختلاف سی اوسمین اور جنس ماخوذ حال ایجتو ی علیہ العرق
سے ظاہر ہے کہ واسطے ظاہر ہونے اختلاف کی اوس مین زمانہ نہایت طویل چاہیے
پس دریافت کرنا اوسکا بھی بیچ مدت معتدل کی احساس نبض کا ممکن نہین ہوتا ہے اس
سبب سی کہ بعید ہے کہ خون اور روح بیچ کمی اور کثرت کی تو اوس قرعہ مین مختلف ہون اور
جو بیچ نبضات کی یہ ہوا محال ہے کہ بیچ اجزاے نبضے کی اختلاف اوس مین ہوسکے
اور جنس ماخوذ حال لمس سے بدستور بعید ہے کہ اختلاف اوس مین ظاہر ہوا اوس مدت
مین اوس حیثیت سے کہ لمس محسوس ہو اور جنس نظام اور غیر نظام کی ظاہر یہ مستوی
اوسمین ایک نوع ہے منتظم سے اور مختلف اوسمین ایک نوع ہے غیر منتظم سے پس اعتبار استوا
اور اختلاف کا اوسمین داخل ہوا اور دوسرا نہ شمار کیا جاسے گا یدل علی حسن حال البدن اور
اور دلالت کرتی ہے نبض مستوی مطلق اوپر نیکی حال بدن کی والمختلف ما یخالفہ اور
مختلف وہ ہے کہ خلاف مستوی کی ہو یعنی غیر متشابہ ہو بیچ اجزا کے جیسا کہ کہا گیا
اور درمیان مستوی اور مختلف کی واسطہ نہین ہے لہذا مخالفت کو ضد سے تعبیر نہ کیا ویدل علی
ضد ذلک اور دلالت کرتی ہے نبض مختلف مطلق اوپر خلاف حسن حال کی اور جو مستوی
ساتہ مختلف کی جمع ہو دلالت کرے گی اوپر حسن بعض احوال کے اور عدم حسن بعض دوسرے
کی اشتباہ وہم نہو کہ بیان اختلاف کا بیچ ایک نبضے کے باعتبار تجویز عقلی کی ہے فقط اسواسطے
کہ مقرر ہوگیا ہے کہ ہر ایک فرد شریان سے اپنی طبع سے حرکت کرتا ہے پس ممکن ہی کہ
حرکت اوسکے اجزا کی آپس مین موافق ہو یا مخالف نہین دیکھتا ہے تو کہ جسوقت کوئی عضو
مین بسبب ورم کے یا زخم کی یا سوا اسکے گرمی زیادہ ہو حرکت اوسکے شریان کی زیادہ اور
جلد زیادہ حرکت اور شریان سے ہوتی ہے لیکن شک نہین ہے کہ یہ ایسا اختلاف
کمتر ہوتا ہے اور دشوار زیادہ معلوم ہوتا ہے لیکن اختلاف بیچ نبضات کی کثیر الوقوع
اور سہل المعرفت ہے لہذا بیچ اکثر کتابون کی اوپر ذکر اسی کے قصر ہوا ہے اور یہی دو وجہ سے
باہر نہین ہے ایک وہ کہ بتدریج اختلاف ظاہر ہو ایک نوع مین مثلاً پہلے عظم محسوس ہو بعد اسکے

نبض دوسرا پیچ اوس عظم سے تہوڑا گہٹے اور اسی طرح ہر نبضہ گہٹتا جاوے یہان تک کہ
نہایت درجے صغر کے پہونچے اور اسکو مختلف متصل کہتے ہین اور مختلف متصل جو نہایت
درجہ صغر کو نہ پہونچکر طرف عظم کے میل کرے اوسکو عائد کہتے ہین بسبب اوسکے عود کرنیکے
اوپر پہلی حالت کی اور اس عود مین اگر سب نبضین بتدریج زائد ہوتے ہون یہان تک کہ
عظم کو پہونچے اوسکو مختلف منتظم اور اگر درمیان مین خلاف کرکے عظم کو پہونچے اوسکو مختلف
غیر منتظم کہتے ہین اقسام اور کہ اختلاف اوسمین ہوا ہے مانند سریع اور متواتر وغیرہ کے اسپر
قیاس کرین دوسرا یہ کہ اختلاف دفعۃً ظاہر ہوا اور یہ اختلاف بہی اوپر نظام کے یا اوپر غیر نظام
کی الجنس العاشر الماخوذ من الانتظام وغیر الانتظام جنس دسوین ماخوذ ہے انتظام اور غیر انتظام سے
وینقسم الی مختلف منتظم ومختلف غیر منتظم اور منقسم ہوتی ہے جنس مذکور طرف مختلف منتظم کی
اور مختلف غیر منتظم کے فالمنتظم ہو المحافظ لحرکتہ علے نسبۃ واحدۃ پس منتظم وہ ہے کہ حافظ ہو
اپنی حرکت کو اوپر نسبت واحد کے یعنے اختلاف اوسکا اوپر ایک وتیرہ کے ہو جس طرح
کہ ہو ویدل علے تشابہ حال البدن اور دلالت کرتی ہے اوپر تشابہ حال بدن کی نیچ ہر انقلاب
کے یعنے غیر متشابہ کہ اختلاف کو لازم ہے اوسمین کلام نہین ہے لیکن بسبب اسکی احکام اوسکے
باعتبار انتظام اور غیر انتظام کی مختلف ہی جاننا چاہیے کہ حال مختلف منتظم کا نسبت غیر منتظم کے
تشابہ رکہتا ہے یعنے شدیدالرداءت نہین ہے ورنہ نسبت مستوی کی بدیہی ہے کہ ردی ہے
وغیر المنتظم مخالفہ اور غیر منتظم حکم مین مخالف منتظم کی ہے والقسم العاشر داخل عند التحقیق
تحت القسم التاسع اور قسم دسوین داخل ہے نزدیک تحقیق کی نیچے نوین قسم کی لہذا شیخ ابو علی
بن سینا اور محمد زکریا نے اجناس نبض کو نو شمار کیا ہے لیکن جالینوس نے دس ذکر کیے ہے
اور اکثر متاخرین نے تبعیت اوسکی کی ہے اسواسطے کہ شعبے بہت رکہتی ہے القول الثانی
فی الانواع المرکبۃ من النبض فصل دوسری ثابت ہے بیچ اقسام مرکبہ نبض کے فمنہا العظیم
بعضے انمین نبض مرکب سے عظیم ہے وہو الزائد طولاً وعرضاً وشہوقاً اور نبض عظیم وہ ہے کہ زائد
ہو بیچ طول اور عرض اور شہوق کی یعنی مرکب تین بسیط سے ہو والصغیر مقابلہ اور نبض صغیر ضد عظیم کی ہے یعنے
وہ کہ ناقص ہو بیچ اقطار ثلثہ کے والمعتدل بینہما ہو المتوسط بین ہذہ الامور الثلثۃ اور معتدل

بیچ عظیم اور صغیر کے وہ ہے کہ متوسط ہو ان امور ثلثہ میں ومنہا الغلیظ وہو الزائد عرضا وشہوقا
اور بعضے مرکبات سے غلیظ ہے اور غلیظ وہ ہے کہ زائد ہو بیچ عرض اور شہوق کے یعنے ان
دو قطر بسیط سے مرکب ہو والدقیق مقابلہ اور دقیق ضد غلیظ کی ہے والمعتدل منہا ہو المتوسط بین
الامرین اور معتدل بیچ غلیظ اور دقیق کے وہ ہے کہ متوسط ہو بیچ دونون امر کے وہذہ الانواع
استدل علی مایدل علیہ بسائطہا اور یہ اقسام جیہ دلالت کرتے ہین اوپر اوس چیز کے
کہ دلالت کرتے ہین اوپر اوسکے بسائط اوسکے اور جو اسباب بسائط کی مذکور ہوے اونکے
اجتماع سے حکم اوپر مرکبات کی کر سکتے ہین اور یہان فائدے زائد کیے جاتے ہین جاننا چاہیے کہ
واسطے نبض عظیم کے تین چیز درکار ہین ایک حرارت زائد کہ محتاج ترویح کثیر کی ہو دوسری
مطاوعت آلہ کی یعنے رگ بسبب نرمی کے فعل قوت کو قابل ہو اور عصیان نہ کرے
تیسری مساعدت قوت کی یعنے قوت حیوانی قوی ہو اور قادر ہو اس پر کہ رگ کو حرکت
دے از روے کمال انبساط کی اسواسطے کہ ظاہر ہے کہ جب تک یہ تینون چیز جمع ہون
نبض مین عظم ظاہر نہین ہوتا ہے اوپر طور جمہور کے اور اس سبب سے درجے احتیاج ترویح
کی برابر نہین ہین جب حاجت زائد ہوتی ہے اوس سے کہ موجب عظم کی ہے
سرعت بہی حاصل ہوتی ہے ساتھ عظیم کے اور جو حاجت زائد تر ہوتی ہے باوجود عظم اور سرعت
کے تواتر بہی ملتی ہے اور یہ سب کہ بیان ہوا نظر عظم حقیقی کی ہے اسلیے کہ اگر عظم غیر حقیقی ہو اوس
مبحث سے خارج ہے اور آخر فصل مین بیچ نبض اعراض نفسانی کے آتا ہے اور اسباب
صغر کے ضد اسباب عظم سے معلوم کر سکتے ہین یعنے عدم حاجت کثیر اور عدم مطاوعت آلہ کی
بیچ نبضات کی اور مساعد ہونا قوت کا اور سبب دوسرا واسطے صغر نبض کے انضغاط قوت کا ہے نیچے بار مادہ غذائی کی
نیچے مادے خلطی کی یعنے اگرچہ بیچ اصل کی قوت قوی ہوتی ہے لیکن بسبب انضغاط کے
نبض صغیر ہوتی ہے لیکن انضغاط غذا سے ایسا ہوتا ہے کہ جسوقت غذا بہت مقدار مین اوپر
معدے کے وارد ہوتی ہے گرانی کرتی ہے قوت پر اور سست کرتی ہے حرارت غریزی کو تحقیق
بسبب انضغاط کی قدرت نہین پاتی ہے اوپر تکمیل انبساط کی اگرچہ اسباب عظم کی موجود ہین
لیکن انضغاط اخلاط سے ایسا ہوتا ہے کہ خلط متعفن بیچ کوئی مقام کے مجتمع ہوا ور بسبب کثرت

کمیت اور کیفیت سے قوت کو منضغط کرے اور نظیر اوسکا حال نبض کا ہے بیچ اول نوبتون تپ کے اسی سبب سے جو بعد جمع ہونے مادے کے بیچ مستوقد عفونت کے طبیعت غلبہ کرتی ہے اور اوسکے دفع کرنے پر توجہ کرتی ہے رقت اور لطافت بیچ خلط مجتمع کے ظاہر ہوتی ہے اور اکثر تحلیل ہوتا ہے پس بسبب زوال ثقل کے قوت بیچ قوے کے عود کرتی ہے اور نبض عظیم ہوتی ہے بعد زمانے شروع تپ کے اور جاننا چاہیے کہ قوت کو جب تک ممکن ہے کہ تحصیل مقصود عظم سے فقط کرسکے تجاوز نہین کرتی ہے طرف سرعت کے اور جب تک اوسکو ممکن ہوتا ہے کہ مقصود حاصل کرے عظم اور سرعت سے تجاوز نہین کرتی ہے طرف تواتر کے اور مثل قوت کے اس امر مین مثل اوس شخص کی ہے کہ واسطے کوئی کام کے مشی کرے یعنے چلے اور جو وہ کام مہم ہوا ہے قدم چلنے مین بہت کشادہ کرتا ہے تو مسافت جلد قطع ہو پس اگر اہتمام کام مین زائد ہوتا ہی اس سے با وجود کشادگی قدم کے سرعت سے ملاتا ہی یعنے قدم کشادہ کو جلد اوٹھاتا ہے اور اگر اس سی بھی اہتمام زائد ہوتا ہے تو تواتر کو اونکے ساتھ ملاتا ہی اور سرعت چلنے مین یہ ہے کہ زمانہ رہنے قدم کا اوپر زمین کی کوتاہ ہو اور تواتر اوس مین وہ ہے کہ زمانہ واقعہ درمیان دونون قدم کے کوتاہ ہو اشتباہ جیسا کہ نزدیک مجموع کی اعتدال سے پہلے عظم حاصل ہوتا ہے پس سرعت پس تواتر اسی طرح وقت رجوع کی طرف اعتدال کے اور وقت زوال حاجت زائد کے پہلی تواتر زائل ہوتا ہے پس سرعت پس عظم حاصل یہ کہ درجے احتیاج کی اسلئے دریافت کرسکتی ہین اور جو کچھ کہا گیا ہی تقدم عظم سے اوپر سرعت کی نزدیک زیادہ ہونی حاجت کی اوس تقدیر پر ہے کہ واسطے عظیم ہونی کی کوئی مانع نہوا سواسطے کہ اگر آلہ بسبب سختی کی مثلاً عاصی ہوا اور قوت کی بیچ انبساط تام کے سرعت ساتھ صغر کی جمع ہوگی نہ ساتھ عظم کی اور اگر حاجت ازید ہے ساتھ سرعت اور صغر کے تواتر بھی ملیگی اور جس جگہ کہ علت عدم عظیم ہونی ایک ضعف قوت کا ہو اور حاجت زیادہ ہو تو نبض ساتھ صغر کے سریع ہوگی بدون تواتر کے اور اگر حاجت بہت زیادہ ہی سرعت یا تواتر سے جمع ہوگی ساتھ صغر کے پس اگر قوت ضعیف زیادہ ہے اس حیثیت سے کہ قادر نہوا اوپر سریع کرنے کے

متواتر ہوگی فقط تو تدارک کریگی تواتر سے اوس چیز کو کہ بسبب نہونی عظم اور سرعت کی قوت ہوتی ہے
لقدر جانین کہ حال قوت کا اور نبض کو باعتبار عظم اور سرعت اور تواتر کے مناسبت ویسی ہی ساتھ حال
اوس شخص کی کہ محتاج ہو واسطے اوٹھانے چیز ثقیل کے اور ظاہر ہے کہ اگر وہ شخص قادر ہو
اوپر اوسکی اوٹھانے سکے اوٹھانا اوسکو بالکل اور محل مقصود پر پہونچاتا ہے اسی طرح اگر قوت
قوی ہے اور کوئی مانع انبساط سے نہین ہے نبض عظیم ہوتی ہے واسطے استنشاق کے
لیکن عام ہے کہ عظم ساتھ سرعت کے ہو یا بدون سرعت کے آور اگر وہ شخص قادر نہین ہے
اوپر اوسکے اوٹھانے کے اوس چیز کو دو حصہ کرتا ہے اور سرعت کرتا ہے بیچ اوسکے
نقل کرنے کی تو تدارک جلد کرے قطع کرنے مسافت سے قصور قوت کو اسی طرح اگر قوت
قوی نہین ہے یا کوئی مانع انبساط سے واقع ہے نبض مائل بسرعت ہوتی ہے واسطے
بہر لینے استنشاق کے آور اگر وہ شخص ضعیف زائد ہے اور بھاری چیز کو اوٹھا نہین سکتا مگر
کئی دفعہ مین پس تقسیم کرتا ہے اوس چیز کو کئی حصہ موافق قدرت کی اور ہر بار مین ایک حصہ
اوٹھاتا ہے جلدی سے تو پے در پے محل مقصود کو پہونچائے اور رجوع کرے واسطے اوٹھانے
دوسرے حصہ کے بدون توقف کی درمیان دونون نقل کرنے کے اسیطرح اگر قوت
ضعیف زائد ہے نبض کو متواتر کرنے مین واسطے کامل کرنے استنشاق کی ساتھ سرعت
کی ہو یا بطو کے ومنہا الغزالی اور بعض مرکبات سے وہ نبض ہے کہ نام اوسکا غزالی ہے وہو الذی نبض غزالی
یقرع الاصابع تقرعہ ثم یقرعہا ثانیا بسرعۃ بحیث لا یحس لہ الرجوع والسکون اور نبض غزالی وہ
ہے کہ پہونچے انگلیون کو ایک بار پس پہونچے انگلیون کو دوسری بار جلدی سے اسطرح کہ محسوس
نہو اوسکو رجوع اور سکون ویدل علے شدۃ الحاجۃ الی الترویح اور دلالت کرتی ہے یہ نبض
اوپر شدت حاجت کی طرف ترویح کے اور سبب اس نبض کا اسباب سرعت کی ہین اور
غزالی اسوجہ سے کہتی ہین کہ وہ مشابہ غزال یعنے ہرن کے ہے بیچ دوڑنے اور کودنے
کی اسواسطے کہ غزال اپنے پاون کو جب زمین پر رکہتا ہے اور اوٹھاتا ہے نہایت جلدی
سے متصور نہین ہوتا ہے رکہنا اور اوٹھانا اور ٹھہرنا اسی طرح حالت اس نبض کی ہے
نہایت جلدی زمانی حرکت اور سکون سے اور غزالی مشابہ ہے ساتھ نبض واقع فی الوسط

نبض موجی

اور فرق درمیان ان کے کہا جاوے گا و منہا الموجی اور بعضے مرکبات سے نبض موجی ہے
وہو المختلف فی عظم اجزاء العروق و صغرہا و شہوقہا و عرضہا مع امتلاء اور نبض موجی وہ ہے
کہ مختلف ہو بیچ عظم اجزاے رگ کی اور بیچ صغر اور شہوق اور عرض رگ کے ساتہ امتلا کے
کانہ امواج یتلو بعضہا بعضاً گویا موجین ہین کہ پے در پے پہونچتی ہین بعض اوسکی ساتہ بعض کے
مانند موج دریا کے کہ سخت چیز کے ڈالنے سے حاصل ہوتی ہین اور بسبب اسی مشابہت کے
موجی نام رکہا ہے یعنے جیسے بیچ بند ہے پانی کی کوئی چیز سخت ڈالتے ہین اور دائرے
بہت اوس سی ظاہر ہوتے ہین اور ہر ایک دائرہ اندر کا نسبت دائرے باہر کے چہوٹا زیادہ
اور سریع الحرکت ہوتا ہے اسی طرح اس نبض مین کنارہ رگ کا کہ طرف خنصر نباض کے
پہونچتا ہے نسبت اوپر اوسکے اجزا کے بہت بڑا اور بہت اونچا محسوس ہوتا ہے اور جو
اجزاے رگ کی نیچے بنصر نباض کی ہین نسبت اوسکے پست اور نیچے زیادہ معلوم ہوتے ہین اور
اسی طرح جو اجزا کہ بعد اوسکے ہین صغیر زیادہ اور نیچے زیادہ اور مقدم ہوتے ہین بمنزلہ اون دائروں کے
کہ مذکور ہوے ہین اور سبب نبض موجی کا دو امر سے باہر نہین ہے ایک وہ کہ قوت ضعیف ہو
پس رگ کو یکبارگی حرکت نہین دے سکتی ہے بالضرور جنبش دیگی اوسکو آہستہ آہستہ ایک کے
بعد دوسرے کے دوسرا یہ کہ آلہ یعنے رگ نرم ہو پس اگرچہ قوت قوی ہو اور قادر ہو اوپر تحریک
رگ ایک دفعہ مین لیکن رگ بسبب نرمی کی بالکل متحرک نہین ہوتی ہے اور منفعل نہین ہوتی ہے اور سبب نرمی اوسکا
تحریک قوت سے یکبارگی بلکہ تہوڑا تہوڑا ایک جزو مین بعد دوسرے کی اثر تحریک کا سرایت کرتا ہے اور ظاہر ہے
کہ کوئی چیز سخت کو جو ہلا وین ایک طرف سے اوسکے تمام مین جنبش حاصل ہوتی ہے البتہ بخلاف نرم چیز کے
کہ ایک جزو اوس سے جو ہلا وین جائز ہے کہ دوسرا جزو منفعل نہو اوسکی حرکت سے ویدل علے فرط الرطوبۃ
اور دلالت کرتی ہے نبض موجی اوپر زیادتی رطوبت کے لہذا مؤلف کہتا ہے کہ ویکون فی الاستسقاء
وذات الریۃ والفالج والسکتہ اور ہوتی ہے نبض موجی بیچ استسقا کے اور ذات الریہ اور فالج
اور سکتہ کے اور مانند انہی جو مرض کہ غلبہ رطوبت سے ہوتی ہے اور اگر تپ مین ظاہر ہو نشان پسینے
کی ہوتی ہے اور بعد حمام کرنے کے اور بیچ پینے شراب بہت کی بہی نبض موجی ہوتی ہے ومنہا
الدودی اور بعض مرکبات نبض سے دودی ہے وصورتہ کالموجی اور صورت دودی کی مانند صورت

موجی کی ہوتی ہے فی الشہوق بیچ بلندی کے اور بیچ پستی کی اور تقدم اور تاخر کے بھی الا انہ لیس دودی
بعریض ولا ممتلی مگر یہ کہ بتحقیق دودی نہیں ہوتی ہے عریض اور نہ ممتلی والموجہ ضعیف اور ہوتا ہے
متموج اوسکا ضعیف اور جو حرکت اوسکی مشابہ حرکت کیڑے بہت پاون والے کے ہے دودی نام
رکہا گیا ویدل علی سقوط القوۃ لکن لا تماما اور دلالت کرتی ہے یہ نبض اوپر ساقط ہونے قوت کے
لیکن نہ بالکل اس سبب سے کہ اگر قوت بالکل ساقط ہو نبض نملی ہوتی ہے ومنہا النملی اور بعض مرکبات
نبض سے نملی ہے وہو فی غایۃ الصغر والتواتر اور وہ نبض بیچ نہایت صغر اور تواتر کے ہوتی ہے
اسلیے کہ قوت اوسمین نہایت ضعیف ہوتی ہے لہذا مؤلف کہتا ہے ویکون عند کمال سقوط القوۃ
وقرب الموت اور ہوتی ہے نبض نملی نزدیک نہایت سقوط قوت کی اور نزدیک موت کی اور اس سبب سے
کہ یہ نبض مشابہ حرکت چیونٹی کی ہے نملی نام رکہا گیا اختباہ اختلاف نبض موجی کا بہ سبب رطوبت آلہ
کی ہے کہ قوت اوسکو بالکل نہین حرکت دے سکتی ہے یکبارگی ساتھ اسکے کہ قوی ہے بخلاف
اختلاف دودی اور نملی کے کہ علت انکی افراط ضعف کا ہے لا غیر لہذا لازم ہے کہ دودی اور
نملی بطی ہوتی ہین اور متواتر بہی ہوتی ہین لیکن بطی اس سبب سے کہ سرعت بدون کچہ قوت کے
نہین ہوتی ہے اور متواتر اس سبب سے کہ جسوقت ضعیف اور حاجت شدید ہوئی واجب ہے
کہ تواتر کرے نبض نہایت یہ ہے کہ بیچ دودی کے گمان ہوتا ہے کہ سریع ہے لیکن سریع نہین
ہوتی اوس سبب سے کہ مذکور ہو چکا ہے اور نبض نملی بیچ حق لڑکے تواز اوکی طبعی ہوتی ہے اور
اوسکے غیر مین نشان موت کی ہے ومنہا المنشاری اور بعض مرکبات نبض سے منشاری ہے
وہو نبض صلب اور وہ نبض سخت ہے وفی قرعہ وشہوقہ اختلاف اور بیچ اوسکے قرع اور شہوق کے
اختلاف ہوتا ہے حتی یحس کانہ یرجع الاصابع فی حال نزولہ عن بعض بیان تک کہ محسوس ہوتی
ہے کہ گویا شونکتی ہے انگلیوں کو بیچ حال نزول کی بمنزلہ حرکت منشار کے یعنے آرہ اور اگرکہین
کہ بیچ قانون وغیرہ کے اکثر کتابون سے مرقوم ہے کہ منشاری نبض سریع متواتر مختلف الاجزا ہے
بیچ عظم اور انبساط کے اور بیچ سختی اور نرمی کی اور یہ کلام صریح ہے اسپر کہ بعض اجزا رگ کے بیچ اوسکے
سخت ہوتے ہین اور بعضے اجزا نرم اور ماتن نے مطلق اوسکو سخت کہا ہے پس تطبیق کیونکر ہوئی
کہا جواب اسکا یہ ہے کہ شک نہین ہے کہ کوئی جزو رگ سے بیچ اس نبض کی خالی سختی سے

نہین ہی نہایت یہ کہ بیچ سختی کے اختلاف ہوتا ہے کہ بعضے اجزا سخت زیادہ ہوتے ہین اور بعضی صلب
پس جو اطلاق نرمی کا بیچ قانون وغیرہ کے بیچ باب منشاری کے ہوا ہے مراد اس نرمی سے نرمی نسبتی
ہے نہ نرمی حقیقی ایسا ہی صاحب نفیسی نے کہا ہے ویدل علے ورم حار عظیم اور دلالت کرتی ہے نبض منشاری
اوپر ورم گرم بڑے کے کہ اعضاے عصبانی مین ہو اور جسطرح ہو نبض منشاری دلالت کرتی ہے اسپر کہ قوت
قوی ہے لہذا ساتھ تواتر کے سریع ہوتی ہے اور اوپر بیان ہوا ہے کہ سرعت بدون قوت کے
نہین ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ اگر قوت قوی نہ ہوتی قوت قادر نہوتی اوپر عظم کرنے بعض اجزا کی باوجود
سختی کی اور سبب منشاری ہونے نبض کا مختلف ہونا جرم رگ کا ہے بیچ سختی اور نرمی کی اسطرح
کہ محسوس ہو سکتا ہے اور ظاہر ہے کہ جو اجزاے رگ کے سخت ہوں انبساط اونکا اصغر اور ابطا
ہوگا اور بعض دوسری کہ نرم ہونگے انبساط اونکا اسرع اور اعظم ہوگا پس نبض مذکور مختلف الاجزا ہوتی
ہے بیچ صلابت اور عظم اور صغر اور تقدم اور تاخر کے اور یہی منشاریت ہے اور سبب اختلاف
اجزاے رگ کا از روے تحقیق کی دو وجہ سے باہر نہین ہے ایک یہ کہ جو کچھ بیچ جرم رگ کی مصبوب ہوے
گرا ہے مختلف ہی بیچ عفونت اور خامی کے اور ظاہر ہے کہ موافق اختلاف مادے کی اختلاف
بیچ اجزاے رگ کی محسوس ہوتا ہے اس سبب سے کہ جو مادہ کہ عفن ہے نرمی واجب کریگا
اور اسے طرح نضج پایا ہوا اور جو عفن نہین ہے سختی پیدا کرتا ہے اسی طرح جو مادہ کچا ہو دوسرا
یہ کہ اعضاے عصبانی مین ورم ہو اور اس سبب سے اختلاف بیچ اجزاے رگ کی ظاہر ہووے
اور وجہ اظہر بیچ پیدا ہونے منشاریت نبض کی ورم عضو عصبی سے یون ہے کہ مقرر ہوا ہے کہ اوپر
ہر شریان کے دو غشا محیط ہین ایک خارج سے اور دوسری داخل سے خارجی غلیظ اور ظاہر ہے
کہ ہر شریان مین اور داخلی نہایت باریک اور خفی ہے اور معلوم نہین ہوتی مگر بیچ بڑی شرائین کے
اور تحقیق ہوا ہے کہ غشائین منتسج مین لیف عصبی اور لیف رباطی سے پس جس وقت ورم بیچ عضو عصبی
کی ہوا کھینچ جاتے ہین وہ اعصاب کہ اوس عضو مین ہین بسبب زیادہ کرنے ورم کے حجم عضو کو
اور بواسطے تمدد کے اعصاب اوس عضو کے منجذب ہوتے ہین لیف اعصاب کی کہ بیچ غشاے
شریانی کے منتسج ہین اور اعصاب عضو متورم سے منفعل ہین اور بواسطے انجذاب الیاف عصبی غشائی
کی منقبض ہوتا ہے جرم شریان کا اوس جگہ کہ سختی اون الیاف کی ہے اور بالضرور بیچ تقسم

جوف شریان کے بہی اوس جگہہ تنگی اور کمی حاصل ہوتی ہے اور بسبب ممانعت الیاف منجذبہ کے
بیچ منبسط ہونے شریان کے جیسا کہ لائق ہے دشواری پڑتی ہے پس حال نبض کا مختلف ہوتا ہے
اسواسطے کہ اجزاے رگ کی اوس جگہ سے کہ الیاف عصبی مغشی اوسکے منجذب نہین ہوتے
ہین عظیم زیادہ اور سریع زیادہ ہوتی ہین اور اوس جگہ سی کہ منجذب ہوتی ہین صغیر زیادہ اور بطی زیادہ ہوتے ہین
اور بسبب تمدد کے سخت زیادہ محسوس ہوتے ہین اور یہ وہی نبض منشاری ہے اور اوپر گذرا ہے
کہ الیاف عصبی مغشی سے جو اعصاب ممتدہ عضو متورم سے اتصال رکھتی ہین منجذب ہوتے
ہین اور جو متصل نہین ہین اپنے حال پر رہتے ہین اور ظاہر ہے کہ اجزاے رگ کی اوس جگہ سے
کہ اپنے حال پر ہین مطاوع ہوتے ہین قوت محرکہ کو بیچ انبساط کی اور سرعت کی اور اوس جگہ سی منجذب
ہین عاصی ہوتے ہین بیچ انبساط اور سرعت کی فائدہ جو ورم کہ بیچ عضو غیر عصبی کے ہوتا ہے
اور نبض منشاری پیدا کرتا ہے پہلے سبب اختلاف مین داخل ہے اس سبب سی کہ ورم مذکور
جب تک گرم نہین ہوتا اور تھوڑا اوسکے مادّے سے بیچ جرم شریان کی نفوذ نہین کرتا اور بیچ عفونت
اور نفخ کے مختلف نہین ہوتا نبض کو منشاری نہین کرتا ہے اور یہ وہی مصبوب ہی بیچ جرم شریان کے
اور اسی وجہ سے ورم مذکور کو سبب جدا واسطے نبض منشاری کی شمار نہین کیا ہے ومنہا ذنب الفار
اور بعضی مرکبات نبض سے ذنب الفار ہے اور اسکو دم موش اسوجہ سے کہتی ہین کہ جیسے دم چوہے
کی مختلف الاجزا ہی بیچ موٹائی اور دبلائی کے ایکطرف سے موٹی ہے اور دوسری طرف سی پتلی اور درمیان مین تدریج
مرتبہ مرتبہ پہونچی ہے اسی طرح حال اس نبض کا ہے جیسا کہ مؤلف کہتا ہے وہو الذی یتدرج فی اجزاء
الاجزاء من نقصان الی زیادۃ او من زیادۃ الی نقصان اور نبض ذنب الفار وہ ہے کہ تدریج شروع کری
بیچ اختلاف کی یعنی تھوڑا تھوڑا ظاہر ہوا اختلاف بیچ اجزا کے نقصان سی طرف زیادتی کی یا زیادتی سے طرف
نقصان کی اور موافق قول شیخ رئیس ورماتن کی واسطے ہونے نبض ذنب الفاری اسی قدر کہا ہی کافی ہی قطع نظر
اس سے کہ بعد پہونچنے کی ایک مرتبہ سی دوسرے مرتبہ پر پھر رجوع کرتی ہے طرف مرتبہ پہلی کی یا نہ لیکن کلام قرشی سے
کہ بیچ موجز کے ہی رجوع کرنا بھی جزء حد ذنب الفار کا معلوم ہوتا ہے کما لا یخفی لیکن جو اکثر کتب معتبرہ سی ظاہر
ہوتا ہی جانیے کہ بیچ تعریف ذنب الفار کی ماخوذ نہوا اور جو یہ نبض متضمن بہت قسمون کو ہی اور اکثر اقسام اوسکے
ایک نام سی خاص ہین اور بعض اقسام معدوم الاسم ہی لیکن اس جگہ مفصل لکہی جاتی ہے ساتہ فوائد بہت کے

پوشیدہ نرہے کہ ذنب الفاری ایک قسم ہے نبض فارسی سی اور فاری وہ نبض ہی کہ مختلف الاجزا ہو بیچ
نقصان اور زیادتی کی یعنے نقصان سے زیادتی کو پہونچے یا زیادتی سے نقصان کو بدون لحاظ کرنے
اس امر کی کہ بعد پہونچنے کے ایک مرتبہ سی دوسری مرتبہ کو پھر عود کری مرتبہ پہلی پر بتدریج یا بدفعات یا عود نکری لیکن جو نبض رجوع
اور جو دفعۃً رجوع کرے اور پر غیر طور فاری ثابت کی کہ آگی کہی جاتی ہے اوسکو ذنب الفار کہتے
ہین اور جو دفعۃً رجوع کرے کوئی نام خاص نہین رکہتی ہے پس فاری منقسم ہی اور ذنب الفار
اور وہ نبض کہ نام مخصوص نہین رکہتی یعنے دفعۃً عود کرتی ہے دونون اوسکی قسم ہین اور درمیان ایسی
کے قسم ہین جان تو کہ ذنب الفار تین طرح پر ہے ایک وہ کہ عظم سے شروع کرے اور بتدریج مائل
بصغر ہوتی ہے اور اوس جگہ پہونچتی ہے کہ نہایت صغر سے مدرک اور محسوس ہو اور اوسکو
ذنب المنقضی کہتے ہین ایسا سمجھا جاتا ہے اقسرائی اور ذخیرہ سے اور یہ قسم نبض کی ردی
ہی اسواسطے کہ دلالت کرتی ہے اوپر ضعف اور عاجز ہونے قوت کے حرکت سے اسواسطے
کہ قوت نزدیک ضعف کے واسطے استراحت کی ٹھہر جاتی ہے حرکت سے اور جو اجتماع روح
سے تقویت پاتی ہے پھر حرکت کرتی ہے دوسری وہ کہ ایک مرتبہ سی شروع کرے اور بتدریج
اوس مرتبہ کو کہ ضد مرتبہ پہلی کے ہی پہونچے پس اوسی حالت پر رہے اوسکو ذنب الفار
کہتے ہین اقسرائی مین یہی ہے تیسرے یہ کہ ایک مرتبے سے شروع کرے اور بتدریج دوسرے
مرتبہ کو پہونچی اور پھر اوس مرتبے سی عود کری مثلاً پہلے صغر عظم محسوس ہو بیچ طرف عظم کی یا صغر کی میل کرے
اور ایک حد پر پہونچکر پھر طرف صغر کے یا عظم کی عود کرے اسکو ذنب الراجع کہتے ہین اور ذنب عائد بہی اور نام اوسکے
باعتبار رجوع کرنے کے مختلف ہین اس سبب سے کہ اگر نبض عظم سے شروع کرتی ہی اور صغر کو پہونچکر پھر عود کرتی ہے
اور اوسے عظم کو کہ اوس سی شروع کیا تہا پہونچتی ہے بدون کم اور کاست کی اسکو ذنب متراجع تام الرجوع کہتے ہین
اور دلالت کرتی ہے اسپر کہ قوت برابر ہے قوت محرکہ حرکت پہلی کی اور اگر عظم سے شروع کرتی ہے اور صغر کو پہونچکر
عود کرتی ہی عظم سے لیکن اوس عظم کو شروع مین تہا نہین پہونچتی اسکو ذنب متراجع ناقص الرجوع کہتے ہین اور
دلالت کرتی ہے اسپر کہ قوت ضعیف زیادہ ہی قوت محرکہ حرکت پہلی سی اور اگر عظم سے شروع ہوتی ہے اور صغر کو
پہونچکر عود کرتی ہے اوسی عظم پر اور اوس سے بہی ترقی کرتی ہی بیچ عظم کے اوسکو ذنب متراجع زائد الرجوع کہتے ہین اور
دلالت کرتی ہے اسپر کہ قوت قوی زیادہ ہی قوت محرکہ حرکت پہلی سی اور اگر صغر سے شروع کرے اور عظم کو پہونچے

پہر اوس جگہ سے صغر کو پہونچے اور ترقی کرے ضعف مین یہان تک کہ محسوس نہو اوسکو ذنب المنقضی کہتے ہین جیساکہ نفیسی مین ہی اور دلالت کرتی ہے اوپر ضعف تام کے اور یہ بہی ردی ہے اوس سبب سے کہ بیچ ذنب المنقضی پہلی کے مذکور ہوا ہے لیکن جو صغر سے شروع کرے اور مائل بہ عظم ہو اور پہر صغر کو عود کرے اور اوسی حالت پر متوقف رہی اوسکو فاری ثابت کہتے ہین اسیطرح نفیسی مین ہی اور اس بیان سے ظاہر ہوا کہ فاری ثابت ایک قسم نبض فاری متراجع سے ہے اور ذنب الفاری ثابت ایک قسم فاری غیر متراجع سے ہے اور بیان ہوچکا ہے کہ فاری منقسم ہے اور ذنب الفاری اور قسیم اوسکا دونون فاری کی قسم ہین فافہم وتامل لانہ غامض وما صرح احد ہذا المبحث کما صرحتہ بعون اللہ تعالے

اب جاننا چاہیے کہ اختلاف بیچ نبض الفار کے جیساکہ باعتبار عظم اور صغر کے ہوتا ہے بیچ قوت اور ضعف کے اور بیچ سرعت اور بطوء کی اور بیچ تواتر اور تفاوت کی اور بیچ صلابت اور لین کی بہی ہوتا ہے لیکن اختلاف اخص کر سبب اوسکے ذنب الفار کہی جاتی ہے وہی ہے کہ بیچ عظم اور صغر کی ہو اسواسطے کہ تسمیہ اس نبض کا اسی قسم اختلاف سے مشابہت سی موافق زیادہ ہی اسواسطے کہ دم چوہی کی مختلف ہوتی ہی بیچ غلظت اور دقت کی اور اوسکی اصل سی سر تک اور شک نہین ہی کہ غلظت اور دقت مشابہ ہین عظم اور صغر کی لہذا صاحب موجز نی بیچ تعریف اس نبض کی انہین دو لفظ پر قصر کیا عوض نقصان اور زیادتی مطلق کی اور بہی جانئین کہ اختلاف نبض ذنب الفار کا تین طرح ہے ایک وہ کہ باعتبار نبضات کے ہو یعنے پہلا نبضہ مثلاً قوی یا عظیم یا سریع یا سوا اسکے ہو اور پہر بتدریج ہر نبضہ مابعد کا مائل ہو طرف ضعف یا صغر یا بطوء کے گویا وہ نبض مخروطی ہے اور یہ نوع ظاہر زیادہ ہے اور جو کہا گیا ہے یعنے تراجع اور عدم تراجع اور اسامی اونکے اکثر اسی مین واقع ہین دوسرے یہ کہ باعتبار ایک نبضہ کے ہو بنظر اجزاے کثیر کے مثلاً جو نیچے انگلی پہلی کی ہے زیادہ محسوس ہو بیچ کوئی امر کے اور جو نیچے دوسری انگلی کے ہے ناقص زیادہ ہو پہلی سے اور اسی طرح جو نیچے تیسری اونگلی کے ہے نسبت ثانی کے اور جو نیچے اونگلی چوتھی کے ہے نسبت ثالث کے ناقص زیادہ ہو اسی طرح اگر نقصان سے شروع ہو اور انتہا زیادتی پر ہو تیسرے یہ کہ باعتبار ایک جز نبضہ کے بنظر ایک جزو کے مثلاً شروع کرے انبساط زائد یا ناقص بعد اوسکے بتدریج ناقص یا زائد ہو بالجملہ ذنب الفار جس طور پر کہ ہو دلالت کرتی ہی اوپر جنبش قوت کی اور استراحت کی اسی سبب سے کبہی ناقص ہوتی ہے اور کبہی زائد جیساکہ ماتن کہتا ہی ویدل علی ان القوۃ

تضعف ثم ترجع اور دلالت کرتی ہے نبض ذنب الفار اسپر کہ قوت ضعیف ہوتی ہے بعد اسکے طرف قوت
کے رجوع کرتی ہے اور دلالت اسکے اقسام کی بیچ ضمن بیان ہر ایک کی مفصلاً مذکور ہے اور قرشی
نے بیچ شرح قانون کی لکھا کہ اقسام اسکے تین ہین ایک منقطع کہ نقصان مین زیادہ ہو یہان تک
کہ ساقط ہو یہ ردی زیادہ ہے دوسری وہ کہ باقی رہے اوس حال پر کہ اوس حال سی اوسکو ذنب الفار
کہہ سکتے ہین یعنی ساقط نہو یہ ردی ہے تیسری وہ کہ راجع ہو یعنے رجوع کری ایک حالت سی طرف تشابہ کی جیسا کہ اوپر
گذرا ہی اور بہ نسبت اورون کی اسلم ہی بشرطیکہ رجوع اوسکا منقطع کو نہ پہونچے ومنہا ذو الفترہ اور بعضے مرکبات
نبض سے ذو الفترہ ہے وہو الذی یسکن حیث یتوقع الحرکۃ اور ذو الفترہ وہ نبض ہی کہ ساکن ہو اوسوقت کہ حرکت متوقع ہو اور تفسیر اسکی
دو وجہ سے کی ہے پہلی وجہ یہ کہ بیچ جس زمانے کے کہ امید حرکت کی ہو حرکت نہو ہرگز یا پائی جاوے
لیکن محسوس نہو نظر اوسکی ہرگز حرکت نہ پائی جاوے وہ ہی کہ سکون کہ بعد حرکت انبساط یا انقباض
کے ہوتا ہے زیادہ ہو اوپر مقدار مخصوص اپنے کے اور ظاہر ہے کہ اوس زمانے سکون مین کہ بیچ اس
صورت کی مقدار سکون طبعی سے زائد ہوا حرکت اوس مین متوقع تہی کہ واقع نہوا بلکہ وہ زمانہ سکون کا
سکون مین گذر گیا اور مثال اوس چیز کی کہ اگرچہ حرکت وجود مین آوے لیکن محسوس نہو سکے
اور اس سبب سے وہ موصوف بسکون ہو یہ ہے کہ بعد سکون کے انقباض رگ کا مائل بہ
انبساط ہو اور ابہی درجے محسوس ہونی کے نہ پہونچا ہو کہ پہر اپنے مرکز کی طرف عود کری پس یہان بہی جسوقت
کہ حرکت رگ کی اندر وی دریافت کرنی کی مرجو یعنی امید رکہی گئی تہی سکون مین گذرا باعتبار نہ محسوس کرنے حرکت کے
اور یہ وجہ پہلی محتاج تاویل کی نہین ہی اور کلام قرشی سی معنی ذو الفترہ کی اسی مین محصور معلوم ہوتی ہین وجہ دوسری
وہ کہ بعد شروع کرنے کے بیچ حرکت کی اور قبل تمام ہونی اوس حرکت کی سکون واقع ہو اور یہ ایسا ہو کہ
مثلاً نبض بعد شروع کی بیچ انبساط کی اور قبل تمامی انبساط کی ساکن ہو اور پہر حرکت کری اور انبساط تمام کرے
یا بعد شروع کرنے کی بیچ انقباض کی قبل تمام ہونی انقباض کی وقفہ یعنی توقف کری اور پہر حرکت کرنے سے اور
انقباض تمام کری اور شک نہین ہے کہ درمیان دونون سکون مذکور کی زمان حرکت کا ہوتا ہے کہ سکون اوسمین
متخلل ہوا مین نبض کو بیچ اس تقدیر کی مرکب ہو گی دو حرکت سی کہ ایک اوس سی منقطع الوسط ہے اور تین سکون
اور اوس تقدیر پر کہ فترہ بہی انبساط مین ہو اور بہی انقباض مین مرکب ہو گی دو حرکت منقطع الوسط سی اور چار سکون
سی اور یہ وجہ دوسری بیچ اس معنی کی مذکور ہوئی تاویل طلب ہی اسواسطی کہ امید کوئی چیز کی قبل حاصل ہونے

نبض ذو الفترة

اوس چیز کی ہوتی ہے اور جب حرکت وجود مین آئی ہو اور سکون اوسمین داخل ہوا اور یہ کہنا کہ وقت موقع حرکت
کے ساکن ہو لغو ہے اور تاویل اسکی یہ ہے کہ کہا جاوے کہ توقع حرکت کی عام ہے کہ مراد اوس سے
وجود حرکت کا ہو یا اتمام حرکت نہیں جیسا کہ بیچ وجہ پہلی کی وجود حرکت کا مفقود ہے بیچ وجہ دوسری کے
اتمام حرکت کا امید رکھا گیا ہے اور جو قبل تمام ہونے حرکت کی سکون پڑا ہے لیکن حیث یتوقع فیہ الحرکۃ اوسکے
حق مین صادق آتا ہے اور سبب نبض ذو الفترۃ کا اعیا قوت کا ہی کہ بسبب ماندگی کی راحت و آرام مانگتی
ہی بعد اسکے قطع مسافت کی کرتی ہی یا عارض ناگہانی سی کہ سبب انصراف طبیعت کا ہوتا ہے دفعۃً
اور یکبارگی حرکت سے باز رکھے جیسے فزع شدید مین ہوتا ہے اور اگر کہین کہ بیچ حد نبض کے
گذرا ہے کہ ہر نبضہ مرکب ہے دو حرکت اور دو سکون سے اور اس جگہ بنظر وجہ دوسری کے
تین سکون یا چار سکون متعدد ہوا بیچ ہر نبضہ کے پس حد نبض کی ناقص ہوئی ہے جواب اسکا دیتے
ہین کہ مراد سکون سے بیچ حد نبض کی وہ ہے کہ بعد تمام ہونے انبساط کے اور انقباض کے
واقع ہوا اور شک نہین ہی کہ ایسا سکون کہ معتد بہ اس بحث مین ہی زیادہ اوپر دو سکون کی ہرگز بیچ نبضے کے
نہین ہوتا ہے اور یہی ہوسکتا ہی کہ کہین کہ جو بیچ حدود اشیا کی مذکور ہوتا ہی باعتبار خالی ہونے شئے کے
عارض سی ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ نبض اوپر طبیعت کی ہو زیادہ اوپر دو حرکت اور دو سکون کی اوسمین نہوگا
پس ان سکون عارضی اتفاقی سے نقض بیچ حد کی نہ آوے گا اور اس کلام سی اکثر شکوک کہ بیچ ایسے مقام
کی وارد ہوتے ہین اوپر اقسام نبض کی رفع ہوتی ہین و منہا الواقع فی الوسط اور بعضے مرکبات سی واقع
فی الوسط ہی و ہو الذی یتحرک حیث یتوقع السکون اور واقع فی الوسط وہ ہی کہ متحرک ہوا اوس وقت کہ سکون متوقع ہو
اوس وقت مین یعنے درمیان انبساط اور انقباض کی کہ زمانہ سکون کا ہی حرکت پڑی اور حاصل ہوتا اس حرکت
تیسری کا درمیان دو حرکت متضاد کی واقع ہوتا ہے اسطرح ہوتا ہے کہ مثلاً بعد تمام ہونی انبساط کی رگ متوجہ انقباض
کی ہو فوراً خواہ سکون ضعیف بعد انبساط کی کیا ہو یا ہرگز سکون نہ کرکے بمجرد شروع کی بیچ انقباض کی پھر منبسط ہو
اور توقع کرے جلد اس حیثیت سی کہ بیچ اوسقدر زمانی کی کہ سکون متوقع ہو حرکت پڑی پس گویا نقباض
کی متحرک ہو جیسا کہ لائق ہی بالجملہ یہ حرکت واقع اگر بیچ زمانی ایک کے دو سکون سی ہے نبضہ تین حرکت سے
ترکیب پاتا ہے اور اگر بیچ دو کے ہے چار حرکت سی کما لا یخفے اور توقع اوس ایراد کا کہ اوپر حد نبض کے ہوتا ہے
بیچ بحث ذو فترہ کی گذرا ہے اب دریافت کرین کہ نبض مذکور غزالی سے مشابہت رکھتی ہی اور مطرقی سے

نبض واقع فی الوسط

جب

بھی اور فرق اوسکا ان دونون سے جدا جدا کہا جاتا ہے لیکن فرق درمیان اوسکے اور غزالی کے وہ ہے کہ
قرعہ دوسرا بیچ غزالی کے لاحق ہوتا ہے قبل گذرنے قرعہ پہلے کے یعنے ابھی بعض جزو رگ کا قرع
پہلی سے فارغ نہین ہوا کہ بعض دوسرا اوسکے اجزا سے قرعہ ثانی کرے حاصل کہ اجزاے رگ کے
بیچ اس نبض کی مختلف ہوا کرتے ہین بیچ سرعت اور بطوء کے اور تقدم اور تاخر کے قرع کرنے مین جسطور
کہ ہون پس اجزاے رگ کے پہلی قرع کیے ہین قبل اسکی کہ بعض دوسری قرع سے فارغ ہون دوسری مرتبہ قرع
کرتی ہین جلدی سے پس لحوق قرع ثانی کا قبل انقضا سے قرعہ پہلی کے جائز ہو منظر اختلاف اجزاے رگ کے بخلاف
واقع فی الوسط کی کہ قرع اوسکا قرع ثانی نہین ہوتا ہے مگر بعد اسکی کہ باقی اجزا اوسکی قبل قرع پہلی کی فارغ ہون
اور فرق دوسرا یہ ہے کہ نبض لاحقہ اس نبض مین قرع عام کرتا ہے یعنی ہر جزو اوسکا اناملی کو قرع کرتا ہے بخلاف غزالی
کی کہ قرعہ نبض لاحقہ اوسکا مخصوص البعض ہوتا ہے یعنی قرع نہین کرتا ہے مگر جزو واحد اوس سے اور فرق بیچ واقع فی الوسط
کی اور بیچ مطرقی کے وہ ہے کہ قرع ثانی بیچ مطرقی کی جزو حرکت انبساطی کا ہے کہ قرع پہلا بھی جزو اوس انبساط کا ہے
یعنے قرع لاحقہ مطرقی کا متمم انبساط کا ہے پس مع نو قرع اوسکی جزو ایک ایک انبساط کی ہین بخلاف واقع فی الوسط
کے کہ قرع ثانی اوسکا بعد تمامی انبساط ہوتا ہے اور اوسکی جزو سے نہین ہے اور سبب اس نبض کا حرارت
قوی ہے کہ طبیعت کو محتاج کرتی ہے طرف حرکت بیچ غیر وقت کی و منہا المسلی یعنی نبضون مرکب سے
مسلی ہے اور مس بکسرہ میم اور فتح سین مہملہ اور لام مشدد وہ جوالا دوز کو کہتے ہین وہو الذی یاخذ من نقصان الی
حد من الزیادۃ اور نبض مسلی وہ ہے کہ لیتی ہے یعنی شروع کرتی ہے نقصان سے طرف ایک حد کی بیچ زیادتی کے
ثم یتنا لس علی الولاء متیسر میل کرتی ہے زیادتی سے طرف نقصان کی متصل اوسی جہت مین الی ان یبلغ الحد الاول
فی النقصان یہان تک کہ پہونچے حد پہلے کو بیچ نقصان کی یعنے انتہا انبساط کی مانند ابتدا انبساط کی ہوتا ہے
ویکون کذنبی الفار اور ہوتی ہے نبض مذکور مانند دو دم چوہے کی کہ دونون طرف طرف موٹی سے ملاوین پس
وسط اسکا موٹا ہوگا اور دونو طرف تپلی اور مثال اس نبض کی یہی ہے اسواسطے کہ حالت انبساط مین شروع
پہلی انگلی سے منتہا انگلی دوسری کی ترتیب بیچ زیادتی کم ہوتی ہے پس یہان سے منتہی چوتھی انگلی تک بیچ
نقصان کی ہوتی ہے حاصل یہ کہ عظیم الوسط صغیر الطرفین دکھلائی دیتی ہے وقت انبساط کی اور اسکی ضد کو
عمیق کہتے ہین اور مائل بطرفین ہین اور وہ یون ہے کہ صغیر الوسط عظیم الطرفین دکھلائی دیتی ہے حالت انبساط کی یا
گویا دو دم چوہے کو طرف باریک سے ملایا ہے اور اس قسم کو ماتن نے ذکر نہین کیا اور شیخ رئیس نے بھی قانون

مین منضبط نہین کیا بسبب کم واقع ہونے اس قسم کی اور علت کمی کی یہہ ہی کہ سبب مسلی کا اور اوسکی ضد کا
لامحالہ ضعف قوت کا ہی اور جو قوت ضعیف ہو کمتر ہے کہ شریان کو بیچ اوس مقدار کی کہ چار ون انگلی
سے محسوس ہوتی ہی دو طرف سی منبسط کر سکتی ہے اور بیچ وسط کی اوپر صغر کے چھوڑتی ہی بسبب
عجز کے اور ابساط وسط شریان کا اوس مقدار مین آسان ہوتا ہی اسواسطی کہ مبسط ایک مکان کا آسان
زیادہ ہے اوپر ضعف کی بسبط دو مکان سے کما لا یخفی اس واسطے مسلی کثیر الواقوع ہے نسبت عمیق کے
کہ اوسکی ضد ہی ومنہا المرتعش اور بعضی مرکبات نبض سی نبض مرتعش یعنی لرزان ہی اور اسکو مرتعد
بھی کہتی ہین وہو الذی یحس منہ حالۃ تشبہ الرعشۃ اور نبض مرتعش وہ ہے کہ پائی جاتی ہے اوس سے
ایک حالت مانند رعشہ کے یعنے رگ کپتی محسوس ہوتی ہے اور سبب اس نبض کا ضعف
قوت کا اور شدت حاجت کی اور سختی اور خشکی آلہ کی ہے ومنہا الملتوی اور بعضے مرکبات
نبض سی ملتوی ہے وہو الذی یحس منہ العرق کانہ خیط یلتوی اور نبض ملتوی وہ ہی کہ محسوس ہوتی ہی اوس سے
رگ گویا دہاگا ہی کہ پیچ کہاتا ہے اور منفتل ہوتا ہی وہذہ الانواع تدل علی سوء حال البدن اور یہ انواع یعنے
دو قسم سی ملتوی تک جو مذکور ہین دلالت کرتی ہین اوپر برائی حال بدن کی فائدہ اقسام نبضون کی کہ
بیچ متن کے تہے یہان تک تمام ہوئی اور اگرچہ انواع مرکب اوسکی زیادہ اوس سی کہ شمار کی گئی ہین لیکن جو
مخصوص نام سے ہوئی ہین بیان منضبط ہوئی ہم اون کو بیان کرتی ہین جاننا چاہیی کہ ایک اون سی نبض
متشنج ہی اور یہ بہی مانند رگ کے کہینچی ہوتی ہی اور مختلف الاجزا بیچ تقدم اور تاخر اور وضع کی اور کچہ صغر
اور کچہ سختی سے قریب ہوتی ہی اور وہ خبر دیتی ہی پیدا ہونے تشنج کو اور سبب نبض مذکور کا متشنج ہونا اجزاے
عصبی کا ہی کہ بیچ دو غشائین محیط شریانی کی ہین اور ظاہر ہی کہ جو بیچ بعض اجزای غشای محیط شریان کی کہچاوٹ
پڑتی ہی منبسط ہونا درمیان دونون غشا کا دشوار ہوتا ہی اور صغیر ہوتا ہے اور سخت معلوم ہوتی ہے اور بیچ
اجزای شریان کی اختلاف پڑتا ہی بواسطی اختلاف اجزاے غشائی عصبی کی اور جہات تشنج اون اجزا کی
اور شک نہین ہی کہ تشنج نہین ہوتا ہی مگر حرکات غیر طبعی سی اور روی ہونا قوام آلہ کا اوسکو لازم ہے اور
اگر کہین کہ جو ایسا ہی چاہیے تہا کہ وجود نبض متشنج کا بعد وجود تشنج کی ہو پس نبض مذکور منذر نہوگی اوپر تشنج کے
لان منذر الشئ لا یکون سابقا علی ذلک الشئ جواب اسکا یہ کہ تشنج اوسوقت ظاہر ہوتا ہی بیچ اعضا کی اور
محسوس ہوتا ہی کہ بڑی اعصاب کہنچ جاتی ہین اور تشنج الیاف عصب صغیر کا مقدم تشنج اعصاب کبیر کا ہی پس

نبض مرتعش

نبض ملتوی

نبض متشنج

منشد ہونا اوسکا ثابت ہوا اور اون نبضون سی نبض متوتر ہے اوپر وزن منفرف کی اور یہ بھی مانند تانگی کھنچے کے ہوتی ہے اسواسطے کہ متوتر اور متشنج اور مرتعش اور ملتوی سب آپس مین اشتراک رکہتے مین بیچ ہونے ہر ایک کے مختلف الاجزا بیچ تقدم اور تاخر اور وضع کی لیکن اور جہت سے جدائی رکہتے ہین کمالا یخفے بالجملہ متوتر وہ نبض ہے کہ اوسمین انبساط کمتر اور پوشیدہ زیادہ ہو اور کشیدگی رگ کی ظاہر زیادہ ہو اور اکثر ان نبضون کا بیچ امراض خشک کے ہوتا ہے اور ایک نوع ہے نبض سے کہ اوسکو ثابت کہتے ہین اور وہ ایسی نبض ہے کہ باریک اور سخت اور کشیدہ صاحب اختلاف ہوتی ہے اور بیماریان شدید الیبوست مین مانند دق اور ذبول کے ظاہر آتی ہے اور ایک نوع ہے نبض سے کہ اوسکو مطرقی کہتے ہین اور مشہور ہے اور یہ نبض ہے کہ قرع کرتی ہے اونگلی کو اور اوسپر کفایت نہین کرتی پس دوسرے مرتبہ قرع کرتی ہے واسطے اتمام انبساط کی جیسا کہ تپک کو اوپر سندان کی مارتی مین سست ہاتہ سے وہ اوپر سندان کی پہونچکر بدون ارادہ قارع کی قرع دوسرا کرتا ہے اور اسی مشابہت سی مطرقی نام رکہا ہے اور ترجمہ مطرقہ کا تپک ہے اور جالینوس نے کہا کہ مین نے پایا ہے مطرقی کو کہ دو بار عود کیا یعنی بیچ ایک نبضے کی تین قرعہ کیے اور یہ بعید نہین ہے لیکن جاننا چاہیے کہ قرعہ اوسکا قرعہ سابق سے ضعیف تر ہوتا ہے اور وہ مشابہ واقع فی الوسط کے ہے اور فرق درمیان دونون کے بیچ واقع فی الوسط کے کیا گیا ہے اور مطرقی کو ذو القرعتین بھی کہتے ہین اور اطبا نے اختلاف کیا ہے اس امر مین کہ مطرقی دو نبضہ ہے یا ایک نبضہ بعضے طبیب کہتے ہین کہ دو نبضہ ہے کہ بسبب سرعت قرعہ ثانیہ کے ایک نبضہ وہم کیا جاتا ہے اور دلیل اس بعضے کی یہ ہے کہ قرعہ شامل تمام انبساط کو ہوتا ہے اور جو یہان دو قرعہ محسوس ہین لاجرم چاہیے کہ دو نبضہ ہون اسواسطے کہ بیچ ایک نبضہ کے دو انبساط نہین ہوتی اور قرشی نے کہا کہ دلیل مغالطہ ہی جیسا کہ کہا جاویگا اور بعضون نے کہا کہ وہ ایک نبضہ ہے کہ مختلف ہے بیچ تقدم اور تاخر کے اور شیخ رئیس نے اسی کو اختیار کیا ہے لیکن معلوم کرین کہ یہ اختلاف تقدم اور تاخر کا بیچ ذو القرعتین کی سوا اسکی نہین ہے باعتبار آخر شریان کے ہی بیچ سمک کے نہ بیچ طول کی یعنی اکثر اجزای رگ کی پہلی قرع کرتے ہین پس بعض دوسری آخر شریان سے بعد مفارقت پہلی اجزا کے فارغ ہوتے ہین اور بیچ ایک نبضہ کی دو قرعہ واقع ہوتی ہین اور بیچ بیان اسباب اس نبض کی حقیقت اسکی روشن زیادہ ہوتی ہے اور جو لوگ کہ اوسکو ایک نبضہ جانتے ہین حجت

نبض متوتر

نبض ثابت

نبض مطرقی

[illegible]

کرتی ہین اسطرح کہ واسطے ذو نبضہ کی زمانہ معتدبہ چاہیے اور حاصل ہونا دو قرعہ کا بیچ زمانی دلیل کے
کہ طرق دو قرعہ کرتی ہے محال ہی از روے عقل و تجربہ کے اور یہی شیخ رئیس نے کہاہے بیچ رد قول
اون لوگون کی کہ اوسکو ذو نبضہ جانتے ہین کہ لازم نہین ہی کہ جو کچہ اوس سے دو قرعہ محسوس ہوتی دو نبضہ
ہوں وانما ہو مغالطہ اسواسطے کہ اگر ایسا ہوتا نبض منقطع الانبساط عاد کو بہی دو نبضہ کہنا جائز ہوتا
وانما قالہ احد اور دلیل دوسری یہ کہ اوسکو دو نبض کہنا اوسوقت درست ہوتا کہ دو نبسط ہوتی بالکل پس
منقبض ہوتی پس پہر منبسط ہوتی اور یہان یہ نہین ہی اور نہین ہو سکتا اوس سبب سے کہ ہمنے
کہاہے شروع سے بلکہ جائز ہے کہ ہم کہین کہ رگ جو پہلی منبسط ہوتی ہے قرع کرتی ہے انگلیون کو
پس جسوقت کہ تمام کرتی ہے انبساط کو قرعہ دوسرا اوس سے محسوس ہوتاہے اب
اسباب نبض مذکور کے ہم ذکر کرتے ہین کہ بعضے علامات اس ہین باعتبار سبب کی ملتفت ہین آگاہ ہین کہ
وجہ پیدا ہونی اس نبض کی تین سبب ہین ایک وہ کہ قوت قوی ہو اور حاجت شدید اور آلہ سخت پس مطاوعت
نہین کری بیچ کمال انبساط کی بلکہ انتہا کو نہ پہونچکر منقطع ہو پس پہر قوت بسبب حاجت شدید کی حاجت کے
اپنے فعل کو تمام کرے اور حرکت مین لاوے اجزای باقی آخر شریان کو تو تمام کرین انبساط کو اور اس صورت
مین نبض مطرقی سخت اور قوی اور سریع ہوگی اور ہو سکتا ہی کہ بسط آخر آلہ کا قوت سے بعد انقطاع کی حواشی
حاجت سے نہو بلکہ اس سبب سے ہو کہ شریان اپنی کمال کی بیچ مقدار کی پہونچی اسواسطے کہ قوت کی طبیعت سے ہی
کامل کرنا فعل اعضا کا اگر کوئی مانع نہو دوسرا یہ کہ قوت ضعیف ہو پس اگرچہ آلہ نرم ہو منبسط ہو کیا رگ نہیں تک کہ سبب
ضعف فعل کی یعنی قوت کی بلکہ واسطے آرام کرنے قوت کی عارض ہوتاہے وقفہ اور بعد اسکی تمام کرتی ہے
بسط کو اور اس تقدیر مین نبض ضعیف اور بطی ہوتی ہے تیسرا یہ کہ اتفاق پڑے قوت کو کوئی شاغل کہ مانع کمال
انبساط کو ہو جیسے عارض ہوتاہے نزدیک فزع مفرط کی اشتباہ بعض علماے عظام کی کلام سے ایسا
مستفاد ہوتاہے کہ دو قرعتین عام ہو اور مطرقی خاص اس سبب سے کہ قرشی وغیرہ نے لکہاہے کہ عام ہے بیچ
دو قرعتین کی دونون قرعہ برابر ہوں یا ایک اعظم ہو دوسرا اصغر اور بیچ ہر تقدیر کی دونون کبھی اسریع ہوتے
ہین اور کبھی ایک سریع اور ایک بطی اور اختلاط ان وجوہ سے انواع دو قرعتین کی نو ہوتی ہین اور اگر بعض
دو تلث قرعات کو کہ بیچ نہایت ندرت کی ہے وجود اوسکا ساتہ ان وجوہ کی ملاوین ستائیس نوع سے انواع
ستائیس ہونگی اور گذرا ہی کہ بیچ مطرقی کی یہ شرط ہی کہ قرعہ دوسرا اوسکا نسبت سابق کی اضعف ہوتا ہے

پس وہ ایک قسم ہوتی ہے جنس ذو قرعتین سے حاصل یہ کہ مطرقی کو ذو قرعتین کہنا درست ہے اور
ذو قرعتین کو مطلقاً مطرقی کہنا غیر جائز اب ہم ذکر کرتے ہین لواحقات نبض کو مجملاً ساتھ کئی
فائدے کے **فائدہ** بیچ نبض مرد اور عورت کی جانئین کہ نبض مرد کی بقیاس عورت کے قوی زیادہ
اور عظیم ہوتی ہے اور بطی زیادہ اور متفاوت زیادہ **فائدہ** بیچ نبض اسنان کے جان تو کہ
نبض لڑکون کی بقیاس نبض بالغون کی سریع ہوتی ہے اور متواتر اور بیچ عظیم ہونے کے معتدل لیکن
بنظر حال ویسکے صاحب کے عظیم ہوتی ہے اور نبض بالغون کی قوی زیادہ ماسبق سے ہوتی ہے
اور جس قدر جوانی کو پہونچتا ہے قوی زیادہ ہوتی ہے اور اگر عظیم ہو سخت عظیم ہو اور نبض کہول کی بقیاس
جوان کی صغیر اور بطی ہوتی ہے اور بیچ عظم اور قوت کی میانہ اور نبض شیخ کی ضعیف اور متفاوت
اور نرم ہوتی ہے **فائدہ** بیچ نبض مزاجون کے جس جگہ مزاج طبعی گرم ہو اور فاعل قوی اور آلہ نرم
نبض قوی ہوتی ہے اور عظیم اور جس جگہ کہ گرمی مزاج کی غیر طبعی ہو ہر چند کہ غیر طبعی قوی
زیادہ ہو قوت نبض کی ضعیف زیادہ ہوتی ہے جیسا کہ بیچ حمی محرقہ وغیرہ کے مشہود ہی اور نبض مزاج سرد
کی یا صغیر زیادہ ہوتی ہے یا متفاوت یا بطی موافق حاجت کی اور باعتبار سختی اور نرمی آلہ کی اور نبض مزاج تر
کی یا موجی ہوتی ہے یا عریض اور نبض مزاج خشک کی بیچ اکثر اوقات کی دقیق ہوتی ہے اور سخت اور اگر قوت قوی
ہو اور حاجت شدید ذو القرعتین ہوتی ہے یا مرتعش یا متشنج یا مرتعش آور جاننا چاہیے کہ بہت ہوتا ہے کہ مزاج آدھے بدن کا
طول مین گرم ہو اور آدھا دوسرا سرد پس نبض نصف محرور کی مانند نبض محرور کی اور نبض نصف مبرود کی مانند نبض مبرود
کی ہوگی **فائدہ** بیچ نبض دبلی اور موٹی کی نبض دبلی کی بقیاس نبض موٹے کے عظیم اور بطی ہوتی ہے اور نبض
موٹے کی بقیاس نبض دبلی کے صغیر اور سریع ہوتی ہے اور اگر موٹائی اوسکی گوشت سے ہو سرعت اور قوت
اوسکی بہت ہوگی اور اگر چربی سے ہو برخلاف اوسکی **فائدہ** بیچ نبض حبلی کے نبض حاملہ کی بیچ عظم اور سرعت
اور تواتر کے زیادہ اوس سے ہوتی ہے کہ قبل حمل کے رہی ہو اور بیچ قوت کی زیادہ نہین ہوتی ہے اور نہ کبھی
ہے مگر باندازہ احیاء کی کہ ثقل حمل سے ظاہر ہوتی ہے **فائدہ** بیچ تغیرات نبض کی باعتبار فصول سال اور مزاج اور
بلاد کی نبض بیچ ربیع کی معتدل ہوتی ہے سب امور مین اور قوت مین زائد ہوتی ہے اور معتدل شہر و ملک مین
ایسی ہوتی ہے اور بیچ گرمی کی سریع اور متواتر اور صغیر اور ضعیف ہوتی ہے اور بیچ گرم شہرون کی بہ سستور اور بیچ
خریف کی مختلف ہوتی ہے اور طرف ضعف کے مائل اور مختلف الہوا شہرون مین ایسی ہوتی ہے اور بیچ جاڑے کی

فائدہ بیچ نبض اسنان

فائدہ بیچ نبض مزاجون

فائدہ بیچ نبض دبلی و موٹی

فائدہ بیچ نبض حبلی

فائدہ بیچ تغیرات نبض باعتبار فصول

متفاوت ہوتی ہے یا بطی یا صغیر لیکن نبض [illegible] ان کی حرارت [illegible] زیادہ ہوتا ہے اور سرد [illegible] فائدہ بیچ نبض نوم اور یقظہ کے اول خواب میں نبض صغیر اور ضعیف ہوتی ہے اور ساتھ اسکے متفاوت ہوتی ہے یا بطی اور [illegible] کے بیچ خواب کے عظیم اور قوی ہوتی ہے اور بیچ آخر خواب کے معتدل المقدار [illegible] اور بطی ہوتی ہے اور جو خواب کے افراط ہو طرف ضعف اور صغر [illegible] ہوتی ہے اور جسوقت خواب میں کمی ہو اور [illegible] اور تفاوت [illegible] بیچ نبض کے زیادہ ہوتے ہیں [illegible] احکام [illegible] کے بیچ خواب کے مختلف ہوتے ہیں اور بیدار آدمی میں [illegible] اسواسطے کہ وقت یقظہ کے پہنچے لوم طبعی کے ہو پہلے عظیم ہوتی ہے پس طرف طبعی اپنی کے پھرتی ہے اور جس شخص کو ناگاہ بیدار کریں اور ڈراویں نبض اوسکی ضعیف ہوتی ہے بعد اسکے عظیم اور سریع اور مختلف اور مرتعش ہوتی ہے پس اگر ڈر حقیقی ثابت ہے نبض دیر تک اوسی حالت پر رہتی ہے ورنہ جلد متغیر ہوتی ہے اور اپنے حال پر آتی ہے فائدہ بیچ نبض ریاضت کے جسوقت ریاضت معتدل ہو نبض ابتدا میں قوی زیادہ اور عظیم زیادہ ہوتی ہے اور بیچ آخر ریاضت کے سریع اور متواتر ہوتی ہے اور جو ریاضت اعتدال سے زیادہ ہو ضعیف اور صغیر ہوتی ہے اور اگر قوت نہایت قوی ہو سریع ہوتی ہے اور جسوقت ریاضت افراط تمام کو پہونچے دودی ہوتی ہے یا نملی فائدہ بیچ نبض طعام اور شراب کی اور مراد شراب سے بیان خمر ہے جاننا چاہیے کہ طعام کہ باعتدال کہایا جاوے نبض اوسمیں عظیم اور قوی اور سریع اور متواتر ہوتی ہے اور اگر بہت کہایا جاوے نبض مختلف اور غیر منتظم ہوتی ہے اور اگر بہت کم کہایا جاوے مائل بقوت اور عظم اور سرعت ہوتی ہے اور قوت اوسکی دیر تک رہتی ہے اور اگر ماکول گرم ہو اور مزاج اصلی بہی گرم ہو سوء المزاج گرم پیدا کرے اور بسبب سوء مزاج کی قوت ضعیف ہوتی ہے اور نبض بہی ضعیف اور سریع اور متواتر ہوتی ہے اور اگر مزاج اصلی سرد ہو اور طعام گرم ہو ساتھ مزاج کے موافق ہوگا اور نبض عظیم ہوگی اور قوی اسی طرح اگر صاحب مزاج سرد کا سرد چیز کہاوے سوء المزاج ظاہر ہوگا اور قوت میانہ بضعف کرے گی اور اس سبب سے نبض صغیر اور ضعیف اور بطی اور متفاوت ہوگی لیکن شراب

۲ اگرچہ بہت پی جاوے نبض اوس سبب سے مختلف اور غیر منتظم ہوتی ہے لیکن کثرت طعام کے اختلاف اور

سبب استقامی کو نہ پہونچنی کی اسواسطے کہ شراب لطیف اور خفیف ہوتی ہی لیکن شراب سرد بالفعل خواہ
عمل سے سرد ہوئی ہو خواہ سردی جاڑے کی ہوا سے سرد ہوئی ہو حکم اوسکا مانند حکم غذای سرد
کی ہے اور متغیر ہونا نبض کا اوس سے موافق مزاج اصلی کی ہوتا ہے جیسا کہ گذرا ہے نہایت
وہ کہ جسوقت بیچ بدن کے گرم ہو وہ متغیر نہین رہتا ہے اور شراب گرم بالفعل با سخونت ہوا سے
گرمیون سے گرم ہوئی ہو یا آگ سے حرارت اوسکی حرارت غریزی سے بہت بعید ہوتی ہے اور
حکم اوسکا مانند حکم غذاے گرم کے ہوتا ہے اور تغیر نبض کا اوس سے موافق مزاج اصلی کی ہوتا ہے
جیسا کہ کہا گیا اور شراب اس سبب سی کہ جلد منہضم ہونے والی ہی تغیر نبض مین جلد ڈالتی ہے لیکن پانی غذا
اس سبب سی کہ غذا کا مددگار ہے اور مبدرق اور نفوذ کرانی والا بیچ مجاری تنگ کی فعل اوسکا باطن سبی
فعل شراب کی ہوتا ہی ان امور مین اور اس سبب سی کہ بدن کو گرم نہین کرتا حاجت اوس سی بہی زیادہ
نہین ہوتی ہے اسی سبب سی کہ نبض اگرچہ پانی معتدل المقدار کے پینے سی قوی ہوتی ہی لیکن سریع اور عظیم اور
متواتر نہین ہوتی اور حکم کثرت اور قلت پانی کا مانند حکم کثرت اور قلت طعام کی ہوتا ہی **فائدہ** بیچ
نبض اوس شخص کی کہ غسل کرے گرم پانی سے یا سرد سی اگر پانی گرم استعمال کری خصوصاً بیچ حمام کی نبض عظیم
ہوتی ہی اور قوی اور لین بعد اسکے سریع ہوتی ہے یا متواتر اور اگر بیچ حمام کی دیر تک بیٹھی گرمی تحلیل کرتی
ہے نبض ضعیف اور بطی اور متفاوت نبض ہوتی ہی اور اگر پانی سرد استعمال کری اور سردی قعر بدن کو پہونچی نبض
ضعیف اور متفاوت ہوتی ہی اور اگر ظاہر بدن کا سرد ہو اور گرمی بیچ باطن کی جمع ہو نبض قوی اور عظیم اور سریع
ہو اور پانی معدن کا جو خشک کرنی والا ہی مانند شبی اور زاجی کی نبض کو سخت کرتا ہے اور جو گرم کرنے والا ہے
مانند کبریتی کے نبض کو سریع کرتا ہے **فائدہ** بیچ نبض اوجاع کی جانین کہ تغیر نبض مین بسبب درد کے
یا شدت درد سے ہوتا ہے یا طویل ہونے مدت درد سے یا بسبب حدوث درد کے اعضای شریفہ
مین لیکن جو درد شروع ہوا اور ابہی کم ہی نبض قوی اور سریع اور متواتر ہوتی ہے بشرطیکہ درد ظاہر
بدن مین ہو لیکن اگر باطن مین ہو ابتدا مین صغیر اور ضعیف اور جب درد سخت ہو نبض ضعیف اور صغیر اور
متواتر ہوتی ہے اور جسقدر مدت درد کی زیادہ ہوتی ہی نبض مین تغیر قوی زیادہ اور بہت زیادہ ہوتا ہے
اور جسوقت کہ درد نہایت سختی کو پہونچتا ہی اور قوت ساقط ہوتی ہی نبض نملی ہوتی ہی **فائدہ** بیچ نبض
اورام کی ورم کہ نبض کو متغیر کرتا ہے تغیر اوسکا دو طرح ہی آتا ہے کہ ورم شریان کا تمام بدن کو متغیر کرنے سے

اور ایسا ورم تین حال سے خارج نہیں ہے یا یہ کہ ورم حار عظیم ہو یا عضو شریف مین ہو اور
حمی پیدا کرے یا نہ عظیم ہو اور نہ عضو شریف مین لیکن ورم مین درد شدید ہو کہ ان تینون وجہ سے
نبض تمام بدن کی بسبب ورم کے متغیر ہوتی ہے دوسرے وہ کہ ورم عضو متورم کو فقط متغیر کرے
اور یہ ورم بہت عظیم نہین ہوتا اور اعضاے شریفہ سے دور ہوتا ہے اور تپ نہین لاتا اور
بدون درد شدید کے ہوتا ہے اور ایسا ورم بیچ عضو متورم کے بھی اوسوقت تغیر کرنے والا
نبض کا ہوتا ہے کہ شریان متصل اسکے ہو اور جب ماده اوسکا شریان مجاور مین سرایت کرے اسواسطے کہ اگر ورم
ایک طرف ہو اور شریان کو اوس تک گزند نہ پہونچے شریان اوس عضو متورم کی اپنی حال پر ہوتی ہے اور تغیر اوسمین نہیت
ہوتا ہے آپ جانین کہ تغیر نبض کا ورم سے پانچ طور پر ہوتا ہے ایک وہ کہ بیچ ہر قسم کی اقسام ورم سے تغیر اور دوسری حال کیطرح ہو
دوسرا بیچ مدت ورم کے ہر ایک وقت نشان اور ہو تیسرا وہ کہ باعتبار مقدار ورم کے نشان اور ہون
چوتھا وہ کہ موافق ہر عضو متورم کی علامات مختلف ہون پانچوان وہ کہ بسبب طبیعت اور حس اعضاے
متورم کے آثار مختلف ہون جیسا کہ کہا جاتا ہے لیکن وہ تغیر کہ باعتبار اقسام ورم کی ہوتا ہے ایسا ہے
کہ اگر ورم حار ہو نبض منشاری اور مرتعش اور سریع اور متواتر ہوتی ہے اور جسقدر سخت زیادہ
ہوتی ہے منشاریت ظاہر ہوتی ہے اور اگر ورم نرم ہو نبض موجی ہوتی ہے اور اگر سرد ہو نبض
متفاوت اور بطی ہوتی ہے اور جسوقت خراج پکتا ہے نبض منشاریت سے پھر کر موجی ہوجاتی
ہے اور اختلاف اوسمین بہت ظاہر ہوتا ہے اور بہت ہوتا ہے کہ سرعت اور تواتر
کمتر ہوتا ہے واسطے سکون حرارت کی لیکن تغیر مدت مین ایسا ہوتا ہے کہ بیچ شروع ورم گرم کے نبض عظیم
زیادہ اور قوی زیادہ اور سریع زیادہ اور متواتر زیادہ ہوتا ہے جیسا کہ بیچ شروع او جامع کی اور اسکی بھی علامات
ظاہری مراد ہین اور بیچ وقت تزاید کے عظم اور قوت اور تواتر اور صلابت اور ارتعاد مین نبض زیادہ ہوتی ہے
اور جسوقت ورم نہایت کو پہونچتا ہے صلابت اور ارتعاد قوی زیادہ اور سرعت اور تواتر زیادہ ہوتے ہین
پس اگر مدت دراز ہوئی سرعت زائل ہو کر نملی ہوجاتی ہے اور جب ورم پختہ ہوتا ہے اور پھٹ جاتا ہے اور علت
مین نقصان ہوتا ہے نبض قوی زیادہ ہوتی ہے بسبب پھر آنی قوت کی لیکن تغیر کہ موافق مقدار ورم کے ہوتا ہے
اس طرح ہے کہ اگر آماس عظیم ہے اعراض بھی بالکل زیادہ ہونگی اور اگر چھوٹا ہے اعراض بھی کمتر ہونگے
لیکن تغیر باعتبار عضو کی یون ہے کہ اگر ورم بیچ عضو عصبانی کی ہو یا شدید ہو اور اثر اوسکا دور تلک ہو اور منشاری

اور غشا کہ بیچ پہلو کی چھپی ہے اور مانند انکی نبض عظیم اور مختلف ہوتی ہے اور اگر بیچ عضو کے شریان بہت
ہین مانند ریہ اور طحال کے نبض عظیم تر زیادہ اور مختلف زیادہ ہوتی ہے اور اگر وہ بہت زیادہ ہین مانند جگر کے
عظیم اور اختلاف اسقدر نہو گا لیکن تغیر موافق طبیعت اور حس عضو کی وہ ہے کہ اگر ورم بیچ حجاب یا معدے
کے ہو مانند نبض صاحب غشی اور صاحب تشنج کے ہوتی ہے اس سبب سے کہ جو طبیعت حجاب کی ہے مانند
طبیعت عصب کی ہے اور معدہ عصبانی ہے اس سبب سے دونون حساس زیادہ ہین اور دونون بہت
خبر پاتے ہین اور اگر ورم ریہ مین ہو نبض مانند نبض صاحب خناق کی ہو اسلیے کہ جیسا کہ بیچ خناق کے
وصول ہوا کا دل مین دشوار ہوتا ہے بیچ ورم ریہ کی بھی دشوار ہوتا ہے اور اگر ورم بیچ جگر کی ہو نبض مانند نبض صاحب ذبول
کی ہوتی ہے اسلیے کہ جو جگر ورم کرے کیلوس کو غذا نہین کر سکتا تو جزو بدن کا ہو پس ذبول ظاہر ہوتا ہے
بسبب امتناع وصول غذا کی طرف اعضا کی فائدہ بیچ نبض اعراض نفسانی کی اور اعراض نفسانی مانند فرح اور غم
اور خوف اور غضب کی لیکن نبض بیچ فرح اور شادی کی عظیم اور متفاوت ہوتی ہے اور بیچ غم کی ضعیف اور صغیر اور متفاوت
یا بطی اور بیچ خوف اور ترس ناگہانی کی سریع اور مرتعش اور مضطرب اور مختلف اور بیچ خوف کہانی کی [illegible] اور ضعیف اور بیچ غضب
اور خشم کے عظیم اور شاہق اور سریع اور متواتر ہوتی ہے اور یہان نبض مختلف نہین ہوتی مگر اوس وقت
کہ غضب ساتھ خوف اور خجل کی مرکب ہو یا واسطے تسکین غضب کی تکلیف کرین اس صورت مین
مختلف ہوتی ہے اور نبض بیچ لذت کی عظیم ہوتی ہے تکملہ عظم نبض کا دو طور ہے ایک حقیقی دوسرا
غیر حقیقی حقیقی وہ کہ رنگ منبسط ہو اور اقطار ثلثہ مین زیادہ محسوس ہو اور عام ہے کہ بسط اوسکا
فعل قوت محرکہ سے ہو کہ شریان کو مقدار طبعی اوسکے سے زیادہ کرے یا متوجہ ہونے روح کثیر سے
ہو کہ تحریک نفس شریان سے میل طرف ظاہر کے کرے اور غیر حقیقی وہ ہے کہ باعتبار حس کے
عظم معلوم ہو اور حقیقت مین نہو اور یہ ایسا ہوتا ہے کہ شریان بالکل مرتفع ہوتی ہے طرف جلد کے
بسبب حرکت روح کے طرف خارج کے اور اس سبب سے اکثر اجزای رگ کی محسوس ہون اور شبہہ ہوتا ہے
کہ عظیم ہے اور نہین ہوتی اسواسطے کہ یہ ارتفاع رگ مین ازروی تواتر کی ہے نہ باعتبار انبساط کی اور گاہ ہے
کہ واسطے عظم کی وسیع ہونا فضای رگ کا زیادہ اوس سے کہ تماشا شرط ہے اسواسطے کہ معنی انبساط کی بھی یہی ہے
حاصل کلام یہ ہے کہ قرشی نے نبض عظیم کہ عوارض نفسانی وغیرہ سے ہوتی ہے یا جنس غیر حقیقی سے ہی یا نوع
ثانی حقیقی سے لیکن قسم پہلی حقیقی سو ممکن الحصول نہین ہے اسواسطے کہ نزدیک ہماری قوت شراءین کو بسط نہین

نبض عوارض نفسانی کے

کرتی ہے مگر اس سبب سے کہ پہونچاتی ہے اوسکو مقدار طبعی پر پس ممکن نہین ہے کہ اوس مقدار طبعی سے تجاوز کرے بواسطے قوت کی بدون لاحق ہونے دوسرے امر کے اسواسطے کہ یہ معنی پہونچاتا ہے اس بات کو کہ مطلوب بالطبع متروک بالطبع ہو اور یہ محال ہے

فائدہ بیچ نبض امراض کی سرسام گرم مین نبض متغیر اور ضعیف ہوتی ہے اور سخت بھی اور ساتھ سختی کے متموج کرتی ہے اور جب تپ گرم ہو نبض عظیم اور سریع اور متواتر ہوتی ہے اور ساتھ عظم و صغر کے مرتعش اور مختلف ہوتی ہے اور سرسام سرد مین متفاوت اور بطی اور موجی ہوتی ہے اور صداع گرم مین سریع اور متواتر اور صداع سرد مین متفاوت اور بطی ہوتی ہے اور جنون مین صلب اور صغیر اور بطی سریع اور قوی ہوتی ہے پس صلب اور صغیر اور ضعیف ہوتی ہے اور عشق مین غیر منتظم ہوتی ہے اور جسوقت عاشق محبوب کو دیکھتا ہے یا اوسکا نام سنتا ہے یا آواز اوسکی نبض اسکی عظیم اور معتدل ہوتی ہے اور لقوہ تمددی مین سخت ہوتی ہے اور استرخا مین متفاوت اور فالج مین موجی اور ضعیف اور متفاوت اور بطی ہوتی ہے اور اگر قوت ضعیف ہو نبض ضعیف اور غیر منتظم ہوتی ہے اور بیچ قروح کے جہان مادہ بلغمی ہو متفاوت اور بطی اور جہان مادہ سوداوی ہو سخت اور صغیر ہوتی ہے اور بیچ سکتہ کے موجی ہوتی ہے اور حمی یومی مین مائل طرف عظم اور تواتر کے ہوتی ہے اور اگر مختلف ہو منتظم ہوتی ہے پس اگر غیر منتظم ہو حمی یومی نہوگی اور حمی عفنی مین بیچ پہلی نوبت کے منخفض اور صغیر اور سریع اور مختلف ہوتی ہے اور درمیان مین عظیم اور قوی اور غب خالصہ مین پہلے ضعیف اور صغیر اور متفاوت ہوتی ہے بعد اوسکی عظیم ہوتی ہے اور غب غیر خالصہ مین ضعیف اور صغیر اور مختلف ہوتی ہے اور درمیان تپ کی عظیم ہوتی ہے لیکن موافق عظم تپ خالصہ کو نہین پہونچتی ہے اور شطر الغب کی پہلے مختلف اور منخفض ہوتی ہے اور درمیان تپ کی میل طرف عظم کی کرتی ہے اور حمی بلغمی مین پہلے منخفض اور صغیر اور ضعیف اور متفاوت ہوتی ہے بعد اسکی متواتر ہوتی ہے اور مختلف اور حمی مطبقہ مین قوی موجی ممتلی اور نرم اور عظیم اور قوی ہوتی ہے اور ساتھ عظم کی سریع ہوتی ہے اور اگر خون عفن ہو عظیم اور سریع اور مختلف ہوتی ہے اور بیچ حمی ربع کے اگر مادہ بلغمی ہو نبض نرم اور بطی ہوتی ہے اگر صفراوی ہو سریع اور متواتر اور اگر دموی ہو عظیم اور لین اور اگر سوداوی ہو صلب ہوتی ہے اور صغیر اور یہ سبب دلالت مذکورہ

مذکورہ

اعراض کی کہ کبہی کبہی ہین بلحاظ ذات مرض کی ہین قطع نظر اور لواحق سے اور بہی اکثر می ہین غرض
بیچ بعض امور کے باعث ہوتا ہے کہ آثار مختلف ہوتے ہین اوس سے کہ لکہا گیا ہے انتباہ جو اجناس
نبض کے ممکن الاجتماع ہین اکثر اونسے بیچ ضمن فائدون کی مذکور ہوے آپ جانین کہ جو جنس
کہ ساتہ دوسری جنس کے تضاد رکہتی ہی بسیط ہونا مرکب اجتماع اوسکا ایک نبضہ مین محال ہے
مگر یہ کہ از روے اجزا کے مختلف ہو مثلاً ایک نبض کہ سریع ہو اور بطی ہے یا عظیم ہو اور صغیر بہی
ممتنع ہے مگر یہ کہ اختلاف بیچ اجزاے رگ کے ہو کہ اس صورت مین ممکن ہے بلکہ کثیر الوقوع ہے
کہ بیچ ایک نبضہ کے بعضے اجزا سریع یا عظیم محسوس ہون اور بعض دوسری بطی اور صغیر جیسا کہ بیچ
جنس مختلف وغیرہ کے مفصل کہا گیا جو مبحث نبض کا نہایت مشکل تہا کوشش بہت بیچ بسط کلام
کی ہمنے کیا تو طالبون کو اوپر اسرار نبض کی اطلاع کما حقہ حاصل ہو انشاء اللہ تعالے تعلیم
دوسری بیچ بیان تفسرہ کے جان تو کہ جس وقت ہم فارغ ہوے مبحث نبض سے شروع کیا بیچ بیان
بول کے اور اوسکو تفسرہ کہتے ہین اس سبب سی کہ وہ احوال مریض کا اوپر طبیب کی ظاہر کرتا ہے
اور دلیل بہی کہتے ہین اس سبب سے بیان کرتا ہے احوال بدن کو اور قارورہ بہی کہتے
ہین مجازاً اس سبب سی کہ قارورہ شیشہ کو کہتے ہین اور جو بول کو شیشے مین پیش کرتی ہین
اوپر طبیب کی حال کو بنام محل کی مسمے کیا ہے اور بیان پہلی کئی چیز کہ پہچاننا اونکا ضرور ہے
اس مقام مین ہم ذکر کرتے ہین جدا سکے عبارت متن کا ترجمہ کرینگے پوشیدہ نرہے کہ اون چیزون ضروری
سی ایک یہ ہے کہ بول کو باسن مین کس طور سے اور کیونکر لین اور کتنا لین اور کیونکر نگاہ رکہین دوسری وہ کہ
بول کو ن وقت کا معتبر ہے تیسری یہ کہ بول تناول اون چیزون سی کہ بول کی مغیر ہوتی ہین اور اون اشیاء کی
کہ مغیر بول کے ہین خالی ہو اور مغیر بول کیا ہی چوتہی وہ کہ بیچ قارورہ کے بول کو کس وضع پر نگاہ کرین
اور اوسکو کس طرح رکہین پانچوین وہ کہ بول آدمی کو اور اشیا سی کہ اوس سے مشابہت رکہتی ہین پاکر کے
اوس سے آزماتی ہین پہچانین چہٹی وہ کہ بول کس چیز سے اور کس عضو کی حال سی زیادہ نشان دیتا ہے
اور سبب اسکا کیا ہی ساتوین یہ کہ اوپر بول لڑکون کی محل اعتماد نہین ہی اور بول سی کتنی چیزین تلاش
کرنا چاہیی اور ان سات چیزون کو سات فائدے مین ہم بیان کرتے ہین فائدہ بیچ اس امر کہ
باسن کیسا ہو اور جو چیز کہ اس سے علاقہ رکہتی ہے جان تو کہ باسن شیشہ کا ہو یا بلور کا اور سفید اور بڑا اور

صاف اور اوپر شکل مثانہ کے ہو اور نفع بڑائی کا یہ ہے کہ بول بالکل اوسمین گنجایش کرے اس
سبب سے کہ اگر تھوڑا اوسمین آوے اور تھوڑا نہ اوے لایق اعتبار کے نہین ہی اسواسطے
کہ ہر جزو بول کا ہر ایک موضع سے آتا ہے متکیف ہو کر پس البتہ ضرور ہونا سب اجزا کا کہ مثانہ مین تھے
شیشے مین لازم ہوتا ہے اور یہی استدلال مقدار بول سے بعض امور مین ضرور ہوتا ہے پس جمع ہونا
تمام بول کا لازم ہوا اور فائدہ صفائی اور پاکیزگی باسن کا ظاہر ہے تو کوئی چیز جیسی نرہے
اور نفع ہونا باسن کا اوپر شکل مثانہ کے یہ ہے کہ جیسا مثانہ مین تھا اوسی شکل پر باسن مین
ٹھہرے اور اس سبب سے بیچ کوئی جزو کے اوسکے اجزا سے کسی طرح تبدیل نہ پڑے
لہذا لوگون نے کہا ہے کہ حجم شیشے کا اس طور پر چاہیے کہ تمام بول اوس مین گنجایش کرے
اور حرکت کرنے کی جگہ رہے نہ یہ کہ لبالب ہو اور بھی اوسقدر بڑا نہو کہ سب بول اوسکی
تہ مین بیٹھ جاوے بلکہ معتدل المقدار چاہیے تو بول اوسمین شکل کروی سے لے سکے اسلیے
کہ مراد ہونے شیشے سے اوپر شکل مثانہ کے یہی ہے اور بھی چاہیے کہ بیچ وسط شیشے
کے کچھ اوٹھا نہو کہ یہ امر سبب متفرق ہونے اجزاے بول کا اور باعث حجاب کا ہوتا ہے بلکہ وسط
اوسکا برابر ہو تو بول بالکل بدون حائل ہونے کوئی چیز کے ایک جگہ جمع ہو اور منہ شیشے کا بڑا ہو تو آلہ
بول کا اوسمین ڈالکر پیشاب کرین اور اگر اور باسن مین پیشاب کرین بعد اوسکے شیشے مین ڈالین چاہیے کہ وہ باسن
پاکیزہ ہو تو آمیزش سے محفوظ ہو اور جو بول کو شیشے مین رکھتے مین چاہیے کہ ہوا اور باد گرم و سرد سے اور دہوپ
سے محفوظ رکھین اور لیجانے مین اسطرح لیجاوین کہ بول بہت نہ ہلے ورنہ متغیر ہوگا فائدہ بیچ بیان اسامر کے
کہ بول کون وقت کا معتبر ہے جان تو کہ بول اوس وقت لین کہ آدمی خواب معتدل سے اوٹھے اور ابھی
کہانا اور پانی نہ کہایا ہو اور قبل عمل کرنے کی بھی کوئی چیز مغیر بول کی کہائی ہو اور جو لوگ شب بیداری
اور رات کو کہانا کہاتی ہین اور دن کو سوتی ہین اور غذا ترک کرتے ہین وقت شام کا اونکے حق مین حکم صبح
رکہتا ہے یعنے بول اونکا شام کو لیا چاہیے اور دیکہا چاہیے اور جو ہمنے یہ بیان کیا بیچ حق معتاد ونکے ہے یہ
بسبب نہی کی کہانے اور پانی کو ترک کرین کہ بول صائمون کا لائق اعتماد کی نہین ہے مگر اوس وقت کہ صوم
معتاد ہو فائدہ بیچ ذکر اون چیزون کی کہ مغیر بول کی ہین یعنے پیشاب کو متغیر کرتی ہین اور بدل دیتی ہین مانند
... کہانے کے ... کہ بقول اور ترکاریون کی کہانے سے پیشاب متغیر ہوتا ہے اور زعفران اور ...

کے کہانی سے زرد اور کانجی سے سیاہ اور شراب سے برنگ اوسی شراب کے رنگین ہوتا ہے اور اوسکی
قوام کے موافق ہو جاتا ہے اور مہندی کے خضاب کرنے سے مائل بسرخی ہوتا ہے خصوصاً نازک بدنون مین
لیکن پوشیدہ نہ رہے کہ اس بول مین اشراق اور چمک نہین ہوتی اور لازم نہین ہے کہ غلیظ ہو بخلاف رنگ
اوس پیشاب کی کہ خون کے سبب سے سرخ ہوتا ہے کہ وہ اکثر غلیظ ہوتا ہے اور صوم اور سہر
اور تعب اور جوع اور غضب سے اور روکنے پیشاب سے اکثر پیشاب زرد ہوتا ہے یا سرخ اور بہت
ہوتا ہے کہ بعد سہر کے سفید ہوتا ہے یا اوس رنگ سے کہ پہلے تھا کم رنگ ہوتا ہے اس
سبب سے کہ بہت جاگنے سے گرمی تحلیل ہو جاتی ہے اور تحلیل حرارت علت نہ رنگین ہونے
پیشاب کی یا کم رنگ ہونے کی ہوتی ہے لیکن اس پیشاب کا خاصہ یہ ہے کہ گدلا ہوتا اس سبب سے
کہ غذا بسبب بہت جاگنے کے خوب ہضم نہین ہوتی اور بسبب عدم نضج کے اجزائے غلیظہ بول مین
مل کر گذر کرتے ہین پس چاہیے کہ طبیب اس امر سے خبردار رہے تو سفیدی پیشاب کو اوپر خفت
مرض کے حمل نہ کرے اور مغالطے سے محفوظ رہے اور جماع سے پیشاب گرم اور چکنا ہو جاتا ہے
اور سفید سفل مانند دھاگے کے ظاہر ہوتا ہے خواہ جماع مین انزال ہوا ہو یا نہ آوے اور اسہال سے
اور مانند اوسکے بھی پیشاب متغیر ہوتا ہے تغیرات مختلف سے جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے اور تقدم
تناول کرنے کہانے اور پانی سے کہ زمانہ قریب ہو پیشاب کم رنگ ہوتا ہے جیسے جو غذا کہاوے یا
اور ابھی فاصلہ لائق اعتبار کے نہ گذرا ہو کہ پیشاب کرے رنگ اوسمین نہین آتا ہے اسواسطے کہ رنگ
اوس مدت مین ہوتا ہے کہ غذا مستحیل بخلط ہو اور مراد اس پیشاب سے وہ پیشاب ہے کہ اسی غذا سے
حاصل ہوا ہو ورنہ اگر پیشاب پہلی غذا سے کہ کہائی تھی اور ایک مدت گذری ہو کہ پیشاب مثانی مین آرہا بعد
اسکے مثلاً دوسری غذا کہائی اور بعد ایک ساعت کے پیشاب کیا پس یہ پیشاب اس بحث سے خارج ہوگا اور بہت
اتفاق ہوتا ہے کہ مریض گرم ہے اور کہانا کہانے سے سفیدی پیشاب مین ظاہر ہوتی ہے اور طبیب مغالطہ مین پڑ کر
کہ مرض کو خفت ہوئی پس چاہیے کہ یہ سب امور ملحوظ رکہے تو مغالطے سے محفوظ رہے اور کمتر مقدار فاصلہ کی کہ بیچ
پیشاب کے اور تقدم غذا کے چاہیے بارہ ساعت مستوی ہین یعنی چار پہر اسواسطے لوگون نے کہا ہے
کہ جس صبح کو پیشاب دیوین اوس رات مین غذا نہ کہاوین اور بہوکے بھی نہ سوئین پس اگر کوئی شخص عادت
رات کو کہانے کی رکھتا ہے کچھ مدت پیشتر ترک عادت کرے کہ ایک پہر دن ہی مثلاً غذا کہاتا ہے تو پیچھے اسکے قارورہ دکہلاوے

تو استدلال اوس سے درست ہوا اور حکم ترک کرنے عادت کا کئی دن پیشتر سے اسی سبب سے
کیا کہ ترک کرنا عادت کا فورًا بھی موجب تغیر کا ہوتا ہے لامحالہ فائدہ بیچ بیان اس امر کی کہ قارورہ
کس طرح رکھیں اور کیونکر دیکھیں اور پیشاب بعد خارج ہونے کی کتنی مدت مین اعتبار سے
ساقط ہوتا ہے جان تو کہ قارورہ دکھلانے والے کو چاہیے کہ قارورہ بول کا بائیں ہاتھ
مین لے بسبب حرارت ہاتھ داہنے کے اور اپنے سایہ سے دور رکھے اور جو لباس کہ پہنے ہو
اوسکا عکس قارورہ پر نہ پڑے ورنہ متغیر معلوم ہوگا اور دنکی روشنی مین پیشاب کو دیکھنا چاہیے
بدون اسکے کہ شعاع آفتاب کی اوسپر پڑے اسواسطے کہ جو آفتاب مین قارورہ ہوگا بسبب روشنی
آفتاب کی اور روشنی شیشے کی پیشاب مین ابر کے مانند معلوم ہوگا اور قبل نگاہ کرنے طبیب کے
شیشے کو ٹھہرا رکھیں تو وقت نظر کرنے کی پیشاب بیچ حرکت اور جنبش کے نہو
اور ثفل اوسکا پراگندہ اور پریشان نہو اور جاننا چاہیے کہ بعد چھ ساعت کے پیشاب پر اعتماد
نہین رہتا ہی اسواسطے کہ رنگ اوسکا متغیر اور ثفل اوسکا پگھل جاتا ہی اگر وقت گرمی کا ہے یا زیادہ کثیف
ہوجاتا ہے اگر وقت جاڑے کا ہے اور اسیطرح کف معدوم ہوجاتا ہے دراز ہونے زمانے ہی کے سبب
تحلیل ہونے بیچ کی اور اکثر اجزاے غلیظ ملے ہوے بسبب دیر رہنے کے راست ہو جاتی ہین اور پانی
اکیلا پیشاب پر باقی رہتا ہی اسی سبب سے پیشاب کو اگر دیر تک رکھیں اوپر پیشاب کی رقیق زیادہ
معلوم ہوتا ہی اور اوسکی نیچے گدر آور اسیطرح وہ پیشاب کہ اوسی وقت نکلا ہوا ویسے ہی اعتماد نہین ہے ایک زمانہ
تک رکھیں تو ثفل اوسکا جدا ہووے یعنی رسوب اچھی طرح سے تمیز ہو بعد اسکے طبیب کو دکھلاوین لہذا احمد جلیلو
نے کہا ہے کہ قارورہ کو ایک ساعت معتدل رکھنا چاہیے تو رسوب بیٹھ جاوین بعد اسکے دیکھنا چاہیے
اور جو شیخ رئیس نے کہا ہے کہ بعد ایک ساعت کی تمام رنگ اور قوام باقی ہوتا ہی اور لائق اعتماد کے نہین
رہتا احتمال رکھتا ہی کہ مراد ساعت سے ساعت طویلہ نجومی ہو خصوصًا بیچ ایام شدید الحرارۃ یا شدید البرودۃ کے
یا بالجملہ ہر فصل اور ہر وقت ایک ایک حکم کو چاہتے ہین اسقدر پیشاب کو رکھنا چاہیے کہ رسوب ظاہر ہووین بعد اسکے
بدون توقف دیکھنا چاہیے اور بعد چھ ساعت کی اگرچہ فصل معتدل ہو تغیر تمام پیشاب مین ظاہر ہوتا ہی بالاتفاق
اور ساقط الاعتبار ہو جاتا ہی فائدہ بیچ بیان اس امر کہ آدمی کی پیشاب کو اور مشتبہات سے پہچاننا چاہیے
اور پہچاننا اسکا طبیب کو نفع دیتا ہے بسبب ظاہر ہونے حذاقت اور کمال طبیب کے پوشیدہ نہ ہو کہ وہ چیزین

کہ آدمی کی پیشاب سے اشتباہ رکھتی ہین وہ طرح ہین ایک اشیاے سیالہ مانند ماء العسل اور سکنجبین اور پانی زعفران اور کاہجی اور آبکامہ اور ماء التتن کے یعنے وہ پانی کہ گھاس اوس مین بھگوئی ہو اور مانند انکے جو چیز کہ سائل اور رنگین ہون اور فرق کلی بول مین اور ان اشیا مین وہ ہے کہ خاصہ بول کا یہ ہے کہ جس قدر نزدیک زیادہ لاوین غلیظ زیادہ معلوم ہوتا ہے اور جو دور لیجاوین صاف معلوم ہوتا ہے بخلاف اور اشیا کی نزدیکی مین صاف معلوم ہوتی ہین اور دور سے غلیظ اور ساتھ اسکے سکنجبین اور ماء العسل کو لازم ہے کہ جسوقت شیشے کی اوپر رکھین اوسکی تہ مین مانند شہد کے آلودگی معلوم ہوتی ہی اور درمیان شیشے کی مانند ابر کے کوئی چیز ظاہر ہوتی ہی اور بہی بیچ ماء العسل کی کف زرد ہوتا ہی اور خاصہ کاہجی کا یہ ہے کہ ثقل اوسکا ایک جانب مین شیشی کی ہوتا ہی اور ثقل پیشاب کا درمیان شیشے کی ہوتا ہی اور بہی وقت جنبش اور حرکت کے پیشاب مین ثقل ہوتا ہی اور کاہجی مین نہین ہوتا ہی اور بہی درمیان شیشے کے ثقل کاہجی کا مانند ابر کے ہوتا ہے کہ ٹھہرا ہے اور آدمی کی پیشاب مین ثقل مانند ابر کے ہوتا ہے کہ متحرک ہوتا ہے دوسری قسم یہ ہے کہ بول اور جانورون کا مشتبہ ہو بول آدمی سے فرق بیچ بول آدمی کے اور پیشاب جانورون کے اوسوقت معلوم ہوتا ہی کہ صفت بول جانورون کی جانی ہو اور اسجگہ صفت بول کئی جانورون کی کہ شہر مین ہوتی ہین مرقوم ہوتی ہی اور اگرچہ بعضی بول ساتھ آدمی کی شدید الاشتباہ ہین اور فرق درمیان اونکی مشکل ہے لیکن اگر کوئی بہت امتحان کرے تفاوت البتہ ظاہر ہوتا ہی جان تو کہ بول خر کا قارورہ مین غلیظ زیادہ اور سفید معلوم ہوتا ہی گویا کہ گدلا ہے اور بول دواب اور گھوڑے کا مشابہ اوسکی ہے لیکن رقیق زیادہ اوس سے ہوتا ہے اور ایسا خیال مین معلوم ہوتا ہی کہ آدہا اوپر کا صاف ہی اور آدہا نیچے کا گدلا اور بول خچر کا زرد ہوتا ہی اور تھوڑا مائل بہ کبودی ہوتا ہی اور درمیان مین کوئی چیز مانند دانہ دہنیکے معلوم ہوتی ہی اور کف نہین ہوتا اور بول بکری کا سفید ہوتا ہی اور میل بہ زردی کرتا ہی اور قریب بول آدمی کی ہوتا ہی لیکن قوام نہین رکھتا ہی اور ثقل اوسکا مانند روغن کی ہوتا ہی یا مانند ثقل روغن کی اور جسقدر غذا جانور کی جیادہ اچھی ہوگی بول اوسکا صاف زیادہ ہوگا اور بول گاو کا مشابہ بول بکری اور آدمی کی ہوتا ہے لیکن بدون قوام کی اور سبب ثقل کی ہوتا ہی اور بکری کی بول سے صاف زیادہ ہوتا ہی فائدہ بیچ بیان اس امر کی کہ بول کون عضو کی علامت اور نشانی زیادہ ہی اور کس چیز سے خبر

بھی پوشیدہ نہ ہے کہ کیلوس بیچ جانب مقعر جگر کے خون بنتا ہے اور اکثر صفرا اور سودا کہ خون سے
سنے ہین وہان خون سے متمیز اور علیحدہ ہوتا ہے لیکن پانی کہ پایا گیا ہے خون کے ساتھ
رہتا ہے تو قوام خون کا ہلکا اور پتلا ہو کر اوسکے ہمراہ بیچ عروق تنگ کے گذرے اور طرف
محدب کبد کے آوے پس یہان پانی بھی مقدار اکثر خون سے جدا ہو کر گردے مین
آتا ہے اور تھوڑا پانی ساتھ خون کے اعضا مین جاتا ہے واسطے بدرقہ خون کے اور بعد مستحیل
ہونے خون کے وہ پانی کہ غذا سے زائد ہے رجعت قہقری کر کے جانب گردہ اور مثانہ کے
پھر آتا ہے اور تھوڑا اجسام کی راہ سے تحلیل ہوتا ہے اور اس سبب سے بول حال جگر کا اور حال
اخلاط کا کہ جگر مین متولد ہوئے ہین خوب بیان کرتا ہے اور اسیطرح بواسطہ نفوذ کرنے پانی کے اعضا مین اور
رجوع کرنے پانی کے وان سے حال عروق کا اور حال اخلاط عروق کا اور حال اوس عضو کا کہ عبور اوس کا
اوس عضو پر ہوتا ہے بیان کرتا ہے اسی سبب سے کہ وقت خضاب کرنے کی مہندی سے بول رنگین ہوتا ہے
بالجملہ اوپر حال جگر اور عروق اور اخلاط کے دلیل قوی اور اظہر ہے اور اوپر حال سینہ اور دماغ اور اوجاع
مفاصل کی دلیل اخفی اور ضعیف اور اوپر حال قلب اور معدہ اور تلی کے بدستور **فائدہ** بیچ بیان اس
امر کہ بول لڑکون کا لائق اعتماد کے نہین ہے اور بول سے کتنی چیزین تلاش کرنا چاہیے جاننا کہ اوپر بول لڑکون
کی اس سبب سے اعتماد نہین ہے کہ طبیعت اونکی بسبب عدم قدرت کی رسوب کو پانی سے جدا نہین
کر سکتی اور بواسطہ غلبہ لبنیت کی اور مغلوب ہونے صفرا کے رنگ انکے بول مین کم ظاہر ہوتا ہے
اور لڑکا جسقدر چھوٹا ہو بول اوسکا لائق اعتماد کے نہین ہے لیکن بعد دودھ چھڑانے کے ایک
جو ایک سال گذرے قریب اعتماد کے ہوتا ہے اور بعد سات برس کے یعنے جب سات برس کا ہو اوسکے
بول سے استدلال کر سکتے ہین لیکن وہ دلائل کہ طبیب بول سے ڈھونڈھتا ہے سات جنس کے ہین
ایک رنگ دوسرا قوام تیسرا صاف ہونا اور کدر ہونا چوتھا رسوب پانچوان تھوڑا ہونا یا بہت ہونا چھٹا
بو ساتوان کف اور مولف نے ان سات جنس کو بیچ چار فصل کے بیان کیا ہے جیسا کہ آتا ہے
اور رقت اور غلظت بیچ قوام کے داخل ہین اور کدورت اور صفا بھی قوام ہین داخل ہین اور فرق درمیان
غلظ اور کدر کے اونکے ضمن مین ظاہر ہوتا ہے اور بعضے اطبائے قدیم نے جنس لمس اور طعم کو بھی بیچ ان اجناس
کے لکھا ہے لیکن شیخ رئیس اور تمام متاخرین نے ان دونون کو ترک کیا ہے اور بہتر یہی ہے جو اونہون نے

کیا ہے انتباہ جب احتیاج بول کی ہو بدون مہلت کی فورًا اوس سے فراغت کرے اسواسطے کہ
روکنا فضلات کا مضرت رکھتا ہے علامہ قرشی نے اپنی شرح مین لکھا ہے کہ بعض
فقہا نے بسبب شغل مناظرہ کی دیر تک بول کو روکا تھا اوسکے عانہ اور ران سے بول نکل آیا
اور وہ لوگ ہلاک ہوئے اوسی دن اور ایک شخص دوسرے نے اسیطرح روکا تھا اوسکے قطن سے
بول نکل آیا کہی جگہ سے بعد اسکے یہ شخص ایک مدت تک زندہ رہا جب حاجت پیشاب کرنے
کی ہوتی تھی پہلی پیشاب قطن سے نکلتا بعد اسکے مجری معتاد سے جو یہ حکایت غریب اور عجیب تھی مرقوم
ہوئی اب طرف حل متن کی ہم متوجہ ہوتے ہین **الفصل الثالث فی الوان البول** فصل تیسری بیچ بیان رنگ
سے ثابت ہے بیچ رنگ پیشاب کی **و ینبغی ان یعتبر الحال فیہ عند عدم تناول شی صابغ** اور تلاش کیا
جاتا ہے حال بدن کا بیچ دلالت رنگ کی اوسوقت کہ کوئی چیز رنگین نہ کہایا ہو اور مغیرات
اور ملونات بول کے مفصلًا کہی گئے ہین اور پوشیدہ نہین ہے کہ بول اکثر امر مین اکیلا پانی
نہین ہوتا بلکہ مختلط ہوتا ہے فضول سے خصوصًا فضول ہضم ثانی سے اور فضول مذکور جو
غلیظ ہین پانی سے متمیز اور تہ نشین ہوتے ہین بسبب غلبہ ارضیت کے اور جو ایسے نہین ہین
جدا نہین ہوتے مائیت سے اور اوسمین مختلط رہتے ہین اور بواسطہ شدت امتزاج کی تمیز انکے
درمیان مین محسوس نہین ہوتی ہے بلکہ ایک چیز معلوم ہوتی ہین اور موافق رنگ خلط غالب کے تغیر پانی
مین ظاہر آتا ہے نہایت یہ کہ وہ رنگ خاص اوس خلط صابغ کا بسبب ملنے کی پانی سے کم ہو جاتا ہے اور رنگ
کہ ملونات ماکولہ اور مشروبہ وغیرہ سے کہ سوای خلط کی ہین پیدا ہوتی ہین مذکور ہو چکی ہین و طبقات جنس
اور وجہ رنگ بول کی پانچ ہین اور حصر پانچ مین بنظر اصول لوان کی ہے اگرچہ فروع زاید ہین مثلًا ازرق بھی
رنگ ہے لیکن وہ نزدیک اطبا کی خضرت مین شمار ہوا ہے اسی طرح اور رنگ پانچون رنگ اصلی کی ترکیب
سے پیدا ہوتی ہین بہت ہین اور الوان مرکب آخر مین بیان ہونگی اور جو پانچ طبقی رنگ کی بیان کیے گیے
موافق قول شیخ اور اکثر اطبا کی ہین لیکن مسیحی نے کہا کہ اصول الوان کی چار ہین موافق عدد اخلاط کی اور
اخضر مرکبات سے ہے لہذا صاحب ذخیرہ نے بول سبز کو مرکب مین شمار کیا ہے بالجملہ جو بغور نظر کرین نزاع لفظی
ہے اسواسطے کہ نزدیک شیخ کے مراد اصل سے وہ رنگ ہے کہ مانند جنس کے ہو کہ اوسمین اقسام رنگ کے پائی
جاوین قطع نظر اس سے کہ وہ رنگ مرکب ہے یا نہ اور اس تقدیر پر سبز رنگ کو اصل کہہ سکتے ہین اسواسطے کہ خضرت

بہی طبقو رکہتی ہے اور نزدیک مسیحی کے اصل عبارت ہی یون لیجیئے سے اور شک نہین ہے کہ اس صورت مین الوان باعتبار عدد اخلاط کے محصور ہوتے ہین بیچ چارکی فلثبت[ل] ان النزاع لفظی لا غیر الصفرة ایک اون پانچو سے رنگ زردی کا ہے والحمرة اور دوسرا سرخی والخضرة اور تیسرا سبزی والسواد اور چوتہا سیاہی والبیاض اور پانچوان سفیدی اور ہر ایک علیحدہ علیحدہ مذکور ہوتے ہین اور ماتن نے سب الوان سے پہلے صفرة کو بیان کیا اور اسکی تقدیم مین دو وجہ لوگون نے کہی ہین ایک وجہ یہ کہ رنگ طبعی بول کا نزدیک جمہور کی اترجی[illegible] ایک قسم صفرة کا ہی پس بنظر ایک قسم کہ طبعی ہے بیان کرنا اوسکی مقسم کا اوپر بیان اور مقسمون کے اوکی قسمون سے کوئی طبعی نہین ہے ارجح ہوا وجہ دوسری یہ کہ بول اکثر زرد ہوتا ہے اور اسکے اکثریت کے تین سبب ہین ایک یہ کہ صفرا بہ نسبت اور اخلاط کے بول مین بہت آتا ہے واسطے افادہ تیزی کے اور براز مین بہی اور غرض اس سے تنبیہ اور تحریک قوت دافعہ کی ہے اور دفع فضلات کا دوسرا وہ کہ جو خون جگر سے اعضا کو جاتا ہے صفرا اوسمین ملا ہوتا ہے واسطے ترقیق اور تنفیذ کے اور مائیت بہی واسطے ترقیق کے مصاحب خون کی ہوتی ہے پس جب خون غذا ہوا مائیت بچ رہتی ہے اور صفرا باقی بہی اوسمین ملا ہوا نکلتا ہے اور ظاہر ہی کہ یہ امر سبب صفرت کا ہوتا ہے اور اگر کہین کہ جیسا صفرا مائیہ کے ساتہ پہرآتا ہے سودا اور بلغم بہی کہ ہمراہ خون کے ہوتے ہین پہرتے ہون گے پس تخصیص بول کی ساتہ زردی کے نہین ہوسکتی ہے جواب اسکا یہ ہی کہ خلط اگر غلیظ ہے نیچے بیٹہ جاتا ہی یعنی راسب ہوتا ہے ورنہ بسبب شدت امتزاج کے رنگین ہوتا ہی اور ظاہر ہے کہ صفرا ہلکا زیادہ ہے اس سبب سے ملاپ اسکا بہت ہوتا ہی پس رنگین کرنا اوسکا زیادہ ہوگا سبب تیسرا یہ ہے کہ علامہ قرشی نے کہا کہ رنگ سب اخلاط کا سرخ ہے اور جب سرخ رنگ پانی میں ملتی ہے زردی اوسکی ظاہر ہوتی ہے جیسا کہ کچہ شراب لال ہوئی پانی مین دیکہا جاتا ہی اور گذر چکا ہے کہ بول صرف کمتر ہوتا ہے پس ملنا فضول کا لازم ہوتا ہی اور بول اکثر زرد ہوتا ہی جب تک رنگ دیگر غالب نہو اور وجہ سرخی سب اخلاط کی کہ قرشی نے کہا ہی آخر اسی بحث بول کی کہی جاویگی اما الصفرة فمراتبها ستة لیکن رنگ زرد پس درجے اوسکی چہ ہین اللبنی رنگ اوسکا ہی اور مشابہ اس مقام مین ہوسکتی مین ایک وہ پانی کہ بیچ گہاس کے زرد ہوتی اوس مین

له یعنی ثابت ہوتی یہ بات کہ نزاع لفظی ہے نہ سوا اسکے ۱۲ لیکن حق یہی ہے کہ حق شیخ رئیس وغیرہ سے فوت ہو گیا ہے اور قول شیخ کا مرفوع ہے جیسا کہ اوپر تحقیق ہوا ذکی سے مخفی نہین ہے ۱۲

بھگوئی ہو ایک مانی لایق تاکہ اثر رنگ گھاس کا اوس پانی میں آجاوے تو دوسرا نخود گھاس علف کو کہتے
یعنے پختہ و زرد شدہ بالجملہ تبنی وہ رنگ ہے کہ مرکب ہے زردی ہلکی اور سفیدی سے تشف ہے
اور تبن بکسر تا ملوفوقانی اور سکون بای موحدہ اور نون ہے گھاس کو کہتے ہیں انتہی بیسسے اور الہضم ہے
تبنی کا بدی ہاضم کا ہے جو سرور اور تغیرات کا فساد ہضم ہوتا ہو مولف نے اسی پر قصر کیا اور ہم سبب کو
بیان کرتے ہیں جان تو کہ تبنی کے دو سبب اور ہیں ایک قلت صفرا دوسرا کثرت مائیۃ لیکن قلت
صفرا دو حال سے باہر نہیں ہے ایک یہ کہ صفرا فی الحقیقۃ کم ہو بسبب برودت مزاج کے
کہ تولد صفرا کو منع کرتا ہے یا بہ سبب کھانے غذا سے بارد و غلیظ کے کہ صفرا اوس سے
کمتر پیدا ہوتا ہے دوسرا یہ کہ اگرچہ صفرا بدن میں بہت ہے لیکن اور موضع کی طرف مائل ہے
اور اس سبب سے بول میں کمتر آتا ہے اور مائل ہونا صفرا کا کسی موضع کی طرف عام ہے کہ
ساتھ میل کے استفراغ بھی ہو جیسا قے اور اسہال صفراوی کی مشہور ہے یا بدون استفراغ کے
جیسے ابتداے سرسام میں اور بیچ اون امراض کی کہ صفرا اون میں ظاہر بدن میں یا اور عضو کی
طرف کہ مجاری بول سے دور ہے مائل ہو لیکن کثرت مائیت کی بھی دو وجہ سے خالی نہیں ہے
ایک یہ کہ کثرت مائیت کی امر بدنی سے ہو نظیر اوسکی تبنی ہونا بول کا وقت انحدار بلغم رقیق کے
طرف مخرج بول کے اور یہ عام ہے کہ وہ بلغم فی نفسہ رقیق ہو یا ذوبان سے رقیق ہوا ہو دوسرا
یہ کہ کثرت مائیت کی بسبب کوئی امر غیر بدنی کے ہو نظیر اوسکی تبنی ہونا بول کا نزدیک پینے بہت
کے اور فرق درمیان ان اقسام کے بیان کرنا ضرور ہوا تو معلوم ہو کہ علت ان اقسام کی کیا ہے
پوشیدہ نرہے کہ تبنی اگر کثرت مائیت سے ہوگا بول مقدار میں کثیر آویگا اور جو اسباب خارجی سے ہوگا
وجود شرب بہت پانی کا شاہد ہوگا اور جو انحدار بلغم سے ہوگا کثرت مقدار بول کی بدون پینے بہت پانی کی گواہ ہوگا
اور بہی بلغم سے ہوگا غلظت بول میں لازم ہوگی اگرچہ بلغم رقیق ہوگا اور اگر سبب تبنی کا قلت صفرا ہے قلت مقدار
بول کی وہان ضرور ہے پس جو یہ سبب انصراف صفرا کے اور عضو کی طرف ہوگا پایا جانا ضرر کا اوس عضو میں ضرور
ہوگا پس اگر ساتھ استفراغ کی ہے اسہال اور قے صفراوی سے دلالت کرینگے اور مقدم ہونا الم کا احشا میں گواہ
ہوگا اور جو قلت صفرا سے فی الحقیقۃ ہوگا قلت مقدار بول کی یا قلت آثار صفرا کی ظاہر ہونگی اور ذخیرہ میں لکھا ہے تبنی
دلیل اوپر کمی صفرا اور حرارت کی ہوتا ہے اور دلیل اس امر کا ہے کہ مزاج معتدل ہے و ہذا مما تفرد بہ ذلک الفاضل واللہ سبحانہ اعلم

ف یہ کلام اوسی جنس سے ہے کہ صاحب ذخیرہ نے کیا اور سہاگانی نے لکھا اور اسپر کہ دونو زیادہ ہے ۱۲

والاترجی اور نوع دوسری صفرت کی اترجی ہے یعنے وہ رنگ مشابہ ہوسات زردی چھلکے ترنج کے
اور وہ ایسا رنگ ہے کہ مرکب ہو زردی اور اچھی سپیدی سے کہ وہ پیدا ہوتا ہے صفرا سے ساتھ آمیختگی
کے اور زردی اترجی کی زیادہ ہوتی ہے زردی تبنی سے سبب حسن حال الہضم اور سبب اترجی
اچھا ہونا حال ہضم کا ہے اور یہ یون ہین کہ نزدیک شیخ رئیس کے اور اکثر حکماے سلف اور
خلف کے لون صحی اور دال اوپر نضج کے یہی رنگ ہے اور اس صورت مین صحیح
ہے کہ کہین کہ مقدار اوس صفرا کا کہ مائیت سے مختلط ہوکر اترجیت پیدا کرتا ہے اوپر
اعتدال کے واقع ہے اور نزدیک ایک جماعت کی قدما سے مانند جالینوس وغیرہ کے
لون صحی وہ ہے کہ درمیان اصفر مشبع اور احمر ناصع کے ہو اور اس تقدیر پر واجب ہے
کہ نزدیک ان جماعت کی بیچ اترجی کے مقدار اوس صفرا کا کہ مائیت سے ملا ہے
کمتر ہے مقدار طبیعی صحی اپنی سے اسی جگہ سے کہتے ہین کہ اترجی دلالت رکھتا ہے اوپر
سردی کی کہ کمتر ہے سردی تبنی سے اور شیخ رئیس کا یہ قول ہے کہ صفرا جو مائیت سے ملتا ہے اگر وہ صفرا معتدل
المقدار ہے تو بول کو اترجی کرتا ہے اور مقدار معتدل سے اگر زائد ہے نارنجی اور سوائے نارنجی کی اور رنگ ناری کے
کرتا ہے موافق زیادتی حرارت کی اور کمتر ہے مقدار معتدل سے تبنی کرتا ہے اور سدیدگا زرونی نے بیچ جمع
دونون قول کے یون کہا ہے کہ بول معتدل صحی باعتبار امزجہ اور اسنان کی مختلف ہوتا ہے اسواسطے
کہ بیچ امزجہ باردہ کے اور بیچ اسنان باردہ کی اترجی معتدل ہوتا ہے اور بیچ امزجہ حارہ اور بیچ اسنان حارہ کے
وہ رنگ کہ درمیان نارنجی اور ناری کے ہے معتدل ہوتا ہے انتہی تم توفیق خدا سے کہتے ہین کہ الیا ملا سدید
نے اصفر مشبع سے کہ بیچ قول جالینوس وغیرہ کی واقع ہے نارنجی ارادہ کیا ہے اور احمر ناصع سے ناری
بیچ قانون کی اور اوس کی شرح کی ظاہر ہوا ہے کہ اصفر مشبع ناری کو کہتے ہین اور احمر ناصع زعفرانی کو
اور بالجملہ مراد ہونے بول صحی سے درمیان اصفر مشبع اور احمر ناصع کے اس قول ہین واقع ہے نہ دوسری کہ
مرتبہ ساتوان درمیان ناری اور زعفرانی کی ہے مخصوص ہے لون صحت کی اسواسطے کہ مقرر ہوا ہے کہ بعد ناری
کی زعفرانی ہے اور درمیان ان دونون کی کوئی واسطہ نہین ہے اسلیے کہ اگر واسطہ ہوتا البتہ کوئی نام اوسکا
ہوتا اور بہی مراتب لون صفرت کی جیسے تم مین محصور ہوئے ہیں بالضرور کہنا چاہیے کہ تاویل کلام
کی یہ ہے کہ بول صحی نزدیک انکی بول ناری ہے کہ بہت زعفرانی کی قریب ہے اور وہ بعد کی بیچ ہونے بول

صحی کے اونکی مثلون اس رنگ سی ہے متغیر ہوتا ہے بتقریر شارح سدیدی مرتفع ہوتا ہے فافہم
فائدہ ذخیرہ مین لکھا ہے کہ اترجی رقیق القوام دلیل نضج کی ہوتا ہے اور اترجی صاحب قوام دلیل خامی کا
پس اترجی مین حکم اوپر قوام کی موقوف ہوتا ہے اور محمد بن زکریا کہتا ہے کہ مینے اکثر امراض حارہ مین
دیکھا ہے کہ بول پہلی دن سے کہ تب شروع ہوئی ہے اترجی ہوتا ہے اور اوسی رنگ پر رہتا ہے
اور بیمار پہلی دن چوتھے کے ہلاک ہوتا ہے اور اس سے یہ بات حاصل ہوئی کہ اترجی ہونا بول کا
کہ نزدیک جمہور کے محمودیت مخصوص حالت صحت سے ہے نہ یہ کہ بیچ مرض کے نشان نیکی اور
محمود ہونے کا ہے اسواسطے کہ جسوقت مرض حار ہوگی لائق یہ ہے کہ بول وسطی ناری یا زعفرانی
ہووے پس اسوقت مین کہ بول تبنی یا اترجی ہولا محالہ نشان میلان صفرا کا طرف عضو رئیس کے
اور مانند اسکے والاشقر نوع تیسرا صفرت سی اشقر ہے اور وہ رنگ زرد مائل بسرخی ہے وسببہ غایۃ
الحرارۃ اور سبب اوسکا نزدیک شیخ رئیس اور اکثر قدما کی زیادتی گرمی ہے اور یہ بات مقرر ہوئی ہے
کہ جو زردی شدید مائل بسرخی ہوتی ہے اور عام ہے کہ شقرت بول کی بسبب کثرت دفع ہونی صفرا کے ہو
بول مین یا بہ سبب شدت زردی صفراے مندفعہ کے یعنے اگرچہ صفرا بمقدار معتدل دفع ہوتا ہے
لیکن زردی اوسکی بہت غالب اور تیز ہے اوراس شقرت کو دو قسم مین ہم بیان
کرتے ہین پہلے بیچ اوس شقرت کے کہ سبب اوسکا کثرت دفع ہونے صفرا کا ہے
بول مین اور ظاہر ہے کہ صفرا اوس مقدار سے کہ اترجیت کو پیدا کرتا ہے بول مین زائد آوے گا جانب شقرت
کی میل کراوے گا اور دلالت اس قسم کی اوپر حرارت کی وہی ہے کہ نشان غلبہ خلط حار کی ہے اس سبب سے
کہ اگر صفرا غالب نہوتا بول مین ظاہر ہوتا اور قسم دوسری بیچ اوس شقرت کی کہ سبب اوسکا شدت
رنگ صفرا کا ہو فقط یعنے صفراے مندفعہ بول مین باعتبار کیفیت کی متغیر ہوا ہے اور باعتبار کمیت کے
اپنے حال پر ہی اور یہ دو طور پر ہے ایک یہ کہ زردی اوسکی مرتبہ نیچے سے ترقی کرکے مرتبہ شقرت پیدا کرنے
کو پہونچی ہو دوسرا یہ کہ زردی صفرا کی اصلی مرتبہ سے تجاوز کرکے مرتبہ پیدا کرنے ناریت اور زعفرانیت کے
پہونچی ہو پس اتفاق پڑا کہ بلغم رقیق قلیل المقدار اوس مین ملگیا اور اوسکو اوس مرتبہ سی نیچے اتار لاکر اس مرتبہ
شقرت پیدا کرنے پر ٹھہرایا اور جس طور پر سے کہ ہو یہ قسم بھی گرمی پر دلالت کرتی ہی اسواسطے کہ شدت رنگ
صفرا کی اکثر گرمی سے ہوتی ہے خواہ گرمی غریبہ ہو جیسے صفراے محترقہ مین ہوتی ہے یا غیر غریبہ جیسے مرہ صفرا

ہین اور شدت زردی کو حرارت سے ہے ساتھ غالب ہونے عقیدہ کے اسی سبب سے [illegible]
ملے سوداے طبعی سے بیچ صفرا کے شدت رنگ [illegible] ہی ہو جاتی ہے لیکن یہ [illegible] نہایت ہی اور فرق
درمیان ان دونو قسم کے یہ ہے کہ جو کثرت اندفاع صفرا سے [illegible] ہو [illegible] اشتعال [illegible]
دوسری قسم کے کمتر ہوتا ہے اور جو شدت رنگ [illegible] ہو [illegible] قسم سے [illegible]
پس اگر سبب اوسکا تنزل مرتبہ رنگین زیادہ ہی ہے جیسا کہ [illegible] دوسری قسم [illegible]
اشتعال [illegible] سکا نسبت پہلی نوع [illegible] دوسری [illegible] زیادہ ہوگا اور اسی سے فرق کیا جاتا ہے
درمیان دونون کے تامل اور فکر سے [illegible] کہ لازم نہین ہے کہ سبب شقرت کا
شدت حرارت کی ہے اسواسطے کہ ہو سکتا ہے کہ سبب اوس کا کمی سرخی کا ہو ہمرا
رنگی کہ یہ ممکن ہے لیکن نہایت نادر ہے اسواسطے کہ سرخی بول کی اکثر خون سے ہوا کرتی
ہے اور جسوقت مائیت اوسمین ملتی ہے اور کمی اوسکی سرخی مین لاتی ہے لامحالہ اوسمین وہ
اشراق کہ رنگ اشقر کو لازم ہے باقی نرہیگا اور یہی کہ خون کہ پیشاب مین آتا ہے نکلنا اوسکا
بالطبع نہین ہے بلکہ امر غیر طبعی سے ہوگا اور جب ایسا ہوا کثر اوسمین خون کثیر المقدار اور زیادہ
اوس سے نکلیگا کہ شقرت پیدا کرتا تھا اسواسطے کہ بحیث شقرت کے سرخی قلیل مشوب
ہے نہ بہت پس باقی نرہی یہ بات کہ سبب رنگ اشقر کا وہی شدت زردی کی ہے

والنارنجی والناری والزعفرانی کلواحد منہا یدل علی زیادۃ الحرارۃ بالنسبۃ الی المرتبۃ التی قبلہا اور نوع چوتھی
اور پانچوین اور چھٹی صفرت سی یعنی نارنجی اور ناری اور زعفرانی ہر ایک اینسی دلالت کرتی ہے اوپر زیادتی
حرارت کی نسبت اوس مرتبہ کی قبل انکی ہے یعنی گرمی ناری کی نارنجی سی اور گرمی عفرانی کی ناری سی زیادہ
ہی لیکن نارنجی وہ رنگ زرد ہی کہ نسبت اشقر کے مائل زیادہ ہے طرف سرخی اور اشراق کی اور زیادتی
نسبت نارنجی کے مائل زیادہ ہے طرف سرخی کی لہذا دلالت اسکی اوپر حرارت قوی کی ہے دلالت نارنجی
سے اور اسکو اصفر شبع یعنی زرد سیر کہتے ہین اور ناری وہ رنگ ہے کہ مشابہ اوس باقی کی ہو کہ زعفران اوسمین
بھیگا ہوا اور اسی سبب سی ناری کو اصفر زعفرانی بھی کہتے ہین اور جو شعاع اسکی مانند شعاع آتش کی ہوتی
ہی اسی سبب سی ناری نام ہوا لیکن زعفرانی نسبت ناری مائل زیادہ ہے طرف سرخی کی لہذا دلالت
اسکی قوی زیادہ ہی اوپر گرمی کی یا دونون اپنے سی اور زعفرانی وہ رنگ ہے کہ مشابہ ہو ساتھ رنگ شوخ زعفران

النارنجی والناری والزعفرانی [illegible]
[illegible] بعنی ادہ [illegible]

اور اسکو احمر ناصع بھی کہتے ہیں اسواسطے کہ سرخی اسکی خالص ہوتی ہے اور جو کہا گیا ہے بموجب مذہب
شیخ رئیس اور صاحب کامل الصناعۃ کے ہے لیکن مذہب ابن ابی صادق اور محمد بن زکریا کا مذہب یہ ہے
کہ حرارت اصفر زعفرانی کی یعنی ناری کی زیادہ ہے حرارت احمر ناصع یعنے زعفرانی سے اور دلیل
انکی یہ ہے کہ سرخی بول کی دلالت کرتی ہے اوپر یعنے تھوڑے خون کے اور زردی بول کی دلالت
کرتی ہے اوپر یعنے تھوڑے صفرا کے اور شک نہین ہے کہ صفرا خون سے گرم زائد ہے اس
سبب سے کہ اجزاے ناری اور ہوائی صفرا مین بنسبت خون کے زیادہ ہین پس
چاہیے کہ ناری گرم زیادہ ہو زعفرانی سے اور جسوقت ناریت سے میل طرف سرخی کے
کرتا ہے اوسی قدر یعنے موافق طرف سرخی کے گرمی کم ہوتی ہے جواب اس دلیل کا
تابعان شیخ رئیس اسطرح دیتے ہین کہ حرارت خون کی لامحالہ حرارت صفرا سے کم ہے
لیکن ہم نہین تسلیم کرتے ہین اسکو کہ سرخی زعفرانی مین بسبب ملنے خون کے ہوتی ہے
بلکہ سرخی اوسکی بسبب شدت رنگ صفرا سے ہے اور اسپر دلیل یہ ہے کہ سرخی خون کی قانی
ہوتی ہے البتہ اور بدیہی ہے کہ سرخی زعفرانی کی مشرق ہوتی ہے پس یہ سرخی خون سے نہین ہوگی قثبت
ان الزعفرانی فائق فی الحرارۃ علی الکل اور جو صاحب ذخیرہ نے حکایۃ عن ابن محمد بن زکریا وردا علیہ
الیہ لکھا ہے کہ بین فی سرسام گرم اور قاتل ہین کہ نہایت گرم اور خشک ہوتا ہے ہمیشہ بول کو
اشقر دیکھا ہے اور بہت تجربہ مین آیا ہے کہ بیچ بول اصفر کی گرمی زیادہ ہے بول احمر
سے پس اشقر ناری نہایت گرمی مین ہوگا اور صاحب اوسکا طرف علاج سرد اور ترکی بہت محتاج ہوگا اور جو اشقر
ناری بدون موت کے ہو حال مریض کا بد ہوگا یہ کلام صاف بتلاتا ہے کہ قول ابن ابی صادق اور محمد بن زکریا کا اونکے
نزدیک ترجیح رکھتا ہے لیکن نزدیک اس فقیر کی حق یہ معلوم ہوتا ہے کہ قول شیخ رئیس کا راجح ہے اور ہونا بول اشقر بیچ
سرسام مہلک کے کہ اوس سے تحجب کرکے اشقر ناری کہا ہے پر زعفرانی کی فوقیت پر بیچ تیزی حرارت کی مثبت انکی
کی نہین ہوسکتی ہے اس سبب سے کہ بیچ امراض حادہ فی غایۃ الحدت کی بول زعفرانی ہوتا ہے البتہ جیسا کہ ظاہر ہو
پر مخفی نہین ہے مگر یہ کہ صفرا اور رطوبت میل کرے اور کما ینبغی بول مین آوے اس صورت مین اگر بول تبنی یعنی کہلا
دے بھی جائز ہے اور سرسام مہلک کے بیچ انظر تحجب کی واقع ہوا اشقرت بول کی اوس سے سرسام مین اسی قبیل
سے ہے لہذا اطبا نے کہا ہے کہ ناری ہونا بول سرسام والی کا دلیل ہلاکت ہے پس نزول رنگ بول کا مرتبہ

مرتبہ زعفرانیت سے بیچ امراض کی نہایت حاد بسبب کوئی امر عارضی کی ہوتا ہے اور یہ امر شیخ
رئیس کی مطلب مین فتح نہین کرسکتا ہے فافہم انہ غامض اور پوشیدہ نہین ہے کہ بول زعفرانی
جس طرح سے کہ ہو حدوث اوسکا اکثرت صفرا سے بدون شدید ہونی اوسکے رنگ کی ممکن نہین
ہے اسوجہ سے کہ رنگ طبیعی صفرا کا احمر ناصع ہے پس اوس سے بول مین زعفرانیت نہین ہوسکتی ہے
اس سبب سے کہ جو صفرا بول سے منضج ہوتا ہے مائیت سے ملا ہوتا ہے اور اس سبب سے رنگ
اوسکا ہلکا ہو جاتا ہے اور لائق اسکے نہین رہتا کہ بول کو زعفرانی کرے اور یہ امر غیر ممکن ہے کہ صفرا
اکیلا بول مین آوے اور مائیت سے نہ ملے الا کہ شاذ و نادر واسطے زعفرانیت بول کی بسبب شدید ہو جانے
رنگ صفرا کی اوس سرخی طبیعی سے کہ رکھتا ہے لازم ہوگا تو بعد ملنے کی ساتھ مائیت کی رنگ اوسکا جو لون حادث
لائق اسکے ہو کہ بول کو زعفرانی کرے یعنی اس رنگ سے بسبب اشتداد لون الصفرا و فقط قطع النظر اس سے کہ مقدار صفرا
کا زیادہ ہو یا نہ ہو اور جاننا چاہیے کہ علامت اشتداد رنگ صفرا کی احتراق ہو یا کثافت یا انکی سوا اور بیچ انشقر کی فوائد اکثر مذکور
ہین اور اضافہ مین اسپر قیاس کرنا چاہیے و اما الحمرۃ فمراتبہا اربع یعنی رنگ سرخ چار درجہ رکھتا ہے الاصہب
پہلا اون مین سے اصہب ہے و یدل علی غلبۃ الدم قلیلا اور وہ دلالت کرتا ہے اوپر تھوڑی غلبہ خون کے و الوردی
اور دوسرا وردی ہے و الاحمر القانی اور تیسرا احمر قانی ہے و الاحمر الاقتم چوتھا احمر اقتم ہے اور معنی ہر ایک کے ساتھ
اکثر فوائد کی کہو جاتی ہین و کل واحد منہا یدل علی زیادۃ الدم بالنسبۃ الی المرتبۃ التی قبلہا اور ہر ایک انمین دلالت
کرتا ہے اوپر غلبہ خون کی نسبت مرتبہ ماقبل کی یعنی دلالت وردی کی اوپر غلبہ خون کی اصہب سے زیادہ ہے اور
دلالت قانی کی وردی سے اور دلالت اقتم کی قانی سے زیادہ ہے اسواسطے کہ صہوبت ایک رنگ ہے ضعیف الحمرۃ
قریب سفیدی کی اور صاحب نفیسی نے کہا کہ الاصہب بالشقرۃ یمیل الی الحمرۃ پس غلبہ خون کا اس مین کمتر ہوگا
اور وردی وہ رنگ ہے کہ مشابہ رنگ گل سرخ کی ہو اور حمرت اسکی حمرت اصہب سے قوی زیادہ ہے لہذا دلالت
اسکی بہی قوی زیادہ اوسکے نسبت سے ہے اور قانی وہ رنگ ہے کہ سرخی اوسمین غالب ہو فقط اور اقتم رنگ
ہے کہ بہت سرخ مائل سیاہی ہو ساتھ عزت کی نظیر اوسکی سیاہی پتہ بازکی ہے اور بسبب غلبہ سرخی کی ہر ایک اپنے سے
دال زیادہ ہین اوپر غلبہ خون کی اپنے ماقبل سے اور جاننا چاہیے کہ جو کچھ کہا گیا ہے دلالت الوان اربع سے اوپر غلبہ
خون کی اور اوسکی ہونا ہے بعد کا ماقبل سے بنظر اکثریت کی اسواسطے کہ کبھی حمرت بول مین کبد اور کلیہ کی ضعف سے
ہوتی ہے اور کبھی امراض سردے بھی بول سرخ ہوتا ہے جیسا کہ آگے بیان ہوگا مفصلا پس سرخی بول کی دلیل غلبہ

کی مطلقاً اور کلیاً ہوتی ہے اور اسی طرح کبھی ہوتا ہے کہ دلالت اصہب کی اوپر حرارت خون کی زیادہ
ہوتی ہے دلالت اوسکے مابعد سے پس ترتیب شدت دلالت کی یہی مطلق اور کلی نہین ہوتی ہے اور بیچ ضمن
قیاس افراد احمر کے ساتہ افراد اصفر کے علتین الوان اربع احمر کی مذکور ہوتی ہین اور معلوم کرین کہ حرارت
بیچ سب طبقات حمرت کی نسبت بہ تبنی اور اترجی کی زیادہ ہی اسواسطے کہ بیچ سب طبقات کی حمرت
اعتدال سے متجاوز ہے جیسا کہ گذرا ہے کہ حصر کرنا اعتدال کا بیچ جنس صفرت کی لیکن نسبت
نارنجی اور زعفرانی کے کمتر ہے اسواسطے کہ حرارت اس تین نوع صفرت کی بقیاس حمرت
کے لامحالہ زیادہ ہے اسلیئے کہ تینون صفرا سے پیدا ہوتے ہین اور صفرا گرم زیادہ ہے خون سے
لیکن قیاس کرنا اقسام احمر کا ساتہ اشقر کے مختلف ہی اسواسطے کہ اصہب اگر صفرا سے ہو پس
حرارت اوسکی قوی زیادہ اشقر سے ہوگی اور اگر خون سے ہو ظاہر ہے کہ حرارت اوسکی برابر
ہوگی حرارت اشقر سے اور اسجگہہ لوگ اعتراض کرتے ہین کہ حرارت صفرا مین بے شک خون سے
زیادہ ہی اور ثابت ہوا ہے کہ اشقر صفرا سے ہی پس اصہب کہ خون سے ہوتا ہی کیونکر اشقر کی برابر ہوگا جواب
اسکا یہ ہی کہ خون اگرچہ بسبب صفرا کی حرارت مین کم ہی لیکن خون ملا ہوا مائیت مین کہ صہوبت پیدا کرتا ہے
زیادہ ہی مقدار مین بقیاس صفرا کی کہ اشقر مین ہوتا ہی پس حرارت خون کثیر کی ساتہ حرارت قلیل صفرا کے
ممکن ہے کہ برابر ہو جاوے لیکن وردی اور احمر قانی اکثر امر مین قوی الحرارت ہوتے ہین
بسبب اشقر کے اسواسطے کہ خون انمین زیادہ ہوتا ہے نسبت اصہب دموی کی اور گذر چکا
ہی کہ حرارت خون اصہب کی ساتہ حرارت صفرای اشقر کی برابر ہی پس حرارت خون وردی اور قانی کی لامحالہ
اشقر سے زیادہ ہوتی ہی اور معلوم کرین کہ وردی سودا سے نہین پیدا ہوتا ہے اور بلغم سے بھی جید الحصول ہے
پس نہین پیدا ہوتا ہے مگر اوس خون سے کہ غلیظ زیادہ ہو اوس خون سے کہ صہوب پیدا کرتا ہے لیکن قانی اکثر
خون سے ہوتا ہے اور غلظت اس خون کی بہی بسبب خون پیدا کرنے والا صہوب کی زیادہ ہی اور کبھی سودا
نہایت لطیف سے کہ مختلط ہو ساتہ صفرا کے پیدا ہوتا ہی لیکن احمر اقتم اگر خون سے ہو گرمی اوس کی اشقر سے زیادہ
ہی اسلیئے کہ خون وسمین اور اصناف احمر سے زیادہ ہی اور اگر سودا یا بلغم عفن سے ہو ظاہر ہی کہ حرارت
اشقر کی زیادہ اقتم سے ہوتی ہی اور اگر صفرا سے ہو غلبہ اسکی گرمی کا اوپر اشقر کے بدیہی ہے لیکن اقتم صفرا سے
بہت نادر ہوتا ہے پیدا ایش اوسکی سودا اور بلغم عفن سے زیادہ سب اصناف احمر سے ہوتی ہے فائدہ

علامہ قرشی نے بیچ شرح قانون کے لکھا ہے کہ اصہب نہ سودا سے پیدا ہوتا ہے نہ بلغم عفن سے
فقط خون یا صفرا سے پیدا ہوتا ہے اور پیدایش اوسکی صفرا سے اکثر ہے لب بتہ اور طبقات
حمرت کی اور وہ خون کہ موجب اصہب کا ہوتا ہے رقیق ہوتا ہے اسی سبب سے اوسمین احتراق
بہت ہوتا ہے اور دلالت اوسکی گرمی پر قوی زیادہ ہے لیکن جاننا چاہیے کہ یہ کلام اوسکا
ساتھ قول اون کے کہ اصہب غلبہ خون پر دلالت کم کرتا ہے منافات نہین رکھتا ہے کہ اسلیے
کہ واسطے شدت گرمی کے غلبہ خون کا درکار نہین ہے پس دلالت اوسکی اوپر غلبہ خون کے
ساتھ اس امر کے کہ وہ دلالت کرتا ہے اوپر کثرت گرمی صفرا کے منتج نہین ہی اور یہی جواب
اقتم مین کہ لوگون نے کہا ہے کہ دلالت اوسکی اوپر گرمی کے ضعیف ہی یعنے اگرچہ ایک قسم اوسکی
اور طبقات احمر سے اوپر غلبہ خون کی دلالت کرتی ہے لیکن پیدایش اوس قسم کی جو خون
غلیظ سے ہے گرمی زیادہ نہین رکھتی اور اگر مراد اقتم سے وہ قسم ہو کہ بلغم یا سودا سے پیدا ہو
دلالت اوسکی اوپر قلت حرارت کے بدون تاویل کرنے کے درست آتی ہے
اب جانئین کہ اسباب بول احمر کے دو قسم ہین بدنی اور غیر بدنی بدنی وہ ہی کہ رطوبت محمرہ بدنی
بول مین ہے اور وہ مفصل کہی جاویگی اور غیر بدنی وہ کہ حنا کے خضاب کرنے سی یا محمرات کی
کی تناول سے یا کرنے اون اعمال سی کہ موجب سرخی پیشاب کی ہوتی ہین ظاہر ہوا اور بیچ شرح فصل کے
مذکور ہوا ہی لیکن اسباب بدنی کئی قسم ہین ایک وہ کہ رنگ اوسکا سرخ طبیعی ہو پس وہ خون ہی دوسرا وہ کہ سرخی
اوسمین عارض ہو بسبب عفونت کی یا بہ سبب اجتماع اور احتراق کی جسکی سرخی عفونت پر موقوف ہی وہ بلغم ہی اسلیے
کہ بلغم جو عفن ہوتا ہی کبھی سرخی بول مین پیدا کرتا ہے اور وجہ کم پیدا ہونی سرخی کی بلغم سی یہ ہی کہ بلغم بالطبع سفید
رنگ ہی پس سفید طبیعت پیدایش سرخی کی کمتر ہوتی ہی اور جسوقت بلغم عفن ہی کہ ساتھ حرارت کی ہوتا ہی تو
سرخ ہونا بعید ہوا بلغم غیر عفن سی ہرگز سرخی نہو سکتی اور جسکی سرخی عفونت پر موقوف نہین بلکہ اوپر حالت تحجر پر موقوف
ہی یا مثل تراکم اور اجتماع کی وہ صفرا ہی اسلیے کہ صفرا جب متراکم اور متکاثف ہوتا ہی بول کو سرخ کرتا ہی بلکہ سیاہ جلیبا
کہ یرقان مین دیکھا جاتا ہی اور ثابت ہوا ہی کہ مادہ رطب نے وجب متکاثف ہوتا ہی بسبب قلت نفوذ بصر کے
اوسمین سرخ معلوم ہوتا ہی پس اگر تکاثف شدید ہوا سیاہ محسوس ہوگا تیسرا وہ کہ مادہ محمرہ اگرچہ خون نہین لیکن
خون سی حاصل ہوا ہو پس وہ سودای دموی ہی اسلیے کہ اصل اوسکی جو خون ہی سرخی اوسمین باقی رہتی ہے

اور بول کو سرخ کرتا ہی اور ان سے خون مین فرق کہا جاوے گا اور خون کہ بسبب ملنی کے بول کو سرخ کرتا ہے
دو طرح ہے کہ ایک وہ کہ امتلاے خون تمام بدن مین ہو پس بول مین بہی خون زیادہ آوی گا دوسرا
وہ کہ تمام بدن مین امتلا نہو بلکہ خاص بول مین خون بہت نکلے وے بسبب قروح مجاری بول کی اور مانند
اوسکی یا بسبب ضعف جگر یا گردے کے کہ خون مائیت سے کماینبغی متمیز نہو اور فرق ان اصناف حمرت
مین وہ ہی کہ جو سودا سے ہو سرخی اوسکی مائل بسیاہی ہوتی ہی اور غلظ بیچ قوام کی زیادہ ہوتا ہی اور
جو صفرا سے ہوتی ہے بسبب تراکم کے یا بسبب احتراق کے سرخی اوسکی روشن ہوتی ہے
اور بدن مین اشتعال اور غلظ قوام مین کمتر اور کف اگر ہوگا زرد ہوگا پس اگر بول مقدار مین بہت
آتا ہے بدون پینے پانی کے علامت اسکی ہے کہ صفرا محترق نہین ہوا ہے بلکہ متکاثف ہوا ہی اور طبیعت
اوسکو بہت دفع کرتی ہے لہذا لوگون نے کہا ہے کہ بول شدید الحمرۃ کثیر المقدار یرقان مین دلیل بہتر ہوتا ہے
اور خبر دیتا ہے اوپر قوی ہونے طبیعت کے اور اگر بول تہوڑا آوے اور خوب سرخ نہو نشان
احتراق خلط صفرا کا ہے اور ضعیف ہونا قوت کا لازم ہے لہذا کہا ہے کہ بول سرخ مائل بکمودت قلیل المقدار
ہو بیچ یرقان کے سالم تر نہین ہی اور وہ سرخی کہ بلغم عفن سے ہوتی ہے ساتھ کمودت کی ہوتی ہے
اور مائل بسفیدی اور قوام اوسکا اگرچہ غلیظ ہوتا ہے لیکن غلظت سے بول سوداوی کمتر ہوتا ہے
اور وہ سرخی کہ خون سے ہوتی ہے قوام بول کا اوس مین نسبت بلغمی کے کمتر ہوتا ہے
اور نسبت صفراوی کے زیادہ اور سرخی اوسکی خالص ہوتی ہے مگر یہ کہ احتراق اوسمین پایا جاے
پس اگر خون بیچ تمام بدن کے غالب ہو سب علامات امتلاے خون کی ظاہر ہوتی ہین اور
قرحہ مجاری بول سے ہوگی قیح وغیرہ لوازم قرحہ سے ظاہر ہونگے اور اگر بسبب عدم تمیز خون کی مائیت سے ہے
بول اکثر مشابہ غسالہ گوشت کی ہوتا ہی پس اگر ضعف کبد مین ہے آثار ضعف کبد کے ظاہر ہونگی اور بول
بدون قوام کے ہوگا اور اگر ضعف گردے مین ہوگا آثار اوسکے ظاہر ہونگی اور بول مین قوام ہوگا اور اگر دونون
مین ضعف ہوگا آثار ضعف ہر ایک کی اوسپر دلالت کرینگے اور بول بدون قوام کے ہوگا اسواسطی کہ قوام
بول کا اوپر قوت کبد کی موقوف ہی کما لا یخفے انتباہ جو اوپر مذکور ہوا ہے اوس سے ظاہر ہوا کہ اسباب
بدنی سی سرخ ہونا پیشاب بدون ملنے مادہ سرخ کے نہین ہو سکتا ہے اور دوا سے سرخ کرنے پیشاب کا باعث
سرخ ہونا ہی اسلیے کہ اگر مادہ مذکورہ زیادہ ہو پس ہی نہو کہ بالطبع ہوتا ہے سرخ نہین پیدا کرتا ہی اسواسطے

کہ رنگ سرخ غیر طبیعی ہے جیسا کہ گذرا ہے اور عام ہے کہ حصول اوس احمر کا امراض بارد سے ہو یا علل حارہ سے
اور حدوث اوسکا حرارت سے ظاہر ہے لیکن برودت سے تین طرح ہوتا ہے ایک وہ کہ کبد ضعیف ہو
اور بسبب عدم تمیز خون کی مائیت سے بول سرخ ہوتا ہے جیسا فالج جانب ایمنی اور سوء القنیہ مین
دیکھا گیا ہے دوسرا وہ کہ عروق اور اعضای بائین جانب کی بسبب واقع ہونی فالج کی اس جانب
مین ضعیف ہوتے ہین اور خون کو جگر سے جیسا کہ ہمیشہ جدا کرتے تھے ویسا جدا نہین کرسکتے پس
خون بیچ جگر کے زیادہ ہوتا ہے اور بول مین نکلتا ہے تیسرا وہ کہ درد شدید ظاہر ہو قولنج بلغمی سے
اور اسکے سبب سے بول سرخ ہو اور وجہ سرخی اس بول کی تین ہین پہلی یہ کہ جگر صعوبت
درد امعا سے گرم ہوتا ہے اور بسبب گرمی کے جگر صفرا کو بہت پیدا کرتا ہے اور بول کو
رنگین کرتا ہے دوسری وجہ یہ کہ بیچ قولنج مزبور کے واسطے مقابلہ کرنے کے درد سے طبیعت
اوس محل مین متوجہ ہوتی ہے اور اوسکی تبعیت سے روح اور حرارت غریزی اور خون اور صفرا بھی
اوس طرف میل کرتی ہین پس بالضرور اوس موضع مین گرمی پیدا ہو گی اور بسبب حرارت کے تحلیل اور
تذویب اخلاط مین ہوتی ہے اور قابل زیادہ اس امر کا وہ ہے ہوتا ہے کہ الطف ہو اور وہ صفرا
اور خون لطیف ہے اور جسوقت کہ یہ پگھل کر مائیت سے ملتے ہین بول کو سرخ کرتے ہین
وجہ تیسری یہ کہ اس قولنج مین بسبب محتبس ہونے بلغم کے عفونت بلغم مین عارض ہوتی
ہے حرارت درد سے اور بسبب عفونت کے کچھ زردی اوسمین پیدا ہوتی ہے اور زردی ساتھ
کثافت جرم مادہ کے سیاہ معلوم ہوتی ہے اور جب مائیت کی ساتھ نکلتی ہے مائل بسرخی ہوتی ہے
اور کبھی اوس منفذ مین کہ درمیان جگر اور مرارہ کی یا درمیان مرارہ اور امعا کی واقع ہی سدہ بلغمی ہوتا ہے
اور اس سبب سے صفرا مرارہ اور امعا مین نہین جاتا ہے اور بول کے ساتھ ملکر نکلتا ہی اور بول سرخ
کرتا ہی اور خاصیت اس سدہ کی ہی کہ قولنج سرد ہوتا ہے بشرطیکہ صفرا مرارہ سی معدی مین نہ آوی ورنہ اگر
سدہ بیچ اوس مجری کی درمیان مرارہ اور امعا کی ہے واقع ہو اور صفرا اوس راہ سی کہ بیچ مرارہ اور معدہ کی ہے
معدی پر گری بول کو رنگین نہین کرتا ہی اور قولنج بھی نہین لاتا ہی مگر یہ کہ جو آتا ہی قے مین نکل جاوے کہ
اس صورت مین ساتھ رنگین کرنے بول کی قولنج پیدا کرتا ہی اور اسی طرح کبھی سدہ بدن کی رگون مین ہوتا ہے
اور اس سبب سے رطوبت رگون مین بند رہتی ہی اور عفونت قبول کرتی ہین اور رنگین ہو جاتی ہین

اور بول کو رنگین کرتی ہین اور یہ بول مشرق ہوتا ہے اور آگے یہ بحث مفصل لکھی جائیگی اور وجہ ضعیت
ہونے کبد کی بیچ اوس فالج کی کہ داہنی جانب مین ہوتا ہے ظاہر ہے کہ کبد اسی جانب واقع ہے
آفت مین شریک ہوتا ہے لیکن اوس صورت مین کہ فالج بائین جانب ہو وجہ نہ متمیز ہونی خون کی
مائیت سے کثرت خون کی کبد مین ہوتی ہے نہ ضعیف کبد کا اور جانین کہ جو کچھ لوگون نے
کہا ہے کہ بول سرخ سلیم زیادہ ہوتا ہے بول زرد سے اسواسطے کہ سرخی دلیل غلبۂ خون کی ہوتی ہے
اور خون سب اخلاط مین بہتر ہے اور شدید الحرارت نہین ہے پس مراد اس زرد سے سوا اترجی
کے ہے ورنہ اترجی یقیناً بہتر سب اصناف سے ہے اسواسطے کہ اترجی دلیل اعتدال کا ہے
جیسا کہ بیان کیا گیا اب کئی فائدہ کہ اس بول سے متعلق ہین اور جاننا اونکا طبیب کو فائدہ مند ہے
لکھے جاتے ہین جان تو کہ بول سرخ رقیق دلیل درازی مرض کا ہوتا ہے اور سرخ غلیظ
کہ رسوب نہ کرے اور صاف نہو نشان ہلاکت کا ہوتا ہے اور سرخ کہ رسوب بھی سرخ کرے سلیم
ہوتا ہے اور جس مین رسوب سفید ہوں دلیل قوت مادی کی اور انضاج طبیعت کی اور امید سلامت
کی ہوتی ہے اور محمد بن زکریا کہتا ہے کہ بول سرخ جو غلیظ ہو اور رسوب اوسکا سفید دلیل بہت ہونے
خلط خام کا ہوتا ہے اور اگر بیچ امراض حادہ کی بول ابتدا سے سرخ ہو اور رسوب نہ کرے
اور اسی طرح رہے دلیل ضعف اور ورم جگر کا ہوتا ہے اور خطرناک ہوتا ہے
اور اگر بیچ حمیات محرقہ اور امراض حادہ کے بول خون صرف آوے دلیل جلد ہلاک ہونے کی ہے اور اگر
بیچ امراض حادہ کی بول سرخ اور غلیظ اور رنگین ہو اور تقطیر سے آتا ہو خطرناک ہوتا ہے اور اگر بول
سرخ ہو اور طبع خشک یعنے قبض ہو اور مدت تک اسی طور پر رہے اور بدن مین کوئی عارضہ نہو نشان مرض
سل کی ہوتا ہے اور اگر بیچ حالت تندرستی کے بول سرخ اور غلیظ اور طبع خشک ہوے اور سر اور اعضا مین گرانی
ہو نشان کثرت فضول کی اور حدوث عفونت اور حمیات کی ہوتا ہے اور اگر حمیات گرم اور حمیات مختلطہ مین
بول سرخ اور غلیظ ہو اور رسوب بہت کرے تو دلیل سلامتی کی اور زائل ہونے مرض کی ہوتا ہے لیکن اگر رسوب
نہ کرے یا تھوڑا رسوب کرے دلیل درازی مرض کا ہوتا ہے اور نشان نکس کا اور بول سرخ اور تھوڑا بیچ امراض
حادہ کی دلیل بری حالت کی ہوتا ہے خصوصاً کہ رسوب زرد کرے اور بول سرخ اور غلیظ بدون رسوب کے
بیچ امراض مزمنہ کے دلیل قائمی مادی کی ہوتا ہے اور جسوقت کہ رسوب نازل ہو اور بول سرخ رہے دلیل گرمی جگر

کی یا اوسکے ورم کی ہوتا ہے اور البتہ نکس ہوگا اور اگر ساتھ ضعف معدے کے اور حرارت امعا
کے بول سرخ ہو اور رقیق دلیل یرقان اور غلبہ صفرا کی ہوتا ہے اور خاصہ بول یرقانی کا یہ ہے
کہ کپڑے کو رنگین کرتا ہے اور سوائے بول یرقانی کے ایسا رنگ کپڑے مین ہرگز نہین ہوتا ہے
اور اگر یرقان مین دیر تک بول سرخ اور صاف ہو دلیل سدہ قوی کا ہوگا اور استسقا کو
مفید ہوگا اور بول سرخ ورم سپرز مین نشان سلامتی کا ہوتا ہے اور جسوقت بول یکدفعہ مانند تازی خون
سکے آوے دلیل کہلنے یا پہٹنے رگ گردے کی ہوتا ہے اور جو اوسکے موضع سے آویگا خون غلیظ ہوگا
اور دفعۃً نہوگا بلکہ بتدریج ظاہر ہوگا اور متغیر ہوگا اور اگر صاحب تقطیر البول کو حوالی زہار مین اور زیر ناف
کچھ الم ہو اور بول اوسکا خون تازہ آوے نشان قرحہ مثانہ اور اوسکے حوالی کا ہوگا اور بہت
ہوتا ہے کہ بسبب بہت دوڑنے کے یا گرنے کے کسی جگہ سے بول خون آتا ہے اور جسوقت بول
ساتھ خون اور اخلاط غلیظ کے ملا آوے اور شیشے مین اخلاط بول سے جلد جدا ہو جاوے
اور مریض دُبلا اور بدحال ہو دلیل کشادہ ہونے منافذ گردے کی ہوتا ہے اور بول شدید الحمرت استسقا
مین بد ہوتا ہے اور نجات اوس استسقا سی کمتر ہوتی ہے اور بول کہ بیچ یرقان کی شدید الحمرت ہو تیناکی
مائل بسیاہی ہو اگر سبب اوسکا احتراق صفرا کا ہی اسلم نہوگا اور اگر سبب اوسکا تکاثف صفرا ہے بسبب کثرت
اندفاع صفرا کے بول مین اسلم نہوگا اور فرق درمیان دونون کی یہ ہے کہ جو احتراق سی ہوگا بول کم آویگا
اور جو اندفاع صفرا سے ہوگا بول اوسمین بہت آویگا لیکن وہ علامات کہ بول احمر سی استدلال کرتی ہین اوپر
واقع ہونی بحران کی یہ ہے کہ اگر بول چوتھے دن شروع مرض سی سرخ ہو بحران ساتوین دن ہوگا اور ساتوین
سرخ ہو بحران چودھوین دن اور اگر گیارھوین یا چودھوین دن ہوگا بحران سترھوین دن ہوگا بیسوین تک اور اگر
بیسوین دن سرخ ہو بحران بعد چالیس دن کہ ہوگا واما الخضرة فمراتبها خمس لیکن رنگ سبز مراتب اوسکی پانچ ہین الفستقی
ایک و منی پستئی ہے اور وہ رنگ ہی زرد کہ تھوڑی سیاہی رکھی ویدل علی البرد اور دلالت کرتا ہی اوپر سردی
کی اور یہ موافق قول شیخ رئیس اور جمہور اطبا کی ہے لیکن علامہ قرشی نے بیچ شرح قانون کی لکھا ہی کہ میری نزدیک
فستقی اوپر احتراق صفرا کے مانند کراثی کی دلالت کرتا ہی اسواسطے کہ سیاہی اوسکی مغلوب ہے اور زردی غالب اور یہ
دلیل احتراق صفرا کی ہے نہ نشان سردی کا بخلاف اوس سیاہی کی کہ مائل بہ کمودت ہو کہ وہ البتہ برودت سے ہوتا ہے
اور ہم بتوفیق خداوند ذو المنن یہ کہتے ہین کہ علامہ قرشی جو خبر مین لکھتا ہی کہ الاخضر کالفستقی والنیلنجی دلیلہما البرد والجمد

پس اگر موجز اوپر شرح قانون کی مقدم ہے مخالفت اوسکی کلام کی قول جمہور اطبا سے اور بھی شیخ رئیس بر بھی ہے اور اگر شرح قانون کی موجز پر مقدم ہے اس امر پر صراحت رکھتا ہے کہ اوس اختلاف سے کہ رکھتا تہا رجوع کیا اور مطابقت جمہور کی کی اور بھی ہو سکتا ہے کہ غرض اوسکی دو قول مختلف سے یہ ہے کہ فستقی نہ ساتہ حرارت کی خاص ہے نہ ساتہ برودت کے یعنے اگرچہ تجربہ مین پایا گیا کہ بیچ بیماریون باردہ کے بول فستقی ہوتا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ بیچ امراض حارہ کی بھی فستقی ہوا اور احتمال ہی یہ اوس نے مشاہدہ کیا ہو چنانچہ قول اوسکا کہ نزدیک میرے دلالت کرتا ہی اوپر احتراق کے موید اسکا ہے یا مراد یہ ہو کہ ہر چند تجربہ مین معلوم ہوا کہ وہ سردی سے ہی لیکن نظر باسباب محدثہ اس رنگ کی لازم آتا ہے کہ دلیل احتراق صفرا کا ہو جیسا کہ اوسنے کہا کہ صفریت غالب یا سوا قلیل لیکن احتراق خلط اصفر کا ہے نہ دلیل برد کا اور جو میںنے کہا ہے دونون کلام متضاد سے رفع تناقض ہو سکتا ہی واللّٰہ اعلم اسمانجونی اور دوسرا آسمانی رنگ ہی کہ سیاہ سفیدی ملا ہوا موافق رنگ اوس ہوای محسوس کے کہ آدمی اوسکو رنگ آسمان کا گمان کرتے ہین اور سبب پیدا ہونے اس رنگ کا بیچ بول کے دو وجہ سے باہر نہین ہے ایک یہ کہ اجزاے اخلاط کے کہ بیچ بول کے ملتے ہین اون اجزا مین جمود پڑتا ہے اور اس سبب سے بول سیاہی مارتا ہے اسلیے کہ سیاہی جمود اجزا سے خلط کو لازم ہے دوسری وجہ یہ کہ خلط اسود مائیت سے ملے اور جانین کہ سیاہی پیدا کرنے والی اس رنگ کی احتراق سے حاصل نہین ہو سکتی ہے اسواسطے کہ احتراق بدون زردی کی نہین ہوتا ہے اور یہ رنگ ہرگز زردی سے ملا نہین کرتا ہے والنیلنجی اور تیسرا وہ رنگ ہی کہ مشابہ ہو رنگ اوس پانی کی کہ نیل اوسمین گہولا گیا ہو اور وہ بھی اگرچہ مانند آسمانجونی کے مرکب ہی سیاہی اور سفیدی سے لیکن سیاہی اسکی بہ نسبت اوسکی زیادہ ہے اور سفیدی کمتر اور سبب اسکا بھی بعینہ وہی ہے کہ آسمانجونی مین بیان ہوا مگر یہ کہ اس جگہ شدت جمود اجزا سے اخلاط کا ساتہ کثرت سواد مختلط کی شرط ہی اور وہان شدت جمود کی اور کثرت سواد کی مطلوب ہی جیسا کہ کہتا اور نیلنجی باثبات نون ثانیہ بعد لام کی ہے اس سبب سے کہ وہ تحریف نیلجونی کا ہے اور اگرچہ نیلنجی بدون نون ثانی کی بھی آتا ہے لیکن پہلا مشہور زیادہ ہی وکلواحد منہا یدل علی زیادۃ البرد بالنسبۃ الی المرتبۃ التی قبلہا اور ہر ایک انمین دلالت کرتا ہی اوپر زیادتی سردی کی بہ نسبت اوس مرتبے کی کہ اوسکی آگے ہے یعنے دلالت آسمانی کی اوپر سردی کی زیادہ ہے فستقی سے اور دلالت نیلنجی کی اوپر سردی کی آسمانی سے زیادہ ہی اور اونٹ

نیلنجی

نکلتا ہے کہ بعد پینے زہر کے بھی پیشاب آسمانجونی ہوتا ہے پس اگر ساتھ رسوب کے ہی امید خلاصی کی
رکھ سکتی ہین اور اگر بدون رسوب کے ہے دلیل ہلاکت کی ہی اور علامہ قرشی نے کہا ہے کہ ہر ایک
زہر پیشاب کو آسمانجونی نہین کرتا ہے بلکہ وہ مخصوص اوس زہر سے ہی کہ وہ حرارت غریزی کو منطفی کرتا ہی
اور اس سبب سے جمود رطوبات مین ہوجاتا ہو اسی سبب سے اسباب آسمانجونی کے دو سے زیادہ نہین
کہا ایک جمود اخلاط کا دوسرا اختلاط سودا کا اسواسطے کہ عام ہی کہ جمود برد سے ہو یا زہر کے پینے سے
والکراثی اور چوتہا رنگ گندنائی ہی یعنے مشابہ رنگ گندنا کی اور سیاہی اوسکی سیاہی نیلنجی سے زیادہ ہی اور زردی
اسکی اوسکی زردی سے کمتر ویدل علی احتراق شدید اور دلالت کرتا ہے کراثی اوپر احتراق شدید کے
والزنجاری اور پانچوان رنگ زنگاری ہے اور وہ ایک رنگ ہی کہ سبزی سے مائل بہ سفیدی ہی
ویدل علی احتراق اشد اور دلالت کرتا ہے اوپر احتراق اشد کی اسلیے سبب اوسکا مادیت
اخلاط کی ہے کہ ساتھ پیشاب کی نکلتی ہے فائدہ کراثی نسبت زنگاری کے سلیم ہی اسواسطے
کہ زنگاری مین احتراق زیادہ ہوتا ہے کراثی سے اور دلیل اوپر شدت احتراق خلط کے یہ زنگاری
کی میل کرنا اوسکا ہے طرف سفیدی کے اسلیے ظاہر ہے کہ جب تک خلط بہت نہین جلتا اور
رطوبات اوسکے فنا نہین ہوتے ہین مائل بسفیدی نہین ہوتا ہے جیسا کہ مشاہدہ ہے جلی
ہوئی چیزون مین اور بول زنگاری کہ بعد تعب کے ہوتا ہی دلالت کرتا ہی اوپر تشنج کے
اور بول سبز لڑکون مین دلالت کرتا ہے اوپر تشنج کے اسلیے کہ اعصاب انکی بسبب ضعف کے
قبول کرتی ہین تشنج کو آسانی سے پس اگر بول سبز اون انواع سے ہی کہ احتراق سے ہوتی مین دلالت کرتا ہی
اسپر کہ تشنج یبسی ہوتا ہی اور اگر اون انواع سے ہی کہ جمود سے ہوتی ہین دلالت کرتا ہے کہ تشنج امتلائی ہوگا
اکثر بول سبز مقدمہ بول سیاہ کا ہوتا ہے اکثر اور لوگون نے کہا ہے کہ بول سبز دلیل جذام کا ہی اور ایک قسم ہے
اقسام خضرت سے کہ اوسکو زیتی کہتے ہین اور وہ الوان مرکبہ مین بیان کیا جاویگا اور اوپر ہو چکا ہی کہ حقیقت
مین اخضر رنگ مرکب ہی اور جو اوسکو یہنی بہ متابعت مؤلف کی بسایط مین ذکر کیا زیتی کو اذ اوسکی ایک قسم ہے
مرکب مین بیان کرینگے تو بحث مرکب کی مقدمہ خضرت سے خالی نہ رہے اسواسطے کہ ذکر اوسکا لائق تر ہے
اوسی مکان سے واما الاسود فمراتبہ اربع لیکن بول سیاہ پس مراتب اوسکی چار ہین الاسود السالک من
طریق الزعفرانی ایک اوس سے سیاہی ہے کہ پہونچی ہو طریق زعفرانی سے یعنے پہلے بول زرد زعفرانی رہا ہو بعد اوسکے

سیاہ ہو ویدل علی سوداء اخذۃ من الصفراء اور دلالت کرتا ہے بول مذکور اوپر سودا کے کہ صفرا سے
حاصل ہوا ہے والاسود لاخذ من القیحۃ دوسرا وہ سیاہ ہے کہ حاصل ہو احمر اقتم سے یعنے پہلے احمر اقتم
رہا ہو بعد اوسکے انتقال کر کے سیاہ ہوا ہو ویدل علی سوداء اخذۃ من الدمویۃ اور وہ دلالت کرتا ہے
اوپر سودا کے کہ حادث ہوا ہو دم سے اور عام ہے کہ حاصل ہونا سودا کا احتراق خون سے ہو یا اوسکے
جمود سے اور بیچ بحث اخلاط کے بیان ہو چکا ہے کہ سودا جمود سے بھی ہوتا ہے والاسود الاخذ
من الخضرۃ اور تیسرا وہ سیاہ ہے کہ بول سبز سے حاصل ہو یعنے بعد سبز ہونے کے سیاہ ہوا ہو
ویدل علے السوداء الصفرۃ اور دلالت کرتا ہی بول مذکور اوپر سودا ای خالص کی ساتھ سردی کے
اور مؤلف نے جو قصر کیا اوپر بیان سودا کی اور تعرض نہین کیا سردی کا وجہ اسکی خضرت مین مذکور ہوچکی
ہے بالجملہ بیچ اسباب پیدا کرنے والی خضرت کی کہہ آئے ہین کہ موجب سبزی کا یا جمود اخلاط
مستخرجہ کا بیشاب مین ہی یا کثرت تحلیل سودا کی یا احتراق اخلاط کا پس اگر موجب سبزی کا
جمود ہوا اور بعد اوسکے بول سیاہ آوے علت اوسکی کثرت جمود ہے اور شمول اوسکی سب اجزاے
مستخرجہ بائیت مین ہین اور اگر موجب خضرت کا سودا ہو بعد اوسکے بول سیاہ ہو علت اوسکی
کثرت مفرط خلط مذکور کی ہے اور اگر محدث خضرت کا احتراق ہوا اور بعد اوسکے سیاہ ہو علت
اوسکی شدت مفرطہ احتراق ہے اور اس سبب سی کہ ان تینون صورت مین معلوم ہوا کہ محدث خضرت کا سودا ہے
پس دلالت بول اسود کی کہ خضرت سی حاصل ہوا ہی اوپر سودا ای خالص کی صادق آتا ہی اور ہو سکتا ہے
کہ نہ تعرض کرنا مولف کا ساتھ ذکر سردی کی اسی سبب سی ہوا سو واسطے کہ جمود سردی کو لازم ہی اور خلط جامد ہی
سودا ہی جیسا کہ بیچ بحث اخلاط کے گذرا ہی والاسود المضارب الی البیاض اور چوتھا وہ سیاہ ہی کہ سپیدی
سے حاصل ہوا ہو یعنے پہلے سپید ہو بعد اوسکے سیاہ ہوا ہو اس عبارت مین لفظ سودا کی مجرور الی کلی ہے
اور لفظ من کی کہ جار بیاض کی ہی محذوف ہوئی ہی پس تقدیر کلام کی یون ہی کہ الاسود السالک من البیاض الی
السواد اور ہو سکتا ہے کہ عبارت کو حذف سی محفوظ رکھین اور معنی یون ہون کہ قسم چوتھی وہ سیاہ ہی کہ سپیدی
مارنے یعنے شدید السواد ہو لیکن اس تقدیر پر مخالفت اسکی اقسام ثلثہ سی ظاہر ہے مگر یہ کہ تاویل کرین کہ ایسے
سیاہ کو مقدم بول سپید کا لازم ہی پس ذکر کرنا ملزوم کو ساتھ سکوت کی لازم سی خالی تفنن سی نہین ہے
ویدل علی سوداء بلغمیۃ اور بول مذکور دلالت کرتا ہی اوپر سودا کی کہ حاصل ہوا ہی بلغم سی بسبب احتراق

کے یا بسبب جمود کے فائدہ جو شرح مافی المتن سے ہم فارغ ہوئے اب
اسباب جزیہ سیاہ ہونے بول کو ساتھ فوائد کثیرہ کے بیان کرتے ہین کہ اسباب
اکثری سیاہ کرنے والے بول کے پانچ ہین ایک یہ کہ کہائی جاوے وہ چیز
کہ بول کو سیاہ کرتی ہے مانند مری اور شراب اسود وغیرہ کے اور شیخ رئیس نے
قانون مین لکھا ہے کہ بول سیاہ یا احمر قانی بسبب شراب سے آتا ہے اسطرح کہ طبیعت اوس
شراب مین ہرگز تصرف نہ کرے پس وہ شراب ویسے نکل آئے بول مین اپنے
حال پر اور ایسے بول مین خطرہ نہین ہے اور قرشی کہتا ہے کہ مراد شیخ رئیس کی لاخطر فیہ سے
یہ نہین ہی کہ مطلق اوس مین خوف نہین ہی اسلیے کہ نہونا خوف کا اوسمین بالکل جملہ محالات سے ہی اس سبب سے
کہ نکلنا شراب کا ساتھ بول کی درحالیکہ شراب اپنے حال پر باقی ہی بسبب ساقط ہونے قوت کبد کے ہوتا ہی اور خطرہ
اسکا بدیہی ہی بلکہ مراد لاخطر فیہ سے وہ ہے کہ وہ خطرہ کہ بیچ بول اسود احتراقی کی اور جمودی کی ہوتا ہی اسمین
نہین ہے اور نزدیک اس فقیر کی اگر لاخطر فیہ کو مطلق رکہین بہتر ہے اور غالب ہی کہ مراد شیخ رئیس کی یہی ہی
اسواسطے کہ عمل نکرنا طبیعت کا شراب مین کبھی سقوط قوت کبد سے ہوتا ہی اور کبھی بسبب مشغول ہونے طبیعت کے
اور کثرت شراب کی اور احتمال ہی کہ یہان یہی مقصود ہو جیسا کہ قصر کرنا شیخ رئیس کا اوپر عدم تصرف طبیعت کے
اس تعمیم اور سکوت کرنا اوسکا ذکر سقوط قوت کبد سے بیچ اس امر کی تائید کرتا ہی واللہ اعلم دوسرا یہ کہ مدرات سوداکی پیے
جائین اور علامت ان دونون قسم کی مقدم اسباب کے جو سے پوشیدہ نہین ہی تیسرا یہ کہ اخلاط مین احتراق پڑے اور
اس سبب سے بول سیاہ ہو نشان اسکا یہ ہی کہ بدن مین سوزش اور احتراق ہوگا اور لون بول کا شدید السواد ہوگا
بلکہ مائل بہ عفرانیت ہوگا یا بہ قہمت پس اگر زردی زیادہ ماری دلالت کریگا اوپر یرقان کی اور یہی مقدم
بول زرد یا سرخ کا اوسپر گواہی دیگا اسی طرح رایحہ منتن پیدا ہوگی بول مین اور ثفل اوسمین متفرق
اور قلیل الاستوا ہونگے اسواسطے کہ حرارت کی شان سے تفریق اور احداث اختلاف ہی جسم قابل میں
اور جو معنی کہ قوت شئے کو واسطے تشتت اور تفرق ثفل کی مراد رکھی ہین عنقریب آتی ہین چوتھا وہ کہ
بسبب سردی کی اخلاط منجمد ہوئی اور بسبب نہ نفوذ کرنے شعاع کی کہ انکا ثقف کو لازم ہے
سیاہ ہو جائین اور بول کو بھی سیاہ کرین بعد ملنی کی اور نشان اوسکا وہ ہے کہ آثار سردی کے
بدن کی ظاہر ہون اور رنگ بول سودکا کمد ہو اور خالی ہو رایحہ سے یا متکیف ہو ساتھ رایحہ ضعیفہ

کی کہ وہ برودت مخصوص ہین مانند حموضت کی اور بھی علامت جمودی سے یہ ہے کہ پہلے بول کمد
ہوگا یا سبز بعد اسکے سیاہ ہوگا اور مقصود سبزی بول سے کہ مقدم ہونا اوسکا اس قسم مین ہوتا ہے
وہ سبزی ہے کہ موجب اوسکا جمود ہونا احتراق اور قلیل ہونا ثفل کا اور جمع ہونا اوسکا بھی نشان
اسی قسم کا ہے اور جو کچھ کہا گیا ہے تشتت ثفل سے بیچ احتراقی کی اور جمع ہونا ثفل کا بیچ جمودی کے
مراد اوس سے یہ ہے کہ بیچ اجزاے ہر فرد فرد ثفل کی پایا جاوے تشتت یا اجتماع نہ یہ کہ تشتت اور
اجتماع ثفل کو ساتھ افراد کے خاص کہین کما ہو ظاہر العبارۃ اور مقصود اس گفتگو سے یہ ہے کہ اگر کوئی
قائل ایراد کرے کہ بیچ احتراقی کے بسبب حرارت کی کہ اوسکی شان سے ہے تخلخل اجزاے بول کا شک نہین ہے
کہ ثفل مائیت سے باسانی جدا ہوتا ہے اور اسفل قارورہ مین جمع ہوتا ہے پس چاہیے کہ دلیل احتراقی کی اجتماع
ثفل کا ہو نہ تشتت ثفل کا اسی طرح جمودی مین بواسطہ برودت کی کہ اوسکی شان سے ہے تغلیظ بول کا ظاہر ہے کہ
ثفل دشواری سے جدا نہین ہوتا ہے مائیت سے اور متفرق ہوتا ہے اوسمین پس چاہیے کہ دلیل جمودی کی تشتت
ثفل کا ہو نہ اجتماع اوسکا جواب یا چاہیے اس طور پر کہ مراد تشتت اور اجتماع سے حاصل ہونا اونکا ہے نسبت جزو
کی اور ہر فرد کی قطع نظر افراد سے یعنی بیچ احتراقی کی اگرچہ ثفل باعتبار افراد کی مجتمع ہوتا ہے اسفل قارورہ مین لیکن باعتبار
اجزاے ہر فرد کے تشتت رکھتا ہے اسواسطے کہ حرارت کی شان سے ہے پھیلانا جسم متسخن کا پس ہرچند ثفل مجموعا اجتماع
رکھتا ہے لیکن بیچ ہر جزو کی تباین اور تشتت موجود ہے اور حاصل ہونا تشتت اور اجتماع کا ایک چیز مین حیثیت
مختلف سے قباحت نہین ہے اور بھی ثفل بیچ احتراقی کی اگرچہ اسفل قارورہ مین مجتمع ہوتا ہے مگر شدید الاجتماع
نہین ہوتا ہے لما مران الحرارۃ من شانہا ان تبسط الجسم الذی تفعل فیہ اور اسی طرح جمودی مین اگرچہ ثفل من
حیث الافراد متفرق ہوتا ہے لیکن بنظر اجزا کی مجتمع ہوتا ہے بشدت اور خشک معلوم ہوتا ہے بسبب جمود
رطوبت کی اور گذر چکا ہے کہ مقصود اس بحث مین تشتت اور اجتماع سے بنظر اجزا کے ہے نہ سوا اسکی فافہم
اور کبھی سبب سیاہی بول کا قوت حرارت غریزی کی ہوتی ہے نشان اوسکا باوجود آثار جمودی کے
وہ ہے کہ دن بدن قوت ساقط ہوتی ہے اور یہ بھی ایک قسم جمودی سے ہے اور روی زیادہ پانچوان
وہ کہ سیاہی بول کی اوپر طریق تنقیہ اور بحران کی ہو اور وہ امراض کہ بحران اونکا بول سودے
ہوتا ہے بعضی اونمین بیماریان سوداوی ہین مانند بیماریان طحال اور حمیات سوداوی وغیرہ کے
اور بیچ حال کی اس صورت مین ظاہر ہے کہ خود سودا نکلتا ہے اوسمین اور بعضی اون بیماریون سے بسبب

احتباس خون کی ہوتی ہین کہ جو خون حیض کا بند ہوتا ہی بسبب تبرید کم کی اور بعضی اجزای لطیف خون کے تحلیل ہو جاتی ہین اور کثیف باقی رہتی ہین پس وہ سودا غلبہ کرتا ہی اور اس جگہہ بھی بسبب غلبہ سودا کی سیاہی بول مین ظاہر ہوتی ہی اور یہی طرح بیچ حبس خون معتاد بواسیر کی بول سیاہ ہوتا ہی اور اس سبب سی کہ خون ناسور کا اکثر سوداوی ہوتا ہی اور بعضی اون بیماریون سی ہی کہ مادہ اونکا اکثر غلیظ ہوتا ہے پس اگرچہ مادہ سوداوی نہین ہوتا لیکن بیچ سیاہ اور غلیظ کرنے بول کے مانند سوداوی کی ہوتا ہے اور یہ بیماریان مانند اوجاع ظہر اور رحم کی اور سوا انکی ہین اسواسطے کہ موادانکی اکثر غلیظ ہوتے ہین اور اوپر گذر چکا ہی کہ غلیظ ہونا خلط کا مستلزم سیاہی کی ہے اور نشان بحرانی کا یہ ہی کہ اواخر امراض مذکورہ مین ہو اور یہی بیچ دن بحران کی ہی اور پیچھی اوسکی تخفیف اور راحت ظاہر ہو بشرطیکہ بحران محمود ہو اور کثیر المقدار اور غلیظ ہونا بھی اوسکی نشان سی ہی خصوصًا کہ طبیعت ساتھ صناعت کی مدد کری اور مارسے اور خصوصًا وہان کہ خون معتاد رک گیا ہو اور مخفی نہ ہی کہ بیچ امراض سوداوی کی بعد نضج مادہ کی بول سیاہ ہوتا ہی اور غلیظ اور قبل اسکی اکثر سفید اور رقیق ہوتا ہے اور بالفرض اگر قبل پکنی مادہ کی بیچ بیماریان سوداوی اور بلغمی کی بول سیاہ آوی ظاہر ہی کہ بحرانی نہوگا اور جسوقت سبب سیاہی بول کا نہ بحران اور نہ تناول صابغ کا اور نہ پینا مدر کا دلیل ردی ہونے کا ہی اسواسطے کہ نشان احتراق کا ہوگا یا جمود اور یہ دونون ردی ہین خصوصًا امراض حادہ مین اور خصوصًا کہ مقدار اوسکا بھی قلیل ہو اسواسطے کہ قلت مقدار کی نشان فنا ہونی رطوبت کی ہوتی ہے احتراق سی پس جس قدر کہ اغلظ ہو ردی زیادہ ہی اور جسقدر ارق ہو قلیل الردا ہے اسواسطے کہ افراط خلط کا دلالت کرتا ہی اوپر افراط استحالہ مادہ کی ساتھ ارضیت کی اور بہت ہونی کی رطوبت کی لیکن رقیق دلالت کرتا ہی اوسپر کہ احتراق حد افنا ہی رطوبت کو نہیں پہونچی ہی اور شک نہین ہی کہ جو ایسا ہو ردارت اوسمین کم ہوگی اور کبھی بول سود دلیل بحران صالح کا ہوتا ہے بیچ امراض حادہ کی بھی اور بیان اوس تقدیر یہ ہی کہ علت سودا کی احتراق نہو بلکہ صفرا موجب عرض حادہ کا وقت دفع ہونی صفرا کی بطریق بحران کی بول میں متکاثف ہو کر بول کو سیاہ کری اور دلیل اوسپر سیاہی بول کی ہے بیچ یرقان اصفر کی بدون عارض ہونی احتراق کی صفرا کو اور ظاہر ہی کہ بیچ اس صورت کی علت سیاہی کی واسطی تکاثف کی نہین ہو سکتی جو کچھ کہ لوگون نی کہا ہی کہ بول سود بیچ حمیات کی قتال ہی مراد اوس سی وہ ہے

کہ بحرانی نہوا اور پیچھے اوسکے خفت نہو لیکن اس سبب سے کہ سیاہ ہونا بول کا بیچ حمیات کی بطریق بحران کم ہوتا ہے اور اکثر احتراق سے ہوتا ہے لوگون نے کہا کہ ہو دلیل مہلک فی الامراض الحادۃ اور وجہ کم ہونے کی یہ ہے کہ علت سیاہ ہونے صفرا کی بیچ بحرانی کی تکاثف ہے اور مادہ صفرا کا بہت لطیف ہے تکاثف اوس مین اسقدر کمتر ہوتا ہے کہ موجب سیاہی بول کا ہو بخلاف احتراق کی کہ بیچ صفرا کی کثیر الوقوع ہے اور جانئین کہ بول سیاہ کو لوگون نے بیچ امراض گردہ کے اور بیچ اون بیماریون کی کہ اخلاط غلیظ ہیجان مین آئی ہون محمود جانا ہے اور یہ بہی اکثری ہے اور کلی نہین اور وجہ محمود ہونے کی یہ ہے کہ بیچ علل گردہ کے سیاہی بول کی اکثر بطریق بحران کے ہوتی ہے اسواسطے کہ حرارت اور برودت گردہ کی اوس حد تک نہین پہونچتی ہے کہ موجب سیاہی بول کی ہو بسبب احتراق کے یا جمود کے مگر بندرت احتراق شدید سے ہو جاتی ہے جیسا کہ شیخ رئیس نے کہا وقد تکون البول الاسود ایضا رد یا فی علل الکلی و المثانہ اذا کان الاحتراق شدید اور اسی طرح سیاہ ہونا بول کا بیچ اون امراض کے کہ اخلاط غلیظ سے ہیجان مین آوین اگر بحرانی ہے اور بسبب تکاثف کی ہے محمود ہے اور اگر جمود سے ہے ردی ہے جاننا چاہیے کہ تکاثف بیچ خلط کے تین طرح ہے ایک یہ کہ برودت مفرط اخلاط مین پہونچے اور اونکو منجمد کرے دوسرا وہ کہ برودت خفیف اوسمین پڑے اور تہوڑا خلط پیدا کرے تیسرا یہ کہ بسبب تراکم اخلاط کی غلظت اخلاط مین ظاہر ہو بدون اسکے کہ برودت ہو نظیر اوسکی سیاہی بول کی ہے بیچ بحران امراض حادہ کی اور بیچ اور امراض صفراوی کی کہ وقت حرارت کی بواسطہ ازدحام اور تلاطم مواد کے کثافت اوسمین واقع ہوا اور چونکہ یہ دو قسم اخیر نادر الوقوع ہین بیچ اسباب مسود بول اکثر اطبا نے ذکر نہین کیا اور اون اسباب کو پانچ مین محصور کیا ہے اور مین نے اوسکو بلفظ اکثر کی وہان اشارہ کیا ہے اور شیخ رئیس نے قانون مین کہا ہے کہ بول سیاہ مشایخ مین اور عورتون مین صالح نہین ہے اونکو اس سبب سے کہ بول سیاہ انکو نہین ہوتا ہے مگر فساد عظیم سے اور شارح اس مقام مین کہتا ہے کہ غیر صالح ہونا بول اسود کا مخصوص بمشایخ اور عورتون کی نہین ہے بلکہ وہ بیچ سب انسان کی غیر صالح ہے سب آدمیون کو مگر یہ کہ بحرانی ہو اور وہ امر کہ لوگون نے کہا ہے کہ بیچ مشایخ اور عورتون کی نہین ہوتا ہے مگر بسبب فساد عظیم کی اگر مراد اس سے یہ ہے کہ اگرچہ سواد بیچ بول کی کوئی وقت بدون فساد کی نہین ہوتا ہے لیکن بیچ سن بڑہاپے کی اور بیچ عورتون کے جب تک کہ فساد عظیم نہو نہین ہوتا ہے یہ قول صحت کو نہین پہونچتا ہے اسواسطے کہ مشایخ اور عورتین بسبب

غلظ اور جمود مواد اونکی کی مستعد ہین اسود ابوال کو پس حصول بول اسود کا بیچ ان لوگون کی کیونکر متوقف
ہوسکتا ہے اور فساد عظیم کے زیادہ اوس فساد سے کہ بیچ ابدان غیر مستعدہ کے پڑے اور حق یہ ہے کہ شارح
نے بیچ اس محل کی آنکھ انصاف کی چھپا کر اوپر شیخ رئیس کی اعتراض کی ہے کہ مدعا کو مطلق اپنی رای کی مقید
کیا اور بیچ نظیر کے جمودی کو چن لیا احتراقی کو مثال مین کیون ہم ذکر نہ کرین کہ اعظم ہونا اوسکے سبب
کا بیچ مشائخ اور عورتون کی مقام تردد کا نہین ہے اسواسطے کہ مزاج انکا بارد ہے اور احتراق کو حرارت
مفرط لازم ہے کہ تقدر حرارت چاہیے کہ بیچ امزجہ باردہ کے احتراق کو پیدا کرے اسواسطے کہ واسطے حاصل
ہونے مقصود کے ایسی مثال اختیار کرنا چاہیے کہ مطلوب کو پہونچا دیوے نہ سوا اوسکے اور اوپر اوس تقدیر
کی کہ جمودی ہو ہر چند واسطے اوسکے حاصل ہونے کے سبب عظیم درکار نہین ہے چنانچہ اعتراض شارح
سے سمجھا گیا لیکن بعد حصول کے بسبب اوسکے افراط برودت کی کہ علت جمود کی ہے اور موجب ضعف
حرارت غریزی اور قوی کا ہے خصوصاً بیچ ابدان ضعیفہ باردہ مشائخ اور عورتون کے شک نہین ہے
کہ فساد کثیر لازم کرتا ہے پس عدم صلاحیت بول سیاہ کی ان مین لامحالہ اقدام اور لوگون سے ہوتا ہے
فافہم اور بول اسود کہ بعد تعب کے ہوتا ہے دلالت اوپر تشنج کے کرتا ہے اور بیچ ذخیرہ کے لکھا ہے کہ
بیچ ابوال سیاہ کے بہتر وہ ہے کہ اوپر سیاہی کے رہے اور ایسا ہی اگر بیچ بول سیاہ کے رسوب
سیاہ ہون نہایت برا ہے اور جس مین رسوب سیاہ نہون اس سے بہتر ہے اور رسوب سیاہ
معلق بہتر ہین اوس سے کہ شیشے کی جڑ مین ہون اور جو رسوب کہ اوپر پانی کے ٹھہرے
رہتی ہین معلق سے بہتر ہین اسواسطے کہ رسوب سیاہ ضد اور مخالف رسوب نیک کے
ہین احوال اور قرارگاہ اسکا مخالف اور ضد احوال اور قرارگاہ رسوب نیک کی ہے
اور جانا چاہیے کہ جسوقت بیچ امراض حادہ کے اوپر سر بول سیاہ کے ایک ثفل ہو
مانند سرخ بدلی کے دلیل اس امر کی ہوتا ہے کہ اندر دماغ کے اماس گرم ہے اور بیمار جلد ہلاک
ہوگا اور جسوقت بول سیاہ اور رقیق ہو بعد اسکے اشقر اور غلیظ ہو اور اسمین بہی راحت نہ ہووے دلیل
اس امر کی ہوتا ہے کہ بیچ جگر کے سدہ یا خراج ہے اور بول سیاہ اندر ذات الجنب اور ضیق النفس کے
دلیل موت کی ہے اور جسوقت بیچ یرقان کے بول سرخی مائل بسیاہی ہو اور غلیظ اور تیرہ ہو بیمار
جلد تندرست ہو اور دلیل کھلنے سدے کی ہے شیخ لکھتا ہے کہ جسوقت بول تندرست کا ایک ساعت تک سیاہ ہو دلیل

اس امر کی ہے کہ بیچ گردے کی سنگ پیدا کرے گا اور بول عورتون کا بہ سبب تلثی طمث کی کہ سیاہ ہوتا ہے
اور بول عورت نفاس والی کا بدستور اکثر امر مین سیاہ ہوتا ہے اور اوس سے مشابہ ہے کہ ساتھ سیاہی
کے ملا ہے اور یہ بہ نہین ہی واما البیاض فیدل علی البرود عدم النضج واندفاع مادہ بیضا لیکن سفیدی
بول کی پس دلالت کرتی ہے اوپر سردی اور ناپختگی خلط کی اور دفع ہونے مادہ سفید کے اور ہم اسجگہ
موافق قول شیخ اور شارح کی جو کچھ متعلق اس مبحث سے ہے سب کو ذکر کرتے ہین پہلی جانین کہ سفیدی
دو طرح ہے حقیقی اور مجازی سفیدی حقیقی وہ ہے کہ صاحب رنگ او رمفرق بصر ہو نظیر اوسکی دودہ اور
کاغذ ہے اور یہ قسم شفاف نہین ہوتی ہے اور بصر اوس مین نفوذ نہین کرتی ہے اور نہ شفاف ہونا
اسکا اس سبب سے ہے کہ وہ رنگ دار ہوتا ہے اور واسطے شفاف ہونی کوئی چیز کے خالی ہونا رنگ سے
لازم ہے جیسا کہ بیچ سفیدی مجازی کی آتا ہے اور علت رنگین ہونی بول کی ملنا جسم کثیف متلون کا ہے
اوسمین اسی سبب سی بول سفید حقیقی بدون غلیظ ہونے قوام کے نہین ہوتا ہے اور جسم ملنے والا یا بلغم
ہوتا ہے یا چربے یا سمین یا اعضای اصلی بالجملہ اس صورت مین کہ سفیدی بول کی بلغم کے ملنی سے
ہو برودت لازم ہوتی ہے اور اگر کہین کہ ہوسکتا ہے کہ بلغم حرارت سے پگھل کر بول مین ملتا ہے
پس ملنا بلغم کا بول مین ساتھ آثار حرارت کی اکٹھا ہوتا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ جو حرارت اوس حد تک
ہو کہ بلغم کو پگھلا دے بالضرور اوسکے رنگ کو بھی متغیر کرے گی اور ملنی بلغم مذکور سے سفیدی بول مین
ظاہر نہو گی پس واسطے سفیدی مذکور کے ہونا بلغم کا اور سردی واجب ہوتا ہے اور جس حالت
مین کہ علت سفیدی بول کی ملنا چربی یا سمین کا ہو کہ حرارت قویہ سے پگھل گئی ہو بستہ ہونا بول کا
قارورہ مین اور وجود آثار حرارت کی اوسپر گواہی دیتے ہین اور فرق بیچ شحمی اور سمینی کے یہ ہے
کہ اگر سریع الجمود ہے سمینی ہے ورنہ شحمی لان الشحم اصلب من السمین اور اوس تقدیر پر کہ سفیدی
کی ملنے اعضای اصلی سے ہو ذوبان اعضا کا گواہی دیگا اور یہ آخر دق مین ہوتا ہے اور اوپر
گذر چکا کہ اعضای اصلی بالکل شدید البیاض ہین اور معلوم کرین کہ جو بول سفیدی حقیقی موصوف
سات طور پر ہے اور ہر ایک ایک کا نام علیحدہ ہی جیسا کہ مفصل بیان ہوتا ہے اور ذکر کیا جاتا کہ ہر ایک قسم مین
مختلط کیا ہی نوع پہلی انواع سبعہ سے بول ابیض حقیقی مخاطی ہے اور وہ دلالت کرتا ہے اور پڑنے بلغم خام کی اور
مخاطی اس جہت سے کہتے ہین کہ سفیدی اس بول کی مشابہ سفیدی مخاط کی یعنی بلغم ناک کے ہوتی ہے

اسباب بول سفید

اسباب سفیدی حقیقی

اور اگرچہ بلغم جصی سے بھی بیچ بول کی رنگ مذکور ظاہر ہوتا ہی لیکن بنہایت نادر ہے اسواسطے کہ جصی عین
غلیظ مفرط اور پیوست لہت ہوتا ہے اور اسی سبب سی مائیت سی متمیز اور مترسب ہوتا ہے اور انشاگری
پیدا نہین کرسکتا بسبب ممانع کے ساتھ پانی کے نوع دوسری سی ہے یعنے سفید امال کی مشابہ شیر
چربی کی ہے اور وہ دلالت کرتا ہے اوپر ذوبان شحم یا سمین کی اور فرق درمیان دونوں کے اوپر
ہو چکا اور معلوم ہے کہ بدن مین کوئی جسم سفید چکنا سوا شحم اور سمین کی نہیں ہے نوع تیسری امالی
ہے یعنے سفیدی بول کی مشابہ سفیدی امال کی ہے اور ساتھ اسکے قوام مین غلظت ہو یہ دلالت
کرتا ہے اوپر کثرت بلغم کی ساتھ ذوبان شحم کے اسواسطے کہ اگر چربی صرف پگھلی شدید الغلظ بول
نہین ہوتا ہے اور سمین چربی کے حکم مین ہے اور اسی طرح اعضای اصلی جو فقط پگھلین وہ سوت
معتدبہ نہین پیدا کرتے پس واسطے امالی ہونے کے ذوبان شحم کا ساتھ غلبہ بلغم کے لازم ہوتا ہے
تو شحم سے چکناہٹ اور بلغم سے قوام غلیظ حاصل ہو پس اسواسطے کہ امالی بدون ان دونون کی متحقق نہیں
ہوتا ہے نوع چوتھی فقاعی ہے یعنے سفیدی بول کی مشابہ سفیدی فقاع کے ہے اور فقاع بشراب
معروف ہی کہ جو یا جوار سے بناتے ہین اور اہل ہند اوسکو بوزہ کہتے ہین بالجملہ فقاع وہ رنگ ہے
کہ سفید مائل بزردی ہو اور بول فقاعی دو طرح ہے ایک وہ کہ ساتھ پیپ کے ہو اور علت اوسکی
واقع ہونا قرحہ کا بیچ مثانہ کے ہوتا ہے فقط لیکن قرحہ گردہ کا رنگ مذکور کو پیدا نہین کرسکتا اسلیے
کہ پیپ گردہ کی اسقدر سفید نہین ہوتی ہی کہ رنگ فقاعی پیدا کرے دوسرا وہ کہ بدون پیپ کے
ہو اور فقاعی بدون پیپ کے یا مادہ کثیر خام سے ہوتا ہے یا حصات مثانہ سے
کہ پگھلین اور بول مین تحلیل پاوے اور یہ رنگ حصات کلیہ سے نہین ہوتا ہے اسلیے کہ حصات کلیہ
کے جو پگھلتے ہین بول سرخی کرتے ہین اور اگر کہا جاوے کہ یہ رنگ حصات کلیہ سے کیون ممکن
نہین ہے اسواسطے کہ اعضاے شدید البیاض مانند ہڈیون کے رنگ فقاعی پیدا کرتے
ہین جواب یہ ہے کہ ذوبان اعضاے مذکور کا گرمی شدید مفرط سے ہوتا ہے اور جسوقت
بیچ بدن کے گرمی مفرط ہو البتہ بول کو رنگین کریگی اور رنگ فقاعی اوس سے حاصل نہوگا بخلاف حصات
مثانہ کے کہ واسطے اوسکی تذویب کی حرارت غریبی لازم نہین ہی پس فقاعی ہونا رنگ کا بسبب ذوبان کی سوا
حصات مثانہ کی ممکن نہین ہی اور فرق درمیان فقاعی کے کہ قروح سے ہو اور درمیان اوس فقاعی کہ

بدون قروح کے ہو یہ ہے کہ فقاعی ہونے والا قروح سے شدید النتن ہوتا ہی بسبب اجتماع بول
کی بیچ موضع متقیح کے اور بھی درد اور کھجلی جڑ قضیب مین اور تقدم علامات ورم مثانہ کا گواہی
دیتے ہین اور یہ بیچ فقاعی ہونے والا غیر قروح سے نہین ہوتا ہی اور فقاعی غیر قروحی بھی دو حال
سے خالی نہین ہے یا بلغم خام سے ہو یا حصات مثانہ سے اور فرق درمیان دونون کی یہ ہے
کہ بیچ حصاتی کی علامات حصات کی مقدم ہونگی اور بول اور ثقل نضیج ہونگی بخلاف خامی کہ قصور نضیج اوسمین
شرط ہے اسواسطے کہ بلغم خام بدون ضعف ہضم کی پیدا نہین ہوتا اور بھی خالی ہونا آثار حصات سے
اور شدت جمود رایحہ بول کا گواہی دینگی اسواسطے کہ رائحہ ظاہر ہوتی ہی نضج سے نوع پانچوین بول
مشابہ منی کے ہے اور پیدایش اسکی مادہ لزج سفید سے ہے کہ حرارت ذی اوسمین عمل کیا ہو اور منی سے
مشابہ کر دیا ہو اور یہ نوع دو طرح پر ہے ایک وہ کہ پہلے وہ امراض کہ موجب ایسے بول کی ہو سکتے
ہین ظاہر ہونگی بعد اوسکے بول مذکور ظاہر ہوگا اور یہ تین طرح پر ہے ایک یہ کہ بطریق بحران کے
مادہ بول مین دفع ہوا اور اوسکو مشابہ منی کے کرے جیسا کہ بیچ بحران اورام بلغمی کے ہوتا ہے
اسواسطے کہ بحران نہین ہوتا ہے مگر بعد نضج کے اور اورام بلغمی جب پختہ ہوتے ہین مشابہ منی
ہوتی ہین دوسرا وہ کہ بطریق بحران کی نہو بلکہ بطریق تنقیہ کی فقط ہو بدون وقوع بحران کی اور یہ ایسا ہوتا ہے
کہ بیچ احشا کے ترہل واقع ہو کثرت رطوبت بلغم سے اور بسبب بلغمی کے خون غاذی اوس عضو
کا مشابہ رطوبت کی ہوتا ہے لیکن بسبب غرابت کی جوہر عضو سے ملصق نہوگا اور ترہل پیدا کریگا
پس جسوقت طبیعت بطریق تنقیہ کی اوسکو دور اوس سے دفع کریگی اوس رطوبت کو کہ مشابہ منی کی ہے
بول مسطور پیدا کرتا ہے تیسرا وہ کہ بطریق بحران کی ہو نہ بطریق تنقیہ اور دفع طبیعت کی بلکہ مادہ کثرت
قبول کر کی خود بخود نکلتا ہی بول مین اور یہ ایسا ہوتا ہی کہ بلغم زجاجی کثیر ہو جاوی اور متعفن ہو کر امراض حارہ
مانند تپ کے پیدا کری پس بلغم مذکور حرارت حادثہ سے پگھل کر مشابہ منی کی ہو وی اور بول مین نکلی اور خصوصاً بلغم
زجاجی کی واسطے اس بول کی اس سبب سے کہ بلغم مستعد زیادہ ہی طرف مشابہ ہونے کی ساتھ رنگ منی کے وقت
واقع ہونے حرارت کی اوسمین قسم دوسری یہ کہ بدون مقدم ہونے مرض کی بول مشابہ منی کی پیدا ہو بسبب
کثرت مادی بلغم کی بدن مین اور یہ بول خبر دیتا ہی سکتہ یا فالج یا صرع یا تشنج کی اسواسطے کہ عمل کر دی حرارت
بیچ مادہ مذکور کی اور اوس سے جز بہت صعود کرتی ہے طرف دماغ کی پس اگر وہ مادہ بیچ دماغ کی منبسط ہو اور تمام

پیدا کیا سکتہ ہوا اور اگر سدہ ناقصہ پیدا کیا صرع ہوئی اور اگر دماغ مین محتبس نرہا بلکہ طرف اعصاب کے
منجذب ہوا اشک نہین ہی کہ مجاری اعصاب کو بند کریگا پس اگر ساتھ اسکی اعصاب مین تمدد ہوا تشنج
پیدا ہوا اور اگر تمدد نہوا فالج ہوا اور معلوم ہی کہ واسطے فالج کی مادہ ارطب چاہیے اور واسطی تشنج کے
مادہ مائل بغلیظ تو یہ عرض عصب کے زیادہ کرے اور کھنچاوٹ اوسمین ظاہر ہو نوع چھٹی بول رصاصی
ہی اور وہ بول سفید ہی کہ تھوڑی سبزی کہی اور معلوم ہے کہ یہ بدن کی مادہ طبیعی کہ اس رنگ پر نہین ہوتی
مین رصاصی پیدا نہوگا مگر بلغم سے کہ عارض ہوا وسکو کمودت یا نیلے اوسمین سودا اور فرق درمیان
دونون کی یہ ہے کہ جو کچھ کمودت بلغم سے ہو بدون رسوب کی اور بدون نضج کی ہوتا ہے اسلیے کہ نہین
ہوتا ہے مگر زیادتی برودت سے اور جو یہ سبب بلغی سودا یا بلغم کے ہو رسوب اور نضج سے خالی نہوگا
اور اگرچہ یہ دونون ردی ہین لیکن جو عدیم الرسوب ہو نہایت ردی ہے نوع ساتوین بول لبنی ہے
اور وہ رنگ ہی سفید کہ ساتھ غلظت کی ہوا اور یہ بول یا بلغم غلیظ سے ہو یا ذوبان سی اور فرق درمیان
دونون کے یہ ہے کہ بلغمی بدون حرارت کی ہوتا ہے اور ذوبانی ساتھ حرارت اور اشتعال کی لہذا لبنی
بیچ امراض حادہ کے مہلک ہی اسلیے کہ لبنی ہوتا ہے ذوبان سی یہان تک اقسام بیاض حقیقی کے
مذکور ہوے اب بیاض غیر حقیقی یعنی مجازی کی بیان کرتے ہین جان تو کہ بیاض مجازی وہ ہے
کہ چیز شفاف ہوا اور رنگ تھوڑا غیر مدرک کہی نظیر اوسکی پانی اور شیشہ ہے اور اگرچہ بیچ اسکے دونون
رنگ محسوس نہین ہوتی لیکن اطلاق بیاض کا مجازاً کرتے ہین اور عادت اسی پر جاری ہوئی اور ہو سکتا ہے
کہ نام انکا ابیض اس سبب سی ہو کہ جو تکاثف اوسمین ہوتا ہی یا متصغر الاجزا یعنے چھوٹے چھوٹے اجزا ہوتے
ہین اور سطوح بہت ظاہر ہوتی ہین یہ دونون سفید دکھلائی دیتی ہین مثال تکاثف کی جمود پانی کا ہے کہ پانی
جب بستہ ہوتا ہے سفید معلوم ہوتا ہے ایسا شیشہ کہ جب ٹوٹتا ہی وسط کنارہ کڑی ٹوٹی ہوے کا سفید معلوم
ہوتا ہے بسبب تکاثف اور عدم شفافیت کی کہ بسبب ٹوٹنے کی پیدا ہوتے ہین اور مثال تصغر اجزا کی کف
پانی کا ہے اسلیے کہ جسوقت پانی متصغر الاجزا ہوتا ہی حرکت سے اور ہوا کی ملنی سی سفید معلوم ہوتا ہے
اور اسی طرح شیشے کو جو پیستے ہین بسبب تصغر اجزا کی اور بسبب ملنی ہوا کی سفید معلوم ہوتا ہے پس فی الحقیقۃ
یہ دونون رنگ معلوم اور مدرک نہین ہوتی ہین لیکن بنظر سفیدی عارضی یا وہمی کی مجازاً ان کو اصلاح مین
ابیض کہتی ہین بالجملہ جاننا چاہیے کہ مشف اوسکو کہتی ہین کہ بصر اوسمین نافذ ہو سکی یعنی چیز اپنے پیچھے کو ؎

دکھلادے

ربع کے اسواسطے کہ ہمیشہ ہونا بیاض بول کا دلیل ورنشان مادہ باردکا اور قصور حرارت کا ہے اور اسیبھی بیاض
دیرتک رہتی ہے اور مادہ اوسکا متزید ہوکر مائل بسوداویت ہوتا ہے۔ اور اگر جمیع بحران علامت پیشاب اور رنگین
ہو بعد اوسکے سفید ہو دلالت کرتا ہے اسپر کہ صفرا نے تحریک بحران کی ہے اور عضو کی طرف میل کیا ہو پس آثار اوسکے
اوس عضو مین ظاہر ہونگی جیسا کہ کہا گیا ہے جان تو کہ میل صفرا کا طرف ظاہر بدن کی ہوتا ہے یا طرف
داخل کے پس اگر طرف ظاہر کے مائل ہو تین وجہ سے باہر نہین ہے ایک یہ کہ جو مادہ کہ اوسکا لطیف اور
رقیق ہو اور عرق سے مندفع ہو دوسرا وہ کہ مادہ نسبت پہلے کے غلیظ ہو اور تحلیل ہو جاوے اور نیچے جلد کے
محتبس ہو کر یرقان پیدا کرے تیسرا یہ کہ مادہ غلیظ تر ہو کہ اورام اور بثور پیدا کرے اور اگر صفرا مائل
طرف باطن کے ہو بھی تین وجہ سے خالی نہین ہے ایک وہ کہ مائل طرف تجویف امعا کے ہو کر اسہال
مین نکلے دوسرا وہ کہ تجویف معدے مین گرے اور قے یا اسہال سے دفع ہو تیسرا وہ کہ بیچ کوئی عضو کی محتبس
ہو کر عضو کو متورم کرے البتہ اور صفرا کہ مجرے بول سے پھرے طرف باطن کی اور سرسام لاوے
اسلیے کہ صفرا کی شان سے صعود کرتا ہے اوپر کی طرف اور بول مائی مشابہ زیت کے بیچ حمیات
حادہ کے منذر موت یا دق کو ہوتا ہے اسواسطے کہ ایسا بول بدون ذوبان شحم کے نہین
ہوتا پس اگر قوت قوی ہے دق ہوگی ورنہ موت اگر ایک مدت دراز تک بول رقیق اور سفید مشابہ
پانی خالص کی اور دماغ مین کوئی علامت بری نہین ہے بیچ آخر مرض کے نیچے حجاب کے ورم
اور خراج ظاہر ہوتے ہین اس سبب سے کہ جو مرض کہ نضج اوسکا دیر مین ہوتا ہے بحران اوسکا
اور خراج سے ہوتا ہے اور اگر اوپر بول سفید رقیق کی مانند بدلی کی ثفل ہو کدورت بشدت بہت خوف ناک ہے
خصوصًا کہ مائل بزردی ہو اسلیے کہ کف نشان اضطراب کا ہے اور زردی کف بول کی نشان صعود کرنے حرارت کے
طرف دماغ کی اور اگر اوسوقت بیچ عاف آجاوے دلیل قرب موت کا ہے اس سبب سے کہ دلیل ہے ورم اور احتراق
کا بیچ رگون دماغ کی ہے نہ دلیل بحران کی اور بول سفید بیچ مرطوبین کی خصوصًا بیچ عورتون کی کم خوفناک ہوتا ہے
اس سبب سے کہ مزاج انکا بعید نہین ہے فائدہ بیچ ذکر کرنے اسباب و دلائل اقسام بول سفید کی ہر چند انواع
اوسکے بالکل مذکور ہوئی لیکن متفرق اور متشتت اس سبب سے ناظر کو فورًا اطلاع نہین ہوسکتی تھا واسطے ہدایت اسباب
اوسکے مجملا پھر لکھی گئی۔ جان تو کہ اسباب بیاض بول کی دس ہین پہلی ارتفاع حرارت اور صفرا کا طرف
دماغ کی یا مائل ہونا اونکا طرف ظاہر جلد کی اور متوجہ ہونا اونکا اور جہت مین سوا مجری بول کی دوسرا

بہت ہونا بلغم کا تیسرا رنگین ہونا چربی کا چوتھا قرحہ مثانہ اور آلات بول کا پانچواں بادی رطوبت خام کی چھٹا
بحران امراض بلغمی ساتواں ضعیف ہونا جگر کا اور نہ ہضم ہونا کیلوس کا اوسمین بالکل آٹھواں سدہ نواں سوء مزاج
سرد بادی دسواں حرارت کلیہ کی اور غلبہ پیاس کا اور جلد نکلنا بول کا اور اسکو ذیابیطس کہتے ہیں اور علامتیں
ہر ایک کی مذکور ہوئیں لیکن جو سبب ضعف جگر کے اور نہ ہضم ہونے کیلوس کے ہو قوام اوسکا سفید مانند
کشکاب بے رقیق کے ہو اور فرق بیچ ضعف جگر کے کہ حمرت بول کی پیدا کرتا ہے اور بیچ اوس ضعف
جگر کے کہ سفیدی بول پیدا کرتا ہے یہ ہے کہ اگر ہاضمہ جگر کا ضعیف ہے کیلوس جیسا مندفع ہوگا بدون
اسکے کہ کیموس بنے بعد شک نہیں ہے کہ جب تک کیلوس استحالہ نہ کرے ساتھ کیموس کی یعنی بیچ
جگر کے ہضم نہو سرخ نہیں ہوتا ہے لیکن اگر ہاضمہ قوی ہو اور کیلوس کو پکا دے مگر قوت ممیزہ جگر کی
ضعیف ہو اور خون کو مائیت سے خوب جدا نہ کرے بول سرخ آتا ہے جیسا کہ بول احمر میں کہا گیا اور
بھی معلوم کریں کہ جس جگہ سوء مزاج سرد یا ذیابیطس سبب ہو دونوں صورت میں بول سادہ نکلتا ہے
اور فرق دونوں میں وجود آثار برودت سے بیچ سوء مزاج بارد کے اور ظہور علامات حرارت
گردہ اور غلبہ پیاس سے بیچ ذیابیطس کے کر سکتے ہیں بالجملہ بول سفید ساتھ قوام کے بہتر رقیق سے
ہوتا ہے اور بیچ امراض گرم کی بول رنگین بہتر ہوتا ہے سفید سے اور رقت بول کی بشدت بیچ امراض
گرم کے باوجود سلامت ہونے دماغ کی اور نہ پھرنے صفرا کے مجری بول سے دال اوپر ہی اس امر کہ سدہ
بیچ بدن کی ہے اب ہم بخوبی بیان کرتے ہیں کہ بول بیچ امراض گرم کی سفید کیونکر ہوتا ہے اور بیچ
امراض سرد کی سرخ کیونکر ہوتا ہے پوشیدہ نہ رہے کہ سفید نکلنا بول کا امراض گرم میں دو وجہ
سے خالی نہیں ہے پہلے وہ کہ صفرا مسلک بول سے کنارہ کرے اور بول میں کچھ نہ ملے اور ساتھ
اسکے حرارت مفرطہ جگر میں نہو کہ اس صورت میں بول سفید آتا ہے اور قید خالی ہونا جگر کا حرارت
مفرطہ سے اس جہت سے کیا کہ اگر جگر میں حرارت مفرطہ ہو بسبب تذویب جرم جگر کے اور اون چیزوں کے
کہ بیچ جگر کے ہیں ممکن نہیں کہ بول بدون رنگ کے ہو اگرچہ صفرا مسلک بول سے پھرا ہو اور قوام میں استحالت
میں لازم ہے مگر یہ کہ پانی بہت پیا ہو اور اس سبب سے بول ویسا مائی صرف آتا ہے یعنی بصورت پیاس مفرط
اور کثرت پینے پانی کے ہرچند ذوبان جگر میں ہو افراط حرارت محرقہ سے لیکن بواسطہ غلبہ پانی کے بول میں رنگ اور
قوام نہیں پیدا کرتا ہے دوسرا وہ کہ سدہ بیچ مسالک بول کے پڑے یا تنگی و نیز عارض ہو کہ اس صورت میں بھی

بول سفید اور رقیق آتا ہے بیچ مرض گرم کی بواسطہ ... منصبغہ کی بیچ بول کی لیکن سرخ آنا بول کا بیچ مرض بارد بلغمی کے اوپر پانچ طور کے ہے پہلے یہ کہ درد شدید ہوا اور بسبب افراط درد کی کہ بسبب اضطراب روح کے اور تحریک نفس کی شخونت پیدا کرتا ہے اور صفرا کو گھلاتا ہے اور بول مین نکلتا ہے نظیر اسکی رنگ بول کا ہے بیچ قولنج بلغمی کی اور ہو سکتا ہی کہ کہا جاوے کہ بواسطہ شدت درد کی جو طبیعت اوس طرف واسطی مقابلہ کے ساتھ درد کے توجہ کرتی ہے اخلاط ... بھی حرکت مین آتی مین اور رنگ پیدا کرتی مین دوسرا یہ کہ بیچ اوس مجری کے کہ درمیان مرارہ اور امعا کی واقع ہے سدہ بلغمی پڑے اور مانع ہو نکلنے صفرا کے مرارہ کو طرف امعا کی پس صفرا مرارہ سے رجعت قہقری کر کے جگر مین آتا ہی اور بیچ بول کی نکلتا ہے اور یہ بھی بیچ بلغمی کی ظاہر ہوتا ہے اور رنگ بول کا سدہ مذکور سی اوس شرط پر ہے کہ صفرا مرارہ سے معدہ پر گری اسواسطی کہ جیسا درمیان مرارہ اور امعا کی مسلک ہے بیچ معدہ اور مرارہ کے بھی مسلک ہی نہایت یہ کہ مسلک واقع فی المرارۃ و الامعا اکثر اغلظ اور اوسع واقع ہوا ہے اور بھی رنگین ہونا بول کا سدہ مذکور سے مشروط ہے اس سی کہ صفرای متفرقہ مرارہ سے طرف کبد کے بعد پہونچنے کے بیچ کبد کی بدن مین منتشر نہین ہوتا ہے اسلیے کہ اگر اعضا مین منتشر ہو یرقان پیدا کرے خصوصًا کہ بیچ مجری بول کی سدہ ہو تیسرا وہ کہ بیچ مجری واقع فی الکبد والمرارہ کے سدہ بلغمی پڑے اور اس سبب سی صفرا کبد سے مرارہ پر نہ گرے اور ساتھ بول کے نکلے چوتھا وہ کہ ضعف کبد مین پڑے اسطور پر کہ قوت ممیزہ اوسکی مائیت کو خون سے جدا نہ کر سکے جیسا کہ استسقاے بارد مین واقع ہوتا ہے اسی قبیل سے ہے وہ رنگ بیچ بول کے قصور قوت عروق سے یا قصور جاذبہ تمام بدن سے ہوتا ہی اسلیے کہ جدا ہونا مائیت کا خون سی بیچ جگر کے اوپر تین چیز کے موقوف ہی پہلے جذب اعضا کا دوسرا جذب عروق کا تیسرا قوت کبد میں جسوقت کہ بیچ ایک کی ان تینون سے قصور پڑے بول ساتھ کیموس کی ملا آتا ہے اور بیان بھی شرح ہی کہ موجب قصور قوی کا برودت ہوا اسواسطی کہ یا تحن فیہ مقدم رنگ بول کا بیچ مرض بارد کی ہے پانچواں وہ کہ بلغم بیچ عروق کی بند ہو اور متعفن ہوا اور رنگ بیچ بول کی لاوی اور یہ امر بیچ بول احمر کی بھی کہا گیا انتباہ جو حقیقت مین نظر کرین رنگ بیچ بول کی بدون ملنے مادہ حادکی نہین ہوتا ہی نہایت وہ کہ بیچ اس مقام کی مقصود وہ ہی کہ بیچ مرض سرد کی بھی مادہ رنگین ہوتا ہی بطریف کہ جواب بیچ بول احمر کی کہ ان اسباب جو سے

اسباب خمسہ سے ظاہر ہوا ور ود کہ غلبہ خون سے واقع ہو فرق ظاہر کیا جاتا ہے تو کچھ پوشیدگی نہ رہے
جانیں کہ حمرت بول کی کہ بیچ مرض سرد کے بسبب درد کی ہو ساتہ نضج کی نہیں ہوتا ہے اسواسطے
کہ درد منع کرتا ہے نضج کو بسبب اضطراب طبیعت کی اور بھی حمرت اوسکی مشابہ نہیں ہوتی ہے
بلکہ مخالف ہوتی ہے اسلیے کہ وجہ رنگ کی بیچ متخیل ہونی صفرا کا ہے کہ مراد صفرا جو متخیل ہوتا ہے
دیر تک نہیں ٹھہرتا ہے اسطرح کہ ملنا اوسکا تمام ہو یا وہ فضول کہ مندفع ہوتی ہین بیچ بول کے
بسبب غلبہ اوس چیز کے کہ مختلط ساتہ صفرا کے بہت ہی رنگین زیادہ کرتا ہے وہو المراد من عدم
تشابہ الحمرۃ اور بھی بول مذکور رقیق ہوتا ہے اکثر امر مین بسبب نجاجت کی اور اختلاط صفرا سے
مزبور کے اور یہ بول حقیقت میں احمر نہیں ہوتا ہے بلکہ اصفر ہوتا ہے مگر یہ کہ ساتہ درد کے حرارت مفرط
محمرہ صفرا کی مددگار ہوا اور حمرت بول کی کہ بسبب سدہ مسلک صفرا کے ہوتا ہے شدید ہوتا ہے اور
کمتر اوسکا زرد اور وجہ شدت حمرت کی تکاثف صفرا کا ہے اور قلت صفرت رمد کی تخلخل صفرا کا
بواسطہ مخالطت ریح کے اوسمین اور بکر رگذرا کہ اختلاط ہوا کا سفید کرنے والا جسم کا ہی اور صدر بیان
کا بیچ جسم احمر کے باعث زردی جسم کا ہے اور بھی غلظ اس بول کا نسبت اوس غلظ کی کہ مقتضی حمرت
کا ہے کمتر ہوتا ہے بواسطہ غلبہ خلط رقیق کے یعنے صفرا کے اور حمرت بول کی کہ بسبب ضعف جگر کی ہے اکثر
مانند غسالہ گوشت تازے کے ہوتی ہے اور عدم اشراق اور عدم نضج اوسکو لازم ہے
اسواسطے کہ اشراق بدون طبخ کامل کے یا بدون ملنی صفرا کی نہیں ہوتا ہے اور واسطے
نضج کے قوی ہونا کبد کا لازم ہے بیان یہ دونوں گم ہین اور کہا گیا کہ ضعف جاذبہ عروق
اور اعضا کا بیچ حکم ضعف کبد کی باعتبار سرخی بول کی لیکن اس صورت مین کچھ نضج ہوتا ہے
بسبب سلامت ہونی کبد کی لیکن نضج تام نہیں ہوتا بسبب نہ خالی ہونی کبد کے ضرر سے اور تھوڑے
ضعف سی اور حمرت بول کی کہ بسبب عفونت بلغم کے ہوتی ہے رنگ اسکا مشرق نہین
ہوتا ہے اسلیے کہ زیادتی احتقان کی کمودت پیدا کرتی ہے بول مین خصوصًا کہ اصل اوسکی سرخی ہے
اور بھی مائیت اس بول کی غلیظ ہوتی ہے اور ثقل اسکا بھی ساتہ غلظت اور کثرت کی ہوتا ہے اسواسطے
کہ بلغم آپ غلیظ ہے اور بواسطہ طول احتقان کی بسبب سدہ کی غلیظ زیادہ ہوتا ہے بسبب تحلیل اجزای
لطیفہ کی بخلاف حمرت بول کی کہ کثرت خون سی بیچ بدن کی ظاہر ہو کہ وہ ساتہ قوام کی اور حمرت

مین برابر اور باشراق ہوتی ہے اور آثار مذکورہ ان اقسام خمسہ سے معرا ہوتی ہے اور سابقہ اور علامات
خون کے مقرون فائدہ بیچ بیان الوان مرکبہ کے اور وہ نزدیک شیخ رئیس کے چار طور پر ہے اور
ہر ایک ایک قسم مین کہا جاتا ہے قسم پہلی غسالی ہے یعنے مشابہ اوس پانی کے کہ تازہ گوشت اوسمین
دہویا ہوا اور یہ مشابہ ہوتا ہے اوس خون سے کہ پانی مین ملا ہوا اور سبب بول مذکور کا عاجز ہونا
طبیعت کا ہے اس امر سے کہ خون کو مائیت سے بالکل جدا کرے اور علت عاجز ہونے طبیعت کی
تین طرح ہے پہلے وہ کہ جگر ضعیف ہو یعنے قوت ممیزہ جگر کی نہ قوت ہاضمہ جگر کی اسلیے کہ اس سے
نزدیک گذر چکا ہے کہ ضعف ہاضمہ جگر کا مبیض بول کا ہے بسبب عدم استحالہ کیلوس کے طرف
رنگ کبد کے دوسرا وہ کہ قوت جاذبہ عروق کی ضعیف ہو تیسرا وہ کہ قوت جاذبہ تمام بدن کی
ضعیف ہو اور ضعف جاذبہ کا یا بسبب سقوط قوت کے ہوتا ہے یا بواسطہ استغنا می قوت کی جذب
سے بسبب زیادتی امتلا کی اور فرق درمیان اوسکے کہ سقوط قوت اور ضعف قوت ممیزہ سے ہوا اور درمیان
اوسکے کہ امتلا سے ظاہر ہو دو وجہ سے قرار پایا ہے ایک یہ کہ بیچ ضعف قوت ممیزہ کے سقوط قوت کا لازم ہے
بخلاف امتلائی کے اور راسخ تر علامات مین یہی ہے دوسرا وہ کہ ضعف ہضم کا بیچ ضعف ممیزہ
کی مددگار ہوتا ہے بخلاف امتلائی کے لیکن یہ دوسرا فرق دائمی بلکہ لازمی نہین ہے اسلیے کہ
ہو سکتا ہے کہ قوت ممیزہ ضعیف ہو اور ہاضمہ قوی اور اسی طرح کبھی امتلائی مین ہاضمہ بھی ضعیف
ہوتا ہے بسبب زیادتی امتلا کے اور استغنا می اعضا کی قسم دوسری وہ زیتی ہے اور یہ بھی
دو طرح ہے پہلی وہ کہ بیچ وسومت کی مانند زیت کی ہو اور علامہ قرشی نے کہا کہ لائق وہ ہے کہ یہ قسم
زیتی کی مسمی بہ ذوبانی ہو بالجملہ زیتی مذکور ہمیشہ ردی ہے اسواسطے کہ ذوبان اعضا سے
ہوتا ہے اور دلالت اوپر خیر کے نہین کرتا ہے ہرگز اور نہین پایا جاتا ہے مگر اوپر اعلے قارورہ کے
اسلیے کہ شان وسومت کی یہ ہے کہ اوپر پانی کی ٹھہرے لیکن بیچ ہونی تمام قارورہ کے اس وسومت
سے قرشی نے لکہا کہ غالب ظنی ان الموت یسبق دوسرا وہ کہ بیچ قوام اور لزوجت اور رنگ کے
مانند زیت کی ہو اور یہ بہت پایا جاتا ہے اور اخلاط مختلفہ غلیظ لزجہ سے واقع ہوتا ہے اور رنگ زیت کو اسطرح تعریف
کیا ہے کہ ہو لونہ یکون بین صفرۃ وسلقیۃ واستشفاف مع بریق وسمی اور یہ قسم زیتی بھی دلالت اوپر
مشورہ کی کرتا ہی بسبب کثرت اخلاط مذکورہ کی لیکن کلیۃ دلالت نہین کرتا بل اکثریۃ اسلیے کہ کبھی تندرست

استفراغ مواد وسم سے ہوتا ہے بطریق بحران کے اور اس صورت مین دلیل نیز کی ہوگا شرکی اور فرق
بیچ بحرانی اور بیچ کثرت اخلاطی کے یون کرتے ہین کہ بحرانی مین اتنے پیچ آنا لازم ہے بخلاف ثانی کے
اور غیر بحرانی سے جو بدبو ہو نہایت ردی ہے بلکہ مہلک ہے خصوصا کہ بول تھوڑا تھوڑا آوے اسواسطے
کہ بدبو نشان تعفن اخلاط کا ہے اور بول تھوڑا تھوڑا آنا دلیل سقوط قوت کی ہے اور شک نہین ہے کہ
کہ عفونت بیچ اخلاط مختلفہ کے ردی ہے خصوصا کہ ساتھ اسکے اخلاط مذکورہ کثیر اور غلیظ اور لزج ہوں
پس کیونکر ردی نہوگا کہ سقوط قوت بھی اوسکے ساتھ ہوا اور اسی طرح بو ساتھ زیتی مذکور کے کوئی چیز
مانند غسالہ گوشت تازہ کے ملے وہ بھی نہایت ردی ہے اس لیے کہ دلیل ضعف قوت ممیزہ
جگر کی ہے اور یہ بول بیچ استسقا کے خصوصا لحمی کے ظاہر ہوتا ہے فائدہ نوع پہلا زیتی کا کہ قریشی
اوسکو ذوبانی کہنا الیق جانتا ہے اگر اوسکے ساتھ کوئی چیز مانند غسالہ گوشت کی بیچ بیماری سل کے ہو
دلیل ذوبان گوشت کا ہوتا ہے اور بیچ قولنج ردی کے نشان گھلنے چربی گردہ کی ہوتا ہے ساتھ مقدار قوت گردہ کے
کے استعمال کرنے غذا کے وارد ہے اور یہ سب ردی ہین اور بول زیتی ذوبانی کہ بعد بول سیاہ کی ہو دلیل قرب
موت کی ہے اور زیتی غیر ذوبانی بعد بول سیاہ کی کبھی دلیل خیر کا ہے اور بول زیتی ذوبانی کہ بیچ امراض
حادہ کے چوتھے دن ظاہر ہو منذر ہوتا ہے ساتھ موت کے ساتوین قسم زنگاری ہے اور وہ رنگ
مرکب ہے سبزی اور زردی سے کہ عارض ہوا وسکو سیاہی اور یہ ردی اور قتال ہے اسواسطے
کہ یہ رنگ دلیل احتراق کا اور بڑا احتراق کا ہے قسم چوتھا احمر ہے کہ سیاہی اوسمین طاری ہو اور یہ دلیل حمیات
مرکبہ اور مختلفہ کا ہے اور حاصل ہونا رنگ مذکور کا بیچ حمیات مذکورہ کی اس سبب سے ہے کہ تپ مرکبہ اور مختلفہ اخلاط کثیرہ سے
عارض ہوتی ہین اور سب اخلاط سرخ ہوتی ہین اور بسبب حرارت تپ کی سیاہی اوسمین طاری ہوتی ہے
اور یہی بول مذکور نشان حمیات عارضہ اخلاط غلیظ سے ہوتا ہے اسلیے کہ مواد تپ مذکور
کے قریب سیاہ ہوتے ہین بسبب کثافت اور غلظت کے اور بواسطہ حرارت تپ کے کہ
ملطف مادہ اور توڑنیوالا صفرا کا ہے میل بحرکت کرتا ہے اور اسی طرح ہو سکتا ہے کہ بیچ مرض موی کی بواسطہ
وقوع احتراق کی بیچ بعض اجزای خون کی بول احمر مائل بسیاہی آتا ہے فائدہ بول احمر مذکور اگر صاف زیادہ ہو اور
سیاہی مائل زیادہ طرف سرقارورہ کی ہو دلالت کرتا ہے اوپر ذات الجنب کی اسی طرح استقرا سے جانا
گیا ہے اشتباہ اوپر کہا گیا کہ اخضر فی الحقیقۃ مرکب ہے لیکن بسبب مداری مؤلف کی بیچ قسم اقسام کے بیچ

ذکر کیا اور بعض اقسام بھی کہ بیچ ضمن تساقط کی ذکر کیے گئے نزدیک بعضے کی مرکبات سے ہین چنانچہ صاحب ذخیرہ لکھتا ہے کہ رنگ مرکب بدجو ظاہر ہین بارہ ہین پہلا سبز دوسرا آسمانجونی تیسرا زیتی چوتھا نیلگون پانچوان اوکن چھٹا سرخ لعلگون ساتوان مانند دودھ کے آٹھوان زنگاری نوان ارغوانی دسوان ازرق گیارہوان موافق رنگ شراب کی بارہوان برنگ نخود آب کی اور بعض لوگ زیتی کو بھی بیچ اخضر گنتے ہین مانند نیلنجی اور زنگاری کی اور جانین کہ کلام صاحب ذخیرہ سے ایسا مستفاد ہوتا ہے کہ نیلگون دو طرح ہے ایک وہ کہ اوکن مشہور ہے اور دوسرا نیلنجی موصوف بالجملہ احکام بول خضر کے کہے گئے اور احکام نیلنجی اور آسمانجونی اور زنگاری کی بھی اوسکے ضمن ہین اور اسی طرح احکام زیتی کے اب احوال مرکبات باقیہ کے بیان ہوتے ہین بول نیلگون کہ اوکن مشہور ہے بیچ شوصہ کے نہایت بد ہوتا ہے اور سرخ لعلگون کہ موافق رنگ خون کے ہو حکم اوسکا مانند حکم نیلگون کے ہے اور بول مانند دودھ کے نہایت بد ہوتا ہے اور قاتل ہے اور بول ارغوانی بد ہوتا ہے اور نشان احتراق صفرا اور سودا کا ہوتا ہے اور بول موافق رنگ شراب بد کے اور بول موافق رنگ نخود آب کی بہت بد ہوتا ہے کہ حوامل کو ظاہر ہوتا ہے اور بھی جس شخص کے احشا مین آماس گرم ہوتا ہے بول اوسکا موافق شراب بد کے ہوتا ہے یا موافق رنگ نخود آب کی اور جسوقت کئی دن مین بول موافق رنگ رنگ کے پھرتا ہو نشان ہونے اخلاط گوناگون کا ہوتا ہے بدن مین جو بیان الوان لون کا تمام ہوا شروع کیا مؤلف نے بیچ ذکر قوام بول کے

الفصل الرابع فی قوام البول و رائحتہ فصل چوتھی ثابت ہے بیچ قوام اور بوے بول کی اما من جہۃ القوام

فینقسم الی الرقیق والغلیظ والمعتدل بینہما لیکن ازروے قوام کے منقسم ہوتا ہے بول طرف رقیق اور غلیظ اور متوسط کے درمیان دونون کے بیان پہلے معنی قوام اور رقیق اور غلیظ کے کہا چاہیے اور اونکے ضمن مین معتدل غلظ اور رقت مین بھی معلوم ہو جاوے گا جان تو کہ قوام بکسر قاف ہی اور مراد اوس سے یہان ہیئت جسم رطب کی ہے کہ اوسکے سبب سی اوسکو کہہ سکین کہ اوسکی شان سیلان یا بطور سیلان ہے اور بیچ مبحث نبض کی بیچ جنس سابع کی معنی قوام کی مفصل کہا ہے ہمنے لیکن رقیق بیچ مافعات کی اوس جسم سیال کو کہتی ہین کہ خرق اوسکا آسان ہو اور جو ہلاوین اجزا اوسکے متموجہ اوسکے صغیر ہون اور حرکت اونکی سریع ہو اور غلیظ وہ جسم سیال ہے کہ خرق اوسکا دشوار ہو اور اجزا اوسکے وقت تموج کی عظیم اور بطی الحرکۃ ہون اور جو متوسط بیچ

اور غلظت کی معتدل ہے اب موجبات تینون سے مذکور ہوتے ہین اما الرقیق فلعدم النضج لیکن بول رقیق
پس بسبب نہونے نضج کے صحت مین ہونا مرض مین اسلیے کہ مائیت جسوقت نضج ہوتی ہے بیچ جگر
کے اور رگون کے ساتہ اخلاط کے بالضرور نضج سے قوام پیدا کریگی بسبب پراگندہ ہونے اجزای رقیقہ مائیہ
کے اور ملنے اجزاے غلیظہ نضیجہ کے پس جسوقت بول رقیق ہو نشان عدم النضج کا ہو خصوصاً بیچ رگون کے
اور جو اسباب رقت کی اور بہی ہین مولف کہتا ہے کہ او السدد و یا بہ سبب سدہ کے کہ بیچ عروق اور مجاری
بول کی پڑے اور اس سبب سی اجزاے غلیظ محتبس ہین اور اجزاے رقیق مائی نکل جاوین اور نشان
اس قسم کا ثقل اور تمدد ہے کہ بیچ جگہ سدے کے محسوس ہوتا ہی او ضعف الکلیۃ یا بہ سبب ضعف گردے کے
کہ جسوقت قوت جاذبہ گردی کی ضعیف ہوتی ہے فضول کو جگر سے کما ینبغی نہین کہینچتی ہے اور بالضرور بول
رقیق نکلتا ہے اور ضعف واقعہ جگر کا بہی اسباب رقیق بول سی ہے اسواسطے کہ نفوذ غذا کا اور فضول کا بیچ اعضا کے
بالکل نہین ہوتا ہے مگر بسبب واقعہ عضو منفوذ عنہ اور جاذبہ منفوذ الیہ کے اور لیکن اوس سبب سے
کہ وقوع رقت کا بیچ بول کی ضعف واقعہ جگر سے کمتر واقع ہوتا ہے ماتن نے اوسکو بہ تبعیت شیخ
رئیس کی ان اسباب مین شمار نہین کیا او الکثرۃ شرب الماء یا بہ سبب پینے بہت پانی کے
اور رقت بول کی اس صورت مین بسبب غلبہ اجزاے مائی رقیق کے اوپر اجزاے مغلظہ
فضلیہ کے ظاہر ہے اور تقدم پینا پانی بہت کا اور کثرت بول کی شاہد ہے او البرد مع الیبس
یا بہ سبب سردی کے ساتہ خشکی کے ہے اسلیے کہ بیچ اس حالت کے بسبب تکاثف
مادے کے اور تنقص مجاری کے نہین نکلتا ہے مگر پانی رقیق اور نشان اس نوع کا میل بول کا
طرف کبودت کے ہے اور دبلا ہونا بدن کا او انصراف المادۃ عن لک المائیۃ یا بہ سبب
پہرنے مادہ کے مجاری بول سے اسواسطے کہ جسوقت مادہ طرف جلد کے میل کرے یا طرف
دماغ اور معدہ اور امعا کے بالضرور بول رقیق نکلے گا بہ سبب نکلنے مائیت کے ساتہ فضول
مغلظہ کے اور یہ قسم علامات متوجہ ہونے مادہ کے طرف کوئی جانب کے جانب سے
معلوم ہوتی ہے او انقطاع رطوبات رقیقۃ یا بہ سبب منقطع ہونے رطوبات رقیق کے اسلیے کہ شک
نہین ہے کہ پانی پیا گیا بیچ بدن کے اگرچہ طبخ پاوسے توم زیادہ اوپر قوام مائیت کی حاصل نہین
کرتا ہے جب تک کہ فضول اوس سے نہ ملین پس اگر یہ ملی والا غلیظ سے ہے اور بول مین نکلے غلیظ پیدا

کرے گا بول میں اور اگر مختلط رقیق ہے یا بسبب مائیت کی قلیل ہو بول رقیق القوام نکلے گا حاصل
یہ ہے کہ جیسا نکلنا خالی پانی کا اسباب رقت سے ہے نکلنا پانی مختلط کا ساتھ رطوبات رقیقہ قلیلہ کے
بھی اوسی قبیل سے ہے بیچ تغلیظ قوام اصلی پانی کے اثر ظاہر نہین کرتا ہے اسقدر کہ اوسکو
رقیق کہہ سکین فائدہ بول رقیق بیچ امراض حادہ کے دلالت کرتا ہے اوپر ضعف قوت ہاضمہ کے
اور عدم نضج کے اور کبھی دلالت کرتا ہے اوپر ضعف باقی قوتین کے بیان تک کہ تصرف نکرے
بول مین بلکہ پانی جیسا کہ بدن مین آتا ہے نکلتا ہے اور بول رقیق اس صفت کا بدتر اوس سے ہے
کہ بیچ جوانون کے ہو اسلیے کہ بول طبیعی لڑکون کا چاہیے کہ غلیظ زیادہ ہو بول جوانون سے
پس جسوقت بول لڑکون کا بیچ حمیات حادہ کے نہایت رقیق ہوتا ہے حالت طبیعی سے بہت
بعید ہوتا ہے اور جو کہ حال اصلی سے دور پڑے نہایت ردی ہوتا ہے لہذا کہا ہے کہ ہمیشہ رقیق ہونا
بول کا انہین دلیل ہلاکت کا ہے مگر یہ کہ علامات اچھی اور ثبات قوت ظاہر ہو کیونکہ اس صورت کے
دلالت کرتا ہے اوپر حدوث خراج کے خصوصاً نیچے ناحیہ کبد کے اور رقت بول کی بیچ بحران کے
بدون تدریج کے منذر بہ نکس ہوتا ہے اور وجہ طبیعی ہونے بول لڑکون کی غلیظ زیادہ بول شبان سے
کہ بسبب زیادتی رطوبت اور بہت کہانے کے بدون ترتیب کے ہوتا ہے پوشیدہ نہین ہے

در سبب الغلیظ

واما الغلیظ فالکثرۃ الاخلاط او بعدم النضج لیکن بول غلیظ پس واسطے کثرت دفع ہونی اخلاط کی ہوتا ہے
یا بہ سبب عدم نضج مادے کے اور جانین کہ کثرت اندفاع اخلاط کی بیچ بول کے نہین ہو سکتی
ہے مگر اوس صورت مین کہ مادہ غلیظ زیادہ نضج پاوے اور طبیعت اوسکو بطریق بحران کے
دفع کرے اسواسطے ظاہر ہے کہ جسوقت مادہ بیچ نہایت غلظ کے ہو اور نضج اوسمین آیا اگرچہ قوام معتدل
نہین ہوتا لیکن اوس غلظیت سے تنزل کر کے میل بغلظ کرتا ہے اسلیے کہ نضج مادے اغلظ ہی ہے بالجملہ
حاصل کلام ماتن کا یہ ہے کہ غلظ بول کا یا نضج مادے اور دفع طبیعت سے ہوتا ہے یا عدم نضج سے لیکن اگر بجائے
کثرت اخلاط کے نضج اخلاط کہتا جیسا کہ شیخ نے بیچ قانون کے کہا ہے واضح زیادہ ہوتا اور یہی معلوم کرتے
کہ غلظ بول کا عدم نضج سے اکثر ہوتا ہے اور نضج سے کمتر بسبب نادر ہونے بحران کی بول سے اور حصر کرنا
کثرت اندفاع اخلاط کا نضج مادے اغلظ سے بنظر اکثریت کی ہے اسواسطے کہ اگرچہ یہ ممکن ہے کہ اخلاط رقیق
مفرط الکثرۃ جو نضج پاوین بول کو غلیظ کرتے ہین لیکن یہ بات نہایت نادر ہے اسواسطے کہ قوام خلط رقیق کا

نضج سے طرف اعتدال بول کے نہ ہوتی کرتا ہے اور غلیظ نہیں کرتا ہے اکثر جیسا کہ گذر چکا ہے
اب ہم بیان کرتے ہیں کہ فرق درمیان غلیظ کے کہ بعد نضج کے ہو اور درمیان غلیظ کے کہ نضج سے
ہو گیا ہے اور جو غلیظ کہ نضج سے غلیظ ہوا ہے اور نضج غلیظ رقیق سے کبھی ہو سکتا ہے کیونکر تمیز اون دونوں
میں معلوم کریں پوشیدہ نہ ہے کہ اگر پہلے بول ابتدا مرض الغلیظ رہا ہو بعد اوسکے رقیق ہو تو یہی ادس سے
اور میں غلیظ کرے دلیل نضج غلیظ اخلاط کا ہے اور یہ بیچ انتہائے حمیات غلیظ کے ہوتا ہے اسواسطے
کہ نضج نہیں ہوتا ہے مگر وقت انتہائے مرض کی اور اسی طرح وقت انفجار ورم باطن کی ظاہر ہوتا ہے
بسبب نکلنے پیپ کی اور بہت مادے کے بیک دفعہ بالجملہ اس نوع غلیظ کو لازم ہے کہ پیچھے ظہور بول غلیظ
کے خفت بیماری میں ظاہر ہو اور بھی رسوب اوسکے غلیظ اور کثیر ہوتے ہیں بیچ انفجار ورم کے
نکلنا پیپ کا اور تقدم آثار ورم کا بھی مددگار ہوتا ہے لیکن جو نضج اخلاط رقیق سے غلیظ ہو تقدم رقت
بول کا اور بعد اوسکے غلیظ ظاہر ہونا دلالت کرتا ہے اور غلظ اسکا کم ہوتا ہے اور مقدار اسکا زیادہ اور
رسوب اسکا رقیق زیادہ اور جس جگہ غلیظ بول کا بسبب مجاہدت کی اور عدم نضج کی ہو آثار مذکورہ نہونگے
اور پیچھے اوسکے خفت اور راحت نہ ظاہر ہو گی اشتباہ غلیظ بول کا کہ بیچ امراض حادہ کی ہوتا ہی قبل زمانے
منتہی کی ممکن نہیں ہے کہ بسبب مجاہدت کا ہو اس سبب سے کہ مواد امراض حادہ کا قبل نضج کی رقیق ہوتا ہے
اور اسی طرح محال ہے کہ بسبب نضج کی ہو اسواسطے کہ زمانہ قبل نضج کا فرض کیا گیا ہے اور بعد نضج کی بھی نہیں
ہو سکتا ہے اسواسطے کہ مادہ گرم رقیق زیادہ ہوتا ہے اور ایسا مادہ اگرچہ نضج پاوے غلیظ معتدبہ کو نہیں پہنچتا ہے
پس لازم آیا کہ غلیظ بول کا بیچ امراض حادہ کی نہیں ہوتا ہے مگر بسبب انفجار اورام کی یا بسبب ذوبان کی اور
ذوبان اکثر الوقوع ہے اور ورم قلیل الحدوث اسواسطے کہ ورم بیچ امراض حادہ کی کہ ہوتا ہے اکثر بیچ
کے مادہ اوسکا بطریق عرق بول کی دفع ہوتا ہے لہذا لوگوں نے کہا ہے کہ البول الغلیظ جدا فی الامراض الحادہ یدل
فی الاکثر علے الشر لانہ فی الاغلب یکون ذوبانیا اور سالم ترین بول بیچ حمیات کی وہ ہے کہ نکلے اور اسمیں
چیز کثیر بیکدفعہ لیکن بیچ کم کم نکلے دلیل کثرت اخلاط کی اور ضعف قوت کی ہوتا ہے اور بول غلیظ کہ نافع ہو وہ ہے کہ
پیچھے اوسکے بول معتدل آوے اور راحت معلوم ہو اور جسوقت بیچ امراض حادہ کی بول رقیق سے بائیں غلیظ ہو اور
اوسکے راحت ظاہر نہو دلالت اوپر ذوبان کی کرتا ہے اور جسوقت کوئی شخص صحیح کو بول غلیظ
آوے کئی دن تک بطریق دوام کی اور پاوے درد بیچ سر کی اور انکسار بیچ بدن کی منذر بحمی ہوتا ہے

اور جان تو کہ کبھی اندفاع فضلہ مستکنہ سے یا انفجار ورم اعضای باطن سے خصوصاً کہ نواحی مسالک بول مین ہو غلظ بول کا ظاہر ہوتا ہے جیسے وجود قروح کا بیچ اعضاے باطنی کی اوپر غلظ مستحصلہ کی اور خالی ہونا آثار ورم اعضای مذکورہ سے اوپر غلظ مستحصلہ کے اندفاع فضلہ سے گواہی دیتا ہے اور غلظ بول کہ اندفاع فضلہ سے ہوتا ہے عام ہے کہ حالت صحت مین ہو یا حالت مرض مین اور جس طرح ہو پیچھے آنا راحت کا لازم ہے فائدہ جاننا چاہیے کہ تغیر قوام بول کا تین وجہ سے خالی نہین ہے اور معرفت اونکی ضرور ہے تو اوپر حال حادثہ کے حکم صادق آوے ایک یہ کہ پہلے بول رقیق ہو بعد اوسکے غلیظ ہو اور یہ اکثر دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ طبیعت درپی نضج کی کوشش اور جہد کرتی ہے اور مادہ متاثر ہے لیکن سب جہون سے منقطع نہین ہوا اور کبھی دلالت کرتا ہے اوپر ذوبان اعضا کی اور بول ذوبانی کو لازم ہے کہ جو ایک ساعت رہے منجمد ہو جاوے اور غلیظ ہو وے دوسرا یہ کہ پہلے غلیظ ہو بعد اسکے رقیق اور صاف ہو اور اجزاے غلیظ جدا ہو کر تہ نشین ہون اور یہ دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ طبیعت غالب ہوئی اور مادہ کو پکایا ہے پس جسقدر ترسب مین اسرع ہو نضج پہ زیادہ دلالت کرے تیسرا یہ کہ پہلے سے آخر تک ایک طور پہ ہو خواہ رقت خواہ غلظت پہ یعنے اوس سے کہ کچھ اول مین رہا ہے متغیر نہو پس اگر ساتھ دوام اس حالت کی طبیعت قوی اور قوت ثابت ہی انضاج تام کے امید ہے اور اگر قوت ثابت نہین ہے خوف ہے کہ ہلاکت سبقت کرے اوپر نضج کے اور اگر بقا اوسکا اوپر غلظ کے دیر تک کھینچے اور علامات مخوفہ ظاہر نہون منذر بصداع ہوتا ہے بالجملہ بول کا ایک قوام پہ نہایت ردی ہے اور دال ہے اوپر قصور نضج کے بہ نسبت اوسکے رقت سے میل غلظت کرے یا غلظت سے میل برقت کرے لیکن وجہ مذمت دوام رقت کی ظاہر ہے اسلیے کہ یہ نہین ہوتا ہے مگر اوسوقت کہ بول مائی ہو اور ردی ہونا اور بعید ہونا ایسے بول کا ثابت ہو چکا ہے لیکن جو بول کہ اوپر غلظ کی باقی رہے سبب اسکی کہ دلالت کرتا ہے اوس امر پر کہ مادہ بیچ جوشش کے ہے اور ابھی منفصل نہین ہوا ہے بھی دلالت کرتا ہے اوپر ردی ہونے کے اور بعید ہونے سے نضج سے زیادہ دونون قسم پہلی سے اسلیے کہ بیچ صورت متغیر ہونے بول کے کچھ انفعال مادی مین ہوتا ہے اگرچہ تمام نہوا اور احکام متعلقہ بول غلیظ کے بیچ فصل صفا اور کدورت کی کہی جاوینگے

اب ماتن بدایحہ بول کا بیان کرتا ہے اما من جہۃ الرائحۃ فینقسم الی قلیل الرائحۃ وما معض الرائحۃ

وحلوالرائحة ومنتن الرائحة لیکن بول از روے بو کے بس منقسم ہوتا ہے طرف کم بو کے اور ترش بو کے اور شیرین بو کے اور بدبو کے اما قلیل الرائحة فلعدم النضج او برد المزاج او ضعف الحرارة الغریزیة لیکن کم بو پس بہ سبب عدم نضج کی ہے یا بہ سبب سردی مزاج کے یا ضعف حرارت غریزی سے واما حامض الرائحة فللحرارة الغریبة فی الاخلاط الباردة الجواہر لیکن ترش بو پس بسبب حرارة غریبی کے ہے کہ بیچ اخلاط باردة الجواہر کے پڑتی ہے واما حلو الرائحة فلغلبة الدم لیکن شیرین بو پس بسبب غلبہ خون کی ہوتا ہے واما منتن الرائحة فللقرحة او عفونة لیکن بدبو پس بسبب زخم مجاری کے ہوتا ہے یا عفونت سے ہم جو بیان کرنے باقی المنتن سے فارغ ہوے اور فائدے کہ اس جگہہ سے خصوصیت رکھتی ہیں ذکر کرتے ہیں مفصلاً پوشیدہ نرہے کہ بیماریاں دو طرح ہیں ایک وہ کہ اوسمین متغیر ہونا بول کا لازم ہے نظیر اوسکی امراض مزاجی ہین خواہ اکیلے ہون یا بہ تبعیت اور امراض کی اور اسی طرح امراض تفرق اتصال کی کہ پیدا ہوئے ہون اور بیچ اوسمین پڑگیا ہو کہ اسمین بو یقینا متغیر ہوتی ہے دوسرا وہ کہ اومین تغیر بول کا لازم نہو مثال اوسکا امراض الترکیب ہین کہ مزاج کو متغیر نکرین اسواسطے کہ بعضے امراض ترکیب مانند سدہ اور امتلای اوعیہ کی کہ اوسمین تغیر مزاج ہوتا ہے اور موافق اوسکے بو سے بھی بدل جاتی ہے اور وہ اس قسم سے خارج ہین بسبب لازم ہونے تغیر کے اس قسم مین اور جو اطبا نے کہا ہے کہ بول کوئی مریض کا ایسا نہین دیکھا گیا کہ مشابہ بول صحیح آدمی کے ہو بوبین مراد اس مریض سے وہ مریض ہے کہ استدلال اوپر احوال اوسکی مرض کے محتاج بول کے ہو نہ بیمار ہر مرض کا اسلیے کہ بہت بیماریاں ہین مرض الترکیب کی کہ اوسمین حاجت دیکھنی بول کی نہین ہوتی ہے بسبب متغیر نہونے بول کے کما لا یخفی اب معلوم کرین کہ بول دو حال سے خالی نہین ہے بو رکھتا ہے یا نہین اور ہر ایک کو علحدہ علحدہ قسم مین کہا جاتا ہے قسم پہلی بیچ بول صاحب بو کی اور یہ بھی دو حال سے خارج نہین ہے یا بو اوسکی طبیعی ہو یا غیر طبیعی اور غیر طبیعی بھی یا شدید النتن ہو یا خفیف النتن اور شدید النتن عام ہے کہ قلیل الرائحہ ہو یا حلوالرائحہ یا سوا اسکے قسم دوسری بیچ بول عدیم الرائحہ کے اور یہ بھی دو حال سے باہر نہین ہے یا پہلے بول شدید النتن رہا ہو بعد اوسکے عدیم النتن ہوا یا پہلے سے معدوم النتن ہے اور جو پہلے شدید النتن ہو بعد اوسکے عدیم النتن ہو بھی دو وجہ سے خارج نہین ہے یا یہ کہ پھر بدبو اوسمین

ظاہر ہویا نہو یہ سب اقسام آٹھ ہوتے ہین جیسا ہر ایک علیحدہ مذکور ہوتے ہین ایک یک نوع مین
نوع پہلی وہ کہ معتدل الرائحہ ہو اور یہ بیچ حالت صحت کی ہوتا ہے اور بیچ حالت مرض کے
کہ تغیر بعض دیتا ہے بول کو اور بیچ حالت مرض کی کہ اگرچہ بول کو تغیر دیوے لیکن تغیر شدید نہ دے
اور بیچ حالت مرض کے کہ اگرچہ تغیر شدید دیتا ہے بول کو لیکن مادہ نضج کو پہونچا ہو اور یون معتدل
ہوا ہو اسطے کہ اس وقت مین دلالت کرتا ہے اوپر خیر اور سلامت کی نوع دوسری وہ کہ حالت
صحت مین بول آوے شدید النتن اور ذکی الرائحہ اور یہ دلالت کرتا ہے اوپر عفونت کی پس اگر
یہ حالت دیر تک رہے نقصان کثرت تولد مادہ عفن کا ہوتا ہے اور منذر ہوتا ہے حمیات عفنہ
کو اور اگر دیر تک نہ ٹھہرا دو تین مرتبے دیسا آکر اعتدال سے متبدل ہوا دلیل اس کا ہے کہ مادہ عفنہ
کہ بیچ بدن کے جمع ہوا تھا دفع ہوا نوع تیسری وہ کہ بیچ مرض کے بول قوی الرائحہ اور شدید النتن ہو
پس اگر مرض مادی ہو اور مادہ نے نضج پایا ہو سبب اوسکا لامحالہ قروح آلات بول کی ہوگا
نہ عفونت مادے کی اسلیے کہ جو مادہ پک گیا رائحہ اوسکا قریب اعتدال کے اور ساتھین کہ قروح
آلات بول کی رائحہ بول کو تغیر دیتے ہین خصوصاً قرحہ مثانہ کا بسبب بہت ٹھہرنے بول مثانہ مین
اور اسیطرح اگر مرض غیر مادی ہو اور بول شدید النتن آوے بدون قروح آلات بول کے یہ بھی نہین
ہوتا ہے لیکن اگر مرض غیر مادی ہو اور مادہ اوسکا پختہ نہین ہوا جائز ہے کہ بدبو سے بول کی
عفونت سے ہو یا قروح مذکورہ سے اور فرق اس امر مین کہ علت نتن کی عفونت ہے یا قرحہ یہ ہے کہ اگر بیچ
آلات بول کی درد ظاہر ہو اور قیح اور قشور ساتھ بول کی آوین اور عفونت ہمیشہ برابر ہو چاہیے جاننا کہ قروح کے
یعنی یہ سبب قرحہ کی اور اگر کبھی عفونت کم ہو اور کبھی زیادہ اور درد اور قیح اور قشور سے خالی ہو جاننا چاہیے
کہ سبب عفونت کی ہے نوع چوتھی وہ کہ بول ترش بو آوے پس اگر بیچ صحت کی ہے نقصان عفن ہونی سرد
مادی کا ہوتا ہے اور ہمیشہ ہونا اسکا دلیل پیدا ہونی حمیات بلغمی یا سوداوی کا ہوتا ہے اور اگر بیچ مرض کی ہے
نظر کرین کہ مرض سرد ہے یا گرم اگر سرد ہے دلیل عفونت مادہ سرد کا ہوگا اور اگر گرم ہے علامت انطفائی حرارت
غریزی کا ہوگا اور منذر ہوگا اوپر حرارت غریزی کی اسلیے کہ رائحہ حامض ہو وے بیبرودت کی نہین ہوتا اور بیچ ہونا
برودت غریبہ کا ساتھ حرارت غریبہ کی ہو نہین سکتا پس بالضرور لازم ہوا انطفائی حرارت غریزی کا کہ برودت طبیعی
کو لازم ہے ساتھ حرارت غریبہ کی جمع ہوا اوس وقت رائحہ حامضہ بول مین ظاہر ہوا اور جاننا کہ رائحہ ترش

قروح آلات بول سی ظاہر نہین ہوتا ہے اور اسی طرح امراض غیر مادی نوع پانچوین وہ کہ بو اوسکی میل بشیرینی رکھی اور یہ نہین ہوتا ہے مگر خون سے نوع چھٹی وہ کہ بول عدیم الرائحہ آوے ابتدا سے اور یہ دلالت کرتا ہے اوپر برد مفرط کے اور فجاجت اور انطفاے حرارت متحیرہ کے نوع ساتوین وہ کہ بول عدیم الرائحہ آوے بعد مستحیل ہونی کی نتن سی یعنی پہلے بول منتن آتا ہو پس یکبارگی بو اوسکی مرتفع ہو اور راحت بہی ظاہر ہو اور یہ نہین ہوتا ہے مگر بسبب زوال عفونت کی دفعتہً اور حاصل ہونا برد کا بیچ مزاج کی یکایک جیسا کہ بیچ حمیات عفنہ کے مثلاً اسہال مفرط پڑے خود بخود یا بسبب ادویہ باردہ مسہلہ کے اور اس سبب سی بیچ مزاج کی سردی شدید ظاہر ہو یکبارگی نوع آٹھوین وہ کہ بول عدیم الرائحہ آوے بعد بول منتن کی دفعتہً لیکن پیچھے اوسکے راحت ظاہر نہو اور یہ بیچ مرض حاد کی نزدیک پہونچنے حرارت غریزی کی واقع ہوتا ہے اور دلالت کرتا ہے اوپر سقوط قوت کی **الفصل الخامس فی صفاء البول و کدورۃ و قلتہ و کثرتہ** و زبدہ فصل پانچوین تا بہت ہی بیچ صفائی بول کی اور کدورت کی اور کمی مقدار بول کی اور زیادتی کے اور کف بول کے اما الکدر فسببہ مادہ ارضیہ مع ریح مخالطۃ المائیۃ لیکن کدر پس سبب اوسکا حاصل ہونا اجزاے ارضی کا ہے ساتہ ریح کے کہ مختلط ہوتا ہے ساتہ پانی کے واما الصفا فسببہ بخالف سبب الکدر لیکن بول صاف پس سبب اوسکا مخالف کدر کے ہے یعنے قلت حصول ارضیت کا اور قلت ریح کا ساتہ مائیت کے و یعرف منہما حال الاعتدال اور پہچانا جاتا ہے معلوم کونسے اسباب ان دونون سے حال اسباب اوس بول کا کہ معتدل ہو بیچ کدورت اور صفائی کے اب معنی صفا اور کدر کے اور فرق درمیان کدر غیر غلیظ اور غلیظ غیر کدر کے ہم بیان کرتے ہین ساتہ اور فوائد کے جان تو کہ صفا ایک حالت ہی کہ ساتہ اوسکے نفوذ بصر کا بیچ جسم سیال کی آسانی سے ہو اور کدر برخلاف جاننا چاہئے کہ اگرچہ بیچ عرف عام کے صاف اور شفاف بطور ترادف کی بولتی ہین لیکن بیچ اصطلاح خاص کے درمیان ان دونون کے فرق ہے اسلیئے کہ صاف جسم سیال سے خاص ہے اور نہ حاجب ہونا اپنے ماوراے کو اوسکی تعریف مین دخل نہین ہے بخلاف شفاف کے کہ عام ہے بیچ سیال اور غیر سیال کے لیکن نہ حاجب ہونا اوسکی حد مین شرط ہے پس بیچ صاف کے اور شفاف کے نسبت عموم اور خصوص من وجہ کے متحقق ہے بنظر عرف خاص کے اور فرق بیچ کدر غیر غلیظ کے اور غلیظ غیر کدر کے وہ ہے کہ اگر بول مختلف الاجزا ہو اور ساتہ اوسکے

الفصل الخامس فی صفاء البول و کدورتہ

فرق درمیان صاف اور شفاف کے

شفافیت سے خالی ہو اوسکو کدر کہتے ہین اور عام ہے کہ کدر غلیظ ہو یا رقیق اور پہلا اکثر ہے اور سطح عام ہے کہ غلیظ کدر ہو یا صاف پس بیچ غلیظ اور کدر کے بہی نسبت عموم اور خصوص من وجہ کی حاصل ہوتی ہے اور مثال غلیظ صاف کی سفیدی بیضے کی ہے اسواسطے کہ وہ غلیظ ہے بسبب متعذر ہونے خرق کی اور صاف ہے اسلیے کہ مانع نہین ہوتی بصر کو نفوذ سے بیچ اپنے لیکن کدر ممکن نہین ہے کہ صاف ہو اسلیے کہ درمیان دونون کی تضاد ہے اور اسی طرح ممکن نہین ہے کہ غلیظ رقیق ہو بسبب تضاد کی اور کبہی نہین کہ کدر رقیق ہوتا ہے لیکن رقت اوسکی بنہایت نہین ہوتی اسلیے کہ کدر کو ارضیت لازم ہے اور اجزاے ارضیت ساتہ پانی کے جمع ہو شدت رقت کی اوسمین ہرگز نہ پائی جاویگی اب علت پیدا ہونے کدر کی بیان کرتے ہین تو حقیقت اوسکی مفصل معلوم ہو جاوینگی کہ سبب ظہور کدورت کا اختلاط اجزاے ارضی کا بیچ پانی کے ہے اسطرح کہ اجزاے مذکور متفرق اور منتشر ہو بیچ پانی کے بالکل اور ساتہ اسکے ہر ایک اجزاے ارضی اور پانی سے جدا جدا محسوس ہوتی ہین درحالیکہ باقی ہے اوپر غلظ اور رقت کے اور بہی چاہیے کہ اجزاے ارضی اوکن یا اور رنگ سے رنگین ہون تو اشفاف کو منع کرسکین اسلیے کہ خالی ہونا صفائی سے بیچ کدر کے ضروری ہی لیکن اگر ہیں اوس جگہہ کہ ملنا اجزاے ارضی کا ساتہ پانی کے اوس طرح ہو کہ شدت ملنے سے تمیز درمیان دونون کے نہ ہے اوسکو غلیظ کہتے ہین نہ کدر اور اسی طرح اوس جگہہ کہ ملنا ارض کا ساتہ پانی کے اسطرح ہو کہ اجزاے غلیظ بالکل نیچے بیٹہین اور اجزاے رقیقہ اوپر اونکے اپنے حال پر قائم ہون اسکو مرکب غلیظ اور رقت سے کہینگے نہ کدر اور اسیطرح اوس جگہہ کہ ملنا ارض کا ساتہ پانی کے اگرچہ اوس طرح ہو کہ اجزاے ارض کے پانی مین متفرق اور محسوس ہون بدون ترسب اور طفو کے لیکن نفوذ بصر کا سب مین متشابہ ہوتا ہے اسکو غلیظ صاف کہتے ہین نہ کدر اسلیے کہ عدم نفوذ بصر کا بطریق متشابہ کی خاصہ جسم کدر کا ہے فائدہ بول کدر اکثر دلالت کرتا ہے اوپر سقوط قوت کی اسلیے کہ جسوقت قوت ساقط ہوتی ہی سردی غلبہ کرتی ہی اور سردی کا کام بستہ کرنا رطوبت کا ہی اور بول کدر کہ مشابہ رنگ شیرہ کی یا مشابہ آب نخود کی ہو حاملہ عورتون کو لازم ہے اور اون لوگون کو کہ اونکی احشا مین ورم گرم مزمن ہو بول کدر کہ مشابہ بول گدہے کی اور چارپاون کی ہو اور شدت نشو سے ایسا معلوم ہو کہ متخلخل ہے دلالت کرتا ہے اوپر فساد اخلاط بدنکی اور اکثر دلالت اوپر فساد بلغم خام کی ہی اسلیے کہ تہوڑی حرارت نے اوسمین عمل کیا

اور ریح غلیظ کو جنبش مین لائی لہذا بول مذکور کبھی دلالت کرتا ہے اوپر صداع موجود کی اور کبھی منذر بہ صداع ہوتا ہے اور دائم ہونا اوسکا منذر بلیغ بہ غرض یہ ہے کہ [illegible] حقیقت بول موافق رنگ کسی عضو کے اعضا سے نکلنے اور ایک زمانے تک اسی طرح آتا رہنے نشان وجود آفت کا ہے اوس عضو مین اسلیے کہ فضول ہر عضو کے مشابہ اوسی عضو کی ہوتے ہین اور نکلنا بول کا اوس رنگ پر جب تک کہ کثرت فضلہ کی نہ ہو ہو نہیں سکتا اور کثرت فضلہ کی [illegible] اور بیماری اوس عضو کی ہے اور مراد اس فضلہ سے وہ فضلہ ہے کہ باقی رہا ہو اوس مادہ سے کہ مستعد تغذیہ اور تشبیہ کے ساتھ اوس عضو کے ہوا اور مشابہ ہونا اس فضلہ کا ساتھ اس عضو کے ظاہر ہے اسواسطے کہ غذا جیسے مشابہ بعضو ہوتی ہے اوسی طرح فضلہ مشابہ ہوتا ہے اوسکی کہ جس سے یہ فضلہ باقی رہا ہے اور جالینوس نے کہا ہے جو بول مشابہ رنگ کسی عضو کے یا مشابہ جوہر عضو کے ہو اور ہمیشہ آتا ہو اور عضو مذکور بیمار ہو دلیل فساد اوس عضو کی ہوتا ہے اور بعض تجربہ نے کہا ہے کہ جسوقت قارورہ کی جڑ مین کوئی چیز مانند ابر کے یا دخان کے ہو نشان درازی مرض کا ہے اور اگر یہ ابر اور دخان بیچ مرض کے ہمیشہ رہین منذر ہوتی ہین موت کو بول مختلف الاجزا کہ بڑے بڑے جز ہوا وسمین بہت ہون نشان اسامر کا ہے کہ طبیعت اور قوت قادر ہین اوپر تحلیل اور تنقیہ کے اور مسام کھلی ہین اور جس بول مین ایسی چیز دیکھے جاوین کہ بیٹھے ہون [illegible] یہ بول دلالت کرتا ہے کہ بعد صحت کے آیا ہے اور جو بیان لواحق کدورت سے ہمنے فراغت پائی صفت مقدار بول کو بیان کرتے ہین جیسا کہ مولف کہتا ہے واما قلیل المقدار فیدل علے ضعف القوۃ او تحلیل کثیر او انقطاع مادۃ الی جہۃ اخری لیکن وہ بول کہ مقدار معتاد سے کم آوے دلالت کرتا ہے اوپر ضعف قوت کے یا تحلیل کثیر یا پھرنے مادے کے اور طرف جبکہ یہ تینون قسم کثیر الوقوع تھین تو مولف نے انہین پر اکتفا کیا اور ہم سب تفصیل بول کی مفصل بیان کرتے ہین پوشیدہ نرہے کہ اسباب قلت بول کی بہت انواع ہین ایک کہ پانی یا چیزین پانی والی بہت کھائی جاوین اور ساتھ اسکی حرارت نہ ہووے کہ علت تکثیر بول کی ہو خالی ہو ویں پس بالضرور بول کم آویگا اور یہ نوع معتدم ہونے سبب سے معلوم ہوتی ہے اور بھی اسکو لازم ہے جبکہ بول شدید الصبغ ہو باوجود نہونے حرارت کی اور علت شدت رنگ کی قلت بول کی ہے اسواسطے کہ جسوقت صبغ قلیل ہوتا ہے تاثیر صابغ کی بہت ہوتی ہے البتہ نوع دوسری

یہ کہ تحلیل بہ فرط اتفاق پڑے پس اگرچہ پانی موافق مقدار معتاد کے یا زیادہ اوس سے پیا جاوے اسکے سبب تحلیل کثیر کے مائیت معدوم ہوگی اور ہوا ہو جاویگی اور بول کم آوے گا اور عام ہے کہ فرط تحلیل سبب ظاہری سے ہو یا باطن سے نظیر ظاہری کی فرط تعب اور حرکت ہے اور گرمی ہوا کی اور مثال باطنی کی حرارت مفرط مزاج بدن اور روح کی پس بیچ سبب ظاہری کی تقدیم تعب اور حرکت مفرط کا با وجود گرمی ہوا کے گواہی دیتا ہے اور بول تیبی اکثر اوس کے ساتھ تیزی اور سوزش کی ہوتا ہے اور بیچ سبب باطنی کی اگر حرارت حمی نہ ہو کی موجب ہی وجود اوسکا گواہ اوسکا ہے اور اگر حرارت مزاجی اور روحی موجب ہی دبلاپن بدن کی ظاہر ہوگی اور بول ناری اور قلیل الثقل ہوگا نوع تیسری یہ کہ مائیت باوجود کثرت کے مائل ہو اوس جانب کو کہ سوائے مجری بول کے ہی اور اس سبب سے بول کم آوی اور میل کرنا مائیت کا عام ہے کہ ساتھ استفراغ کے ہو یا بدون استفراغ کے اور میل کرنا ساتھ استفراغ کے یا ظاہر بدن سے ہوتا ہے نظیر اوسکی پسینا ہے یا باطن سے نظیر اوسکی اسہال مفرط اور قے مفرط ہیں لیکن میل کرنا بدون استفراغ کے یا تابع تفرق اتصال کی ہے یا تابع نہیں ہی مثال تابع کی میل کرنا مادے کا سبب تفرق فضا سے بطن کے وقت انفجار مرابع بول کے اس سبب سے کہ جو رگیں مذکور اس مقام میں کھل جاتی ہیں بول تجویف بطن میں آتا ہے پس اگر بول تھوڑا اسطرف آیا نکلنا بول کا موافق اوسکی قلت سے ہوگا اور اگر بول بالکل اسطرف آیا کچھ نہ نکلیگا اور بالکل بند ہو جاویگا اور جس طور پر ہوا اس قسم کی استسقا دفعۃً عارض ہوتا ہے اور مثال میل مادے کی کہ تابع نہیں تفرق اتصال کا صعود کرنے مواد کا ہے طرف سر کے بالجملہ قلت بول کی کہ بسبب میل مواد کی ہو استفراغ کی ساتھ ہو یا بدون استفراغ کی اکثر امر میں لازم ہے کہ بول مذکور رقیق اور قلیل الصبغ اور عدم الثقل ہو اور علامات انصراف کی جس طرف ہو گواہ اوسکی ہیں جیسے نداوت جلد کی اور پسینے کی دلالت کرتی ہے اور ثقل بطن کا اور اجتماع صداع کا اور اسہال اور صداع اور ثقل سر کا اوپر صعود کرنے مادی کی جانب دماغ کی اور عارض ہونا استسقا کا دفعۃً اوپر انفجار مرابع کی اور بیچ انفجار مرابع کی رنگ ہوا میں نقصان نہیں ہوتا لہذا لزوم قلت رنگ بیچ میل مواد کی ساتھ لفظ اکثر کے مقید کیا گیا اور علت عدم قلت صبغ کی اس نوع میں یہ ہے کہ جو مرابع منفجر ہوتی ہیں بول کہ گردے سے اون میں آتا ہے بعض اوس سے موضع منفجر سے طرف جوف بطن کی گرتا ہے اور باقی اپنے حال پر بیچ مثانہ کی منحدر ہوتا ہے بخلاف اور سیلون کی کہ مادہ رنگین بسبب لطافت اور حرکت کی ساتھ رطوبات کی متصرف ہوتا ہے اور

مائیت اکیلی جگر میں باقی رہتی ہے بیچ ایک ورید ہے کہ گردے سی ساتھ عنق مثانہ کے متصل ہوئی ہے
واسطے انحدار رطوبت کبد کی اور جو ہر گردے سے ایک رگ نازل ہوئی ہے دونوں رگوں کو برابخ کہتے
ہیں بصیغہ جمع کے اور بیچ تشریح کے ہم مفصل کہہ آئے ہیں نوع چوتھی وہ کہ سدہ بیچ مجری بول کے
پڑے اور اس سبب سی سواے رقیق کے منحدر نہیں ہو سکتا ہے اور بسبب احتباس اجزاے غلیظہ
کے قلت بول میں ہوتی ہے اور خاصہ سدے کا یہ ہے کہ بول رقیق اور قلیل الصبغ آتا ہے البتہ اور بھی
ثقل اور تمدد محل سدہ میں محسوس ہوتا ہے اور شدت اور خفت اور رقت صبغ کی موافق قوت اور
ضعف سدہ کی ہوتی ہیں اور ثقل اور تمدد بدستور نوع پانچویں وہ کہ قوت دافعہ گردے کی یا مثانے
کی ضعیف ہو اور اس سبب سی بول کمتر آوے اور دشواری سے نکلے پس اگر گردے سے ہے ثقل اوس
محل میں ہوگا اور حال گردے کا تباہ ہوگا اور اگر مثانے سی ہے ثقل بیچ مثانہ کی ہوگا اور مثانہ پر ہوا معلوم ہوگا اور بول
کئی مرتبہ آویگا اور ہر مرتبہ مقدار میں قلیل نوع چھٹی وہ کہ جاذبہ گردے کی ضعیف ہو اور اس جگہ ثقل بیچ
گردے کے کمتر ہوتا ہے اور بیچ کبد کے بھی ثقل کم ہوگا بسبب سلامت ہونے کبد کے لیکن کبھی ہوتا ہے
کہ ترہل بیچ بدن کے ظاہر ہوتا ہے بکثرت ملنی مائیت کے ساتھ خون کے نوع ساتویں وہ کہ قوت
دافعہ کبد سے کے ضعیف ہو اور اسجگہ ثقل بیچ کبد کے معلوم ہوتا ہے اور فساد بیچ حال کبد کے
ظاہر ہوتا ہے اور کبھی تمام بدن بگڑ جاتا ہے اسلیے کہ ضعف قوت دافعہ کبد کا بدن کو مستعد
کرتا ہے واسطے حدوث استسقا بسبب کثرت مائیت کی کہ نکلنے سے ممتنع ہوئی ہیں واما کثیر المقدار
فیدل علی ذوبان او استفراغ فضول زائدۃ لیکن بول کثیر المقدار دلالت کرتا ہے اوپر پگھلنے کے
یا استفراغ فضلات زائدہ کے اسجگہ مولف نے انہیں دو سبب پر قصر کیا ہم مفصل ذکر کرتے
ہیں جان تو کہ اسباب کثرت بول کے بہت انواع ہیں نوع پہلی وہ کہ پانی زیادہ مقدار سے پیا جاوے
اکیلا یا ساتھ شراب ممزوج کے یا ساتھ کھانے کے ملاکر یا چیزیں پانی والی بہت کھائی جاویں مانند توت
کے خصوصاً تربوز وغیرہ کے کہ مدر ہوں پس بالضرور بول مقدار میں بہت آویگا نشان اوسکا مقدم ہونا
سبب کا ہے نوع دوسری وہ کہ بسبب غلظ کے پانی سرد پینے یا بسبب ملاقات ہواے سرد کی بشرہ کثیف ہو جاوے
اور رطوبت بدن کی کہ بطور عادت کے تحلیل ہوتی تھی تحلیل نہو بلکہ زیادہ ہو اور بیچ بول میں نکلے اور کثرت بول
کی جماعت میں اسی قبیل سے ہے اور وجہ و سبب کا اور تکاثف جلد کا اسپر گواہی دیگا نوع تیسری وہ کہ سکون

مفرط ہو اور اس سبب سے رطوبات تحلیل ہوں اور زیادہ ہوں اور براہ بول نکلیں اور وجود سبب کا
بھی اسپر دلالت کرتا ہے نوع چوتھی وہ کہ ذوبان رطوبات میں پڑے اور وہ ساتھ بول کے نکلے اور یہ
بیچ حمیات محرقہ کے ظاہر ہوتا ہے یا بیچ تپ دق کے نوع پانچویں وہ کہ فضول بدن میں بہت پیدا ہوں
پس طبیعت اونکو بطور بحران کے دفع کرے بول کی راہ سے اور یہ آثار زیادتی مواد سے معلوم ہوتا ہے اور
سوائے دن بحران کے اور دنوں میں نہیں ہوتا نوع چھٹی وہ کہ استعمال مدرات کا کیا جاوے اور ہم
بیچ ذوبانی وغیرہ کے فرق بیان کرتے ہیں پوشیدہ نرہے کہ ضعف قوت کا دن بدن ذوبانی میں لازم ہے
اور اسیطرح التہاب اور استعمال بدن میں اور تیزی بیچ بول کی بخلاف اور اقسام کے کہ ان علامات سے
خالی ہوتے ہیں واما المعتدل بینہما فیدل علی جری الاسباب علی المجری الطبیعی لیکن بول معتدل بیچ قلت اور
کثرت کی دلالت کرتا ہے اوپر جاری ہونے اسباب کے اوپر مجری طبیعی کے واما الزبدیۃ فلثخنہ فیہ وطول بقائہا یدل
علی اللزوجۃ لیکن کف بول کا پس کثافت اوسکی اور دیر تک رہنا اوسکا دلالت کرتا ہے اوپر لزوجیت
کی وکثرتہ تدل علی الریح الغلیظ اور بہت ہونا کف کا دلالت کرتا ہے اوپر ریح غلیظ کے اب وجہ پیدائش
کف کی مطلقاً ہم ذکر کرتے ہیں ساتھ اور فوائد کے کہ اوس سے متعلق ہیں جانیں کہ جسوقت ساتھ
رطوبات سیالہ کے کوئی جسم لطیف کہ اوسکے شان سے صعود کرنا ہے ملجاوے اسطور پر کہ ممکن نہو جدا ہونا
ایک کا دوسرے سے اوس سے کف پیدا ہوتا ہے اور یہ ایسا اختلاط انفصال کو مانع نہیں ہوسکتا مگر
اوس صورت میں کہ بعد صغیر ہونے اجزا کے ملا ہو اور چھپا لیوے رطوبت تمام اوس جسم لطیف کو اور اسطرح
محیط ہو کہ نہ جسم مذکور اوس رطوبت کو پھاڑ کر آپ جدا ہو جاوے صعود کر کے اور نہ رطوبت مذکور
اوس جسم کو پھاڑ کر جدا ہوسکے رسوب کر کے پس بالضرور جسم مذکور داخل رطوبت میں محصور ہوگا اور
یہ وہی کف مطلق ہے لیکن بیچ اصطلاح اطبا کے اوس کف کو کہ چھوٹا ہے تمام زبد مخصوص کہتے ہیں اور
جو بڑا ہے عیب اور نفاخات کہتے ہیں عیب بضم عین مہملہ اور ضم بائے موحدہ اوسکے ہے اور جسم
لطیف کہ جو ساتھ رطوبات کے ملتا ہے بطور مذکور کے اور کف اوس سے پیدا ہوتا ہے
اور عام ہے کہ وہ جسم ہوا ہو یا ریح یا روح اور مثال تینوں کی ہم بیان کرتے ہیں جو اختلاط ہوا کا
رطوبت سے ظاہر ہو وہ کف ہے کہ بیچ پانی کے جگہ بلند سے گرنے اور جمع ہونے سے ظاہر ہوتا ہے
اور جو رطوبت کے ملنے سے ساتھ ریح کے ظاہر آوے وہ کف ہے کہ بیچ برانز رقیق ذی قوام کے

نکلتا ہے اور جو ملنے رطوبت سے ساتھ روح کے ظاہر ہوتا ہے وہ کف ہے کہ بیچ منہ مخنوق کے ہوتا ہے اس سبب سے کہ جوہر ریہ سے رطوبت نکلتی ہے اور ساتھ روح کے کہ محترق ہو کر بسبب احتباس نفس کے نکلے ملتی ہے وہ ہو من علامات الموت اور معلوم کرین کہ جسم لطیف جو ساتھ رطوبت کے مانع ہے وہ کف پیدا کرتا ہے کبھی وہ جسم رطوبت مین پیدا ہوتا ہے نظیر اوسکی غلیان رطوبات کا سبب ہے اگر علت غلیان کی حرارت ذاتی رطوبت کی ہے مثال اوسکے غلیان عصارات فواکہ کا ہے بدون تحریک ...
اور اگر حرارت خارجی ہو مثال اوسکی طبخ رطوبات ہے آگ سے یا آفتاب سے اور دونوں صورت مین کف پیدا ہوتا ہے لامحالہ لیکن وہ کف کہ مصروع مین پیدا ہوتا ہے ملنے ہوا سے خارج سے ساتھ رطوبات کے اسطور پر واقع ہوتا ہے کہ دماغ سے رطوبات بہتی ہین اور ساتھ ہواے مستنشقہ کے بیچ مجری کے مصادف کرتی ہین پس ہواے مذکور رطوبات کو نکلنے نہین دیتی اور اوسمین نفوذ کر جاتی ہے اور ملکر مجموع سے کف ظاہر ہوتا ہے لیکن کف بول کہ ہم اوسکا ذکر کر رہے ہین سبب حدوث اوس کف کا ملنا رطوبات کا ہے ساتھ ریح کے کہ پیدا ہوئی بیچ بدن کے اور نکلی ساتھ بول کے اور کبھی جو بیچ قارورہ کی بول کو ڈالتے ہین وہ ہوا کہ بیچ قارورہ کے محصور ہے ساتھ اجزاے بول کے ملتی ہے اور متداخل ہو کر کف اوس سے ظاہر ہوتا ہے لیکن یہ کف اعتبار سے ساقط ہے اور اسی طرح بول کو کہ بیچ قارورہ کی ہلا دین کف لاتا ہے یہ بھی لائق اعتبار کے نہین لہذا لکہا ہے کہ کف معتبر کہ اوسپر حکم کیا جاتا ہے وہ ہے کہ بدون جنبش قارورہ کے حاصل ہوا ہو اور بعد ڈالنے کے بیچ قارورہ کے ایک ساعت رہنے دیوین اسواسطے کہ کف کہ ڈالنے بول سے بیچ قارورہ کے ظاہر ہوتا ہے بدون جنبش قارورہ کے جلد معدوم ہو جاتا ہے بخلاف کف ریح کے کہ بہ نسبت اوسکے دیر تک ٹھہرنے والا ہے بلکہ بعد رکھنے کے زیادہ ہوتا ہے بیچ موافق قوام رطوبت کے اور قلت اور کثرت ریح کے حجم اوسکا اور کثرت اور قلت اور بقا اوسکا ہوتا ہے مثلاً اگر مادہ غلیظ لزج ہوا اور ریح کثیر کف بہت ہوتا ہے اور کثیر الحجم ہوتا ہے کہ اوسکو حبب کہتے ہین اور بعد دیر کے منشق ہوتا ہے ورنہ موافق اوسکے بیچ ہر امر کے تفاوت ہوتا ہے اور کف عسر بطی الانقضا کثیر العدد بیچ امراض گردے کے منذر ہے طول مرض کو نکتہ جاننا چاہیے کہ نکلنا ریح کا ساتھ بول کے منزوم نہین اگر قوام بول کا لائق پیدائش کف کی ہے کف اوس سے پیدا ہوتا ہے والا فلا اور وجہ ضرورت نکلنے ریح کی بول مین یہ ہی کہ مجری بول کا نرم پیدا کیا گیا تو اتصال اوسکا ساتھ مثانہ کے [illegible]

طرح ہوسے پس بسبب نرمی کے اجزاے اوسکے اپس مین ملجاتے ہین اسواسطے کہ انفتاح و ائمی مجاری جسم سخت کا ہے پس اس سبب سے کہ مجری مذکور منطبق ہوتا ہے حکیم مطلق نے ریح کو مددگار اس کام کا کیا ہے تو بول کو رقیق کرے اور مجری کو کما ینبغی کھولے اور بول کو بھی اوپر دفع کے مدد کرے پس بول آسانی سے نکلتا ہے

الفصل السادس فی الرسوب

فصل چھٹی ثابت ہے بیچ بیان رسوب کی وھو کل جوہر اغلظ من المائیۃ متمیز عنھا وان تعلق او طفا او ر رسوب وہ جوہر ہے کہ غلیظ زیادہ مائیت سے اور متمیز ہو اوس مائیت سے اگرچہ متعلق ہو یا طافی حاصل یہ ہے کہ اجزاے متمیزہ بیچ بول کی اگرتہ نشین ہین اطلاق رسوب کا باعتبار تعارف کے او نیز ظاہر ہے لیکن اگر وسط مین ظاہر ہون یا اوپر قارورہ کے اونکو بھی اطبا رسوب کہتے ہین اس سبب سے کہ شان اجزاے غلیظ سے ترسب ہے اور عدم ترسب کہ بسبب منع کرنے مانع کے ہے مستے بر سوب ہونے سے باز نہین رکھتا کما لا یخفے لہذا شیخ نے لکھا ہے کہ اصطلاح الاطبا فی استعمال لفظ الرسوب انتقل عن المجری الطبیعی التعارف لانھم یقولون رسوب وتعلق لما لا یرسب اب فوائد قیود کے کہ بیچ مائیت رسوب کے مذکور ہوے ہم بیان کرتے ہین ساتھ بہت منافع کے بعد اوسکے اقسام رسوب کے ذکر ین گی پوشیدہ نرہے کہ قول مولف کا جوہر منزلہ جنس کے ہے اور مراد اوس سے وہ جوہر ہے کہ جز بول کا ہو اور فائدہ اس قید کا یہ ہے تو اجسام اور کہ چھکتے ہین نکل جاوین اور قول وھو اغلظ قواما من المائیۃ مراد مائیت سے وہ مائیت ہے کہ جدا ہو ساتھ بول کے اور طبیب اوس مین نظر کرے پس الف اور لام واسطے عہد کے ہو اور یہ فصل ہے کہ تمیز دیتا ہے رسوب کو جوہر رقیق غلیظ سے کہ مائیت کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور قول وھو متمیز عنھا مراد تمیز سے وہ تمیز ہے کہ محسوس ہو اور یہ فصل ہے کہ جدا کرتا ہے رسوب کو اوس جوہر سے کہ ملا ہے ساتھ بول کے اور بول مین رنگ اور قوام پیدا کرتا ہے اور جوہر مذکور فضول ہین کہ ساتھ بول کے نکلنے مین ملی ہوئی ہوا۔ پس شک نہین ہے کہ فضول مذکور کا قوام غلیظ زیادہ ہے قوام مائیت سے لیکن تمیز درمیان دونون کے محسوس نہین ہوتا و ینقسم الی طبیعی و غیر طبیعی اور منقسم ہوتا ہے رسوب طرف طبیعی کی اور غیر طبیعی کے اما الطبیعی فانہ ابیض راسب متصل الاجزاء متشکل لطیف اذا حرک انبسط سریعا ولا یسرع التفرق لیکن رسوب طبیعی محمود پس وہ ہے کہ سفید ہو بیچ اکثر اوقات کی اور تہ نشین ہو اور اجزا اسکے اپس مین ملی ہوئی اور متشکل اور سبک ہون اور جو حرکت دیا جاوے منبسط اور منتشر ہو جلد اور نازل جلد نہو

مولف نے بیچ تعریف رسوب کے کئی چیز بیان کیا اور ہم ان صفت کو جدا جدا ذکر کرتے ہین اور اوصاف
باقی کہ رسوب طبیعی کو لازم ہین اور مولف نے سکوت اوس سے کیا ہے ہم بیان کرتے ہین ساتھ فوائد کثیر کے
پوشیدہ نرہے کہ رسوب دو حال سے باہر نہین ہے ایک وہ کہ فضلہ اس مضمون سے یا فضلہ مخلوطون سے کہ مندفع ہوتا
بعد نضج کے ظاہر ہوتا ہے اور اسکو رسوب طبیعی کہتے ہین پس اگر کامل النضج ہے محمود کہتے ہین ورنہ غیر محمود
کہتے ہین حاصل یہ کہ رسوب طبیعی محمود ہو یا غیر محمود دوسرا وہ کہ فضلہ اخلاط نضیجہ سے یا جدا ہونے
جرم اعضا سے ظاہر ہوا اور اسکو غیر طبیعی کہتے ہین اور بیان رسوب طبیعی کا ساتھ جمیع اقسام کے علیحدہ
کہا جاتا ہے اب اوصاف سبعہ رسوب طبیعی محمود کے ذکر کرتے ہین لیکن وصف پہلا وہ ہے کہ سفید ہو اور
بیچ سفید ہونے رسوب مذکور کے وہ اشارہ ہے کہ وہ فضول ہضم کبد جانے نہ اسلیے کہ اگر ہضم کبد ہی سے ہوگا
سرخ ہوگا نہ سفید اسواسطے کہ فضلہ ہر ہضم کا بیچ اشکال ہضم کے مشابہ اوس عضو کی کہ اوسمین ہضم ہوتا ہے
باعتبار رنگ کی اور ظاہر ہے کہ رنگ جگر کا سرخ ہے لہذا واجب ہے کہ فضول ہضم جگر کے بھی سرخ
ہون لیکن اس سبب سے کہ فضلہ کبد ہی کا عروق اور مثانہ عبور کرتا ہے اور عروق اور مثانہ
رنگ کو تغیر کرتے ہین نبار علیہ ظاہر اثر ت نہین ہوتی ہین لیکن جس طور سے ہو فضلہ کبدی کہ بعد تکمیل
نضج کے حاصل ہوا ہو بدون تھوڑی سرخی کے نہین ہوتا ہے لہذا قرشی نے اس مقام مین کہا کہ انتقال الکامل
البیاض لایکون من فضول ہضم الکبد لیکن سو کب غیر کبد سے ہون البتہ سفید ہوتی ہین اس سبب سے کہ ہضم ثالث اور رابع
سے ہوتے ہین یا فضول اخلاط سے جو ہضم سے ہو معلوم ہوا ہے کہ کمال ہضم ثالث اور رابع کا مشابہ ہونا
غذا کا ہے ساتھ اعضاے اصلی کے اور رنگ اکثر اعضا کا سفید ہے اسی سبب سی فضلہ مستخرجہ دونون
ہضم کا سفید ہوتا ہے مگر بہ سبب کوئی عارض کے اور جو فضول اخلاط سی ہے وہ بھی سفید ہوتا ہے اسلیے
کہ فاعل نضج کا قوت ہاضمہ اور قوت مغیرہ ہین اور فعل ان دونون کا مشابہ کرنا غذا کا ہے ساتھ
اعضا کے اور ابھی گذر چکا کہ رنگ اکثر اعضا کا سفید ہے وصف دوسرا وہ کہ راسب ہونیے
تہ نشین ہو اسلیے کہ واجب ہی کہ رسوب طبیعی محمود مشابہ جوہر اعضا کی ہوتا ہی اور ظاہر ہے کہ شان جوہر
عضو سے ترسب ہی بیچ مائیت کی بسبب غلبہ ارضیت کی پس جو طافی او معلق ہو مشابہت تام ساتھ جوہر
اعضا کی نرکھیگا اور محمود نہوگا لیکن اگر طبیعی ہو باک نہین ہی اسلیے کہ توقع جاتا ہی کہ رسوب محمود اخص ہے
طبیعی سے وصف تیسرا وہ کہ متصل الاجزا ہو اسواسطے کہ علت متفرق ہونے اجزا کی داخل ہونا ریاح کا ہی اور ریح

کرنا ریاح کا اتصال بعض اجزا کو بعض سے پس اگر ریاح نے اسمین مدخل نہ پایا لا محالہ سب اجزا اوسکے بیچ
اسفل قارورہ کی بالطبع جمع ہونگی اسلئے کہ شان ہر جزو رسوب سے راسب ہونا ہے اسفل مین مانند
مٹی کی کہ پانی مین ڈالین نیچے بیٹھ جاتی ہے اور جانیں کہ محافظت ریح کی ساتھ بول کے نہین ہوتی ہے
مگر بسبب خامی کے اور بھی معلوم کرین کہ اتصال اجزا کا رسوب محمود یعنے کامل الہضم والنضج کو لازم
ہے پس اگر متصل نہون بلکہ متفرق ہون منع نہین کرتا ہے اوسکو طبعی ہونے سے جیسا کہ جانا ہے
تو نے شروع مین وصف چوتھا وہ کہ متخلخل اور لطیف ہو اسلیے کہ حدوث رسوب محمود کا حرارت
منضجہ سے ہوتا ہے اور شان حرارت سے واجب کرنا خفت کا ہے بخلاف اوسکے کہ برودت منجمدہ سے رطوبات
غلیظ ہو کر راسب ہون کہ وہ بسبب جمود کی ثقیل اور غیر متخلخل ہوتا ہے اور خاصہ رسوب متخلخل لطیف
کا ہے کہ جب ہلاوین پھیل جاوے جلد اور سمٹ جاوے آہستہ آہستہ بسبب خفت اور لطافت کے
وصف پانچوان کہ رسوب محمود کو لازم ہے اور مؤلف نے اوسکو بیان نہین کیا وہ ہے کہ متشابہ الاجزا
اور مستوی اور املس ہو اسلیے کہ اختلاف اجزا کا نہین ہوتا مگر اوسوقت کہ بعضے اجزا اوسکے نضج پائے
ہوئے ہون اور جو ایسا نہو بلکہ سب اجزا اوسکے واسطے قبول کرنے فعل فاعل واحد کے یکسان ہون
بالضرور متشابہ ہوگا لہذا واجب ہے کہ ہیئت رسوب محمود کی املس مستدیر الشکل ہو اسلیے
کہ یہی متشابہ ہے اور یہ کہ کہا گیا وجوب مستدیر ہونے شکل کی باعتبار ہر فرد رسوب کی ہے اسلیے کہ شکل
اجسام بسیط کی کروی ہے لیکن باعتبار ہیئت مجموعی رسوب مذکور کے نظر کرین لازم ہے کہ مخروطی
شکل ہو قاعدہ اوسکا نیچے قارورہ مین ہو اور سر اوسکا طرف اوسکے اعلا کی اسلیے کہ ظاہر ہے کہ جو اجزا
صغیر متشابہ مجتمع کوئی جگہ نشستہ ہون خصوصاً آہستہ آہستہ شکل مخروطی قبول کرتے ہین جیسا کہ بیچ تراب کے کہ
زمین پر ڈالین مشہور ہے کہ شکل مخروطی ہوتی ہے اعتبار مکرر کہا گیا ہے کہ اوصاف مذکورہ بیچ باب رسوب طبیعی کے
بیان کیے گئے طبیعی کو لازم ہین کہ محمود ہو اور یہ دلالت کرتا ہے اوپر کمال ہضم کی لیکن طبیعی غیر محمود لازم نہین ہے
کہ یہ اوصاف اسمین موجود ہون اسواسطے کہ بیچ طبیعی ہونے کی مخالف ہونا رسوب کا اقسام رسوب غیر طبیعی سے
کفایت کرتا ہے اگرچہ بعضے اوصاف کہ بیچ مادہ رسوب طبیعی مطلق کے کہے گئے اوسمین پائی جاوین و اجود
ما یخالف الابیض ثم ہو الاحمر ثم الاصفر اور اچھا زیادہ رسوب طبیعی کے سوای ابیض کے ہو وہ سرخ ہے بعد اوسکے
زرد حاصل یہ ہے کہ بعد رسوب سفید کے بہترین رسوب میں باعتبار رنگ کی سرخ اور بعد اوسکی زرد ہے

بیچ فضیلت اور بہتری کی رسوب سفید ہے اور وجہ اوسکی عنقریب بیان ہو چکی ساتھ بیان اس امر کے گذرشتہ طلیکہ فضلہ کبدی ہو اور بعد اوسکے رسوب کی دلیل غلبہ خون کی سبب ہے اور خون اسلم و اشرف سب اخلاط مین اور مناسب زیادہ ہے طبیعت سے لیکن جو سرخی رسوب کی اکثر عدم نضج خون سے ہوتی ہے مستند بطول مرض ہوتی ہے اسلیے کہ نضج خون مین بیچ زمانی طویل کی حاصل ہوتا ہے اور اکثر ہمنی اس سبب سے کہا کبھی رسوب سرخ نضج خون سے ہوتا ہے جیسا کہ بیچ اوس رسوب کے جو ہضم کبدی سے حاصل ہے نہایت وہ کہ رسوب نضیج شدید الحمرۃ نہین ہوتا ہے اوس سببسے کہ عنقریب بیان ہو چکا اور بعد سرخ کے رسوب زرد بہتر ہے اسلیے کہ رسوب زرد اکثر غلبہ صفرا سے ہوتا ہے اور شدت صفرا کی بہ نسبت سودا کی کمتر ہے اور شیخ رئیس نے بیچ قانون کے بعد اصفر کے زرنیخی لکھا ہے اور جید ہونا اوسکا بسبب سوداے محترقہ کے ہے اسلیے کہ زرنیخی صفراے محترقہ سے حاصل ہوتا ہے اور سیاہ سلیم سوداے سوختہ سے ہے فائدہ نسبت دلالت رسوب محمود کی اور نضج مادہ کے مانند نسبت دلالت نیم سفید یکسان ہموار متشابہ القوام کے ہے اوپر نضج مادہ ورم کی غایت یہی کہ مدہ کثیف ہے اور رسوب لطیف اور جانین کہ ظاہر ہونا رسوب طبعی کا دلیل بہتر ہے اگر چہ صبغ اور استوا بہ قدر چاہیے نہ رکھتا ہو اسلیے کہ حاصل ہونا رسوب مذکور کا بدون اسکے کہ طبیعت مادہ کو دفع کرے نہین ہو سکتا ہے اور اقتدار طبیعت کا اوپر دفع کے لا محالہ بہتر ہوتا ہے اگر چہ رنگ مندفع کا اور وضع اوسکی اجزا کی کما ینبغی نہون بخلاف رسوب غیر طبیعی کے کہ حاصل ہونا اوسکا دلیل بد ہوتا ہے اگر چہ استوا اور رنگ رکھتا ہو جیسے بیچ رسوب کے کہ ذوبان اعضا سے ہو مرتی ہے لہذا کہا ہے کہ وہ دلالت کرتا ہے بیچ رسوب محمود کے اوپر قوت فعل طبیعت کی اور خواص محمود سے بھی ظاہر ہوتا بیچ رسوب مذموم کے دلالت کرتا ہے اوپر قوت سلب رسوب غیر طبیعی کی اسی سبب سے شیخ رئیس نے لکھا کہ اما الرسوب الردی المذموم فتشتہ خیر من استوائہ آپ معلوم کرین کہ اطبا نے اختلاف کیا ہے بیچ اس امر کے کہ استوا ہی ثفل ور رسوب کا دال تھا اوپر نضج کی ہی رنگ سی یا رنگ اول ہی اور یا اوسکی پہلی راے قدمین کی ہی او نفاقی راے متاخرین کی مختار شیخ رئیس کا قول اول ہی لہذا بیچ اعتدال کے اوسپر لکھتا ہے کہ سفیدی بیچ رسوب کی گویا یعنی بغضولی ہی ساتھ بیچ کی ہوتا ہے نہ نضج تام سے بخلاف استوا کے سواے نضج کے نہین ہو سکتا ہی اور قرشی نے بیچ شرح کی لکھا کہ یہ بحث واہی اسلیے کہ منحصر ہونا استوا کا

بیچ نضج کی صادق نہین ہے اسواسطے کہ استوا کبھی رسوب مذموم مین بایا جاتا ہے بدون اونکی اور استواے مذکور بھی لامحالہ مذموم ہے اسلئے کہ جو چیز بیچ مذموم کی مذموم ہے پس حصول استوا کا مقصود نضج سے نہین ہے اور دال ہونا اوسکا اوپر نضج کے بیچ ثابت ہے اور اگر کہین کہ کلام بیچ رسوب محمود کے ہے پس مذموم ہونا استواے رسوب مذموم کا مطلب مین حرج نہین کرتا ہے کہینگے کہ اگر اسی سبب سے سفید ہو کہ محافظت فضول سے ساتھ بیچ کے ہوتی ہے تو بھی رسوب محمود اصل نہین رکھتا ہے کما لایخفی پس صحیح زیادتی استوا کی نہوگی پس بنظر توفیق کی بیچ دونو کلام کے کہتا ہے کہ معلوم کرین کہ رسوب طبیعی واسطے نضج ہے ایک وہ کہ فضول ہضم سے ہو دوسرا وہ کہ فضول ان اخلاط سے کہ منتفع ہوتی ہین نضج سے ہو پس بیچ فضول اخلاطی کی لامحالہ استواے رسوب کا دال اوپر نضج کی رنگ سپید واسطے کہ استوا کو تاثیر ہے بیچ آسان ہونی دفع کی کہ جو نضج فضول سے مقصود ہے اور ایسا رنگ نہین ہے اور بیچ فضول ہضمی کے رنگ دال زیادہ ہے اوپر نضج کے استوا سے کہ نضج غذا کا بیچ استحالہ قریب ہونا مشابہ اعضا کا ہے از روی قوام اور رنگ کی اور بیچ سہولت نکلنی فضول مذکور کی استوا کو اعتبار بہت نہین ہے بسبب تصغر اجزا کے تغلیہ رسوب محمود کی تعریف اور اوصاف اوسکے بیان ہوے کبھی مشابہ ہوتا ہے بیپ رقیق کے اور بلغم خام کے پس فرق درمیان ہر ایک دونون کے اور رسوب مذکور کے اور درمیان اون دونون کے جدا جدا کیا جاتا ہے لیکن فرق درمیان مدہ اور رسوب موصوف کی تین وجہ سے کرسکتے ہین ایک وہ کہ بیپ منتن ہوتا ہے بخلاف رسوب کی دوسرا وہ کہ مدہ غلیظ القوام ہوتا ہے نسبت رسوب کی تیسرا وہ کہ مدہ ثقیل زیادہ رسوب سے ہوتا ہے اور فرق بیچ خام اور رسوب کے بھی تین وجہ سے کرتے ہین ایک وہ کہ خام شدید الاندماج ہوتا ہے اور پہچانا جاتا ہے اختلاط اجزا اور شدت اندماج کا غیر متفرق اوسکے سے اور غیر اجتماع اوسکا بعد تفرق کی اور دوسرا اور تیسرا وہی ہے کہ بیچ مدہ کی گذرا ہے یعنے غلظ قوام اور ثقل اسلئے کہ رسوب مذکور لامحالہ لطیف ہوتا ہے اور غلیظ القوام نہین ہوتا لیکن فرق بیچ مدہ کے اور خام کے دو طرح سے کرتے ہین ایک وہ کہ مدہ منتن ہوتا ہے بخلاف خام کی مگر وہ کہ عفن ہو کہ اس صورت مین خام بھی منتن ہوتا ہے لیکن رنگ اوسکا بھی مائل بسفیدی ہوتا ہے پس دونو علحدہ ہوی دوسرا وہ کہ خام مندمج الاجزا ہوتا ہے اور متعسر التفرق بخلاف مدہ کے اور پوشیدہ نہ رہے کہ حصول رسوب طبیعی کا کہ دریے اوسکے بیان ہوکے

ہم ہین مگر گذرا کہ وہ وجہ سے باہر نہین ہے یا فضلہ ہضم ہون سے ہے یا فضلہ اخلاط مندفعہ بعد نضج سے پس جو فضلہ ہضمون سے ہو وہ عام ہے اور بیچ ہر حال کی لازم الحصول ہی صحت مین ہو یا مرض مین مادی ہو یا غیر مادی اور جو فضلہ اخلاط سے ہو استدلال اوس سی مطلوب نہین ہی مگر بیچ امراض مادی کی اسلیے کہ بہت امراض غیر مادی ہین کہ ہرگز اون مین رسوب نہین ہوتا ہے مانند دق بسیط کے اور بھی بیچ حالت صحت کی ظہور اس وجوب کا لازم نہین ہی اسواسطے کہ بیچ صحت کی ہونا خلط زائد کا بیچ عروق کی اور کم ہونا اوسکا نضج ہو کر واجب نہین ہی بخلاف اوس مریض کے کہ مرض اوسکا مواد ردیہ سے اور احتباس اوسکا بیچ رگون کی ہو کہ اگر وہ نضج نہ پاوے اور نہ نکلے دلیل فساد کا ہے اور نکلنا اوسکا محمود ہے اسواسطے کہ نشان پکنی مادہ مودی کا ہے اور معلوم کرین کہ بیچ بول لاغرون کی اور اہل ریاضت کی اور اون لوگون کی صنعتین متعب کرتے ہین رسوب کمتر ہوتا ہے خصوصًا رسوب راسب بخلاف فربہون کی اور آرام سے بیٹھنے والون کی کہ رسوب انمین کمتر ہوتا ہے لہذا کہا ہے کہ بہت ہوتا ہے کہ بیمار لاغر ہو اور بیماری اوسکی منقطع ہو اور ہرگز رسوب فضول خلطی اوسکے بول مین ظاہر نہین ہوتے اور اسی طرح بہت ہوتا ہے کہ اگرچہ رسوب قلیل ظاہر ہو لیکن راسب اور متسفل نہووے بلکہ طافی یا معلق ہووے اور قرشی نے لکھا کہ نحافت یعنی لاغری دو طرح ہے ایک وہ کہ خون تیز ہو اور طبیعت اوسکو مکروہ جانے اور غذا مین خرچ نہ کری پس اگرچہ خون بہت بیچ عروق کی مخزون ہو لیکن آدمی دبلا ہوتا ہی اور ایسی لاغری مین رسوب بیچ بول کی اکثر ہوتا ہے بسبب کثرت فضول کی دوسرا وہ کہ خون بیچ بدن کی قلت قبول کری اور اس سبب سی بدن لاغر ہو اور قلت رسوب کی اور عدم اوسکا مذکور ہوا مخصوص اوس لاغری سی ہی کہ سبب یبس بیچ کلی اور قلت رطوبات کے ہوتا ہی اور امتیاز بیچ رسوب فضول ہضمی کی اور فضول خلطی کے ظاہر ہے کہ رسوب ہضمی بطور لزوم کی ظاہر ہوتا ہے اور اوپر ایک طور کے ہوتا ہے اکثر امر مین خصوصًا وقت صحت کی بخلاف رسوب خلطی کی کہ موافق خامی اور نضج خلط کی احوال اوسکا مختلف ہوتا ہے اور بیچ ابتدا کے نہین ہوتا ہے اور بعد کئی دن کے ظاہر ہوتا ہی موافق مادی کی طبیعی ہو یا غیر طبیعی جو بیان اقسام رسوب طبیعی سی ہم فارغ ہوی بیان کرتے ہین غیر طبیعی کو جیسا کہ مؤلف نے کہا کہ واما غیر الطبیعی فینقسم الی خراطی و دشیشی و سمی و مدمی و مخاطی و شعری و خمیری و رملی و رمادی و علقی و

لیکن رسوب غیر طبیعی کی تعریف اوسکی ضد طبیعی سے معلوم ہوئی منقسم ہوتا ہی طرف خراطی وغیرہ کی اور ہر ایک جدا جدا
مذکور ہوتی ہی اپنی قول مؤلف کی اور فائدہ حصر رسوب کا اقسام معدودہ مین جس طور سے کہ قرشی نے لکھا ہے بعد
ذکر کرنے اوسکے اقسام کی علحدہ ہم کہتے ہین انشاء اللہ تعالی اما الخراطی فہو شبیہ بالقشور لیکن رسوب خراطی
پس وہ مشابہ ہوتا ہی قشرون سے یعنی چھلکون سے فمنہ صفائح بیض پس ایک قسم اوس سے چھلکی چوڑی رقیق الجرم
سپید رنگ ہین ویدل علی انجراد المثانۃ اور دلالت کرتا ہی یہ اوپر خراش مثانہ کی اسلیے کہ صفائح سفید حاصل
نہین ہوتی مگر سفید عضو سے اور اعضای بول عضو سفید سوای مثانہ اور عروق کی نہین ہی اور اس سبب سے
کہ جرم ان عروق کا کشادہ زائد ہے تقشر اوسکے سے صفائح حاصل نہین ہوتی ہین پس بالضرور چاہیے کہ مثانہ کی
ہون اور جو جرم مثانہ کا رقیق پیدا کیا گیا ہی لازم ہی کہ صفائح مذکور تنک اور ہلکی زیادہ ہون ثخین ومنہ
صفائح لحمی حمر اور ایک قسم اوس سے پتلی چوڑی ہوتی سرخ رنگ ہین ویدل علی انجراد الکلیتین اور دلالت کرتا ہے
یہ اوپر خراش گردے کی اسلیے کہ بیچ اعضای بول کی وہ عضو کہ اوس سے ایسی چھلکی ثخین نکلین سوا سے
گردون کی نہین ہی ومنہ کمد اللون اور ایک قسم اوس سے صفائح کمد رنگ ہے ویدل علی انجراد الاعضاء الاصلیۃ
اور دلالت کرتا ہی یہ اوپر خراش اعضای اصلی کی غیر اعضای بول کی ہین اور ہونا اوسکا اعضای اصلی
اس سبب سے ہی کہ مانند اس رسوب کے گوشت اور چربی سے نہین ہو سکتا ہے اسلیے کہ یہ نرم ہین اور تقشر عضو
سے صفائح ظاہر نہین ہوتے اور قید غیر اعضای بول کی اسلیے ہمنے کی ہی کہ بیچ اعضای بول کے
کوئی عضو ایسا نہین ہی کہ اس رنگ کا ہو اور بھی ان اعضا مین اور مخرج مین مسافت دراز نہین ہے کہ کمودت
بیچ انکی اجزاے مستخرجہ کی ممکن الحصول ہو پس بالضرور چاہیے کہ رسوب کمد اور اوکن اعضای اصلیہ بعیدہ سے ہون
اگرچہ رنگ کمودت بیچ رنگ عضو کا نہین ہی اسلیے کہ بیچ بدن کی کوئی عضو اس رنگ کا پیدا نہین ہوا لیکن اس
سبب سے کہ رسوب کو اعضای بعیدہ سے آتا ہے بسبب طول مسافت کی متغیر ہو کر کمودت اوس مین
ہو جاتی ہے اشتباہ کیفیت حصول رسوب کی صفائح کی اعضا سے دو طور پر ہے ایک وہ کہ جیسے جلد مین خرابی
ہوتی ہے اور چھلکی اوس سے نکلتی ہین بیچ سطوح اعضا کی بھی بسبب پیدا ہونی کوئی چیز تیز جلا دینے والی کی تقشر ہوتا ہے اور جدا ہو کر ساتھ بول کی نکلتی ہین دوسرا وہ کہ بیچ اعضای مذکور کی قرحہ یا اکل پیدا ہو
اور اوسکی جلد مین قشر صفائح کی نکلین اور یہ پوشیدہ نہ رہی کہ رسوب خراطی کمد اور اوکن ردی زیادہ ہو اقسام رسوب سے اسلیے
کہ نکلنا اوسکا اعضای اصلیہ بعیدہ سے ہی مانند عروق اور رباطات کی بلکہ ہڈیون کی اوسمین شک نہین ہے کہ

جرم اعضای مذکورہ کا قوام متین رکھتا ہے جب تک سبب قوی نہو تفرق بیچ اجزا کی نہیں ہوتا ہے اور بسبب قیمہ جسے واردات زیادتی آفت کا ہوتا ہے بخلاف صفائح کی کہ مثانہ اور گردہ سی آتے ہیں شبیہ پیازہ کے ہیں اسلیے کہ جو بیچ مثانہ دل کے واقع ہے حصول خراش کا ان میں محتاج سبب قوی کا نہیں ہے اور اگرچہ یہ کبھی سبب ہمیشہ وارد ہونے مواد کے فرمن ہوتا ہے لیکن کم مہلک ہوتا ہے اور اس تحریر سے جو قرشی نے اس جگہ اوپر قول شیخ کی اعتراض کیا ہے رفع ہوتی ہے اور قول مذکور بیچ کہ صفائح کہ صفائح ابیض اور احمر سے اثبات ہے اور پوشیدہ نرہے کہ جو اطبا نے کہا ہے کہ صفائح ابیض اور احمر سے نفرت کمتر ظاہر ہوتی ہے بلکہ اکثر لفسیہ مثانہ اور گردہ پاک ہوتا ہے مراد اس سے وہ صفائحی ہے کہ قرحہ اور تاکل جنکے نہوا ہو اور اس توجیہ سے وہ نقص کہ قرشی نے ذکر کیا رفع ہوتی ہے ومنہ اجزاء صغار حمر تسمی کرسنیۃ اور ایک قسم خراطی سے رسوب متصغر الاجزا سرخ رنگ ہی سے کہ کرسنی اور کرسنہ ایک دانہ ہے مشہور غلہ سے کہ فارسی میں اوسکو مشنگ کہتے ہیں ویدل علی احتراق فی اجزاء الکبد والکلیۃ اور دلالت کرتا ہے کرسنی اوپر احتراق کی اجزای جگر اور گردہ میں واقع ہوا ہے اسلیے کہ بیچ اعضاے اصلیہ کی کوئی عضو کہ اس رنگ کا ہو سوای ان دو عضو کی اور دل کے نہیں ہے اور اسلیے کہ تفرق اتصال دل کا مہلک ہے اور قبل اسکی کہ اجزا اوسکے بول میں نکلیں کام آخر ہوتا ہے ہونا رسوب مذکور کا سواے جگر اور گردہ کے ممکن نہیں ہے اور حصر پیدایش اس رسوب کی اعضای اصلی سی اس سبب سے ہے کہ بیچ اعضای غیر اصلی کے سوای گوشت کی کوئی عضو سرخ نہیں ہے اور رسوب کہ گوشت سے ہوتا ہے بسبب نرمی اور تحلل عضو لحمی ہوتا ہے نہ کرسنی اور چاہیے جاننا کہ جو ماتن نے کہا ہے دلالت کرسنی ہے اوپر احتراق اجزای جگر اور گردہ کی باعتبار اکثر کی ہی ورنہ احتراق خون سی بیچ جگر کی بھی سوب کرسنی ہوتا ہے اور فرق درمیان ان دونوں کے کہا جاوے گا آپ جانیں کہ بیچ ہونے رسوب کرسنی کے دو چیز شرط ہیں ایک احتراق دوسرا محترق ہونا بیچ جگر کے قید احتراق کی اسواسطے ہے کہ اگر انعقاد دم کا انجماد سے ہو شدید السواد ہوتا ہے بسبب شدت تکاثف کی اور انعقاد خون کا خالی نہیں ہے اسلیے کہ بسبب جمود کے ہو یا بسبب احتراق کے اور جو جمود کی لائق کرسنی ہونے رسوب کے نہیں ہو سکتا ہے احتراقی متحقق ہوگا لیکن قید احتراق خون کی بیچ جگر کے اسلیے ہے کہ جو خون سوا ہے کبد کے اور جگہ جلتا ہے وہ بھی شدید السواد ہوتا ہے اور وجہ سیاہ ہونے خون کی جہت

سوای کبد سے احتراق ہوا اور وجہ نہ سیاہ ہونے خون کی اوس تقدیر پر کہ بیچ جگر کے احتراق ہو
یہ ہے کہ خون جب تک بیچ جگر کے ہے کثیر المائیت ہوتا ہے اور اس سبب سے سرخی اوسکی
قریب زیادہ زردی سے ہوتی ہے اور یہان جو اوسکا احتراق ہو چکا ہے سیاہی اوسکی شدید نہین
ہوتی بلکہ مائل بسرخی ہوتی ہے جیسے صفرا کہ جب جلتا ہے سرخ ہوتا ہے نہ سیاہ اور فرق درمیان تینون قسم کبدی
کے یہ ہے کہ جو گردے سے ہو شدید الاتصال ہوتا ہے اور کثیر اللحمیت بخلاف اوسکے کہ کبدی یا احتراق
خون سے بیچ کبد کے ہو کہ شدید الاتصال اور کثیر اللحمیت نہین ہوتا ہے بلکہ قابل زیادہ ہوتا ہے واسطے
ریزہ ریزہ ہونے کے نہایت یہ ہے کہ دموی سہل التفتت ہے نسبت کبدی کی اور اسی سے فرق کیا جاتا
ہے درمیان دونون کی اور بہی دموی قابل تحلیل اور اضمحلال کی ہے بخلاف کبدی کے اور جاننا
کہ کبدی بہ نسبت اوسکے کہ گردے سے ہو مائل بسیاہی ہوتا ہے البتہ لیکن حال اوسکا کہ گردے سے
آتا ہے مختلف ہوتا ہے کبہی شدید القرب زردی سے ہوتا ہے نزدیک بہت ہونے احتراق کے
اور کبہی شدید القرب زردی سے نہین ہوتا نزدیک زیادتی احتراق کی ومنہ اجزاء صفائح لا حمرۃ
لہا قسمی نخالیا اور ایک قسم خراطی ہے وہ رسوب ہے کہ متصغر الاجزا ہون اور سرخی اونمین نہو
یہ قسم نخالی ہے ویدل علی جرب المثانۃ اور دلالت کرتا ہے نخالی اوپر جرب مثانے کے
اور مؤلف نے بسبب کثرت اوسکے پیدا ہونے کے اس سے اوپر اسی کے قصر کیا ورنہ ذوبان اعضاے
اصلی سے کہ سفید ہین مانند مثانے اور عروق وغیرہ کی بہی رسوب نخالی آتا ہے اور اسی طرح قروح
مثانہ سے اور قروح عروق سے بہی ظاہر ہوتا ہے اور فرق درمیان دونون کی کیا جاتا ہے
اور قید ذوبان اعضاے اصلی کی ساتھ سفیدی کی اسلیے کیا ہے کہ رسوب مذکور اعضاے اصلی سے
کہ سفید نہین ہین نہین ہو سکتا بسبب عدم مشابہت کے اور گوشت سے بدستور پیدا
نہین ہو سکتا اوس سبب سے کہ مذکور ہو چکا اور چربی سے بہی بسبب عدم حصول رسوب
قشوری کے اوس سے اور اسی طرح رطوبات ثانیہ سے بہی پیدایش اوسکی غیر ممکن ہے لیکن ان سے اور سودا سے
بسبب عدم مشابہت کی اور بلغم اور رطوبات ثانیہ سے بسبب اسکے کہ رسوب حاصل کیا گیا اوس سے کثیر الثخن
ہوتا ہے بنہایت اور ہرگز مشابہت نخالہ سے نہین رکہتا ہے اور فرق بیچ نخالی مثانی وغیرہ کی کئی طرح ہے ایک وہ کہ
جگہ اصل قضیب کی مثانی کو لازم ہے دوسرا وہ کہ مثانی بدون حکہ شدید کے نہین ہوتا تیسرا وہ کہ مثانی ساتھ مدہ

اور پیشاب تھوڑا تھوڑا آتا ہے لیکن دوام کے خواہ قرحہ سے ہو خواہ حرارت سے اور اگرچہ بیچ غیر مثانی کے
سوزش اور قطرہ قطرہ پیشاب بھی ہوتا ہے لیکن دائم نہین ہوتا اسلیے کہ وہ قرحہ کہ بیچ عضو بعید کے آلات بول سے
ہووے اکثر پیپ کی بہتات اوسکی مدہ کو تیز بول سے دور نہین کرتی اور اگر کرے اکثر یہی کہ نزدیک
بحران کے کرتی ہے فقط بخلاف قرحہ مثانہ کے اور قرحہ عروق متصلہ مثانی کے کہ مدہ وہان سے
ہمیشہ نکلتا ہے چوتھا وہ کہ جو مثانی سے ہو یا عروق مجاورہ مثانے سے مانند بایح کی اکثر یہ ہے
کہ بول اوسمین نضیج ہوتا ہے بسبب سلامت ہونے کبد کی بخلاف اوسکے کہ جو اعضای بعیدہ سے ہو
کہ اغلب بہ تبعیت اوسکے مزاج کبد کا بھی فاسد ہوتا ہے اور انجذاب دم کا اوس سے بجانب
اعضا کو کما ینبغی نہین ہوتا ہے اور اس سبب سی تمیز مائیت کی کامل نہین ہوتی اور بول غیر
نضیج آتا ہے مانند غسالہ کی پانچوان وہ کہ غیر مثانہ سے آوے یعنے اونہ اعضا سے کہ آلات
بول سے بعید اور قابل ہین حاصل ہونے رسوب مذکور کو پس التہاب شدید اوسمین لازم ہے
بشرطیکہ سبب اوسکا ذوبان ہو چھٹا وہ کہ نخالی مثانی سفید صرف ہوتا ہی بخلاف اوسکی کہ اعضای
بعیدہ سی آوے اسلیے کہ رنگ اوسکا بیچ مسافت طویل کی متغیر ہوتا ہے اور طرف کمودت کی میل کرتا ہے

رسوب شیشی

واما الشیشی فہو شبیہ بالزرنیخ الاحمر لیکن رسوب شیشی پس مشابہ ہی زرنیخ سرخ کی ویسی ہو یقینا ایضا ادم
رکہا جاتا ہی شیشی سو یقینی بھی یدل علی احتراق الدم او ذوبان الاعضاء او جرب المثانة اور دلالت کرتا ہے
شیشی اوپر احتراق خون کی یا گلنے اعضا کی یا جرب مثانی کی مؤلف علیہ الرحمہ نے بیچ بیان رنگ اس رسوب
کی اوپر سرخی کی قصر کیا بسبب کثرت وقوع کی لیکن ہم مفصل ذکر کرتے ہین پہلی جانین کہ وشیش اور نخالہ
وہ چیز کہ اوسکو آٹی کو کہتے ہین کہ مغز اوس سی نکال لیا ہو اور کہا ہے لوگون نے کہ بیچ سویق شعیر کی اجزاے
بڑے کہ خوب پسیتے نہون اوسکو وشیش کہتے ہین بالجملہ رسوب شیشی بیچ عرض کی مانند نخالی کے
ہوتے ہین اور بیچ ثخن کی بہت غلیظ زیادہ اوس سے یہان تک کہ ثخن اوسکا قریب عرض کی ہوتا ہے
لیکن باعتبار رنگ کے کئی قسم ہوتا ہے ایک وہ کہ سفید خالص ہو اور یہ نہین ہوتا مگر اعضای بول سی کہ سفید
ہین مانند مثانے اور مجاری کے کہ نزدیک وقوع آفت کی انمین رسوب مذکور نکلتا ہے کبھی بطریق قلت کے
اور وجہ قلت کی یہ ہے کہ جرم مثانہ کا اور مجاری اسقدر غلیظ نہین ہین کہ رسوب ہو اور اوس سی پیدا ہون مگر
یہ کہ مثانہ بہت جاوی بسبب خباثت مادی جرب کی سو یہ نادر ہی دوسرا یہ کہ سفید مائل بکمودت ہو اور یہ

اعضا

اعضاء اصلی سے کہ سفید اور حمر بول سے بعید نہیں ہوتا ہے بسبب انجراد کی یا ذوبان اعضاء
مذکورکے اور وجہ کسورت کی تحالی مین معلوم ہوئی ہے تیسرا یہ کہ سرخ ہوا اور یہ کثیر الوقوع ہے
اور احتراق خون سے ہوتا ہے یا تقشر کبدا ورکلیہ سے پس اگر خون جگر مین محترق ہوا تو کل رسوب
نہوگی سرخی اوسکی اور اگر غیر کبد مین محترق ہوا مائل بسیاہی ہوگا اور وجہ اسکی کرسنی مین مذکور ہوئی
ہے اور جسکی سیاہی غالب زیادہ ہو احتراق خون طحال سے ہے اسواسطے کہ وہ خون بہت سیاہ
ہے اور جو کبد اور گردے سے ہو بہت سیاہ نہین ہوتا ہے اور فرق بیچ اوس رسوب کی کہ کبد اور
گردے سے آتا ہے یا خون محترق سے بیچ کرسنی کی مفصل کہا گیا انتباہ بقراط نے کہا کہ جسوقت
ثقل راسب بیچ بول کی مشابہ بڑے اجزاے سویق کے ہو ردی ہوتا ہے اور اوس سے
جو مشابہ صفائح کے ہو یا رقیق سفید ردی ہوتا ہے اور انمین سے جو مشابہ نخالی کی ہو ردی تر
اور قرشی نے لکہا کہ مین نے بہت دیکہا رسوب سویقی کو بیچ مرض کی بدون اسکی کہ اعضا مین ذوبان ہو
مگر وہ مرض طول ہوتا ہے پس مین نے جانا کہ رسوب نخالی اور سویقی رطوبات غلیظ سے کہ طبیعت قادر نہو
اوپر اوسکی نضج کی بلکہ دفع کیا ہو اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کرکے کبھی پیدا ہوتا ہے لہذا کہتا ہے کہ یہ نوع سویقی نزدیک میرے
منسبت صفائح کی قلیل الرداءت ہے وقال بقراط من کان لہ حمی وکان یرسب فی بولہ شی شبیہ بالسویق
الجریش فذلک یدل علی ان مرضہ یطول اور صاحب ذخیرہ نے لکہا کہ جسوقت سویقی مانند دانے اناج کی ہو
سبب اوسکا پگہلنا اور رگ نا گون کا ہے اور جو مانند ریزہ سوہان کی ہو ہڈیون کی پگہلنی اور گرنی سے ہوتا ہے اور سفید
اور رنگین ہوتا ہے یا اعجز اور محمد بن زکریا کہتا ہے کہ یہ نہین ہوسکتا اسلیے کہ ہر رگ اور ہڈی سخت زیادہ
ہے گوشت سے اور قوت اور حرارت بدن کی اگر اوس حد تک نہین ہے کہ رگ اور ہڈی کو پگہلا دے پس گوشت
دل کا پگہلنے مین اولے تر ہوتا ہے ان سے اور حرارت اوس حد تک پہونچی کہ دل کی گوشت کو پگہلا دے موت قبل
پگہلنے دل کی آویگی اما اللحمی فسببہ سبب الکرسنی لیکن رسوب لحمی سبب اوسکا سبب کرسنی ہے پوشیدہ نرہے
کہ رسوب لحمی اگرچہ بیچ حمرت کی ساتہ کرسنی کی مشارکت کرتا ہے لیکن بیچ شکل کی علیحدہ ہے اسلیے کہ صغر مقدار
کرسنی کا قریب گولاہٹ کی ہوتا ہے بخلاف لحمی کی کہ ایسا نہین ہوتا اور صدوث اس رسوب کا بیچ دو وجہ سے
باہر نہین ہے ایک یہ کہ اعضا سے ہو اصلی ہون اعضا یا غیر اصلی تو سوا وہ کہ طولیت سے نکلے لیکن اعضاء اصلی کی
جو قابل اسکی نہین کہ رسوب اونسے پیدا ہوسکتا کلیہ اور کبد سے نسبۃ [illegible] اور وجہ اسکی وہ سے ہے کہ

بیچ گرسنی کے بیان ہوچکا اور اعضاے غیر اصلی سے قابل پیدائش اس رسوب کی وہ چیز ہی کہ قریب العہد
پیدایش سے ہو اور نزدیک وقوع ذوبان کے اوسمین ساتھہ بول کی نکل آویگی بخلاف گوشت بستہ
کے کہ جسوقت ذوبان اوس مین واقع ہو جو چیز کہ موجب الیہ رسوب کی ہوتی ہی دفع ہونا اوسکے اجزاے
منفصلہ کا طرف خارج بدن کے ہوتا ہی اسلیے کہ خارج بدن اقرب ہی اور معلوم ہو کہ چربی بھی قابل پیدائش
رسوب مذکور کے نہین ہے بسبب مباینت رنگ کی اور پوشیدہ نرہے کہ رطوبات سے سواے خون کی
لیاقت پیدا کرنے اس رسوب کی اور کوئی نہین رکھتا ہے لیکن اسلیے کہ بیچ تحجر ہوا اور جو چیز پیدا ہوتی ہے
لحمی کی اور رطوبات سے اور خون سی بھی اگر غیر کبد مین متحرق ہوا اوس کا حال ست کہ بیچ گرسنی کی گذرا ہے
ظاہر ہے اور جانین کہ پیدایش رسوب لحمی کی کلیہ سے اکثر ہے بسبب قرب مسافت کے اوسکے تیار ہونی
ہونے کو نہ پہونچاوے اسلیے کہ جو جگر سے ہو یا نہ ان سے موصوف اوسکا اکثر امرین ہے نیز او گرسنی ہوتا
بسبب قبول کرنے تفتت کے مسافت طویلہ مین واما الدھنی فیدل علے الذوبان لیکن وسمی لا اکثر ہے
اوپر پگھلنے اعضاے غیر اصلی کی اور لحم اور شحم اور سمین مین جانین کہ بدن مین سواے ان تینون عضو کے
اور عضو قابل اسکے نہین ہے کہ رسوب مذکور اوس سے پیدا ہو اور طریق اوسکے حاصل ہونیکا
یون ہے کہ تھوڑا اوس سے پگھلتا ہے اور ساتھہ بول کے مثانے مین آتا ہے اور اسجگہہ بعد نکلنے کے
قارورہ مین پھر بستہ ہو جاتا ہے بعد مفارقت حرارت بدنی کی اور مائیت سے متمیز ہوتا ہے اسلیے
کہ اگر منعقد نہوا اور مائیت سے جدا محسوس نہوا اوسکو رسوب نہین کہتے بلکہ دسومت اور دہنیت
کہتے ہین پوشیدہ نرہے کہ ذوبان شحم کا آسان زیادہ ہے ذوبان لحم سی اسلیے گوشت بسبب سختی کے
نہین پگھلتا ہی مگر بسبب قوی سی اور فرق بیچ ذوبان لحم کے اور غیر اوسکے کہ سمین اور شحم ہو وہ ہے کہ
ذوبان لحمی مائل سبزی اور براقی کی ہوتا ہے بسبب ذوبان شحمی اور سمینی کی اور مشابہ ہوتا ہے ساتھ
روغن زنبق کے یا ساتہ پانی سونے کے لہذا لوگون نے کہا ہے کہ رسوب شحمی کہ مشابہ زیت کی ہو نشان
ذوبان کا ہی اور یہہ نہین ہوتا ہے مگر ذوبان لحم سے اور لحم نہین پگھلتا مگر سبب قوی سے لیکن ذوبان شحمی
اور سمینی ایک چیز ہین ان مین فرق نہین ہے فائدہ ذوبان کہ کثیر المقدار ہو مکان قریب سی ہوتا ہی
لامحالہ اسلیے کہ جو اعضاے بعید سے اعضاے بول مین آوے اگرچہ اصل مین بہت ہو لیکن بسبب
متفرق ہونے کے بیچ بدن کے بیچ مسافت طویلہ کی ساتھہ بول کے نہین نکلتا مگر تھوڑا اور بھی رسوب

وسمی کہ بڑی ہوں عضو قریب سے ہوتے ہین البتہ اور جو چہوٹے ہون اعضاے بعید سے ہوتے ہین اکثر امر مین اسواسطے کہ بیچ طول مسافت کے پہوٹے ہو جاتے ہین اور درمیان کبد اور مخرج بول کے وہ عضو کہ اوسمین لحم اور شحم ہو اور رسوب وسمی اوس سے پیدا ہون سواے گردے کے نہین ہے پس اقرب ترین اعضا مین مخرج بول سے یہی جو تا ہے لہذا کہا ہے لوگون نے کہ جسوقت بیچ بول کے ٹکڑا سفید ظاہر ہو مقدار دانے انار کے دلیل ذوبان شحم کلیہ کا ہوتا ہے اور اگر کہین کہ شحم اوپر گردے کی طرف خارج سے ہے اور مجری طرف داخل سے کے پس نفوذ اس قدر بڑے ٹکڑے کا کیونکر ممکن ہے اوسکے مجری مین جواب یہ ہے کہ نفوذ ٹکڑے بستہ کا خارج کلیہ سے اوسکے باطن مین لامحالہ محال ہے لیکن کیفیت یہ ہے کہ شحم مذکور جب پگہلتی ہے وردی ہوتی ہے اس طرح کہ اپنے ملاقی کو تکلیف دیتی ہے پس طبیعت اوسکو بحکم اپنے خالق کے جرم گردے سے طرف مجری بول کے دفع کرتی ہے تو نکل جاوے پس چربی پگہلی جب مثانے مین آتی ہے بسبب برودت مکان کے بستہ اور غلیظ ہوتی ہے اوس شکل پر کہ کہا گیا ہو اگر کہین کہ حصر اوسکے انجماد مقدار دانے انار کے کیونکر ہے اس سے بڑا کیون نہین ہوتا ہے تو ہم کہین گے کہ ممکن ہے لیکن اکثر یہی ہے اسلیے کہ گردے سے شحم پگہلی تہوڑی تہوڑی مثانے مین آتی ہے بطور ترشح کے اور جسقدر کہ پہونچی بستہ ہوئی پس پیدا ہونا ٹکڑے بہت بڑے کا اوس سے بعید ہے سوال رسوبات کہ اعضا ہی وسمہ ثلثہ سے بول مین آتی ہے بعضی اوس سے منعقد ہوتی ہے وہو الرسوب اور بعضی منعقد نہین ہوتی بلکہ ویسی پگہل کر ساتھ بول کے رہکر اوسکو چکنا کرتی ہے وجہ انعقاد بعضی کی اور نہ منعقد ہونے بعضے کی کیا ہے جواب ذوبان دو طرح ہوتا ہے ایک وہ کہ مفرط ہو اور رطوبات تمام کو فنا کرے اور اس سبب سے ارضیت غالب آجاے اور پہر ماوے سے پگہلا ہوے کے اور جو پگہلا منجمد ہوتا ہے بسبب کثافت کے کہ اوسکو لازم ہے آسانی انجماد کی دوسرا یہ کہ ذوبان قوی نہ ہو اور رطوبات فانی نہون وہ رطوبات جبتک قوی ہیں تو منعقد نہین ہوتی لہذا بیچ قارورہ کے پگہلی ساتھ بول کو ملی ہوئی ہوتی ہے بدون تمرکز اور یہی باعث کمتر ہونے بسبب اول کو لہذا کہا ہے لوگون نے کہ الرسوب الذی یسمی اردی من الرسوب وارما المدہی فیدل علی انفجار قرحۃ لیکن رسوب مدی یعنی ریمی دلالت کرتا ہے اوپر پہٹنے قرحہ کی نضج درم سے ہونا نضج جراحت سے اور بیچ باطن کی جس جگہ کہ ورم ہو اور پختہ ہو اکثر وہ ہے کہ جو پہٹتی ہے طرف اوس راہ کی کہ اقرب اور سہل ہے بیچ نکلنے کے میل کرے اور وہان سے نکلے لہذا حصول ریم کا بیچ بول کے زیادہ اور دوام آلات بول سے

سے رسوب ... زیادہ اردی ہوتا ہے ... رسوب خونی

ہوتا ہے یا اونکے زخمون سے پس اگر ساتھ رسوب مدی کے بول نضیج ہو یعنے رسوب راست مجتمع ہو جاننا چاہیے کہ
مقام مدہ کا بیشک آلات بول کا ہی خصوصاً مثانہ اسلیے کہ نضیج بول کا اوسکے مافوق سے تعلق رکھتا ہے
اور جانین کہ رطوبات تمام کو کہ بول مین نکلتی ہین ساتھ پیپ کے کہ بول مین آتا ہے مشابہت ہوتی ہے
اور فرق اونمین یہ ہے کہ ریم موٹا ہوتا ہے اور آسانی سے آپس سے جدا ہوتا ہے اور بہر بدبو ہوتا ہے ظاہر
آثار ورم اور انفجار کے گواہی دیتے ہین اور جاننا چاہیے کہ بہت ہوتا ہے کہ ریم صاحب نضیج ہوتا ہے
اور اس سبب سے راسب نہین ہوتا اور ساتھ بول کے بدون تمیز کے ملا ہوتا ہے اور رسب بول مانند دود
کے سفید اور غلیظ القوام ہوتا ہے واما المخاطی فیدل علی خلط غلیظ خام لیکن رسوب مخاطی پس وہ
دلالت کرتا ہے اوپر خلط غلیظ خام کے اور مخاط اوس بلغم کو کہتے ہین کہ قوام اوسکا ہموار اور زیادہ نظیر
اوسکا بلغم ناک کا ہے اور رسوب مخاطی تین طرح سے باہر نہین ہے ایک وہ کہ مادہ بلغم کا بدن مین
زیادہ ہوا اور ساتھ بول کے نکلے دوسرا وہ کہ قریب مخرج بول کے مرض بلغمی ہو پس طبیعت اوسکے
مادہ کو اسطرف دفع کرے بطریق بحران کے جیسے وجع النسا اور مفاصل اور اوجاع ورک کے
اکثر واقع ہوتا ہے تیسرا وہ کہ مزاج گردے کا شدید البرودت ہو اور اس سبب سے بلغم اوسمین زیادہ
پیدا ہو اور یہ نوع کمتر ہوتا ہے اسلیے کہ جو غذا گردون کو پہونچتی ہے جگر سے ہضم ہو کر آتی ہے اور
ایسی غذا مین بلغم کم ہوتا ہے پس سردی مزاج گردے کی اگرچہ پیدا کرنے والی بلغم کی ہو سکتی ہے
لیکن بلغم کثیر اوس سے غیر ممکن الحصول ہے اور فرق درمیان ان تینون نوع کے لازم ہونے امتلا سے بیچ
تمام بدن کے امتلا ہی ہین اور ظاہر ہونے آفات سے اور تقدم آثار نضج سے بحرانی ہین اور موجود ہونے
سوء مزاج بارد گردے سے کلیہ مین جو ظاہر تھے بیان نہین کیا اور رسوب مخاطی کثیر المقدار بیچ آخر نقرس
یا درد اوجاع مفاصل کی دلیل نیک ہے اسلیے کہ اوپر معلوم ہو چکا ہے واما الشعری فسببہ انعقاد رطوبۃ مستطیلۃ
لیکن رسوب شعری یعنے مانند بال کی بیچ رقت اور طوالت کے پس سبب اوسکا بستہ ہونا رطوبت مستطیلہ کا ہے
یعنے رطوبت لمبائی مین منعقد ہوا اور یہ ایسا ہوتا ہے کہ رطوبت جولانی ہوتی ہے حرارت اوسمین پہونچکر اوسکو
اوسی شکل پر منعقد کرتی ہے اور رسوب شعری اوس سے حاصل ہوتے ہین اور انعقاد اوسکا بہ نسبت انعقاد
حصات کے زیادہ تر ہے اسلیے کہ مادہ اسکا بقیاس مادہ حصات کے لطیف زیادہ ہوتا ہے اور حرارت عاقدہ اسکی
بنظر حرارت عاقدہ حصات کے کمتر او رنگ رسوب شعری کا تابع رنگ خلط کے ہوتا ہے مثلاً اگر مادہ اوسکا

رسوب مخاطی

رسوب شعری

محاذی اعضاء کے ہو رسوب نہ سرخ ہوگا اور نہ سفید اور تولد اس رسوب کا اکثر گردے میں
ہوتا ہے لیکن مثانے میں ہرگز نہیں ہو سکتا ہے نزدیک جمہور کے بسبب وسعت فضا کے اور
کثرت اجتماع بول کے بخلاف مادے حصات کے کہ بسبب کثافت ذات کے منعقد ہوتا ہے
اور وہ ہیں اور پوشیدہ نہیں ہے کہ شان گردے اور مثانے سے پیدا ہونا رطوبات کا ہے کہ انکو
جمع ہوکر ملا لیجئے اور اگرچہ بطریق غددوں کے بیچ بعض اعضا اور رگوں کی مانند جگر اور ریشش کے
منعقد ممکن الحصول ہے لیکن وہ خارج اس بحث سے ہے اسلیے کہ رسوب شعری اور ایسے
حاصل نہیں ہو سکتے بسبب بعد مسافت کے کہ صغیر ہونا اجزا کا اوسکو لازم ہے اور جاننا چاہیے
کہ طول رسوب مذکور کا کبھی ایک بالشت تک ہوتا ہے اور جالینوس نے کہا کہ او سنے گز تک
میں نے دیکھا ہے اور بیچ پیدائش اس قدر رسوب مستطیلہ کے بعضے اس امر میں کہ پیدائش
اوسکی کلیہ میں غیر ممکن ہے اسلیے کہ کلیہ لانبا نہیں ہے پس کہتے ہیں کہ اوپر تقدیر تسلیم کے
گزر نہیں ہے اس امر سے کہ وہ بیچ برابخ کے پیدا ہوتا بیچ دوسرے عضو کے اور روفس
نے کہا کہ وہ الیس ہے لیکن اسلیے کہ بیچ برابخ کے حرارت عاقدہ نہیں ہے لیکن بیچ خالی ہونے
برابخ کے حرارت عاقدہ سے اور بیچ پیدائش رسوب مستطیلہ کے گردے میں کوئی دلیل نہیں کہا اور یہی لکھا سو کہ تولد
میرے نزدیک تولد رسوب شعری سفید کا مثانے سے استبعاد نہیں رکھتا ہے واللہ اعلم واما الخمیری فھو شبیہ بقطع الخمیر
المنقوع لیکن رسوب خمیری پس وہ مشابہ ہے ٹکڑے خمیر کے کہ پانی میں بھگویا ہوا ہو جانیں کہ یہ رسوب
غلیظ سفید بدون اشراق کے ہوتا ہے اور پیدائش اسکی دو وجہ سے باہر نہیں ہے ایک وہ کہ بسبب تناول نباتات کے
جیسے استعمال دودھ اور پنیر سے ظاہر ہوتا ہے دوسرا وہ کہ سبب اخلاط کچی سے ہو جیسا ماتن نے اوپر اسی کی تصریح کیا
اور کہا کہ ویدل علی ضعف المعدۃ وسوء الہضم اور دلالت کرتا ہے رسوب خمیری اوپر ضعیف معدہ اور سوء ہضم
اسلیے کہ جو معدہ ضعیف ہو ہضم کیلوس کی خوب نہیں ہوتا ہے اور جو کیلوس جید نہوا جگر بھی پچا اوسکو احالہ کر قاصر
ہوتا ہے پس وہ بول میں نکلتا ہے اور یہی کیلوسیت ہے اور معلوم ہے کہ معدہ جو ضعیف ہوتا ہے امعا بھی اکثر
ضعیف ہوتی ہیں واما الرملی فیدل علی حصاۃ منعقدۃ او فی الانعقاد لیکن رسوب رملی پس وہ دلالت
اوپر سنگریزہ کے کہ بستہ ہے یا بستہ ہونے کو ہے اور انکو رملی اس سبب سے کہتے ہیں کہ اجزا سخت ریگ کی طرح
پاسے جاتے ہیں اور حصات منعقدہ عام ہے کہ جب کامل ہونے قوت کے تحلیل ہونے لگے یا مانند شیخ کے

الخمیری

الرملی

قانون مین مدلول رسوب رملی کے تین لکھتے ہین ایک وہ کہ سنگ بیچ انعقاد کے ہے دوسرا وہ کہ منعقد ہوا تیسرا وہ کہ بعد انعقاد کے منحل ہوتا ہے لیکن فرق بیچ حالت انعقاد کے اور حالت انحلال کے اس طرح کرتے ہین کہ اگر بول ساتھ رسوب رملی کے رقیق ہو جاوین کہ سنگ بیچ حالت بستہ ہونے کے ہے یا بستہ ہو چکا ہے لیکن ابھی طرف انحلال کے میل نہین کیا اور وجہ اسکی یہ ہے کہ غلظت بول کی حالت انعقاد مین طرف انعقاد کے خرچ ہوتی ہے اور بعد انعقاد کے اور قبل انحلال کے بھی اجزاے غلیظ بسبب بند ہونے مجری کے سنگ سے ساتھ بول کے نہین نکل سکتے ہین پس جو رقیق ہے نکلتا ہے اور اگر بول غلیظ ہے جانین کہ طرف انحلال کے میل کیا اور وجہ خثورت اور غلظت بول کی اس قسم مین رفع ہونے سبب رقت سے کہ اوپر بیان ہوئی ہے معلوم ہے **فائدہ** ایک نوع ہے رسوب سے کہ اوسکو شبیہ برمل کہتے ہین اور وہ رسوب ہے کہ اجزاے ترابی نہایت ڈہیلے محسوس ہون بول مین اور یہ رسوب مقدمہ رسوب رملی کا ہوتا ہے اور مادہ دونون کا رطوبت غلیظ ولزج ہے کہ مستعد ہے واسطے تحجر کے اور عمل کرتی ہے اوسمین حرارت فاعلہ متحجرہ لیکن جب تک تحجر اور صلابت نہین ہوئی ہے رسوب شبیہ برمل کے نکلتا ہے اور بعد شدید ہونے صلابت کے رسوب رملی آتا ہے اور بھی جانین کہ رسوب رملی دلیل ہونے حصات کا ہے گردے اور مثانے مین اگر رسوب سرخ ہو نشان حصات کا ہوتا ہے گردے مین ورنہ مثانے مین بخلاف رسوب شبیہ برمل کے کہ دلالت اوسکی فقط اوپر حصات مثانے کے ہوتی ہے اور کلیہ سے نہین ہوتا ہے اسلیے کہ بیچ اوس مادے کے کہ اوس سے یہ رسوب پیدا ہوتا ہے عمل حرارت کا بدرجہ تحجر نہین پہونچا بلکہ انعقاد تھوڑا راہ پایا اور یہ ایسا مادہ بیچ مسافت دراز کی متغیر ہوتا ہے اور بسبب تیزی بول کی منقطع ہوتا ہے اور نہایت صغیر ہوتا ہے اور پانی مین حل ہو جاتا ہے اور لیاقت اسکی نہین رکھتا ہے کہ قارورہ مین راسب ہو اور مشابہ رمل کے معلوم ہو بر خلاف مثانے کے جو قریب مخرج کے ہے مادہ مذکور بدون تغیر کے نکلتا ہے اور رسوب مشابہ رمل کے اس سے ظاہر ہوتا ہے واما الرمادی فیدل علیٰ بلغم اد مدہ عرض لما بطول المکث تغیر اللون لیکن رسوب خاکستری ہمیشہ دلالت کرتا ہے اوپر بلغم کے یا ریم کے کہ اوسکو بسبب دیر رہنے کے تغیر رنگ کا عارض ہوا ہو اور یہ بنظر اکثریت کے ہے ورنہ کبھی بسبب وقوع احتراق کے بیچ مدہ کے بھی رسوب رمادی آتا ہے بدون دراز ہونے توقف کے اور یہ رسوب

درمیان سفیدی اور تھوڑی کبودی کے ہوتا ہے اور اجزا اوسکے چھوٹے اور گول ہوستے ہین
واما العلقی والدموی لیکن رسوب علقی اور دموی جانین کہ دموی عطف تفسیری علقی کا ہی اسلیے کہ خون بعد جدا ہونے کے اپنی جگہ سے اور بعد مفارقت حار غریزی کے میل بستگی کرتا ہی اگرچہ بیچ بدن کو محو وجیب بول مین ملکر بدن سے نکلا واجب ہے کہ بستہ ہوجاوے پس رسوب دموی سوائے علقی کے نہین ہوتا ہی اور اس سبب سے کہ یہ رسوب اکثر مجاری بول سے ہوتا ہی اور کبھی کبد سے اور بندرت اوسکے مافوق سے بھی ہوتا ہے واسطے فرق کے درمیان اون دونون کے ماتن کہتا ہی فان کان
شدید الممازجۃ بالمائیۃ دل علے ضعف الکبد پس اگر ہو رسوب مذکور شدید الممازجت بول سے دلالت اوپر ضعف جگر کے وان کان دون ذلک دل علے جراحۃ فی مجری البول فان کان متمیز افاکثرہ من المثانۃ والقضیب اور اگر ہو رسوب غیر شدید الممازجت دلالت کرتا ہے اوپر زخم مجری بول کے پس وہان کہ تفرق اتصال بیچ قضیب اور مثانے کے ہو رسوب مائیت سے متمیز ہوتا ہے اکثر امر مین اور جہان تفرق مافوق مثانے کے ہو بیچ مجری بول کے رسوب ساتھ مائیت کے ملا ہوا آتا ہی اور متمیز نہین ہوتا لیکن شدید الامتزاج بھی بعض ہوتا ہے اور قرشی نے لکھا کہ فرق بیچ نکلنے رسوب مذکور کے مکان قریب سے اور بعید سے باعتبار مخالطت کے اگرچہ اطبا نے ذکر کیا ہے لیکن فرق صحیح وہ ہے کہ باعتبار رنگ کے ہو اور لکھا ہی کہ اگر رسوب غالب الحمرت ہو قریب سے ہوگا اسلیے کہ نکلنا خون کا اوپر اپنے رنگ کے بدون متغیر ہونے کے دلیل قرب مخرج کا ہی اور اگر مائل سیاہی ہے بعید سے ہوگا اسلیے کہ بیچ مسافت طویل کے کہ توقف کرنے خون کو لازم ہے بیچ بدن کی بعد منفصل ہونے کے اپنی جگہ سے بالضرور تغیر اوس مین ہوتا ہے اور بسبب مفارقت حار غریزی کے سیاہی اوس مین ظاہر ہوتی ہے فائدہ نکلنا خون کثیر کا مثانے سے نہین ہوسکتا اسلیے کہ عروق مثانی تنگ اور چھوٹے ہین اور بیچ جرم مثانے کے گھسین ہین پوشیدہ نہی کہ جو بیان کیفیت دلالت رسوب سے از روئے ذوات کی فارغ ہوا شروع کیا بیچ دلالت کرنے رسوب کی باعتبار مکان کے اور کہا کہ والرسوب ینقسم بحسب المکان الی غمام ومعلق والراسب اور رسوب منقسم ہوتا ہی باعتبار مکان کی طرف غمام او معلق اور راسب کے اما الغمام فھو الطافی لیکن غمام پس وہ طافی ہے یعنی اوپر بول کے ٹھہرتا ہی اور اوسکو سحاب بھی کہتے ہین اور یعنی دونون کی ایک ہین وسببہ قلۃ النضج وصعود الریح اور سبب اوسکا قلت

تمامی کا قلت نفخ سے اور نکلنا ریح کا اوپر اور اس سبب سے کہ بیچ ذات اس رطوبت کے ریح
محتبس ہے رطوبت بسبب تحصر ریح کے اوپر بنفسہ رہتا ہے اور بسبب طفو کا ، دوسرا بھی ہے جیسا کہ بیان
ہوا ہے جہان تو کہ سبب طفو کا اوپر اوپر آنے اوس چیز کا کہ بالطبع میل اسفل کو رکھتی ہے
شے ریح سے خالی نہیں ... ایک وہ کہ حرارت قوی اوس میں اثر کرے اور اجزا اوسکے کثیف کو لطیف
کرے صعود کرے جیسے کہ بیچ بخارات پانی کے اور دخان بیچ لکڑی تر کے ہوتا ہے وقت گرم ہونے
کے بشدت ... اور اجرام متسفلہ قابل صعود کے وہ جسم کہ حرکت اور ... اوسکی جانب
اعلی کی ہونے والا ہوا اختلاط کثیر کرے پس اوس چیز متسفل بالطبع کو اوٹھاوے طرف اوپر کے جیسا کہ بیچ
گردباد کی مشہود ہے کہ اجزای ارضی اور اشیای غلیظ ممکن التصاعد ملنے ریح سے اوٹھتے ہیں تیسرا وہ
کہ ثقل عریض شکل ہوا اور اس سبب سے اوپر پانی کے طافی رہے اور نیچے نجاوے جیسا کہ بیچ ...
ہرنی ہے کہ باوجود اقرار ثقل کے جس قدر اوسکو ہلکا کرکے اوپر پانی کے رکہیں طافی رہتا ہے

المعلق

واما المعلق فہو الذی احدث فی الوسط وسببہ قلۃ الامرین المذکورین لیکن تمام ... پس وہ ہے کہ بیچ میانہ
قارورہ کی ٹھہرا اور سبب اوسکا کم ہونا دونوں امر مذکورہ کا کہ تمام میں ہیں یعنی اگرچہ قلت نفخ کی اور
تصعید ریح کا اس جگہ بھی مشروط ہے لیکن قلت نفخ اسکی بنسبت قلت کے کہ طافی میں ہوتی ہے کمتر ہے
حاصل یہ کہ نفخ بیچ معلق کی مقدار طافی کی زیادہ ہے اور تصعید ریح کا کمتر واما الراسب فیدل علی الرطوبۃ

الراسب

علی النضج وفی تعبیر الطبیعی علی سوء الحال لیکن رسوب تہ نشین ہونا دلالت کرتا ہے بیچ رسوب طبیعی کے اوپر نضج
اور بیچ غیر طبیعی کے اوپر بری حال کے اور رسوب طافی اور معلق کو بھی موافق حکم اچھے ہونے اور بری ہونے کے رسوب کے مختلف
ہوتا ہے جب ... ساتھ قواعد کثیرہ کے کہ لائق اس جگہ کی ہیں ذکر کرنا اونکا جانتے ہیں کہ رسوب محمود کہ مانند مرہم
محمود ہو نضج اور اصلح اوس میں راسب ہے پس معلق پس طافی اور وجہ اوسکی یہ ہے کہ اعضا جیسا کہ معلوم ہے اشیای
واجب ہے کہ ارضیت انمیں غالب ہو تو قوی اور سخت ہوں اور حرکت کی اور بعید ہوں انفعال سے
اور ہونا بعض اعضا کا مانند ان کی اور مانند اوسکے تہ نشین کرتا ہے غلبہ ارضیت کو واسطے اسکے کہ تہوڑی آگ کم
کرتی ہے مقدار حدت کو بیچ میں ہے اور جو ایسا ہو کہ فضول چند قسموں میں جو نضیج ہوں ارضیت اوس پر غالب ہوتی
ہے واسطے اسکے نشان پختگی بادی کے مشابہ ہونا اوسکا ہے ساتھ اعضا کے اور دیکھ چکا کہ ارضیت بیچ اعضا کے غالب ہے
پس بیچ مشابہ ہونے کے ساتھ اعضا کے بالضرور چاہیے کہ ارضیت غالب ہو اور جس چیز میں ارضیت غالب ہوتی ہیں وہ

پانی مین بیٹھ جاتی ہے لامحالہ بشرط نہونے مانع کے ہوجاسے کہ مذکور ہوا ہے لیکن رسوب مذموم دو طرح
ایک وہ کہ بذاتہ ارضی ہو مانند ریت کے اور ظاہر ہے کہ یہ نہوگا مگر راسب اور ترسب اوسکا دلیل نہ یادتی شرکی
دوسرا وہ کہ اوسمین ارضیت ذاتی نہو بلکہ بسبب کوئی امر غیر طبیعی کے کہ فاعل اوسکا ہو حاصل ہوتا ہے
اور یہ نوع راسب لامحالہ ردی زیادہ ہے پس معلق پس غمام طافی یعنے طافی اسلم ہوتا ہے نسبت مادون
اوسکے اسلیے کہ غلبہ ارضیت کا اس نوع رسوب مذموم مین دلیل قوت اور شدت سبب کا ہوتا ہے
مگر یہ کہ بسبب طفو کا ریاح کثیر کا ساتھ حرارت مفرط کے ہو یا ہونا اوسکا شدید الاستعراض کہ اس صورت
اگرچہ طافی ہو لیکن ردی زیادہ ہوتا ہے بسبب غلبہ ارضیت کے کہ مستلزم قوت سبب کو ہے
اور نہ ترسب کرنا بسبب امر قاسر کے اردا ہونے سے نہین نکلتا ہے کہا ہے شیخ نے **اعتبار** اگرچہ
بیچ رسوب محمود کے گذرا کہ طافی اصلح اور انضج نہین ہے لیکن بیچ تحقیق اوگون کے کبھی ہوتا ہے
محمود طافی یا معلق سے امراض انکے منقضی ہوتے ہین اور اسیطرح بیچ رسوب مذموم کے
کہ ارضیت اوسمین ذاتی نہو طافی کو بیشتر معلق اور راسب سے جانتے ہین لیکن خاص ساتھ مادہ
بلغمی اور سوداوی کے ہے اسلیے کہ اگر مادہ صفرا ہو اور رسوب مذموم اوس سے حاصل ہو
طافی اوسمین ردی زیادہ ہوگا اور راسب بنسبت اپنے فوق کے بہتر اور علامت اوسکی یہ ہے
کہ مادہ بلغم اور سودا کا ثقیل زیادہ ہے اور جسوقت طبیعت اوسپر غالب آوے اور اوسکا ادی
طبیعت مادی کو پھیر دیتی ہے اور سبک کرتی ہے پس طافی ہونا اوسمین دلیل بہتر ہونے کا ہے بخلاف
صفرا کے کہ گرم اور سبک اور صاحب اعتدال ہے ترسب اوسکا نشان مغلوب ہونے تو ان مادہ کا
اور غالب ہونے طبیعت کا ہے پس ترسب اسمین نشان بہتری کا ہے اور اسیطرح طفو کہ بیچ رسوب
بلغمی اور سوداوی کے بسبب عریض ہونے جرم رسوب کے ہو اعتبار سے ساقط ہوتا ہے اور حکم
ذم کا اوسپر ہوگا پس مذموم ہونا اوسکا بیچ طافی کے کہ ریح اور حرارت سے ہو مخصوص ہوتا ہے اور فرق
درمیان دونون کے یہ ہے کہ جو بسبب ریح کے طافی ہو کف سے خالی نہوگا اور جو حرارت زائد سے
طافی ہو مائیت سے اور علامتون سے خالی نہوگا اور جسوقت بیچ رسوب بلغمی اور سوداوی کے علامات نہون
اور طافی ہو لامحالہ عریض ہونے شکل سے ہوتا ہے اور شکل چوڑی اوسکی بیچ محسوس ہو جاتی ہے **فائدہ** بہت
ہوتا ہے کہ بول غلیظ اور رسوب اگرچہ پختہ اور بہتر ہو بسبب غلیظ ہونے بول کے اور پانی کی شیر صاف کہ تہ

اور اسی طرح بہت ہوتا ہے کہ بول رقیق ہو اور رسوب اگرچہ خام ہو لیکن بسبب رقیق ہونے کے بول راسب ہو
حاصل یہ ہے کہ جو کچھ بیچ رسوب اور عضو اور مرتبے کے احکام رسوب کے اوپر کہا گیا بنظر اعتدال قوام بول کے ہے
اور اگر ایسا نہو درجہ اعتبار سے متروک ہو پس طبیب کو مراعات ان امور کا لحاظ رکھنا واجب ہوتا ہے اور بہت
ہوتا ہے کہ رسوب مانند خام کے ظاہر آتا ہے اور طبیب اوس سے ڈرتا ہے اور حال یہ کہ وہ شروع نضج کا ہے
اور بعد اوسکے معلق ہوتا ہے پس راسب ہوتا ہے اور بہتری مرض مین حاصل ہوتی ہے اور جسوقت
بعد بحران تام جید کے رسوب خامی ہو خوف اسکا ہے کہ نکس ہوگا پوشیدہ نرہے کہ جو بیان رسوب سے
ہم فارغ ہوئے اب ذکر کرتے ہین کہ بول نضیج صحیح کیونکر ہوتا ہے اور فرق بیچ بول لڑکون کے اور جوانون کے
اور مشایخ کے اور مردون کے اور عورتون کے کیا ہے اسکو تین فائدے مین ہم کہینگے
فائدہ بیچ بیان بول صحیح اور نضیج کی جاننا چاہیے کہ بول پختہ خوب واجب ہے کہ معتدل ہو قوام اور رنگ
اور بو مین اسلیے کہ افراط بیچ ہر ایک کے انمین سے ہوگا مگر بسبب افراط خروج کے اعتدال سے اور بیچ مقدار کے
بھی چاہیے کہ معتدل ہو مگر یہ کہ کثرت اور بطریق دفع طبیعت کے ہو کہ وہ محمود ہے اس سبب سے کہ شیخ رئیس نے
واسطے ہونے بول نضیج صحیح کے اعتدال بیچ مقدار کی شرط نہین کیا اور یہ جانین کہ نکلنا بول کا ان
اعتدالات سے اگر بسبب کوئی مغیر مشروب یا ماکول کے یا سوا اونکے ہو ساتھ بقاے صحت کے معتدل ہونے
بول مین قدح نہین کرتا ہے اور ساقط الاعتبار رہتا ہے جیسا کہ بیچ مقدمہ اوسکی بحث سے کہ کہا گیا کہ حکم بیچ
احوال بول کی اوپر تقدیر اوسکے محفوظ ہونے کے تغیرات [illegible] غیر مرض سے اور جاننا چاہیے کہ بیچ بول
نضیج صحیح کے ہونا رسوب کا واجب نہین ہے اور اگر ہو تو محمود ہوگا یعنی [illegible] نہین ہو کہ بیچ بول
صحیح کے ہوا اور نہ موجود ہونا رسوب کا بیچ بول صحیح کے اسلیے ہے کہ رسوب طبیعی ہے یا امر طبیعی [illegible]
امر طبیعی سے نہین ہوسکتا ہے لیکن اگر غیر طبیعی ہے خروج اوسکا اوسی سے ظاہر ہے لیکن اگر طبیعی ہو [illegible]
نہین ہے یا فضول ہضم سے ہوگا یا فضول اخلاط سے اور پیدایش ان فضول کی اگرچہ ہم تسلیم کرین کہ امر طبیعی ہے
لیکن شک نہین ہے کہ فضول مذکور بہ جید کشتہ ہو بہتر ہے اور ظاہر ہے کہ جبتک فضول معتدبہ نہون رسوب اونسے
ظاہر نہین ہوتا پس بول عدیم الرسوب صحیح افضل رسوب والے سے ہوتا ہے اور قلیل الرسوب بہتر ہوتا ہے کثیر الرسوب
سے اور جو یہ محقق ہوا ہونا رسوب کا جیسا کہ ہے سو ہو وون لکلنے کا امر طبیعی سے نہین ہوسکتا اس سبب سے کہ تو جانتا ہے
اور ہوسکتا ہے کہ ہم کہتے ہین کہ نہین مانتے کہ پیدایش فضول کی بیچ ضعف اخلاط سے لہ امر طبیعی سے اور اس معنی سے کہ فعل طبیعت سے

حاصل ہوتا ہے اور پیدائش اوسکی مطلوب بالطبع ہے بلکہ طبیعی کہنا اوسکا اس معنی سے ہے کہ وہ
ضروری ہے اور لازم فعل طبیعت کا ہے اسلیے کہ ضروری مذکور کو کبھی طبیعی کہتے ہین بطور اشتراک اسمی کے
اور فی الحقیقۃ غیر طبیعی ہے باعتبار مطلوب ہونے طبیعت کے پس اس تقدیر پر ہونا رسوب کا مگر امر غیر طبیعی
کہ بیچ معنی غیر مطلوب طبیعت کے ہے بطریق اولے راست آتا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ بیچ
بول صحیح کے نضیج ہونا رسوب کا واجب نہین ہے اور اگر ہووے لامحالہ رسوب محمود کا ہوگا اور یہ صفت ہونے
محمود کی گذر گئی ہے اور ہونا رسوب مذموم کا بیچ بول صحیح کے ظاہر ہے کہ حصول اس رسوب کا نہوگا
مگر فضول غیر طبیعی سے کہ مرض کو لازم ہے اور بول موصوف کہ بیچ حق صحیحون کی مذکور ہوا اگر پایا جاوے
بیچ مرض غایت الحدت کے تھوڑی مدت مین یا دفعۃً دلالت کرتا ہے اوپر علیحدہ ہونے مرض کے
دوسرے دن ظہور اس بول سے اسلیے کہ نشان غایت غالب ہونے طبیعت کا ہے **انتباہ**
اعتدال بیچ قوام بول کے ظاہر ہے اور اعتدال اوسکا ابحرمین بھی معلوم ہے لیکن اعتدال اوسکا
رنگ مین وہ ہے کہ اترجی ہو یا قریب اصفر ناصع کے باعتبار دونون مذہب کے چنانچہ بحث بول
اصفر مین بیچ ضمن اترجی کے ساتھ تحقیق جانبین کے مشروحاً مذکور ہوا اور یہان بھی تھوڑا سا کہا
جاتا ہے ساتھ بیان اس امر کے کہ رنگ سب اخلاط کا سرخ ہے جان تو کہ نزدیک بعض قدما کے رنگ
معتدل بول کا وہ ہے کہ قریب زعفرانی کے ہو یعنے ناریت کمال کو پہونچی ہو اور زعفرانیت سے قریب ہو لہذا
کہا ہے کہ بول صحیحون کا درمیان ناری اور زعفرانی کے ہے اسلیے کہ انتہا ہے ایک چیز کی بہ نسبت اوس چیز کے
بعد اوسکے ہے اور نظیر اپنی ابتدا کی درمیان مین ہوتی ہے اور اوپر گذر چکا کہ بعد ناری کی مرتبہ زعفرانی کا ہے اور درمیان
ان دونون کے درجہ اوسطین ہے چنانچہ بحث اترجی مین بیان ہو چکا ہے اور تحقیق قدما کی یہ ہے کہ لون سب
اخلاط کا قریب نارنگی کے ہے اور یہ مستلزم اس امر کو ہے کہ رنگ بول طبیعی کا بھی سرخ ہو لیکن بیچ فاقی ہونے
اسلیے کہ بول وہ مائیت ہے کہ جدا ہوتی ہے اخلاط طبیعی سے بعد پکنے اخلاط کی بیچ جگر کے اور شک نہین ہے
کہ کچھ جزو اخلاط سے بول مین ملکر آتا ہے اور جو وہ رنگین ہے پانی کو کہ بدون رنگ کے اور شفاف ہے بیچ
رنگ بہر تا ہے رنگین کرتا ہے لیکن اس سبب سے کہ بسبب ملنے پانی معتدل المقدار کے اصل رنگ ٹوٹ جاتا ہے اور ضعیف ہو کر
مرتبہ قابیت سے نیچے آتا ہے اور قریب اصفر ناصع کے دکھلائی دیتا ہے پس بول طبیعی واجب ہے کہ ایسا ہو اور سبب
سرخ ہونے سب اخلاط کے وہ دلیلین کہ گئین ایک یہ وہ کہ غالب اخلاط مین خون ہے اور رنگ طبیعی خون کا قانی ہے

پس واجب ہے کہ سب اخلاط سرخ ہوں بسبب مقہور اور مغلوب ہونی اور اخلاط کی بیچ غالب کے اور سبب ایک دوسری کو کہ سوای خون کی ہی اسواسطے کہ سیاہی مثلاً خون مین ملنی سوداسی حاصل ہوتی ہی سفیدی اور زردی کو کہ بلغم اور صفرا سے واقع ہوتی ہے تدارک کرتی ہے اور رنگ کسی کا ان سے ظاہر نہین ہوسکتا جب تک کہ طبیعی ہین پس بالضرور سوای رنگ خون کے محسوس نہین ہوتا ہی اسی مجموعہ مرکب الاخلاط مین لہذا کہا ہی کہ خون اکیلا کہ بدون ملنے اور اخلاط کے ہو کمتر پایا جاتا ہی اسلیے کہ دم مرکب الاخلاط ہے دلیل دوسری وہ کہ بیچ مقصود کے مشہود ہے کہ اگر بعد فصد کی باوجود رنگ خون کی سیاہی سی ساتھ سرخی کے اوس جگہ کہ فساد خون کا کیفیت سے ہو جوش کرین اکثر اور یہ نہین ہے مگر بسبب نکلنے خون طبیعی کے کہ مرکب الاخلاط ہے پس رنگ اخلاط طبیعی کا ہوگا مگر سرخ اور اس سی وہم ہو کہ رنگ صفرا اور خون کا اگرچہ جدا ہون بھی سرخ ہوتا ہے اسلیے کہ جو کچھ کہا گیا ہے سرخی رنگ اخلاط سے باعتبار مرکب ہونے اخلاط کے ساتھ خون کی ہی نہ سوا اسکی پس سفید ہونا بلغم کا مثلاً بیچ حالت بسیط اور اکیلے ہونے کے اور سرخ ہونا وقت ترکیب کے ساتھ خون کے مدعا کو نقصان نہین کرتا کما لا یخفی اور تحقیق متاخرین کی یہ ہے کہ بیچ حالت صحت کے شک نہین ہی کہ فضول کمتر پیدا ہوتے ہین بسبب قوی ہونے طبیعت کی اور کثرت تحلیل کی اور بھی معلوم ہوا کہ ہونا صفرا معتدل المقدار کا بیچ بول کی لازم ہی تو خبردار کرے آدمی کو اور یہ دفع کرنی بول کے اور ساتھ اسکی بواسطہ اعتدال کی مقدار مین کیفیت سوزش کی بھی نہ لاوے اور اگرچہ فضول اور بھی ساتھ بول کے لاحق ہوتی ہین لیکن صفرا بہ نسبت اور ون کی بہت ہوتا ہی ساتھ بول کی لہذا قلنا پس حالت صحت مین کہ متلزم قلت اخلاط فضول کی ہی ساتھ بول کی بسبب قلت تولد ان فضول کی بیچ بدن کی واجب آتا ہی کہ بول اترجی ہو یا تبنی لیکن استقرا سے پایا گیا کہ تبنی بدون غلبہ برودت کی اور بیدون کمی صفرا کی قدر معتدل سے نہین ہوسکتا پس بول صحیح کا اترجی مین محصور ہوگا واللہ اعلم اور وجہ تطبیق دونون قول کی ساتھ فوائد بہت کی بیچ بحث الوان بول کے ہی مفصل کہا ہی **فائدہ** بیچ بیان بول انسان کی اور فرق کی اوسمین جہان تک کہ بول لڑکون کا غیر دودھ پینی والون کا اور اون لڑکون کا کہ فطام سی قریب العہد ہین اکثر سفید ہوتا ہی اور رقیق تر بعضی ہوتا ہے اور وجہ اسکی اونکی غذا سی ظاہر ہی اور بول صبیان کا یعنی اون کا کہ فطام سی ہین اور ابھی بلوغ کو نہ پہونچے ہین غلیظ تر بول جوانون سی ہوتا ہی اور کثیر الثفل لیکن بسبب ہیجان و الا بسبب کثرت فضول کی کہ کثرت غذا سی حاصل

ہوتے ہین اور بول جوانون کا مائل بنارنجیت اور معتدل القوام ہوتا ہی نارنجیت بسبب حرارت مزاج کی اور
غلبۂ صفرا کی اور اعتدال قوام بسبب جید ہونے ہضم کے ہی اور بول کہول کا مائل بسفیدی ہوتا ہے
بسبب ضعف ہضم ان لوگون کی پس اگر فضول مندفعہ بول مین کثیر ہی غلیظ ہوتا ہی ورنہ رقیق اور بول مشایخ کا رقیق
زیادہ ہوتا ہے اور نادر ہوتا کہ غلیظ ہو اور جس وقت بول مشایخ کا شدید الغلظ آوے جاننا چاہیے کہ حصات
پیدا ہوتا ہی فائدہ بیچ بیان بول مردون کی اور عورتون کی اور فرق کو درمیان انکی جانتین کہ بول
صحیح عورتون کا البتہ زیادہ غلیظ اور سفید زیادہ اور کم رونق بول مردون صحیح سے ہوتا ہے
اور علت اسکی کثرت فضلات اور ضعف ہضم اور کشادہ ہونا مجری بول عورتون کا اور گرنا
رطوبات رحم کا طرف آلات بول کے ہی لیکن بول مردون کا مخالف اسکے ہوتا ہے اور بھی
جو ملاوین مکدر ہوتا ہی اکثر اوسمین اور کدورت اسکی اوپر کو میل کرتی ہے بخلاف بول عورتون
کے کہ مکدر نہین ہوتا اور اگر ہوتا ہے کدورت اسکی نہایت قلیل ہوتی ہے اور علت عدم
تکدر بول عورتون کی قلت تمیز اجزا کی ہے کہ شان اونکی سے تمیز ہے بسبب برودت
اور ظاہر ہے کہ تکدر بدون تمیز اجزا مکدر کے نہین ہو سکتا اور اس سے معلوم ہوئی وجہ
کدورت بول مردون کی لیکن وجہ مائل ہونے کدورت کی طرف اوپر کے خفیف ہونا اون
اجزا کا ہے بسبب حرارت کے اور اوپر سر بول عورتون کی اکثر کف گول ہوتا ہی یعنی مجموعہ کف
مستدیر الشکل معلوم ہوتا ہی جیسے کہ سر حباب اوسکا ایسا ہوتا ہی اور بول حاملہ عورتون کا صاف ہوتا ہی اور
ابر کی مانند اوپر اوسکی دکھلائی دیتا ہی اور کبھی ہوتا ہی کہ بول حوامل کا مانند پانی چنے کی ہوتا ہی اور
اوسمین زرقت محسوس ہوتی ہے اور اوپر سر بول کی ابر ہوتا ہی اور بول حاملون کا جس طور پہ ہو
اوسکی وسط مین مانند روئی منفوش کی دکھلائی دیتا ہی کذا قال الشیخ اور قرشی کہتا ہے نہین ہوتا ہے
مگر کبھی بندرت اور بیچ بول حاملون کی نوبت ہوتا ہی کہ مانند حب کی محسوس ہو کہ نیچے آتا ہی اور اوپر آتا ہے
اور جانین کہ جو استدلال براز سے کمتر کرتے ہین بسبب فحش نظر کے طرف اوسکی اور بسبب قلت دلالت
براز کی اوپر احوال بدن کی اسواسطے کہ براز کا عینی خبر نہین دیتا ہی مگر حال اسہال سے اور امراض
بطن سے فقط تاہم اوسکی ذکر مین مشغول ہوا لیکن اس سبب سے کہ استقصای ذکر دلائل بدنی کا منصب
شرح کا ہی اور واسطے بعض امور کے پہچاننا اوسکا ضرور تھا بیان اوسکا بعد بول کے لازم آتا ہی سنا چاہو اعم

علاوہ کے **فائدہ** بیچ بیان براز کے جاننا چاہیے کہ پاخانہ جو کہ دلالت کرتا ہے اوپر سلامتی مزاج اور
اعضا کے کہ اونکو بیچ تغیر کرنے مزاج کے دخل ہے وہ ہے کہ پانچ وصف اوسمیں ہوں ایک وہ کہ مجتمع
اور متشابہ الاجزا ہو اور رطوبت اوسکی شدید الاختلاط ساتھ ارضیت کے ہو یعنے ہرگز اختلاف نرکھتا ہو اسلیے
کہ اگر مجتمع نہو تو نفخ ہوگا اور انتفاخ دلیل نفخ کا ہے اور اگر متشابہ نہو مختلف ہوگا یعنے بعضا نرم اور بعضا خشک
یا بعض منہضم اور بعض غیر منہضم بہ لامحالہ نشان بدی حال کا ہے دوسرا وہ کہ بیچ مقدار اور رنگ
اور رائحہ اور قوام اور وقت کے معتدل ہو اعتدال مقدار میں وہ ہے کہ فضلہ بہ نسبت غذا کی
نہ بہت ہو نہ اقل قلیل بلکہ بیچ قلت کی متوسط ہو لوگوں نے کہا ہے کہ اگر ایک شخص معتدل المزاج غذا ای مطلوب
بیچ حالت اعتدال جوع کے کھاوے اور وقت عادی کے نکالے اور رطوبت بدنی اوس پر غالب ہو فضلہ اوسکا چاہیے کہ نسبت ماکول کے
آدھا ہو کچھ اوپر اس سے زیادہ وزن کے اور حکم اعتدال حجم کا آگے آویگا اور اعتدال بیچ رنگ کے یہ ہے
کہ خفیف الناریت ہو یعنے زرد اور ہلکا بشرطیکہ کوئی چیز صابغ نہ کھایا ہو اسلیے کہ جیسا بول میں شرط ہے
کہ اشیائے صابغہ نہ کھایا ہو یہاں بھی وہی شرط ہے اور اعتدال بیچ رائحہ کے وہ ہے کہ نہ بدبو ہو اور
نہ بدون بو کے اسلیے کہ شدید النتن دلیل عفونت کی ہے اور عدم النتن نشان زیادتی برودت کی
اور اعتدال بیچ قوام کے یہ ہے کہ ہموار ہو اور بمنزلہ شہد معتدل القوام کے ہو اسلیے کہ قوام شہد کا بھی
مختلف ہوتا ہے اگر مشابہت اوسکی شہد مطلق سے دی جاوے مطلب نہیں حاصل ہوتا ہے اور اعتدال بیچ وقت کے
یہ ہے کہ موافق عادت کی بعد کامل ہونے ہضم کے اور پورا ہونے جذب خلاصہ کیلوس کی طرف جگر کی نکلے اور بعضوں نے
کہا ہے کہ وقت متوسط واسطے نکلنے براز کی وہ ہے کہ بعد تناول ماکول کی جب بارہ ساعت نجومی گذریں فضلہ غذا
مذکور کا نکلے اور حق یہ ہے کہ اندازہ کرنا وقت کا اوپر عادت کی بہتر ہے اسلیے کہ احوال سب صحیحوں کا برابر نہیں
کما لایخفی تیسرا وہ کہ سہل الخروج ہو اور نکلنا اوسکا ارادہ سے ہو اور لذع نہ کرے اسلیے کہ سہولت خروج کی
دلیل قوت دافعہ کی ہے اور نکلنا ارادہ سے نشان سلامتی قوت ماسکہ کی ہے اور خالی ہونا بیچ لذع سے نشانی
نکلنے صفرا بہت کا ہے اور جاننا چاہیے کہ اگرچہ جگر ارادہ سے تھوڑا صفرا امعا میں آتا ہے واسطے خبردار کرنے
کے لیکن جو تھوڑا آتا ہے بہر زمین لذع نہیں کرتا مگر اسوقت کہ بہت آوے یا شدید الحدت ہو چوتھا وہ کہ صاحب قعقعہ
اور قرقرہ نہو اسلیے کہ یہ بدون کثرت ریاح کی بیچ امعا کے نہیں ہوتا ہے اور کثرت ریاح کی امعا میں دلیل ضعف امعا
کا ہے پانچواں وہ کہ بیچ حجم اور کمیت کی قریب ماکول کی ہو اور یہ اسواسطے ہے کہ جو اجزای غذا کی سے باعتبار

مجذوب ہو۔ ضعف جگر کے ناقص ہوتے ہیں اور مقدار اکثر کم ہوتی ہے لیکن بواسطہ طبع کے کہ اوسکی نشاء سے بسیط اور منعم کرتا ہے مقدار کی نقصان کا ہوتا ہے اور اس سبب سے حجم فضلہ کا باوجود نقصان اجزا کے کامل العظم ہوتا ہے اور قریب حجم ماکول کے دکھلائی دیتا ہے اب استدلال اوس براز کا کہ ہضم ہوکر اسکے احوال ان کے حکم پر ہیں اٹھویں موقع میں ذکر کیا جاتا ہے وقع پہلا بیچ کمیت براز کے اور یہ تین وجہ سے خارج نہیں ہے ایک یہ کہ زیادہ اوسقدر سے ہو کہ مقتضی مطعوم اور مشروب کا ہو اور اسکو کثیر کہتے ہیں اور کبھی براز زیادہ مطعوم سے ہو دوسرا یہ کم تر مقدار مقتضی سے ہو اور اسکو قلیل کہتے ہیں تیسرا یہ کہ مساوی مقتضی کے ہو اور اسکو معتدل فی المقدار کہتے ہیں اور بیان اوسکا براز طبیعی میں گذرا اس جگہ کثیر اور قلیل کو ہم ذکر کرتے ہیں دو قسم میں قسم پہلی بیچ کثیر کے جانیں کہ براز کثیر دو وجہ سے باہر نہیں ہے یا کامل الہضم ہوتا ہے یا غیر کامل الہضم لیکن جو کامل الہضم ہو بھی دو طور پر ہے ایک یہ کہ اخیر لنے غذائی اوس سے بیچ بدن کے ناقص ہوتی ہوں جیسا چاہیے اور یہ نہیں ہوسکتا ہے جب تک کہ کوئی جسم بدنی مانند رطوبات اور اخلاط اور اعضا کے ساتھ اوسکے ملے اور عام ہے کہ خروج رطوبات اور اعضا سے پگھلے کا بیچ براز کے مع نفوذ غذا کے ہو یعنے اور وہ بھی جگر سے آتا ہو اور جگر سے ماساریقا میں ہو کر امعا میں آتا ہو یا بواسطہ عروق کی یا اور منافذ کے کہ سوا مجریٰ غذا کی ہے امعا میں آوے جس طور سے کہ ہو دوسرا یہ کہ اجزا غذائی نافذ ہوں بدن میں بواسطہ بند ہونے مسالک کی یا ضعیف ہونے قوت جاذبہ مجذوب الیہ کے اور دافعہ مجذوب عنہ کے بالضرور براز زیادہ مقدار مقتضی تناول سے آتا ہے اشتباہ کبھی ہوتا ہے کہ براز زیادہ مقدار متناول سے آوے مثلاً اگر ماکول آدھا رطل ہو براز زیادہ آدھی رطل سے آوے اور یہ نہیں ہوسکتا مگر اوس صورت میں کہ رطوبات یا اعضا پگھلیں اور مقدار میں بہت ساتھ براز کے ملیں خواہ اجزائی غذائی طعام سے نافذ ہوں بیچ بدن کے یا نہ اور جو غیر کامل الہضم ہو کثرت اوسکی بسبب عدم صلاحیت اوسکی اجزا کی اغتذا سے مدہنی ہے بالجملہ علت کثرت براز کی یا وہ وہاں ہے یا نزلہ اخیائی ورم کا یا کثرت اخلاط یا نہ نفوذ کرنی اجزائی غذائی کا اور یہ جامع ہے کہ ضعف جاذبہ جگر سے ہو یا سدہ ماساریقا سے اور علامات ہر ایک کی ان اسباب سے علیحدہ کہی جاتی ہیں جانیں کہ بیچ ذوبانی کی براز دسم شدید ہمدمن آتا ہے اور التہاب اور اشتعال بدن کا اوسپر گواہی دیگا اور بیچ براز کی کوئی چیز مخاط کی مانند سانہ براز کے نکلتی ہے اور بعد بول طویل کے اوسکا

ایسی اجابت کی طرف بہت بڑھتی ہے اور بیچ درمی کے ریم اور قیح ظاہر ہوتا ہے اسواسطے کہ جسوقت بیچ احشا کی ورم ہو اور منفجر ہو اور مادہ اسکا طرف امعا کے آوے بالضرور کثرت براز کی ہوتی ہے بسبب ملنے کے اور بیچ کثرت اخلاط کے رنگین ہونا براز کا برنگ خلط غالب کے ہوتا ہے اور یہی آثار امتلا کی گواہی دیتے ہین پس اگر اندفاع خلط کا دفع طبیعت سے نہے پیچھے آثار راحت کا لازم ہے اور بیچ عدم نفوذ اجزاے غذا کی جگہ اور نحافت بدن کا اول دلائل سے ہے ضعف جاذبہ سے ہو یا سدہ سے اور فرق درمیان دونون کے وہ ہے کہ بیچ سدے کے ثقل محسوس نہین ہوتا اکثر امر مین بخلاف ضعیفی کے اور اکثر ہے یہ اس سبب سے کہا کہ بیچ سدے کے کبھی ثقل محسوس نہین ہوتا اور یہ اوس صورت مین ہے کہ سدہ بیچ اوائل ماساریقا کے ہو یعنے اوس طرف کہ متصل معدے کے ہے ہووے اور اس حالت مین امتیاز بیچ ضعفی اور سدی کے دشوار ہوتا ہے اور بہتر تدبیر دن مین واسطے تفریق دونون طور سدی اور ضعفی کے وہ ہے کہ اگر مریض مذکور مفتحات سے نفع پاویگا تو ابض سے جاننا چاہیے کہ سدی ہے اور اگر قابضات سے نفع پاوے بہ مفتحات سے ضعف جاذبی ہے اسلیے کہ قوابض خصوصا کہ صاحب عطریت ہو تقویت دیتی ہین قوی کو اور پوشیدہ نہین ہے کہ احوال براز کے بیچ صورت عدم نفوذ کسطرح ہو موافق حال مطعوم کے مختلف ہوتا ہے اسلیے کہ اگر طعام معدی مین ہضم خوب پایا براز کیلوسی آتا ہے ورنہ فاسد الہضم یا ناقص الہضم یا باطل الہضم قسم دوسری بیچ براز قلیل کے اور قلت براز کی اوس مقدار سے کہ مقتضی تناول کا ہو دو طرح ہے ایک وہ کہ اجزاے غذا سے کثیر المقدار طرف جگر کے منجذب ہون اور ثقل تھوڑا رہے اسلیے کہ جسوقت اعضا شدید الحاجت ہوتی ہین طرف غذا کی اور جگر سی تقاضا کرتی ہین طور استیعاب کے اور جگر معدہ اور امعا سے جذب کرتا ہے اوسکو کہ بیچ ثقل اجزاے غذا کے ہے اور مقرر ہے کہ بیچ مطعوم کے اگرچہ ارضیت غالب ہوتی ہے لیکن جو تحلیل قوی ہوتی ہے اجزاے ارضی بھی لطیف ہو کر غذا مین صرف ہوتے ہین اسی سبب سے بعض حیوانات مین ہڈی غذا ہوتا ہے اور جو بہت کھانا بعض آدمی کا نقل کرتے ہین اور تندرستی محسوس ہی ہوا ہے کہ قیاس سے زیادہ کھاتے ہین اور فضلہ نہایت تھوڑا دو تین دن کے بعد نکلتا ہے کچھ ثقل رنج نہین دیتا ہے قابل ہے اور بسبب بڑھنا بدن کا باوجود افراط تغذیہ کے اس سبب سے ہے کہ انکے اعضا سے تحلیل مفرط ہوتی ہے اگر تحلیل افراط سے ہوتی تو عظم بدن مین بالضرور ظاہر ہوتا اور مراد وہ کہ اگرچہ اجزاے غذا کی افراط سے منجذب ہون جگر سے لیکن بسبب وقوع سدہ کی بیچ مسالک کے یا تنگ ہونے منفذ کے یا بواسطہ دیدان امعا کے کہ ثقل کو غذا کرتے ہین سارا نکلے اور کما ...

اور نیز منشہ رقیق یعنی پتلا ہی دفع دوسرا یہ قوام براز کے اور یہ تین وجہ سے باہر نہین ہے معتدل ہو یا رقیق یا غلیظ
معتدل آپ آگے بیان ہو چکا رقیق او غلیظ کو ہم اس جگہ بیان کرتے ہین دو قسم ہین قسم پہلی یہ براز رقیق کے
اور اسکو رطب بھی کہتے ہین اور وہ دو نوع ہے ایک وہ کہ بدون لزوجت کے ہو دوسرا یہ کہ ساتھ لزوجت
کے ہو لیکن براز رطب غیر لزج دو طرح ہے ایک وہ کہ تناول اطعمہ رطبہ سے یا پینے گرم پانی سے براز پتلا
ظاہر ہو دوسرا وہ کہ امور داخلی سے ہو اور امور داخلی مرطب براز کے حقیقی ہین اور عارضی حقیقی وہ ہین
کہ جسم رطوبت والا ساتھ براز کے مختلط ہون جس طریق سے کہ ہو اور جسم مذکور معلوم ہے کہ رطوبات اولے
ہونگے یا رطوبات ثانوی یا اعضاے پگھلے ہوے اور عارضی وہ ہین کہ کوئی جسم بدن سے ساتھ براز کے
نہ ملے بلکہ کوئی سبب سے اجزاے غذائی کا نہتی منجذب ہونا طرف کبد کے بسبب بالضرور براز گیلا ہی
نکلیگا اور علامات ہر ایک کے ان اقسام سے یہ دفع سابق کے کہا ہے مین نے لیکن براز رطب
لزج ظاہر ہے کہ بدون مادہ لزج کے حاصل نہوا او رعام ہے کہ یا وہ مذکور خارج بدن سے ہو یا داخل
سے جو خارجی ہے استعمال کرنا اغذیہ لزجہ کا ہے لیکن یہ حدوث براز لزج کے اغذیہ لزجہ سے دو شرطین ہین
ایک وہ کہ غذاے مذکور کثیر المقدار ہو تو ترطیب براز کر سکے دوسرا وہ کہ مزاج بدن کا بھی چاہیے کہ
مفرط الحرارت ہو تو جو کچہ اوس غذا سے پیدا ہو بسبب حرارت کی اوسکو منعقد کرے پس طرف لزوجت کی
مائل کرے اور جو داخلی ہے تین طرح ہے ایک وہ کہ اعضا پگھلین اور براز مین لزوجت پیدا کرین
بسبب ملنے کے اور مراد اعضا سے اعضاے اصلی ہین اسلیے کہ یہ ذوبان گوشت اور چربی اور
سمین کے لزوجت ظاہر نہین ہوتی ہے براز مین اسواسطے کہ یہ صاحب قوام نہین ہین تو لزوجت کو
پیدا کر سکین لیکن انکے ذوبان سے براز دسم اور صدیدی ہوتا ہے دوسرا وہ کہ رطوبات اولے
یعنی اخلاط کثیر او رلزوج ہوکر طرف امعا کے دفع ہون اور ساتھ براز کے نکلین تیسرا وہ کہ رطوبات
ثانیہ سبب لزوجت براز کے ہون اور یہ ایسا ہوتا ہے کہ جبکہ عادت ریاضت کی ہو وہ ریاضت کو
ترک کرے اور اس سبب سے فضول رطوبات ثانیہ کی تحلیل نہون اور جمع ہون اوپر اعضا کے بطریق الصاق
ہو پہلی سے لزج ہو یا وین پس طبیعت بحکم خالق تعالی کے اوپر اونکے دفع کرنے کی قادر ہوا اور دفع کرے اونکو
طرف امعا کے اور فرق ان انواع مین ظاہر ہو رنگ اوس چیز سے کہ نکلتی ہے اور تقدم سبب بادی سے اور
بھی تقدم تبدیل او حاصل ہونا خفت کا بعد اجابت کے نشان قوی ہوا اس امر کہ دفع طبیعت سے ہے فضلا

رطوبات ثانیہ کو اور شدت عفونت کی اور وجود اشتعال و تلہب کا اور رہونا اوسکا بیچ مرض حاد کی دلیل صفرا کی ہے
اس امر پر کہ ذوبان اعضائے اصلی سے ہے اور گذر چکا ہے کہ بیچ ذوبان گوشت اور چربی اور
سمین کے براز لزج نہیں ہوتا ہے اور کبھی براز رطب کمقدار ہوتا ہے اور کمقدار ہونا براز کا دفع علی التجزیہ
بیت ہم کہین گے قسم بیچ اوس براز کے کہ غلیظ زیادہ طبیعی سے ہو اور اسکو یابس بھی کہتے ہین اور
عام ہے کہ براز بالکل خشک ہو یا مختلط ہو ساتھ رطوبات کے جو بالکل یابس ہو وہ داخلی ہو یا خارجی
اسباب خارجی سے استعمال کرنا اغذیہ یابسہ کا ہے کثرت سے اور تعب مفرط بہت لانے والا ہے
اس سبب سے کہ رطوبات جو پسینے سے دفع ہوتے ہین بدن مضطر ہوتا ہے طرف جذب رطوبات
کے براز سے تو عوض اوسکے صرف مین لاوے اور خلا لازم نہ آوے اور طول مقام
بیچ حمام کے اور مباشرت اور محالات غیر معرقہ بسبب تحرک کے کہ تحلیل کو لازم ہے یبوست براز میں
اور باقی رطوبات مین ہوتی ہے کم لاتحفے اور استعمال کرنا مدرات کا بھی مجففات براز سے ہے
لیکن اسباب داخلی تین ہین ایک وہ کہ کثرت بول اور عروق مین بدون استعمال مدرات ہو کے
اور بدون مباشرت اشیائے معرقہ کے دوسرا قوی ہونا حرارت مزاج سب بدن کی یا گردہ
اور کلیہ کی فقط اسلیے کہ جسوقت بیچ تمام بدن کے حرارت ہو یا گردہ سے اور جگر مین حرارت ہو
جذب رطوبت کا سبب ہوتا ہے معلوم ہے اسلیے کہ حرارت جاذب ہے تیسرا سبب نزول ثفل
امعا مین اسلیے کہ اس صورت مین حرارت اعضائے مجاورہ سے رطوبت براز کی فنا ہوتی
ہے بسبب بہت ٹھہرنے کے نیچے اسفل زیادتی حرارت کے اور جو مختلط برطوبات آتا ہے
اور ساتھ اسکی یبوست پیدا باقی رہتا ہی سبب اسکا از روی تحقیق کے دو وجہ سی باہر نہیں ہے ایک وہ کہ پہلے
امعا مین براز یابس ہو بعد اسکو پرانا اور اوسپر آوی اور قبل اسکی یہ بھی یبوست سی میل کری بسبب گرد صفرا لاذع
کو جلد ہی سے دونون باہم جمع ہو کر نکل آوین دوسرا وہ کہ بیچ معا تحتانی کی براز یابس محتبس ہے لیس بیچ از رطب
معا فوقانی سے آوی اور رطب اوسکی گرد میں لپٹ کر دونون گرد و ترش لذاذ کی دفع ہوئیں ابیچ رنگ براز کے
جاننا چاہیے کہ اصول رنگ براز کے چار ہین سفید زرد سیاہ سبز اور ہر ایک انمین سے ایک الگ قسم مین کئی جاتی
ہے لیکن براز سرخ نہیں ہوسکتا اسلیے کہ سرخی اوسکی خون کی ہوگی یا خون سے اور رطوبات خون کا ساتھ براز کی اوس طرح ملنا
کہ دونون چیزیں ایک ہوں ظاہر ہے کہ بہت نادر ہوگا اور تو قف اوسکا بیچ سوا ہونے اپنی تبدیلی کی دیتا ہے

سبب جمود کا ہے اور خون جو منجمد ہوتا ہے لامحالہ سیاہ ہوتا ہے بعد اسکے براز ملنے خون سے سیاہ آتا ہے نہ سرخ قسم ثانی
براز زرد کے اور یہ تین طرح سے ہے ایک خفیف الغایۃ یا اور رنگ طبیعی اوسکا یہی ہے جیسا کہ براز محمود میں بیان ہوا
دوسرا زرد کہ شدید الصفرت ہو مانند اجرناصع کے اور موافق اسکے اور یہ سبب خارجی سے ہو یا سبب داخلی سے
سبب خارجی تناول صبغات کا ہے مانند اغذیہ کے کہ اون میں زعفران ہو اور سوا اسکے لیکن سبب داخلی
یا کثرت صفرا کی ہے ساتھ افراط کے یا احتراق اوسکا اسلیے کہ جسوقت صفرا محترق ہوتا ہے اگرچہ قلیل
ہو لیکن رنگ اوسکا شدید ہوتا ہے بالجملہ حاصل ہونا زردی کا براز میں صفرا سے محترق سے بہت نادر ہے
اسلیے کہ بیچ مرارہ کے صفرا سے محترقہ کمتر رہتا ہے پس متحقق ہوا کہ زردی براز کی اکثر کثرت صفرا سے
ہوتی ہے اور فرق بیچ زردی کے کہ کثرت صفرا سے ہو یا احتراق اور حدت سے وہ ہی کہ بیچ صورت
کثرت کے براز کثیر المقدار آتا ہے اور اشتعال بدن میں اور لذع کمتر ہوتا ہے اسلیے کہ وہ صفرا طبیعی
بخلاف صفرا صاحب تیزی اور احتراق کے کہ اسکا عکس ہوتا ہے تیسرا وہ کہ زردی اوسکی رنگ معتدل
طبیعی سے بھی کم رنگ ہوا اور یہ بھی یا سبب خارجی سے ہو یا سبب داخلی سے سبب خارجی تناول اشیا
کا ہے مانند دودھ وغیرہ کے اور سبب داخلی دو طرح سے ہے ایک جلد نکلنا براز کا قبل کرنے صفرا کے
بالکل اور اسکو قصور نضج بیچ براز کے لازم ہے دوسرا کم گرنا صفرا کا اوپر معا کے صفرا بدن میں
حقیقت میں کم ہو یا کثیر ہو لیکن طرف امعا کے کم آوے اور جب صفرا بدن میں کم ہو کم گرنا اوسکا
ظاہر ہے لیکن در صورت کثرت کے دو وجہ سے باہر نہیں ہے ایک وہ کہ صفرا اور طرف متوجہ ہو
اور طرف مرارہ کے بسبب تجاوز کرے دوسرا وہ کہ بیچ اوس راہ کے کہ درمیان جگر اور مرارہ کے یا
مرارہ اور امعا کے ہے سدہ ناقص پڑے اور اس سبب سے جو لطیف ہے اوترا آوے اور
صفرا سے غلیظ نہ گر سکے لیکن حصول اسکا نادر ہے اسلیے کہ جو سدہ اس راہ میں پڑتا ہے اکثر تام
ہوتا ہے اسواسطے کہ نشان صفرا سے تفتیح سدوں کی ہے بسبب جلا اور تیزی اور تنفیذ کے پس جبتک
کہ سبب قوی نہو احداث سدے کا اس مجاری میں نہیں کر سکتا اور قوی ہونا سبب کا کہ
عبارت ہے کثرت سے اور شدت سے غلیظ ہونا مادے کا اکثر سدہ تامہ لاتا ہے نہ ناقصہ اور
فرق ان اقسام میں ظاہر ہے اسلیے کہ قلت صفرا کی علامت آثار برودت سے اور میل کرنے
صفرا سے دوسری جانب کو ظاہر ہونے آفت سے واضح ہے اور بیچ سدے کے قے صفراوی یا یرقان

لازم ہے انتہا ۔ شیخ رئیس نے بیچ قانون کے لکہا کہ رنگ براز کا کہ نارنجیت اوسکی بیچ غایت افراط کے ہو حاصل ہوتا
اوسکا بیچ منتہی مرض کے بہت ہوتا ہے نہ اول نضج کا ہوتا ہے اور بہت ہوتا ہے کہ نشان ردی ہونے حال کا
ہوتا ہے اور شارح نے بیچ جمع کرنے دونون کلام کے لکہا کہ اگر سبب نارنجیت کا کثرت صفراکی ہے بیچ آخر
امر کے محمود ہوتا ہے اسلیے کہ بیچ آخر مرض کے سبب بحران کے اور دفع طبیعت کے ہوتا ہے مادے
مرض کو اور اگر سبب نارنجیت کا تیزی صفرا کی اور احتراق ہو لامحالہ ردی ہوتا ہے اسلیے کہ دلیل افراط
مرض کی ہوتا ہے اور فرق درمیان ان دونون کے کئی وجہ سے کرسکتے ہین ایک وہ کہ بحرانی نہین
ہوتا ہے مگر بعد نضج کے بخلاف احتراقی کے کہ تقدم نضج کا اوسمین لازم نہین ہے دوسرا وہ کہ
بحرانی کو بہچاننا کرنا خفت کا اعراض ہونا ضروری ہے بخلاف احتراق کہ پیچہے اسکے ہلاکی ہے
تیسرا وہ کہ بیچ بحرانی کے براز کثیر آتا ہے جیسا کہ ذکر کیا گیا بخلاف احتراقی کے کہ براز اوسمین
بسبب احتراق کے قلیل آتا ہے بشرط اعتدال تناول طعام کے قسم بیچ براز سفید کے
پیدا ہونا اوسکا دو وجہ سے باہر نہین ہے ایک وہ کہ جو چیز بیض براز اور مقاوم رنگ صفرا
کے ساتھ براز کے ملے اور یہ براز اکثر حالت صحت مین آتا ہے سبب اوسکا دفع ہونا فضلات
کا ساتھ صدید اور زبدہ کے ہوتا ہے کہ وہ ترک کرنے ریاضت معتادہ بیچ عروق اور اعضا کے
جمع ہوئے ہون اور یہ محمود ہوتا ہے اور سبب پاک ہونے بدن کا مادہ مشکلہ سے اور سبب زوال ثقل کا
ہے اور اگر حالت مرض مین ہو سبب اوسکا انفجار دبیلہ کا اور دفع ہونا ریم کا طرف امعا کے
اور فرق اس قسم مین بدیہی ہے دوسرا وہ کہ صفرا مرارہ سے امعا مین نہ آوے تو براز کو رنگین کرے
پس ثقل باقی رہتا ہے اور یہ سفیدی کیلوسی اپنی کے بشرط تناول غذا صاحب رنگ کی اور سبب انقطاع
انحدار صفرا کا انسداد مسلک مرارہ کا ہے خواہ اوس راہ مین کہ درمیان جگر اور مرارہ کے ہے ہو خواہ سدہ اوس راہ مین
کہ درمیان مرارہ اور امعا کے ہے ہو اور فرق انمین کہ سدہ کون راہ مین ہے وہ ہے کہ اگر مسلک فوقانی یعنی وہ مجری کہ
درمیان کبد اور مرارہ کے ہے مسدود ہو سفیدی براز مین بتدریج ظاہر ہوتی ہے اسلیے کہ راہ مرارہ کی طرف امعا کے
کہلی ہوئی ہے جب تک کہ بیچ مرارہ کے تہوڑا بہی صفرا رہیگا گذر یگا اور براز امعا کو کچہ رنگ ظاہر ہوگا براز مین اور
جب کچہ نرہیگا براز سفید صرف آویگا اور یرقان مسلک فوقانی کو لازم ہے جسوقت کہ صفرا بیچ جگر کے
محتبس رہتا ہے بالضرورہ یرقان لاتا ہے اور اسی طرح اس سدی مین شرط ہے کہ پہلے یرقان ہو بعد اوسکے

پیدا سفید صرف ہو جاوے بخلاف سدہ تحتانی کے کہ عبارت اوس سے مجریٰ کی تنگی ہے کہ درمیان جگر اور امعا کے ہے پس بھی پیدا ہوتی ہے اور یہی ظاہر ہوتا ہے یرقان کا اسہال نہیں ہوتا اسلیے کہ جیسے جگر اور امعا میں راہ ہے ایک راہ مرارہ سے طرف معدہ کی بھی ہے ہو سکتا ہے کہ جو راہ طرف امعا کی ہے بند ہو صفرا مرارہ سے معدہ کی طرف گرے اور امعا سے صفرا بیچ جگر کے محتبس نہ رہے تو یرقان کیونکر ہو اگر بطرف اعضا کے میل کرے اور اگر یرقان ہو تو بسبب نہ کرے اور یہ معدہ کی شرط ہے اس سدہ کے بیان کیلئے سفید ہو پیدا ہو سکے یرقان ظاہر ہوتا اسلیے کہ منقطع ہونا صفرا کا کہ علت سفید ہونے کا ہے ہوتا ہے اور انتشار صفرا کا اعضا میں کہ علامت یرقان کی ہے بعد انقطاع کے صفرا واقع ہوتا ہے پس بالضرور چاہیے کہ یرقان بعد سفیدی براز کے ظاہر ہوا اور لیکن بعض اور چیزوں سفید کا مانند دودہ وغیرہ کی علت پر بیاض اونکی نہیں آتا ہے بلکہ بسبب کم ہونے زردی کے ہوتا ہے جیسا کہ اصفر میں مذکور ہوا ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ علامہ نے کاسانی سفید کو پیدا کرنے والا رنگ نہیں الصفرۃ ہوتا ہے نہ محدث سفیدی کا لان باختلاط الصفرۃ مع البیاض وان کان الصفرۃ قلیلۃ لا یبقی الابیض علی بیاضہ بل یمیل الی صفرۃ ما قسم بیچ براز سیاہ کے دلالت اسکی مانند دلالت بول سیاہ کی ہے یا اوپر شدت احتراق کے ہے یا اوپر زیادتی برودت اور جمود مواد کی یا اوپر نضج مادہ مرض سوداوی کی اور دفع کرنا طبیعت اوس کو بطریق بحران کی یا اوپر تناول کرنے چیز مسود کی مانند سماق وغیرہ کی یا اوپر پینا اوس چیز کی کہ مخرج سودا ہو ہے اور علامات ہر ایک کی بیچ بحث بول کے متصل مذکور ہے اور جو بسبب احتراق کے ہو شک نہیں ہے کہ ردی ہے اور جو فرط جمود سے ہو نادر الوقوع ہے اسلیے کہ اخلاط جو بیچ عروق کے افسردہ ہو کر منقطع ہوں دفع ہونا اونکا اکثر براہ بول کے ہوتا ہے بسبب وسعت مسالک کے اور طرف امعا کی کمتر خواہش کرتا ہے اسلیے کہ مجاری جگر کی تنگ ہیں اور مادہ مذکور غلیظ اور ظاہر ہے کہ مادہ مذکور امعا میں نہیں پہونچ سکتا ہے مگر بیچ جگر کے ہو کر اور اسی سبب سے شیخ رئیس نے بیچ اسباب براز سیاہ کے اسکو شمار نہیں کیا اسلیے کہ نادر مانند معدوم کی ہے اور یہ بھی ردی ہے **فائدہ** تجربہ سے ثابت ہوا کہ جملہ اسباب سیاہ کرنے والی براز سے ایک سبب نکلنا مادہ سودا کا بھی ہے اور اس سبب سے کہ مادہ سودا کا عام ہے کہ طبیعی ہو یا محترق جیسے خلط کہ ہو بعضے امور کہ ہر ایک سے متعلق ہیں بیان کرنا اونکا لازم آیا پوشیدہ نہ رہے کہ اگر سودا طبیعی یعنی غیر محترق حاصل ہونا اوسکا بیچ امعا کے یا بسبب دفع طبیعت کے ہوتا ہے بطور بحران کے یا بہ سبب پینے ادویہ مخرجہ کے اسلیے کہ کثرت اسکی اس مرتبہ کو نہیں ہوتی ہے کہ خود بخود طرف امعا

خواہش کرے بدون حرکت طبیعت کے اور بغیر حرکت دوا کے باجابہ نکلنا اوسکا آخر امراض سوداوی
مین دلیل بدتر ہے لہذا شیخ رئیس نے کہا کہ اما الکیموس الاسود فکثیرا ما ینفع خروجہ اور شارح نے تصریح کیا
کہ مراد کیموس اسود سے سوداے طبیعی ہے اسلیے کہ خلط طبیعی مسمے بخلط اسود ہے اور نشان ہونا
رنگ براز کا اس خلط سے خالی ہونا اوس کا آثار احتراق سے مخفی نہین ہے لیکن اگر سوداے غیر طبیعی ہے
یعنے محترق شک نہین ہے کہ احتراق خون سے ہوگا یا احتراق صفرا سے یا احتراق
بلغم سے یا احتراق سوداے اور فرق درمیان انکے میل کرنے سوداے حاصلہ سے احتراق ہر ایک
اوس خلط کے کہ اوس سے حاصل ہوا ہے معلوم ہے اور ساتھ اسکے جو احتراق سوداے ہو وہی زیادہ
اور قاتل اور خاص اوسکا یہ ہے کہ براق ہوا اور جو زمین پر گرے جوش کرے جیسا کہ سرکہ سے جوش ہوتا ہے
اور بھی سوداے مزہ ترش ہوتا ہے یا کسیلا موافق قوام مادہ کے اسلیے کہ سودا جو جلتا ہے دو وجہ سے
باہر نہین ہوتا یا رقیق رہا ہے یا غلیظ اگر رقیق رہا ہے محترق اوسکا شدید الحموضت ہوتا ہے اور اگر
غلیظ رہا ہے قلیل الحموضت اور ساتھ تھوڑے کسیلاپن کے ہوتا ہے اور جوش مین کا اور براق بیچ سوداے محترق کے
کہ سوداے رقیق سے حاصل ہو بہت ہوتا ہے بہ نسبت اوس محترق کے کہ سوداے غلیظ سے حاصل ہو بالجملہ سوداے اصلی
کہ سوداے غیر طبیعی ہے احتراق خلط سوداے سے حاصل نہین ہوتا ہے اور مشہور ہے کہ سوداے صرف نکلنا
اوسکا قے سے یا اسہال سے دلالت کرتا ہے اوپر غایت احتراق کے اور فناے رطوبات کی لہذا شیخ رئیس نے
کہا کہ الخلط السوداوی الصرف قاتل فی اکثر الامر یخرج ای دلیل علی الہلاک یعنی نکلنا خلط مذکور کا دلیل
ہلاکت کا ہے اسلیے کہ خبر دیتا ہے اوپر سبب مہلک کے کہ اوسکی سبب سے یہ نکلا ہے نہ وہ کہ خود نکلنا اوسکا
قاتل ہے اسلیے کہ نکلنا موذی کا ہر طرح مفید ہے کما لا یخفی اور ہلاک کرنا مقید کیا گیا ہے ساتھ اکثر
امر کے اسلیے کہ نکلنا اوسکا اگر بیچ شروع امر کے ہو لامحالہ قاتل ہے اسواسطے کہ نشان قوی ہونے
سبب مہلک کا ہے اسلیے کہ احتراق سودا کا نہین ہوتا مگر اوسوقت کہ اکثر رطوبات بدن کو فانی ہون
اور احتراق قوی ہوا اور ذکر بیچ انتہا کے مرض کے ہو دیکھنا چاہیے کہ قوت مرض کی ضعیف ہے
یا قوی اگر ضعیف ہے یہ بھی مہلک ہے اور اگر قوی ہے ہو سکتا ہے کہ طبیعت قادر ہوا اوپر دفع کے
اور سلامت سے گذرے لیکن یہ نادر ہے اسلیے کہ مرض جو اس قوت سے ہو بعید ہے کہ قوت بدن ساتھ اوسکے
قوی ہو خصوصا کہ زمانہ مرض کا دراز ہو نوبت منتہی کو پہونچا ہے ساتھ اسکے جو ممکن تھا ہلاکت کو ساتھ اکثریت کے

مقید کیا ہے تشخیص میں براز کے جانیئے کہ سبزی براز کی کہ تناول شی سبزات سے ہو دلیل انطفاء حرارت غریزی
کی ہے اسلیے کہ سبب سبزی کا یا زیادتی حرارت کی ہے یا افراط سردی کی اور بیچ دونوں صورتونکے
انطفاء حرارت غریزی کا لازم ہے اسلیے کہ اوپر تقدیر احتراق کے روح تحلیل ہوتی ہے اور بعد تحلیل حرارت
بھی منطفی ہوتی ہے لیکن بیچ تقدیر سردی کے ظاہر ہے کہ افراط بیچ سردی کے نہیں ہوسکتی مگر اوس وقت
کہ قوت حرارت کی اوسکی مقاومت اور مدافعت سے باطل ہوئی ہے اور علامت ہر ایک کی
آثار سبب سے معلوم ہے اور یہی سبزی براز کی اگر جنس زنگاری اور کراثی سے ہو احتراق سے
ہے اور اگر جنس آسمانگونی اور نیلمی سے ہو افراط سردی سے ہے **انتباہ** براز کہ ایک قسم
مرکب سے ہے اور وہ بھی دلالت کرتا ہے اوپر انطفاء حرارت غریزی کے اور پیدائش اوسکی
نہیں ہوتی مگر بہ دمفرط سے اور اسی طرح براز رصاصی **سوال** اگر کہیں کہ اطبا نے بول کو ساتھ
اقسام کثیر کے ذکر کیا لیکن براز کو اس تفصیل سے بیان نہیں کیا علت اسکی کیا ہے **جواب** اسکا
یہ ہے کہ جو دیکھنا براز کا اور تامل کرنا اوسمین مکروہ تھا اور دلالت اوسکی بھی اوپر احوال
بدن کی کمتر ہوتی ہے مگر بیچ امراض اسہالی اور امراض بطن کی اطبا نے بیچ ذکر اوسکے
رنگون کی توجہ نہ کی اور جو چیز کہ لکھی گئی واسطے تشخیص اقسام کے اور واسطے احوال شکم کے کافی ہے
اور شک نہیں ہے کہ دلالت براز کی ان دونون مرض مین زیادہ ہے دلالت بول سے **سوال** اگر
کہیں کہ براز سبز کو دلیل انطفاء حرارت غریزی کا مقرر کیا ہے نہ بول اخضر کو علت اسکی کیا ہے
جواب اسکا یہ ہے کہ رنگ بیچ براز کے بدون سبب قوی کے حاصل نہیں ہوسکتا بخلاف بول کے کہ بسبب شفافیت
ہونے کے اوسکے صاف سبز رنگین ہوتا ہے پس قیاس بول اور براز کا اس امر مین لازم نہیں ہے **فائدہ** براز بیچ لڑکون شیرخوار
کو دلیل انطفاء حرارت کی نہیں ہے لڑکونکو اسلیے کہ انمین بسبب ضعف کے کہ ماساریقا مین بگڑتا ہے بتقلیل سبز آتا ہے
اکثر امر مین پس حکم اوپر سبزی براز طفل کے باعتبار اسباب کے مختلف ہوتا ہے اور اوپر طریق وجوب کے نشان
انطفاء حرارت کا ہوتا ہے دفع جو ہوتا ہے بیچ شکل براز کے اور یہ دو وجہ سے باہر نہین ہے یا جمع ہوتا ہے یا مانند
کھو پیا کی ہو لاہوا اور ظاہر نہین کہ بیچ براز کے از صنف غالب ہے اور جو کچھ کہ ارض اوسمین غالب ہو
ہے کہ جمع اور تین ہو اگر نکلے بالطبع ہو اور کوئی چیز مانع الاجتماع اوس سے نہ ہو اسلیے کہ اگر ملتی و الاسباب نہ
الاجتماع کے ہو لا محالہ منقطع ہوگا اور انقطاع بیچ براز کے جب تک لون اسکی اجزا مین تحلیل نہ ہو نہین ہوسکتا او

سبب سے کہ تنہا عدد بدون تفریق کے امکان نہین ہی اور خلا محال ہی بالضرور چاہیے کہ درمیان
اجزاے متفارقہ کی جسم لطیف حاصل ہووے اسواسطے براز کی ہوا اور ایسا جسم تین وجہ سے باہر نہین
ہے یا ریح ہے یا بخار یا ہوا اور جو بخار وہ ہوا اوسکو اس کام کی نہین پہونچتا ہونا نفخ کا بیچ براز
کے ہے وہ یہ ہے کہ مخصوص ساتھ ریح کی ہو نہ بسبب ہوا کے سبب اسکے بل ساتھ اسکے ہے کہ نہایت منتشر
ہوتی ہوا ور حرکت اوسکی طرف فوق کو باطل ہوتی ہے اسلیے کہ اگر ریح ایسی ہوتی تو ہی ساتھ بخار کی
صالح اس کام کی ہوتی اور وجہ نہ لائق ہونا بخار اور ہوا کی واسطے انتفاخ کی وہ یہ ہے کہ شان ہوا ایسی کی
ایسے تصاعد اور تفارق ہی اجسام ارضی سے اور بیچ براز کے کوئی امر موجب انتفاخ کا نہین ہی پس
پس نفخ اوسمین ایسے ممکن نہین ہے اور اگر کہین کہ جیسے ریح سرد مفرط ہو کر موجب انتفاخ کی
ہوتی ہی ہوسکتا ہے کہ بخار بھی ہو ہم کہتے ہین کہ ممکن نہین ہی اسواسطے کہ بخار جب ایسا سرد ہوگا
پانی ہوجاویگا اور بخاریت سے نکل جاویگا بخلاف ریح کی کہ بعد بہت سرد ہونیکے ریحیت پر
رہتی ہی اسلیے کہ ریح وہ دخان ہے کہ برودت اوسپر طاری ہوی اور نزدیک پہونچنے سردی شدید کی
اگرچہ تصاعد سے باز رہتی ہی لیکن وہ اپنی نوعیت سے باقی ہی پس متحقق ہوا کہ انتفاخ بیچ براز کے
سواے ریح مذکور کے حادث نہین ہوتا ہی اور جسوقت ریح غالب ہو براز اوسپر پانی کے بلند ہوتا ہے
اور راسب نہین ہوتا جیسے قولنج ریحی مین اکثر واقع ہوتا ہے اور اس تقریر سے معلوم ہوا کہ براز مجتمع
دلیل نضج کا ہوتا ہی جیسا مقدمہ مین بیان ہوا اسلیے کہ علت انتفاخ کی ریح ہے اور پیدایش ریح
کی بدون قصور نضج کی نہین ہوتی کما لایخفے دفع پانچوان بیچ استدلال کی وقت براز سے جاننا
چاہیے کہ غذا کھائی جاتی ہی ضرور ہی کہ حاصل ہونے کیلوس تک بیچ معدے کی رہتی ہے اور جو معدے سے
امعا مین جاتی ہی وہان بھی جبتک کہ بقایا سے اجزاے کیلوسی کا جگر مین منجذب ہوتی ہین توقف کرتی ہی
اور عروق ماساریقا کی نہایت تنگ ہین ایک زمانہ معتد بہ چاہیے کہ خلاصہ اوس سے بالکل جگر مین
پہونچے پس وقت طبیعی واسطے براز کی وہ ہے کہ بعد انجذاب خلاصہ کی ہو اور بیچ مقدمہ کی اندازہ وقت
کا ساتھ فوائد کی بیان ہوچکا اور جو براز آگے اوس سے یا بعد دیری کی اوس سے آوے وقت ناطبیعی ہی براز کا
اور جو وقت معتدل اوسکا کہ طبیعی ہی بیچ مقدمہ کی کہا گیا اس جگہ سریع البروز اور بطی البروز کو دو قسم مین کر
کرتی ہین قسم بیچ سریع البروز کے یعنی وہ براز کہ قبل وقت طبیعی کی نکلے اور یہ یا امور خارجی سے ہی یا امور داخلی سے

امور خارجی استعمال کرنا مخرجات کا ہی مانند پینے مسہلات کی اور استعمال فتائل اور حقنون کا اور امور داخلی
تین قسم کی ہین ایک وہ کہ بسبب نفس براز کے ہو دوسرا وہ کہ بسبب قوتون کے ہو تیسرا وہ کہ بسبب عا
یعنی انتڑی کی ہو اسلیے کہ معلوم ہے کہ نکلنا براز کا حرکت مکانی ہے اور واسطے اتمام اس حرکت کے
تین چیز کہ متحرک اور محرک اور مقام حرکت ہین لازم لیکن اس مقام مین کہ ذکر ہوتا ہی متحرک براز ہی اور محرک
دافعہ ہے اور مقام حرکت کا جوف امعا کا ہے اور ہر ایک ان تین علت سے جلد نکلنا براز کا ہوتا ہے
جیسا کہ تین مثال مین کہا جاتا ہی مثال علت ہونے نفس براز کی تناول غذاے مزلق کا ہے اسلیے
کہ اثقل غذاے مزلق کا اکثر مزلق ہوتا ہے اور مثال علت ہونا امعا کا قروح یا بثور یا سحج مین امعا ہین
اسلیے کہ بیچ اس صورت کے ثفل کو وارد ہوتا ہے بسبب اذیت کے امعا مضطرب ہوتے ہین اوپر
دفع کرنے ثفل کے اور مثال علت ہونے قوت دافعہ کی جلدی فعل دافعہ کی ہی اور موجب تعجیل
اوسکے فعل کا دو وجہ سے باہر نہین ہی ایک کثر گرنے صفرا کی اور معلوم ہے کہ اگرچہ مخرج براز کی
قوت دافعہ ہے لیکن منبہ اوسکا اوپر نکالنے کے صفرا ہے کہ مرارہ سے آتا ہے اوپر امعا کے اور جسوقت
یہ صفرا بہت آوے دافعہ کو قبل اسکے کہ خلاصہ منجذب ہو طرف جگر کے حرکت مین لاتا ہے دوسرا تضعیف
یا ابطال کہ بیچ قوت ماسکہ کی پڑے اسلیے کہ نزدیک واقع ہونے فتور کے بیچ قوت ماسکہ کی قوت دافعہ
کہ ضد ماسکہ کی ہے عمل کرتی ہی بالضرور اسواسطے کہ ہر قوت طبیعی بالطبع ہمیشہ فعل کرتی ہی اور تعطل
اوسکے فعل مین نہین ہوتا مگر بسبب مانع اور عائق کے اور جسوقت وہ مانع دور ہوا لامحالہ عود کرتی ہین
طرف فعل اپنے کے **فائدہ** اگر کہین کہ جو قوتین بیچ قوت کی برابری رکھتی ہین اور بالطبع مائم الفعل ہین
پس عمل قوت دافعہ کا ساتھ باقی رہنے عمل قوت ماسکہ کے مستلزم ترجیح بدون مرجح کے ہوتا ہی
اور یہ محال ہے جواب اسکا یہی کہ اگرچہ قوت دافعہ مثلاً قوی زیادہ قوت ماسکہ سے نہین ہی اور ہر ایک
اپنے عمل مین قائم ہے لیکن بتقدیر قادر مطلق کی تقاضا کرنا طبیعت کا موافق احتیاج کی مرجح دافعہ کو
ہوتا ہے بعد تمام کرنے فعل ماسکہ کے اور بھی حالت صحت مین گرنا صفرا کا کہ بعد انجذاب خلاصہ کے
ہے ثفل سے مقوی دافعہ کا مقرر ہوا اور اسیطرح حالت مرض مین فتور بیچ ماسکہ کے کہ مقوی دافعہ کا
مقرر ہوا لان ضعف الدافعہ مقو لعمل الضد پس ترجیح بلا مرجح نہین ہی ہرگز اور جسوقت اعتدال ہی گرنا
صفرا کا بیچ صحت کی محرک دافعہ کا ہوتا ہی کثرت اوسکی بیچ مرض کے بطریق اولی ہوگی اور فرق درمیان ان

سے وہ ہے کہ جو امور خارجی سے ہو موجود ہونا اوسکا دلالت کرتا ہی اوسپر اور جو ذات براز سے ہو تناول
غذا لزج کا شاہد اوسکا ہے اور یہ براز دیر تک ٹھیرا رہتا ہوگا اور جو قروح یا بثور امعا سے ہو قبل نکلنے
براز کے درد ہوگا اور پیٹ میں پیچش ہوگی اور نکلنے کے براز میں یا اوسکے نشان میں جو ظاہر ہونگے اور جب وقت کوئی
چیز ریزہ ریزہ سے یا اسے پیدا انہوں کثرت صدید اسپر یا اجتماع ماسکہ وغیرہ ہوگا پس اگر براز رنگین ہو وقت
نکلنے کے لذع کرے گا تو اس سے ہوگا اور نشان اسکے بھی قبل براز کے مغص خفیف سے بھی ظاہر ہوتا ہی
اور اگر برنگ اور لذع نہو اور ثقل بیچ بطن کے محسوس ہو تو اسمین ماسکہ سے ہوگا قسم بیچ بطی
النفوذ کے یعنے دیر مین نکلنا براز کا وقت معتاد سے اور یہ بھی دو طرح ہے ایک وہ کہ امور خارجی
سے ہو مانند استعمال حوابس کی شربا اور حمولا اور نشان اوسکا وجود سبب کا ہے دوسرا وہ کہ امور
داخلی سے ہو اور معلوم ہی کہ یہ امر داخلی باعتبار نفس براز کے ہو یا باعتبار قوتون کی یا باعتبار امعا کی یا باعتبار
اشتیاق تمام اعضا کے جو براز سے ہو تناول غذا ئی قابض کا اوسپر گواہی دیتا ہی اور جو امعا سے ہو
وجود قرحہ کا یا ورم کا دلالت کرتا ہی اوسپر اسواسطے کہ جسوقت اسفل امعا مین قرحہ یا ورم ہو طبیعت خوف
الم اور اذیت سے نزول براز کو مانع ہوتی ہے لیکن جو قوتون سے ہو تین طرح ہی ایک وہ کہ دافعہ ضعیف ہو
اور نشان اوسکا تجاوز کرنا نضج براز کا ہی دوسرا وہ کہ اگرچہ دافعہ قوی ہو لیکن صفرا مرارہ سے کمتر آوی اور دافعہ کو
کما ینبغی خبردار نہ کرے اور نشان اسکا سفیدی براز کی ہی اور آثار سردی امعا کے ظاہر ہونا تیسرا وہ کہ ہاضمہ ضعیف ہو
اور اس سبب سے طبیعت محتاج ہو طرف دراز کرنے توقف ماکول کی بیچ معدہ اور امعا کی اور موافق
تقاضا ئے طبع کی ماسکہ دیر تک طرف امساک کی خواہش کرے اور دافعہ بھی اپنے عمل مین تاخیر کرے
اور معلوم ہی کہ اگرچہ سب قوتین بالطبع دائم الفعل ہین لیکن مقہور اور مغلوب طبیعت کی ہین بحکم قادر
مطلق کے اور نشان ضعف ہضم کے ڈکار ترش ہی اور پیدا ئش نفخ اور ریاح کا شکم مین اور جو اشتیاق
اعضا سے ہو نظیر اوسکا دیر مین آنا براز کا ہی بعد تنقیہ مواد کی مسہل سے یا تقلیل اوسکا اقوا سے
اور قلت تناول سے وقسم چھٹا بیچ رائحہ براز کے جسوقت ماکول پاکیزہ اور خوشبو ہو اور اوسکے ساتھ
کوئی چیز متغیر بو کی مانند ہینگ اور لہسن کے نہ ہو اور ساتھ اسکے ثقل بہت بدبو ہو دلیل کثرت
اخلاط عفنہ کی ہے اور جسوقت بو براز کی ترش ہو دلیل سردی مزاج اور زیادتی بلغم کی ہی اور براز
منکر الرائحہ یعنے شدید النتن نہایت دلیل موت کی ہے بیچ مریض ضعیف کے دفعہ ساتوان

بیچ کف براز کے اور سبب اوسکا یا حرارت عظیم ہو کہ اخلاط کو بلا دیتی ہے جیسا کہ آگ دیگ کو جوش مین لاتی ہے اور کف لاتی ہے یا ریاح کہ بیچ بدن کے ہوساتھہ اخلاط کے ملے مانند ہوا سے سخت کے کہ اوپر دریا کے بہتا اور پانی سے ملے اور کف پیدا کرے دفع آٹھوان بیچ نکلنے براز کے آواز اور قراقر سے جاننا چاہیے کہ ظہور آواز کا روقت نکلنے براز کے دو وجہ سے باہر نہین ہی یا بسبب ریح کے ہے اور یہی اکثر ہے یا بسبب قوت دافعہ کے ہے اسلیے کہ نزدیک قوی ہونے اس قوت کے اگرچہ بیچ امعا مین نہو لیکن بسبب شدت دفع کے آواز ہوتی ہے اور یہ کمتر ہے بالجملہ ہونا ریح کا بیچ شکم کے بدون فرط اور افساد کی دلیل اعتدال حرارت معدہ اور امعا کی ہوا سیلیے کہ بیچ معدہ سرد کے اور امعا سرد کے ریح ہرگز پیدا نہین ہوتی اور ریح بہت گرم کے بھی پیدا نہین ہوتی اسلیے کہ زیادتی تحلیل سے بخار معدوم ہوتے ہین پس واسطے پیدا ہونے ریح کے حرارت معتدل شرط ہے تو رطوبت کو پگھلاوے اور بخارون کو اوٹھاوے پس وہ بخار حرارت معتدل سے طرف یبوست اور دخانیت کے میل کرین اور ریح یہی ہے کما قالوا الریح دخان بارد متولد من تلطف الاخلاط اور مراد اس دخان سے اس جگہہ بخار قلیل الرطوبت ہے کہ جمع ہونے سے تحلیل باہر نہین ہوسکتا ہے بالجملہ نکلنا ثفل کا ساتھہ آواز عظیم کے اور تقدم نضج کا دلیل بیچ غلیظ کا ہے اور ساتھہ آواز باریک کے مانند آواز کیڑے کے دلیل نکلنے رطوبت رقیق کا ہے اور جو ساتھہ آواز قوی کے دفعۃً آتی ہے اور ثفل میلوس بہت ہو نشان نی انجذاب خلاصہ کا ہے اور نکلنا براز کا ساتھہ آواز کے بدون تقدم نضج کے اور بدون کیلوسیت کے نشان قوت دافعہ کا ہے اور آواز صاف نزدیک نکلنے براز کے دلیل اسکی ہے کہ امعا رطوبت سے خالی ہین اور ثفل خشک ہے جسوقت آواز قراقر کی باریک ہو دلیل اسکی ہے کہ ریح بیچ امعاے باریک کی ہے اور غلیظ نہین ہے اور جو آواز قراقر کی غلیظ ہو دلیل اسکی ہے کہ ریح غلیظ بیچ امعاے غلاظ کی ہے فائدہ ریح کہ بیچ معدہ کی پیدا ہوتی ہے اگر اوپر چاوے اور مری سے نکلے اوسکو ڈکار کہتے ہین اور اگر امعا کی طرف آوے اوسکا نام ریح ہے کہ بنام عام اور بدبو ریح کی کہ ناشی ہو محدث النتن کے تناول کرنے سے ہو مانند براز منتن کی دلیل عفونت اخلاط کی ہے انتباہ جو استدلال پسینے سے ہے اور استدلالون کو مقوی ہے واسطے خبر کرنے کے احوال بدن پر اور وہی فضلہ جو بعد ہضم کا ہے ذکر اوسکا بیچ ذیل فضلات کے کیا جاتا ہے اگرچہ مانند اوسکے ذکر مین مشغول ہوا جاننا چاہیے کہ عرق بیچ عرق کے

نہین جاسکتی مگر بسبب ملنی تھوڑی صفرا اور پانی کی اسلیے کہ پانی مبدرق ہوتا ہے بیچ سیلان کی اور صفرا بسبب
قوت تیزی اور گرمی بیچ وکر دیتا ہی اور بعد پہونچنی غذا کی اعضا مین جو پانی کہ اوسمین ملا تھا اکثر اوس سی بیچ مجاری بول کے
پھرتا ہے جیسا کہ بیچ مبحث بول کی گذر چکا اور تھوڑا پانی کہ وہان رہا اور غذا سے مخصوص تا فضل مواد طرف
جلد کے متوجہ ہوتا ہے پس اگر پانی خالص ہی پسینا اوس سے ظاہر ہوتا ہے لہذا کہا ہے کہ پسینا فضلہ پانی کا ہے
اخلاط بدن سے اور اگر ملنے پانی سے ساتھ فضلہ کی خلط پانی مین آیا اور طرف جلد کے آیا وسخ یعنی میل
پیدا کرتا ہے بالجملہ علامات احوال بدن کی کہ پسینے سے تلاش کرتے ہین وہ سب بیچ چھہ رشحہ مین ہم بیان
کرتے ہین رشحہ پہلا بیچ کثرت اور قلت پسینے کے اور اوسکو وقت بیچ ذکر کرتے ہین قسم پہلی بیچ کثرت
عرق کی پوشیدہ نرہے کہ اسباب کثرت کے مطلقا چھہ ہین بعضے اونسے طبیعی اور بعضے غیر طبیعی جیسا اشارہ
کیا جاویگا ایک وہ کہ رطوبت بدن مین زیادہ ہو اور بسبب زیادتی کی نکلتی ہے دوسرا وہ کہ رطوبت رقیق
ہوجاوے اور سیلان کرے تیسرا وہ کہ اعضا پگھلین اور رقیق ہوکر راہ مسام سے نکلین چوتھا وہ
کہ مسام اپنے مقدار سے کشادہ زیادہ ہون اور اس سبب سی رطوبت زیادہ نکلے پانچوان وہ کہ قوت دافعہ قوی
ہو اور رطوبت کو زیادہ دفع کرے چھٹا وہ کہ ماسکہ ضعیف ہو اور اس سبب سے رطوبت زیادہ نکلے بالجملہ جو دفع کرنے
دافعہ سے ہو یا ریاضت معتدل سی یا حرارت ہواے گرم سی کہ مفرط الحرارۃ نہو یا حمام معتدل سی یہ عرق طبیعی ہے تمام
یعنے بدن کو مفید ہوتا ہے اور اوسکے اسباب کو اسباب عرق طبیعی کا کہتے ہین اور اوسکو کہ ایسا نہو اسباب عرق غیر طبیعی کا
کہتے ہین اور جانین کہ بہت نکلنا پسینے کا مضعف قوت کا ہے مگر یہ کہ قوت دافعہ سے ہو کہ مواد زائد
دفع کرتی ہے کہ یہ سودمند ہوتا ہے اور بدترین پسینے کا وہ ہے کہ ذوبان اعضا سے یا ضعف ماسکہ سے ہو
اور فرق درمیان اوس عرق کی کہ قوت دافعہ سے ہو اور اوسکے کہ ضعف ماسکہ سے ہو کئی وجہ سی کرتے ہین
ایک وہ کہ جو دافعہ سے ہوتا ہے پیچھے امتلا کے ہوتا ہے اور اوسکے نکلنے سے فرحت ظاہر ہوتی ہے
صحت مین ہو یا بیماری مین اور بیمارون کو سواے دن بحران کے اور دنون مین نہین آتا ہے
بخلاف اوس پسینے کے کہ ضعف ماسکہ سے ہو کہ بدون امتلا کے ہوتا ہے اور ضرر کرتا ہے
اور استعمال مقویات ماسکہ سے نفع ہوتا ہی اور اسیطرح جو ذوبان سے ہو ضرر اوسکا زیادہ ضعف ماسکہ
سے ہے اور نہ نفع پاتا مقویات ماسکہ سے خاصہ اوسکا ہی اور ایسا پسینا بغیر تپ حار کی نہین آتا ہی اسلیے
کہ ذوبان اعضا کا کہ بدون حرارت قوی کی ہو مادہ اوسکا ایسا رقیق نہین ہی کہ پسینے سی دفع ہو اس سبب سے

جب تک مادہ خوب رقیق نہو عرق مین نہین آتا ہے فائدہ جسوقت بیچ صحت کے پسینا بہت
آوے اور کوئی سبب ظاہر ہو جانا چاہیے کہ غذا زیادہ اوس سے کہ بدن تحمل کرے کہ جو کہائی جاتی ہے
اگر باوجود قلت تناول کی اور بدون ظہور سبب موجب کی پسینا نکلتا ہے جانئے کہ بدن مین فضلے بہت ہیں
اور محتاج استفراغ کا ہی اور کثرت عرق کی سب لون مرض کی دلیل کثرت خلط کی ہی اور کثرت عرق
کی ساتھ کثرت اسہال یا استفراغ کے نہایت بد ہے اور جسوقت بعض اعضا سے پسینا بہت آئے
اور بعضے سے کمتر نشان اسکا ہے کہ مادہ بیماری کا بیچ اون اعضا کی ہی کہ اونسے پسینا نکلتا ہی
یا اون اعضا مین بہت ہے اور بعضے مین کمتر اور جسوقت مادہ سب بدن مین بہت ہوا اور کوئی
مانع نکلنے سے بیچ عضو کی نہو عرق سب بدن سی نکلتا ہے اور عرق سرد فقط سر اور گردن اور سینہ کی
آوے نشان ضعف قوت حیوانی کا ہے یا نشان اس امر کا کہ ضعیف ہوگا خصوصا بیچ تپ حادہ
اور محرقہ کے اسلیے کہ دلیل مادہ کثیر اور خام کا ہی اور بیچ سرسام اور جو انکی مثل سر کے ہیں برا ہے اور طبیعت عاجز ہی
قسم دوسری بیچ قلت عرق کی اور اسباب اسکے چار ہین ایک قلت رطوبت کی دوسرا غلظ یا
خامی مادہ کی تیسرا قبض مسام کا چوتھا ضعیفی دافعہ کی کمی عرق کی ساتھ علامات امتلا کی بد ہی
خصوصا جسکا سبب ضعف دافعہ کا یا غلظ اور خامی مادہ کی ہو رشحہ دوسرا بیچ رنگ عرق کی زردی عرق کی
نشان غلبہ صفرا کا ہی سفیدی اوسکی دلیل بلغم کی اور چرکین غلیظ علامت سودا کی عرق خونابہ یعنی مانند خون
کے بسبب ضعف ماسکہ عروق کی ہوتا ہی یا بسبب فساد خون کی اسلیے کہ جسوقت خون بسبب فساد کے ہو
لائق غذا کے نہین ہی بالضرور ساتھ عرق کی دفع ہو کر نکلتا ہی اور فرق درمیان دونون کی اور علامات
کر سکتے ہین اور تناول اشیا بیچ معدہ کا اور غلظ اور فساد خون کا اول اشیا کا ہی اس امر پر کہ فساد خون سی ہو
رشحہ تیسرا بیچ رائحہ عرق کی ترشی رائحہ کی نشان بلغم حامض کا ہی اور تلخی اور تیزی رائحہ کی نشان اخلاط
صفراوی کا اور نتن اوسکا دلیل عفونت اخلاط کا رشحہ چوتھا بیچ طعم عرق کی حکم اوسکا اوس کلام سے
کہ بیچ رائحہ عرق کی ہو چکا ہے معلوم ہے رشحہ پانچوان بیچ حرارت اور برودت عرق کی عرق سرد بیچ تپ اون
کی نشان بہت ہونی رطوبت خام کا ہے پس اگر مرض حاد ہی عرق مذکور بہت ردی ہی نسبت مرض مزمن
کی اسواسطے کہ مرض حاد کہ قلیل المدت ہوتا ہے پکنا اسقدر رطوبت کثیر کا ممکن نہین ہی بخلاف مرض مزمن کے
کہ اوسمین بسبب درازی مدت کی نضج ممکن ہی عرق گرم بیچ حمیات کی اور اور بیماریون کی امید دہ نہ زیادہ اور

سلیئے زیادہ عرق سرد سے ہوتا ہے رشح چوتھا پیچ قوام عرق کے عرق رقیق نشان رقت مادہ کا ہے اور غلیظ اور نضج نشان غلظ اور لزوجت مادے کا اور اوپر طویل ہونے مرض کے دلیل ہے اسلیئے کہ بہت مدت چاہیئے کہ ایسا مادہ غلیظ اور لزج پختہ ہوا **انتباہ** جو استدلال نفث سے بھی اول اشیا ہی اوپر نضج اور عدم نضج کے امراض سینہ مین اور اوسپر کہ جو سینہ مین ہے ذکر اوسکا بھی لازم آیا چاہتا چاہیئے کہ نفث پیچ لغت کی نفخ بدون ریق کو کہتے ہین لیکن بیچ اصطلاح اطبا کے طرف خاص ہین اوس رطوبت کے کہ کھانسی سے نکلے کہتے ہین اور اوپر اس تقدیر کے لازم ہے کہ یہ لفظ مخصوص ہو واسطے اوس ہونے کے کہ مجری قصبہ سے نکلے اور عرف عام مین رطوبت کو کہ منہ سے نکلے جسطرح تبزق سے یا تنقل سے یا کہانسی سی یا تنخنخ سے یا قے سے کہتے ہین قطع نظر اس سے کہ وہ رطوبت قصبہ سے آتی ہے یقیناً اسلیئے کہ جو قے سے نکلے مری اور معدے سے ہوگا اور تنخنخ سے آوے سر سے ہوگا اور جو تنقل اور تبزق سے آوے اجزاے منہ سے ہوگا اور جو کہانسی سے آوے قصبہ سے آتا ہے نفس قصبہ سے ہو یا ریہ سے یا حجب سے اور سوا اسکے کہ اوسکو ریہ سے ملاقات ہے اس سبب سے کہ معلوم ہی کہ رطوبات سینہ کا مخرج سواے ریہ کے اور نہین ہے جیسا کہ گذر چکا ہے اور اس سبب سے کہ استدلال نفث سے سات چیز مین ہوسکتا ہے ہم اس بحث کو سات نفخہ مین ذکر کرتے ہین نفخہ پہلا بیچ کثرت اور قلت نفث کے کثرت اسکی دلیل نضج کی اور نہایت مین پہونچنے مرض کی ہے بشرطیکہ بیچ قوام اور رنگ وغیرہ کے محمود ہوا اور قلت اسکی نشان خامی مادے کی ہے لیکن تھوڑا تھوڑا آنے لگے دلیل شروع نضج کی ہے اور خبر دیتی ہے اس امر کو کہ مرض نے ابتدا سے تجاوز کرکے بیچ زیادت کی ہے اعتدال اسکا قلت اور کثرت مین نشان نضج اکثر مواد کا ہے پس کثرت اس جگہ جو دلیل اوپر نضج تمام مادی کی ہی معتدل سے بہتر ہے اور نہونا نفث کا امراض ریہ مین نشان سوء مزاج ساذج کا ہے یا دلیل خامی مادہ کا اور کمزور ہونا طبیعت کا اور عام ہے کہ خامی مادے مین باعتبار لذا طا رقت کی ہو یا باعتبار زیادتی غلظ کے نفخہ دوسرا بیچ رنگ نفث کے نشان خامی مادے کی یا نشان اسکا کہ مادہ نزلہ کا بلغم ہے اور فرق درمیان انکی یہ ہے کہ کہ اگر شروع مرض مین آوے اور دشواری سے نکلے جاننا چاہیئے کہ خامی سے ہے اور اگر آسانی سے نکلا اور پھلنا اوسکا بیچ قریب زمانے انتہا کی ہوا اور مریض کو اوسکے نکلنے سے راحت ہو معلوم کرین کہ نزلہ بلغمی سے ہے اور حمرت نفث کی نشان غلبہ خون کی ہے یا نشان پھٹ جانے کوئی رگ کی گرد حنجرہ اور ریہ اور آلات

تنفس کے اور آلودہ نکلنا نفث سفید کا ساتھ سرخی کے دلیل سل کی ہے اگر اور علامات بھی گواہی دیں اور زردی نفث کی دلالت کرتی ہے اوپر صفراویت ترلہ کے سبزی اوسکی یا نشان احتراق کی ہے یا دلیل افراط برد کی اور بطلان حرارت غریزی کی اور سوداوی بھی مانند سبزی کے نشان ایک دونون سے ہوتی ہے لیکن فرق اس امر مین کہ سبزی اور سیاہی احتراق سے ہے یا برودت مفرط سے آثار متقدم سے کہ ہرایک کے ساتھہ خصوصیت رکھتے ہین کر سکتے ہین نفحہ تیسرا بیچ رائحہ نفث کے نتن اوسکا نشان عفونت کا ہے اور بے نتنی دلیل بعید ہونے کی عفونت سے ہے اور ترشی رائحہ کی دلیل برودت کی ہے نفحہ چوتھا بیچ مزہ نفث کے شیرینی اوسکی نشان غلبہ خون کی ہے یا نشان بلغم معتدل کی اور فرق درمیان ان دونون کے رنگ سے کرتے ہین اسلیے کہ اگر سرخ ہے دموی ہے ورنہ بلغمی اور یہ یقیناً سفید ہوگا اور بے طعمی اوسکی نشان بلغم معتدل کی ہی اور شوریت اوسکی دلیل اسکی ہے کہ حرارت کے رطوبت مین اثر کیا ہے اور ابھی غلبہ رطوبت کا ہے اور شدت سوزش اور تیزی کی کہ مرتبہ شوریت سے تجاوز کی ہے نشان نہایت حرارت کی ہے اور ترشی اسکی برودت سے ہوتی ہے اور ناخوشی طعم کی عفونت سے نفحہ پانچوان بیچ قوام نفث کی رقت اوسکی نشان خامی مادے کی ہی اور کبھی دلیل نضج کی ہے اور فرق درمیان ان دونونکے جنس مادی سے اور رقت نکلنے سے کر سکتے ہین اور غلظت اوسکی نشان خامی کی ہے اور خبر کرتی ہے اوپر دشواری نضج کے اور اعتدال اوسکا بیچ غلظت اور رقت کے دلیل نضج تمام کی ہی نفحہ چھٹا بیچ شکل نفث کے گول ہونا اوسکا نشان اسکا ہے کہ مادہ غلیظ ہے اور بیچ قصبہ اور ریہ کے حرارت عظیم ہے بقراط کہتا ہے کہ نفث بصاقی اوس شخص سے کہ اوسکو تپ ہو نشان ذبول کا ہے اور وہی کہتا ہے کہ ہمنے بہت دیکھا کہ پیچھے نفث مستدیر کے بیماری مستحیل ہوتی ساتھہ سل کی اور وہی کہتا ہے کہ جسوقت نفث ساتھہ گردی ہو نکلے ہو اور تھوڑا علامات اختلاط عقل سے اوسکے ساتھہ یا رہو اختلاط عقل جلد ظاہر ہوگا اور نفث صافی عبارت ہے اوس سے کہ خام نکلے نفحہ ساتوان بیچ نکلنے نفث کے اور آسانی نکلنے کی اور دشواری نکلنے کی جسوقت بیچ نزلہ اور ذات الریہ اور ذات الجنب کے نفث جلد ظاہر ہو اور آسانی سے نکلے نشان سلامت اوپر قوی ہونے طبع کے اور جلد آخر ہونے بیماری کا ہوتا ہے اور دیری اور دشواری اوسکی نشان خامی اور ضعیفی قوت اور درازی مرض کا ہے فائدہ نفث محمود وہ ہے کہ سفید اور ہموار اور پختہ اور معتدل القوام ہو اور

کچھ تو نرم ہے اور آسانی سے نکلے بدون شدید کھانسی کے اور رنگ اوسکا سیاہ یا کمود یا زرد ہو اور بوی
ناخوش رکھے جو ذکر کرنے لواحق ضروری سے ہم فارغ ہوے اب متوجہ طرف متن کی ہوتے ہین

المقالۃ الخامسۃ فی تدبیر الاصحاء و علاج المرضی علی وجہ کلی مقالہ پانچوان

ثابت ہے بیچ تدبیر تندرستون کے اور معالجہ بیمارون کے اوپر طریق کلی کی پوشیدہ نرہے کہ اطبا نے
بالکل جزو عملی کو ان دونون قسم پر تقسیم کیا ہے اسواسطے کہ علم تدبیر ابدان صحیحہ کو علم صحت کہتے ہین
اور علم تدبیر ابدان مریضہ کو علم علاج اور شک نہین کہ تقسیم اس مبحث کی دو قسم مین بطور مذہب شیخ رئیس
وغیرہ کے کہ درمیان صحت اور مرض کے واسطہ ثابت نہین کرتے بدون تاویل کی درست ہے لیکن
وہ لوگ کہ حالت متوسطہ کے قائل ہین کہتے ہین کہ حالت متوسطہ لامحالہ مرکب ہے صحت اور مرض سے
پس تدبیر اوسکی بھی بیچ تدبیر صحت اور مرض کی داخل ہو یا خالی ہے صحت فی الغایۃ سے اور مرض
فی الغایۃ سے پس علم تدبیر اوسکا داخل ہے بیچ علم تدبیر ابدان ضعیفہ کے اور بالجملہ ہر طرح سے تقسیم
اس مبحث کی دو قسم مین محصور ہے اور اس تقدیر مین جو بعض لوگ اعتراض کرتے ہین کہ جو حالت
بدن کی تین قسم کی ہے تدبیر اوسکی بھی چاہیے کہ تین قسم کی ہو رفع ہوتی ہے **اندیادہ** جانتا چاہیے
کہ حفظ صحت حاصل نہین ہو سکتی مگر اوس شخص مین کہ پانچ خصلت رکھے ایک وہ کہ قوانین طب کا
عارف ہو یا سامع اور مطیع طبیب دانا کا ہمیشہ ہو دوسرا وہ کہ دولتمند ہوا اور صاحب حکم تو
اغذیہ لطیفہ اور ادویہ نفیسہ کہ حافظ قوی اور ارواح کے ہین مانند موتی اور یاقوت وغیرہ کے جو کچھ درکار
ہوں حاضر موجود ہوں تیسرا وہ کہ فارغ البال ہو اور محکوم کسی کا نہو تو ہر چیز وقت حاجت کے کر سکے
چوتھا وہ کہ بخیل اور تنگدل نہو اور وہ دوست نفس اور صحت کا ہو تو جلدی ہی مزخرفات دنیاوی کو اپنی
اوپر صرف کرے اور باک نہ رکھے پانچوان وہ کہ حریص شہوات کا نہو اور اپنے نفس پر ضابط اور اپنی عزم میں راسخ
ہو تو جو چیز واجب الترک ہی قطعاً اوسکی طرف میل کرے اور جو ضروری الاستعمال ہے ہرگز اوسکو ترک نہ کرے
اور شک نہین ہی کہ جمع ہونا ان خصلتون کا ایک شخص مین کمتر پایا جاتا ہی لہذا حفظ صحت جیسا کہ چاہیے
ہو نہین سکتی کما لا یخفیٰ اب معلوم کرین کہ علم حفظ صحت منقسم ہوتا ہی طرف تین چیز کی باعتبار احوال صحت کی اسلیے
کہ صحت تین قسم کی ہی ایک قسم وہ کہ نہایت کمال مین ہو دوسری قسم وہ کہ تا غایت کمال سے کچھ تنزل کیا ہو تیسری
وہ کہ ناقص ہوا اور غایت کمال سے بعید ہو علم تدبیر قسم پہلی کو علم تقدم الحفظ کہتے ہین اور علم تدبیر قسم دوسری کو

نام حفظ صحت کہتے ہین خصوصاً اور علم تدبیر قسم تیسری کو علم تدبیر ابدان ضعیفہ جانتے ہین نظیر اوسکی تدبیر
مشائخ اور تمام ضعیف بدنون کی ہے اور جاننا چاہیے کہ لفظ حفظ صحت اگرچہ فی الحقیقۃ مخصوص ساتھہ قسم
ثانی کے سبب ہے جیسا کہ کہا گیا لیکن اوپر طریق مجاز کے اوپر تینون قسم کے اطلاق کرتے ہین اسلیے کہ
مقصود جملے سے حفاظت صحت کی ہے جسطرح کہ ہو لفظ بیچ اصطلاح اطبا کی اطلاق اوسکا اوپر سبب کی
بسبب شائع ہونیکے حکم حقیقت کا پیدا کیا ہے وہی مشتمل علے فصول اور یہ مقالہ شامل ہوا اوپر
کئی فصل کے **الفصل الاول فی تدبیر الماکول و المشروب** فصل پہلی مقالہ پانچوین سی ثابت ہے
بیچ تدبیر خوردنی اور نوشیدنی کے اور اس جگہہ بعض چیزین کہ ذکر اونکا اس مقام مین ضروری ہے کہی جاتی ہین معلوم کرنا
کہ طبیبون نے اتفاق کیا ہے اوپر دو قاعدہ کی ایک وہ کہ حفظ صحت مثل سی ہوتی ہی دوسرا وہ کہ علاج مرض کا
ضد سی ہوتا ہے اعتراض ہین ان قاعدون پر کہ وارد ہوتے ہین ساتھہ اونکی جوابکی ہم مفصل کہتے ہین لیکن
اعتراض اوپر پہلے قاعدے کی یہ ہی کہ ہم نہین ملنتے اس امر کو کہ حفظ صحت کا مثل سے ہوتا ہی اسلیے کہ افراد انسانی
بیچ حالت صحت کے مائل طرف و کیفیت کی ہوتی ہین بسبب ممتنع الوجود ہونے اعتدال حقیقی کے
اور بدیہی ہی کہ محرور مزاج صحیح کو مثلاً اگر غذا اسے مشابہ کہ گرم ہو دیجاوے لامحالہ زیادہ کرنیوالی کیفیت حار کی
ہوگی اور احتراق پیدا کرے گی اور اسیطرح مبرود کو اگر غذا سرد دیجاوی برودت بڑہاویگی اور جمود پیدا کریگی
اسی سبب سے حفظ صحت محرورون کا ساتھہ مانند زمانیہ اور اجاصیہ کے مقرر کیا ہی بالاتفاق اور حفظ صحت
مبرودون کا اغذیہ حارہ سی کما لا یخفے پس حفظ صحت کا ضد سے ہوا نہ مثل سے جواب اس اعتراض کا ابن
ابی صادق نی ایسا دیا کہ ابدان صحیح کے دو وجہ سے خالی نہین ایک وہ کہ بیچ حاق وسط اعتدال کی کہ لائق
اوسکی نوع کے ہے ہوا اور حال اس آدمی کا حالت صحت مین کسی طرح سے منسوب بیدی نہین ہی اور اطلاق
محروریت اور مبرودیت کا اوسپر نہین کرسکتے دوسرا وہ کہ اعتدال مذکور سے انحراف تھوڑا ہوا لیکن بسبب
اس انحراف کے حد صحت سے نہین نکلا ہوا اور حال اس آدمی کا حالت صحت مین خالی برائی سی نہین ہے
اور ساتھہ محروریت اور مبرودیت کے موصوف ہوتے ہین اور جو یہ متحقق ہوا جانئین کہ مراد الصحۃ تحفظ بالمثل
سے صحت معتدلون کی ہے نہ صحت منحرفون کی ہے اور شک نہین ہے کہ معتدل البدن اگرچہ حالت
اعتدال کے غذاے معتدل استعمال کرے سو وہ غذا کیفیت زائد ہرگز پیدا نہ کرے گی لان من شان الغذاء المعتدل
ان لا یزید منہ کیفیۃ زائدۃ علے ما فی البدن بخلاف منحرفون کے حاق وسط سے کہ حفظ صحت اونکا تعدیل سے ہوگا

استعمال کرنے کے مناسبت ہوتی ہے تو اوس حالت پر باقی رہی بدون زیادتی کے بیچ انحراف کے پس
تدبیر ایس آدمی کی دو تدبیرون سے مرکب ہوتی ہے ایک تدبیر حفظ صحت کی دوسری تدبیر تقدمہ حفظ کی اور خارج
ہے اس قاعدے سے اسواسطے کہ قول اطبا کا بیچ اکیلی صحت کے ہے اور وہ بالکل بدون مشابہت
کے نہیں ہوتی ہے پس ساتھ محروری مزاج کی اور مبرودی مزاج کہ مادہ اعتراض کا لائے ہین پہونچانیوالا مطلب
کو نہیں ہوتا اسلیے کہ یہ لوگ بسبب انحراف کے درجہ صحت مستکملہ مطلوبہ سے خارج ہین و نقض
وارد نہوگا انتہا. ملا سدید نے لکھا کہ یہ جواب اس فاضل سے سدید یعنے بہتر واقع ہوا اسلیے کہ اگر مراد
صحت مذکور سے بیچ قول مذکور کے صحت تامہ غایت کمال ہین ہو لازم آتا ہے کہ ایک قسم قسمون سے
کہ حفظ صحت کا ہے ساقط الاعتبار و باطل الحکم ہو اسلیے کہ وجود ایسے شخص معتدل کا کہ اوسکو بیچ ورزش
کہتے ہین نہ مبرودی نادر ہے اور بعد اس ایراد کے قول مسطور کی تاویل کی اور کہا کہ مراد مشاکلت سے
وہ ہے کہ جو غذا وارد بدن صحیح المزاج پر ہو حرارت غریزی سے منفعل ہو اور ہضم ہووے اور استحالہ خون
سے کرے خون مذکور صالح ہو واسطے بدل ما یتحلل کے اور مشاکل بدن کے پس زمانیہ اور سوا اسکے غذا
مائل طرف برودت کے کہ بدن محرور پر وارد ہوتی ہین برودت زائد حرارت طابخہ بدن سے منتفی ہو جاتی ہے
اور یہ خون مائل بحرارت کہ مشابہت رکھتا ہے بدن محرور سے اوس سے غذا حاصل ہوتی ہے اور بدل
ما یتحلل ہو کر اوسکی صحت کی حافظ ہوتی ہے اور شک نہیں ہے کہ ایسا شخص اگر غذا سے معتدل کہاوے
غالب ہے کہ حرارت سے بدن محترق یا فاسد ہو جاوے اور صلاحیت تغذیہ کی نرکھے اور اسیطرح حال مبرود کا
اسکی ضد سے معلوم کر سکتے ہین پس مراد مشابہت اور مشاکلت سے بیچ غذا کی اور بدن کے باعتبار اوس قوت
کی ہوتا ہے کہ غذا جزو عضو کی بالفعل ہوتی ہے نہ قبل اسکے انتہی کلامہ اور نزدیک اس فقیر کے ایراد ملا سدید کی
غیر سدید ہے اسلیے کہ ملا سدید نے بیچ کلام ابن ابی صادق کے کہ اکثر محقق اوسکو تصدیق کرتے ہین استدلال کیا ہے
ندرت وجود معتدل مزاجون سے اور یہ مسلم نہیں ہے اسلیے کہ مراد ابن ابی صادق کی معتدل
مزاجون سے نہ وہ معتدل مزاج ہین کہ اونمین ہرگز کوئی کیفیت زائد نہو جیسا کہ ملا سدید نے گمان
کیا ہے اسلیے کہ ایسے بدن ممتنع الوجود ہین ندرت کو کون پہونچے بلکہ مراد معتدل مزاجون سے
وہ ہے کہ زیادتی کیفیت کی اون مین معتدبہ نہو اور احوال انکا کسیطرح مذموم نہین ہے اور مباشرت گرمی اور
سردی کی بیچ حق انکے یکسان ہے بیچ ظاہر ہونے اثر کے اور ایسے آدمی نادر نہین ہین کما لا یخفے بخلاف

محرورون اور مبرودون کے کہ تدبیر انکی مانند تدبیر مریضون کے ہوتی ہے استعمال کرنے مخالف سے
نہایت وہ کہ اسجگہ تعدیل قلیل کفایت کرتی ہی اور بیچ مریضون کے تعدیل قوی کی حاجت ہوتی ہی
لہذا علاج مرض کا ضد سے کہا ہے اسلیے کہ مرض اعتدال سے دور ہوتی ہین معتدل قوی چاہیے
کہ انکے مزاج کو اعتدال پر لاوے اسلیے کہ ضد سے بیچ تعدیل ضد کے قوی تر ہے اور اوپر تقدیر تسلیم کے
کہ معتدل مزاج نادر الوجود ہون خود ممکن الوجود ہین بلکہ متحقق الوجود ہین پس قول اطبا کا بیچ حفظ صحت
کے بیفائدہ محض نہین ہے جیسا کہ گمان کیا ہے اور ساتھ اسکے جو ملا سدید نے تاویل کی اور کہا کہ
مراد مشاکلت سے حاصل ہونا مشاکلت کا ہے وقت ہو جانے غذا کے جز عضو کا اگر غور سے نظر کرین
بعید حق سے معلوم ہوتی ہی اسلیے کہ بیچ اس صورت کے لازم آتا ہے کہ علاج مرض کا بھی چاہیے کہ ساتھ مشاکلت
کے ہو اسلیے کہ غذا سے گرم کہ بیچ بدن صاحب مرض باردکی وارد ہوتی ہے وہ بھی لا محالہ بعد ٹوٹنے حرارت کے
برودت بدن سے مشاکلت پیدا کرتی ہے اور تدبیر صحت اور مرض کی ایک طور پر ہوگی اور قاعدہ دوسرا
کہ علاج المرض بالضد واقع ہے نقض پاوے گا اور یہ خلاف ہی پس حق وہی ہے کہ صحت واقعہ فی ذلک
القول سے صحت معتدلون کی مراد ہو اور اگر کہین کہ تدبیر صحت معتدلون کی مذکور ہوئی تدبیر صحت غیر معتدلون
صحیح کی کیونکر مذکور ہوئی بیچ کلام اطبا کے کہتے ہین ہم کہ جو تدبیر شدید الانحراف ہونگی اعتدال سے کہ مریض
ہین ساتھ ضد کے قرار پائی اور تدبیر معتدلون کی مشاکلت سے اور تدبیر منحرفون صحیح کی کہ نہ مشاکلت
سے ہے اور نہ ضد سے بیچ ضمن ان دونون ضد کے معلوم ہوتی ہے قدما نے بیان اوسکا لازم جانا
لیکن متاخرین نے تصریح اسپر کی ہے جیسا قرشی نے موجز میں کہا کہ کل صحۃ اردنا حفظہا علے حالہا
اوردنا علیہا الشبیہ الی الکیفیۃ وان اردنا نقلہا الی ما ہو افضل منہا اوردنا علیہا الضد ای المخالف
اور پوشیدہ نہ ہے کہ اگرچہ تدبیر غیر معتدلون صحیح کی باعتبار استعمال کرنے مخالف کی مشارکت رکھتی ہے
ساتھ تدبیر مرضی کی لیکن بنظر شدت اور قلت مخالفت کے فرق ہی درمیان دونون کی اسلیے کہ مخالفت عام ہی اور ضد
خاص جب تک مخالفت بشدت تمام نہوگی ضد نہوگی فالحاصل ان تدبیر المعتدل الصحیح بالمشاکل وتدبیر غیر
معتدل الصحیح بالمخالف الذی لیس فی الغایۃ وتدبیر المرضی بالمخالف والذی فی الغایۃ المعبر بالضد وعدم تعرض الاطباء
بذکر تدبیر الثالث الوسط انما ہو للوضوح فافہم واعلم ان اکثر الشکوک المدعومۃ علے ہذا القول یرتفع بما حررناہ
اور وہ اعتراض کہ اوپر دوسرے قاعدے کے کیا ہے یہ ہے کہ معالجہ بعض امراض کا مثل سے قرار پایا ہے

مانند علاج اسہال کا اسہال سے اور علاج قی کا قی سے اور تدبیر حمی بلغمی کی غافث سے اور مسخنات سے اور تدبیر حمی صفراوی کی سقمونیا سے اور شک نہین ہی کہ حمی حرارت ہے اگرچہ بلغم سے ہو پس علاج حمی کا غافث سے کہ شدید الحرارۃ ہے کیونکر جائز ہوا اور دنیا سقمونیا کا بیچ تپ صفراوی کے کیونکر مقرر ہوا اور تدارک اسہال کا اسہال سے اور قے کا قے سے پس قاعدہ کلی انکا کہ علاج المرض بالضد واقع ہی درست نہین ہی بطریق عموم کے اور اسکے جواب مین کہا ہے کہ ضدیت علاج کی محصور نفس مرض سے نہین ہے عام ہے کہ ضد مرض کی ہو یا ضد سبب مرض کی کہ وہ بھی فی الحقیقت ضد مرض کی ہی پس تجویز کرنا غافث اور سقمونیا کا بنظر نکالنے سوا حمی کی ہی کہ علت مرض کی ہے اور شک نہین ہے کہ جب علت زائل ہوئی معلول بالضرور زائل ہوگا اور اسیطرح بیچ اسہال کے حکم اسہال کا اور بیچ قی کی حکم قے کا واسطے آسانی نکلنے مادے مشیب کا ہے اوس طریق سے کہ مطلوب طبیعت کی ہی اور دفع کرنا اوس کی اور ہذا کلہ لامحالہ علاج بالضد فلم یرد الاعتراض جو بیان کرنے قاعدہ مین ہی ہم فارغ ہوئے طرف متن کو رجوع کرتے ہین جاننا چاہیے کہ جو کام طبیعت کا اسی قدر ہے کہ بیچ صحت کی حفاظت اوسکی کرے مطابق ہر سن کے جیسا کہ لائق ہی اور عمدہ محافظت صحت مین دو چیز ہین ایک منع کرنا عفونت کا دوسرا حفظ رطوبت کا تحلیل زائد سے اور پر تجربی طبیعی کے اور کمال ان دونون امر کن صحت کا موقوف ہے اوپر تعدیل اسباب ستہ ضروریہ کی پس طبیب کو واجب ہے رعایت اوسکی اور اس سبب سے کہ سب اسباب ستہ سے احتیاط بیچ مطعوم کی نہایت مشکل

ہے اور نہ رعایت کرنا اوسمین باعث فساد کا ہے ماتن کہتا ہے کہ اما الغذاء فیجب تعدیل مقدارہ لیکن غذا پس واجب ہے تعدیل اوسکی مقدار کی اور جو حال ابدان کا اس امر مین مختلف ہی تعدیل نسبت ہر شخص کی مختلف ہوتی ہے اور معنی تعدیل کی یہ ہین کہ نہ مقدار سے زیادہ کہاوے اور نہ کم اوس سے جیسے زیادتی مقدار سے باعث تخمہ اور عفونت کی اور مفاسد کی ہی تقلیل اوسمین بھی موجب ضعف اور ذبول کی ہوتی ہی خصوصا بیچ آدمی قلیل اللحم اور یابس مزاجون کی اور مرتبہ اعتدال کا کہ خیر الامور اوساطہا آیا ہے وہ ہے کہ بعد تناول کی ثقل پیدا نکرے اور شراسیف کو نہ کھینچے اور قراقر نہ لاوے اور ڈکار بین بعد استقرار غذا کی معدہ تنے اور صغر نبض مین نہ ڈالے اور اسیطرح امتلا طبیعی کچھہ پیدا نکرے قوت اور فرحت زیادہ کرے اور جانین کہ بیچ تناول غذا کی متابعت اشتہا کی نچاہیے کرنا بلکہ جب نہایت اشتہا کی رہے ہاتھہ کہانیسے کھینچین کہ بعد ایک ساعت کی وہ اشتہا دور ہو جاتی ہے اور علت اسمین یہ ہی کہ معدہ بالکل جب تک کہ نہین بھرتا

آسودگی ظاہر نہین ہوتی ہے اور جو زیادتی حجم کی اور تخلل طبخ کو لازم ہے اور غذا سے ماکول بسبب طبخ کو معدے
کو بھر لیتی ہے بقیہ شہوت کا جلد دور ہوتا ہے اور ہضم مین کچھہ آفت نہین آتی اور اگر معدے کو موافق اقتضا سے
ماکول کے بسبب جوع کی بھر لین ظاہر ہے کہ وقت ہضم کے فضاے معدے کی گنجایش نہ کریگی
کہ غذا مین تخلخل ہوگا اور اس سبب تمدد اور تخمہ اور مانند اسکے لاوے گا اور جو مقدار غذا سے
علاقہ رکھتا ہے اسقدر ہے اور رعایت ترتیب کی اور سوا اسکے کہ بھی واجب المراعات ہیں آگے کہا جاتا ہے
اور جاننا چاہیے کہ جسقدر بعد طویل ہونے مدت کے مزہ کھانے کا پایا جاوے بڑی زیادہ ہی والسکون
بعد ہ اور واجب ہے سکون بعد غذا کے اسلیے کہ ہضم تام نہین ہوتا ہے مگر بواسطہ اجتماع حرارت کی
بدنہین لہذا لوگون نے کہا ہے کہ بعد تناول غذا کے جو ایک زمانہ گذر جاہیے کہ لیٹین اسلیے کہ لیٹنا راحت
لاتا ہے اور سکون تام لیٹنے مین ہوتا ہے لیکن لیٹنا چاہیے کہ پہلے اوپر داہنی جانب کے ہو اس سبب سے
کہ قعر معدہ مائل اسی طرف ہے جو اس پہلو پر سووے گا غذا جلد تر قعر معدہ مین قرار پاوے گی
اور بعد ایک ساعت کے اس جانب سے اوپر بائین پہلو کے پہرین اور ایک زمانہ ممتد تک اوسپر سوتی رہین
بسبب شامل ہونے جگر کی اوپر معدہ کے ہضم کو مدد دیتا ہے اور بعد ترقب حصول ہضم کی پھر اوپر داہنے
پہلو کی سووین تو خلاصہ کیلوس کا بیچ جگر کے طریق آسان سے منجذب ہو اور جانین کہ مضر ترین اشیا کا
بیچ تشویش ہضم کے حرکت سخت ہے لیکن حرکت خفیف بسبب مدد کرنے کے اوپر انحدار کے مدد کرتا ہے
ہضم کو خصوصاً اوس شخص کو کہ عادت رکہتا ہو سونیکی بعد طعام کے اسی سبب سے اوپر تقدیر تناول
غذا کے رات کو مشی پیچھے طعام کے مستحسن مانا ہے اسلیے کہ خواب اوپر طعام کے قبل ٹھہرنے غذا کی
بیچ قعر معدے کے خوب نہین ہے اور معلوم ہوا کہ یہ سب جزئیات کو کہ اطبا نے تجویز کیا ہے نظر اوس
شخص کے کہ تمام اوقات اوسکی اپنی حفاظت مین صرف کرتا ہو اور اوسپر معتاد ہو ورنہ ظاہر ہے کہ
عوام مباشر اکثر اون اعمال کے ہوتے ہین کہ وہ نزدیک اطبا کے مذموم ہین اور کچھہ صدمہ
اونکو نہین پہونچتا لیکن ساتھہ اسکے احوط یہ ہے کہ عادت اوسپر کیجاوے کہ مضر نہوا اسلیے کہ
باعتبار سن اور فصل اور قوت اور ضعف کے حکم عادت کا ہمیشہ یکسان نہین ہوتا اور تغیر
ہوتا ہے پس اوسپر غرہ کرنا نہ چاہیے لہذا محققون نے کہا ہے کہ جو شخص بعادت کوئی چیز مضر
کی کئے ہو واجب ہے کہ آہستہ آہستہ اوسکو چھوڑے سے تو زمانے خالی مین خلل نہ ہو

ولا یجوز الجمع بین الاطعمۃ المختلفۃ فی اکلۃ واحدۃ اور جائز نہین ہے جمع کرنا درمیان طعامون مختلف الہضم

کی بیچ ایک دفعہ کہانے کے یعنے بیچ ایک ہضم کے الا اذا کان الماکول وسما فیوکل معہ مالح او حریف و علی العکس

مگر یہ کہ ہو غذا چرب پس کہاوین ساتھہ اوسکے شور یا تیز اور عکس اسکے بالجملہ اختلاف دو طرح ہے

ایک وہ کہ بیچ مزہ کے ہو یا بیچ کیفیات اور کے ساتھہ متحد ہوتے دونون کے ہضم مین اور جمع کرنا

ایسے دو مختلف کا جائز ہے بل مطلوب اسلیئے کہ جو شور ہے یا تیز مصلح چرب کا ہوتا ہے اور بالعکس

اور اسی طرح جو ترش ہے مصلح شیرین کا ہوتا ہے اور بالعکس دوسرا وہ کہ اختلاف ہضم مین ہو جیسے

ایک اسریع ہو ہضم مین اور دوسرا بطیا مانند گوشت گاے کے مثلا کہ ساتھہ مرغ کے یا اور طیور خفیفہ

کے کہانے مین جمع کرین یعنے اکٹھا کہاوین او مانند اسکے جو شدید الغلظ ہو کہ ساتھہ لطیف کے

کہایا جاوے جمع ہونا ایسے مختلفون کا غیر جائز ہے ایک اکلہ مین جیسے مشروحا بیان کیا جاویگا

لیکن اگر مخالفت قلیل ہو غلیظ کو پہلے کہاوین اور لطیف کو بعد اوسکے متصلا باک نہین ہے اسلیے کہ جو

ہضم بیچ قعر کے قوی زیادہ ہے غلیظ کہ شدید الغلظ نہین ہے جلد پختہ ہوگا اور لطیف اور غلیظ دونون

ساتھہ ہضم ہونگے اور یہی مطلوب ہے بخلاف اوسکے کہ شدید الغلظ پہلے کہاوین اور پیچھے اوسکے

متصلا غذاے لطیف کہ لطیف جلد ہضم ہوگی اور غلیظ مذکور ابھی ہضم نہین ہوئی ہے پس کیلوس

لطیف بسبب حائل ہونے غلظ کے درمیان اسکے اور درمیان ماساریقا کے نافذ نہین ہو سکیگا

جگر مین اور غلیظ بھی طرف امعا کے نہ جاویگا پس سب تباہ ہونگے اور بسبب دیر تک ٹھہرنے

کے معدے مین دوسرے کو تباہ کریگا اور اسی طرح اگر پہلے لطیف کھاوین اور بعد اوسکے

غلیظ یا دونون ساتھہ کھاوین ہضم فاسد ہوتا ہے بسبب تقدم انہضام بعض اجزاے ماکول

کے اور تاخر بعض اجزا کے اسلیے کہ طبیعت کو تشویش ہوگی اور امر مستحسن یہ ہے کہ اتمام ہضم کا

بیچ سب اجزاے ماکول کے بطور تشابہ اور تساوی کے ہو تو بعد ہضم کے بالکل توجہ بطرف

دفع کرنے خلاصہ کے جانب جگر کے وفیہ مافیہ لیکن اگر غذاے زیادہ پہلے کھاوین اور بعد

ایک زمانے کے کہ وہ نیم پخت ہوئی ہو غذاے لطیف کھاوین اسطور پر کہ دونون بیچ تمامی

ہضم کے متحد ہون نقصان بہت نہین ہے کذا قال شارح الاسباب اور اگر کہین کہ

تداخل منع ہے اور یہ تداخل ہے پس اسمین ضرر کثیر کیونکر نہ ہوگا جواب اسکا یہ ہے کہ تداخل مذموم

زیادہ وہ ہے کہ ہضم تام بعض غذا کا تقدم کرے اوپر بعض دوسرے کے اور یہ نہین ہوتا ہی مگر اِس صورت مین کہ پہلے غذا کہاوین اور بعد ایک ساعت کے کہ وہ نیم پخت ہوا ہو اور کھاوین اوسی جنس سے یا غلیظ زیادہ اوس سے کہ ہضم پہلے کا تقدم کرتا ہے ہضم مابعد سے از روے تقدم معتدبہ کی اور یہہ موجب فساد کا ہوتا ہے بسبب متحیر ہونے طبیعت کے بخلاف تداخل مذکور کے کہ بعد نیم پخت ہونے غلیظ کی لطیف کھاوین کہ جب غلیظ پختہ ہو یہ لطیف بھی ساتھہ اوسکے پختہ ہوتا ہے اور طبیعت مین تحیر نہ لاوے گا مگر یہ کہ غذا پہلے شکم سیر کھائی ہو پیچھے اوسکے پھر غذاے لطیف زیادہ حاجت سے کھاوین کہ یہ مبحث سے خارج ہے اور پہلے معلوم کرین کہ بعضی چیزین ہین کہ صاحب تجربہ نے جمع اونہین مضر پایا ہے اور اس جگہہ جو متفق علیہ اطباء کے ہین ہم ذکر کرتے ہین اور دلیل قوی اس محل پر تجربہ کو رکھا ہے اگرچہ بعضی دلیل عقلی سے قوی ہو سکتے ہین جان تو کہ مولی ساتھہ دہی کی یا ساتھہ پنیر کے نہ کہانا چاہیے اور اسیطرح حصرمیہ ساتھہ اسفیداج کے اور اسیطرح دودہ ساتھہ ترشیون کے اسلیے کہ ترشی دودہ کو متجبن کرتی ہے جیسے خارج مین دیکھا جاتا ہی اور تجبن دودہ کا معدہ مین فساد بھی پیدا کرتا ہے اور قرشی نے لکھا کہ لائق وہ ہے کہ منع کرنا اجتماع حموضات کا ساتھہ تازے دودہ کے مخصوص ہوا اسلیے کہ دودہ بستہ کو بہت اوقات مین نے دیکھا ہے کہ جمع کیا لوگون نے ساتھہ مخللات وغیرہ کے اور کوئی ضرر معتدبہ اوس سے ظاہر نہوا اور اسیطرح دودہ ساتھہ مچھلی کے اسلیے کہ امراض مزمنہ کو پیدا کرتا ہے مانند جذام اور برص اور قولنج کے اور اسیطرح ساتھہ گوشت طیور کے اور قرشی نے کہا کہ اگر دہی کو ساتھہ گوشت مذکور کے پکاوین قلیل المضرت ہوتا ہے اور اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ جو کچھہ ممنوع الاجتماع ہے اوس سے ضرر اوسوقت ہوتا ہے کہ ہر ایک کو علیحدہ کھاوے اور بعد وارد ہونیکے معدہ مین جمع ہون لیکن اگر خارج مین اونکو اکٹھا کر کے پکاوین یا اسطرح سے مختلط کرین کہ شدت اختلاط سے ایک ذات ہو جاوین اغلب ہے کہ ضرر کم ہو لیکن ساتھہ اسکے پرہیز لازم ہے اور ایسے ہی ستو اوپر چاول کے نکھاوین اسلیے کہ نفخ پیدا کرتا ہے اور قولنج اور اسی طرح ساتھہ سرکے کے اسلیے کہ قولنج لاتا ہے لیکن وہ چاول کہ ساتھہ گوشت اور روغن کے پکاوین اس حکم سے خارج ہے اسلیے کہ چکنائی اصلاح کرتی ہے ترشی کو اسی سبب سے سرکہ کو ساتھہ پلاؤ کے اکثر معتدل مزاج اور پاک طبع کھاتی ہین اور ضرر نہین

دیکھتے اور ساتھ اسکے احتراز بہتر ہے اور جو چیز سرکے سے بناوین جمع کرنا اوسکا ساتھ چاول کے نچاہیے
اور اسیطرح انگور کو اوپر کلہ کے اسلیے کہ درد معدہ اور اور آفات پیدا کرتا ہے اور اسی طرح انار کو اوپر ہریسہ
کے لیکن اگر پہلے ستو کہائے اور پیچھے اوسکے چاول یا پہلے انار کھاوے اور بعد اوسکے ہریسہ یا
پہلے انگور کھاوے بعد اوسکے کلہ قباحت نہین کما نص علیہ محمد سدید فی شرح الموجز اور اسیطرح
کبوتر بچہ ساتھ پیاز اور لہسن اور رائی کے اکٹھا نہ کھانا چاہیے اور گوشت نمکسود ساتھ سرکے کے
نہ پکانا چاہیے اور ساتھ لہسن کے اور شہد اور خربزہ ایک دفعہ مین نہ کھانا چاہیے اور سین
اور پیاز کو یکجا نہ کھانا چاہیے اور فندق اور بادام یکجا بدستور و آب کامہ اور تازہ مچھلی و دودہ کو ساتھ
کوئی میوہ کے نہ کھانا چاہیے اور جمع کرنا دودہ اور شراب کا نقرس لاتا ہے اور بہت کھانا پیاز کا
چھائین اور دوار لاتا ہے انتباہ ترکیب ایک چیز کی ساتھ دوسری کے دو حال سے باہر نہین ہے
ایک وہ کہ دونون مماثل ہون مانند ترکیب اغذیہ لطیفہ کے ساتھ غلیظہ کے اور لزجہ کے ساتھ
لزجہ کے اور لطیفہ کے ساتھ لطیفہ کے اور سوا انکے دوسرا وہ کہ دونون مختلف ہون خواہ اختلاف
ازروے تضاد کے ہو مانند ترکیب اغذیہ لطیفہ کے خواہ ازروے غیر تضاد کے ہو مانند ترکیب اغذیہ غلیظہ
کی ساتھ لزجہ کے اسلیے کہ درمیان انکے مخالفت غیر متضادہ ہے بالجملہ تحریر سابق سے معلوم ہوا ترکیب مختلفات
کی اور متضادات کی منہی عنہ ہے بسبب مختلف ہونے ہضم کے اور فساد اسکا بہت ہی لہذا بعض
قدماے متطببین ازروے نہایت احتیاط کے جمع درمیان روٹی اور گوشت کے بھی نہین کرتے تھے
تو اور چیزون کو کون پہونچے ایک وقت روٹی کھاتے تھے دوسرے وقت گوشت لیکن تالیف
مماثلات کی دیکھا چاہیے کہ وہ لطیف سے ہے یا وہ غلیظ سے اگر وہ لطیف سے ہی مضائقہ نہین ہے
ہرگز جیسے گوشت طیور خفیفہ کو یکجا کھاوے اور مانند اسکی لیکن اگر وہ غلیظ سے یا وہ لزج سے ہو تو چاہیے
اسلیے کہ غذاے غلیظ اور لزج فی حد ذاتہ صاف طبعون مین خلل کرتی ہے پس کیونکر خلل نہ کرینگے
کہ وہ غلیظ یا وہ لزج آپسمین جمع ہون اسلیے کہ اجتماع الکا بدتر ہے ایک کی کثرت سے اس سبب سے کہ ایک
غلیظ مثلاً اگر مقدار معین سی کھایا جاوے لامحالہ ہاضمہ ایک نالے معدہ مین تصرف کریگی اور جو وہ غلیظ
اکیلی ہضم مین ہی طبیعت کو حیرت زیادہ نہوگی بخلاف اوسکے کہ وہ غلیظ ہم مقدار ایک غلیظ کی کھاوین بسبب
اختلاف ہضم کے ان دونون چیزون کے ... مین حیرت پیدا ہوگی اور ہیجان اونکے ہضم کے لیے ... اوسکے

کہ ایک غلیظ کھاوین تغیر اور توقف البتہ ظاہر ہوگا مگر یہ کہ اختلاط جید کر فی دونون سی حکم ایک طعام کا پیدا کرین کہ اس صورت مین ہو سکتا ہے کہ ضرر ان دونون پُر مختلط غلیظ کا زیادہ ضرر ایک غلیظ سے نہوگا اور بھی جملہ ممتنع الاجتماع سی ہین بعضے متماثلین فی الحرارۃ مانند حمام یعنی کبوتر کے ساتھ لہسن کی اور بعضے متماثلین فی البرودۃ مانند خیار کے ساتھ مضیرہ کی یعنے دوغیا کے اور بعضے متماثلین فی اللزوجۃ مانند تانسے پنیر ساتھ مچھلی کی اور بعضے متماثلین فی سرعۃ الفساد مانند دودھ کے ساتھ خربزہ کے بالجملہ جو چیز کہ حالت اکیلے ہونیمین فاسد الجوہر ہے اجتماع اوسکا ساتھ مثل کے لامحالہ زیادہ کرنے والا فساد کا ہے اور اسیطرح اجتماع غلیظ کا ساتھ غلیظ کے اور اجتماع لزج کا ساتھ لزج کی لیکن جو کہ متماثل ہو بیچ کیفیت کے اجتماع اوسکا مطلقاً مضر نہین کہہ سکتے اور اس جگہہ بغیر سماع کے اور بدون تجربہ مجربون کی تحریر اور تقریر نہین کرسکتے اور گوشت دم پخت کہ بخار اوسکا نہ نکلے محدث حمیات کا اور اور آفات کا ہے لہذا نزدیک اطبا کے پلاو زیر بریان کہ اس زمانے مین مروج ہے نہایت برا ہے نعم اگر گوشت کو بھونین بدون اسکے کہ منہ دیگ کا بند کرین قباحت نہین ہے اور کباب کہ اوپر کوئلون لکڑی فاسد الجوہر کے مانند خروع اور زقوم کے پکایا ہو نہایت برا ہے بلکہ احتیاط وہ ہے کہ کھانا بھی ان لکڑیون سے بچا ہیے پکانا اور روٹی بدستور اور چیزین مضر متعلق اس مبحث سے آخر فصل مین کہینگے والاولے ان لا بد من الانسان علے طعام واحد بل مخالف الاطعمۃ اور اولے اور لازم یہ نہین ہی کہ مداومت نہ کری آدمی اوپر ایک طعام کی بلکہ مختلف طعام کھایا کرے یعنے اکلات مین اس طرح کہ ایک وقت ایک کھانا کھاوے دوسرے وقت دوسرا کھانا اگر مختلف الہضم ہون اور اگر ہضم مین متفق ہون ایک کل مین بھی کھا سکتے ہین اور پوشیدہ نہ رہے کہ مراد مداومت سے اوپر ایک طعام کے ہے کہ موصوف ایک مزہ سے ہو اسلیے کہ اگر ایک طعام مختلف الطعوم بنایا ہو اس حکم مین داخل نہین ہوتا اور مداومت اوسکی ضرر نہین کرتی لیکن ضرر دوام استعمال طعام متصف طعم واحد کا دو طرح ہی ایک عقلی دوسرا نقلی عقلی وہ ہی کہ نفس انسانی مخلوق ہے اوپر خواہش اور رغبت متعدد ہونی بذوقات کی اور باقی محسوسات کے پس اوسکو اوس سی باز رکھنا اور اوپر ایک چیز کے چھوڑنا موجب نفرت کا ہوتا ہی اور مقرر ہی کہ طبیعت توجہ اور قبول سے خواہش طعام کی نکرے نقصان یا فساد اوس مین ظاہر ہوتا ہے اور فساد طعام کا باعث فساد بدن کا ہوتا ہی کما لا یخفے لیکن ضرر نقلی کہ مجربون سے منقول ہے اور عقل بھی مقوی اوسکی ہے

وہ ہے کہ کہا ہے یعنے مداومت نصہ کی مسقط شہوت کی اور پیدا کرنیوالی کسل کی ہی اسواسطے کہ ایسی
غذا سے رطوبت مرخی اکثر پیدا ہوتی ہے اور فم معدہ کو مسترخی کرتی ہے اور استرخا اوسکا بسبب
زوال تکاثف کے سبب بھونک کا ہے ہوئے ہوتا ہے گم ہونے بھونک کو اور بھی جو رطوبت
کی شان سے تر کرنا اعصاب کا ہے کسل بھی پیدا کرتا ہی اور مداومت حامض کا پیری اور نحافت
لاتا ہے اور اعضا کو خشک کرتا ہے اور وجہ پیدا ہونے پیری کی اوس سے یہ ہے کہ مادہ حامض
جوہر لطیف ہے اور فاعل اوسکا برودت پس وہ بھی باعتبار مادے کے ضد خون کی ہے
اور بوجہ مخالفت خون کی ہے کثرت اوسکی مضعف حرارت غریزی کی اور سست کرنیوالی قوی کی ہے
اور ظاہر ہے کہ اسباب پیری کا سوائے ضعف حرارت کے اور نہیں ہے اور وجہ خشکی اعضا
کی اوس سے یہ ہے کہ وہ بالذات خشک ہے یعنے بیچ مزاج حامض کے یبوست ہے اگرچہ
باعتبار اور چیز کے چھپی ہو اور بھی عصب کو ضرر کرتی ہے اور یہ سب سبب خشکی کی ہین اور مداومت
حریف کی بیچ قلت پیدا کرنے خون کے اور پیدا کرنے پیری اور جفاف کے حکم ملازمت حامض کا
رکھتا ہے اور ہمیشہ استعمال کرنا باردہ کا کسل اور فتور پیدا کرتا ہے اور بسبب اجماد حرارت کی
کہ علت نشاط اور تقویت کا ہے اور دوام استعمال کرنا شیرین کا مرخی معدہ اور مضعف شہوت
اور مسخن بدن ہے اسلیے کہ شان حلاوت سے ہے کہ حرارت معتدلہ اپنی سے رطوبت کو سیال کرتی ہے
اور تحلیل کرتی ہے اور جمود کو دور کرتی ہے اور یہ امور سبب ارخا اور ضعف کے ہین اور جو طعام
شیرین خون اور صفرا کو زیادہ پیدا کرتا ہے بدن کو بھی گرم کرتا ہے اور مداومت اور ملازمت
مالح کی چشم کو ضرر کرتی ہے اور معدہ کو بھی اور بدن کو خشک کرتی ہے اسلیے کہ وہ مجلی اور محلل اور
قاطع رطوبات کا ہے اور خون خوب موٹا کرنیوالا اوس سے پیدا نہین ہوتا اور دوام استعمال کرنا اغذیہ
یابسہ کا کثرت سے مسقط قوت اور مفسد رنگ اور مجفف طبع کا ہے اور وجہ سقوط قوت کی اوس سے
وہ ہی کہ ارضیت بیچ یابس کی غالب ہوتی ہی اور اس سبب سے روح اوس سے پیدا نہین ہوتی اور بھی
استحالہ اوسکا رطوبات سے طبیعت کو تکلیف مین ڈالتا ہے اور بدل ما یتحلل زمانہ مطلوب مین حاصل نہین
ہوتا اور یہ شیا لا محالہ مضعف اور مسقط قوت کی ہین لیکن وجہ فساد رنگ کا اوس سے یہ ہی کہ خون حاصل ہوا
اوس سے غلیظ ہوتا ہے اور عام ہی کہ مراد طبع سے اسجگہ مزاج ہو یا براز اور دوام استعمال کرنا دسم کا بیچ احدا

کسل سے اور دور کرنے شہوت طعام سے کہ حکم نفع کا کرتا ہے بسبب تولید رطوبات مرخیہ کی اور بھی وسمت
سی عفونت جلد تر ظاہر آتی ہی بیچ اوس خلط کے کہ اوس سے حاصل ہوتا ہی لہذا شیخ کہتا ہے کہ
الغذاء الدسم الموافق اذا تنوول بعده غذاء ردی افسده اور شارح نے کہا کہ سبب اسکا آسانی سے
قبول کرنا وسمیت کا تغیر کو ہے بسبب زیادتی رطوبت کے لان الرطب اقبل فی التاثر عن کلی یابس علیہ
اور جسوقت حال وسم کا موافق اس قاعدے کے ہو غیر موافق بطریق اولے کے بعد کھانی طعام
ردی کے فاسد کرنے والا زیادہ ہوگا اور ظاہر کلام شیخ کا موہم اس امر کا ہے کہ اگر پہلے غذاء ردی کھاوین
بعد اوسکے طعام وسم موافق اغلب ہے کہ فساد نہ کرے ویجب ان لا یماطل الشہوة فانہا توجب
انصباب المواد الردیة الی المعدة اور واجب ہے کہ دیر تک بھوکا نرہے یعنی جسوقت بھوک غالب
صادق ظاہر ہوا وسکو دفع نکرے بلکہ کھانا جلد کھالیوے اسواسطے کہ دیر تک بھوکا رہنا با وجود بھوک
سچی کے اور بدون حاجت کے بھوکا رہنا سبب گرنے مواد فاسد کا ہے طرف معدے کے اکثر میں
اور گرنا مادے کا اوپر معدے کے سبب بہت آفتون کا ہے اور جاننا چاہیے کہ معدہ جسوقت
خالی ہوتا ہے رطوبات کو بدن سے جذب کرتا ہے اور اکثر جو منجذب ہوتی ہی اوسکی طرف صفرا اور
رطوبات مائی ہین بسبب لطافت کے آسانی سی قبول کرتی ہین انجذاب کو اور جو مواد کو بیچ معدے
خالی کی صاحب اشتعال کے آتے ہین یعنے تیز ہوکر مائد صدید کے ہوتے ہین اور بہت مفاسد
پیدا کرتے ہین اس سبب سے وقت صبح کے دفع کرنا ناشتا کا لازم جانا ہے اگرچہ تھوڑی چیز ہو
اور اسیطرح بیچ دن کے اور وقت رات کے کھانا مقرر کیا ہی طعام صبح کو عرب نطور کہتے ہین اور بیچ کے
طعام کو غدا اور رات کے طعام کو عشا لیکن تقدیر ان اوقات کی اوس صورت مین ہی کہ اشتہا ہو نہ کہ
خواہ مخواہ اوپر طریق رسم کے کھاوے کہ ایسا کھانا بدون رغبت کی مضرت رکھتا ہے اور گرسنگی
سکا رہی کی کاذب ہے اوسکی تبعیت سے جو چیز کہ غیر معتاد ہو اوس سی بچنا چاہیے کرنا وینبغی ان یکون
الاکل فی اعدل اوقات النہار اور لائق یہ ہے کہ واقع ہو تناول غذا کا بیچ بہترین اوقات دن کی
اور اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ وقت تناول طعام معتد بہ کا نزدیک اطبا کے دن ہی اور قید معتد بہ
کی اسلیے ہمنے کی ہے تو تناول طعام قلیل کا کہ رات مین اکثر کرتے ہین خصوصا اہل عرب قدح
نکرے پس جو بیچ متنعمین اس زمانے کے بطریق عموم کے رواج پایا ہے کہ رات کو طعام شکم سیر کھاتے ہین

محمود نہین ہے ترک کرنا اوسکا اولے ہے اور جو بہتر اوقات یومی ہین باعتبار فصول کی متفاوت
ہین ماتن کہتا ہے کہ فان کان شتاء ففی انصاف النہار یس اگر ہو زمانہ جاڑے کا چاہیے کہ تناول
غذا کا درمیان دن کے کرین وان کان صیفا ففی طرفی النہار اور اگر ہو زمانہ گرمی کا پس چاہیے کہ غذا اول دن
یا آخر دن کھاوین اور بدستور چاہیے کہ بیچ گرمی کے غذاے بارد بالفعل ہو اور بیچ جاڑے کے گرم
بالفعل فائدہ بیچ مسائل متفرق کے کہ اس مبحث سے علاقہ رکھتے ہین اور اس فائدے کو کیئی
قاعدون مین ہم بیان کرینگے قاعدہ بیچ تعریف غذاے لذیذ کے اور مراعات عادت کی جانین
کہ غذاے لذیذ اگر جید الجوہر و محمود الصناعت ہے بہترین تدبیرون مین ہی واسطے تقویت کی اور غنیمت
جاننا چاہیے کہ بشرطیکہ کثرت سے نہ کھاوے اسلیے کہ قوی تر آفتو مین بیچ فتور صحت کی کثرت طعام کی
ہے کہ تخمہ اور امراض بہت اوس سے پیدا ہوتے ہین اور اگر جید الجوہر نہو وہ بھی نسبت جید الجوہر غیر
لذیذ کے بہتر ہے لہذا شیخ لکھتا ہے کہ قرب غذاء مالوف فیہ مضرۃ ما ہو اوفق من الفاضل الغیر المالوف
اسلیے کہ طبیعت جو بسبب لذت اور الفت کے رغبت تمام سے اوسپر متوجہ ہوتی ہے اور معدہ
بھی شوق سے محتوی اور شامل ہوتا ہے اور ہضم نیک ہوتا ہے اور مضرت قلیل کہ رکھتی ہی مستحیل
مصلح ہوتی ہے اور اعضا کو حصہ بہت ایسی غذا سے پہونچتا ہے بدون مضرت کے اور یہ بات ساتھ
قول سابق کے کہ بیچ نہ قریب کھانیکے بسبب نہ ضرر مضرات کی گذری ہے منافات نہین اسلیے کہ مقصود
وہان شدید الضرر ہی اسواسطے کہ جو چیز مضرت قوی رکھتی ہی اوسکے ضرر سے بیخوف نہونا چاہیے بخلاف قلیل الضرر
کے کہ بسبب لذت کے حکم صالح کا لیتا ہے اور مقصود وہ ہے کہ جہانتک ممکن ہی وہ طعام کہ لذیذ
نہو نہ کھاوین اگرچہ جید الجوہر ہو کہ ایسی غذا سے اعضا کو حصہ کمتر پہونچتا ہے اور معلوم ہی کہ واسطے ہر تحتہ
او رمزاج کی غذاے موافق اور مشاکل مقرر ہے اور مراعات اوسمین لازم ہے اور اوس شخص کو کہ بعضے
طعام جید محمود سے ضرر پہونچتا ہے ترک اوسکا واجب ہے اور ساتھ طعام جید اور کے مشغول ہونا چاہیے
اسلیے کہ احوال طبیعت کا مختلف ہے متابعت اوسکی بیچ امور غیر منافی کی ضرور اور اس سبب سے کہ عادت کو
دخل بہت ہے مراعات اوسکا اہم زیادہ اشیا سے ہے جو شخص کہ رات دن مین دوبار کھانے کی
عادت رکھتا ہے اوسکو ایک بار پر قانع ہونا سبب ضعف قوت کا ہی اور ایسے شخص کو اگر ہاضمہ ضعیف ہو
چاہیے کہ تقلیل بیچ مقدار غذا کے کرے لیکن معتاد اپنی عادت سے کہ دوبار کھاتا ہی نہ پھرے اوسیطرح

اوس شخص کو کہ عادت ایک وقت کھانیکی ہی اگر دو وقت کھاویگا بھی ضعف اور کسل اور سستی لاتا ہے
اور آفات بہت پیدا کرتا ہے مگر اوسوقت کہ پھر عادت وسپر قرار پکڑے قاعدہ بیچ مدح غذاے مطلق
کے اور جواز ملانا توابل کا اوسمین اور بیان اغذیہ فاضلہ کا جو شخص کہ طالب حفظ صحت کا ہی چاہیے
کہ سواے غذاے مطلق کی اور کچھ نہ کھایا کرے اور قطعاً میل طرف غذاے دوائی کی نہ کرے مگر بطریق
معالجہ کے یا تقدم حفظ سے کے لیکن ملانا توابل کا بیچ غذا کے واسطے اوسکی اصلاح کی قباحت نہین ہے
اگر مقدار مین قلیل ہون اور غرض ملانے مصالح سے یہی ہے کہ غذا لذیذ زیادہ ہو
لیکن اگر بدون ملانے مصالح کی لذیذ ہو ہرگز نہ ملانا چاہیے اور جو لذت ہر ایک کی بھی متفاوت ہوتی ہے
حکم غذا ہر ایک کا موقوف اوپر کھانیکے ہے اور بہترین اغذیہ مطلق مین گوشت ہے اور روٹی بیچ
حق اوس شخص کی کہ معتدل مزاج اور اوس سے مالوف ہو اور نہ شک نہین ہی کہ معتاد چاول کو
استعمال چاول کا بہتر ہے اور فاضل ترین گوشت مین گوشت برہ اور بزغالہ اور گوسالہ اور مرغی کا ہی
لیکن چاہیے کہ برہ یکسالہ ہو اسلیے کہ جو بہت چھوٹا ہے بلغم پیدا کرتا ہے اور بزغالہ اور گوسالہ افضل زیادہ ہی
برہ یکسالہ سے اسلیے کہ وہ معتدل ہین اور وجہ اعتدال کی وہ ہے کہ سن اونکا مقتضی حرارت اور رطوبت
کا ہے اور نوع انکی مقتضی برد اور یبوست کو ہے لان المعز والبقر کلتا ہما یابسان باردان لیکن
بزغالہ الطف ہے اور قلیل الفضول لہذا اصحاب سکون اور ضعف یعنے ناقہین کو اور ماندوں کو
موافق تر ہے اور گوسالہ جو قوی الغذا ہے اصحاب معدے گرم اور اصحاب کد اور تعب کو موافق تر
ہے اور ماکیان کہ عربی مین اوسکو دجاج کہتے ہین اسخن والطف اور قلیل الرطوبت ہی اور بہترین دجاج وہ ہے
کہ بیضہ نہ لائی ہو اور بہترین ہو دیک یعنے خروس وہ کہ بانگ نہ دیتا ہو لیکن بچہ مرغ کا نہایت لطیف ہے
اور نہایت قلیل المعاونت ہے اوپر تقویت کے سواے اصحاب سکون کے بہت لوگون کو موافق نہین
ہے اور وہ معتدل زیادہ دجاج سے ہے اور شیخ رئیس نے لکھا کہ طیہوج یابس اور فروج رطب
مطلق ہے اور بہترین دجاج مشوی مین وہ ہے کہ اوسکو بیچ شکم جدی کے یا حمل کے بریان کیا ہو
کہ اس صورت مین رطوبت اوسکی محفوظ رہتی ہے اور شوربا بہترین غذا مین ہے اور اگر وہ ساتھ پیاز کے
پکایا جاوے ریاح کو دور کرے اور باہ کو اوٹھاتا ہے اور اسی سبب سے التہاب پیاز کا بیچ پکنی گوشت
کے لازم ہوا ہی اور شوربا ج عبارت اس سے ہی کہ گوشت کو بہت پانی مین پکاوین نمک ڈالکر اور بعد طبخ کے

جو پانی معتدل المقدار رہے استعمال کریں اکیلا یا روٹی اوسمین بھگو کر کہاوین اور شورباج معرب ہے فارسی مین شوربا
اور عربی مین مرق کہتے ہین اور جانین کہ وہ مضرتین کہ بیچ بعض لحوم کے مرقوم ہوئی ہین مخصوص اونکے جرم سے
ہین شوربا اونکا اسقدر مضر نہین ہے اور اہل ہر بلاد کے بیچ صنعت لحوم کی طرق مختلف رکہتے ہین اور
بہت اختراعات کیے ہین حکم کرنا اوسکے حال پر بنظر مختلطات کے اور بنظر صناعات کے طبیب دانا پر
پوشیدہ نہین ہے اگرچہ بیچ کتب قدما کے کوئی ذکر اوس سے نہوا اور خواص ہر لحم کے بیچ اختیارات بدیعی
کے مذکور ہین اس جگہہ اسیقدر پر کفایت کی ہمنے کہ زیادہ مستعمل یہی ہین بیچ غذاے متنعمین کے
اور جانین کہ فاضل ترین روٹیون مین روٹی گیہون کی ہے کہ اچھے گیہون سے کہ شیلم وغیرہ سے پاک
کیا ہو بنائی گئی ہو اور روٹی بہوسی دار نسبت اوسکے منخول ہو یعنے بہوسی اوسکی دور کی گئی ہو سریع الانحدار
ہے اور روٹیان باعتبار ذات کے کہ بہوسی دار ہے یا بدون بہوسی کی اور مانند انکے اور باعتبار وجوہ
اور کے کہ خمیری ہے یا فطیری یا تنوری یا غیر تنوری کئی قسم ہین شرح اوسکی اسجگہہ مین لائق نہین ہے
لہذا کتاب الاغذیہ علیحدہ ہم لکھتے ہین اگر اللہ تعالے چاہتا ہے اوس مین سب اقسام خبز اور اطعمہ
کے کیا قدیم اور کیا جدید سب مرقوم کرتے ہین مشروط ساتھہ بہت فوائد کے اور فاضل ترین چاول مین
وہ ہے کہ خوشبو اور سفید اور باریک ہوا اور بعد پکنے کے بڑہ جاوے اور ثابت رہے اور اس سبب سے
کہ وجود چاول جید کا یونان اور عرب مین نتہا حکماے قدیم نے ذکر اوسکا کما حقہ نہین کیا ہے
اور بعضے متاخرین نے لکھا ہے کہ اوسکا خلاصہ یہہ ہے کہ محرورون مین حرارت بڑہاتا ہے اور
مبرودون مین برودت پس استعمال اوسکا وقت نہونے اعتدال حال کے نچاہیے کرنا مگر اہل ہند کہ خوگیر اوسکی
عادت رکھتے ہین اور اوسکے غیر سے نفرت کرتے ہین انکو مرض مین بہی دینا جائز ہے اصلاح کرکے اور
اصلاح اوسکی یون ہے کہ بیچ تقلیل اوسکی لزوجت کے کوشش کرین اور بہتر حیلون مین بیچ اس مقصد
کے اوسکو جوش کرنا ہے پانی مین اور جب نیم پختہ ہو پانی اوس سے دور کرکے پکانا جیسا کہ ان بلاد مین
رائج ہے اور نزدیک اطباے ہند کے غذا مریضون کی بہتر چاول سے نہین ہے والحق ما قلناہ اور
جانین کہ مضرت روٹی کی ہضم نہوتی ہو زیادہ ہے اور مضرت گوشت کی کہ ہضم نہین ہوا اوس سے
کمتر اور مضرت چاول کی مین بین ہے نکتہ معلوم ہو کہ بعض جگہہ اقوال اطبا کے آپسمین مخالف واقع
ہوتی ہین چنانچہ ایک چیز کو بعضے گرم لکھتے ہین اور بعضے سرد اور یہہ اختلاف دو امر سے باہر نہین ہے یا ایک شخص

ممتحن معتدل مزاج ہو اور ممتحن دوسرا منحرف اعتدال سے ہو یا دونون معتدل ہون یا دونون منحرف ہون لیکن ایک طرف
یا دونون منحرف ہون اعتدال سے ایک طرف وجہ مخالفت کی بیچ صورت مخالفت کے ظاہر ہے
لیکن بیچ صورت توافق کے دونون ممتحن منشا تخالف کے ہونگے مگر بسبب اثر ارضی یا فصلی
یا زمانی کے اسلیے کہ مقرر ہوا ہے کہ بعضی چیزین ایک زمانے مین کوئی اثر رکھتی تہین اور بعد گذرنے
زمانے ممتد کے وہ اثر اوس سے جاتا رہا اور اسی طرح ایک چیز کہ بیچ زمین مختلف کے بوئین ممکن ہے
کہ درمیان اونکے مخالفت بعض امور مین واقع ہو اثر اراضی مختلفہ سے اور اسی طرح بعضی چیزین ہین
کہ جب تک اوس ملک سے اونکو نہ نکالین اور باہر نہ لیجاوین اون مین اثر ظاہر نہین ہوتا اور
بدستور نزدیک داناؤن کے مشہود ہے کہ حال ممتحن کا بھی ہمیشہ ایک طور پر نہین ہے اور ہوسکتا ہے
کہ کوئی سبب عارضی کہ قبل تناول کے یا بعد تناول کے واقع ہوا اوسکو دریافت کرنے نہایت
اثر سو باز رکھا یا بالجملہ طریق معمول یہی ہے کہ بیچ امر مختلف فیہ کہ تجربہ کافی ہو جیسا حق تجربہ کا ہے کرکے تقویت ایک قول
کی دونون قول سے کیا چاہیے اسلیے کہ غرض وجود چیز سے اثر اوسکا ہے بالفعل جس چیز کو
کہ ہم نزدیک معتدل مزاجون اس زمانے کے گرم پاوینگے لامحالہ حکم اوسکی حرارت پر
کرتے ہین اور قول مخالف کو اعتبار نہ کرینگے ہم بشرطیکہ تجربہ کثیر اور لائق حاکم کرنے کے
ہوا ہو **قاعدہ** بیچ اغذیہ دوائی کے اور پرہیز کرنا اوس سے صحیح کو اور جواب اوس
ایراد کا کہ اوپر فاضل ہونے اس غذا سے دوائی کے اوپر غذائے مطلق کے لوگون نے
کیا ہے اور بیان جائز ہونے تداخل کے ضرورۃً پوشیدہ نرہے کہ جو جنس بقول سے ہے یا قسم
فواکہ سے وہ غذائے دوائی ہے استعمال اوسکا صحیح معتدل کو بیچ تغذیہ کے اچھا نہین ہے
مگر بطریق تقدیم حفظ کے کرے مگر لیکن منحرفون کو اعتدال سے استعمال کرنا غذائے دوائی کا کہ
مخالف انکے مزاج کے ہو مناسب ہے اسی سبب سے تناول ایسی اشیا کا مروج ہوا ہو قول
وجود المنحرفین وعدم تضررہم بہا بشرط استعمال التضاد اور راشیہ فواکہ مین سانۃ اغذیہ حقیقی
انجیر لکھا ہے اور اونکو رطبہ اور انہین سے بسبب کثرت التغذیہ کے ضرر ہونا کمتر امید کیا جاتا ہے
اور اسی طرح خرما تر کہ عربی مین اوسکو رطب کہتے ہین اوس شہر مین کہ کھاتا اوسکا مروج ہے قریب
غذائے حقیقی کے ہے اور سوا ان تین چیز کے کوئی چیز ایسی نہین ہے اور اکثر فواکہ سے معفن الدم

[illegible]

اور ردی الاستحالہ ہین انہین سے مشمش یعنے زردآلو اور شفتالو ہین سوال کچھ شک نہین ہے
کہ لحوم سب حار ہین اور مسخن بدن کے پس جو بیچ اغذیہ دوائی صاحب حرارت کے مضرت سے ہے
اون مین بہی ہوا اور یہی معلوم ہوا کہ غذاے دوائی معتدل المزاج ہین اور مصلح اوسکے حال کی ہین
اور ساتہ اسکے بعضے اونسے الذ اور اشہی ہین اور گذر چکا کہ جو کچھ الذ ہو نافع زیادہ ہوا اور یہ بھی
اسکو چاہتی ہین کہ وہ بہتر غذاے مطلق سے ہے اور ہرگز ضرر نہ کرے آور جواب اسکا یہ ہے کہ
گوشت اگرچہ گرم ہے لیکن گرمی اوس کی نہایت کم ہے پس بیچ بدن معتدل کے اثر نہ کرے گا
وہ اثر کہ خارج اعتدال سے ہو اور ظاہر ہے کہ جب تک کہ گوشت کھایا گیا ہضم ہوا اور جزو بدن
کا ہو کچھ بدن گوشت سے بھی تحلیل ہوگا اور جو نقصان بدن کے گوشت مین پڑا اوسی قدر حرارت اور رطوبت
بہی کم ہوگی پس حرارت اور رطوبت حاصل کی گئی گوشت ماکول سے نقصان گوشت بدن کا
بھرے گی اور حرارت زائد نہ کرے گی اور بالفرض اگر کیفیت زائد پیدا کرے جو باعتبار قلت کیفیت
مذکور کے معتد بہ نہین ہے محسوس نہین ہوتی ہے اور ساقط الاعتبار ہے اور اس سبب سے کہ کلام بیچ معتدل
مزاج ہونے دلیل پکڑتا اوپر افضل ہونے غذاے دوائی کی نظر اوسکی تعدیل کی اچھا نہین ہے ساتہ اس امر کے حصول تعدیل کا
بیچ اغذیہ حقیقی کے بسبب ملنے بعض مصلحات کے بھی ہوتا ہے جیسا کہ دیکھا جاتا ہے زمانیہ محرورون مین
اور مرتبہ مبرودون مین باوجود تغذیہ تام کے تعدیل کرتے ہین اور اسی طرح سند پکڑنا لذت سے
بیچ افضلیت غذاے دوائی کے مطلوب کو نہین پہونچاتا ہے اسلیے کہ غذاے حقیقی بہی لذیذ
ہوتی ہے پس فضیلت اسی سے مخصوص ہوا اور فرضاً اگر غذاے دوائی لذیذ ہوا اوس
وقت بہی غذاے حقیقی سے بہتر نہین ہے اسلیے کہ ترجیح بسبب لذت کے اوسوقت ثابت ہے
کہ درمیان دونون غذا کے تفاوت فضیلت مین کمتر ہوا اور غذاے ناقص الفضیلت الذ ہو
پس ہوسکتا ہے کہ الذیت اوسکی تدارک اوس نقصان قابل فضیلت کا کرتی ہے بخلاف
غذاے حقیقی کے اور غذاے دوائی کے کہ درمیان اونکے بیچ فضیلت کے تفاوت بہت ہے
اور ہرچند وہ غذاے دوائی الذ ہو لیکن اس فضیلت کو نہین پہونچتی آور جو فضیلت کہ غذا سے
مطلوب ہے یہ ہے کہ اکثر اجزا اوسکے بدل ما یتحلل مین صرف ہون اور یہ امر بیچ غیر غذاے حقیقی
کے نہین ہوتا ہے آور پوشیدہ نہ ہے کہ لذیذ ہونا کوئی چیز کا اون مضرتون سے کہ اوسمین ہین

نہین نکالتا نہایت یہ کہ بسبب لذت لینے طبع کے اور توجہ کے مضار مین قلت ہوگی ادویۃ
امرود سرا ہی اور مضرتین غذا سے دوائی کی معلوم ہوئی ہین کہ قلیل التغذیہ ہی اور ساتہ اسکے
کیفیت زائد کو پیدا کرتی ہے بیچ معتدل صحیح المزاج کے لہذا لوگون نے کہا ہے کہ حالت صحت مین
پرہیز کرنا اوس سے واجب معتدلون کو اور اگر اوسکی مباشرت مین کوئی خطا پڑے جلد اوسکا
تدارک کرنا چاہیے قے یا اسہال سے اوسکو نکالین یا اصلاح اوسکی باستعمال اوسکی ضد کرین
اگرچہ بطور تداخل کے ہو اسلیے کہ ہرچند تداخل مذموم ہے لیکن جسوقت بیچ اوسکے مباشرت کے
اوس ضرر سے کہ مذمت اوسکی زیادہ ہے مذمت تداخل سے ملحوظ ہو جائز ہے بلکہ لازم جانا ہے
قاعدہ بیچ ترتب غذا کے جان تو کہ اوپر حافظ صحت کے واجب ہے کہ ترتیب بیچ غذا کے بہی
مرعی رکہو اور گذر چکا کہ ترتیب محمود وہ ہے کہ اگر اتفاق تناول اغذیہ مختلفہ کا پڑے وہ چیز
کہ نسبت کوئی چیز کے مائل بہ غلظ ہو چاہیے کہ اوسکو پہلے کہائے چنانچہ وجہ اسکی مفصل عنقریب
بیچ شرح لایجوز الجمع بین الاطعمۃ المختلفۃ کے ساتہ بہت فوائد کے مذکور ہوئی ہے اور اسجگہ منازعت
موہومہ کہ بیچ قول طبیبون کے واقع ہے ہم ذکر کرتے ہین ساتہ بہت فوائد کے کہ رعایت تنبیہ
کی اون مین ہے واجب ہے پوشیدہ نرہے کہ بعض لوگ تقدیم لطیف کو اوپر غلیظ کے واجب
جانتے ہین اور بعض لوگ عکس اسکے حجت پہلے لوگون کی یہ ہے وہی ہے کہ کہی گئی کہ اگر غلیظ کو
پہلے کہاوین لطیف بسبب عدم نفوذ کے فاسد ہوگی اور افساد کریگی اور حجت پچہلے لوگون کی یہی
مذکور ہوئی کہ ہضم بیچ قعر معدے کے زیادہ ہے اور بیچ اعلے معدے کے کمتر جسوقت کہ غلیظ کو
پہلے کہاوین گے فعل ہضم کا اوس مین قوی ہوگا اور فعل ہضم کا لطیف مین ضعیف اور دونون ہضم مین
متشابہ ہونگے وہذا ہو المقصود اور قرشی بیچ دفع کرنے اس خلافت کو کہ درمیان طبیبون کی پڑا ہی کہتا ہے
کہ اگر تفاوت غلیظ اور لطیف مین اسی درجہ پر ہی کہ واقع ہونا غلیظ کا بیچ قعر معدہ کی کرتا ہی انہضام غلیظ کو اور ہضم اسکا
ساتہ ہضم لطیف کی ساتہ ہوتا ہی پس لامحالہ تقدیم اسکی غلیظ کی واجب ہی اور اگر درمیان دونون کی فرق بہت ہو
تقدیم لطیف کی لازم ہی یا تاخیر لطیف کی اوس حد تک کہ غلیظ نیم پختہ ہوگا کما ذکرناہ مفصلا وانما کررناہ للتنبیہ
اور وجہ دوسری بیچ توفیق کے درمیان دونون کلام کے یہ ہی کہ حکم کرنا اوپر تقدیم دونون کی موقوف ہی اوپر حال
گرسنگی کے اسلیے کہ اگر گرسنگی بدرجۂ اعتدال کی ہے اور بافراط نہین ہی واجب ہی کہ لطیف کو مقدم کرینگے

یہ کہ تفاوت درمیان دونون کے بیچ لطافت اور غلظت کے بقدر تفاوت ہضم اعلے اور اسفل
معدہ کے ہو کہ اس صورت مین تقدیم غلیظ کی احسن ہے اور اگر گرسنگی مفرط ہے اور معدہ غذا سے
خالی ہے اور یہی سبب جوع کے گرنا صفرا کا اوپر معدہ کے نہین ہوا واجب ہے کہ غلیظ کو مقدم کرین
اور قید عدم انصباب مرار کی اسلیے کی گئی کہ اگر معدہ غذا سے پر ہو یا شدت جوع سے صفرا
معدے پر گرا ہو لازم ہے کہ اسوقت مین غذا کچھ بچا ہے کھانا اور طرف خالی کرنے معدے کی
نقا سے بیچ امتلا کے اور طرف تنقیہ صفرا کے بیچ انصباب مرار کے کوشش کرنا چاہیے
اور بعد عود کرنے بھونک کے کھانا دینا چاہیے اور آثار انصباب مرار کے سوء مزاج موجبے
معلوم کر سکتے ہین لیکن فائدہ تقدیم لطیف کا بیچ صورت اعتدال بھونک کے وہ ہے کہ جو حرارت
قعر معدے مین زیادہ ہے لطیف کو جلد پکا دے گا اور قبل اسکے کہ ہضم بیچ غلیظ کے داخل کرے
اوسکے خلاصہ کو دفع کریگی طرف جگر کے اور معلوم ہوا کہ تناول کرنا غلیظ کا اوپر لطیف کے
بعد ہضم ہونے لطیف کے قباحت نہین رکھتا ہے اور یہ بھی بیچ اوسی حکم کے ہے
بخلاف اوسکے کہ بیچ لطیف اور غلیظ کے تفاوت کم ہو بیچ لطافت اور غلظ کی اسلیے
کہ اس تقدیر مین تقدیم غلیظ کی مستحسن ہے کما ذکرناہ مرارا لیکن فائدہ تقدیم غلیظ کا اوس
صورت مین کہ بھونک مفرط ہو اور معدہ خالی وہ ہے کہ جو معدہ بہت محتاج ہے غذا کا بمجرد
وارد ہونے غذا کے اوسپر مشتمل ہوگا اور بسبب شدت حرارت بھونک کے جلد پکا دیگا
اور وارد ہونا غذا سے لطیف کا بعد اوسکے طبیعت کو بہت زیادہ کرنے والا نہوگا بسبب
نہ باقی رہنے مخالفت کے درمیان دونون غذا کے اسلیے کہ ظاہر ہے کہ غذا پہلے حرارت
مشتدہ سے جو جلد اور فوراً نضج کو قبول کرتی ہے اور بعد اوسکے غذا دوسری اعالی معدہ مین
وارد ہوتی ہے دونون غذا بسبب تحقیق مشاکلت کے درمیان مین بیچ حکم دو متحد کے
ہوتی ہین اور بیچ اتمام ہضم کے شریک بخلاف اوسکے کہ بیچ ایسی صورت کے لطیف کو
مقدم کرین کہ اگرچہ وہ جملہ غذا مین سریع الفساد سے ہے بسبب زیادتی حرارت جوع کے
مستحیل بفساد ہوگی لانہ باللطافۃ لا یبقی النضج فی المعدۃ المشتعلۃ بالجوع یعنے استیفائے ہضم کا
نہین کر سکتی ہے بیچ شکم کے کہ حرارت سے شعلہ نکلا ہو بسبب گرسنگی کے پس غلیظ کہ پیچھے اوسکے

وارد ہوگی وہ بہی فاسد ہوتی ہے اور اگر غیر سریع الفساد ہے لامحالہ معدہ اوسپر بشدت اور رغبت سے
شامل ہوگا بسبب محتاج ہونے معدے کے طرف غذا کے اور آسان ہونے تغذیہ کے اوس سے
پس غلیظ کہ بعد اوسکے کہائی جاوے جو ہضم اوسکا دیر مین ہوتا ہے لاجرم موجب تحیر طبع کا اور
تفرمعدے کا استیفاے ہضم لطیف کا ہوگا اور اوس مین فساد بڑہے گا اور اوس سبب سے
غلیظ بہی فاسد ہوگا اور یہی جانین کہ تناول کرنا روٹی فقط کا معدہ کو خراب کرتا ہے اور جو منقول ہوا
کہ قدما ایک وقت روٹی کہاتے تہے مراد اس سے یہ ہے کہ بدون گوشت کے ساتہ شربت مناسب
کے کہاتے تہے نہ یہ کہ روٹی اکیلی کہاتے تہے کما نص علیہ القرشی فی شرح القانون اور بہی معلوم کرین
کہ استعمال کرنا غذاے رقیق پہسلنے والی سریع الہضم کا ساتہ غذاے سخت دیر ہضم کے اگر درست نہین ہے
تقدیم اور تاخیر اوس مین کچہ فائدہ نہین دیتی اسلیے کہ طعام پہسلنے والا جو معدے سے جلد گذر کر امعا مین
جاتا ہے اور غذا دوسری کو بہی پہسلاتا ہے آگے ہو یا پیچہے بیچ صورت تقدیم کے ظاہر ہے کہ جو غذا کہ فرو
منحدر ہوگی بعضے اجزاے غلیظ کے بہی اوسکی تبعیت سے منحدر ہونگے بدون ہضم کے اور جس حالت مین
کہ پیچہے غلیظ کے کہاوین ہوسکتا ہے کہ بسبب رقت اور زلق کے بیچ طعام پہلے کے نفوذ کرے
اور میل بانحدار کرے اور ساتہ اپنے اوس غذا سے غلیظ پہلی کو دفع کرے اور یہی ہوسکتا ہے
کہ بسبب غلظ کے غذا اوس مین راہ نہ پاوے اور زلق نہ کرے لیکن آپ فاسد ہوا اور فاسد کرے
اوس سبب سے کہ بیچ تقدیم غلیظ کے کہا گیا اور یہ لطیف سے اور جانین کہ جو کچہ منع کرنا اجتماع کا
درمیان اون دونون کے مذکور ہوا اوس سے متعلق ہے کہ بعد زمانے کا درمیان دونو کے
بہت نہو اسلیے کہ اگر فاصلہ بہت ہو ضرر نہین کرتا کما مر ایضاً اور یہی جانین کہ اگر دو غذا متفق فی الہضم
کہ ایک اونمین شیرین ہو نکا اتفاق کہانے کا پڑے شیرین کو پہلے کہانا چاہیے اسلیے کہ اعضا بسبب
اسکے آپ شیرین ہین شیرین کو جلد جذب کرتے ہین پس اگر تقدیم اوس مین نہو اور قبل اوسکی غذا
اور کہا ئی جاوے ساتہ شیرین کے بعض اجزا غیر شیرین کے بالضرور بغیر منہضم جگر جاوینگے
اور یہ امر باعث فساد عظیم کا ہے اور اگر کہین کہ شک نہین ہے کہ اجزا شیرین کے بہی جو غیر منہضم
جگر مین جاتے مین موجب فساد کا ہوتے ہین کما قال الشیخ الغذاء الحلو تنشرہ الطبیعۃ قبل النضج
فیفسد الدم پس بیچ تقدیم شیرین کے کچہ نفع نہین ہے اور بنفوذ اجزاے غیر منہضم غذا کی غیر شیرین

کا مانع نفوذ اجزاے غیر منہضمہ غذا سے شیرین کے ہوگا بیچ افساد کے جواب اسکا یہ ہی کہ کثرت شیرینی بیشک نہین ہے کہ سدہ پیدا کرتی ہے اور خون کو فاسد کرتی ہے لہذا اطبا نے کہا ہے کہ کثرت کرنے والے شیرینی کے جلد جلد محتاج نکالنے خون کے ہوتے ہین لیکن اس سبب سے کہ چیز شیرین مرغوب اور محبوب طبیعت کی ہے ضرر اسکا بیچ نہایت شر کے نہین ہوتا ہے بخلاف اوسکے غیر کے کہ اگرچہ بطفیل جذب حلو کے منجذب ہوتا ہے لیکن جو غیر منہضم اور غیر مرغوب اعضا کا ہے شر سبب لاتا ہے پس تاخیر اوسکی ضروری ہے اور تقدیم حلو کی کہ مانع نفوذ غیر مرغوب کی ہوتی ہے قبل ہضم کے بیفائدہ نہین ہوتی **قاعدہ** بیچ بیان اوس چیز کے کہ احداث سدہ کرتی ہے جاننا چاہیے کہ محدثات سدہ کے بہت ہوتے ہین جیسے بیچ مبحث اسباب کی مذکور ہوا لیکن اس جگہ وہ چیز کہ ارتکاب اوسکا اکثر ہے مذکور ہے جانین کہ اگرچہ کثرت شیرینی کی بالذات سدہ لاتی ہے لیکن پیچھے کہانا اوسکو زیادہ تر مسدد ہے کمامر اور قلیل کثرت کی اس سبب سے کہ تناول کرنا تہوڑی شیرینی کا بعد طعام کے سبب اچھے ہونے ہضم کا ہے بسبب شامل ہونے معدے کے اوپر رغبت تمام سے لہذا پینا شربت قندی کا بعد طعام کے مجوز بلکہ بہتر جانا ہے اور اسی طرح پینا شراب کا اوپر طعام کے سدہ پیدا کرتا ہے اسلیے کہ جو سریع النفوذ ہی بالطبع قبل اسکے کہ کہانا ہضم کو پہونچا ہو نفوذ کرتی ہے طرف جگر کے اور اوس سبب سی کہ بیچ معدے کے کوئی چیز اجزاے غذا سے ساتھ اوسکے ملکر نکلتے ہین بسبب خامی کے احداث سدہ کا نہین کرتا پس مسدد حقیقت میں غذا ے غیر منہضم ہے نہ شراب لیکن جو مید رق مسدد ہی منفذ ق کو بھی بالعرض مسدد کہہ سکتے ہین بالجملہ سرعت نفوذ شراب کی بالذات ہے اور سرعت نفوذ حلو کی بالقسر ہے یعنے جذب کرنا اعضا کا **انتباہ** اطبا واسطے مرغوب ہونے شیرینی کی دلیل لاتے ہین کہ اگر کوئی شخص کہانا کہاوے اور پیچھے اوسکے غذای شیرین کہاوے اور بعد تہوڑے زمانے کے قے کرے لامحالہ یہ شیرین بعد غذا ے سابق کی نکلیگا اور یہ نہین ہی مگر بسبب شوق طبیعت کے طرف اوسکی کما یفعل فی خروج الدم عند افراط المسہل **قاعدہ** بیچ بیان اسکے کہ بعض چیزین ہین کہ تناول اونکا پیچھے بعض حالات کے منع ہو جانین کہ جس شخص نے ریاضت تکلیف دینے والی کی ہو یا غصہ بہت کیا ہو یا جو چیز کہ مستحق معدے ہی غذا اصلی مین لایا ہو اوسکو اغذیہ سی جو سریع القبول ہے فساد کو مانند تحلیل وغیرہ کے بچانا چاہیے تا کہ فاسد ہو کر نفلا

فاسد کرینگی اسی سبب سے کہا ہے کہ بیچ کہانے غذا کے چاہیے کہ درمیان دو کہانون کے ایک دن کا فاصلہ ہو اس سبب سے
کہ اگر غذا ہضم ہو بیچ بہونک شدید کے مستعمل ہو چہ وہ سریع الاستحالہ ہے بسبب فساد کے قوت حرارت
معدے سے جلد فاسد ہوتا ہے اور جو دستور اگر معدہ بالطبع مفرط الحرارت ہو وہان بہی تناول ایسی
غذاؤن کا نچاہیے یہی سبب ہے کہ بیچ بعض مزاجون حارہ کے اغذیہ غلیظہ جلد ہضم ہوتے ہین
اور اغذیہ لطیفہ عکس اسکے چنانچہ عنقریب مفصل کہا جاتا ہے **انتباہ** اوپر طبیب کے واجب ہے
کہ ہمیشہ حال اور مزاج معدے کو تامل کرتا رہے اور ہر شخص کی تدبیر موافق اوسکی عادت کے
کرے اور اسجگہ تجربہ کو اوپر قیاس کے مقدم رکہو اسلیے کہ بعضی بدن اور بعضی مزاج کے
ایسے خواص مقرر ہوے ہین کہ قیاس عقلی کو اوس مین دخل نہین ہے کما لا یخفے علے المجربین فائدہ
بیچ بیان اختلافات امزجہ کے اوپر حال کے اور موافق اوسکے تدبیر کرنا جان تو کہ بعضے آدمی ایسے
ہوتے ہین کہ اونکو تناول کرنا قابضات کا قبل طعام کے ضرور ہوتا ہے اور یہ وہ آدمی ہوتی ہین
کہ معدہ اونکا مسترخی ہو اور غذا اوس مین نہ ٹہرے وقت ہضم تک اور جلد نکلے اور اسی طرح
بعضے آدمی ہوتے ہین کہ اونکو تناول کرنا قابضات کا بعد طعام کے لازم ہے اور یہ آدمی
تین طرح ہین ایک وہ کہ بعد تناول طعام کے بیچ اکثر کے قے کرتے ہین بلکہ اونکو تناول قابضات
اوپر غذا کے قے کو منع کرتا ہے دوسرے وہ کہ غذا بیچ معدے ان لوگون کی دیر تک رہتی ہے
کہ انکو کہانا قابض کا تحریک کرتا ہے طرف انحدار کے بسبب عصر معدے کے تیسرا وہ کہ طعام
بیچ معدہ ان لوگون کے مبخر ہوتا ہے کہ تناول قابض کا بعد غذا اسکے تصاعد بخار کو منع کرے
اسوجہ سے کہلانا کشنیز خشک وغیرہ کا بیچ دوار اور سدر اور صرع کے پیچہے غذا اسکے
لازم رکہا ہے لہذا قرشی نے لکہا کہ جس شخص کا فم معدہ ضعیف ہو اور چاہین کہ اوسکو تقویت دیت
اشربہ مقویہ سے چاہیے کہ اوسکو پہلے غذا کہلاوین پیچہے اوسکے اشربہ مقویہ دیوین تو ملاقات
اشربہ کی ساتہ فم معدے کے زمانہ طویل تک رہے لیکن وہان کہ تقویت تمام معدے کی
مطلوب ہو اشربہ مقویہ بہی قبل غذا اسکے کہلاوین اور بہی بعد غذا کے اور اسی طرح جسوقت
طرف تعدیل معدہ کے حاجت ہو اگرچہ بیان واجب وہ ہے کہ اشربہ معتدلہ قبل طعام کے دین
لیکن افضل وہ ہی کہ بعد اوسکے بہی دیوین واسطے طویل ہونے توقف کے اسلیے کہ اشربہ

جو قبل طعام کے کہائے جاتے ہین معدے سے جلد نکلتے ہین اور روکنگ نہین کرتے کما لا یخفی اور بعضے
جانین کہ بعضے آدمی ایسے ہوتے ہین کہ غذائے لطیف سریع الہضم اونکے معدے مین فاسد ہو جاتی ہے
اور غلیظ جلد ہضم ہوتی ہے اور یہ وہ آدمی کہ معدہ انکا ناری ہوا ور اشیاے لطیف کو فاسد کر دیتا ہے
اور بعضے عکس اسکے ہوتے ہین **قاعدہ** بیچ ذکر اطعمہ مناسب ہر مزاج کے جاننا چاہیے کہ سوداوی
مزاج کو غذا وہی ہے جو غذائے کثیر الرطوبۃ اور قلیل الحرارۃ ہو مناسب ہے بشرطیکہ سودا طبعی ہو
لیکن اگر احتراقی ہے محتاج بتبرید کثیر کا ہوتا ہے اور اس صورت مین اغذیہ دوائیہ کفایت
نہین کرتی ہین جیسا کہ کہا جاتا ہے اور صفراوی کو جو چیز کہ سرد اور مرطب ہوا غذیہ سے
موافق ہے اور اوس شخص کو کہ اوسمین خون گرم پیدا ہوتا ہے غذا اون سے جو بارد اور قلیل الغذا ہے
دینا چاہیے اور جس شخص مین خون بلغمی پیدا ہوتا ہے غذا اون سے جو قلیل الغذا اور صاحب سخونت
اور لطیف ہو دینا چاہیے **انتباہ** جاننا چاہیے کہ جو کچھ کہا گیا تدابیر سے موافق مزاج کی ساتھ
اغذیہ ودوائی کے فقط مخصوص اوس مزاج سے ہے کہ سبب اوسکا غلبہ خلط کا ہو لیکن وہ
خلط فاسد نہوا ہو پس اوس جگہ کہ سوء مزاج ساذج ہو بیدون غلبہ کے یا ساتھ غلبہ کے اور وہ خلط فاسد ہوا ہو تو
دونون صورت مین تدبیر اوسکی ساتھ ادویہ صرف کے کیا چاہیے اور اس جگہ اغذیہ دوائی اکیلی
نہین کفایت کرتی ہین بسبب قوی ہونے سبب کے **قاعدہ** بیچ تدارک مضرہا اغذیہ دوائی کے
پوشیدہ نرہے کہ جسوقت اغذیہ دوائی بطریق خطا کے کہائی جاوین بہتر تدبیرون مین وہ ہے
کہ اوسکو قے سے دفع کرین یا اسہال سے اور اگر ایسے کوئی نہ ہو سکے واجب ہے کہ اوسکی اصلاح مین
کوشش کرین اور اصلاح اوسکی تین طرح ہے ایک وہ کہ بیچ ہضم کرنے غذائے ماکول کے
متوجہ ہون جلد ہضم ہوا اور اوپر طبیعت کے تکلیف نہ لاوے اور معلوم ہے کہ اغذیہ دوائی
غیر منہضم ہین اور احالہ اونکا اوپر طبیعت کے دشوار ہے دوسرا وہ کہ بیچ نضج فضلہ غذائی کے
مدد کرین اسلیے کہ معلوم ہے کہ ان اغذیہ سے فضول بہت ہوتے ہین اور طبیعت اوپر اوسکے
نضج کے اگر قدرت نہ پاوے مرض کو پیدا کرے اور جو کثیر المقدار ہے اغلب کہ طبیعت اوسکے
نکالنے مین عاجز ہو پس مدد کرنا واجب ہے تیسرا وہ کہ بیچ منع کرنے پیدائش سوء المزاج
کے کہ اوس سے پیدا ہوتا ہے کوشش کرین اور یہ ایسا ہو کہ قبل ہضم ہونے ماکول کے

وہ چیز کہ ضد اسکی ہو کہا دین تو بہ سبب اوسکی اختلاط کے کیفیت زائدہ ظاہر ہو اور تداخل اگرچہ
منہی ہے لیکن اسجگہ جائز کہا ہے بنظر عمدہ غرض کے پس جسوقت ماکول مثلاً بارد ہو مانند کہیرے
اور کدو کے تعدیل اوسکی لہسن اور کراث سے اور مانند اسکے کرین اور اگر ماکول حار ہو تعدیل
خرفہ اور کہیرے سے اور مانند اسکے کرین اور اگر ماکول مسدد ہو مفتحات کام مین لاوین اور بالجملہ
تدارک اغذیہ و دوائیہ کا چاہیے کہ اغذیہ دوائیہ سے کہ مضاد ہون کرین نہ ادویہ صرف سے
اغتباہ قید تناول اغذیہ کی خطا سے اسلیے کی گئی کہ استعمال کرنا اوسکا بطریق دوام کے
خارج ہے بحث سے اور معنی استعمال بخطا کی یہ ہین کہ بمقتضای شہوت اور نفسانیت کے
وہ چیز کہ لائق حال کے نہین ہے کہائی جاوی اور جو غیر لائق ہے تدارک اوسکا ضروری ہو
اور باقی تدبیرین بیچ قاعدہ آیندہ کے کہ مخصوص بتدارک اغذیہ ملطفہ ہے کہی جاتی ہین یعنے
بہوک کا رکہنا بہت دیر تک اور نہ دینا غذا کا بدون بہوک صادق بتلی کرادر اگر استعمال کرنے
اغذیہ مذکورہ سے خوف ضعف کا ہو بعد تدارک کرنے کے ساتہ اغذیہ دوائیہ کے ادویہ اور
اشربہ مقویہ بہی دین باعتبار مزاج کے مثلاً اگر اغذیہ گرم کہائی ہون سکنجبین دین پس گلنگبین
عسلی ہو سادہ بہتر ہے اور اگر قندی ہو بزوری اولی ہے اور بیچ اغذیہ باردہ کے ماء العسل
اور شراب عسل اور کموتی نافع ہے اور بیچ اغذیہ غلیظہ کے حار مزاج کو سکنجبین قوی البزور
اور بارد مزاج کو فلافلی اور قوہ نجی بہترین اشیا سے ہین **قاعدہ** بیچ تدارک فساد غذا کے
بطریق عموم کے جاننا چاہیے کہ جسوقت بیچ کہانے کے افراط ہو یا خوف امتلا کا ہو یا غذا
ماکول حرکت عنیفہ سے کہ بعد اوسکے تناول کے واقع ہو منبسط اور متخضخض ہو یا بہت
پانی کے پینے سے مشوش ہو بیچ معدے کے واجب ہے کہ فوراً قی کرین اور کوئی تدبیر بیچ جلد نکالنے غذا کے
فاسد کے قے سے بہتر نہین ہے لیکن جسوقت وقت قی کا گذر گیا ہو یعنی غذا امعا مین گئی ہو یا قی کرنا متعذر ہو
بسبب کوئی مانع قوی کے چاہیے کہ اخراج اوسکا اسہال سے کرین اور واسطے اسہال کے اگر پینا گرم پانی کا
تہوڑا تہوڑا کفایت کرے فہو المراد استعمال اوسکا کرین کہ امتلا کو اوتار لاتا ہے اور بند کو کہینچ لاتا ہے اور نیز کو
سولادین اور اگر خواب آوی غنیمت جانین اور جب تک ل چاہے سوتے رہین اسلیے کہ طویل ہونا
خواب کا اس جگہ لازم ہے تو جگر اور عروق سب اوس غذا سے پاک ہون اور اگر گرم پانی کفایت نکرے

نہ آوے نظر کرین کہ طبیعت خود بخود دفع کرتی ہے یا نہ اگر موافق مطلب کی کرتی ہے فہو المراد ورنہ
چھوڑ دین ورنہ مدد کرین اوس چیز سے کہ نرم اور لائق حال مریض کے ہو مثلاً محرور المزاج ملین
الطریفل اور گلقند مسہل اور مانند اسکی کافی ہے اور اگر گلقند مین تھوڑا صعتر کہ سرکے مین مرئی
کیا ہو ڈالین بہتر ہے اور بہرود مین جوارش کمونی اور گڑی اور شہریاران اور مانند انکی مناسب ہے
اور نیکوترین چیزون اور براسی طعام کے صبر سقوطری ہے اکیلا بقدر تین حبّہ کے اور اگر صبر آدھا درم
اور برابر اسکے علک الانباط اور ایک دانگ بورق اس مین ملا دین اور موافق حاجت کی
دین بہتر عمل کرے اور خفیف ترین چیز و نمین یہ ہے کہ بقدر دو حبّہ کے یا تین حبّہ کے علک البطم
دیوین اکیلا یا ساتھ بورق کی ملا کر اور بورق کو چاہیے کہ برابر اوسکے ہو یا کمتر لیکن زیادہ نہو اور محمود ترین
چیزون مین بیچ اس مقدمہ کے وہ ہے کہ تھوڑا افتیمون ساتھ شراب کے دیوین **انتباہ**
جسوقت کوئی چیز ان تدبیرون سے ہاتھ نہ آوے لازم ہے کہ نوم طویل کرین اور ایک
رات دن غذا سے باز رہین اور بعد ظہور تخفیف کے استحمام کرین اور تکمید اور تلطیف
غذا کی لازم رکھین اور اگر باوجود ان سب کے ثقل اور تمدد اور کسل باقی رہے جانین کہ عروق غذا کے
فضلون سے ممتلی ہو گئے ہین اسواسطے کہ غذا اسے کثیر مفرط بالعرض اگر معدے مین ہضم ہو
لیکن بیچ عروق کے ویسی خام رہتی ہے بدون ہضم کے اور عروق کو متمدد کرتی ہے
اور کسل اور تمطی اور تثاوب پیدا کرتی ہے اور کبھی عروق کو نہایت تمدد سے پھاڑتی ہے
اور معلوم ہے کہ ہضم عروق کا بہ نسبت ہضم معدے کے ضعیف تر ہے اور جب تک
کہ بیچ معدے کے غذا ہضم کما حقہ نہ پاوے بیچ عروق کے ہضم نہین ہوتی ہے جیسا کہ
چاہیے بالجملہ جسوقت آثار امتلاء کے عروق مین فضول غذائے ماکول سے ظاہر ہون مسہلات قوی سے
کہ مخرج مادے عروق کے ہین دفع اوسکا کیا چاہیے اور اس جگہ کہ حاصل ہونا فضول کا بیچ عروق کے
سواسطے اعیا کے کوئی امر اور پیدا نہ کرے کتنے دن اوسکو تحریک ندین مسہلات سے لیکن ہاتھ
تنقیح سے باز رہین اور بعد حاصل ہونے تنقیح کے نظر کرین کہ اعیا کون قسم سے ہے موافق
اوسکے تدارک کرین **انتباہ** جسوقت سن شباب گذر جاوے اور قوے میل بضعف کرین
واجب ہے کہ غذا کو عادت سے کم کرین تو فضلات اوسکے زیادہ نہون اسلیے کہ اگر غذا موافق

عادت کے کہاوین اور قوی اوسکے ہضم مین کفایت نہ کرین لامحالہ فضول کثیر اوس سے جمع ہو کر احداث آفت کا کرینگے اور یہ حکم بنظر اکثری کے ہے ورنہ شک نہین ہے کہ بعضے آدمی جوانی مین ضعیف الہضم اور خراب حال ہوتی ہین اور بعد تجاوز کرنے کے اوس سن سے قوی الہضم اور تندرست ہوتے ہین اور یہ لوگ خارج اس کلام سے ہین **قاعدہ** بیچ بیان اس امر کے کہ طبخ کہانے کا کون باسن مین بہتر ہے اور کس باسن مین منع ہے اور جو کچھ اس سے متعلق ہے جاننا چاہیے کہ جو باسن جید الجوہر ہے پکانا کہانے کا اوس مین مستحسن ہے اور وہ باسن سونے کا ہے اور چاندی کا بعد اوسکے باسن لوہے کا خصوصاً اوسکی ہونی مین مبالغہ بہت کرتے ہون اور مورچہ لگنے نہ دیوین اور قلعی کرنا اوسپر مانع لگنے مورچہ کا ہی اور جاننا کہ ہمیشہ کہانا غذا اون کا کہ بیچ باسن سونے کے پکائی گئی ہون مقوی دل اور رافع توحش اور مزیل ضعف ہے اور اسی طرح پکایا ہوا بیچ دیگ لوہے کے مقوی مثانہ اور اعضای تناسل کا ہے اور موجب نعوظ کا بخلاف باسن تانبے کے کہ پکانا طعام کا اوسمین اچھا نہین ہے خصوصاً کہ دیر تک پکایا ہو اور طعام کثیر الدسومت وافر المائیت ہو یا صاحب ترشی کا ہو اور اسی طرح روغن اور طعام چکنا کہ زمانے طویل تک اوس مین رہا ہو تو چاہیے کہانا اور جاننا کہ قلعی کرانا اگرچہ مانع تام نہین ہوتا ظاہر ہوتے اثر تانبے کو لیکن نسبت اوس باسن تانبے کے کہ بدون قلعی کے ہو بمراتب قلیل المضرت ہے لہذا ابتاکید کہا ہے بیچ تجدید قلعی کے اوبھی شدید کہا ہے بیچ استعمال کرنے باسن تانبے کے کہ قلعی نہ کیا گیا ہو یا قلعی جاتی رہی ہو یہانتک کہ اکثر اطبا نے زعم کیا ہے کہ ہمیشہ کہانا اوس چیز کا کہ بیچ باسن تانبے کے طبخ پایا ہو جذام پیدا کرتا ہے لیکن غالب ہے کہ یہ حکم خاص ہو ساتھ باسن بدون قلعی کے اور باسن صفر کا بیچ حکم باسن تانبے کے ہے لیکن باسن مٹی کے پس پکانا کہانے کا اوس مین مجوز ہے بشرطیکہ زیادہ ایک مرتبہ سے اوس مین نہ پکاوین اسی طرح پتھر کے باسن مین اور سوا اسکے کہ ڈہلے ہون زیادہ پانچ مرتبہ سے بچا بیٹھے کہانا پکانا اسلیے کہ جرم ان باسنون کے متخلخل ہوتے ہین اور تہوڑا اجزاے مطبوخ سے انکے مسام مین محتبس ہوتا ہے اور بگڑ جاتے ہین پس جو دوسرے مرتبہ کہانا اوس مین پکاوین اجزاے عفنہ غذاے سابق کے دوسرے کہانے کو بہی فاسد کرتا ہے اور کہا ہے لوگون نے

کہ لیس شئی یحدث الحمیات العفنۃ کما یحدث ہذا و کذا یحدث الجرب القبیح و انواعاً من الامراض لکل انسان بحسب غلظ الاخلاط و بحسب قوتہا و بحسب ما یلزمہ من الدعۃ و من التصرف و الریاضۃ بالجملہ کنارہ کرنا طبخ مکرر سے بیچ باسن مسی کے واجب ہے

اغتذا ٥ کھانا جب پک جاوے اور رکابی مین نکالین چاہیے کہ اوسکو بند نہ کرین مگر سرپوش مشبک یعنے سوراخ دار سے مانند غربال یعنے چھلنی کے تو بخار اوسکا باقی نرہے اس لیے کہ بخار اجزاء مذکورہ کا بیچ طعامون کے موجب پیدا کرنے سمیت کا ہے خصوصاً اگر مچھلی ہو یا اور بھنی ہوئی چیز اور درمیان طبخ کے بھی چاہیے کہ سرپوش مشبک ہو تو بخار نکلتا رہے لیکن وہ باسن کہ جس مین کھانا چاہیے کھانا چینی اور شیشہ کے سب سے بہتر ہین اسلیے کہ شرع مین بھی رخصت ہے بخلاف وہی اور فضی کے کہ شرعاً کھانا اوس مین حرام ہے جو ذکر کرنے طعام سے ہم فارغ ہوی ہم اب بیچ ذکر پانی مشغول ہوتے ہین اما الماء فوقتہ العطش سواء کان علے الطعام او بعدہ لیکن پانی پس وقت اوسکے پینے کا وجود پیاس صادق کا ہے کھانے پر ہو یا بعد اوسکے متصلاً اور متعلقات اسکے بحث کو کئی مشرب مین ہم ذکر کرتے ہین

مشرب بیچ وقت پینے پانی کے جاننا چاہیے کہ وقت پینے پانی کا واسطے معتدل المزاج کے وہ ہے کہ بیچ غذا کی ہضم شروع ہوا ہو کما ینبغی یعنے ایک ساعت گذرنے پیچھے اور حاجت پینے پانی کی بعد غذا کے اسلیے ہے کہ بیچ اکثر غذاؤن کی ارضیت غالب ہوتی ہے اور واسطے ہضم کے اعتدال قوام کا لازم ہے پس پینا پانی کا ضرور ہے تو مستعد کرے غذا کو واسطے قبول کرنے فعل قوت ہاضمہ کو اسلیے کہ اسوقت مین اگر ساتھ طعام کے مائیت نہو بیچ معدے کے اغلب کہ غذا محترق ہو جیسے اجسام ارضی یابس کہ بدون پانی کے بیچ دیگ کے ڈالین وہ جل جاتے ہین لیکن اگر غذا اسے مائیت والی ہو معتدل المزاج کو احتیاج پانی کی نہین ہے پوشیدہ نرہے کہ اگرچہ پینا پانی کا درمیان طعام کے اور بعد اوسکے فوراً منع ہے وجہ اسکی مشرب آیندہ مین آویگی لیکن یہ منع بیچ حق غیر محرور کے ہے اسلیے کہ اگر کسیکا معدہ گرم ہو اوسکو جائز ہے بلکہ واجب ہے کہ وقت تناول غذا کے اور بعد اوسکے متصلاً پانی پیتا رہے اسلیے کہ اگر صبر کرے اور پیاسا رہے غذا محترق ہوتی ہے اگرچہ غذا رطوبت والی ہو اسلیے کہ مائیت طعام کی بیچ بجھانے حرارت معدہ کے اثر نہین رکھتی اور اسی طرح پانی غیر معتدل البرد کہ قلیل البرد ہو باعتبار اوسکے بعید ہونے کے درجہ اعتدال سے تسکین مین اثر کم رکھتا ہے کما لا یخفی اور یہی جانین کہ بعضی محرور المعدہ کو خواہش کھانے کی ضعیف ہوتی ہے جب پانی سرد پیتے ہین بھوک قوی ہوتی ہے بالجملہ وقت پینے پانی کا موقوف اوپر حال مزاج کے ہے اور جو ظاہر ہونا پیاس صادق کا ولیل احتیاج طبیعت کی ہے اور منع کرنا اوس سے

باعث مضرت کا صاحب کتاب نے بطریق اطلاق کے کہا کہ فوقتہ العطش الی آخرہ نہایت یہ مراد اس سے
نہ وہ ہے کہ متابعت اوسپر ادسے خواہش کے ضرور ہے بلکہ مقصود وہ ہے کہ جو پیاس کامل ہو بیچ
کوئی حال کے اوسکو رد کرنا نہ چاہیے بشرطیکہ صادق ہو اور ساتھ اسکے نزدیک ہے پانی کے بیچ اوقات
منہی کے غیر محرور المزاج کو چاہیے کہ کم پیے اور بطریق استمصاص یعنے چوسنے کے پیے اور اگر
بدلے پانی برف کے شربت کہانیات یا قند کا پیے بہتر ہو اور فرق بیچ عطش صادق اور کاذب کے
علیحدہ مشرب مین کہا جاتا ہے **مشرب** بیچ اوقات منہیہ پینے پانی کے جاننا چاہیے کہ جملہ اوقات
مذکورہ سے ایک وہ ہے کہ درمیان کہانے کے یا بعد اوسکے فوراً پیے اور اوپر بیان ہوا ہے
کہ ممنوع ہونا بعض لوگون سے خاص ہے یعنے آدمی سرد معدہ والے اور کثیر البلغم وغیرہ دوسرا وہ
کہ نہار او ناشتا بہ پیے او منع کرنا پینا پانی کا اسوقت مین اسلیے ہے کہ جو معدہ خالی ہے
پانی بدون مہلت کے اپنی برودت پر باقی اعضاے رئیسہ مین پہونچتا ہے پس اگر دل مین
پہونچا خوف ہے کہ حرارت غریزی کو مار ڈالے او دفعتہً قتل کرے اور اگر جگر مین پہونچا
خوف ہے کہ استسقا پیدا کرے اور بہی پینا پانی کا نہار اعصاب اور احشا او آلات نفس کو
ضرر کرتا ہے او جسقدر سرد زیادہ ہو مضر زیادہ ہے لیکن بیچ ہواے گرم کے اور ایام طاعون مین
اور خصوصاً صاحبان احشاے شدید الحرارۃ کو مجوز ہے واسطے رفع کرنے شر کثیر کے کہ ایسے
احوال مین ضرر کم کرتا ہے بلکہ نہین کرتا بسبب مقابلہ کرنے حرارت کے ساتہ اوسکے اسی سبب سے
پینا سرد ات کا مریض محرور کو نہار ضرر نہین کرتا ہے کما لا یخفے تیسرا وہ کہ بیچہے حرکت سخت
اور ریاضت تکالیف والی کے ہوا و منع کرنا اوسکا ان اوقات مین اسلیے ہے کہ پہونچنا پانی سرد کا
اعضا مین قبل اس سے کہ سردی اوسکی ٹوٹ جاوے موجب سردی اور مرنے حرارت
غریزی کا ہوتا ہے او راس سبب سے کہ جماع متعب باوجود گرم کرنے اعضا خشکی بہی القا کرتا ہے
بسبب استفراغ منی کے پینا سرد پانی کا بعد اوسکے نہایت مضر ہے اسلیے کہ جو اعضا گرم ہوتے ہین جلد جذب کرتے
پس جسوقت خشکی بہی ساتہ گرمی کے مددگار ہو حاجت ترطیب کی بہت ہوتی ہے پس سیری
حدت قوی ہوتی ہے لامحالہ اور ساتہ اسکے بسبب ظاہر ہونے ضعف کے اعضا مین تاثیر پانی کی
بیچ ضعیف کرنے اعضا کے اور مارنے حرارت غریزی کے زیادہ ہوتی ہے اور ان تین سبب سے

سب سے حرکت جماعی قوی ترین مانع مین سے ہے چوتھا وہ کہ پیچھے حمام کے ہو اور وجہ منع کی وہی ہے کہ ہر حرکت مین کہی گئی پس جو بیچ اس دیار کی رائج ہے کہ حمام مین پانی سرد بدن پر ڈالتے ہین خوف کے نہایت مذموم ہے خصوصاً کہ حمام خالی پیٹ پر ہو پانچوان وہ کہ پیچھے مسہل کے ہو اور وجہ منع کی اس جگہ وہی جلد جذب کرنے اعضا کی ہے پانی کو بسبب واقع ہونی خشکی کے کہ او پر حدث زیادات داعی ہوتی ہے اور جو حرارت غریزی بسبب تحلیل کے ضعیف ہوتی ہے اثر پانی سرد کا اوس مین قوی تر ہوتا ہے **انتباہ** ۵ تشریب پانی سرد کا ان اوقات مین رعشہ اور خدر اور ضعف اور مانند اسکے پیدا کرتا ہے پس کنارہ کرنا اوس سے ضروری ہوتا ہے اور احیاناً اگر کوئی مضطر طرف پینے پانی کے اوقات منعیہ مین چاہیے کہ تمضمض یعنے کلیان کرین اوس سے اور امتصاص کرے یعنے چوسے تو شاید اس قدر سے پیاس رفع ہو اور اگر کفایت نہ کرے ضرور ہے کہ تھوری روٹی وغیرہ جنس اغذیہ سے پہلے کھاوے بعد اوسکے پانی پیے تھوڑا تو بسبب ملنے اجزاے غذا کے جلد نافذ ہو سکے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت کوئی وہ چیز پانی مین ملا دین کہ جنس غذا سے ہو پانی کو غلیظ کرتی ہے اور سرعت نفوذ سے باز رکھتی ہے اسلیے کہ پانی اپنی صرافت پر باقی نہین رہتا اور استعمال ایسے پانی کا بنسبت پانی صرف کے قلیل المضرت ہوتا ہے لماذکر چھٹا وہ کہ پیچھے فواکہ رطب کے ہو اور وجہ منع کی واسطے پینے پانی سرد کے پاس اوسکے اتفاق سے کما ہے کہ جمع ہونا مائیت فواکہ اور پانی کی بسبب مختلف ہونے جنس مائیت کے اور تعدد خاصیت کے لازم ہے فساد کو اور محدث اکالہ کا اور مانند اسکے ہے جیسے اورام اور قروح خبیثہ اور اس سبب سے کہ بطیخ کثیر الرطوبت ہے اور سہل التعفونت جمع کرنا پانی کا ساتھ اوسکے بڑی زیادہ ہو اور عام ہے کہ تربوز ہو یا غیر اوسکا یعنے تربوزہ ہو خواہ خربزہ پانی اوپر اوسکی نچاہیے پینا جب تک کہ وہ بیچ معدے کے ہو لیکن پینا پانی کا قبل فواکہ کے اور تناول کرنا پانی کا بعد فواکہ کے اگر بعد نفوذ کرنے پانی کے طرف جگر کے ہے قباحت نہین ہے ورنہ بیچ حکم تعقیب پانی کے ہے۔ لان المنہی ہو اجماعہما بای وجہ کان وقد حصل سا تو ان وہ کہ وقت خواب کے یا بعد جاگنے کے خواب سے ہو اور عام ہے کہ پیچھے تشرب کے ہو سے یا نہ اور بدستور وقت رات کے احتراز پینے آب سرد سے لازم ہے اور وجہ منع کی یہ ہے کہ اکثر امراض دماغی کو

پیدا کرتا ہے لیکن یہ منع کلی نہین ہے اسلیے کہ اگر کوئی محرور ہو یا دن گرمی کے ہون یا کھانا آخر دن مین یا رات کو کھایا ہو اوسکو پینا پانی کا رات کو قبل خواب کے ہو یا بعد اوسکے ضرر نہین کرتا لیکن ساتھ اسکے احوط وہ ہے کہ جو رات کو پانی پیے اوسی لحظہ نہ سووے بلکہ تھوڑا بیٹھے اور بات کرے یا مشی کرے بعد اسکے سووے اسلیے کہ بعض جگہ دیکھا گیا کہ جو پانی سرد پیکر فوراً سو رہے دماغ مین فساد ہوا اور اسی طرح جسوقت خواب سے اوٹھے جبتک کہ حواس جمع نہون اور طبع اپنے حال پر نہ آوے پانی نہ پینا چاہیے اگرچہ معدہ خالی ہو کھانے سے اور بعد سکون مطاوعت پیاس کاذب کی کرنا چاہیے اور نشان پیاس کاذب کا ساتھ اسکی کہ پیاس نشہ والون کی کیا ہے عنقریب آتا ہے اور جو اطبا نے بیچ مقدمہ استعمال پانی منی کے بیان کیا ہے اور ضرر اوسکا ظاہر کیا لازم نہین ہے کہ وہ ضرر سب جگہ فوراً ظاہر ہوا اسلیے کہ بہت اتفاق ہوتا ہے کہ بعد طول ایام کے ظاہر ہوتا ہے لہذا شیخ رئیس نے بیچ اس مبحث کے کہا کہ من لم یضرہ فی الحال یضرہ علے طول الایام والامعان فی السن پس جو بعض جاہل بعید عقل اور حکمت سے نقض کرتے ہین کہ ہم اکثر منہیات طبیبون کو کرتے ہین اور ضرر نہین پاتے مردود ہے اسلیے کہ نظر اوس جاہل کی اوپر ضرر عاجل کے محصور ہوئی اور اوپر اہل حکمت کی اوپر ضرر آجل کے ہے بہت چیزین ہین کہ جوانی مین بسبب قوی ہونے طبیعت کے ضرر اونکا ظاہر نہین ہوتا ہے بعض لوگون مین لیکن بیچ پیری اور ضعف کے ثمرہ اوس کا ملتا ہے اکثر پس پرہیز کرنا اوس چیز سے کہ محققون نے منع کیا ہے واجب ہے ساتھ اس امر کے کہ فقہ کی کتابون سے بہی ثابت ہوا ہے کہ جو کچھ بطور طب کے مضر ہے اور ترک کرنا اوسکا مخالف شرع کے نہین ہے کرنا اوسکا شرع شریف مین بہی منع ہے

مشرب بیچ منع کرنے جمع درمیان دو پانی کے کہ مختلف ہون پوشیدہ نرہے کہ اہل تجربہ نے منع کیا ہے اور تصریح کی ہے کہ بیچ معدہ کے پانی چاہ کا اور پانی نہر کا جمع نچاہیے کرنا لیکن جب ایک معدہ سے گذر جاوے پینا اوس پانی کا قباحت نہین رکھتا اور قرشی نے شرح مین لکھا کہ ہمنے تجربہ سے پایا ہے کہ بارہا جمع درمیان دو پانی مذکور کے محدث نفخ اور قراقر کا ہے آہر اوسی جگہ اوسنے لکھا ہے کہ شاید یہ عمل بہ سبب مختلف ہونے اون دونون پانی کی ہو بیچ غلظ اور لطافت کی اور شک نہین ہے کہ پانی کنوئین کا غلیظ ہے اور پانی نہر کا لطیف اور جو علت فساد کی معلوم ہوئی حکم اوپر اجتماع اور عدم اجتماع اون پانیون کے بہی بعد اطلاع

او پر مائیت ہر ایک سے کر سکتے ہین حاصل یہ کہ گمان نہ کرین کہ منع کرنا اجتماع کا پانی کنوین اور نہر پر منحصر ہے نہ سوا اسکے بلکہ بیچ پانی کنوئین اور پانی منہ کے اور اسی طرح بیچ پانی نہر اور پانی منہ کے بھی اجتماع ممنوع ہے نہایت وہ ہے کہ جو پانی نہر مین اور پانی منہ مین فرق کمتر ہے ضرر انکے اجتماع کا بھی کمتر ہوگا ورنہ از روے تحقیق کے جو پانی کنوین کا آپس مین بہت ہے کہ مختلف ہوتے ہین اجتماع اون مین بھی بیچ تجربہ کی باعث نفخ اور قراقر کا معلوم ہوا ہے اور حکم پانیون کا اور طریق اصلاح پانیون کا اور جو اس سے متعلق ہے بیچ بحث ماکول اور مشروب کے مفصل کہا گیا ہے لہذا اس مبحث مین کہ واسطے تدبیر ماکول اور مشروب کے مخصوص ہے تکرار اوسکی نہین کی **مشرب** بیچ بیان احکام پانی سرد اور گرم اور شیر گرم کے اور ذکر کرنا اسکا کہ واسطے کس مزاج کے کون پانی اصلح ہے جاننا چاہیے کہ صالح تر پانیون مین واسطے مزاج معتدل کے وہ ہے کہ شدت سردی مین معتدل ہو سردی اوسکی طبیعی ہو یا برف مین سرد کیا ہو اور بتبرید پانی برف کی چاہیے کہ خارج سے ہو یعنے بسبب رکھنے باسن پانی کے اوپر برف کے اسلیے کہ ڈالنا برف کا پانی مین خوب نہین ہے لیکن جہان برف ردی ہو یعنے انجماد مادے آسن فاسد سے حاصل ہوا ہو ظاہر ہے کہ ملنا اوسکا ساتھ پانی کے باعث اوسکے فساد کا ہوتا ہے لیکن جس جگہ کہ برف جید ہو ملنا اوسکا پانی سے بھی خوب نہین ہے اور اسی طرح پینا پانی برف گھلی ہوئی کا منع کیا ہے اس سبب سے کہ برف کی سردی اعصاب اور اعضاے تنفس کو اور احشا کو مضر ہے اور اگر کہین کہ علت ضرر اعضاے مذکور کی لامحالہ سردی ہے پس برودت برف کی پانی کی سردی سے کہ بالطبع بارد ہے کس سبب سے ممتاز ہوئی جواب اسکا یہ ہے کہ برف جب پگھلتی ہے غلظ اوس مین رہتا ہے اور اس سبب سے توقف اوسکا اعضا مین زیادہ ہوتا ہے توقف پانی برف سے اور معلوم ہوا کہ فعل فاعل کا باعتبار زمانہ ملاقات اوسکے منفعل مین اثر نہین کرتا ہے اگرچہ فاعل ضعیف ہو اور ملاقات اوسکی منفعل سے طویل ہو فعل اوسکا بہ نسبت فعل فاعل قوی کے کہ ملاقات اوسکی اسقدر نہو البتہ قوی ہوتا ہے پس سردی برف کی بالعرض اگر کمتر ہے سردی پانی برف سے ضرر اوسکا زیادہ اوس سے زیادہ ہوگا کما مر **فائدہ** قبیحہ صلاحیت ماء معتدل البرد کی ساتھ آدمی معتدل مزاج کے اس سبب سے کی گئی تو حکم محرورون کا اور مبرودین کا اس سے خارج ہوا اسلیے کہ محرور کبھی ہوتا ہے کہ قوی البرد سے

نفع پاتا ہے لیکن ساتہ اسکے افراط کثیر او سمین کوئی حالت مین نچاہیے اور تحمل قوی البرودکا مخصوص اوس شخص سے ہے کہ دموی مزاج ہو اور اگر کہین کہ تحمل دموی کا سردی پانی کو اور متضرر نہونا اوس سے ظاہر ہے کہ بسبب غلبہ حرارت کے ہے اور اس تقدیر پر لازم آتا ہے کہ صفراوی متحمل زیادہ ہو دموی سے اس کام مین اسلیے کہ حرارت صفراوی کی لامحالہ غالب زیادہ ہے جواب اسکا یہ ہے کہ صفراوی اگرچہ حرارت بہت رکہتا ہے لیکن اس سبب سے کہ وہ اکثر نحیف اور قلیل اللحم ہوتا ہے متحمل اوسکی سردی کا کما ینبغی نہین ہو سکتا بخلاف دموی کے کہ اعضاے باطنی اوسکے بیت گوشت مین چہپے ہوتے ہین اس سبب سے ضرر لقود کرنے سردی سے متضرر نہین ہوتا ہے اور جو معلوم ہوا کہ معتدل البرد پانی معتدل المزاج کو مناسب ہے اور افراط برد کی محرور مین بہی ممنوع پس سرد پانی قلیل البرد موافق ہوا اور زیادہ اوس سے مضر ہو مگر بیچ ہواے گرم کے یا اور کوئی عارضہ کہ وہ ساقط الاعتبار ہے اور مراد قلیل البرد سے وہ ہے کہ برودت اوس کی متوسط ہوا و طبیعی ہو یعنے برف سے سرد نہ کیا ہو اور مراد متوسط سے کمتر سردی معتدل سے ہے اسلیے کہ برودبہی کئی درجہ رکہتا ہے اور اوسکے وسط حقیقی معروض کو معتدل کہتے ہین اور کمتر کو متوسط فی البرد اور قلیل البرد کہتے ہین اور اوس سے معلوم ہوا کہ احتیاج پانی سرد کی ہر فرد صحیح کو متحقق ہے اگرچہ مبرود ہو نہایت وہ ہے کہ قلت اور کثرت برودکی باعتبار مزاج کے مفوض ہوئی اور حاجت سرد پانی کے اس لئے ہے کہ حاصل ہونا تسکین پیاس صادق کا بدون اسکے نہین ہوتا اور یہی بسبب جمع کرنے اعضا کے کہ برد کو لازم ہے معدے کو قوت دیتا ہے اور دل کو راحت پہونچاتا ہے اور انجرے کو دفع کرتا ہے اور ترطیب بہت دیتا ہے لہذا بیچ حدیث شریف کے تحریص واسطے پانی سرد کے واقع ہوئی ہے کہ و علیکم بالماء البائت یعنے لازم پکڑو تم پینا پانی شبینہ کو یعنے باسی اسلیے کہ وہ البتہ سرد زیادہ ہے غیر شبینہ سے اور یہ حکم اگرچہ مطلق ہے لیکن نزدیک تحقیق کے مخصوص ہے ساتہ اہل مکہ اور مدینہ کے ساتہ اوس شہر کے کہ ہوا اوسکی مانند ہوا ے اول اماکن شریفہ کے ہو اور غرض اس قول سے وہ ہے کہ بیچ بعضے شہروں کے کہ جاڑا اونپر بافراط ہوتا ہو اور پانی باستی وہان کا مفرط البرد ہوتا ہے اور استعمال نہین کر سکتے جاڑے کے دنون مین پس یہ حکم عمسا مو بیچ حق اون کے مطلق نہین ہوگا بلکہ مفید ہوگا ساتہ اکثر ایام کے نہ دوسرے زمانے کے اور اگر تدریج کا

کہ پینا پانی شدید البرد کا سہون کو ردی ہے اور اگر ضرورت پڑی او س شخص کو چاہیے کہ اوپر طعام سے کے بیچ وقت مجوز الشرب کے پیے لیکن قبل او سکے ہرگز نہ چاہیے پینا اور جو حقیقت پانی سرد کی او رمنافع اور مضار او سکے معلوم ہوے کیفیت اثر پانی شیر گرم اور گرم کی بہی کہی جاوی جانئین کہ استعمال ایسے پانیون کا جائز نہین ہے مگر او پر طریق علاج کے اسلیے کہ جسوقت ارادہ قے کرنے کا ہو چاہیے کہ ادویہ مقیئہ بیچ پانی شیر گرم کے ڈالین اسلیے کہ پانی نیمگرم مقیی ہے مقیی کو مدد کرے گا اور جسوقت غسل معدے کا اور اطلاق طبیعت کی مقصود ہو پانی گرم دین اسی سبب سے بعد حبوب اور سفوف مسہلہ کے تشرب اوس سے لازم جانا ہے او راسی طرح بیچ تسکین پیاس کے نافع ہوتا ہے بسبب غسل کرنے پانی گرم کے اعضا کو مادہ لزج سے لیکن کثرت او سکی نچاہیے کرنا اسلیے کہ کثرت شرب پانی گرم کا موہن معدہ کی ہے اور وہ پانی کہ بعد طبخ کے سرد کیا ہو لامحالہ قلیل النفع ہے اور محرور کو غیر ملائم اور او سکے احکام بیچ بحث ماکول او رمشروب کے لکھے گئے **مشرب** بیچ پیاس صادق اور کاذب کے اور طور ملنے پانی کا اور جو چیز کہ اوس سے متعلق ہے جاننا چاہیے کہ پیاس سچی کہ صدق او سکا نزدیک طبیبون کے متفق علیہ ہے کہ بسبب احتیاج بدن کے اور احتیاج اعضا کے ہو طرف رطوبت کے واسطے خلیفہ ہونے اوس چیز کے کہ تحلیل ہو گئی ہے رطوبات سے یا بواسطہ دور کرنے یبوست اور حرارت کے اور یا واسطے رقیق کرنے طعام ماکول کے اور جو ایسی نہو جمہور اطبا او سکو کاذب کہتے ہین اور قید جمہور کی اس سبب سے کی گئی کہ بعضے اس قسم سے نزدیک بعضے طبیبون کے بیچ پیاس صادق کے داخل ہے چنانچہ ہم بیان کرتے ہین جانئین کہ پیاس جہوٹی کہ کذب او سکا متفق علیہ اطبا کا ہے اور اطاعت او سکی منہی عنہ ہے وہ ہے کہ خلط صالح غلیظ مانند بلغم شور کے یا خلط لزج شدید البیاض کے مانند بلغم جصی کے یا خلط شدید الیبس مانند سوداے احتراق کے بیچ معدے کے جمع ہو پس طبیعت واسطے غسل اس مادے کے پانی کو طلب کرے اور خاصہ اسکا یہ ہے کہ پانی سرد کے پینے سے بڑہتی ہے اور جو پیاس پر صبر کرین پاس نہ رہین تسکین ظاہر ہوتی ہے بسبب تحلیل مادے معطشہ کے اور اسی قبیل سے ہے وہ پیاس کہ بعد طعام کے باوجود پینے پانی وافی کے نزدیک اشتغال طبیعت کی ہضم سے ظاہر ہوتی ہے اور پینا پانی کا عطش کاذب

مین نہایت مضر ہے اور دفع اوسکا استنشاق ہوا سے سرد سے اور پانی کی کلیون سے بہتر ہے
اور اگر موقوف ہو تھوڑا پانی کوزہ تنگ منہ سے دے سکتے ہین اور قید باوجود شرب پانی
وافی کے اس سبب سے کی گئی تو وہ پیاس کہ بعد طعام کے قبل پینے پانی کافی کے ظاہر ہوتی ہے
اس سے خارج ہوا اس سبب سے کہ وہ صادق ہے اور اطاعت اوسکی مفید ہے لیکن
جو مختلف فیہ ہے یعنے نزدیک بعضے کے کاذب ہے اور نزدیک بعضی کے عطش صادق
عطش سکاری اور مخمورون کی ہے کہ اکثر رات کو ہوتی ہے اور بیچ نوم کے بسبب اجتماع
حرارت کے باطن مین شیخ رئیس اوپر قول اول کے ہے لہذا کہا ہے کہ ما وقعۃ العطش الکاذب
فی اللیل کما یعرض للسکاری والمخمورین صادقا جدا اور قرشی اوپر ثانی کے ہے لہذا اس مقام مین
کہا ہے کہ لیشبہ ان یکون عطش السکران والمخمورین لیس بکاذب لانہ حادث عن تسخین الشراب
للمعدۃ وانما ینبغی ان یسمی کاذبا اذا کان عن بلغم لزج او غلیظ او مالح واذا کان شرب السکران او المخمور
لاجل حرارۃ المعدۃ بسبب تسخین الشراب لہا فلیس فی ذلک الشرب عندی بمذموم لانہ یسکن تلک الحرارۃ
ویطفیہا **فائدہ** وہ پیاس کہ تناول برف سے ظاہر ہوتی ہے بہی مختلف فیہ ہے بیچ اطلاق
کذب کے اور صدق کے اوپر جس شخص نے سبب اوسکی تعطیش کا یہ کہا کہ وہ برف اگرچہ
بالفعل سرد ہے لیکن بالقوہ گرم ہے اسلیے کہ وہ مرکب ہے اجزاے دخانیہ سے اور بعد پہنچنے
کے بدن مین برودت اوسکی حرارت بدن سے دور ہوتی ہے اور گرمی اوسکی اثر کرتی ہے
نزدیک اوسکے یہ پیاس صادق ہے لیکن جس شخص نے سبب اوسکی پیاس لگانی کا یہ کہا
کہ وہ برف مکثف بلغم اور رطوبات معدے کا ہے نزدیک اوسکے یہ پیاس کاذب ہے اور اسی
طرح وہ پیاس کہ تناول کرنے اغذیہ غلیظ لزج سے مانند مچھلی تازی اور ہریسے اور
کلہ پاسے کے اور مانند اونکے حادث ہوتی ہے اگر سبب حدوث پیاس کا اوس سے چپکنا
اوسکا بیچ ماساریقا کی اور منع کرنا اوسکا نفوذ پانی کا ہے بیچ جگر کے لامحالہ صادق ہے بسبب
محتاج ہونے اعضا کے طرف پانی کے اور اگر علت حدوث عطش کی محتاج ہونا طبیعت
کا ہے طرف پانی کے واسطے کہ غذا اسے لزج کو معدے سے نکالے لطیف اور رقیق کرکے
وہ بیچ حکم عطش کاذب کے ہے نزدیک بعض لوگون کے اور بعض لوگ اسکو بہی عطش صادق

مین شمار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جو طبیعت واسطے تقطیع مادے لزج کے حرارت کو طرف
معدے کے متوجہ کرتی ہے بالضرور پیاس ظاہر ہوتی ہے اور جو پیاس کہ گرمی معدے سے
ہو شک نہین ہے کہ صادق ہے تہ کاذب بالجملہ تدبیر عطش کی کہ تناول کرنے اغذیہ مغلظہ سے
ہوتی ہے مانند تدبیر عطش کاذب کے ہے بیچ تقطیع اور تلطیف کے لیکن پینا پانی کا بہت
ہوتا ہے کہ تکرار استعمال سے اس پیاس کو دور کرتا ہے بخلاف اوس پیاس کے کہ بلغم شور اور
لزج سے ہوتی ہے کہ پینا پانی کا زیادہ کرنے والا پیاس مذکور کا ہوتا ہے بسبب تقویت
سبب کے **انتباہ** شارب کو چاہیے کہ پانی بتدریج پیے اور ایک دم مین نہ کھینچے
اور کچھ **وقفہ** درمیان پینے کے کرتا رہے اور نزدیک وقفہ دوسرے کے اور دم مارنے
کے باسن کو کنارہ کرے تو بخار دم کا اوس مین نہ پہونچے کہ ضرر کرتا ہے اور یہی اوس طرح
پینے سے کہ بیچ عوام کے رائج ہے کہ منہ اوٹھا کر پانی دور سے ڈالتے ہین پرہیز کرے
کہ کبھی کھانسی مفرط لاتا ہے بسبب واقع ہونے تھوڑے پانی کے بیچ قصبہ ریہ کے
اور شاید کہ آفات اور بھی لاوے اور بہتر وہ ہے کہ باسن پینے کا کھلا ہو تو سب چیزین
اوس مین نظر آوین اور سفید ہو تو واقع ہوتے ہرا دنے چیز سے خبر ہو جاوے اور شکل
اوسکی ایسی ہو کہ پانی اوسمین کمتر سماوے اور دیکھنے مین زیادہ معلوم ہو تو نفس کو اس
شکل سے سیری حاصل ہوا اور بیچ پینے کے کم ہوا اور باسن جسقدر لطیف ہو بہتر ہے
اور جانین کہ پینا رصاص اور قلعی کے باسن مین مسکن پیاس کا ہے جلدی سے اور ہمیشہ
پینا تانبے کے باسن مین محدث جذام کو کہا ہے لیکن اغلب یہ ہے کہ یہ حکم اوپر تقدیر
صدق کے مخصوص ہو اوس باسن سے کہ قلعی دار نہوا اور پینا بیچ باسن سونے یا چاندی کے
اگرچہ مقوی دل کا ہے اور ضعف اور خفقان کو مفید ہے لیکن جہان تک ممکن ہو چاہیے
استعمال کرنا کہ بیچ حدیث شریعت کے ممانعت بتہدید سے آئی ہے اور احکام باسن سونے
اور چاندی کے اور مانند اسکے جو بیچ مبحث ماکول اور مشروب کے ہمنے مفصل کہا ہے
بیان نہین ذکر کیا **تنبیہ** اگر کوئی شخص کو صبر کرنا اوپر پیاس کے ممکن نہو صحت مین یا مرض مین
چاہیے کہ بعد پینے بہت پانی کے اور پر ہونے معدے کے اوس سے قے کرے تو آفت

کثرت شرب سے محفوظ رہے **فائدہ** طریقہ اطبا کا ہے کہ ساتھ تدبیر پانی کے تدبیر شرب شراب کی
یعنے خمر کی بھی بیان کرتے ہین کما لا یخفے اور یہ فقرہ منظر اسکے کہ وہ قطعی التحریم اور نجس العین ہے
اور شارب اوسکا مورد لعنت کا بیشک ہے سمجھے اوسکے ذکر کے نہین پڑا اکچا ہے اوسکے
احکام مثلث کا بیان کیا اسلیے کہ منافع اسکے قریب منافع خمر کے ہین جیسا کہ بیان ہوتا ہے اور
نزدیک امام اعظم علیہ الرحمۃ کے اور نزدیک امام ابی یوسف رح کے حلال ہے اور ایک
روایت مین نزدیک امام محمد رح کے بھی جیسے ہدایہ وغیرہ کتب فقہ مین مبین ہے اور جو حلال ہوتا
مثلث کا مشروط بشرائط ہے ذکر اوسکے شرائط کا لازم جانا ہے تو شارب اون سے غافل نہو
پوشیدہ نرہے کہ شرب مثلث کا چاہیے کہ بہ نیت تقویت اور تداوی کے اور قیام عبادت کی ہوا اور
قدر نہ پیے کہ حد سکر محرم کو پہونچا وسے اور سکر محرم وہ ہے کہ ہذیان کرے پس اگر بقصد لہو کے پیے
اور ہذیان کو پہونچا وے حرام متفق علیہ ہے لہذا جو عوام کو کنارا کرنا ان امور سے دشوار تھا امام محمد علیہ الرحمۃ نے
تحریم سب مسکرات کا حکم دیا ہے اور علماے زمانہ نے بھی فتویٰ اسی پہ دیا بالجملہ جو نزدیک شخص کے حلال ہے اگر کوئی شخص بطور دوا
کی شرب اوسکا کرے برعایت شرائط کے اغلب کہ ماخوذ نہو لان العمل بروایۃ الثقاۃ لیس مما یواخذ علیہ عاملھا
اور اس سبب سے کہ بیچ ماہیت مثلث کے اطبا کو اختلاف تھا ظاہر کرنا اوسکا بھی لازم آیا تو روشن ہو کر مدار اختلاف
علما کا بیچ حلت اور حرمت کے کون مثلث پر ہے جان تو کہ نزدیک تمام فقہا کے اور اکثر اطبا کے مثلث وہ ہے کہ شیرہ انگور
پختہ کو بدون اسکے کہ پانی اوس مین ملا لین جوش کرین یہان تک کہ دو حصہ جل جاوے ایک حصہ رہے پس محتاج ہین
کہ اوسکو اسیطرح اوتار کر رکھین یا تھوڑا پانی اوس مین ڈالکر ایک جوش دیکر رکھین اور اس شیرہ مین جب تک
سکر نہ آیا ہو متفق علیہ حلال ہے اور بعد تولد سکر کے مختلف فیہ ہے جیسا کہ کہا گیا بحر الجواہر مین لکھا کہ محمد بن محمود آملی نے بیچ شرح
کلیات ایلاقی کے لکھا کہ مثلث طبی وہ ہے کہ تین حصہ شیرہ انگور کا اور ایک حصہ پانی آپس مین ملا کر جوش کرین یہانتک
کہ ایک حصہ جاتا رہے اور دو حصہ رہین اور بعض اعزہ اطبا نے کہا ہے کہ یہ لوگ غلطی مین پڑے ہین کہ مثلث طبی کو مثلث
فقہی سے اشتباہ نہین کیا ہے اور منشا انکی غلطی کا اشتراک لفظی ہے ورنہ وہ مثلث فقہ مین مشہور ہے نزدیک محققین
اطبا کے اوسکو وہیں اوورپ عشب کہتی ہین نہ مثلث یہان تک منتہی ہوا کلام صاحب بحر الجواہر کا بالجملہ جو لکھا گیا اختلاف
حلت اور حرمت مین مخصوص اوسی مثلث سے ہے کہ مطابق فقہ کے ہو اور جو محمد بن محمود آملی نے کہا اس حکم سے خارج ہے
اور اہل شرع اوسکو جمہوری کہتے ہین چنانچہ فتاوی عالمگیری مین تصریح کی ہے اور حکم اس مثلث کا کہ مسمے بہ جمہوری ہے

اور شیخ رئیس نے قانون مین اوسکو شراب مغسول لکہا ہے اون اطلاق لفظ مثلث کی اگرچہ بیچ حرمت کے خمر اور طلا او دونون تقییح سے کم ہے لیکن بہر کیف مثلث فقہی سے زیادہ ہے اور جو بیان تفصیلی منصب اس کتاب کا نہ تہا لہذا جو ضروری الذکر تہا اوسی پر اقتصار کیا اب معلوم کرین کہ منافع مثلث فقہی کی قریب منافع خمر کی ہین اور بیچ تولید خون صالح اور تقویت ہضم کی اور تقویت باہ کے مفید اور صاحب جذری اور حصبہ کو بالخاصیت نافع اور ذات الجنب اور ذات الصدر کو سودمند لیکن کثرت اوسکی محرورون کو ضرر کرتی ہے اصلاح اوسکی اس امر مین ملانا اوسکا ساتھ پانی کی یا گلاب یا عرق بیدمشک کی دو ساعت قبل پینے کے اور جاننا چاہیے کہ یہ سب منافع مثلث کے کہے گئے اگرچہ مخصوص اوس سے نہین ہے کہ وہ جوش مین آوے اور سکر اوس مین پیدا ہو لیکن شک نہین ہے کہ بعد حصول سکر کی اوسکی ذات مین اثر اوسکا قوی ہوتا ہے اور اوپر گذر چکا کہ پینا مسکرات کا اوس قدر کہ سکر لاوے باوجود کہ منہی عنہ شرعی ہے نزدیک اطبا کے بہی شدید المنع ہے لان ما سکر یکدر الروح والحواس ویظلم العقل ویخرب البدن اذا فرط فیہ بل یہلک لیکن مثلث ثانی یعنے جمہوری حکم اوسکا بیچ منافع مرقومہ کے برابر خمر کے ہے ساتھ کچہ زیادتی کے یعنے عدم ضرر مین پوشیدہ نرہے کہ جیسا پینا پانی کا نہار اور پیچہے حرکت کے اور جماع اور مسہل اور استحمام کے اور پیچہے تناول کرنے فواکہ کے خصوصا اوپر بطیخ کے منہی ہے پینا شراب کا یعنے خمر کا بہی ان اوقات مین ممنوع ہے نزدیک اطبا کے اور پینا شراب مغسول کا بدستور بخلاف مثلث فقہی کہ پینا اوسکا بسبب غلظ قوام کے کہ سرعت نفوذ کو اور تنفیذ اور تبخیر کو مانع ہے شدید المنع نہین ہے اور نہار ہرگز مضر نہین ہے اسی طرح اوپر فواکہ کے

انتباہ جو منصب طبیب کا مشغول ہوتا ہے بیچ علاج ہر مرض کے اور تدارک ہر عارضہ کے بناء علیہ تہوڑی تدبیرین اون عوارض کی کہ بسبب پینے شراب کے ظاہر ہوتی ہین لکہی جاتی ہین تدبیر لذع کی کہ بعد پینے کے ظاہر ہوتی ہے معلوم کرین کہ جسوقت کسی شخص کو بعد پینے شراب کے بیچ مری اور فم معدہ کے لذع ہووے چاہیے کہ انار مز یعنے ترش اور شیرین کو مص کرے تو لذع صفرا کی موقوف ہووے اور انار مز اس سبب سے اختیار کیا ہے کہ شیرین احتمال مستحیل ہونے کا طرف صفرا کے رکہتا ہے اور ترش بسبب قوت حموضت کے موجب لذع کا ہوتا ہے اور معدے کو بہی ضرر کرتا ہے اسلیے کہ معدہ عصبی ہے اور فائدہ مص کرنے کا

یہ ہے کہ مرور اوسکا فم معدہ سے بتدریج ہو اور اگر تھوڑا گلاب ملاوین بہتر ہے تو معدے کو خوب قوت دے اور لائق یہ ہے کہ تھوڑے دانے انار مز کے بھی چبا کر نگل جائین کہ تقویت معدے کی مدد کرے گا لیکن کثرت اوسکے نگلنے کی نچاہیے کہ ریح اور نفخ پیدا نہ کرے اور بھی چاہیے کہ صبح اوسدن کے شربت افسنتین کا ساتھ پانی سرد کے پیین مص کر کے اور تھوڑی غذای مناسب کھاوین بعد اسکے استحمام کرین نفع شربت افسنتین کا تقویت معدہ اور اوٹھانا بھونک کا ہے اسلیے کہ وقت مستحیل ہونے شراب کے ساتھ صفرا اسکے بھونک ساقط ہوتی ہے اور فائدہ ملانا پانی سرد کا تعدیل حرارت شربت افسنتین کا اور بچانا سوزش کا اور تقویت فم معدہ کی ہے اور فائدہ پینا اوسکا مص کر کے بیچ تناول کرنے انار کے گذرا ہے اور غرض تغذیہ سے توڑنا تیزی صفرا کی ہے اور تقلیل اوس مین لازم خصوصاً کہ بعد اوسکے ارادہ استحمام کا ہو اور بہتہ ہین تغذیہ کا اس امر مین مزورہ انار کا ہے کہ نعناع سے اوسکو خوشبو کیا ہو اور مقصود استحمام سے تلیین اور تسکین دماغ کی ہے اور تحصیل کرنا اوس چیز کا کہ شراب سے مستحیل ہوئی اور تقدیم اغتذا سے تقلیل کا اسی سبب سے لازم ہے کہ حمام خلو معدے مین موجب کرنے صفرا کا ہے معدے مین اور حمام اوپر آسودہ ہونے کے باعث سدہ کا ہے فائدہ حمام اوس تقدیر پر جائز ہے کہ تعلق صفرا سے مستحیلہ شرابی سے خوف تپ کا نہو ورنہ مضر ہے اور آثار خوف تپ کے کسل سے اور مانند اسکے کہ تقادم حمی کو لازم ہے پوشیدہ نہین ہے اور قرشی نے لکہا کہ شربت ورد لیموی نافع تر ہے شربت افسنتین سے بیچ تقویت اور اشتہا کے اور شربت لیموی شکری اور سفرجلی اور سکنجبین سفرجلی بدستور اور اسی طرح شربت اسکا ساتھ شربت لیمو کے یا سکنجبین کے لیکن چاہیے کہ یہ اشربہ قوی الحموضت ہوں لما مر اور وجہ فضیلت ان اشربہ کی اوپر شربت افسنتین کے وہ ہے کہ شربت مذکور گرم اور خشک ہے اور اس سبب سے ہو سکتا ہے کہ معین اور مددگار طبیعت شراب مستحیلہ بصفرا کا ہو اور بھی جو شیرین ہے وقت ورود کے معدے کثیر الصفرا پر اغلب کہ مستحیل بصفرا ہو بخلاف ان اشربہ حامضہ کے کہ شربت کے مراہین اور نافع مطلق ہین اور گلاب پانی سے بہتر ہے کہ بسبب قبض اور عطریت کے معدے کو قوت تمام دیتا ہے تدبیر امتلای شراب کی جسوقت شراب کثیر المقدار کوئی شخص کہاتا ہے

صواب یہ ہے کہ قے کرے اگر آوے فھو المراد ورنہ بہت پانی پیے اکیلا یا ساتھ ماء العسل کے اور قے کرے اور بعد اوسکے استحمام کرے تو بقیہ فضول شراب کا تحلیل ہو جاوے بعد اوسکے بدن کو تمریخ کرے بیہ روغن کنجد سے تو بدن کو نرم کرے اور تکالیف لذع کی دفع کرے اور تنویم میں کوشش کرے تو طبیعت آرام پاوے اور کلال دور ہو **فائدہ** جانیں کہ پانی نیم گرم بیچ اکثر امزجہ کے آسانی اوپر قے کے کرتا ہے اسلیے کہ وہ مقی ہے لیکن جانیں کہ بیچ بعض آدمیوں کے پانی سرد بھی موجب سہولت قے کے ہوتا ہے اور یہ وہ آدمی ہیں کہ معدہ انکا رخو ہوتا ہے اور اخلاط اوسکے رقیق ہوں پس پانی سرد بسبب بعد اکرنے کے تکاثف کے بیچ معدے کے مستعد کرتا ہے اوسکو اوپر دفع کے بواسطہ سہولت اجتماع اجزا اور بسبب تغلیظ کے موجود کرتا ہے اوسکو اوپر دفع ہونے کے **تدبیر اصحاب سکران کی** جسوقت بیہوشی سکر کی غالب ہو جلد تدبیر ہوشیاری کی کریں اس طرح پر کہ سرد پانی اور سرکہ کبھی مرتبہ متواتر پلاویں یا پانی منقل اور رائب ترش کو اور صندل اور کافور سونگھاویں اور مبردات رادعہ مانند روغن گل کے ساتھ سرکے خمر کے اوپر سر کے ملیں کہ بہت فائدہ کرتا ہے **فائدہ** اگر شراب معدے میں باقی ہو چاہیے کہ پہلے قے کراویں تو سبب سکر کا دور ہو جاوے بعد اوسکے علاج سکر میں مشغول ہوں اور اس حالت میں چاہیے کہ واسطے قے کے پانی سرد پلاویں تو باوجود افراغ کے بخار کو ردع اور صعود کرنے کو منع کرے اور اگر معدہ خالی ہو شراب سے ہرگز قے نہ کراویں کہ تحریک معدے کی کہ شراب سے خالی ہو سوائے صعود کرانے بخارون کے اور کچھ فائدہ نہیں ہے پس اس صورت میں اوپر عادت کے فقط قناعت کریں اور نشان ہونا شراب کا معدے میں قریب زمانے پینے سے اور اوپر ہونے معدے کا اور مانند اسکی پوشیدہ نہیں ہے **انتباہ** جسوقت کوئی شخص بیچ علاج ہوشیار ہونے اور طاقت تحمل کی نہیں رکھتا ہو ضرور ہے کہ اسکا رشد ہو اور سکر کو سست کر کے معالجہ کیا چاہیے اور جو چیز اس کام میں آتی ہے وہ ہے کہ شلغم کو شراب میں ڈالکر دیویں یا ساہرج کہ مسمی بہ لقاح ہے اور افریق اور بیج ہر ایک آدھا درم اور جوز بوا اور مشک اور عود خام ہر ایک ایک قیراط اسیکو کوٹ کر آبی میں ملا کر بقدر کو اس سے شراب میں ملا کر کھلاویں یا بیج اسود اور قشور بیروج کے پانی میں جوش کریں یہاں تک کہ سرخ ہو اور ساتھ شراب کے ملا کر دیویں تدبیر خمار کی جانا چاہیے کہ خمار عبارت ہے اس سے کہ شراب ہضم ہو اور فضلا اوسکا بیچ معدے کے رہے اور بخار اوسکا طرف دماغ کے اوپر پس اگر ساتھ اس فضلہ کے رطوبت ملی ہو احداث کرتی ہے صداع کو اور

نقل کو سرہین اور اگر صفرا متلا تہوع اور سفید اکرتا ہو اور انسا لہ بخار کا قے اور اسہال سے کر سکتے ہین
اور واسطے قے کے سکنجبین نہ بیچ طبخ شبت کے ڈالکر دیوین اور مکرر قے کراوین تو معدہ پاک ہو اور واسطے
اسہال کے جو کچہ جامع ہو بیچ تنقیہ بلغم اور صفرا کے دیا چاہیے ساتہ رعایت مزاج کے مثلاً محرور کو ساتہ
پانی انارین کے ساتہ تہوڑی سقمونیا کے دیوین اور بہرود کو ایارج فیقرا اور سقمونیا دیوین اور اگر قے
اور اسہال فائدہ نہ کرے اور فضلہ معدے سے نہ نکلے بلکہ بسبب تحریک کے تہوع اور سفے
زیادہ ہو چاہیے کہ تہوڑا طعام ملائم کہلاوین اور جب ایک ساعت گذرے قے کراوین تو فضلہ اثر کا
طعام مین ملکر دفع ہووے بعد اسکے معدے کو تقویت دیوین ساتہ اشربہ مقویہ کے کہ وہ حرارت کو
بجہاوین اور بخار کو قطع کرین مانند شربت انار اور سیب اور بہی اور غورہ کے اور مانند انکے اور چاہیے
کہ یہ شربت ساتہ سرد پانی کے ملاکر کام مین لاوین تو سریع النفع ہو اور بہترین چیزون مین بیچ اس باب کے
وہ فقاع ہے کہ کشک جو سے اور تہوڑے سنبل الطیب سے بنا ہو اور اگر تہوڑا پانی غورہ کا یا پانی
لیموں کا اور تہوڑا نمک اس فقاع مین ملاوین نہایت بہتر ہے اور تدارک صداع کا پاشویہ سے اور
ملنے قدمون سے اور تقویت سر کی ساتہ تمریخ اور ان مناسبہ کے کر سکتے ہین جیسا کہ صداع خماری مین
مذکور ہے **الفصل الثانی فی الریاضة والدلک** فصل دوسری ثابت ہے بیچ بیان
ریاضت اور دلک کے اما الریاضة فہی حرکة ارادیة تضطر الی النفس العظیم لیکن ریاضت پس وہ نزدیک
اطبا کی حرکت ارادی ہے کہ مضطر کرتی اوس آدمی کو طرف نفس عظیم کے اور شیخ رئیس نے بیچ قانون کے
اس تعریف مین تواتر نفس کو زیادہ کیا اور زیادہ کرنا چاہیے تہا اسیلیے عظم نفس کا بدون
تواتر کے بحد ریاضت نہین پہونچا تا ہے **انتباہ** جو تعریف ریاضت کی گئی ہے مخصوص اوس ریاضت
سے ہے کہ عام ہو اور اثر اوسکا تمام بدن مین سرایت کرے ورنہ بیچ تب اس قوم کے
جو حرکت کہ مفید اور ارادی ہو یا عرض بدنی ہو یا نفسی ہو اوس کو ریاضت کہا ہے قطع نظر اس سے
کہ تنفس عظم اوس سے ہیا نہ ہو اور اقسام حرکت کے بیچ بحث نبض کے جو مذکور ہوئے ہین اس جگہ
ہیہنے بسبب خوف اطالت کے بیان نہین کیا **نکتہ** اکثر مذہب اطبا کا یہ ہے کہ بیچ تعریف اشیا کے
حد حقیقی کے ذکر کرنے سے متعرض نہین ہوتے تو حد جامع اور مانع ہو بلکہ بطریق کچہ بیان کے
تعریف کرتے ہین اور حد ریاضت کی اسی قبیل سے ہے اور غرض اس سخن سے وہ ہے

الفصل الثانی فی الریاضة والدلک

کہ جو روبہ عزیز یدون کا معلوم ہوا مجال لانے شکوک کی اوپر ان حدود کے رہی اور منع اور جمع کو ان تعاریف مین محقق نہین ہے **فائدہ** بیچ بیان ضروری ہونے ریاضت کے اور لازم ہونے احتیاج کے اوس سے پوشیدہ نہ ہے کہ جو چیز کہ کہائی جاتی ہے شک نہین ہے کہ وہ ماکول بالکل جزو بدن کا نہین ہوتا بلکہ ہر ہضم مین تھوڑا اوس سے باقی رہتا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ بقیہ کہ ہر ہضم سے حاصل ہوتا ہے اگر نہ نکالا جاوے اور تحلیل نہو اور ویسا بنا رہے زمانے طویل مین فساد لاوے گا جمع ہوکر اسلیے کہ عفن ہوگا امراض عفنی پیدا کرے گا اور اگر کثیر المقدار ہوگا اور امراض امتلائی پیدا کرے گا اور اگر قوی الکیفیت ہوگا سوء مزاج پیدا کرے گا اور اگر کوئی عضو پہ گرے گا ورم پیدا کرے گا اور بخار اوسکا جوہر روح کو فاسد کرے گا پس احتیاج طرف ایسے امر کے کہ اوسکے اجتماع کو منع کرے واجب ہوتی ہے وہ ریاضت ہے اسلیے کہ اگر یہ طبیعت باذن اپنے خالق کے ہمیشہ درپے دفع فضلات کے ہے لیکن بدون مدد حرکت کے کفایت نہین کرتی ہے لیکن تنقیہ مسہلات سے اور مقیات سے خصوصاً تھوڑی تھوڑی مدت مین ہوہن قوے کا اور ضعف اعضاے رئیس کا ہے اس سبب سے کہ اودیہ قویہ کہ مواد کو نہایت اعضا سے جذب کرین اور نکالین اغلب کہ بدون سمیت کے نہین ہوتی ہین اور ساتھ اسکے غلط صالح کو بھی بہ تبعیت فاسد کے نکالتی ہین لہذا بقراط نے کہا ہے کہ الدواء یبقی ویبلی اور یہی سبب ہوتا ہے کہ مادہ غیر مقصود نکلتا ہے اور ربا پیچ دیتے دوا اسکے کوئی خطا ہو اور اس سبب سے شربۂ جاوے اسی سبب سے افلاطون نے لکھا کہ شرب الدواء کسہم یرمی فی الظلمۃ فربما یخطی و ربما یصیب اور جو حقیقت عمل طبیعت کی اور عمل دوا کی معلوم ہوئی یقین ہوا کہ بیچ منع کرنے اجتماع فضلہ بقیہ مذکورہ کے ریاضت سے بہتر کوئی چیز نہین ہے اسلیے کہ محلل فضول ہے بدون تکلیف کے اور معین طبیعت ہے موافق مدعی کے لہذا شیخ رئیس کہتا ہے کہ الموفق لاستعمالہا علی جہۃ اعتدالہا فی اوقاتہا یغنا وعن کل علاج اور اوسی نے کہا کہ تارک ریاضت کا سبب ہوتا ہے کہ دق مین پڑتا ہے اور قرشی نے لکھا کہ بیان دق سے نحافت مراد ہے اور وجہ وقوع نحافت کی یہ ہے کہ ترک ریاضت سے قوی ضعیف ہوتے ہین بسبب محفوف ہونے اعضا کے رطوبات سے کہ مانع جذب غذا کے

ہوتے ہین کما ذکر فی المشائخ اور جو بعض لوگون سنے کہا ہے کہ شراب قائم مقام ریاضت کی ہوسکتی ہے اور اسی طرح حمام اسلیے کہ یہ دونون محلل ہین معقول نہین ہے اسلیے کہ شراب بسبب ترطیب کے اعضا کو مسترخی کرتی ہے اور حمام باطن کو سرد کرتا ہے اور ظاہر کو گرم پس کوئی ان دونون سے برابری ریاضت کی نہین کر سکتے ہین کما لا یخفے اور منافع ریاضت کی سبب ہین تھوڑے اون سے مولف سنے کیے ہین والریاضۃ تدفع الامراض المادیۃ وتنعش الحرارۃ الغریزیۃ وتصلب المفاصل وتحلل الفضلات توسیع المسام یعنے ریاضت دفع کرتی ہے امراض مادی کو اور روشن کرتی ہے حرارت غریزی کو اور سخت کرتی ہے مفاصل کو اور تحلیل کرتی ہے فضلات کو اور وسیع کرتی ہے مسام کو بالجملہ منافع ریاضت کے کہ مذکور ہوتے ہین حصول اونکا مشروط اس سے ہے کہ اور تدابیر بالکل موافق اور باصواب ہون ورنہ ظاہر ہے کہ جو ایک جانب سے اصلاح کیجاوے اور دوسری جانب سے افساد منفعت اوسکی ظاہر ہوگی کما لا یخفے نکتہ یہلی کہ یہ قول بقراط کے واقع ہوا اگرچہ بیچ نسخون صحیحہ قانون کے ساتہ یا اور لام کے ہے بمعنی بلا مین ڈالتی ہے لیکن بعض نسخون مین ساتہ نون اور کاف کی بہی نظر مین آیا ہے بمعنی حرج کرتی ہے اور تکلیف پہونچاتی ہے اور جو ریاضت دو طرح کی ہے مولف کہتا ہے کہ وتنقسم الریاضۃ الی مایعم الجسد والی مایختص بعض الاعضاء دون البعض اور منقسم ہوتی ہے ریاضت طرف اوس چیز کی کہ تمام بدن کو عام ہو اور طرف اوس چیز کی کہ خاص ہو ایک عضو کو سواے دوسرے کی اما العامۃ فہی المصارعۃ لیکن ریاضت عامہ کہ اثر اوسکا تمام بدن مین برابر ہو پس وہ کشتی کرنا ہے والعدو اور دوڑنا ہے والرکض اور گہوڑا دوڑاتا ہے والمشی بالسرعۃ اور پیادہ پا چلنا ہے آہستگی سے اسلیے کہ بیچ اس شی کی اثر حرکت کا تمام بدن مین برابر ہوتا ہے بدون اسکی کہ بعض اعضا مین اثر تحلیل کا زیادہ کرے بخلاف مشی سریع کی کہ وہ اوسکی خاصہ سے ہے اور ریاضت عامہ کو ریاضت کلی بہی کہتے ہین واما الخاصۃ لیکن ریاضت خاصہ کہ اثر اوسکا مخصوص ایک عضو سے ہے اس ریاضت کا اگرچہ خود اثر عام ہو لیکن بشدت اوسکے ظہور کی بعض سے خاص ہو فمنہا القراۃ بصوت عال پس بعض ریاضت خاصہ سے قرات سے آواز بلند سے فانہا توجب تنقیۃ الراس من الفضول واعتدادہ لقبول الغذا پس تحقیق کہ قراءت جہر یعنے چلا کر پڑہنا واجب کرتا ہے تنقیہ سر کو فضلات سے اور واجب کرتا ہے مستعد ہونے

واسطے قبول کرنے غذا کے لیکن قراءت خفی داخل ریاضت معتدبہ مین نہین ہے از روی قراءت کی و منہا فتح الحجر اور بعض اوس سے اوٹھانا بھاری پتھر کا ہے بطور ریاضت کی و نزع القسي الصلبة اور کھینچنا سخت کمان کا ہے والللعب بالکرة والصولجان اور بازی کرنا کرہ اور چوگان سے فانہا تنقی الیدین والعنق والصدر والکتفین والظہر پس تحقیق کہ یہ عمل پاک کرتے ہین دونو ہاتہ کو اور گردن کو اور سینہ کو اور دونو شانہ کو اور پشت کو و منہا المشی السریع اور بعضے اوس ریاضت سے پیادہ پا جلد چلنا ہے فانہ تنقی الالتیین والفخذین والساقین والقدمین پس تحقیق کہ مشی سریع پاک کرتی ہے دونو چوتڑ اور دونو ران اور دونو ساق یعنے پنڈلی اور دونو قدم کو اور گذر چکا ہے کہ اگرچہ اثر مشی مذکور کا بالکل بدن کو پہونچتا ہے لامحالہ لیکن تاثیر تام اوسکی مخصوص اعضاے مذکورہ سے ہے لہذا اوسکو ریاضت خاصہ مین معدود کیا ہے اور ریاضت خاصہ کو ریاضت جزئیہ بہی کہتے ہین **فائدہ** انواع ریاضت کے سبت ہین بعضے اونسے عام ہین اور بعضے خاص اور بعضے ریاضت بدن کے ہین فقط اور بعضے ریاضت نفس کے فقط اور بعضے ریاضت بدن کے بہی اور ریاضت نفس کے بہی ہین اسلیے کہ جس قسم مین سواے حرکت بدن کے نہو بدنی ہے اور جس قسم مین سواے حرکت نفس کے نہو نفسانی ہے اور جسمین بدن کو بہی حرکت ہو اور نفس کو بہی مانند فرح اور حزن وغیرہ کے مرکب دونو سے ہے جیسا یہ بیان بعضی ریاضتون کے کہ مؤلف نے ذکر کیا ہے معلوم ہوتا ہے اور جاننا چاہیے کہ استماع نغمون لذیذ کا ریاضت سامعہ کا ہے اور پڑہنا خط باریک کا کبہی کبہی ریاضت بصر کا ہے اور قید کبہی کبہی کی اس سبب سے کی گئی کہ دوام اوسکا بہ سبب کثرت تحلیل کے مضر ہے اور یہی حال ہے ریاضات نافعہ بعبارت سے نظر کرنا اشیاے صاحب جمال کا ہے اور اسی طرح لکاسے معتدل اور سواری گھوڑے کی اور مانند اوسکے اگر اعتدال سے ہو نافع ترین ریاضات کا ہے واسطے ناقہون کے خصوصا کہ عادت سواری کی ہو اور ترجیح نرمی سے ریاضت سبک ہے اور نافع ہے ناقہون کو ترجیح ماخوذ ہے ارجوحہ سے اور وہ عبارت ہے اوس سے کہ رسی دوہری ہوا مین لٹکائین کوئی چیز مین اور اوسمین بیٹہین اور اوس کو ہلاوین اور بیچ اسکے حکم کے ہے وہ چیز کہ لکڑی سے بناوین جیسی چرخ افلاک اور گہوارہ اور مانند انکے اور جاننا چاہیے کہ ترجیح برفق جیسا کہ ناقہون کو مفید ہے اوس شخص کو کہ بیچ حجاب کے مرض رکہتا ہے بہی مفید ہے اور منوم ہے اور محلل ریاح اور نافع ہے لقاباے امراض

مرض کو مانند غفلت اور نسیان کی اور محرک شہوات اور خبردار کرنے والا حرارت غریزی کا اور تشریح اوپر سر یکہ موافق
ہے اوسکو کہ شطر الغب اور حمیات مرکبہ اور بلغمیہ لاحق ہوتی اور بہی صاحب النقرس اور صاحب استسقا کو فائدہ دیتا ہے
فان الترجیح المواد الی الانقلاع پس اگر رفق سے ہے مواد زہیم کو قلع کرتا ہے اور اگر تقویت ہو مواد قوی کو
اور جملہ ریاضات خفیفہ قوی الاثر ہے سو کشتی کا ہے اسلیے کہ محرک اور موثر اغذا کا ہے اور قالع امراض
مزمنہ کا مانند جذام اور استسقا کی اور تقوی معدہ اور ہضم ہے اور پوشیدہ نہ ہو کہ سواری کشتی کی بیچ
قلع مواد غلیظ مستکنہ نشبہ اعضا سے اثر تام رکھتا ہے اسلیے کہ اوس میں ریاضت نفس کی ہے
بسبب خوف اور ہول کے کہ لوازم سیر کرنے دریا سے ہے اور شک نہیں کہ آثار حرکت نفسانی کی بیچ بدن کی بہ نسبت
آثار حرکت بدنی کے قوی زیادہ ہے اور حاصل ہوتا ہے غشیان بیچ کشتی کے وسیلہ
انقلاع مادہ کی ہے لہذا کہا ہے کہ اگر سواری کشتی کی اوس طریق سے ہو کہ خوف
اوس میں نہ ہو یا نہ ماننہ سیر کا معتدبہ ہو یا خوشی منظور ہو ایسی سواری بیچ قلع مواد کے
اثر نہیں رکہتی ہے کما لا یخفی اور نفع سواری کشتی کا واسطے مستسقی کے کما حقہ اوس صورت میں
ہے کہ سیر دریاے شور کی ہو اسلیے کہ بخار اوسکا مجفف رطوبات کا بہی ہے انتباہ جس عضو کی
ریاضت زیادہ ہو بشرط اعتدال کے قوی ہوتا ہے اور خصوصاً اوپر نوع اوسی ریاضت معتادہ کی اور یہی طرح
شان ہر قوت کی ہے کہ کثرت ریاضت سے قوی ہوتی ہے اور اسی سبب سے مستکثر الحفظ کی قوت حافظہ قوی
ہوتی ہے اور مستکثر الفکر کی قوت متفکرہ اور مستکثر الخیال کی قوت متخیلہ اور مستکثر الجماع کی قوت مولدہ
منی اور مرضعہ کی قوت مولدہ دودہ کی اور سبب اسکا یہ ہے کہ قوی باطنی کو تکرار انفعال اور افعال
سے ملکہ قویہ حاصل ہوتا ہے اور بہی طبیعت بسبب اہتمام شدید کے اوس جانب پر متوجہ ہوتی ہے اور روح
اور حرارت غریزی بتبعیت اوسکے اوسطرف خواہش کرتی ہیں پس بالضرور اوس عضو سے اور اوسکی
قوت میں قوت ظاہر ہوتی ہے موافق حال کے بحکم اللہ قوی بر تر کے اور معلوم کریں کہ جو ریاضت کہ انجام
اوسکا شدت اور ضعف ہو چاہیے کہ پہلے اوس میں آہستہ آہستہ شروع کریں تو بعد ان صدمہ کی ہو اور ریاضت محمودہ
وہ ہے کہ معتدل القدر اور اوپر اپنے وقت کی ہو لہذا مؤلف کہتا ہے کہ اما وقت الریاضۃ فعند نقاء البدن من الفضول
الخلطیۃ والبراز وبعد انہضام الطعام لیکن وقت ریاضت متعبہ کا کہ تنفس عظیم پیدا کرے تو وہ یک پاک ہو بدن کا
فضول خلطی سے اور براز سے اور بعد ہضم ہونے غذا کے اسلیے کہ ریاضت مذکورہ سے اعضا گرم ہوتی ہیں اور جذب

زیادہ کرتے ہین غذا کو اور اس سبب سی غذا اگرچہ غیر منہضم ہو منجذب ہوتی ہی اور نفوذ غذای غیر منہضم کا سدہ
پیدا کرتا ہی اور معلوم ہی کہ طبیعت وقت فقدان غذا کی طرف تحلیل اعضا کی خواہش کرتی ہے تو کہ بدل غذا کا وارد کرے بنا گ علیہ
اسطی حمایت کی تو تحلیل اجزای ضروری اعضا کی ہو قوت جاذبہ جگر کی ہر طرح کی غذا کو کہ معدی مین ہی منہضم
یا غیر منہضم جذب کرتی ہے اور یہی جاننا چاہیی کہ اگرچہ ریاضت بیچ امتلای معدے یا امعا کے منہی ہی لیکن بیچ حالت
جوع شدید اور خلاے مطلق کے منہی زیادہ ہے لہذا شیخ رئیس نے کہا ہے کہ ان ارتاض ممتلیا خیر من ان مرتاض
جائعا اور بقراط نے کہا کہ متی کان بالنسان جوع فلا ینبغی ان یتعب پس بہترین وقت کا واسطے ریاضت کی
وہ ہی کہ متصل ساتھ تمامی ہضم معدے کے ہو بلکہ اگر ریاضت شدید ہو انسب وہ ہی کہ ابہی غذای قلیل بیچ معدے
کے ہو کہ ریاضت شروع کرے تو بیچ آخر ریاضت کے غلو قوی اور بہوک بہت واقع نہو
اور قوت کو ضعیف نہ کرے **فائدہ** جیسے ریاضت مین مناسبت حال ریاضت کرنے والے کی شرط ہی ویسے
اعتدال حال وقت کا از روے فصل کے بہی شرط ہے لیکن تناسب حال مرتاض کا وہ ہے کہ وہ
شخص صاحب رطوبت ہو اور ساتہ اسکے حار ہو یا بارد لیکن اگر یابس البدن ہو خصوصا کہ محرور ی
ہو اوسکو کنارہ کرنا ریاضت متعبہ سے ضروری ہے لہذا شیخ کہتا ہی کہ وربما اوقعت الریاضۃ حار الحرارۃ
یابسۃ فی امراض فاذا اتر کہا صح اور اسیطرح بیچ ہر فصل کے وقت معتدل مین ریاضت شروع
کرنا چاہیے مثلاً زمانے ربیع مین قریب آدہے دن کے بہتر ہے اور گرمی مین اول دن مین یا رات مین
بہتر ہے اور جاڑے مین اگر کوئی مانع نہو آخر دن مین بہتر ہے ہو اگر عدم فرصت اور مانند اسکے
مانع ہو اول دن یا رات مین مکان کو گرم کرین ساتہ اعتدال کے اور ریاضت کرے اور اگرچہ
آدہا دن جاڑے مین مناسب زیادہ ہے ریاضت کے لیے لیکن چو وہ وقت اکثر واسطے
اغتذا کے خاص ہے اوسمین حکم نہین کیا اور یہی جملہ شرائط اچہائی ریاضت سے رعایت کرنا
مقدار ریاضت کا ہے اور اس جگہ تین چیز مد نظر رکہین ایک رنگ بدن کا اسلیے کہ جب تک
جودت یعنے اچہائی رنگ کی زیادتی مین ہو وقت ریاضت کا ہے دوسری حرکات اسلیے کہ جب تک
حرکات ساتہ نشاط اور خفت کے ہین وقت ریاضت کا ہی تیسری حال اعضا کا بیچ نفع پانے کی اسلیے کہ
جب تک انتفاع زیادتی مین ہی وقت ریاضت کا ہی لیکن جسوقت یہ حالات نقصان مین ہون اوسیطرح ابتدا نکلنے
بعد ریاضت کثیر کی واجب ہی کہ موقوف کرین او قید افراط عرق کی بعد ریاضت کثیر کی اسلیے کی گئی ہے کہ عرق

غیر مفرط کہ بیچ شروع ریاضت کے ہوتا ہے اس حکم سے خارج ہے لانہ مفید لا یوجب قطع الریاضتہ
لہذا قرشی لکھتا ہے کہ حدوث عرق کا ریاضت سے دو طور پر ہے ایک وہ کہ رطوبات اصلی
کہ جلد کے قریب مین حرارت مستفادہ سے پگھلین اور سیلان کرین اور گذر چکا ہے یہ کہ یہ عرق
ابتدا سے ریاضت مین ہوتا ہے اور اوسکے سبب سے ریاضت کو موقوف نہین کر سکتے
دوسرا وہ کہ باطن بدن کا بہ سبب حرارت حرکت قوی کے گرم ہوا اور رطوبات ضروری عضو کے
کہ بخار بنین اور جو جلد کو پہونچین مستحیل بعرق ہون اور سیلان کرین اور علت استحالہ بخارات
کی ساتھ رطوبات کے بعد پہونچنے کے جلد تک کثیف ہونا جلد کا ہے بردخارجی سے اسلیے
کہ معلوم ہے کہ ریاضت مفرط سے باطن گرم ہوتا ہے اور ظاہر سرد اور نشان اس عرق کا
کہ بمجرد اوسکے نکلنے کے ریاضت کو قطع کرنا چاہیے وہ ہے کہ بعد سیلان عرق کے اور بعد
بہت تکلیف کے نکلے اور ظاہر ہونا اعیا اور کلال کا لازم ہے اور ایسے وقت مین
اجتناب لتعب سے ضرور ہے تو رطوبات ضروری تحلیل نہون اور خشکی عارض ہو اور ذبول
کو نہ پہونچاوے اور بنظر اسی احتیاط کے اطبا نے حکم کیا ہے تیل لگانا بعد ریاضت کے
تو اعضا کو نرم کرے اور ترتیب سے تدارک خشکی کا کرے اور بھی اگر مادہ قلیل قریب جلد کے
رہا ہو بسبب ملنے کے تحلیل کرے **انتباہ** جسوقت کسی عضو مین آفت اور ضعف ہو اور ساتھ
اسکے ریاضت کرنا لازم ہو چاہیے کہ اوس طرح ریاضت کرین کہ کچھ تکلیف اوس عضو کو نہ پہونچے
اور بہ تبعیت اور اعضا کے نفع ریاضت کا اس محل مین بھی پہونچے مثلاً اوس شخص کو کہ پاؤن مین
دوالی رکھتا ہے چاہیے کہ ریاضت اسطرح کرے کہ پاؤن کو جنبش بہت نہو اور اسی طرح
مراعات ہر عضو ضعیف الم والے کی کہ اوسکو حرکت درست نہین ہے بیچ ریاضت کی واجب ہے
اور جاننا چاہیے کہ ریاضت ابدان ضعیف کی چاہیے کہ ضعیف ہو اور ریاضت ابدان قوی کی
قوی اسلیے کہ حاصل ہونا منفعت ریاضت کا متعلق اسی سے ہے اور جو عادت ہر امر مین
دخل بہت رکھتی ہے افراط عرق اور شدت ریاضت بھی موافق اوسکے مختلف الاحوال ہوتا ہے
وہ ریاضت کہ کشتی گیر کرتے ہین اور باوجود کثرت عرق کے کچھ تکلیف نہین پاتے بلکہ قوی اور زیادہ
اور فربہ زیادہ ہوتے ہین یہ ریاضت اونکے حق مین مفرط نہین ہے اور ضرر نہین کرتی کما لا یخفی

سـ ۱۵ یعنی کہ وہ مفید ہے اسکا وجود نہین ترک قطع ریاضت کرے

اور افراط عرق کی پس تو موجب انقطاع ریاضت کی نہین ہو سکتی ہے اسلیے کہ بیچ فربہون کر رطوبت فضلی قریب جلد کے زیادہ ہوتی ہے اور بسبب عادت کرنے کے ہی کر اون کے باطن مین اوسقدر [illegible] نہین کرتی کہ رطوبات ضروری بخار ہنکر عرق سے دفع ہون مگر اوس وقت کہ اوس عادت سے ایک مرتبہ افراط کرین کہ وہ خالی نقصان سے نہین ہے اور اس سبب سے کہ قبل ریاضت کے اور بعد اوسکے دلک لازم ہے مؤلف احکام دلک کے علیحدہ ذکر کرتا ہے واما الدلک فینقسم اسلیے صلب فیشد لیکن دلک یعنی ملنا اعضا کا تقسیم ہوتا ہے طرف سخت ملنے شدید الغمز کے اور یہ ایسا دلک مضبوط کرتا ہے عضو کو بسبب تحلیل مفرط کرنے رطوبات مرخی کے والی لین فیرخی اور طرف نرم ملنے کے اور ایسا دلک سست کرتا ہے عضو کو بسبب انجذاب رطوبات عضو مدلوک کے اسلیے کہ دلک مذکور تحلحل کرتا ہے سطح ظاہر کو اور ضعیف کرتا ہے اوسکی مسامات کو اور رطوبات کو شامل کرتا ہے بدون احداث تحلیل کو والی کثیر فیہزل اور طرف ملنے بہت کے یعنے مدت ملنے کی طویل ہوتی ہے اور یہ دلک لاغر کرتا ہے بدن کو بسبب کثرت تحلیل کے طول دلک کا واجب کرتا ہے والی معتدل فیسمن اور طرف ملنے معتدل کے اور یہ دلک فربہ کرتا ہے بدن کو بسبب جذب کرنے معتدل المقدار کے اور نہ واقع ہونے تحلیل کے والی خشن اور منقسم ہوتا ہے دلک طرف ملنے درشت کے وہو انیکون بخرقۃ خشنۃ فیجذب الدم اور دلک خشن یہ ہے کہ خرقہ درشت سے ہو اور یہ دلک جذب کرتا ہے خون کو پس اگر معتدل المقدار ہو خون منجذب بیچ عضو کی محتبس رہتا ہے اور اگر زمانہ دلک کا دراز ہو خون مذکور تحلیل ہوتا ہے لہذا بیچ دلک تعضیب کی وقت استعمال کرنے مطلا ت کے مراعات ان امور کی لازم جانا ہے تو جذب بدون تحلیل کے حاصل ہو والی املس اور طرف دلک صاف کے وہو الذی یکون ملسہ بالکف اللینۃ والخرق اللینۃ یحبس الدم اور دلک املس وہ ہے کہ دلک ہو کف نرم اور خرقہ نرم سے اور یہ دلک حبس کرتا ہے خون کو انتباہ دلک بیچ حقیقت کے ایک قسم ہے ریاضت سے اسلیے کہ تحلیل فضول اور ترقیق رطوبات اور انتشار حرارت لطیف اور سختی اور تارا اور عضلات دلک سے بھی حاصل ہوتا ہے اور ساتھ اسکے بعض منافع خاص رکھتا ہے کہ اوسکے غیر مین نہین ہو او منافع مذکور بہت قسم ہین ایک وہ کہ بیچ عضو خاص کے تنبیس او تشنیت ہو بسبب غلظت کے یا لزوجت کی نکلنا مادہ مذکور کا ممکن نہین ہو سکتا ہے مگر دلک سے دوسرا وہ کہ جس وقت ایک عضو بیچ اصل پیدائش کی مقدار طبیعی سے صغیر ہوا ہو

بیان انواع دلک

یا بہ سبب عارضہ کے ہزال اور ذبول کو بھی عضو میں پڑا ہوا اور چاہیں کہ عضو صغیر کو اوسکے مقدار میں
لاویں اور لاغر کو فربہ کریں کوئی علاج اس باب میں بہتر دلک سے نہیں ہے اسلیے کہ عظم اور سمن
حاصل نہیں ہوتا ہے مگر نفوذ کرنے غذا سے طرف عضو کے اور نفوذ کرنا بیچ عضو کے طراوت
نہیں پکڑتا ہے مگر بہ سبب ہیجان میں آنے حرارت کے اسلیے کہ افعال تغذیہ کے تمام نہیں ہوتے
مگر حرارت سے اور کشادہ ہونے مجاری عضو سے اور یہ کام نہیں ہوتا ہے مگر دلک سے اسلیے کہ حرکت
بدون دلک کے عام ہو یا خاص اس غرض مخصوص کو حاصل نہیں کر سکتی ہے اسلیے کہ بیچ
حرکت کے اعضاے مجاورہ کو بھی مشارکت ہوتی ہے بخلاف دلک کے کہ اثر ذاتی اوسکا عضو
مدلوک سے تجاوز نہیں کرتا ہے اور اطبا اس امر پر متفق ہیں کہ جس عضو کو کہ اصل خلقت سے صغیر ہو
اور چاہیں کہ اوسکو بڑا کریں یا اوس عضو کو کہ لاغر ہوا اور چاہیں کہ فربہ کریں چاہیے کہ پہلے
اوسکو ملیں خوب اور سخت اور گرم پانی اوسپر ڈالیں اور بیچ ملین بعد اوسکی زفت اوپر
طلا کریں اور بعد ظہور انتفاخ کے ہاتھ اس تدبیر سے اوٹھاویں تو جو منجذب ہوا ہے
تحلیل ہو قال جالینوس عالج تحاسی فلاما ناقص الالیۃ بہذا العلاج یوما فیوما فسمنت
الالیۃ وسمنت فی زمان یسیر تیسرا وہ کہ کبھی بیچ بعض اعضا کے برد مجمد یا مادہ کبھی غالب ہوتا ہے
اور نہیں نکلتا ہے وہان سے مگر بہ سبب دلک کثیر کے چوتھا وہ کہ کبھی محتاج جذب مادے کے
ہیں موضع عالی سے اسفل کو اور بیچ اور بیچ محل منجذب الیہ کے وضع محاجم اور ربط
دشوار ہوتا ہے پس ایسے وقت میں سواے دلک کے کوئی تدبیر نہیں ہے اور
اور جاننا چاہیے کہ غمز اور کبس کہ عبارت ہے دبانی اعضا سے اگر سواے دلک کے ہے لیکن اکثر قریب
منافع دلک کے ہیں اسلیے کہ دلک اور غمز اور ربط میں چاہیے کہ ابتدا اصل عضو سے کرے اور طرف اطراف کے
اور طرف خارج کے اوترتا ہے تو بخار بدن پر نہ گرے فائدہ بیچ ریاضت کی گذرا کہ ابتدا اور انتہا اوسکی چاہیے
کہ ساتھ دلک کے ہو اور جو دلک مقدم اور متاخر اسکی مختلف الاسم والحکم تو بیان اوسکا لازم آیا جانو کہ جو قبل ریاضت
کہ کریں اوسکا نام دلک الاستعدادی ہے اسلیے کہ وہ اعضا کو مستعد کرتا ہے واسطے حرکت و ریاضت کے اور لائق
چاہیے کہ شروع نرمی سے کریں اور نزدیک ریاضت کرنے کے اوس میں شدت کریں بعد اوسکی ریاضت کریں اور
جو دلک کہ بعد ریاضت کریں اوسکا دلک الاسترداد نام ہے اور دلک مسکن اور یہ دلک راحت دیتا ہے اور تحلیل

رطوبات کو مانع او خون اور روح کا جاذب ہوتا ہے طرف اعضا کی اور اون مواد کو کہ فضلات اور قریب جلد کے باقی رہے ہوں اور ریاضت سے تحلیل نہوئے ہین تحلیل کرتا ہے اور غرض اس کا دو چیزین ہین ایک حبس رطوبات کا تحلل سے دوسرا تحلیل فضول کا کہ فضلے مین باقی ہون پس جسوقت کہ حبس رطوبات منظور ہے چاہیے کہ دلک ساتھ ادہان مرطب مسدد مسام کے کرین اور جہان تحلیل مطلوب ہے دلک فقط کافی ہے اور اگر تدہین بھی کرین ساتھ ادہان مفتحہ محللہ کے کرین اور اس دلک مین حبس مطلوب ہو یا تحلیل اعتدال اور نرمی ضرور ہے اسلیے کہ بدن بعد ریاضت کے ضعیف ہوتا ہے اور دلک حالت ضعف مین معتدل چاہیے کرنا اور یہی لازم ہے کہ دلک استرداد بہت ہاتھون سے ہو اور مراد بہت ہاتھون سے کثرت عددی نہین ہے بلکہ وہ مراد ہے کہ گذرنا ایک ہاتھ کا اوپر بدن کے باوضاع مختلف اور جہات متنوع ہو تو بسبب اختلاف وقع کے فضلے پر اثر دلک کا سب اجزا کو پہونچتا ہے

الفصل الثالث فی تدبیر الاستحمام

الفصل الثالث فی تدبیر الاستحمام

فصل تیسری مقالہ پانچوین سے ثابت ہے بیچ تدبیر استحمام کے خیر الحمام ما قدم بناوہ بہترین حمام مین وہ ہے کہ بنا اوسکی قدیم ہو اور ساتھ اسکے مستحکم ہو واتسع فضاوہ اور کشادہ ہو فضا اوسکی وطاب ہواوہ اور اچھی ہو ہوا اوسکی وعذب ماوہ اور شیرین ہو پانی اوس کا وقدر الاتان وقودہ بقدر مزاج من ازاد دروبرہ اور گرمی آتشدان کی موافق مزاج اوس شخص کے کہ اوس مین آوے چاہیے لیکن نفع قدیم ہونے کا یہ ہے کہ تیزی چونے کی ٹوٹ گئی ہو اور جدا ہونا انجرے روی کا اوس سے موقوف ہو گیا ہو اسلیے کہ بخار چونے کا دل اور روح کو مضر ہے اور تیزی اور خشکی ہوا سے حمام کی زیادہ کرتا ہے اور نفع وسعت فضا کا وہ ہے کہ ہوا سے کثیر اوس مین ہو اور بسبب کثرت کے انفاس مستردہ مختلط فضلات دلون سے اور رائحہ سے منفصلہ اوساخ ابدان سے متغیر نہو اسلیے کہ اگر ہوا تھوڑی ہو گی جلد متغیر ہو گی اور بواسطے استنشاق کے اور پہونچنے کے دل کو ضرر دیگی اور نفع طیب ہوا کا بھی مخفی نہین ہے اور مراد طیب ہوا سے یہ ہے کہ حمام کثیر الضو ہو اور دخان اور روایح کریہ سے خالی ہو تا دل کے مزاج کو فاسد نکرے اسلیے کہ بسبب دخان اور روایح کریہ دل کو موذی ہین اور ہوا کو فاسد کرتی ہین اسی طرح تاریکی بھی بسبب تکدر کے ہوا کو فاسد کرتی ہے اور دم کو روکتی ہے اور دل کو ضرر کرتی ہے اور نفع شیہ مین

ہونے پانی کا وہ ہے کہ تو ترطیب موافق مطلب کے حاصل ہوا اور جو اس جگہ ذکر استحمام حفظ
صحت بدن کا اور مناسب مزاج صحیح کے پانی شیرین ہے مؤلف نے اسی پر اختصار کیا ورنہ
معلوم ہے کہ بیچ امراض ذی رطوبت کے مانند استسقا وغیرہ کے اغتسال شور پانی سے اور
اجتناب غسل پانی شیرین سے واجب ہے اور اتان بفتح ہمزہ اور تخفیف تاے فوقانی کے
معنے بڑے پتھر کے ہے اور اتون بتشدید تاے فوقانی کے آتشدان حمام کو کہتے ہین اور
تقدیر اوسکی گرمی کی موافق مزاج ہر شخص کے مختلف ہوتی ہے کما لا یخفے اور مراعات اوسکی
ضرور ہے اسلیے کہ بلغمی مزاج کو پانی کثیر الحرارت چاہیے اور صفراوی کو قلیل الحرارت اور افراط
حرارت کی ہر حال مین مذموم ہے اور پانی شیر گرم ہی قابل حمام کے نہین ہے مولف کہتا ہے
وینبغی ان لا یکون الحمام حارا بافراط اور لائق وہ ہے کہ نہو حمام بہت گرم فانہ یحلل ویرخی
پس تحقیق کہ حمام بہت گرم محلل اور مرخی ہے ولا فاترا اور چاہیے کہ فاتر بھی نہو فانہ لا یجذب العرق
پس تحقیق کہ نیمگرم پسینے کو جذب نہین کرتا ہے اور عمدہ حمام حمام سے تفتیح مسام اور بہانا عرق
کا ہے بل یجب ان یکون معتدلا بلکہ واجب ہے کہ حمام معتدل ہو بیچ گرمی اور سردی کے
ویجب ترشیح الجسد فیہ فی زمان معتدل والاستفادۃ منہ حرارۃ لطیفۃ اس حیثیت سے
کہ ترشیح کرے بدن اوسمین بیچ زمانے لائق کے اور اوس سے حرارت لطیف اور جو مقصود ذاتی استحمام
سے تسخین اور ترطیب ہے مؤلف کہتا ہے کہ الحمام مسخن بہوائہ مرطب بمائہ حمام مسخن ہے اپنی ہوا
اور مرطب ہے اپنے پانی سے غرض اس کلام سے وہ ہے کہ حمام مرکب ان دو فائدے سے
ہے پس ان سے جو فائدہ زیادہ مطلوب ہو شغل اوس سے زیادہ کیا چاہیے اگر کسی کو
تسخین مطلوب ہو ترطیب سے زیادہ حمام کی ہوا مین بیٹھے زیادہ اوس مقدار سے
کہ بیچ گرانے پانی کے صرف کرے اور اگر ترطیب زیادہ مطلوب ہو استعمال پانی کا بہت
کرے اور ساتھ اسکے بیت سے گھر مین توقف بہت کرے اسلیے کہ وہ مجفف ہے احتمال ہے کہ استعمال
پانی کا تدارک تجفیف کا نہ کر سکے اور جو حمام اکثر شامل ہوتا ہے تین گھر پر اور مزاج ہر گھر کا مختلف ہے
مؤلف خبر کرتا ہے کہ والبیت الاول منہ مرطب مبرد اور گھر پہلا حمام سے مرطب ہے
اور مبرد والثانی مسخن ومرطب اور گھر دوسرا مسخن اور مرطب ہے والثالث مسخن ومجفف اور گھر تیسرا مسخن اور

مخفی نہیں پوشیدہ نہ رہے کہ یہ تینوں گھر سوائے مسلخ کے چاہیے کہ ہوں اور کوئی ان میں سے بارد محض نہیں ہوتا
بخلاف مسلخ کے کہ مکان اوتارنے کپڑوں کا بدن سے ہے وہ اثر حرارت سے البتہ خالی ہوتا ہے اور پہلا گھر
کہ متصل مسلخ کے ہے جو حرارت اوس میں قلیل ہوتی ہے بسبب دور ہونے کے مستوقد سے اوسکو
سرد کہا ہے بہ نسبت اور گھروں کے ورنہ شک نہیں ہے کہ ابتدا اس مسلخ کے وہ بھی گرم ہے کما لایخفی اور
اس سبب سے کہ احکام تینوں گھروں کے مختلف ہوتے ہیں اور بیچ ہر گھر کے پانی کو چاہیے کہ مشابہ اوس گھر کے
ہو مؤلف اشارہ کرتا ہے کہ ینبغی ان یستعمل فی کل بیت من بیوت الحمام الماء المشاکل لہوائہ اور لائق
ہے کہ استعمال کیا جاوے ہر گھر میں گھروں حمام سے وہ پانی کہ مشابہ ہوائے اوس گھر کے ہو فلا یستعمل
فی البیت الحار الماء البارد پس استعمال نہ کیا جاوے غسل میں بیچ گھر گرم کے پانی سرد و لا فی البیت
البارد الماء الحار الشدید الحرارۃ اور نہ بیچ گھر سرد کے پانی گرم کہ بہت گرم ہو اور قید شدید الحرارۃ
کی اسلیے کی گئی ہے کہ قلیل الحرارت خارج منع کرنے سے اسلیے کہ گھر سرد کو بھی قلیل الحرارۃ ہوتا ہے
جیسا کہ گذرا ہے فان ذلک یحدث الاقشعرار پس تحقیق کہ استعمال اوس پانی کا کہ مخالف مزاج
گھر کے ہے پیدا کرنے والا قشعریرہ کا ہے بسبب ادراک منافی کے اور اسی سبب سے نہایت
تاکید کرتے ہیں اطبا اس امر میں کہ حمام میں چاہیے کہ مسلخ سے بتدریج داخل ہوں جو بیچ پہلے گھر کے پہونچیں
چاہیے کہ ایک زمانہ لائق وہاں ٹھہریں تو وہاں کچھ گرمی حاصل کرے بعد اوسکے دوسرے گھر میں آویں
اور وہاں بھی بدستور ایک زمانہ معتد بہ ٹھہریں بعد اوسکے تیسرے گھر میں آویں اور جسوقت وقت داخل
ہونے کے مراعات تدریج کی لازم جانا ہے بیچ وقت خروج کے حمام سے زیادہ تاکید کی ہے اسلیے کہ وقت نکلنے کے
مسام کھلے ہوتے ہیں اور بدن نرم اور قوے ضعیف پس اس حالت میں اگر رعایت تدریج
خروج کی نہ کریں اور دفعۃً نکل آویں آفت عظیم پیدا ہوتی ہے اور اس جگہ احوال دلاکوں کا
اوپر اپنے قیاس نہ کیا چاہیے اسلیے کہ اونکو بیچ نکلنے اور داخل ہونے کے حمام میں بدون توقف کی عادت ہوگئی ہے اور یہ امر
ساقط الاعتبار ہے اور معلوم کریں کہ جو مزاج تینوں گھر کا کہا گیا بنظر اونکی ہوا کے ہے بدون استعمال پانی کا
کریں اسلیے کہ جسوقت غسل کرتے ہیں پیدا ہوتا رطوبت کا اوس سے ضروری ہے قلیل ہو یا کثیر اور جس گھر میں کہ ہو
اور گذر چکا ہے کہ گرمی تیسرے گھر کی ازبس اشد ہے بوقت استعمال پانی کا وہاں شدت گرمی کا نہیں کم ہو سکتا ہے
کما لا ینبغی خصوصاً اگر توقف بہت ہو اور توقف قریب مستوقد کے ہو اسلیے کہ بیچ تیسرے گھر کی ہے ہوا موافق مزاج

ستو فدسکے اور بعد کے مزاج اماکن کے مختلف ہوتے ہین کما لا یخفے والاستحمام علی الریق یجفف البدن
اور استعمال حمام کا نہار یعنے وقت خالی ہونے کے خشک کرتاہے بدن کو وعلی الشبع یسمن البدن
اور استحمام اوپر آسودگی کے فربہ کرتا ہے بدن کو اسلیے کہ اعضا بہ سبب سخونت کے غذا کو اکثر جذب
کرتے ہین لہذا مؤلف نے کہا کہ ویجذب الغذاء الی ظاہر البدن الا انہ یحدث السدد اور استحمام
اوپر آسودگی کے جذب کرتاہے غذا کو طرف ظاہر بدن کی مگر یہ کہ پیدا کرتا ہی سدے کو بسبب
جذب کرنے غذا سے غیر منہضم کے والاولی ان لا یکون علی الریق ولا علی الشبع اور لائق یہ ہے
کہ استحمام نہ نہار ہو اور نہ اوپر آسودگی مفرط کے ویجب الاحتراز عن الاکل والشرب فی الحمام
اور واجب ہے اجتناب کہانے اور پینے سے بیچ حمام کے فان ذلک یوجب سرعۃ النفوذ
الی قاصی الاعضا قبل الانہضام لسعۃ المجاری پس تحقیق کہ تناول کرنا غذا اور پانی کا حمام
مین یعنے گرم گہر مین بعد منفصل ہونے بدن کے حرارت اوسکی سے واجب کرتا ہی سرعت
نفوذ کو طرف نہایت اعضا کے قبل اسکے کہ غذا ہضم ہو بہ سبب کشادہ ہونے مجاری کے
اسلیے کہ حمام مین عروق کشادہ ہوتے ہین بناءعلیہ غذا اگرچہ غیر منہضم ہو نافذ ہوتی ہی بسبب
جذب اعضا کے بدون مہلت کے وکثرۃ الجلوس فی الحمام توجب انصباب الفضول الی الاعضاء
الضعیفۃ وارخاء الجسد والاحتراق بالعصب وتحلیل الحرارۃ الغریزیۃ واسقاط شہوۃ الطعام
والباہ اور دیر تک بیٹھنا حمام مین واجب کرتا ہے گرنے فضول کو طرف اعضای ضعیفہ کے
اور واجب کرتاہے سستی بدن کو اور مضرت عصب کی اور تحلیل حرارت غریزی کو اور اسقاط
شہوت طعام اور باہ کو مگر درصورت عادت ہونے کے بل الحمام نفسہ یوجب ذلک کلہ بلکہ حمام
بالذات یعنے قطع نظر کثرت جلوس سے واجب کرتاہے ان سب آفات کو اسی سبب سے
بعضون نے کہاہے کہ لاخیر فی الحمام لیکن حق یہ ہے کہ شیخ رئیس نے قانون مین کہا اور ماحصل
اوسکا یہ ہے کہ حمام مرکب آثار مخالف سے ہے اگر بطریق مناسب اور مطابق حاجت کے
واقع ہو لامحالہ مفید ہے لہذا مجملہ محافظ صحت اور تحلیل مرض ہو اوسکو شمار کیا ہی اور اگر ایسا نہو
چاہیے کہ بیشک ضرر کرتا ہی اور جو حق مراعات کا کمتر کیا جاتا ہی بعض اطبا مطلقاً اوسکی مذمت
کرتے ہین اور اوسکی مباشرت سے نہی کرتے ہین واصل ما قلناہ بالجملہ شیخ رئیس نے لکھا

کہ حمام ہی سخن ہو اور ہی مبرد اور یہی مرطب اور یہی مجفف اور یہی نافع اور یہی ضار لیکن نافع اوسکی تنویم اور تفتیح اور تلطیف
تحلیل اور انضاج اور جذب غذا طرف ظاہر بدن کے اور حبس اسہال اور دور کرنا اعیا کا اور دندان کے
مین اور مضار اوسکے ضعیف کرنا دل کا ہے بشرط افراط کے اور پیدا کرنا غشی اور متلی کا اور تحریک مواد
ساکن کا اور مہیا کرنا اونکا واسطے عفونت کے اور مائل کرنا مواد کا طرف احشیہ کے اور طرف اعضای ضعیفہ کے
فائدہ بیچ بیان بعض چیزون کے کہ استحمام سے تعلق رکھتی ہین اور حمام کرنے والون کو عمل کرنا اونکا
لازم ہے اور اس فائدے کو تین قاعدہ مین ہم کہتے ہین **قاعدہ** جو شخص کہ ارادہ حفظ صحت کا کرے تو
واجب ہے اوسکو کہ حمام مین بعد ہضم ہونے اوس چیز کی کہ معدے مین اور تاکید مین ہے داخل ہو مگر یہ کہ محرور ہو
اور بیچ استحمام نہار کے غلبہ صفرا سے ڈرے کہ اوسکو قبل حمام کے تھوڑا لطیف کھانا لازم ہے اور منع کرنا
مولف کا استحمام سے اوپر نہار کے اسی پر مبنی ہے کہ جو محرور کو حمام اوپر نہار کے منع ہے اور غیر محرور کو اگر
تھوڑا کھایا ہو غیر مضر ہے احوط وہ ہے کہ امر کیا جاوے مطلقاً واسطے ترک کرنے استحمام کے بیچ وقت خلو تام کے
اور اسی طرح بچنا ہے کہ محرور بیچ تیسرے بیت کے آوے مگر اوسوقت کہ گرمی اوسکی ملائم اسکے مزاج کی ہو اور
بہترین چیزون مین کہ محرور اوسکو قبل استحمام کے کھاوے روٹی ہے کہ بیچ پانی فواکہ کے یا بیچ گلاب کے بھگوئی ہو
انتباہ تناول کرنا غذا اور پانی کا جیسا کہ بیچ حمام کے منع ہے بعد نکلنے کے قبل اسکے کہ حرارت حاصل کی گئی
حمام کی کم ہو جاوے بھی منع ہے اور اگرچہ ان اوقات مین مطلقاً امتناع کھانے اور پینے سے کیا ہے لیکن تحقیق
وہ ہے کہ اشد امتناع مخصوص اوس پانی کو ہے کہ شدید البرودت ہو یا شدید الحرارۃ خصوصاً کہ وہ داروے ہونیوالا
پانی ہو اسلیے کہ جس قدر سرد زیادہ یا گرم زیادہ ہوگا زیادہ مضر ہوگا ضرر شرب ماء شدید البرودۃ کا بیچ حالت
گرمی اعضا کے بسبب جلد پہونچنے کے بدون لوٹنے سردی کے بدیہی ہے اور یہی ہوتا ہے کہ دل کو
پہونچتا ہے اور ہلاک کرتا ہے دفعتہ یا جگر مین پہونچتا ہے اور استسقا پیدا کرتا ہے اور
اسی طرح اور آفات بھی احداث کرتا ہے اور ضرر شدید الحرارۃ کا وہ ہے کہ ذبول اور دق پیدا کرتا ہے
بسبب ضعیف اور سست کرنے قوت اعضا کے **نکتہ** معلوم ہوا کہ حمام مین اور بعد حمام کے فوراً تناول اوس چیز کا
کہ بہت سرد ہو یا بہت گرم ہو خصوصاً پانی منہی عنہ ہے نہی شدید کر کے لیکن پانی کہ شدید البرد نہو اور
وہ بطریق امتصاص کے تھوڑا اوس سے اوپر پیاس مفرط کے پیا جاوے قباحت نہین ہے بلکہ بعض محرورون کے
باعث امن کا احتراق سے ہوتا ہے لہذا کہا ہے کہ بیچ حمام کے جب تک نہ پہونچے تو پیاس مفرط مین گرفتار ہو کر صبر کرنا

اور پیاس شدید کے محرورون کو نہایت مضر ہے **قاعدہ** بیچ استعمال آبزن کے جانین کہ ابزن بیچ تدبیر طبیب کے انفع التدبیر ہے لیکن چاہیے کہ دیر تک اوس مین نرہین اور آبزن کشادہ ہووے اور عمیق اتنا ہو کہ وقت بیٹھنے کے سوا سر کے تمام بدن پانی مین غرق رہے اور ہرگز بیچ آبزن مستعمل کے نہ آنا چاہیے اسلیے کہ قبل اسکے شخص مبتلا کوئی مرض متعدی نے اوس آبزن مین غسل کیا ہو تو خوف ہے اس سے کہ وہ ہی مرض اس شخص کو پیدا ہووے اور اسی طرح بیچ حمام کے جب تک پانی نیا اپنی جگہ پر نہ گراوے اور اوس جگہ کو خوب نہ دہو دے وہان نہ سوے اور نہ بیٹھے اور نہ [illegible] کیسہ [illegible] اوپر بدن [illegible] ملے اسلیے کہ بہت ہوتا ہے کہ کیسہ اونکا اثر بدن صاحب فساد سے تکلیف ہوتا ہے **قاعدہ** بیچ بیان اون چیزونکی کہ وسخ کو دور کرتی ہین موافق مزاج تمام کرنیوالی کے اون مین سے سدر ہے اور خطمی اور صابون اور مانند اسکے کہ ہر شہر مین رائج ہے لیکن سدر کہ عبارت ہے درخت کنار یعنی بیر سے پتی اوسکی بیچ پانی غسل کے ڈالنا یا خشک ہی کوٹ کر پانی مین ملانا اور بدن کو اوس سے ملنا بیچ قلع کرنے وسخ کے خطمی سے زیادہ قوی ہے بسبب زیادتی جلا کے اور یہی بالون کو گرنے کو منع کرتا ہے اور مطول اور مقوی اور ملین بالون کا ہے اور مزیل حرارت کا خصوصا گہ ساتھ عصارہ چقندر کے ملا دین کہ ان صفات مین اقوی ہوتا ہے اور اغتسال خطمی سے صداع کو مفید ہے اور صابون موافق زیادہ ہے اوس شخص کو کہ دماغ اوسکا بیرود اور مرطوب ہو اور رائب موافق زیادہ ہی محرورون کو اور اٹا چنے اور جو کا بہی نافع ہے اور بیچ ازالہ وسخ کی اسرع ہین **قاعدہ** بیچ دلک کی جو کوئی یابس مزاج ہو اور جلد اوسکی کہردری ہو اوسکو قبل غسل کے دلک کرنا چاہیے واسطے تفتیح مسام کی اور کشادہ ہونے منافذ کے تو بعد اوسکے نفوذ پانی کا باطن مین ہوگا [illegible] اور اسی طرح جس شخص کے بدن مین وسخ زیادہ ہو تقدم دلک کا اوسکو ضرور ہے اور اگر حمام کرنے والا یابس المزاج متقشف الجلد ہو اور وسخ بہت نہین رکہتا ہو دلک کرنا اوسکو بعد نہانے کے بہتر ہے **قاعدہ** بیچ رگڑنے پاؤن کے پتھر سے جاننا چاہیے کہ پتھر کہردرے سے کف پا کو ملنا کہ ایک امر مشہور ہے کئی فائدے کرتا ہے ایک وہ کہ میل پاؤن سے دفع کرتا ہے اور اس سبب سے اعیا اوسکی دور ہوتی ہے اور برائی شکل کی دور کرتا ہے دوسرا وہ کہ صداع اور سب امراض کو فائدہ کرتا ہے اسلیے کہ بیچ ملنے [illegible]

رکرنے مین مادہ اعلے سے اسفل مین منجذب ہوتا ہی لہذا لوگون نے کہا ہی کہ اگر شدت جذب کی مقصود ہو تو پتہر شدید الخشونت لیوین کہ اوسکو رگڑنے مین جذب قوی ہی مگر یہ کہ کوئی شخص نہایت نرم بدن ہو کہ وہ طاقت اطالت حک کی خشن سے نہین رکہتا ہو اوسکو رگڑنا پاؤن کا پتہر نرم سے بہتر ہے تو سبب تکلیف پاؤن کا ہو اور جو شخص رقیق المواد ہو اور رقیق الجلد اوسکی لیے افضل اوقات حک کا وقت داخل ہونے کی حمام مین ہے اور غلیظ الاخلاط اور کثیف الجلد کو تا خیر قریب خروج تک بہتر ہے

قاعدہ بیچ بیان حلق راس اور ابط اور عانہ کی حمام مین جب حمام مین آوین پہلے چاہیے کہ حلق کرین اسلیے کہ بعد استحمام کے ان امور مین مشغول ہونا سبب ملال اور ضعف طبیعت کا ہے حلق ابط کا بیچ حالت قیام کے نچاہیے کرنا کہ بعض اوقات غشی پیدا کرتا ہی خصوصاً اگر وہ حلق نورہ سے ہو اور حلق عانہ کا بالخاصیت ہیجان مین لانے والا شہوت باہ کا ہی اور معظم قضیب ہے **قاعدہ** بیچ بیان قے کرنے اور حجامت کرنے کی بیچ حمام کی پوشیدہ نہ ہی کہ بعضے بلغمی مزاج کو خصوصاً وقت جاڑون کے احتیاج ہوتی ہی بیچ قی کی ساتھ مقدم ہونے استحمام کی اور جو ایسا ہو بہتر وہ ہے کہ بعد نکلنے کی حمام سے کرین اور اگر واقع ہونا اوسکا بیچ حمام کی ضرور ہو تو متصل نکلنے کی چاہیے کرنا اسلیے کہ اگر پہلے قے کرین بسبب خالی ہونے معدہ کے اور اطالت جلوس کے بیچ حمام کی غالب ہے کہ صفرا معدے پر کرے اور حجامت بیچ حمام کے ردی ہی اور اگر ضرورت پڑی بواسطہ غلظت خون محجوم کے بعد حمام کے کرنا چاہیے تو مقصد بدون تکلیف کی حاصل ہو **انتباہ** بعد نکلنے کے حمام سے دہونا دونو پاون کا لازم ہے پس اگر بارد المزاج ہے اور وقت جاڑے کا ہے گرم پانی سے دہونا چاہیے ورنہ سرد پانی سے تو مزاج کو تعدیل کری اور محرور سی دماغ کو بعد نکلنے کے مسح کرنا سر کو اور دہونا منہ کا سرد پانی سے مناسب ہے خصوصاً گرمی مین اور بدستور پینا شربت حماض اور شربت سیب کا ساتھ عرق گاؤزبان کے یا گلاب کی لائق زیادہ ہی اور اوس دن غذا کرنا ترش کا مانند رمانیہ اور حصرمیہ کے بہتر ہے **فائدہ** جو متحقق ہوا کہ استعمال گرم پانی کا بیچ گہر کی حمام کے جائز نہین ہے باوجود اسکے کوئی گہر اوسکا حرارت سی خالی نہین ہوتا کا مرسب بیچ غیر حمام کی بیچ سرد جگہ کے خصوصاً کہ جگہ بہنے ہوا کی ہی ہرگز غسل گرم پانی سے نکرنا چاہیے کہ مضر ہے اور ایسے مواضع مین پانی نیمگرم بہتر ہے تو مسام کو نہ کہولے اور ہوا تصرف نہ کری لیکن بقدر امکان کے

بیان حلق راس اور ابط اور عانہ

بیان قے اور حجامت بیچ حمام کی

بیان دہونے پاؤن کا بعد حمام کے

بیان اغتسال بیچ غیر حمام کے

غسل بیچ اوس مقام کے کہ ہوا سے مستور ہو کرنا چاہیے خصوصاً ضعیف مزاج اور نازک طبع کو افتادہ
بیچ غسل کے سرد پانی سے جان تو کہ اغتسال سرد پانی سے مشروط ہے کئی شرطون سے اگر ہو سکے کرنا چاہیے
الا فلا اور جملہ شرائط سے ایک وہ ہے کہ یہ شخص جوان اور معتدل اللحم ہو اور محرور المزاج ہو اور وقت
گرمی کا ہو اور بدن فضول سے پاک ہو اسلیے کہ حرارت جوانی بہت قوی ہوتی ہے اور مقاومت
کرتی ہے ساتھ برودت کے اور بدستور معتدل اللحم کمتر منفعل ہوتا ہے برودت سے بخلاف بہت لاغر کے
کہ جو گوشت سے خالی ہے برودت اوسکی باطن تک نفوذ کرتی ہے اور ضرر پہونچاتی ہے اور اسی طرح
بہت موٹا کہ بارد المزاج اور قلیل الدم مقاومت ساتھ سردی کے نہین کرسکتا اور اسی طرح بیچ مزاج
گرم کے اور وقت گرمی کے ضرر سرد پانی کا کمتر متصور ہے لیکن بیچ مزاج گرم کے بسبب قوت
حرارت کے اور بیچ گرم کے اسلیے کہ پانی شدید البرد نہین رہتا ہے اور مناسب بدن کے ہوتا ہے
لیکن پاک ہونا فضول سے اسلیے شرط ہوا کہ اگر بدن مین فضلہ ہو استعمال کرنے سرد پانی سے تحبس ہوگا
باطن مین اور بیچ تے اور اسہال کے اغتسال سرد پانی سے مدد دیتا ہے اسلیے کہ سرد پانی سے مواد
باطن سے منحصر ہوتا ہے اور بھی جو تے اور اسہال مضعف قوت کے ہین سرد پانی بدن ضعیف
مین باعث بہت آفتون کا ہوتا ہے اور بیچ سہر مفرط کے بدن متحلل ہوتا ہے اور بدن بھی ضعیف
ہوتا ہے اور ان دو سبب سے اثر سردی پانی کا بدن مین قوی زیادہ ہوتا ہے اور بیچ نوازل کے
اسلیے استعمال سرد پانی کا بسبب عصر کرنے مواد کے مزید نزلہ ہوتا ہے دفعۃً شرط تیسری وہ ہے کہ معدہ ضعیف نہو
اسلیے کہ اغتسال پانی سرد سے مواد کو طرف باطن کے متوجہ کرتا ہے پس اگر معدہ ضعف رکھتا ہے
اوسکو قبول کرکے فساد لاتا ہے شرط چوتھی وہ کہ طعام ہضم ہوا ہو اسلیے کہ اگر طعام غیر منہضم ہو
اور سرد پانی سے غسل کرے ضرر دیتا ہے دو سبب سے ایک وہ کہ اسوقت مین بسبب توجہ حرارت
غریزی کے طرف باطن کے برودت ظاہر بدن پر غلبہ کرتی ہے اور ملاقات سرد پانی کی بدن سرد
سے لامحالہ مضر ہے دوسرا وہ کہ استعمال سرد پانی کا بسبب بند کرنے مسام کے باطن کو گرم کرتا ہے
اور محتاج کرتا ہے طرف تنفس عظیم کے اور معدہ جو پر ہو لامحالہ مانع ہوگا تنفس سے بسبب
مزاحمت کے پس اوس سے قلق اور کرب عارض ہوگا اور اگر کہین کہ لائق وہ ہے کہ غسل
سرد پانی سے بعد تناول طعام کے منع ہو اسلیے کہ وہ ہضم کو معین ہوتا ہے بسبب [illegible]

کرنے حرارت کے طرف باطن کے ہم کہین گے کہ مدد اوسکو اوسکے ہضم کے اور جلد و ریشہ سے منفعت کرینگے لیکن
اور سبب سے کہ کہا گیا ہی ترک اوسکا واجب ہوا اور جو چیز کہ ایک وجہ سے نافع اور دوسری وجہ سے
ضار ہو نہ کرنا اوسکا بہتر ہے مگر یہ کہ جانب نفع کی غالب زیادہ یا اہم ہو اور بیان ایسا ہی ہے تقریر یہ ہے
وہ کہ وقوع غسل کا بیچ حمام کے نہ واسطے کہ حمام تحلیل بدن سے اور ہی بسبب تفریق ہوئے
منی کے اور ملاقات پرودہ کے ایسے بدن مین لامحالہ ضرر کرتی ہے اور بیان اور مشائخ کو پستو استعمال
سرد پانی کا اغتسال سے منع ہے بسبب ضعف ابدان ان لوگون کے اور بعد ریاضت کے بھی منع ہے
مگر بعض لوگون کو جیسا طریق استعمال سرد پانی کا بیچ اغتسال کے گرم پانی سے بعد ریاضت کے
بعد اہم ذکر کرتے ہین **فائدہ بیچ اغتسال کے سرد پانی سے** پیچھے استعمال گرم پانی کے جاننا چاہیے
کہ یہ عمل قوت دیتا ہے بشرہ کو اور روکتا ہے اور تحلیل ہونے سے روکتا ہے حرارت عزیزی کو کہ بسبب
گرم پانی کے قریب جلد کے آگئی ہے اور قریب تحلیل کے ہے اور جو یہ عمل لامحالہ مقوی بشرہ ہے
صاحب جرب کو سودمند ہے اور بھی بسبب تقویت جلد کے جلد کو سرخ کرتا ہے اور رونق دیتا ہے
اور تمام آفتون کو آنے سے اوپر جلد کے باز رکھتا ہے لہذا اعتقاد ہے کہ اوسکے
مرتکب کو تنقیہ سے موقوف نہ رکھنا چاہیے اسلیے کہ بسبب اسکا یہ ہوتا ہے کہ مواد زائد
باطن مین جمع ہوتے ہین اور طبیعت اونکو طرف جلد کے بھیجتی ہے کہ وہ خسیس زیادہ
اعضا مین ہے اور یہ امر سبب سلامتی اعضاے باطنی کا ہوتا ہے پس جسوقت جلد کو
قوت دیوے اور مواد منصبہ کو قبول نہ کرے لامحالہ بیچ باطن کے جمع ہونگے اور جو تنقیہ
سے اخراج اونکا نہو شک نہین ہے کہ اعضاے شریفہ کو ضرر پہونچاوینگے اور
لیکن جانین کہ پانی مذکور چاہیے کہ بہت سرد نہو بلکہ معتدل ہو تو مخالفت سے ساتھ مخالفت
تمام کے انتقال نہ کرے اور منفعت بدون تکلیف کے حاصل ہو **فائدہ بیچ غسل کرنے**
سرد پانی سے بعد ریاضت کے یہ عمل بھی بسبب تقویت بشرہ کے اور منع کرنے
تحلل حرارت کو اگر ساتھ شروط کے ہو قوت دیتا ہے حرارت عزیزی کو اور بدن کو بھی
اور شرائط کہ اس عمل مین ضروری ہین کئی ہین ایک وہ کہ مباشر نہایت قوی اور مجرد المزاج ہو
اسلیے کہ اگر ایسا نہو گا ضرر پاوے گا دوسری شرط یہ ہے کہ ریاضت معتدل تی الکیف ہو اسلیے کہ اگر مفرط ہوگی لامحالہ

سرد بدن ہو کی بسبب شدت تحلیل کے اور استعمال سرد پانی کا بسبب شدت نفوذ برودت
البتہ ضرر کرے گا اور اگر ریاضت اعتدال سے کم ہے اور بدن کو گرم نہ کرے تو چاہیے کہ اس عمل سے
مشقت پیدا حاصل ہوگا ... پیدا ہوسکے سرد پانی سے ... کرنا چاہیے کہ عادت سے
جلد ... اور ... مادہ وہوا ... اس جگہ ریاضت سے
وہی ... شرط ... بدن کو ... اور شدید تو بدن
گرم ہو جاوے اور مضبوط اور ... پانی کی باطن میں نافذ ہوسکے چوتھی شرط یہ کہ بعد
غسل کے ... تو ... آب کو تدارک کرے اور ... کرے اور
بدن کو کہ ریاضت سے طرف ظاہر کے حرکت کرکے پانی کی سردی سے ... ہوگیا ہو نیچے
جلد کے انتہا ہ بہترین اغتسال میں سرد پانی ہے یا گرم پانی سے وہ ہے کہ تمام بدن پانی
میں ... مطلوب ... حاصل ہو بدون تفاوت کے غوطہ غسل کرنا سرد پانی سے
کہ پیچھے استحمام گرم کے یا بعد ریاضت کے کریں البتہ چاہیے کہ پانی میں نزول کرے اور بید
طریق گرا کے پانی کے اور اس عمل کے کرنے کو وسعت غذا میں لازم ہے اسلیے کہ ہاضم
قوی ہوتا ہے اس عمل سے بسبب قوت حرارت کے باطن میں کہ ہو واجب کرتا ہے
بدن ظاہر کو اور ... شراب میں ضرر ہے تو گرمی میں افراط نہ کرے اور اسی طرح اور
ادویہ گرم اور اغذیہ گرم بھی جائز نہیں ہیں لما ذکرا **الفصل الرابع فی تدبیر النوم
والیقظۃ** فصل چوتھی پانچویں مقالہ سے ثابت ہے بیچ تدبیر خواب اور بیداری کے پوشیدہ
نہ رہے کہ جو نوم اور یقظہ بیچ ستہ ضروریہ کے ساتھ علت ضروری ہونے کے اور ساتھ
منافع کہ اوسکے لیے حاصل ہوتی ہیں مشروحاً پہلے کہا ہے اسجگہ جو اونکی تدبیر سے متعلق ہیں
ذکر کیے جاتے ہیں خیر النوم ما کان بعد استحدار الطعام من فم المعدۃ بہترین خواب کا وہ ہے
کہ بعد اوترنے غذا کے معدے سے ہو ویجب ان یکون معتدلا اور واجب ہے کہ
معتدل المقدار ہو فانہ یمکن القوۃ من افعالہا ویکثر جوہر الروح پس تحقیق کہ خواب معتدل المقدار
قدرت دیتا ہے قوت کو اوپر افعال کے اور زیادہ کرتا ہے روح کو والنوم علی الجوع ردی
مسقط للقوۃ مہزل للبدن اور خواب اوپر گرسنگی کے ردی ہے اور ساقط کرنے والا قوت کا

الفصل الرابع فی تدبیر النوم والیقظۃ

اور لاغر کرنے والا بدن کا و فی النہار مورث الامراض الرطوبیۃ و النوازل و یفسد اللون اور
خواب دن کا کہ بسبب ضرورت کے ہو اور کثیر المقدار ہو محدث امراض رطوبی اور نزلوں کا
اور مفسد رنگ کا ہے اور مضار اوسکے مشروحاً ساتہ فائدہ لفظ ضرورت کے آتے ہین

والنوم حال الاستلقاء یجلب الفضول الی غیر مجاریہا فیحدث الامراض الردیۃ مثل الکابوس
والسکتۃ اور خواب پشت پر فضول دماغی کو کہینچتا ہے طرف مجاری غیر طبیعی کے پس
حادث کرتا ہے امراض ردی کو مانند کابوس اور سکتہ کے اور مانند ان کے کہ آگے کہے
جاتے ہین اور معلوم کرین کہ نوم اوپر پشت کے جملہ مخصوصات انبیا اور اولیاء مرتاضین
سے ہے اسلیے کہ جو بدن انکے کثرت رطوبات سے پاک ہین کچہ نقصان اور ضرر نہین
کرتا ہے بخلاف ہم آدمی حریص کے اوپر کہانے کے کہ بعلت زیاتی مواد کے نوم مذکور
ہمارے حق مین مضر ہے اوس سبب سے کہ کہا **انتہا** بہترین نوم وہ ہے کہ عرق
متصل ہو اور معتدل المقدار ہو یعنی کم چہ ساعت سے اور زیادہ بارہ ساعت سی نہو
اور بہترین اوقات واسطے خواب کے وہ وقت ہے کہ غذا اسر معدے سے اوتر گئی ہو
اور قعر معدے مین پہونچی ہو اور یہ امر ملکے ہونے اعضاے بطن سے معلوم ہوتا ہے
لیکن اگر غذا مستقر نہین ہوئی اور خواب کرین اغلب وہ کہ نفخ اور قراقر پیدا کرے اور اشتمال
معدے کو اوپر غذا کے مانع ہوتا ہے پس فتور بیچ ہضم کے پڑتا ہے اور ابخرے کثیر اوس سے
نکلتے ہین اور معدے کو متمدد کرتے ہین اور بیچ خواب کے بہی تشویش ڈالتا ہے اور شک
نہین ہے کہ جو بیداری مین نفخ ظاہر ہوتی کا رسے اور حیلون سے دفع ضرر کا کر سکتے ہین اور
نوم مین یہ نہین ہوتا ہے **فائدہ** طریق محمود اون لوگون کو کہ نوم سے مدد کرتے ہین بیچ ہضم
طعام کے وہ ہے کہ جو غذا اسر معدے سے ابہی نہ گذری ہے اوپر پہلوے راست کے
لوٹین تو غذا جلد مستقر ہو اور اس اضطجاع مین خواب نہ کرنا چاہیے دو سبب سے
ایک وہ کہ اگر قبل انحدار غذا کے خواب آوے ضرر پیدا کرے کما ذکر دوسرا وہ کہ اضطجاع
اس پہلو پر زیادہ اس سبب سے درکار نہین ہے کہ غذا مستقر ہو اور وہ بیچ تہوڑے زمانے
کے تخمیناً ایک ساعت ہو سکتی ہے حاصل ہوتا ہے اور اس ہیئت مین اگر خواب کرکے

اور زیادہ اضطجاع کا داہنی پہلو مین طویل ہو لا محالہ ضرر کرتا ہے دو وجہ سے ایک وہ کہ بعد مستقر ہونے غذا
بابت ہضم کی ہوتی ہے اور تھوڑی زیادہ اشیا مین بیچ ہضم کی اضطجاع بائین جانب ہے جیسا کہ آدمی کا لیس
اضطجاع داہنی جانب اوسکو نقصان کریگا دوسرا وہ کہ بیچ حالت اضطجاع کے داہنی جانب پر بخوبی
نہین ہو سکتے اسلیے کہ غذا قبل انضمام کی جگر مین جاوے بسبب مشرف ہونے معدے کے اوپر جگر کے اور
منجذب ہونے بعض اجزای غذا کی بالطبع اور جب غذا قعر مین معدے کے پہنچے چاہیے کہ اوپر بائین جانب کے
لوٹے اور مدد اس اضطجاع کی اوپر ہضم کے اس سبب سے ہے کہ جگر بالکل شامل ہوتا ہے
اوپر معدے کے اور بسبب پیدا کرنے گرمی کے ہضم کو کامل کرتا ہے اسلیے کہ حرارت کبد کی
مدد کرتی ہے اور اس اضطجاع مین نوم اچھا ہے اور حاصل ہونا استیفاے ہضم تک
مطلوب ہے اور اگرچہ حال سبھون کا اس امر مین ضبط نہین کر سکتے اور ہر ایک کی عادت پر
موقوف ہے لیکن بیچ تجربہ کے اگر معتدل مزاجون کو اوسط مدت کامل ہونے ہضم معدی کی تمام ہے
آٹھ ساعت کہ ڈیڑھ پہر ہوتا ہے مقرر ہوئی بالجملہ بعد یقین ہونے کے اوپر ہضم کے پھر داہنی طرف
پھرے تو جذب خلاصہ کی آسانی سے ہو بسبب اوپر ہونے معدے کے اوپر کبد کے اور پوشیدہ
نہ رہے کہ میل قعر معدے کا طرف داہنی ہے تو کبد خلاصہ کو آسانی سے جذب کرے نکتہ مراعات
ترتیب کی بیچ اضطجاع کے جو ابتداے تناول سے اتفاق نہ پڑے چاہیے کہ حالت نوم مین
زمانہ تناول کا دریافت کرے جو مناسب حال کے ہو عمل مین لاوین اور یہی چاہیے کہ واقع ہو
خواب کا بعد دفع فضلات طبیعی کے ہوتا بدون ضرر کے ہو اور یہی پرہیز کرین تو خواب اوپر
خلو کے واقع ہو اسلیے کہ بدن کو سرد کرتا ہے بسبب تحلیل روح کے اسلیے کہ لامحالہ حرارت
طرف باطن کے خواہش کرتی ہے پس اگر بدن خالی ہو غذا سے حرارت روح مین اثر کرتی ہے
اور اوسکو فنا کرتی ہے بسبب تحلیل کے اور تحلل روح کثیر کا مبرد بدن ہے
لیکن جس وقت بیچ بدن کے غذا مستعد ہضم کی ہو اور نوم مدد کرتا ہے ہضم کو بسبب پیدا کرنے
خون کے اور پھیلانے خون کی بدن مین اور گرمی معتدل پیدا کرتا ہے اور روح کو قوت دیتا ہے
اور معنی غذا سے مستعد ہضم کے وہ ہین کہ غذا مستعد ہو واسطے مستحیل ہونے کے ساتھ خون کے
اور نزدیک بعضون کے وہ ہے کہ ماکول مناسب حال کھانے والے کی ہو باعتبار کیفیت اور کمیت

اور جسوقت بیچ بدن کے کوئی غذا خامی اوپر ہضم کے ہو یا اخلاط بارد ہو اور نوم اوسکو پہونچے اوسکو نوم منتشر کرتا ہے بیچ بدن کے بدون ہضم کرنے کے اور برودت پیدا کرتا ہے اور بسبب اخلاط بارد سے ابتلا ہوتا ہے لیکن جو شخص کہ غذا اسکے خامی ہو اسی سبب سے ہے کہ جو غذا یہ خامی ہے یا بسبب کثرت ... کے ہضم نہ ہوئے ... اور اس سبب سے سردی زیادہ ہوتی ہے اور سونا اوپر پیٹ کے ... لیکن اوتنا اوس مین اچھا نہین ہے کہ جو ... امراض ... لہذا وہ خواب کہ اوپر پشت کے ہو بیچ شرع شریف کے منع کیا ہے لیکن خواب اوپر شکم کے لہٰذا اوس مین طرف زمین کے منھ بلکہ مائل جانب داہنے یا بائین ہو جائز ہے اور مفید از روے شرع شریف اور طب کے اور بسبب ... کے اوپر شکم کے سوے ... کہ منھ اور دونون آنکھین ظاہر ہون اور دکھلائی دین داہنے اور بائین لیکن خواب اوپر پشت کی بہت نقصان کرتا ہے اور موجب ہے فتون کا ہے مانند نزلہ اور سل اور درد پشت اور ... اور ... اور سکتہ کی اور مانند انکی اور یہ بیان ہو چکا ساتھ بہت فائدون کی اور بیچ دن کے طویل کرنا خواب کا شدید المنع ہے اسلیے کہ رنگ کو فاسد کرتا ہے اور تلی کو بڑھاتا ہے اور گندہ دہنی پیدا کرتا ہے اور قوت نفسانی کو سست کرتا ہے اور حمیات اور الوام کو پیدا کرتا ہے اور کندی ذہن مین لاتا ہے اور امراض رطوبی کو بڑھاتا ہے خصوصاً نزلہ کو علی الخصوص چاردن مین اور ساقط کرتا ہے بھوک کا اس کو لازم ہے اور جو شخص کہ اسکی عادت رکھتا ہو واجب ہے کہ اپنے تئین اوس سے باز رکھے لیکن بتدریج اس لیے کہ عادت امر مضر کی اگرچہ فوراً ضرر نہین پہونچاتی ہے لیکن نذر نہین ہو سکتے ہین کہ بعد گذرنے کے آفت قوی دفعۃً پیدا کرے اور امر تدریج کا اسلیے کہا ہے کہ ترک کرنا عادت کا فوراً ضرر کرتا ہے لیکن اگر کوئی شب بیدار ہو اور بمقتضاے طبع کے خواب کرے شدید الضرر نہین ہے بلکہ مفید ہے لیکن ایام گرمی مین کہ بسبب دراز ہونے دن کے ماندگی عارض ہوتی ہے یقظہ سے اور واسطے اوسکے تدارک کے درمیان دن کے ایک ساعت خواب کرے البتہ سبب آرام کا ہوتا ہے اور خواب وسط النہار کو قیلولہ کہتے ہین اور وہ سنت عادی اوس حضرت کی ہے صلے اللہ علیہ و علے آلہ و اصحابہ وسلم اگر سنت سنت کی کرے تو ثواب ہے اور اگر ترک کرے عتاب بھی نہین ہے لیکن خواب صبح کا کہ

اور سکو غیلولا نام ہے نقصان کرتا ہے خصوصاً اگر معدہ خالی ہو اور اسی طرح نوم وقت صبح کا کہ اوسکو فیولہ کہتے ہین بگدرا اور فتور حواس مین پیدا کرتا ہے اور اسی طرح نوم بعد زوال کا کہ اوسکا نام حیلولہ ہے بسبب حائل ہونے اوس نوم کے درمیان قائم اور نماز کے موجب نسیان ہے اور اسی طرح نوم آخر روز کا کہ اوسکا نام غیلولہ ہے باعث آفات کثیر کا ہے اور ہلاک کرتا ہے پہلا لفظ مین قاف اور دوسرے مین عین اور تیسرے مین فا اور چوتھے مین حاے مہملہ اور پانچوین مین غین معجمہ ہے اور کتب فقہ مین اسامی اور واسطے نوم نہار کے ہین لیکن جو بطور طب کے مضرت اوس مین ثابت ہوئی اور اکثر جاہل اور بسیار رغبت کرتے ہین اس جگہ اوسی قدر پہ کفایت کیا گیا و

اما الیقظۃ با فراط فییبس الجسد و یفنی رطوباتہ و یمنع الاستمراء و یفسد مزاج الدماغ وان افرط فی الغایۃ تورث الجنون لیکن بیداری مفرطا اور رات کو نہ سونا تکلیف سے خشک کرتا ہے بدن کو اور فنا کرتا ہے رطوبات بدن کو اور منع کرتا ہے ہضم کو اور فاسد کرتا ہے مزاج دماغ کو اور اگر افراط سے ہو پیدا کرتا جنون کو بہ سبب پیدا کرنے خشکی کے بیچ دماغ کے اور احتراق کے بیچ اخلاط کے **فائدہ** آدمی کو حاجت یقظہ کی بالذات ہے اسلیے کہ اسباب اوسکے کمال کے اوس سے ملے ہین اور حاجت نوم کی بالعرض ہے تو وہ ملال کہ یقظہ سے حاصل ہوا ہے تدارک اوسکا اس سے حاصل ہو لیکن اس سبب سے کہ اعتدال بیچ ہر امر کے محمود ہے اور افراط ہر امر مین کہ واقع ہو باعث آفات کی ہوتی ہے جیسا کہ گذر چکا اور جاننا چاہیے کہ نوم معتدل اگرچہ سبب افراد نفسانی کو نفع کرتا ہے لیکن مشائخ کو نفع زیادہ ہے اسلیے کہ حفاظت انکی رطوبات غریزی کی کرتا ہے اور رطوبت منعدمہ کو عود کراتا ہے اسی سبب سے جالینوس ہر رات کو بقلہ خس رطب تناول کرتا تھا اور کہتا تھا الی الان علی النوم حریص اسے الی الیوم شیخ فقینی نے ترطیب النوم اور شیخ رئیس لکہتا ہے کہ یہ تدبیر بہترین اشیا کی ہے اوس شخص کو کہ قاصر النوم ہوا اور اگر بعد تناول خس رطب کے اور بعد کامل ہونے ہضم غذا سے متناول کو استحمام کرے اور گرم پانی اوپر سر کے گراوے مدد بہت دیتا ہے اوپر نوم کے اور طریق تطبیب خس کا یون ہے کہ افاویہ گرم مثل مانند دارچینی کے اوسکو خوشبو کر لیا ہو اور غرض ملانے افاویہ سے ساتھ بقلہ خس کے قلیل کرنا اوسکی تبرید کا ہے اور توڑنا اوسکی نفخ کا تو توہم بد ذات مضرت کرنے اور رہو کا ہو شدید التوہم سے ملانا افاویہ یا لیبکا اوسکی خاصیت کو مانع نہین ہو سکتا ساتھ اس امر کے کہ ضم افاویہ مصلح

کاہی ظاہر ہی کہ بہ نسبت غذا کی نہایت قلیل ہوتا ہی پس باعتبار کیفیت کی بیچ اوسکی رطوبت کے نقصان معتدبہ
واقع نہیں ہوتا ہی اور تدابیر مذکورہ بیچ سہر کے اور تدابیر واقعہ نوم مفرط کی بیچ سبات کی جو مفصلا مذکور ہین
اسجگہ ہمنے بیان نہیں کیا **انتباہ** جو تدبیر نوم کی مذکور ہوئی بعضی چیزین کہ اوسکے متعلق ہین باعتبار
مختلف کی کہی جاتی ہین جاننا چاہیے کہ نوم دہوپ مین دماغ کو ثقیل کرتا ہی بہ سبب کثرت ابخرون کے
کہ صعود کراتا ہی آفتاب اونکو طرف دماغ کی لہذا صداع پیدا کرتا ہی اگرچہ سر گرم نہ کیا ہو بسخونت مفسد
اور نوم چاندنی مین حرکت دیتا ہی خون کو اور واجب کرتا ہی رعاف کو اکثر اور دیتا ہی شہوت باہ کو
اور یہ آثار اوسکے نور کی خواص سے ہے لہذا سب رطوبات متحرک ہوتی ہین ایام غلبہ نور قمر مین حرکات
ظاہری کرکو اور قوا کہ رطبیہ مانند کہیرے اور ککڑی کی بیچ ان ایام کی دونو اور ایام سی بڑہتی ہین اور
ہر جزء اکی مین زیادتی واقع ہوتی ہی یہانتک کہ انار شق ہوجاتا ہی بہ سبب غلبہ رطوبات باطنی کے
اور نہ ممکن ہونے کشادگی اوسکی چہلکے کے اور یہ ستور خون بدن مین زائد ہوتا ہی اور اسی سبب سے
ان ایام مین نکالنا خون کا منع کیا ہی اور اسی طرح پانی کنوین اور نہرون کا صاحب مد اور جزر کے
بہت زائد ہوتا ہی وذلک کلہ من امر خالق الشمس والقمر لا مدخل لہ منہ لعقل البشر اور نوم اوس طرح
سے کہ بعض اعضا دہوپ مین ہون اور بعض سایہ مین ساتہ اسکی کہ شرع شریف مین منع کیا ہے
بطور طب کی منہی عنہ ہی بسبب برابر نہونے حال بدن کی اور معلوم کرین کہ جگہ خواب کی چاہیے
کہ موافق مزاج ہر شخص کی ہو حرارت اور برودت مین اور صاف اور پاک ہو اور بوی بد سی پاک
اور خوش ہوا ہو اور ہوام وغیرہ حیوانات سی حتی المقدور ممکن ہو محفوظ کرین اور جو اعمال کہ واسطے اوس
کے مخصوص ہین مانند دور رکہنے چراغ کی اور ارتفاع سریر کے مشہور ہین اور کپڑی خواب کے بدستور
موافق ہر شخص اور ہر فصل کے اختیار کرنا چاہیے جیسے گرمی مین گرم مزاجون کو کتان وغیرہ اور جاڑے
مین سرد مزاجون کو واسطے روئی اور ریشم کا نہالی دین اور جیسا ہو کثیر الحشو ہو تو ہرگز سختی محسوس نہو اسلیے کہ سونا
اوپر سخت چیز کی عصب کو نقصان کرتا ہی اور شاید کہ تمدد اور تشنج اور فالج پیدا کری خصوصا کہ نوم اوپر سرد زمین کی واقع ہو
اور خواب اوپر فرش نرم کی مسخن بدن ہی اور خواب اوپر اوراق گل سرخ کی مضعف باہ ہی بشرطیکہ ملاقات
پشت کی ایک زمانہ طویل تک **انتباہ** اگرچہ بیچ نوم کے بسبب برد ظاہر کی کہ اوسکی شان سی ہی احتیاج
اوڑہنے کی ہوتی ہی لیکن باطن مین حرارت مستولی ہوتی ہے بہ سبب متوجہ ہونی حرارت کی طرف باطن کے

اسی سبب سے عرق خواب مین بہ نسبت یقظہ کے اکثر نکلتا ہے بسبب غالب ہونے طبیعت کے اوپر مادے کے اسلیے کہ جمع ہوتا
قوی اور حرارت کا باطن مین جو سبب انضاج اور دفع کا ہے عرق مذکور لانا ہے غلبہ طبیعت سے ہوتا ہے اور
جو شخص کہ نوم مین پسینا بہت لاتا ہو اور کوئی سبب ظاہر اوسکا مانند گرمی ہوا کے اور کثرت اوڑھنے
کے نہو دلیل اسکی ہے کہ بدن اوسکا پر ہے غذا سے قریب العہد سے یا اخلاط سے اور یہی معلوم کرنا کہ اگرچہ یقظہ بھی پسینا
بہت لاتا ہے لیکن سبب اوسکا غلبہ طبیعت کا اور نضج مادے کا نہین ہے بلکہ اس سبب سے کہ جو روح یقظہ
مین طرف ظاہر بدن کے متحرک ہوتی ہے ساتھ اوسکے مواد رقیق بھی طرف خارج کے خواہش کرتے ہین اور اتنی
سے کہ ظاہر بشرہ بسبب توجہ ہونے حرارت کے گرم ہوا ہے اوس مواد کو حبس نہین کرتی ہے پس بالضرور شامل
ہوکر نکلتا ہے پسینے مین پس تعریق نوم کی احمد اور بہت ہوتی ہے لانہ صادر عن فعل الطبیعۃ وقوۃ قواہا

فائدہ بیچ بیان استدلال کرنے کے حال خواب اور بیداری سے اوپر مزاج کے جانین کہ کثرت
بیداری کی نشان حرارت اور یبوست مزاج کی ہے اور کثرت خواب کی نشان برودت
اور رطوبت کی اور اعتدال درمیان ان دونون کے نشان معتدل ہونے کا ہے کیفیات اربعہ مین
اور معلوم کرین کہ کبھی صورت واقعہ سے کہ بیچ سونے کے دیکھی جاتی ہے استدلال کرتے ہین اوپر
احوال مزاج کے بشرطیکہ قراین دوسرے بھی اوسپر گواہی دیوین اور سبب دیکھنے کا متغیر ہونا
مزاج کا نہو سوء مزاج سازج یا مادی سے اور تحقیق کلام کی اس مقام مین یہ ہے کہ دیکھنا خواب کا
کہ عربی مین اوسکو رویا کہتے ہین تین طرح ہے چنانچہ تین مشاہدہ مین کیے جاتے ہین پس جو تغیر مزاج
روح سے ہو استدلال اوس سے اوپر حال مزاج کے نہین کر سکتے اور فرق درمیان انکے اور
وجہون سے کرسکتے ہین مشاہدہ بیچ رویا کے بسبب سیر کرنے کے عالم مجردات مین نفس ناطقہ کو
ظاہر ہوتا ہے پوشیدہ نہ رہے کہ نفس آدمی کو علاقہ اپنے مبادی سے ہے مگر بسبب تعلقات جسمانی
کے اوس سے محجوب اور وصل دائمی سے مجبور ہوا ہے لیکن کبھی ہوتا ہے کہ عنایت جامع المتفرقین
سے بسبب ریاضت کے یا بدون اسکے اوسکو کوئی تجرد اس عالم سے حاصل ہوتا ہے اور اپنے
مبادی سے کہ عالم ارواح اور مثال اور عالم مجردات کے ہین متصل ہوتا ہے اور کلیات سے کتنی امور
کہ بیچ عالم ارواح کے اور لوح محفوظ مین ثابت ہین اور اس سے مناسبت رکھتے ہین بسبب کوئی وجہ
کے وجوہ سے مطلع ہوتا ہے اور قوت متخیلہ اوسی وقت اونکو وہ صورت کہ مناسب اونکے ہو پہنا دیتی ہے

بعد اوسکے وہ صورت حس مشترک مین آتی ہے اور مشاہد ہوتی ہے پس حس مشترک اوسکو اپنے خزانہ مین کہ خیال ہے سپرد کرتی ہے اور خیال اوسکی محافظت کرتا ہے اور حالت بیداری مین یاد لاتا ہے پس اگر درمیان اوس صورت کے اور صاحب صورت کے شدت مناسبت اور ملایمت کی ہے خواب کو حاجت تعبیر کی نہین ہے جیسے سانپ کو بیچ خواب کے مال سے تعبیر کیا ہے اس مناسبت سے کہ دونون دشمن آدمی زاد کی ہین اور دودھ کو علم سے تعبیر کرتے ہین اس مشابہت سے کہ دونون مفید ہین اور یہ قسم رویا کی رویاے صادقہ نام رکھتی ہے اور اس رویا کو خواص ہے کہ جو نزدیک کسی کے بیان کرین پہلی بار وہ شخص جو تعبیر کرے اوسی طرح واقع ہوتا ہے اکثر اسی سبب سے حدیث شریف مین سخت تاکید سے وارد ہوا ہے کہ رویا کو نزدیک نادان کے کہ تعبیر سے واقف نہین ہے نہ کہنا چاہیے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اپنے خوابون کو بحضور پر نور رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کی عرض کرتے تھے اور اونکی تعبیر سے اوس جناب عرفان مآب سے مستفید ہوتے تھے بالجملہ رویای صادقہ مانند وحی کی ہے خصوصا رویای صلحا اور اتقیا کے مشاہدہ بیچ رویای تخیلی کے جاننا چاہیے کہ بہت ہوتا ہے کہ بیچ بیداری کے جو صورت کہ خیال مین آتی ہے پس اوسی صورت کو بیچ عالم خواب کے حس مشترک مشاہدہ کرتی ہے یا یہ کہ کوئی معنی معانی سے بیچ حافظے کے آتا ہے پس متخیلہ اوسکو کوئی صورت پہنا کر اوپر حس مشترک کے عرض کرتا ہے اور اوسکو رویا کاذبہ اور اضغاث احلام کہتے ہین اور اوسکا کچھ اعتبار نہین ہے اور کوئی اثر اوسپر مترتب نہین ہوتا ہے مشاہدہ بیچ اون رویا کے کہ بسبب تغیر مزاج روح کے واقع ہوا اور یہ یا سوء مزاج ساذج سے ہوا یا سوء مزاج مادی سے لیکن وہ تغیر کہ سوء مزاج سادہ سے ہوتا ہے اگر بواسطہ حرارت کے ہو وجہ یہ ہے کہ جو روح مشتعل ہو اور قوت متخیلہ اوسکو تصور کرے بصورت گرم چیزون کے کہ بیداری مین مشاہدہ کرتی ہے بسبب رعایت کرنے مناسبت کے پس بیچ خواب کے آگ اور آفتاب اور برق اور صاعقہ اور مانند انکے دیکھتا ہے اور اگر بواسطہ برودت کے ہے وجہ یہ ہے کہ جب روح سرد ہوتی ہے اور جمود اوس مین ظاہر ہوتا ہے فی الحال قوت متخیلہ اوسکو بصورت سرد چیزون کے کہ بیچ بیداری کے ملاحظہ کیا ہے مصور کرتی ہے بسبب رعایت کرنے مناسبت کے پس بیچ عالم خواب کے برف اور یخ اور باد اور باران اور مانند انکے دیکھتا ہے لیکن وہ تغیر کہ سوء مزاج مادی سے ہوتا ہے اگر مادہ صفرا ہے ہر طرح روح اوسکی حرارت سے مشتعل ہوتی ہے اور بخار زرد اوس سے منفصل ہوتے ہین اور قوت متخیلہ اوسکو اوس صورت پر کہ مناسب اوسکے ہے متصور کرتی ہے اور اوپر حس مشترک کے جلوہ گر کرتی ہے

پس خواب مین زردی اور گرمی اور پرواز کرنا اور مانند اسکے دیکھتا ہے اور اگر مادہ خون ہے
اسی طریق سے سرخی اور گرمی اور خونریزی خواب مین دیکھتا ہے اور اگر مادہ بلغم ہے تو پانی
اور سردی اور برف اور باران اور سفیدی اور مانند اسکے دیکھتا ہے اور اگر مادہ سودا ہے سیاہی
اور تیرگی اور ترس اور وحشت اور ڈرانے والی چیزین اور بلندی سے نیچے گرنا اور مانند اسکے
دیکھتا ہے **تذکیر** پوشیدہ نہ رہے کہ جو صاحب کتاب نے تدبیر جماع کی ذکر نہین کی ہم بھی اس جگہ
بیان نہین کرتے ہین لیکن اس سبب سے کہ بیچ قسم رابعہ ستہ ضروریہ کے کہ متضمن بیان حرکت اور
سکون کے ہے اور حرکت جماع کی ماتن نے اوسجگہ ذکر کی ہے تدبیر اوسکی مجملاً اوسی جگہ کہی گئی
بہ سبب علاقہ مذکور کے پس جو شخص طالب اوسکا ہو اوسکی طرف رجوع کرے **الفصل الخامس**
فی التدبیر بحسب الفصول فصل پانچوین مقالہ پانچوین سے ثابت ہے بیچ تدبیر آدمی کے
مطابق فصلون سال کے اور جو دوسری فصل مین مقالہ تیسرے سے کہ متضمن بیان اسباب
ستہ ضروریہ کا ہے ذکر فصول اربعہ کا اور تعریف اونکی بطور حکما کے اور بطور اطبا کے ساتھ
تاثیرات فصلون کے اور بہت فوائد کے کیا ہے ہمنے اس جگہ جو کچھ تدبیر سے تعلق رکھتی ہے
کہی جاتی ہے اور مراد فصول سے اس مقام مین وہی ہے کہ بطور اطبا کے قرار پائی ہین اما الربیع
فانہ ینبادر فی اولہ الی الفصد والاسہال ویحترز فیہ من کل ما یسخن ویرطب لیکن ربیع پس چاہیے
کہ بیچ اوسکی ابتدا کے سبقت کرین طرف فصد اور اسہال کے اور پرہیز کرین اوسمین ہر چیز سے
کہ مسخن اور مرطب ہو **فائدہ** پوشیدہ نہ رہے کہ بیچ ربیع کے بسبب حرارت لطیفہ کے
کہ اوسکی طبع مین ہے وہ مواد کہ بیچ جاڑے کے بہ سبب قوی ہونے سردی کے بستہ تھا
پگھلتا ہے اور شامل ہوتا ہے اور بہ سبب پگھلنے کے حجم اوسکا زیادہ ہوتا ہے اور
آثار اوسکے ظاہر ہوتے ہین لہذا پیدا کرتی ہے امراض مناسب اپنے طبع کے کہ جاری ہین اور
اسی سبب سے واسطے تقدمۃ الحفظ کے امر کیا ہے اطبا نے واسطے تنقیہ کے تو واقع ہونے
امراض مترقبہ سے امن حاصل ہووے اور وہ تنقیہ کہ بہ نسبت اکثر امزجہ کے آسان ہے فصد ہے
اور اسہال لہذا ماتن نے ان دونون کا ذکر کیا ہے ورنہ بہترین تنقیات مین بیچ اس فصل کے
قے ہے بشرط امکان اور آسانی کے اور وجہ بہتری قے کی اس فصل مین یہ ہے کہ بیچ جاڑے کے بلغم

الفصل الخامس فی التدبیر بحسب الفصول

اکثر معدہ مین اور اوسکے نواح مین منجمد ہوتا ہے اور بیچ ربیع کے بلغم ان کو حرکت کرتا ہوا اور ظاہر ہے
کہ واسطے اخراج ما فی المعدہ اور نواحی معدہ کے کوئی چیز قے سے بہتر نہین ہے اور اگر قے سے دفع نہ کرین
خوف رکھتا ہے کہ معدے کو اور باقی اعضا کو ضرر پہونچاوے بالجملہ جو مراعات کہ عادت کے اہم مہمات
سے ہے بیچ امر تنقیہ کے پس جو چیز کہ موافق ہماری حاجت کے اور مطابق عادت کے ہو کرنا چاہیے اور
کبھی ہوتا ہے کہ خون غالب ہوا اور بھی خلط دوسرا پس اس جگہ استفراغ دونون کا مطلوب ہے
ورنہ باعتبار غلبہ دونون خلطون کے تنقیہ واجب ہے اور ساتھ اسکے کبھی ہوتا ہے کہ ایک شخص معتاد نہ
ہوتا ہے نہ مسہل سے اور ساتھ اسکے حاجت اسہال کی رکھتا ہے اور آثار خون کے ظاہر نہین ہوتے
اوسکے واسطے رعایت عادت کے فصد کرنے مین مفید ہوتا ہے اور بالعکس لکن الاول ہو الاکثر
والاحق بان الفصد یخرج اسے مادۃ کانت ولذا یقال لہ الاستفراغ الکلی اور مراد مراعات عادت
سے نہ وہ ہے کہ امر غیر معتاد کو باوجود حاجت شدید کے ہرگز نہ کرین بلکہ مراد یہ ہے کہ جب تک
کام اوس سے کھلا اور مقصود اوسی سے نکلے غیر معتاد سے مشغول ہوں ورنہ وقت ضرورت کے
بمقتضاے الضرورات تبیح المحظورات کوئی چیز کہ لائق اوس وقت کے دکھلائی دے منع
نہین ہے اور بھی مسخنات اور مرطبات سے اس فصل مین اجتناب لازم ہے تو مدد نہ کرے
طبیعت فصل کو اسلیے کہ یہ فصل بھی حار رطب ہے اور شک نہین ہے کہ جو مسخن ہے محرک ہے
اور جو مرطب ہے مکثر مواد ہے اور اس فصل مین یہ دونون چیز غیر مناسب ہین اسی سبب سے
کہ کثرت تناول لحوم سے اور خمر غیر ممزوج اور کثرت استحمام سے اور مانند اسکے احتراز واجب
جانا ہے اور تلطیف غذا کی اس فصل مین انفع التدبیر ہے **انتباہ** جاننا چاہیے کہ بیچ اصطلاح
اطبا کے تلطیف غذا کو تین طور پر بولتے ہین چنانچہ مفصل کہا جاتا ہے اور جو کچھ بیان مقصود ہے
اوسپر اشعار اور خبر کیا جاتا ہے پہلے معنی تلطیف غذا کے کہ مراد اوس سے استعمال کرنا اغذیہ لطیف
کا ہو یعنے وہ اغذیہ کہ اوس سے خون رقیق حاصل ہو اور تلطیف غذا کی اس معنی سے بیان
مقصود نہین ہے اسلیے کہ اغذیہ رقیق الدم اکثر امر مین گرم ہوتی ہین اور ایسی غذا ایسا نہ چاہیے
اسلیے کہ مناسب ترین اغذیہ کا اسوقت مین وہ ہے کہ بارد اور غلیظ ہو اسواسطے کہ بارد تسکین
دیتی ہے حرکت اخلاط کو اور غلیظ تعدیل دیتی ہے رقت اخلاط کو کہ فصل کی طبیعت نے دیا ہے

دوسرے معنی یہ کہ مراد اوس سے تقلیل مقدار غذا کی ہو اور یہ بھی بیان درست نہین آتا ہے اسلیے کہ بیچ
ربیع کے کثرت معتدل بیچ مقدار غذا کے لازم ہے اسواسطے کہ اجواف اوسمین گرم ہوتے ہین اور اس
سبب سے ہاضمہ بھی اوس مین قوی ہوتا ہے اور باوجود قوت ہضم کے تقلیل مقدار غذا مین لامحالہ
مضر ہے اس سبب سے کہ قوی ہونا بہوک کا سبب تیزی اخلاط اور تحریک کا ہے و قد قال بقراط
الاجواف فی الشتاء والربیع اسخن ما یکون بالطبع والنوم منہما اطول فینبغی فی ہذین الوقتین ان یکون ما یتناول
من الاغذیۃ اکثر و ذلک لان الحار الغریزی فی ہذین الوقتین فی الابدان قوی کثیر ولذلک یحتاج
الی غذاء کثیر یعنی تیسرے وہ کہ مراد اوس سے قلیل التغذیہ ہو یعنے اگرچہ مقدار مین کثیر ہو لیکن
تغذیہ مین قلیل ہو اور مقصود تلطیف غذا سے بیچ اس فصل کے یہی معنی ہے اور شک نہین ہے
کہ جو اس فصل مین کثرت اخلاط مین ہوتی ہے احتیاج طرف وارد ہونے بدل ما یتحلل سے
تھایج کمتر ہے پس قلیل التغذیہ کافی ہوتی ہے اور اس سبب سے کہ حرارت باطن مین سست
ہوتی ہے اور ہاضمہ معدہ کا قوی ہوتا ہے حاجت ہوتی ہے اسکی کہ کوئی چیز معدے مین
وارد ہو تو واسطے اشتغال معدے کے وافی ہو اور ظاہر ہے کہ یہ دونون غرض باوجود کثرت
تناول کے زیادتی اخلاط مین نہین ہو سکتی بغیر ایسی غذا کے کہ مذکور ہوئی حاصل نہین ہوتی ہین
نظیر اسکی بقول غیر جارہ اور ترکاری ہین اور جانین کہ اس فصل مین ریاضت معتدلہ محمود ہے
اسلیے کہ غرض اس ریاضت سے تحلیل مواد کثیر کا ہے نہ غیر اوسکے اور ظاہر ہے کہ اگر ریاضت
مفرط ہو تحلیل زیادہ کرے اور گرمی لاوے اور فصل کی طبع کو مدد دے بسبب سیلان کرانے
اور تحریک اخلاط کے اور اسی طرح اگر ریاضت نہایت کم ہو تحلیل معتدبہ اوس سے حاصل نہین
ہوتی پس لائق وہ ہے کہ ریاضت مذکور زائد فی الکثرت اور ناقص فی الشدۃ ہو تو تحلیل اوسکی
تسخین سے زیادہ ہو اور یہی مطلوب ہے اور نزدیک زیادہ لباس بیچ اواخر ربیع کے سنجاب ہے اسلیے
کہ تسخین اوسکی کمتر ہے اور بدستور وہ کپڑے کہ محشو ہوں روئی سے کہ قلیل المقدار سے اور سیاہ ہو
نزدیک تر ہے بسبب صغیر ہونے حجم کے کہ ایسی قبا بھی قلیل الاسخان ہے و اما الصیف

فینقص فیہ الغذاء والشراب والریاضۃ و یلزم الظل والکن والدعۃ والمطفیات و یبادر
الی استفراغ لیکن گرمی پس چاہیے کہ کم کیا جاوے اوس مین غذا اور شراب اور ریاضت

اور لازم پکڑے ظل کو اور کِنّ اور آرام کو اور مطفیات کو اور مبادرت کرے ساتھ قے کی اگر ممکن اور سہل ہو ظل سایہ
ہے اور کِنّ بکسرہ کاف اور تشدید نون کی سقوف یعنی چھت اور پوشش کہ آفتاب سے بچی ہو ہے و آرام اور سکون
اور معلوم کریں کہ بیچ گرمی کی ہضم ضعیف ہوتا ہے اور اخلاط گرم اور حاجت غذا سے بھی کمتر ہوتی ہے باوجود کثرت
تحلیل کے اور یہ بسبب غلیان کے اور زیادتی حجم اخلاط کے ہے پس کم کرنا غذا میں لازم ہوتا ہے اور بدستور
بیچ شراب اور ریاضت کا ماذکر اور فائدہ التزام سایہ وغیرہ کا تسکین غلیان مواد کے ظاہر ہے اور اشربہ
مطفیہ کہ کثرت اونکی اس فصل میں ضروری ہے شربت حماض کا ہے اور شربت تمر ہندی کا اور سوا
انکے اور نفع قے کا یہ ہے کہ اخلاط اسوقت میں طافی اور مائل اوپر کو ہوتے ہیں اور بھی صفرا غالب ہے
اور وہ سہل الاجابت ہے قے کو لیکن آسانی سے قے کی اور سہولت کا اور تقاضای عادت کا البتہ
رعایت کیا چاہیے اور بھی کثرت فواکہ رطبہ کی مانند آلو اور تربوز اور کھیرے کے اختیار کی گئی ہے
بسبب تسکین حرارت کے اور بہترین مبردات میں شیرین پانی سرد ہے اور موافق ترین لباس کا
اس فصل میں کتان ہے **انتباہ** اگر نفقیہ قے سے ملیّن و طلیبات سرد و سے مانند ماء الفواکہ
کے رفع قبض کر سکتے ہیں اور نزدیک حاجت کے مغز فلوس خیار شنبر او ہلیلہ کابلی کا
ساتھ ماء الفواکہ کے بھی ملانا چاہیے لیکن مسہلات قوی سے مانند تربد کے حتی المقدور بچنا چاہیے
کہ آفت عظیم پیدا کرتے ہیں اور فصد سے بھی جہان تک ممکن ہو اجتناب کیا چاہیے اور اگر
ضرورت ہو وقت متوسط میں کیا چاہیے لیکن قلیل المقدار اور بعد اسکے معدلات
کا اور یہ سب مراعات کہ باعتبار فصول کے کی جاتی ہے اوس تقدیر پر ہے کہ فصل اوپر اپنی طبع کے ہو
اور بیچ اوس شہر کے ہے کہ چاروں فصل اوس میں متمیز الآثار ہوتی ہیں ورنہ یہ قاعدہ ساقط الاعتبار ہے
اور مراعات حرارت اور برودت وقت حاضر کی کیا چاہیے اور موافق اوسکی تصرف کرنا چاہیے جو فصل
کہ ہو واما الخریف فیجب الاحتراز فیہ من المجففات والجماع والماء البارد والنوم فی المکان البارد

و من الطیرۃ برد الغدوات واللیالی واکل الفواکہ ویستعمل فی اوائلہ الاستفراغ ولو کل فیہ ما رطب
یسیخن قلیلا لیکن خریف واجب ہے احتراز اوس میں اوس چیز سے کہ خشک کرنے والی ہے اور جماع اور سرد پانی
اور سونے سے سرد جگہ میں اور گرمی دوپہروں سے اور سردی صبح اور راتوں سے اور کھانے فواکہ سے اور استعمال کریں
اوسکی شروع میں استفراغ اور تناول کریں فصل مذکور میں جو چیز کہ مرطب ہے اور سخونت کم رکھے فائدہ احتراز سے

ترک مجففات کے اسلیے ہے کہ جو طبیعت اس فصل کی یابس ہے استعمال اونکا یبوست کو زیادہ
کرتا ہی اور اگر کہین کہ شک نہین ہے کہ ہوا گرمی کی خشک زیادہ ہے ہوا سے خریف سے بسبب
غلبہ حرارت کے کہ موجب تیبس کا ہے پس ترک کرنا مجففات کا گرمی مین چاہیے کہ اولی زیادہ ہے
اور واجب زیادہ اور حال اسکے مخالف ہے جواب اسکا یہ ہے کہ اگرچہ یبوست مجففات
ہوا گرمی کی زیادہ ہے لیکن بسبب حرارت غالبہ کے کہ واجب کرتی ہے میلان اور تذویب کو بیچ
بیچ رطوبت کے تدارک کرتی ہے اوس رطوبت کو لہذا وہ یبوست کہ بیچ ابدان کی گرمی مین نہین
ہوتی ہے کہ خریف مین ہوتی ہے اور امر واسطے ترک جماع کے ظاہر ہے کہ وہ جماع ساتھ اسی امر کے
کہ مجفف ہے بشرط افراط کے مضعف بدن اور محلل قوے بھی ہے لیکن جماع معتدل المقدار
کہ موافق طبع کے ہوا اور خوشی پیدا کرے وہ جماع کوئی وقت مضر نہین ہے کما لا یخفے
علی المجربین اور امر ترک کرنا سرد پانی کا کہ شدید البرد ہے اسلیے ہے کہ اس فصل مین
آلات صدر اور حلق کے ضعیف ہوتے ہین بسبب اختلاف ہوا سے فصل کے اور معلوم ہے
کہ پانی بہت سرد سینہ اور حلق ضعیف کو مضر ہے اور جاننا چاہیے کہ پینا سرد پانی کا مضر ہے گرانا اوسکا
اوپر سر کے بھی مضر زیادہ ہے اسلیے کہ پیدا کرتا ہے نزلے کو اور یہ عمل بیچ سب فصلون کے
اگرچہ غیر مجوز ہے لیکن بیچ خریف کے ناجائز زیادہ ہے کما قلناہ اور امر ترک کرنے
نوم کا بیچ مکان سرد کے اور اجتناب حر ظہائر اور برد غدوات اور لیالی سے بسبب
امین ہونے کے حدوث زکام سے ہے اور سونے مین احتیاط تمام کرے کہ سر کھلا ہوا نہو
اور ملاقی ہوا کا نہو کہ بیچ پیدا کرنے زکام کے اسرع ہے اور بدستور نوم اوپر امتلا کے اگرچہ
ہمیشہ منہی ہے لیکن اس فصل مین منہی زیادہ ہے تو سر کو بخار سے نہ بھر دے اور امر احتراز
کرنے فواکہ سے کہ کیا ہے مراد اوس سے فواکہ وقتی ہین یعنے وہ فواکہ کہ بیچ زمانہ خریف کے
پکے ہوں اور منع کرنا انسے اسلیے ہے کہ فواکہ مذکور رطب ہوتے ہین اور شک نہین کہ کثرت
فواکہ رطبہ کی پیدا کرتی ہے حمیات کو بسبب جوش اخلاط کے اور یہ بات بیچ اس فصل کے
کثیر الوقوع ہے بسبب اختلاف ہوا کے اور فساد ہضمون کی بخلاف فواکہ غیر وقتی کے کہ رطوبت
زائدہ سے خالی ہین استعمال اونکا کبھی ہوتا ہی کہ نفع کرتا ہو بسبب تعدیل مزاج فصل کے اور بعید ہو

ایجاب غلیان سے اخلاط مین اسلیے کہ اکثر فواکہ بالقوہ رطب ہین اور مزاج اس فصل کا یابس ہے
ظاہر ہوتا ہی اور اس سبب سے کہ رطوبت زائدا اونکی خشک ہوتی ہے اخلاط مین جوش نہین کرتے ہین
اور امر استفراغ کا اوائل خریف مین واسطے تقلیل مواد کے ہے اور واسطے غالب ہونے طبیعت کے
لیکن تنقیہ قے سے اس فصل مین منع ہے اسلیے کہ حمی لاتی ہے اس سبب سے کہ قے قوت حرکت
سے ہیجان مین لاتی ہے اخلاط کو کہ عروق مین ہین اور اخلاط ندکو وہان سے دفع نہین
ہو سکتے اسلیے کہ قوت کافی نہین ہوتی اونکے اخراج مین اور ظاہر ہے کہ جسوقت مواد حرکت
مین آوین اور نہ نکلین اور حرارت اور برودت فصل کی اونکی مدد کرے لا محالہ تپ
ظاہر ہوگی پس بہتر تنقیہ اس فصل مین فصد ہے یا اسہال مسہلات غیر قوی سے اور بہی جانین
کہ بہت آدمی ہین کہ اونکو اس فصل مین حرکت تنقیہ سے نہ دینا اور ساکن رکھنا مواد کا اولے
ہوتا ہے اور یہ وہ لوگ ہین کہ اخلاط فاسد اونکے ابدان مین غالب زیادہ ہون اور مائل
بغلظ ہون اور ہوا فصل کی اونکی تحریک پر قدرت نہ پاوے پس جسوقت تنقیہ سے
حرکت پاوین اور نکلنا سب مواد کا متعذر ہے بالضرور ساتھ اخلاط صالح کے ملکر اونکو بہی فاسد
کرتے ہین اور برودت ہوا کی اور ضعف قوے کا جو اوسمین مددگار ہے امراض مناسب
فصل ندکو ظاہر ہوتے ہین بالجملہ اگر ایسے ابدان مین بنظر اسکے کہ مبادا مادہ فاسد متکنہ
بہ سبب قوت فصل ردی کے فساد قوی دفعۃً پیدا کرے تنقیہ واجب آوے تو فصد اولے
ہے اسہال سے اسلیے کہ ادویہ مسہلہ شدید التحریک ہین واسطے اخلاط کے اور ساتھ اسکے
کبھی ہوتا ہے کہ مسہل مادے کو ہلا دیتا ہے اور نہین نکالتا اور اس سبب سے زیادہ کرنیوالا
شر کا ہوتا ہے بخلاف فصد کے کہ ایسی نہین ہوتی لیکن قے نہایت منہی عنہ ہے لما ذکر فائدہ
امر تناول کرنا مرطبات کا اس فصل مین ظاہر ہے کہ واسطے تعدیل یبوست اوس فصل کے ہی لیکن
چاہیے کہ یہ مرطب مائل بسخونت ہو تو مزاج آدمی سے موافق ہو اور تیزی پیدا نہ کرے
اور ساتھ اسکے لازم ہی کہ رطوبت اوسکی مستعد عفونت کی اور باعث ہیجان اخلاط کی ہو لما ذکر فی
الفواکہ اور اغتسال اس فصل مین سوا ابی پانی نیمگرم کے بیجا ہی اسلیے کہ پانی بہت گرم مضعف
اور مہیج مواد کا ہی اور پانی سرد مکثف مسام ہی اور کثافت مسام کی واجب کرتی ہے خشکی کو ان فصول مین

[illegible] اور رقیق کرتی ہے اوسکے تحلل کو اور یہ سب بسبب حرارت فصل کے پیدا کرنے والے امراض کے
[illegible] اور پینا شراب کا اس موسم مین چاہیے کہ بافراط نہو اسلیے کہ افراط اوسکی اگرچہ سب
[illegible] ہے لیکن یہان ممنوع زیادہ ہے بسبب ضعیف ہونے قواے طبیعی کے اور چاہیے
[illegible] ہو تو ترطیب اور اصلاح یبس فصل کی اور توڑنا تیزی اخلاط کا کرے **انتباہ**
[illegible] پینا پانی بہت برستے باعث امن کا اوسکے شر سے ہوتا ہے اسلیے کہ پانی سے جسکی [illegible]
[illegible] ہوتی ہے اور تیزی اخلاط کی ٹوٹ جاتی ہے واما الشتاء فیجب الاحتراز فیہ من القصد
[illegible] ویرخص الاسہال عند مساس الحاجۃ ویکثر فیہ الغذاء لیکن موسم جاڑے میں واجب ہے
احتراز اوسمین فصد اور قے سے اور رخصت دیا گیا اوس مین اسہال کو وقت حاجت کے اور چاہیے
اوسمین غذا بہت کھاوین **فائدہ** امر اجتناب فصد اور قے سے اس فصل مین اسلیے
ہے کہ زیادہ جاڑے مین غلیظ اور راسخ ہوتا ہے اور نکالنا ایسے مواد کا فصد اور قے سے ممکن نہین
اسواسطے نہین نکالتا ہے کو بقراط یستصلح فیہ الاسہال دون القصد ویکرہ القئ یعنی اسوقت مین
[illegible] سے اور مسہلات سے [illegible] کرنا لازم ہے اور وجہ اوسکے صالح ہونے کی یہ ہے کہ جو مواد
اوسمین مترسب اور مائل باسفل ہوتے ہین اوس سبب سے اسہال سے نکلنا اوسکا آسان
ہوتا ہے چنانچہ بیچ گرمی کے قے سے آسان زیادہ ہوتا ہے بسبب لطف اور غلیان مواد کی لیکن فصد
اگرچہ اخراج مواد غلیظ کا بھی کرتی ہے لیکن اس سببسے کہ اس فصل مین توفیر خون کی مطلوب ہے واسطے
مقاومت برد کی احتراز کرنا اوس سے بھی ضروری ہوا جب تلک کہ مواد ساکن ہین لیکن جسوقت کہ مواد
حرکت مین آوین بسبب تغیر فصل کی یا تناول مغیرات کی یا مانند انکے اور حاجت فصد کی ہو باک نہین ہے
در وقت فصد کرنا چاہیے اور جب تک حاجت قوی نہو اسہال بھی نکرنا چاہیے لہذا ماتن نے بیچ رخصت اسہال کے عند مساس
ضبط کیا ہے حاصل یہ ہے کہ اس فصل مین واسطے تقدم حفظ کے تنقیہ نچاہیے کرنا بخلاف اور فصول کے کہ وہان واسطے
دفع شر مترقب کی اون فصول سے جدا درست بہ تنقیہ مناسبہ کے واجب ہے جیسا کہ گذر چکا ہے **انتباہ** توفیر [illegible]
غذا کی بیچ جاڑے کے اسلیے مستحسن ہوئی کہ اس فصل مین بسبب برد ہوا کی انکاثف اخلاط مین ہوتا ہے اور اس سببسے
حجم اونکا کم معلوم ہوتا ہے اور رگون کو بھر نہین لیتے اور اس سببسے کہ خالی ہونا رگون کا مقدار معتاد سے سبب [illegible]
اور تشویش طبیعت کا ہے اور بکثرت غذا کی قصور واقع ہو سکتا ہے بسبب [illegible] اوس چیز ناقص [illegible]

تکثیف کے اور وجہ موجبہ کہ بیچ کمی مواد کے اور زیادتی بہوک کی جاڑی مین کہا ہی ہی اور جو بعض کو کہتے ہین کہ اس فصل مین بسبب اجتماع حرارت کی باطن مین تحلیل بہت ہوتی ہی کمی مواد مین اور اضطرار طرف استخلاف کی کہ بہوک کو پیدا کرتا ہی اوسی سبب سے ظاہر ہوتی ہین نہایت یہ کہ تحلیل مذکور مخفی ہی نزدیک محققون کے مقرون ... ہم اس دلیل سے کہ اگر ایسا ہوتا بیچ فصل ربیع کے کہ معتدل زیادہ فصلون مین ہی امتلا سے مفرط کیون ظاہر ہوتا اسلیے کہ ثابت ہوا کہ ربیع سب فصلون مین اعدل اور مقوی طبیعت ہے اور امتلا کہ اوس مین ظاہر ہوتا ہے بسبب غلبہ طبیعت کے ہی کہ مادہ افسردہ شتوی کو پگہلاتی ہے اور اوپر دفع کے آمادہ کرتی ہے پس اگر بیچ جاڑے کے اقرار کرین ہم کہ مواد تحلیل ہوتا ہی لازم آتا ہے کہ ربیع کو موجد مواد فاسدہ اور رضا دلیع کے مقرر کرین او... ایسا نہین ہے نکتہ بیچ فصل جاڑے کے جیسی کثرت غذا کی مطلوب ہے کثرت تعب کی بیچ ریاضت کی بہی لازم ہوتی ہے واسطے تسییل او رتلطیف اخلاط متکثفہ کے لیکن معلوم کرین کہ حکم کثرت غذا کا اوس صورت مین ہے کہ جاڑا جنوبی نہو اسلیے کہ اگر جنوبی ہوگا یعنے بیچ جنوب اوس مین اکثر ہوگی لازم ہے کہ غذا مین تقلیل کرین لیکن بیچ ریاضت کے زیادہ کرین اور یہ اسواسطے کہ بیچ شتاے جنوبی کے برد مکثف قوی نہین ہوتا ہے اور اس سبب سے بیچ حجم اخلاط کی نقصان ظاہر کہ تکثیر غذا کی طرف محتاج کرتا ہے ظاہر نہین ہوتا پس تقلیل غذا کی ضرور ہے اور اس سبب سے کہ اوسمین رطوبات بہت غالب آتے ہین بسبب تحلیل کے حاجت ریاضت کی زیادہ پڑتی ہے اور یہی بیچ شتاے جنوبی کے بسبب فساد ریح جنوب کے او رغلبہ رطوبات کے اخلاط عفونت کی لیے مستعد ہوتے ہین اور اس صورت مین ظاہر ہے کہ قلت غذا کی مقصود ہو واسطے تقلیل فضول کی او رتبعید بدن کے قبول فضول سے اور اسیطرح زیادتی ریاضت غیر مفرط کی مطلوب ہوتی ہی واسطے انتعاش حرارت عزیزی کے اور تحلیل فضول کے اسلیے کہ یہ امر اقوی ترین اسباب منع عفونت کا ہی بالجملہ جو کچہ تدبیر او رمنع کرنے تنقیہ سے بیچ فصل جاڑے کے کہا بنظر اسکے ہے کہ شتا اوپر طبع اپنی کے ہو اور باد جنوبی اوس مین بہت نہ چلے ورنہ بعضے بلاد مین ایسا دیکہا گیا ہے کہ فصل جاڑے کی اکثر محدث امراض گرم کی ہوتی ہے اور سواے فصد کی جلد نفع تدبیر سے ظاہر نہین ہوتا اور اسی طرح جس وقت شتا جنوبی ہو ترک کرنا تسخین کا لازم ہی اور

تبرید اور تنقیہ فصد سے ضرور پس طبیعت کو مراعات ان امور لاحقہ کی اور پہچان ہونے ہونے
فصول کی اور اپنی طبع کے اور مانند انکے کہ لحاظ کرنا اونکا بیچ امر علاج کے واجبات سے ہے لازم ترین
اشیا کا ہوتا ہی تو بیچ تدبیر کے غلطی نہ کرے والہادی الی ہو اللہ والملہم بالصواب **فائدہ** بیچ شتا کے
اور طبع اپنی کے ہو تغلیظ غذا کی اوسمین ضرور ہے لہذا کہا ہے کہ روٹی گیہون کی کہ جاڑون مین
کہاوین چاہیے کہ متلذذ اور سخت زیادہ اوس گیہون کی روٹی سے ہو کہ گرمی مین کہاتے تھے
اور اسیطرح گوشتون اور بھنی ہوئی چیزون سے جو غلیظ ہو جاڑو مین موافق زیادہ ہے اسیلیے
کہ ہضم اس فصل مین قوی زیادہ ہے اور حاجت تغذیہ کی بہت اگر کوئی کہے کہ عمدہ تدبیر نزدیک
اطبا کے تعدیل ہے اور اس تقدیر پر لازم آتا ہے کہ غذا جاڑون مین لطیف ہو تو غلظ اخلاط
کو تعدیل کرے اور گرمیون مین چاہیے کہ غلیظ ہو تو وہ بھی تعدیل مواد لطیف کی کرے اور حال
یہ ہے کہ قضیہ اولٹا قرار پایا جواب اوسکا یہ ہے کہ اگرچہ اصل تدبیر یہی ہے لیکن بسبب ایک
مانع کے اولٹا ہوگیا اور مانع یہ ہے کہ جو غذاے لطیف لامحالہ انفعال کو زیادہ قبول کرتی ہے
جاڑے کی سردی سے جلد ترلبستہ ہوتی ہے اور یہ بات موجب فساد دن کی ہے بخلاف اوس غذا کے
کہ غذاے غلیظ سے کہ انفعال سے بعید زیادہ ہے سردی اوسمین جلد اثر نہین کرتی ہے اور اس سبب سے
فساد انجماد سے محفوظ رہتا ہے پس بیچ شتا کے جو غذا کہ غلیظ ہو اوسکی تعریف کہی ہے لیکن گرمیون
مین جو قوتین اور ہاضمہ ضعیف ہوتے ہین ہضم غذاے غلیظ کا دشوار ہے اس سبب سے غذاے لطیف
گرمیون مین اختیار کی گئی فافہم اور بقول موافق جاڑے مین مانند کرنب کے ہے اور سلق اور
کرفس کے اسیلیے کہ کرنب اور سلق غلیظ ہین اور حار اور کرفس مفتح ہے اور ملطف اخلاط کا اور حق یہ ہے
کہ یہ بقول بھی ضرورتمین استعمال کرنا جائز ہے ورنہ اولیٰ ہاتھ اوٹھانا اور اوپر اغذیہ مطلقہ کی قناعت کرنا
اولیٰ ہے اور پینے والون کا پینا شراب کا بھی مفید ہے اور موافق ترین لباس کا بیچ اس فصل کے پوستین
عیب اور بنفق اور حواصل اور دلق کا ہے اور مانند انکے اور یہ چار قائم مقام اونکے ہے
عیب بعین جملہ پوستین کہ فنک مشہور ہے اور بنفق پوستین لومڑی کی اور حواصل ایک جانور ہے کہ بیچ مصر کے
ہوتا ہے اور وہ دو طرح ہے سفید اور سیاہ سفید اوس مین خوب ہے اور خوشبو سیاہ بدبو ہے
لائق استعمال کے نہین ہے اور دلق بھی ایک نوع ہے حیوان کی پوست اوسکا بہ نسبت سمور کے قلیل

الحرارۃ اور گرمی اوسکی باعتدال ہی فائدہ بیچ تدبیر فساد ہوا کی اور تدبیر وبا کی عیاذًا باللہ منہا جاننا چاہیے
وبا بالفتح والقصر والمد عبارت ہی فساد مہلک سی کہ عارض ہوتا ہی جوہر اس ہوا سی مرکب کو کہ باری ابدان
سی مماس ہے اور عام ہی کہ حدوث اس فساد کا اسباب سماوی سے ہو یا اسباب ارضی سوا ...
کہا گیا کہ تغیر ہوا کا بیچ طور ہی ایک اوس سی وبا ہوا و قید تعلق فساد کا اوسکی جوہر سی اس سبب سے کہ ...
جو فساد مہلک کہ یہ سبب متعلق ہوتی فساد کی کیسے اسی ہو حد وبا سی خارج ہو جیسا کہ اسی فصل ...
اور تعفن ہوا سی مذکور کا بمنزلہ التعفن پانی کے ہے اور اس سبب سے کہ بہا شہرت ہوا کی و بعد ... استنشاق
ہوای مذکور کا اخلاط اور ارواح کو جلد تر متعفن کرتا ہی خصوصاً اخلاط نواحی قلب کے اور اسباب
ارضی کے کہ موجب وبا کی ہوتی ہین ظاہر ہی کہ جو مانند حصول قتال عظیم کا اور رہنا مقتولوں کا بدون
دفن کی اور مانند اونکی تمام متعفنات اور قاذورات اور نجارات کے کہ ہو دی افسا... ہوت
لیکن اسباب سماوی اگرچہ حکما دیج اونکے ذکر کے ہوے ہین لیکن حق وہ ہی کہ معرفت ... ہے
اور یہ عدم اطلاع کی اونکی کیفیت پر اسی سبب سے شیخ رئیس نے قانون مین بیچ اسباب بیدا لشر... اولا
سماوی خفی علی الناس کیفیتہ بالجملہ فساد ہوا کا اکثر اوسکو ہوتا ہی اور اثر کرتا ہی کہ کثیر الجماع او ...
اور مفتوح المسام ہو اور بدن اوسکا اخلاط ردیہ سی ممتلی ہو اور بدترین وبا مین وہ ہی کہ اجتماع سے اسباب سماوی
اور اسباب ارضی سے ہو اور قوی ترین دلائل کا اوپر ہوتی وبا کی اسباب سماوی سی وہ ہی کہ فصول زمانی
متغیر الحال ہون اور ساتھ اسکی ستارے دنبالہ دار بہت دکھلائی دین اور ہوا کبھی غبار دار ہو اور کبھی ... ہو
غبار کی اور پانی کمتر برسے اور ابر ہمیشہ رہے اور اسباب ارضی سی خالی ہو اور اصح ترین دلائل بیچ
اوپر ہونے وبا کی اسباب سماوی سے وہ ہی کہ بیچ نواحی شہر کی بعد کہ عظیم ہوا ہو اور عفونت بہت عالم
ظاہر ہو اور جانور کہ زمین مین رہتے ہین مرجاین اور بہاگین اور غلہ اوس فصل کا نقصان دے بخلاف
غلہ فصل اگلی کے اب معلوم کرین کہ جسوقت آثار حدوث وبا کی ظاہر ہون چاہیے کہ مبادرت
کرین واسطے تخفیف بدن اور تعدیل مسکن کے اور فائدہ تخفیف کا ظاہر ہے کہ جو ... بات
کم ہونے مین استعداد اونکی کہ واسطے قبول کرنے تعفن کے ہے وہ بہی کم ہوتی ہے
... المطلوب اور بہترین مجففات مین تنقیہ بدن کا ہے اخلاط غالب اور زائد سے اور جہان
تنقیہ اسہال سے کیا جاوے وہ مسہل کہ قوی ہو مانند تربد کی اور مانند اسکی یا مضعف دل ہو مانند ...

اور مانند اسکے بچا ہیے دنیا اور رملیات مناسب اغذیہ طلیہ اور املتاس کے قناعت کرنا چاہیے اور
اور تقلیل غذا کی خوب مجتمع ہے لیکن خالی رہنا شکم کا خوب نہیں ہے غذا اکثر کہا دین لیکن تفریق سے
اور جو غذائین مرطب اور سریع العفونت ہین ترک کرین مانند لحوم اور البان اور فواکہ رطبہ کے
لیکن اوسجگہ کہ ساتہ تناول لحوم کے اضطرار ہو حموضات سے اصلاح کرنا چاہیے اور گوشتون سے
جو عفونت سے بعید ہے مانند گوشت طیور خفیفہ معتدلہ کے اختیار کیا چاہیے اور رجاع اور ریاضت
متعبہ سے اور جو چیز کہ تنفس عظیم اور متواتر پیدا کرتی ہے پرہیز کرنا چاہیے لہذا راحت و آرام
اسوقت مین احسن جانا ہے اور نزدیک اس فقیر کے لائق زیادہ معلوم ہوتا ہے کہ آرام اگر
اسطور پر ہو کہ تخفیف بہی کرسے بہتر ہے پس بیٹھنا جہولے مین افضل ہے کہ باوجود راحت کے
تحلیل رطوبات کو بہی کرتا ہے اور دیکہین کہ وبا کون اسباب سے ہے اگر اسباب سماوی سے
ہو واجب ہے کہ بیچ گہرون کہیری مسقف کے کہ گرد اونکی دیوارین اونچی ہون سکونت کرین اور وہان کی ہوا کو اصلاح کرین
اسطور پر کہ قریب کہا جاتا ہے اور ہواے خارجی کو آنے نہ دیوین اور اگر اسباب ارضی سے ہو
لازم ہے کہ اونچے گہرون مین ساکن ہون اور صحرا مین گذارہ کرین تو ریاح کے چلنے سے
فاسد صعود کرنے والا اوس زمین مین متمکن نہین ٹہر سکتا ہے اور اگر دونون سبب سے
ہو گہر صحرا سے بہتر ہے اسلیے کہ ہواے بند کو اصلاح کرنا آسان ہے اور جس طور پر ہو عمدہ تدابیر
مین بیچ اس مہلکہ کے وہ ہے کہ وسواس نہ کرین اور توکلا علی اللہ خوش اور بیغم رہین اور ساتہ اسکے
تدابیر مذکورہ سے کوئی چیز باقی نہ رکہین کہ حکم شارع سے ایسا صادر ہوا ہے اور اصلاح مسکن کی
اوسوقت مین اسطرح کرین کہ گہروہ اختیار کرین کہ وہان پانی اور فوارہ اور مانند اسکے کچہ نہو اسلیے
کہ فساد ہوا البتہ اکثر کثرت رطوبات سے ہے اور وہ سرکہ کہ ہینگ اوسمین ملائی ہو بیچ سطح گہر کے
اور اوپر دیوارون کے اکثر چہڑکین اور وہ چیزین کہ بخار کرنا اونکا مصلح عفونات ہوا کی ہین مانند
سعد اور کندر اور آس اور گل سرخ اور صندل ملاکر جلاوین اسطرح کہ دخان اونکا دماغ کو
تکلیف نہ دیوے اور اسی طرح استشمام روائح طیبہ کا نافع ترین اشیا کا ہے وبا مین خاصتہ
کہ مراعات مضاد مزاج کی بہی کیجاوے لیکے گرم مزاج کو طیوبات باردہ مانند کافور اور صندل
کے سونگہاوین اور مبرود کو طیوب گرم مانند عود اور عنبر کے اور جانین کہ استعمال سرکہ کا

اکلاً اور شماً اور رشاً فی البیت نفع تمام کرتا ہے اور بیچ نقصان ہونے کے ہوا سی فاسد سے اور اصلاح ہوا سے متعفن مین اور شربت تمادی کا اور مفرحات یاقوتی کہ دلکو قوت دیتی ہین اکثر کہانا چاہیے اور گروہ غم اور ہم کی بچا ہیے جانا اور سرد پانی گہونٹ گہونٹ پیتے رہین بشرط حاجت کے اور اگر فساد اسباب ارضی سے ہو پانی کو بہی گل ارمنی ملا کر جوش خفیف کر کے چاہیے پینا اور اگر تہوڑا سرکہ ملا دین اس قدر کہ مزہ مین تغیر ظاہر ہو اور پلا یا جاوے بہتر ہے لہذا شیخ نے لکہا کہ استعمال الخل فی الوباء امن من آفاتہ اور نافع ترین اشیا مین بیچ وبا کے استعمال کرنا لہی کا سرکے کا ہے کثرت سے طعام مین اور تدبیر ہین بدن کے جو تدبیر ہے کو بیچ مبحث جزئی کے مفصلا لکہی جاتی ہے یہان کہ کلیات مین اسی قدر پر کفایت کیا گیا ہین نے اور تلاوت سورہ تغابن کا ایام وبا مین خاصیت عظیم رکہتا ہے بیچ دفع کرنے وسواس اور دفع کرنے ضرر وبا کے

الفصل السادس فی تدبیر الحبلی و المرضعة والاطفال

فصل چہٹی مقالہ پانچوین سے ثابت ہے بیچ تدبیر حاملہ اور دودہ پلانے والی اور چہوٹے لڑکون کے اما الحبلی فیجب ان یحترز عن الفصد و الحجامة والاسہال والقے الا عند مساس الحاجة لیکن حاملہ کو واجب ہے کہ احتراز کرے فصد اور حجامت اور اسہال اور قے سے مگر وقت حاجت کے کہ بمقتضای الضرورات تبیح المحظورات کے استعمال کرنا امور منہیہ کا اس وقت مین رخصت ہے اور وجہ منع ان اشیا کی حمل مین اور وجہ اسکی کہ فصد کون وقت مین اوقات حمل سے منع زیادہ ہے مفصل لکہی جاتی ہے آخر اسی فصل مین وعن الفزع الشدید والاصوات الہائلة وشم روائح الاطعمة المنتنة اور واجب ہے حاملہ کو احتراز کرنا خوف قوی اور آوازہای مہیب سے اور سونگہنے بوئین طعامون سے یکبارگی وینبغی ان تتعہد الجلنجبین و السکنجبین لتنقیة المعدة واسقاط شہوة الطین اور چاہیے کہ ہمیشگی کرے اور اکثر استعمال کرتی رہے حاملہ گلقند اور سکنجبین کو واسطے تنقیہ معدے کے اور اسقاط شہوت مٹی کے ساتہ اسکے کہ تقویت معدہ کی بہی کرے **فائدہ** فصد اور اسہال اور حجامت اور قے سے ہر چند حوامل کو سب ایام حمل مین منع ہے لیکن قبل شروع ہونے چار مہینے کے اور بعد سات مہینے کے شدید المنع لکہا ہے خصوصاً پہلے مہینے مین بیس دن تک خصوصاً پہلے ہفتے مین تین دن تک علوق سے جو چیز کہ مزعزع اور جنبش اور جنبن کی سبب ہے حوامل کو ارتکاب اوسکا حرام ہے اسلیے کہ اسقاط جلد کرتی ہین اکثر لیکن منع فصد سے حاملہ کو بہی ہے کہ فصد اعضای رئیسہ کو ضعیف کرتی ہے

الفصل السادس فی تدبیر الحبلی والمرضعة والاطفال

اور قوت اور مزاج کو سست کرتی ہے اور یہ امر لامحالہ باعث حرکت جنین کا ہوتا ہے اکثر خصوصاً اون ایام میں
کہ تعلق اوسکا ساتھ رحم کے قوی زیادہ نہو اور ایام مذکور اول تکون سے تین مہینے تک مین اور بعد ساتوین مہینے
کے وقت وضع اسلیے کہ معلوم ہوا ہے کہ تعلق جنین کا ساتھ رحم کے بمنزلہ تعلق میوہ کے ساتھ شاخ کے اور جیسے
میوے کو ابتدا سے وسط زمانے استکمال تک تعلق کمتر ہوتا ہے حمل کو بھی بدستور اور جیسے میوہ جب کامل
ہوتا ہے تعلق اوسکا شاخ سے بھی کمتر ہوتا ہے لہذا تھوڑی حرکت سے اسوقت مین ساقط ہو جاتا ہے
کما ہو مشہود حمل مین بھی اسی طرح بعد ساتوین مہینے کے کہ زمانہ استکمال جنین کا ہے وہ تعلق کہ درمیان
مین ہوا تھا چھوٹ جاتا ہے پس ان دونون وقت مین احتیاط واجب زیادہ ہوتی ہے خصوصاً ابتدا مین
اور بیچ مہینے آٹھوین کے اسلیے کہ ابتدا مین نہایت ضعف التعلق ہوتا ہے اور آٹھوین مہینے مین اسلیے
کہ مولود اوسمین سلامت نہین رہتا ہے کما مر فی محلہ لیکن بعد آٹھوین مہینے کے اگرچہ بسبب
حرکت قسری کے مخالف بمقتضاے طبع کے ہو غیر مستحسن ہے اور استعمال کرنا اسباب حرکت
جنین کا صواب نہین ہے لیکن اس سبب کہ جنین مراد کو پہونچا ہے اگر مباشرت محرکات سے
بھی نکلیگا ضرر بیت نہ کریگا کما لا یخفے اور پوشیدہ نہ رہے کہ بہت ہوتا ہے کہ حوامل کو حاجت
فصد کی ہوتی ہے پس اگر غرض فصد سے ضرورت حاملہ کی ہو اور ضرورت قوی ہو مانند
خناق کے بے توقف فصد کرنا چاہیے کہ حفاظت حاملہ کی بہ نسبت حفاظت جنین کے زیادہ
مطلوب ہے لیکن احسن وہ ہے کہ خون تھوڑا اور تفریق سے نکالین اگر کوئی مانع نہو
تو نفع حاملہ کا ساتھ حفظ جنین کے حاصل ہو اور اگر ضرورت قوی نہو اور تدابیر سے اصلاح
خون کی کرین پس اگر او سمجھ کہ توقف فصد سے کوئی ضرر دیر مین آنے والا مد نظر ہے بیچ ایام
متوسط کے کہ چوتھے مہینے سے ساتوین مہینے تک ہے اور جنین کو ساتھ رحم کے ان ایام مین
تعلق مستحکم ہے اجازت فصد کی دینا چاہیے لیکن جسطور پر ہو نکالنا بہت خون کا رخصت
نہین ہے لیکن جسوقت طریق فصد سے اصلاح حال جنین کا ہو اور دواؤن سے
یہ نفع مترتب نہین ہو فصد بھی مجوز ہے اور یہ فصد بیچ چوتھے مہینے کے اور پانچوین کے اگر اتفاق ہو بہتر ہو تو
پیدا الیش اوسکی خون صالح سے ہو اور نفع مترصد حاصل ہو حکایت ایک عورت تھی کہ ایام حمل مین آثار فساد خون
کہ نوش مین ظاہر ہوتی تھی اور بعد وضع کے لڑکا بھی ماؤف اور جیالی والا اور سبز رنگت تا تھا اور بیچ کم کرا ایک سی جاتا تھا

چار لڑکے اسیطرح ہلاک ہوے بعد اوسکے موافق تقدیر ربانی کے جو قضیہ مذکور نزدیک سو فقیر کے
پہونچا اور اتفاقا وہ عورت حاملہ تھی پانچوین مہینے فصد اوسکی کی مین نے اور خون معتدل المقدار
لیا مین نے اور ساتھ اصلاح اغذیہ کے اور تصفیہ خون کے مشغول ہوا مین بحکم اللہ تعالے
کے اس مرتبہ لڑکا صحیح اور سالم پیدا ہوا اور زندہ رہا بعد اوسکے دو لڑکے اور پیدا ہوے ہر دفعہ [illegible]
حمل مین پانچوین مہینے فصد کرتی تھی وہ بھی زندہ ہے اور [illegible] اسیطرح ظاہر ہوا
جو یہ حکایت متضمن عمدہ فائدے کے تھی تحریر اوسکا ضرور ہوا لیکن منع حجامت حاملہ کو
اسلیے ہے کہ حجامت خون کو طرف جلد کے جذب کرتی ہے اور تقاضا طبیعت کا [illegible]
طرف جنین کے واسطے تغذیہ کے ہے جو امر کہ موافق طبیعت کے نہو اوسمین امن نہین ہے اور کبھی
اتفاق ہوتا ہے کہ وضع محاجم کا بشدت الم شدید [illegible] یا بشدت امتصاص سے غشی ہوتی ہے
اور غشی حاملہ کو سخت مضر ہے اور اکثر اسقاط کو پہونچاتی ہے اور اسیطرح احتمال ہے کہ حجامت مین
خون بہت نکالا جاوے اور بیچ ضرر کے برابر فصد کے ہو بالجملہ بدون حاجت کے کرنا اوسکا نچاہیے
خصوصا بیچ ایام [illegible] کے کہ مذکور ہوا اور جاننا چاہیے کہ حجامت اگرچہ حوامل کو مضر ہے لیکن ضرر اوسکا
اکثر امزجہ مین عقلا اور تجربۃ بہ نسبت ضرر فصد کے بہت کم ہے لہذا مستحسن وہ ہے کہ اگر تقلیل دم
حوامل کی کہ نکالنا اونکے خون کا ضرور ہے حجامت سے ممکن ہو فصد سے نچاہیے کرنا اور حکم
خون زلو یعنی جونک کا مانند حکم خون حجامت کے ہے لیکن جس شخص کو صبر اوپر تکلیف نشترہا کے
نہو سکے اور تکلیف امتصاص زلو کی تکلیف نہین دیتا ہے لگانا جونک کا مستحسن ہے ورنہ حجامت
فضل زیادہ ہے اسلیے کہ خون زلو کا بہت ہوتا ہے کہ بعد چھوڑا لینے زلو کے جاری رہتا ہے
اور افراط کرتا ہے اور یہ امر لامحالہ حق حاملہ مین ممنوع ہے بخلاف حجامت کے
کہ خوف اوسمین کمتر ہے لیکن حجمہ نادی اگر غیر مواضع مخوفہ مین لگاوین اور بے تکلیف ہو قباحت
نہین ہے کسی حال مین اور مواضع مخوفہ کہ وضع محاجم کا حوامل کو وہان ہرگز درست نہین ہے
نگرگاہ او تحت الثدیین اور زیر ناف بالاے معدہ اور باطن فخذین قریب اربیہ کے اور تالو مین
لیکن نفی مسہل سو حاملہ کو اسلیے ہے کہ رحم کو امعا سے مشارکت اور مجاورت ہے اور کثرت اختلاف
اور شدت تزحیر سے کہ مسہلات قوی کو لازم ہے بیچ رحم کے ضعف بھی پڑتا ہے اور اوسمین خوف ہے

کہ جنین کو روک نہ سکے اور بھی کوئی دوا قوی الاسہال بدون سمیت کی نہین ہے اور جو صاحب سمیت ہو حاملہ کو
مباشرت اوسکی منع کلی ہے لیکن جاننا چاہیے کہ اگر طبع حاملہ کی قبض ہو استعمال ملین کا منہی عنہ نہین ہے
بلکہ مناسب ہے اور کثیر النفع ہے **حکایت** ایک عورت تھی کہ بعد تولد دو لڑکی کی ایسا اتفاق ہوا کہ جب چھے مہینے
اوسکا حمل پہونچتا تھا قبض اوسکو ہوتا اور جب ساتوین مہینے پہونچتا تھا اسقاط ہوتا تھا اسی طرح تین حمل
اوسکو گرے چوتھے حمل مین کہ کام اوسکا اس فقیر تک پہونچا اور اوسکی حقیقت کو مین نے معلوم کیا مجرد شروع
ہونے چھٹے مہینے کے اوسکو ملکا منضج دیگر املتاس مین روغن بادام ڈالکر مین نے تلیین کی ایک دو دن مین ہوا دست
ہوسے بعد ایک ہفتے کے دو مرتبہ اور بھی تلیین دی قبض رفع ہوا اور ساتوان مہینا بسلامت آخر ہوا
نوین مہینے اپنی عادت پر وہ عورت جنی اور بہت جگہ دیکھا گیا کہ دینا ملینات کا حوامل کو باعث امن کے
اکثر آفات سے ہو لہذا کہا ہے کہ طبع حاملہ کی ہمیشہ مائل بہ لینت رکھنا چاہیے پس گر ماتند اسفید یا چا
ومثل اوسکے اور اغذیہ مناسبہ اس امر کے حاصل ہو بہتر ورنہ شیر خشت اور مانند اسکے دینا چاہیے اور
املتاس بھی مجوز ہے روغن بادام ملاکر بشرطیکہ پینے والی کو عادت زحیر کی ہو شربت املتاس سے
اسلیے کہ بعض آدمی کو دیکھا گیا کہ ترمد پیچش نہین کرتا ہے اور املتاس پیچش لاتا ہے اگر چہ روغن بادام اوسمین
ڈالا ہو بالجملہ رعایت مزاج کی اور مراعات عادت کی عمدہ ہے اور لحاظ اوسکا ہر امر مین واجب ہے اور
ملینات کہ حوامل کو دیسکتے ہین ترہند کہ ساتھ گلقند کے اور ترنجبین ساتھ گلاب کے پیئین اور بہتر یہ
اشیا کہ اکثر امزجہ مین عمل کرتی ہین اور سب وقت پائی جاتی ہین اور کہانے مین بھی آسان ہے
یہ ہے کہ پتے خشک گل سرخ کے تخم سے پاک کرکے موافق تین درم کے یا زیادہ موافق حاجت
و طبیعت کے لیوین اور رات کو تھوڑے گلاب مین ترکرین اور صبح اوسکو خوب پیسین یا
ڈالکر اور اسقدر باریک پیسین کہ حاجت چہاننے کی ہو پس قند سفید یا مصری سے شیرین کرکو پلاوین
کہ دو تین دست فراغت سے آوین گے بدون تکلیف کے اور ساتھ اسکے یہ دوا حافظ جنین اور مقوی
اعضای باطنی کی ہے اور اگر بازی پہول ملین اونکو اوسی طرح پیسین اور پلا دین کہ تلیین مین
خشک سے قوی ہین لیکن ملینات سے کہ حاملہ کو نہین دے سکتے گل بنفشہ اور خطمی اور مانند
اونکی جو کچہ ضعف معدہ اور مزلق جنین ہین لیکن بنفشہ کو اس سبب سے منع کیا ہے کہ وہ واسطے
دل کے خوب نہین ہے اور بیچ بعض مزاجون کے قلق زیادہ لاتا ہے اور اسی سبب سے اوسکو پینے مین

خوف اسقاط کا ہے لیکن جنین کی انتہا ہے سبب تنگی کیا سبب کہ وہ مدت تشنج ہے اور جو جنین مبتلا افواہ رحم اور تنگی کی ہے باعث اسقاط کا ہوتی ہے اکثر خصوصاً واسطے مستعدون اور ضعیف مزاجون کے اور وہ ذرور کر جاتا ہے اوسکے باز رکھنا چاہیے یا اونکو حکم کرنا چاہیے عنقریب مشرح ہم کہتے ہین لیکن تنگی سے حاملہ کو بسبب اسکے ہے کہ تنگی کو نزلہ البدن کہا ہے وہ تمام بدن کو حرکت مین لاتی ہے اس صورت مین خوف اسکا ہے کہ جنین کو پہلا دے لیکن تنگی کہ حوامل کو خود بخود آتی ہے اگر آنا اوسکا آسانی سے اور بدون تکلیف کی ہو بند نہ چاہیے کرنا کہ مواد فاسد کو طبیعت دفع کرتی ہے اور بند کرنا اوسکا درست نہین ہے مگر وہان کہ افراط کرے یا خوف اسقاط کا ہو پس جلد بند کرنا چاہیے اشربہ مناسبہ سے اور جسوقت خود تنگی بیچ حق حاملہ کے منہی عنہ ہے ظاہر ہے کہ استعمال مقیات قوی کا نہایت منع ہوگا لیکن وقت ضرورت کے مقیات ملائم دے سکتے ہین **فائدہ** بیچ تدبیر کلی حوامل کے ان کو دوا دینا چاہیے کہ طبع ہمیشہ ملائم ہو باعتدال اور اس کام کے لیے اسفیدباجات وسمہ بہترین چیزون مین ہے اور چاہیے کہ ہمیشہ ریاضت معتدلہ او رمشی نرمی سے کرین کہ نہایت فائدہ مند ہے اور ریاضت مین افراط نہ کرین کہ موجب اسقاط کا ہے اور یہی چاہیے کہ وہ استحمام اوپر اپنے حرام جانے مگر وقت اقتراب کے یعنے نزدیک ولادت کے کہ اس وقت مین بانجھونکو استحمام نہایت فائدہ کرتا ہے بیچ آسان کرنے ولادت کے اور یہی چاہیے کہ تدہین بھی کمتر کرین بلکہ نہ کرین اسلیے کہ ادہان سر کا کبھی نزلہ پیدا کرتا ہے اور نزلہ سعال مفرط پیدا کرتا ہے اور شک نہین ہے کہ کھانسی مفرط مزعج جنین کی اور اوسکو واسطے اسقاط کی مہیا کرتی ہے لیکن اس سبب سے کہ اون عورتون کو کہ تدہین سے عادت رکھتی ہین ترک اوسکا نہایت مشکل ہے بلکہ باعث دوسر کا اور موجب اکثر آفات کا ہے مختار اس فقیر کا یہ ہے کہ وہ روغن کہ جسکو استعمال کرتے ہین پہلے اوسکو ساتھ جوشاندے ادویہ ملطفہ مقویہ دماغ کے کہ مفتح ہین مانند دارچینی اور اسطوخودوس کے جوش کرین بطریق مشہور کے پس کبھی کبھی استعمال کرتے رہین کہ بہ سبب نہ بند کرنے مسام کے نزلہ اور زکام پیدا نہوگا اور یہی چاہیے کہ حرکت مفرط سے اور دبہ اور قمر اور سقطہ سے جماع سے محترز رہین خصوصاً اوس جماع سے کہ متعب اور طویل الزمان ہو اور اگر کہا جاوے کہ ایک عالم اس امر کو کرتا ہے اور کچھ مضرت نہین پہونچتی ہے پس منع کرنا کس سبب سے ہے جواب اسکا یہ ہے کہ طبیب عاقبت اندیش

جس چیز کہ اوسمین شائبہ ضرر کا دیکھتا ہو ترک کیا جاوے ظاہر ہو ضرر کا کہ بسبب عادت کرنے کے یا اختلاف
طبیعت کے اوسکے اعتبار سے ساقط ہے یا ہر کہ ضرر جماع کا عقلاً اور تجربتاً ثابت ہوا ہے اگر بعض آدمی
ہیں اور ہی امتلا سے غذا کے اور [illegible] اور غم اور حزن سے اور مانند اسکے جو اسباب اسقاط کے ہیں
احتراز کریں خصوصاً بیچ ایام اوائل کے کہ اول پیدا ہونے [illegible] سے یکبارگی تک ہے شدید المنع جانیں اور
یہی لازم ہے کہ باحتشاء الشعر [illegible] پہونچا ہو دکا شکم حاملہ
[illegible] نہیں ہے اور یہی اشیاء [illegible] مانند [illegible] ہونا تمام کے اور جو مدہ [illegible]
کی میں مانند [illegible] اور [illegible] پاس اور [illegible] کے اور اسفید باجات اور
زیرباجات کے اور مانند اسکے کہ مائل القبض ہوں [illegible] اور ہمیشہ بہت کھانے سے او تخمہ سے
ڈرتی رہیں تو مبادا ہیضہ پیدا ہو کہ حاملہ کو کوئی چیز ہیضے سے بدتر نہیں ہے کما لا یخفی اور وہ عورت
کہ عادی خمر کی ہے شراب ریحانی رقیق عتیق مناسب ہے اور فواکہ سے منقی اور یہی شیرین اور کمثری
اور سیب مخوش اور انار مخوش بہتر ہے اور ادویہ سے جوارش لولو نہایت بہتر ہے حوامل کو اور
یا معجون جوارش آور کہ ادویہ لطیفہ غیر شدید الحرارۃ اور بہت شکر سے بنایا ہو او گلقند کہ ساتھ عود کے
اور مصطگی کے مقوی ہو واسطے تقویت معدے کے اور تحلیل مواد محتبسہ کے انکو اکثر دینا چاہیے
اور کبھی کبھی اضمدہ قابضہ مسخنہ عطرہ اوپر شکم کے رکھنا چاہیے صفت جوارش مرواریدی کہ حاملہ کو
نافع ہے اور اوس عورت کو کہ کثیر الاسقاط ہو اور جنین اوسکا ضعیف ہوتا ہو اور بعد ولادت کے
نہ جیتا ہو فائدہ کلی دیتی ہے اور حال رحم اور معدہ کی اصلاح کرتی ہے مروارید ناسفتہ عاقر قرحا ہر ایک ایک درم
زنجبیل مصطگی ہر ایک چار درم [illegible] درونج تخم کرفس شیطرج ہندی تا قلہ [illegible] بسباسہ قرفہ ہر ایک دو درم
بہمن سفید بہمن سرخ فلفل دار فلفل ہر ایک تین درم دار چینی پانچ درم شکر برابر سب اجزا کے یا زیادہ جوارش
بناویں جیسی کہ رسم ہے مقدار شربت ایک ملعقہ اور دستور مفرحات یاقوتیہ اور دواء المسک اور مثرودیطوس
اور مانند انکو جو مقوی دل کی ہوں حفاظت جنین کی کرتی ہیں اگر رحم میں سوء المزاج اور ورم اور مانند اسکے
سے کوئی آفت ہو **فائدہ** وہ امراض کہ حوامل کو بسبب حمل کے عارض ہوتے ہیں دستور اطبا کا
کہ بیچ علل مخصوصہ عورتوں کے ذکر کرتے ہیں اور بیان انہیں لکھتے ہیں لیکن اس سبب سے
کہ بیچ معالجات کے کتاب طب اکبری میں نے بسط تمام سے تالیف کیا ہے اور غرض تحریر

اس شرح سے محض کلیات ہین اور مقدمات علاج تو تجھکو بہی طویل نہ کرونگا کچھ تدبیرین کہ عوارض
حوامل سے تعلق رکہتی ہین اس جگہ لکہی جاتی ہین تدبیر غثیان اور قے کی معلوم ہے کہ حاملہ عورتون کو
یہ بہت ہوتی ہین اور بدون ضرور کے بند نہ کرنا چاہیے خصوصاً اگر ابہی چار مہینے گذرے ہون
اسلیے کہ یہ ایام ہین اکثر مواد طمثی دفع ہوتے ہین جیسے ہو کر لیکن جسوقت خوف ضعف کا ہو یا کثرت
تہوع سے خوف جنبش جنین کا ہو یا چوتہا مہینا نہ گذرا ہو تسکین دینا چاہیے اون چیزون سے
کہ واسطے قے اور غثیان کے مقرر ہین اور اگر غثیان رنج دیتا ہے تو قے کرنا ساتہ سونے اور بیج مولی
مجوز ہے بشرطیکہ قے آسانی سے ہو اور یہ دونون بیج اگرچہ مدر ہین لیکن اس سبب سے کہ قبل
نافذ ہونے کے جگر مین قے سے نکل جاتے ہین انکے شرب مین باک نہین کرتے ہین اور
اگر قے بعد طعام کے اکثر ہوتی ہے چاہیے کہ بعد طعام کے وہ چیز کہ اوسمین عطریت اور قبض ہو مثل
مانند بہی مشوی کے خصوصاً کہ وقت بوسنے کے ایک شاخ عود ہندی کی اوس مین چبہو دین
اور ہمیشہ و باندہنا ہاتہون اور پاؤن کا اور مشی فرحی اور سواری خفیف واسطے تقلیل اور جذب
اخلاط کے مسکنات غثیان اور قے سے ہین اور بدستور اضمدہ مقویہ اوپر معدہ کے رکہنا اور
حب الرمان ساتہ ورق نعناع کے منہ مین رکہنا اور کل ارمنی ساتہ میبہ کے گہو لکر چاٹنا تدبیر
اشتہاے فاسد کی یہ حاملہ کو اکثر ہوتی ہے خصوصاً اگر حاملہ بد خو ہو اور آرزو مٹی کی اگر تہوڑی
چیز ہو دیوین کہ خود بخود یہ سبب بڑے ہونے جنین کے دفع ہوتی ہے اکثر اور اگر مفرط ہو تنقیہ معدہ کا
لازم جانین گلقند سے اور مانند اسکے کہ مناسب حال حاملہ کے ہو اور بعد تنقیہ کے واسطے اصلاح کے
ترشیان دیوین آور جانین کہ رب حصرم اور شربت اوسکا کہ شہد یا شکر سے بناوین اس باب مین
نہایت خوب ہے اور جنین سے موافقت رکہتا ہے اور اوس حاملہ کو کہ آرزو مٹی کہانے کی اور
مانند اسکے ہو بہترین اشیا مین واسطے اوسکے نشاستہ خشک ہے بطور نقل کے کہاتا اور کبہی مغز
خرنوب مانند خرول کے نفع کرتی ہین بسبب قطع کرنے کے اخلاط ردی کو اور یہ اشیا بیچ
دفع اشیاے فاسد کے اور پیدا کرنے اشتہاے صادق کے سریع الاثر ہین تدبیر سقوط اشتہا کی
جسوقت حاملہ کو اشتہا نہو چاہیے کہ جو چیز شدید الدسومۃ اور شدید الحلاوۃ ہین ترک کرین
اور مشی نرمی سے کرتے رہین اور پینا شراب ریحانی رقیق کا بشرط تقلیل کے مصلح شہوت ہے

اور غثیان اور قے کثیر کو نافع ہے اور تناول انار ترش و شیرین کا قبل طعام کے اور بعد اوسکے افاقہ مین لازم ہے والا شیوع کا
ہوا ہے یاد کرنا سبب ہے کو ہی سے اور بہنگ اور چرائتہ اور قبل دسانہ شراب ریحانی لینے کی اور مانند انکی جو تقویت
مفید ہے اور بدستور او سکا اعادہ کرنے والی شہوت ہے جو چیز کہ اوس مین قبض ساتھ حرارت لطیف کے
ہو کسالا دین تدبیر خفقان کی جاننا چاہیے کہ کبھی کہ خلط بیچ معدہ حاملہ کو جیکتا ہو اور اوسکی مشارکت سے
دل کو تکلیف پہونچتی ہے اور تڑپتا ہے اور یہ خفقان بتجربہ گرم پانی سے دور ہوتا ہے فوراً اکثر اور ریاضت
معتدل سے بھی اور اگر اس قدر تدبیر سے موقوف نہو علاج دل کی کرین تدبیر ریح کی کہ معدہ اور انتری
مین پیدا ہوتی ہے اور اوسکو دفع کرین اس تجویز کمونی اور سفوف مقوی اور مانند انکی تھوڑا کھانے کے او نیہ
فائدہ کرتا ہے اور تقلیل غذا کی اور حرکت معتدل نہایت مفید ہے تدبیر ورم کا دو پیڈیاں دل کی ظاہر ہو
برگ کرنب کو پکا کر ضماد کرین اور سوت کو بیچ پانی کرنب کے اور صبر اور چھالیا اور صندل کو بیچ پانی کے
پیسکر طلا کرین اور بدستور روغن گل اور سرکہ ملا کر اور نمک کو ساتھ سرکے کے گھولکر اور پنبہ کو سرکے مین
ڈالکر طلا کرنا نافع ہے تدبیر خارش اور جوشش کی کہ اندرون فرج کی یا باہر اوسکے ظاہر ہو لعاب بہی دانہ
اور مٹی سرد ہونے کی طلا کرین اوپر محل مخصوص کے اور بھی گل سرشوی کو بیچ دوغ کے یا شیرہ مکو کے
یا پانی تربز کے یا آب کاسنی کے حل کرین اور خریطہ کو اوسمین بہلاوین اور ظاہر اور باطن فرج
اس دوا سے آلودہ کرین اغلب کہ زائل ہو اور اگر رہے اور ضرور جانین
دفع کرنا اوسکا بیچ باطن ران کے محاجم یا علق یعنے جونک سے تھوڑا خون نکالین
لیکن تنقیہ خون تنقیص عضو سے بواسطہ جونک کے بیچ حق حاملہ کے جائز نہین ہے
تدبیر تمدد و تشنج جاننا چاہیے کہ کبھی بسبب نجار کے اور ثقل جنین کے عضلات پیٹھ اور پیٹ کے
ممتلی ظاہر ہو کر کھنچ جاتے ہین اور اعیا اور ماندگی قوی اور نمین ظاہر ہوتی ہے اس
حالت مین چاہیے کہ روغن گل ملین اور بکری کی لینڈی اور آٹا جو کا پکا کر اور کپڑے
مین رکھکر تکمید کرین عضلات کو بتدریج اور تلطیف غذا کی کرین اور عضلات پیٹھ اور گردن اور
اور بازو کے مضبوط باندہین کہ فائدہ بہت ہوتا ہے تدبیر خون کی کہ حاملہ سے ظاہر ہوتا ہے
عدس اور رگلنار اور پوست انار اور انجیر خشک اور بہر پانی اور سرکہ مین جوش کر
اوس مین بہلاوین اور ثفل اوسکا باریک کر کے اوپر عانہ کے طلا کرین

اگر حاجت واسطے بند کرنے کے قوی ہووے [illegible] جگہ کہ خون [illegible] باز رکھنے آوے [illegible]
اور جو کچھ بیچ افراط طمث کے [illegible] ہے اثنا [illegible] قوت توان مہینا شروع ہووے
کہ ہر دن تین درم روغن بادام شیرین [illegible] اور غلیظ چیزون سے
پرہیز کرے کہ اس تدبیر سے لڑکا بدون [illegible] ہو اور دستور دودھ نکالنے کا اس
مہینے میں ہر دن موافق ہضم کے [illegible] وضع کے قریب زیادہ ہوتا
چاہیے کہ استحمام کرے اور آبزن میں [illegible] اور شبت اور تخم کتان جوش کیا ہو
داخل کرین اور پیٹ اور پیڑو کے روغن بنفشہ [illegible] ملین اور غذا میں چکنی
اور حلوای قند اور روغن بادام کا کہ [illegible] ولادت کو آسان کرتی ہین اور جب فارغ
تدبیر حاملہ سے ہم فارغ ہوئے واسطے بیان تدبیر مرضعہ کے رجوع کرتے ہین واما المرضعۃ فتدبیرہا
ان لایجامعہا ولا تلزم الدعۃ والسکون فان ذلک مفسد لعبنہا لیکن دودھ پلانے والی کی تدبیر
یہ ہے کہ اوس سے جماع نہ کرے اور بیٹھی نہ رہے آرام سے اسلیے کہ جماع اور سکون دودھ کو
فاسد کرتے ہین واما الطفل فتدبیرہ تعدیل اخلاقہ لیکن لڑکا پس تدبیر اوسکی یہ ہے کہ تعدیل اور
اوسکے اخلاق کی اصلاح کرین فوجب ان لا یعرض لہ غضب او خوف شدید او غم او سہر
پس واجب ہے کہ اوس مین کوشش کرین تو لڑکے کو غصہ یا ترش روئی شدید یا غم یا بیداری
لاحق نہو فان ذلک یکسر نشاطہ و یمنع نشوہ اسلیے کہ امور مذکورہ توڑتے ہین نشاط لڑکے کو
اور منع کرتے ہین اوسکے بڑھنے کو اب جو چیز کہ مرضعہ اور طفل سے متعلق ہے مشروحاً ہم بیان
کرتے ہین ساتھ کئی فائدون کے فائدہ بیچ تدبیر مولود کے وقت ولادت سے وقت
فطام تک جسوقت لڑکا پیدا ہوا اوسکے بدن کو خشکی ہوا سے محفوظ رکھین بعد اوسکے روہ
ناف کا کہ مشیمہ سے ملا ہے انگوٹھے اور انگلی کلمہ سے پکڑ کر طرف پیٹ کی طرف مشیمہ کی آہستہ ملین تو جو کچھ
اوس مین ہو خلط سے اور ریح سے نکل جاوے پس رسی نرم ٹی سے کہ اوسکو روغن میں
چرب کیا ہو رودہ کو باندھین دو جگہ سے ایک نزدیک ناف کے دوسرا بفاصلہ ایک
بالشت کے جو نزدیک ناف کے باندھین چاہیے کہ بہت مضبوط نہو تو لڑکے کو تکلیف
نہ پہونچے بعد اوسکے رودہ کو لوہے تیز سے کاٹین دوسری بندش کو چھوڑ کر مقدار عرض دو انگلی

اور انگلی کی کنارہ بندش پہلی کا پہوڑ کر اور چاہئیں کہ ایسا ربط دونوں مقام کا اگرچہ مستعمل عوام میں نہیں ہے
لیکن فائدہ بہت ہیں اور بیچ منع کرنے ہوا ناف کے مجرب ہے لیکن جو مروج اور معمول ہے ایک جگہ باندہنا ہے
بفاصلہ چار انگل مضموم کی ناف سے اور بعد اوسکے کاٹنا کما ہو المشہور لیکن کتب بعض مجربون سے ایسا معلوم ہوا
کہ جو ایک بالشت سے زیادہ کاٹتے ہیں اوس لڑکے کی قوت ماسکہ مثانہ کی زیادہ ہوتی ہے اور پیشاب
اونچا اوپر کم کرتا ہے اور جو ایک بالشت سے کم کاٹتے ہیں پیشاب اونچا اوپر بہت کرتا ہے جب تک کہ خوب بڑا ہو
اور یہی تجربہ میں پہونچا ہے کہ رودہ ناف کا اگر ریح اور اخلاط سے خوب پاک نہ کریں تو چھوڑ کر جیسا کہ بیان کیا
اور خوب نہ باندہیں خصیہ اور ذکر ایسے میں ریح ظاہر ہوتی ہے اور بیچ مثانہ یا رحم یا معدہ کی بیماری ظاہر
ہوتی ہے اور اگرچہ قانون وغیرہ سے مستفاد ہوتا ہے کہ رودہ ناف کا پہلے کاٹنا
چاہیے بعد اوسکے باندہنا لیکن احسن وہی ہے کہ کہا گیا اور اوپر اس تقدیر کے
کہ پہلے کاٹیں جلد باندہنا چاہیے تو ہوا ہے خارجی اوس راہ سے پیٹ میں
نجاوے اور تکلیف نہ پہونچاوے اور بہترین خیوط کا واسطے باندہنے رودہ ناف کے وہ ہے کہ صوف
سے بنا یا ہو اسواسطے کہ صوف میں ہوتا ہے تخفیف میں اور جلد بند کرتا ہے اور چاہیے کہ کچھ درشتی اور سختی
دہاگے میں ہو اسلیے کہ تکلیف ہوگی لہذا کہا ہے کہ دہاگا سخت نچاہیے ہونا اور ساتھ اسکے روغن زیت سے چرب کرنا چاہیے
تو شاید اذیت کا ہو اور بعد قطع کرنے کی کپڑے کو روغن زیت میں آلودہ کر کر اوسپر رکہیں تو ناف کو گرم اور
سخت کرے اور پہونچنے ہوا خارجی سے حفاظت ہو اور یہ کپڑا اگر کتان کا ہو تو بیچ تخفیف کے زیادہ کرتا ہے اور صفوا
وہ ہے کہ عروق صغیر اور دم الاخوین اور انزروت اور کمون اور اشنہ برابر خوب پیسیں اور اوپر ناف
مقطوع کے چھڑکیں کبھی تو تخفیف اور التزاق جلد حاصل ہو اور چھڑکنا ان اشیا کا اگر قبل غسل کے
بھی روا ہے اور طریق اصوب بیچ غسل کے وہ ہے کہ پانی نمک پیسکر اوپر تمام بدن لڑکے کو خوب چھڑکیں
اور ایک لحظہ اوسکو رہنے دیں تو بدن اوسکا نمک خوردہ ہوجاوے اور عفونت کو کم قبول کرے
بعد اوسکی ایک کشادہ باسن میں اوسکو نہلا دیں اور وقت غسل کی احتیاط کریں کہ پانی کانوں میں نجاوے
اور چاہیے کہ پہلی نمک آور پانی سے دہو دیں بعد اوسکی پانی شیرین نیم گرم سے اور وقت غسل کی [illegible]
سے احتیاط کریں کہ منہ اور ناک اور آنکھہ کو بہی نہ پہونچے اور بعد غسل کے ملائم کپڑے سے بدن کو خشک
کریں اور بیچ کپڑوں نرم کی لپیٹیں اور گودی اوپر اوسکی بدن کو قریب کریں رحم کی نگاہ رکہیں اور [illegible] ہوا

خارجی سے عادت کرین اور بعض حذاق ذکر کیا کہ پہلے تھوڑا نمک سودہ کر کر اوسکا بدن پر چھڑکین اور اوسی طرح پڑا ہوا کپڑے مین لپیٹین اور ایک رات دن یا زیادہ رکھین اور بعد اوسکے دہووین اسلیکہ تجربہ سے معلوم ہوا کہ اگر ایسا کرین لڑکی کو اعضا کم جوشش کرتے ہین اور کمتر عفونت کرتا ہے اور بعد دہونے کے نمک پانی سے بدون اوسکے کہ اوپر اوسکے بدن کے چھڑکین بعد اوسکے فقط پانی سے دہونا کافی جانتے ہین اور اصلح وہ ہے کہ بیچ نمک پانی کو تھوڑا شادنہ اور قسط اور سماق اور حلبہ اور صعتر سے جوش کرین کہ ملانا ان چیزون کا ساتھ نمک کی فضول کو زیادہ تحلیل اور رطوبات فضلیہ کو خشک کرتا ہے اور یہ امر سبب تقویت اور سختی بشرہ کا ہے اور اگر پہلے اکیلے نمک کے پانی سے دہووین بعد اوسکے اوس پانی سے کہ یہ چیزین اوس مین ہون دہووین بہی درست ہے بالجملہ غرض عمدہ حاصل ہونا سختی اور قوت بشرہ کی ہے کہ لڑکی کا بدن بہ سبب ملاقات خارجی کی بیچ نہایت بیگانگی کی ہوتا ہے اور اس سبب سے ہر ایک چیز سے کہ تھوڑی ہو تکلیف پاتا ہے پس لازم دیکھا ہے کہ پہلے تقویت بشرہ کی کرین تو آفات کثیرہ سے محفوظ رہے لہذا کہا ہے کہ اگر لڑکے کے بدن مین میل سبب اور رطوبت زائد ہو دلیل ضعف اوسکے بشرہ کی ہے اور اس صورت مین چاہیے کہ مکرر نمک پانی سے بدن اوسکا ملین اور بعد تملیح کے اوسکو نیم گرم پانی سے دہونا لازم جانئیے اسلیکہ استعمال نمک پانی سے مسام بند ہوتی ہین پس اگر نیم گرم پانی سے نہ دہووین رطوبات فضلی تحلیل نہ ہون اور حکم احتیاط کا نمک کو پہونچنے سے بیچ ناک اور کان اور آنکھ لڑکی کا اس سبب سے کیا ہے کہ غشا مین ان اعضا کی جو نہایت نازک اور باریک ہین احتمال قوی ہے کہ نمک و تیزی سے ضرر پاوین گر اور فائدہ پرہیز کا واقع ہونے پانی سے بیچ کان کی جس طور کہ ہو ظاہر ہے اور وقت غسل کے چاہیے کہ قابلہ لڑکی کو اوپر ذراع بائین اپنی کے رکھے اسطرح سے کہ سینہ لڑکی کا اوپر ذراع قابلہ کی ہو اور پیٹ اوسکا جدا ہو اور داہنی ہاتہ سے غسل اور دلک کرے اور ہاتہ اور پاؤن لڑکی کی بتدریج کھینچے جہات مختلف مین مثلاً ہاتون کو ایک مرتبہ طرف پیٹہ کی لیجاوے اسطرح دونون کف ہاتہ کے نہایت کمر کو پہونچین اور ایک مرتبہ ہاتھون کو موخر سرتک پہونچاوے اور اسی طرح دونون پاؤن کو ایکمرتبہ رانون تک پہونچاوے اس طور سے کہ دونون پنڈلی کو بیچ دیگر قدمون کو چوتڑ وں سے ملادے اور ایکمرتبہ دونون پانوں کو سینہ تک کھینچے

کھینچو اور جاننا چاہیے کہ رکھنا سینہ لڑکے کا اوپر ذراع قابلہ کے اور اوسکے پیٹ کو جدا رکھنا اسلیے اختیار کیا ہی کہ جو سینہ سخت ہے ذراع کی سختی سے ضرر نپاوی گا بخلاف پیٹ کے کہ اگر وہ اوپر ذراع کے اعتماد کری بسبب نرمی کے خوف ضرر کا ہی اور اگرچہ پیٹھ سینہ سے مضبوط زیادہ ہی اس کام مین لیکن ظاہر ہی کہ اگر لڑکے کو پیٹھ کیطرف سے اوپر ذراع کے رکھین جو دونون کنارے یعنے سر اور چوتڑ بھاری ہین غالب کہ پیٹھ منعطف ہو اور اس سبب سے جوڑ فقرون پیٹھ کے سست ہوجاوین اور آفت ہوجاوے اور معلوم ہی کہ بیچ صورت ماموره کے یہ خوف نہین ہی اور جب تک کہ سختی بیچ اعضاے لڑکے کے ظاہر آوی اسیطرح وقت غسل کے رکھنا چاہیے اور بعد غسل کے نرم کپڑے سے خشک اور نشف کری اور پہلے اوپر شکم کے لٹاوین بعد اسکے اوپر پیٹھ کے اور ساتھ اسکے ہمیشہ غیر مناسب کہ مصلح اشکال اعضا کے ہین کرتے رہین اور کپڑے مین لپیٹین اور آنکھ مین زیت ڈالین تو تنقیہ آنکھ اور طبقات کا کری اور واسطے اس کام کے زیت الانفاق بہتر ہی اسلیے کہ بیچ جلا اور غسل کے قوی زیادہ ہی اور وقت غسل کرنے کے پہلے چاہیے کہ قابلہ خنصر سے دبر لڑکے کو کھولے تو براز جمع ہوا نکل جاوی اور معلوم کرین کہ بیچ شکم مان کے جنین براز نہین کرتا ہی بنا بر علیہ مخرج اوسکا مسدود ہوتا ہی لیکن بول بیچ شکم کے کرتا ہی مشیمہ مین جیسے تشریح جنین مین کہا گیا اور چاہیے کہ ہمیشہ بیچ تنقیہ منخرین کے رہین انگلیون سے کہ ناخن اونکے کٹے ہون فائدہ ناک پاک رکھنے کا یہ ہی کہ بسبب رکنے مخاط کے مجری تنگ نہوا سیلے کہ تنگی ناک کی مجری کی سبب تنگی نفس کی ہوتی ہی اور تنفس کہ اضطرار سے ہوتا ہی حلق کو بھی خشک کرتا ہی اور خصوصیت پاک کرنے ناک کی انگلیون سے اسلیے ہے کہ انگلیان نرم ہوتی ہین اور نفع کاٹنے ناخونکا ظاہر ہی اسلیے کہ ناخن نہ کٹے ہون خوف ہے کہ ناک کو خراش کرین اور کبھی آنکھون کو اوس چیز سے کہ نہایت نرم ہو ملتے رہین تو رمص اوس سے نکل جاوے بدون تکلیف کے اور بدستور ایک دفعہ تین بار مثانہ کو دباوین تو بول لڑکون کے مثانے سے بالکل نکلتا رہے آسانی سے اور حکم دبانے کا اس سبب سے ہے کہ قوت دافعہ اس حالت مین ضعیف ہوتی ہے اور مجاری بھی نہایت نرم اور اس سبب سے اعلے مثانے کا اسفل سے منطبق ہوتا ہے اور اس سبب سے کہ بول لڑکے کا قلیل الحدت ہے حس اوسکی کمتر ہے پس اگر دبانے سے مدد نہو کبھی بول مثانے مین بند ہو اور ضرر کرے اور کبھی معلوم ہوا کہ نکلنا بول کا محتاج ہے

عضلے مثانے کے کہلنے پر ہے اور یہ بدون قوت ارادی کے نہین ہوسکتا اور جو قوت مذکور بیچ اطفال کے ضعیف ہے ہاتھہ سے دبانا تدارک اوسکا کرے گا اور قوت دیگا اور یہ غمزبھی چاہیے کہ نہایت نرمی سے ہو اور بدون احساس احتباس کے نچاہیے اور جب رودہ ناف کا خشک ہوکر گرجاوے اور یہ اکثر تین یا چار دن مین ہوتا ہے چاہیے کہ غبرین مجفف اوپر ناف کے ذرور کرین اور بہترین مجففات مین زیاد الصدف ہے اور زیاد ع عرقوب العجل اور رصاص محرق جو ان مین سے ملے لیوین اور ساتہ شراب کے پیسین اور خشک کرکے چھڑکین اور جانین کہ ملانا شراب کا ساتہ ادویہ مذکورہ کے واسطے زیادتی خشکی کے ہے اور واسطے تقویت معدہ اور امعا کے اور شراب قابض اس کام مین بہتر ہے اور عرقوب بضم عین مہملہ اور سکون راے مہملہ اور ضم قاف اور سکون واو اور باے موحدہ بیچ اصطلاح اطبا کے عصب غلیظ کو کہتے ہین کہ اوپر پاشنہ آدمی کے واقع ہے اور پے کرنا عبارت اوسکے کاٹنے سے ہے اور یہ عصب بیچ پاون سب جانورون کے ہے اور اس لفظ کو اوپر ساق حیوان کے بھی اطلاق کرتے ہین بالجملہ خاکستر ساق گوسالہ کی اگرچہ بیچ تخفیف ناف کے اثرمند ہے لیکن خاکستر اوسکی عصب کی کہ بیچ ساق کے ہے انفع اوس سے دیکھی گئی معلوم کرین کہ جب تک نرمی بیچ اعضاے لڑکے کے غالب ہے لڑکے کو قماط مین باندہنا لازم جانین اور میعاد متوسط اوسکی تین یا چار مہینے ہے بعد اوسکے مختار ہین اور فائدہ جلیلہ بیچ تقمیط کے حفاظت اشکال اعضا کی ہے تو اوٹھانے اور ہلانے مین کوئی عضو کو اوسکے اعضا سے صدمہ نہ پہونچے اور وقت تقمیط کے چاہیے کہ پہلے اوسکے اعضا کو نرمی سے لیوین اسطرح کہ وہ لینا اوپر شکل عضو کے مدد کرے یعنے اگر عضو عریض ہے مانند پیشانی اور کان اور سینہ کے اوسکو اوسیطرح لینا چاہیے اور اگر دقیق ہے مانند ہاتہہ اور پاون اور ناک کے اوسکو اوسی وضع پر لیوین تو ہر ایک عضو اوپر اچھی شکل اپنی کے رہے اور یہ سب کئی مرتبہ پے در پے کرین تو مقصود حاصل ہو اور بند بیچ کرین تو تکلیف لڑکے کو نہ پہونچے پس دونون ہاتہ اوسکے پھیلاوین اور دونون ذراع کو دونون زانو سے ملادین اور دونون پاون کو بھی آپسمین برابر رکھین اور ہلکا عمامہ اوپر سر کے باندہین یا ٹوپی نرم اور گرم پہناوین بعد اوسکے قماط مین لیوین اوس طریق سے کہ مشہور ہے اور قماط کو بہت مضبوط نہ باندہین کہ اعضا کو تکلیف دے اور چاہیے کہ اوپر شکم لڑکیون کی بنسبت شکم

لڑکون کے سخت باندہین اسلیے کہ بڑائی بطن لڑکیون کی مطلوب ہے واسطے حمل کے اور ظاہر ہے
کہ اگر قماط اوپر پیٹ کے چست باندہین اوسکی بڑائی کو منع کریگا اور چاہیے کہ بفاصلہ ڈیڑہ پہر کے یا دو پہر
اوسکو کھولین اور ایک ساعت چھوڑ دین تو لڑکا ہاتھ اور پاؤن ہلاوے اور بعد کھولنے قماط کے بھی
اعضا کو نرمی سے لیوین اور بعد اسکے پھر قماط مین لیوین اور وقت باندہنے اور کھولنے کے قبل گرنے
رودۂ ناف کے احتیاط کرین تو اونکو کوئی کوفت اور صدمہ نہ پہونچے اور اگر کوئی چکنا ہر بار اوسپر رکھین
یا اوس مقام کو چکنا کرین مرہم چربی اور ہلدی سے بہتر ہے اور جسوقت غندق بول سے بھر جاوے
جلد کھولین اور لباس کو خشک کرین تو اعضا لڑکے کے حدت بول سے نہ جلین اور امر عمامہ باندہنے کا
اور ٹوپی پہننے کا واسطے حفاظت سر کے ہے سردی سے اور نزلہ اور زکام سے اور گھر کہ لڑکا اوسمین
رہتا ہو معتدل الضوء مائل بتاریکی ہو اسلیے کہ شعاع قوی روح باصرہ کو سلب کرتی ہے خصوصاً اوسوقت
کہ ضعیف ہو اور پوستور اصوات قوی سے اور مانند اوسکے کہ بسبب التوا اور انزعاج اعضا کے اور بدی خلق کے
ہین باز رکھین اور چالیس دن گذرنے تک ہر دن مین ایک مرتبہ غسل دیتے رہین کہ بیچ بڑہنے بدن کے
اور حفاظت کے اثر تمام رکھتا ہے اور کبھی ایکدن مین دوبار یا تین بار غسل دینا لازم ہوتا ہے واسطے
دور کرنے میل اور عرق کے بیچ ایام گرمی کے اور کبھی ایک دن مین یا دو دن مین یا تین دن مین
درمیان دیکر یا زیادہ اس سے غسل دینا مناسب ہوتا ہے اور یہ اوس صورت مین ہے کہ لڑکا ضعیف المزاج
ہو یا جاڑا شدید ہو اور بعد چالیس دن کے ہر سات دن مین ایک غسل لڑکے کو کافی ہے اور اگر تنقیہ مین
دوبار غسل واقع ہو خصوصاً گرمی مین سب سے بہتر ہے اور گرمی مین پانی چاہیے کہ نیمگرم ہو اور جاڑے مین
مائل بحرارت غیر لاذع کہ بیچ حمام معتدل کے یا بیچ محل محفوظ کے حمام کے مانند دیوین تو شاید پہونچنے
بیچ کا سر گزند ہو اور بیچ حمام کے لڑکے کو زیادہ اس سے نہ رکھین کہ سرخی بشرہ مین ظاہر ہو اسلیے
کہ زیادہ رکھنا اس سے موجب تحلیل رطوبات کا ہے لان رطوباتہم یکون اسرع واقبل للتحلیل اور
صالح ترین اوقات واسطے غسل کے یہ ہے کہ بعد نوم طویل کے اور بعد کمال ہضم کے ہو اور جو نوم طویل
غالب حال مین رات کو ہوتا ہے پس واسطے غسل کے اول روز بہتر ہے اور اگر بیچ پانی غسل کے چیزین
نافع جوشی کی ہون مانند حنا اور میتھی کے اولے ہے تو بہتر ہو اور بعد غسل کے اور نشف بدن کے
قند مین رکھین اور بعد سقوط سرۂ ناف کے جب تک کہ ناف سوکھی ہو روغن ناف مین نہ لگاوین

اور بعد تدہین کے قماط مین لیوین اور یہ تدہین جلد جلد لڑکے کو چار مہینے تک اور لڑکی کو دو مہینے تک
مناسب ہے اور بعد ان ایام کے بعد چار دن کے ایک ہفتہ تک تدہین کرنا چاہیے اور بہترین
ادہان مین واسطے لڑکے کے گھی گاے کا ہے اور روغن دنبہ کا اور چربی تازی اور لڑکی کو روغن
بنفشہ یا بادام اور مانند اسکے اور وقت تیل لگانے کے دونون اعصاب اور عضلات کو کہ دونون طرف
فقرات پشت کے ہین چرب کر کے انگوٹھے سے نرم نرم ملین تو کوفت اور ماندگی اور کوفتگی کہ بسبب
دیر تک رہنے کے قماط مین یا مہد مین لڑکے کو حاصل ہوئی ہو برطرف ہو اور بہت دیکھا گیا کہ لڑکے
شدت رونے سے قریب غشی کے پہونچے تھے اور دودھ نہین پیتے اور کسی حیلہ سے چپ نہین ہوتے
جو یہ تدبیر کی گئی فوراً سو گئے اور آرام پائی اور عوام اس حالت کو رگ پشت کہتے ہین تسمیۃ الشی
باسم المحل اور تلیین شکم کی اس حالت مین شیاف سے مناسب ہے اور چاہیے کہ لڑکے کو جو تین دن
ولادت سے گذرین مہد مین رکھین اور لحن خوش راگ گاوین کہ لڑکے صوت ملائم سے لذت
اور آرام بہت پاتے ہین اور غیر ملائم سے نفرت تام کرتے ہین اور وقت ہلانے مہد کے واسطے
تنویم کے حرکت عنیف نہ کرین تو کلال نہو اسلیے کہ یہ حرکت ریاضت تمام ہے واسطے لڑکے خصوصاً
پیچھے رضاع کے تحریک اور جو صد کی سختی سے پلانے والی دودھ کی ہے اور مہد اور غیر مہد مین لڑکے کو
اسطرح سولاوین کہ سر اوسکا بلند ہو تو وارد ہونے فضلات بدنی سے محفوظ رہیے سر اوسکا
اور جسوقت پیچ گردن کے اور پس گوش اور کش ران اور بغل کے بسبب جمون اور شکنون کے
جا ئین کہ عفونت ظاہر ہوتی ہے چاہیے کہ برگ مورد کو پیسکر اور ساتھ گل سرشوی کے ملا کر جمونکی
تہ پر چھڑکین تو زخم نہو اور جاڑون مین مٹی اکیلی کافی ہے فائدہ بیچ تدبیر رضاع اور کیفیت ارضاع کے
طریق صواب یہ ہے کہ وقت ولادت سے اوسوقت تک کہ آٹھ پہر ہون دودھ نہ دینا چاہیے
تو لڑکا حرکت اور گریہ کرے اور آپ طلب صادق کرے اور معدہ اور حلق ہلے اور کشادہ ہو
اور اگر اس مدت تک باز رکھنا دودھ سے ممکن نہو بسبب رونے وغیرہ کے ہر چند وقت
تولد سے بعید ہو بہتر ہے اور جو چاہین کہ دودھ دیوین پہلے تھوڑا شہد چٹاوین تو تنقیہ اور جلا
معدہ کی کرے اور واسطے ہضم کرنے دودھ کے مستعد کرے اور چاہیے کہ قبل از رضاع
اول بار کے تالو لڑکے کا اوٹھا دین اور یہ ایسا ہے کہ اونگلی کلمہ کی شہادت سے آلودہ کر کے

اوپر تالو لڑکے کے خوب ملین اوسوقت دودہ دیوین اور تجربہ مین پہونچا ہے کہ تالو بعضے لڑکون کا ساتھہ
جس چیز کے کہ اوٹھاوین تمام عمر وہ لڑکا اوس شے سے ضرر نپاوے یا کمتر پاوے چنانچہ بعض لڑکونکو
ساتھہ عقرب پسے ہوئے کے مصری ملا کر اوٹھایا اونکو کہ بچھو نیش مارتا تھا اثر نہین کرتا تھا اور چاہیے کہ
دودہ کو ابتدا سے تھوڑا تھوڑا دیوین اور بتدریج زیادہ کرین اور وقت دودہ دوہنے کا ہر مرتبہ وہ ہے
کہ لڑکا آپ طلب کرے اور روئی اسلیے کہ رونا لڑکے کا قبل دودہ پلانے کے فائدہ کرتا ہے اور ایک نکتہ
لازم ہے کہ تمام دن مین زیادہ دو تین مرتبے سے دودہ ندیوین اور معدہ کو پر نکرین ہرگز کہ دودہ پلانا
آسودگی سے دفعۃً کبھی تمدد اور نفخ اور آفات مختلف پیدا کرتا ہے اور جب ایسا اتفاق ہو دودہ
موقوف کرین اور سلانے سے ہضم کو مدد دین اور جب بکی معدے مین ظاہر ہوا اور اثر امتلا کا نہ ہے اور
دودہ مانگے اوسوقت دودہ دینا چاہیے اور وقت صبح کے جو مرضعہ دودہ دے چاہیے کہ پہلے دو تین بار
اپنے دودہ کو دوہ ڈالے بعد اسکے پستان لڑکے کے منہ مین دے خصوصاً اگر دودہ مین کوئی عیب ہے
اور تدبیر اصلاح دودہ غیر محمود کی علیحدہ فائدے مین آتی ہے اور جانین کہ بہترین دودہ مین بیچ حق
لڑکے کے دودہ ماں کا ہے یہان تک کہ تجربہ مین پہونچا ہے کہ اگر لڑکا پستان ماں کی بدون اسکے
کہ دودہ اوسمین ہو چوسے اکثر اذیت اوس سے دفع ہوتی ہے لیکن اگر ماں ماؤف ہو اور مرضعہ
موصوف اون صفات سے کہ مذکور ہونگی موجود ہو دودہ مرضعہ کا بہتر ہے اور دودہ پلانے والی کو چاہیے
کہ عادت رکھتی ہو ساتھہ ادویہ مقویہ اور حافظ صحت کے تو مزاج لڑکے کو اسیوقت سے قوت ہو کہ یہ
اصل عظیم ہے اور دودہ اگرچہ ماں کا ہو اول ولادت سے ایک ہفتہ تک نہ دینا چاہیے کہ ان ایام مین
دودہ فاسد ہوتا ہے اور بعض کہتے ہین کہ یہ نفی بیچ حق دودہ غیر کے ہے ماں کے دودہ مین نہین ہے
اور احسن یہ ہے کہ پہلے لڑکے کو دودہ ماں کا دیوین تو اجزاے اصلی اور اعضا اوسکے دودہ سے
خوب فربہ ہون اسلیے کہ دودہ ماں کا بیچ حق لڑکے کے بمنزلہ مایہ کے ہے واسطے دودہ کے
بیچ باندہنے اور تقویت کے بالجملہ یہ قول اقرب الصواب ہے لیکن اس سبب سے کہ خوف ضرر کا بھی ہے
احوط وہ ہے کہ یہ دودہ ایک بار سے زیادہ ندیوین اور پھر ایک ہفتہ تک دودہ مرضعہ کا دینا چاہیے
اور اس درمیان مین ماں کو چاہیے کہ اپنے دودہ کو دوہکر پھینک دے یا اور شخص سے چوسوا
اور چوسانا اگر بدن تکلیف کے ہے ساتھہ ہاتھہ کے دوہنے سے بہتر ہے اسلیے کہ دوہنے مین تکلیف ہے

اور بعد ایک ہفتہ کے دودہ مان کا دیکھین کہ اوپر قوام اور رنگ معتدل کے ہے یا نہین اگر معتدل ہو
شروع کرین ورنہ ظاہر ہونے صلاح تک انتظار کرین اور جب تک دودہ مان کا یا دایہ کا معدی سے
نہ اوتر جاوے اور دودہ نہ دینا چاہیے کہ جمع ہونا دو دودہ مخالف کا منزلہ جمع ہونے دو پانی مختلف کے
ہی اور جسوقت دودہ پستان سے بسبب غلبہ کے جاری ہو چاہیے کہ پستان کو ہاتہ مین لیکر بیچ منہ لڑکے کے
دے اور تہوڑی دیر مین علحدہ کرے اور پہر دے تو دودہ بسبب اجتماع کے بیچ منہ کے حلق مین نہ آوے
طرف منفذ ناک کے جاوے کہ یہ امر باعث تعب عظیم کا ہوتا ہے اور چاہیے کہ ایک برس تک بلکہ زیادہ
لڑکے کو جو دودہ دیوین مراعات اضطجاع کی لازم جانین مثلاً کبہی داہنی جانب اوسکی سے دودہ
پلاوین اور کبہی بائین جانب اوسکی سے تو وضع دونون جانب کی مساوی ہو اور جسوقت لڑکا رونیسے
بسبب دودہ پینے کے چپ ہو جاوے جانین کہ سبب رونے کا بہوک تہی اور اگر چپ نہو تو دودہ لیوے
جانین کہ اوسکے بدن مین کچہ تکلیف ہے یا وحشت اوسکے مزاج مین آئی ہے پس سبب کو دریافت کرکے
جلد تدارک کرین تو رونے کے زور سے زیادتی سبب اور سبب کی ہو اور بہت دیکہا گیا کہ بعضون کو
زیادتی رونے سے اور نہ تدارک کرنے سے غشی ہو جاتی ہے یا صرع اور بعضون مین فتق یا نتوء کا
عارضہ ہوتا ہے اور جانین کہ لڑکون کو درد کان کا اکثر عارض ہوتا ہے اور سبب رونیکا ہوتا ہی پس
اگر کوئی سبب ظاہر نہو اس رونے کی فکر سے غافل نہون اور معالجات امراض لڑکون کے
عنقریب سکہے جاتے ہین **فائدہ** بیچ بیان شرائط مرضعہ کے ایک شرط وہ ہے کہ مرضعہ جوان ہو یعنی
پچیس برس سے کمتر نہو اور پینتیس برس سے زیادہ نہو دوسری شرط یہ ہے کہ معتدل السحنہ ہو
اور لحمانیت اور شحمانیت مین متوسط ہو کہ یہ سب دلیل جودت مزاج کی ہین اور چاہیے کہ رنگ
اچہا ہو اسلیے کہ اچہا ہونا رنگ کا تابع اعتدال مزاج کے ہے اور ہی گردن قوی اور سینہ کشادہ ہو
اسلیے کہ یہ امر دلیل قوت دل اور دماغ کا ہے اور چاہیے کہ عضلانی ہو یعنے عضلے اوسکے بڑے
ہون اسلیے کہ یہ دلیل زیادتی حرارت غریزی کی ہے اور ہی گوشت اوسکا سخت ہو اسواسطے
کہ سختی گوشت کی نشان کمی رطوبت فضلی کی ہے اور ایسا بدن صحیح ہوتا ہے اور عفونت کمتر
قبول کرتا ہے شرط تیسری یہ کہ اخلاق اوسکے محمود ہون اور انفعالات ردیہ جیسے مانند غضہ
اور غم اور نامردی اوسکے جلد منفعل نہو کہ یہ دلیل اعتدال مزاج کی ہے اور جو سلامتی بدن اور نفس کی

اور صحت مزاج کی بیچ اچھے ہونے دودہ کے دخل تمام رکھتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
اصحابہ وسلم نے منع فرمایا ہے دودہ پلانے مجنونہ سے کذا قال الشیخ فی القانون وینادی ذلک
باعلے صوتہ علے ایمانہ رحمۃ اللہ علیہ ولکن حسن الخاتمۃ امر مبہم وسوے المبشرین کلہم سوار در ہذا الامر کما
عرفت فی العقائد شرط چوتھی یہ ہے کہ صالح الثدیین ہو اور صلاحیت لپستان کی وہ ہے کہ مجتمع
ہون اور بڑائی مین متوسط ہون اور مسترخی نہون شرط پانچوین یہ ہے کہ دودہ اوسکا معتدل القوام
والمقدار ہو اور سفید رنگ شیرین مزہ پاکیزہ بوے اور متشابہ الاجزا اور قلیل الرغوہ ہو اور جاننا چاہیے
کہ رعایت اس شرط کی بیچ اختیار کرنے مرضعہ کے بہت اہم ہے اسلیے کہ غذا لڑکے کی دودہ ہے
پس احتیاط اوسمین واجب ہوتی ہے اور جسوقت یہ شرط نپائی جاوے اگرچہ اور شرائط
پائی جاوین اوس مرضعہ کو اختیار نکرنا چاہیے اسلیے کہ عمدہ ترین شرائط مین یہی شرط ہے اور
جو یہ شرط موجود ہو اور شرائط کو اختیار نکرنا چاہیے لامر آور معلوم کرین کہ بہت عورتین جوان
صحیح البدن کہ مزاج اونکے لپستان کا ضعیف ہوتا ہے یا ردی اور اس سبب سے دودہ
کہ اونمین پیدا ہوتا ہے فاسد ہوتا ہے اور بہت ضعیف غیر جوان ہین کہ مزاج اونکے لپستان کا
نہایت قوی ہوتا ہے اور دودہ صالح اوسمین پیدا ہوتا ہے اور دودہ صالح کے سات نشان
ہین ایک وہ کہ معتدل القوام ہو اور امتحان اوسکا یون ہے کہ اوپر ناخن کے ایک قطرہ دودہ کا
رکھین اگر سیلان کرے رقیق ہے اور اگر ثابت رہے غلیظ ہے اور اگر مائل لسیلان ہو کر ٹھہرا
رہے معتدل ہے اور ظاہر ہے کہ اعتدال قوام کا دلیل کمال نضج اور تعادل یعنے برابر ہونے کی
جبنیت اور مائیت کی ہے دوسرا وہ کہ معتدل المقدار ہو اسلیے کہ افراط کمی کی دلیل یبس مزاج
اور ضعف قوت فاعلہ کی ہے اور افراط کثرت کی دلیل زیادتی رطوبت کی ہے اور افراط رطوبت
کی باعث سرعت قبول عفونت اور فساد کی ہے پس متوسط دونون مین مستحسن ہے تیسرا وہ
کہ سفید رنگ ہو تو سفیدی اوسکی دلیل کمال احالہ لپستان کی ہو بحصول المشابہۃ بین الغاذی
والمغتذی اور جو سواے سفیدی کے ہے اچھا نہین ہے لیکن کمد دلیل برد اور سوداویت
کی ہے اور اخضر دلیل کثرت سوداکی یا جمود غیر قوی کی اسلیے کہ جمود قوی سے سیاہ کرتا ہے
اور اصفر دلیل صفراویت کی ہے اور احمر دلیل عاجز ہونے قوت لپستان کی ہے کہ آحالہ نہین ہے

اس امر پر کہ خون کو سفید کرے کما ینبغی اور مراد احمر سے سفید سرخی مائل ہے اور اگر قوت بیچ نہایت عجز کے ہے خون سرخ بجاے دودہ کے آتا ہے چوتہا وہ کہ طیب الرائحہ ہو اسلیے کہ حامض الرائحہ اور کریہ الرائحہ اور عفص الرائحہ دلیل ردارت کی ہے پانچوان وہ کہ مزہ شیرین ہو اسلیے کہ وہ دلیل جید ہونے کی اور نہ غالب ہونے اور خلط کی ہوتی ہے اور دودہ مائل بحرارت غلبہ صفرا سے ہوتا ہے اور مائل بشوریت ملنے صفرا سے ساتھہ بلغم کے اور مائل بہ ترشی بلغم حامض یا سوداے حامض سے چہٹا وہ کہ متشابہ الاجزا ہو اسلیے کہ وہ دلیل تشابہ فعل فاعل کی ہے بیچ دودہ کے و ہو المحمود ساتوان یہ کہ کثیر الرغوۃ نہو اسلیے کہ وہ دلیل کثرت ریح کی ہے لیکن جسوقت مرضعہ صالح ایسی ہاتھہ نہ آوے تدبیر اصلاح کی کرین اوس چیز سے کہ کہی جاتی ہے عنقریب شرط چہٹی وہ کہ وضع حمل مرضعہ کا مدت طبعی مین ہوا ہو یعنے مرضعہ نوین مہینے جنی ہو یا اوس مدت مین کہ وہ اوسکی عادت رکہتی ہو اور پیدایش لڑکے کی اوس مدت مین بدون تکلیف کے ہوئی ہو اسلیے کہ یہ امر دلیل صحت خون جنین اور اصلاح حال رحم کا ہے اور بیچ صلاح حال دودہ کے انکو اثر تمام ہے اسلیے کہ خون حیض کا مادہ لبن کا ہے اور صلاح اور فساد اصل مادے کا تعدیہ کرتا ہے یا مولد عنہ مین اور اسی طرح رحم کو مشارکت رکہتا ہے پستان سے فساد اسکا باعث فساد لبن کا ہوتا ہے پس صحت اوسکی حال کی نہایت مطلوب ہے اس سبب سے وہ دودہ کہ اسقاط سے ہوتا ہے اوسکا دینا لڑکے کو ممنوع ہے اور بدستور مرضعہ کہ معتاد باسقاط ہے دودہ اوسکا مجوز نہین ہے اگرچہ وہ دودہ اوس اسقاط سے ہو کہ جسمین جنین مستکمل الوضع ہو لان اعتیاد الاسقاط یکون لفساد فی دم الطمث او فی الرحم شرط ساتوین وہ کہ مرضعہ لڑکا جنی ہو یا اکثر عادت اوسکی جننے کی ہو کہ لڑکا ہوتا ہے اگرچہ بالفعل لڑکی جنی ہو اسلیے کہ اعتبار اکثر کو ہے اور جاننا چاہیے کہ عادت ولادت ذکور کی دلیل صحت خون طمث کی ہے اور زیادتی حرارت غریزی کی اسلیے پیدایش ذکر کی نہین ہوتی مگر خون نضیج صحیح قوی سے اور بعض اطباے حاذق اس امر پر ہین کہ دودہ لڑکے کا واسطے لڑکی کے اور دودہ لڑکی کا واسطے لڑکے کے بہتر ہے بسبب معتدل ہونے مزاج کے شرط آٹہوین یہ کہ درمیان وضع مرضعہ کے اور رضاعت کے مدت متوسط گذری ہو نہ بعید العہد ہو نہ قریب

اور قریب العہد نہایت ہوا اسلیے کہ بعد عہد مین بسبب بڑے ہونے ولد کے اور استغنا کے دودھ سے
عنایت اور توجہ طبیعت کے بیچ تولید دودھ کے قلت کرتی ہے اور بیچ اقرب عہد کے ظاہر ہے
کہ دودھ متغیر ہوتا ہے اور مزاج صاحب دودھ کا ان دونون صورت مین دودھ اچھا نہین ہوتا ہے
پس زمانہ متوسط احسن ہوتا ہے اور وہ بیچ اکثر کے بعد چالیس دن کے ہے وضع سے ساتوین مہینے تک
شش ماہوین ہے کہ وقت ارضاع کے جماع سے اور اون چیزون سے کہ دودھ کو بگاڑتی ہین پرہیز کرین
اور بعضے ادویات دودھ کی بگاڑنے والی کہ کھٹائی اور مسہلات ردی ہین اور ماکولات سے جو چیزین کہ غیر
مناسب ہین کہی جاوینگی اس مبحث کے آخر مین اور معلوم کرین کہ قوی ترین مفسدات دودھ کا
جماع ہے اسلیے کہ خون حیض کا اوس سے حرکت مین آتا ہے اور رایحہ دودھ کو فساد اور مقدار کو
تقلیل کرتا ہے اور بھی اگر حمل پیدا کرے ضرر عظیم ہوگا دونون کو مولود کو بسبب تقسیم ہوجانے غذا کے
ہر ایک کے دوسرے کو لہذا حدیث شریف مین بھی وارد ہوئی ہے جیسے مشکوۃ المصابیح مین بیچ
ذیل باب المباشرۃ فی النکاح مسطور ہے اور تبرکاً ہم بھی ذکر کرتے ہین وعن اسماء بنت یزید قالت
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یقول لا تقتلوا اولادکم سراً فان الغیل یدرک الفارس
فیدعثرہ عن فرسہ رواہ ابوداؤد و معنی غیل کے نزدیک اہل لغت کے یہ ہین کہ مس کرے مرد عورت کو
اور حال یہ کہ عورت دودھ پلاتی ہو اور بعضون نے معنی غیل کے ارضاع الحاملہ والجماع فی حال الحمل
کہا ہے اور معنی یدعثرہ کے یسقطہ ہین بالجملہ ارضاع حاملہ اور جماع مرضعہ عقلاً و نقلاً منہی عنہ ہے اور
اگرچہ بھی دوسری حدیث سے کہ اوسی باب سے مشکوۃ مین مذکور ہے اجازت عزل کی بھی معلوم
ہوتی ہے لیکن جو حدیث نہی کے ساتھ حدیث رخصت کے تعارض کیا ہے نہی کو غلبہ ہے کما ہو
قانون اصول المحدثین ساتھ اسکے کہ حدیث نہی کی عقلاً بھی قوت رکھتی ہے پس عمل کرنا اسپر اولی ہے
خصوصاً اغنیا کو کہ قادر ہین اوپر استرضاع کے اور متعدد ہونے متوقع جماع کے لیکن وہ شخص کہ
سوا ایک عورت کے اور عورت نہین رکھتا ہے اور واسطے رکھنے مرضعہ کے طاقت نہین ہے
احوط وہ ہے کہ وہ بھی بقدر امکان کے اس کام سے محترز ہو مگر بوقت شدت خواہش کے کہ فساد
بدن وغیرہ کو لازم ہے اگر اس کام کو کرے لایق ہے اور امید ہے کہ ماخوذ نہو اسی سبب سے
کہ حقیقۃً نہین اوس سے منع نہین کیا اور شراح مشکوۃ نے بیچ دفع تعارض ان دونون حدیث کے

[illegible]

بہت تاویلین کی ہین لیکن خلاصہ کلام کا نزدیک اہل تحقیق کے یہی ہے کہ کہا گیا انتباہ بیچ بیان غذا ہین
مرضعہ کے اور اوس چیز کے کہ اوسکو مضر ہے جسوقت مرضعہ موصوفہ باتخمہ آوے چاہیے کہ ایک ہفتہ قبل ارضاع کے
اور اقل یہ ہے کہ تین دن غذا ئین مناسب اوسکو دیوین اور رضاع موقوف کرین تو وقت ارضاع کے
دودہ اوسکا اچہا ہو اور بہتر ین غذاؤن مین گیہون اور خندروس اور گوشت برہ اور بزغالہ اور مچہلی کہ بدون
عفونت اور بدون سختی کے ہو اور مانند اسکے جو کچہ کہ حسن الکیموس ہو اور بقول سے کاہو اچہا ہے اور
فواکہ سے بادام اور فندق مفید ہین اور بدترین بقول مین جرجیر اور مزدل اور بادروج ہین اسلیے
کہ یہ دودہ کو فاسد کرتے ہین اور نعناع بہی خالی فساد سے نہین ہے اور چاہیے کہ مرضعہ کو امر کرین
کہ ریاضت معتدل کرے اور استحمام معتدل مناسب اور قطعاً تعب اور غم اور ہم اوسکو نہ پہونچین لیکن کبہی
کبہی بلکا غصہ اوسکے حق مین خصوصاً جو بارد المزاج ہو مفید ہے انتباہ بیچ تدبیر دودہ غیر صالح کے جسوقت
دودہ غلیظ اور بدبو ہو طریق اوسکے پلانے کا یون ہے کہ بیچ ایک باسن کے دوہین اور ہوا مین رکہدیوین
ایک زمانے لائق تک بعد اوسکے پلاوین اور مرضعہ کو سکنجبین بزوری کہ ملطفات مانند پودینا اور زوفا اور
حاشا اور صعتر جبلی کے اوسمین پکایا ہو اور طریخ کہ ایک قسم مچہلی کی ہے دیوین اور طعام مین جو صاحب
تلطیف ہے کہلاوین اور تہوڑی مولی اوسکے طعام مین لازم جانین اور تین چار دن درمیان دیگر
تے کرین سکنجبین اور پانی گرم سے اور جانین کہ ریاضت معتدل اور بدن گرم پانی سے دہوتا
یہان فائدہ رکہتا ہے اور پینا شراب ریحانی کا اور تناول کرنا غذائین طیب الرائحہ کہ بیچ فساد رائحہ لبن کے
فائدہ مند ہے اور جسوقت دودہ رقیق ہو ریاضت کو موقوف کرین اور ترفہ اور آسودگی کا حکم کرین اور
اغذیہ طیب الرائحہ سے جو مولد خون غلیظ کی ہین کہلاوین اور اگر مانع نہو شراب شیرین یا عصیر انگور کا
کہلاوین کہ بہت نفع دیتا ہے اور بہت سونا فائدہ مند ہے اور جسوقت دودہ گرم ہو اور مزاج مرضعہ کا
گرم ہو تعدیل مزاج کی کرین اور چاہیے کہ مرضعہ قبل تناول غذا کے دودہ نہ پلاوے اسلیے کہ بخار
حرارت مشتعل ہوتی ہے اور سکنجبین کو ساتہہ شراب رقیق مجموعاً یا اکیلے اکیلے اثر کلی رکہتی ہین اور
بدستور اگر سبب فساد کا برودت ہو اغذیہ اور ادویہ مسخنہ کام مین لاوین اور زنداہر مرداور مسخن بیچ قلت
لبن کے مفصلاً بیان ہونگے علیحدہ انتباہ مین انتباہ بیچ تدبیر قلت دودہ کے جہان قلت دودہ کی
حرارت سے ہو تامل کرین کہ حرارت تمام بدن مین ہے یا پستانون مین فقط اگر تمام بدن مین ہے

موافق سبب کے تعدیل یا تنقیح چاہیے کرنا اور اگر پستان مین ہو فقط اور اول اوسکی علامات سے لمس اوسکا گرم ہوتا ہے تضمید مبردات کی کافی ہے اور پینا معدلات خفیفہ کا وافی اور بہترین غذاؤن مین وہان کہ سوء مزاج گرم سبب کمی دودہ کا ہو کشک شعیر ہے اور پالک اور مانند اسکے اور اوس جگہہ کہ برودت سے ہو یا سدہ سے یا ضعف قوت جاذبہ پستان سے زیادہ کیا جاوے اوسکی غذا مین کچہہ کہ لطیف اور مائل بحرارت ہے اور کہانا تخم گاجر کا مفید ہے اور خود گاجر نہایت مفید ہے اور تعلیق محاجم ناری کی بدون سختی کے نیچے پستانون کے فائدہ مند ہے اور جس جگہ کہ سبب کمی دودہ کا کمی تناول غذا کی ہے حریرہ کہ جو اور بہوسی اور حبوب سے بنائے ہون کہلاوین اور توفیر بیچ غذا کے مناسب کرین اور واجب ہے کہ بیچ حریرے اور غذا کے اصل راز یانج کی اور بیخ اوسکے اور بیخ سونے کی اور شونیز داخل کرین اور پستان دودہ والی بہیش اور بکری کی پکاکر کہانا بیچ تکثیر دودہ کے نہایت مفید ہے اور مجرب ترین ادویہ کا اس باب مین وہ ہے کہ ایک ورم ارضہ یا خراطین خشک بیچ ماء الشعیر کے کئی دن پے در پے دیوین اور سلاقہ اوس نمک پانچ کا بیچ پایئے شوئی کے یہی عمل کرتا ہے اب چند دوائین کہ بیچ کثرت اور توفیر دودہ کے نفع بہت رکھتی ہین مذکور ہوتی ہین روغن گاو ایک اوقیہ لیوین اور اوپر ایک کاسئہ شراب کے گراکر پئین طین اور سمسم لیکر شراب مین ملاوین اور پئین اور پستان پر ضماد کرین کچہ ساتھہ تت اور دودہ گدہی کے ضماد کرین دیگر بادیخان پانی مین جوش کرین ایک اوقیہ اوسکا جوف شراب مین ملاکر پیین دیگر بہوسی اور مولی کو شراب مین جوش کرین اور پئین دیگر بیخ سونف تین اوقیہ تخم حندقوقی تخم گندنا ہر ایک سے ایک اوقیہ تخم رطبہ منقی ہر ایک سے دو اوقیہ سبکو کوٹ کر چہانین اور عصارہ سونف اور شہد اور گہی مین ملاکر بقدر احتیاج کے دین اور جانین کہ بہت ملنا پستان کا بیچ تکثیر دودہ کے اثر تمام رکہتا ہے اور جسوقت سبب فساد دودہ کا کثرت دودہ کی ہو کہ مجتمع اور کثیف ہو کر فاسد ہوتا ہے تدبیر اوسکی کم کرنا دودہ کا ہے تقلیل غذا سے اور تناول کرنے اشیا سے قلیل الغذا سے اور تضمید کرنا کمون اور سرکہ کا یا طین خرما عدس مطبوخ کو ساتھہ سرکے کے اوپر سینہ اور پستان کے نفع تمام رکہتا ہے اور پینا پانی شور کا مفید ہے فائدہ بیچ تدبیر فطام کے یعنے دودہ سے باز رکہنا جاننا چاہیے کہ مدت طبعی ارضاع کی دو برس ہے پس بیچ شروع سال تیسرے کے دودہ چہوڑا دین اگر کوئی مانع نہو اور قبل فطام کے جسوقت لڑکے کو خواہش تناول غذا کی سوای دودہ کے ہو تہوڑی تہوڑی دیوین غذائین مناسب

اور ملائم سے اور جو شنا یا یعنے دانت اسکے نکلنے لگین بیچ غذا کے قوی کے رخصت ہے بتدریج اور
ہرگز وہ چیز کہ چبانے مین سخت ہوان نہ دیوین کہ سبب دیری نکلنے دانت کا ہوتا ہے بسبب تحلیل
کرنے مادہ کے سخت چبانے سے اور پہلے وہ چیز کہ اسوقت مین دے سکتے ہین روٹی ہے کہ لقمہ
چبا دے اور لڑکے کو دے بعد اسکے روٹی کو پانی اور شہد مین یا شراب یا دودہ مین دے سکتی ہین
اور جسوقت غذا دینے لگین پانی بھی تھوڑا دیوین خصوصًا کہ زمانہ گرمی کا ہو اور لڑکا خواہش پانی کی
کرے کبھی کبھی پانی تھوڑی شراب مین ملا کر دیوین اور ہرگز توقف کھانے اور پانی مین نکرین کہ سبب
امتلا کا ہوتا ہے اور اگر امتلا پیدا ہو نشان اوسکا پھولنا پیٹ کا ہے اور سفیدی رنگ کی اور مانند انکو
آثار امتلا کے چاہیے کہ اس حالت مین کوئی چیز اوسکو نہ دیوین اور تنویم مین کوشش کرین تو سستی دور ہو
اور جسقدر زمانہ فطام کا نزدیک پہونچے دودہ مین تقلیل کرین اور غذا مین تکثیر [illegible]
پیدا کرین تکلیف سے اور دودہ دیوین تو سبب نفرت کا ہو اور دونوں مین کتا ہبت کھلا دیوین تو
حاجت دودہ کی کم ہو اور مذمت پستان کی نزدیک لڑکے کے اکثر کرتے ہین تو وقت فطام کے
مطلب بدون تکلیف کے حاصل ہو اور بعد فطام کے حریرے اور لحوم خفیف دے سکتے ہین اور
نیکوترین اشیا مین چاول اور دودہ ہے اور ہریسہ گوشت نرم کا اور روٹی مانڈے کی اور مانند
اسکے اور واسطے شغل لڑکے کے روٹی اور شکر کے بلوط بناوین مانند خرمے کے اور کبھی کبھی
ایک بلوط اوسکے ہاتھ مین دیوین اور اسیطرح لعب اور شغل جو کچھ سبب فراموشی پستان اور دودہ کے
ہین کام مین لاوین اور اگر لڑکا پستان کے یاد مین اضطرار کرے اور روئے چاہیے کہ کڑوی چیز
غیر مضر اوپر پستان کے ملا کرین اور اوسکے منہ مین پستان دیوین تو بسبب کڑوائی کے دودہ سے
نفرت کرے اور حیلے اس امر مین بہت اور مشہور ہین اور بہترین موسم واسطے فطام کے بہار اور خریف ہے
اور وقت ضرورت کے آخر جاڑے مین بھی مجوز ہے لیکن بیچ غلبہ گرمی اور جاڑے کے نچاہیے
اسلیے کہ گرمی مین خوف ہے کہ اسہال عظیم ہوین اور جاڑے مین سوء ہضم اور مانند انکے اور اگر بسبب
ضرورت کے گرمی مین اتفاق فطام کا ہو واجب ہے کہ چیزین مسکن العطش کہ میل طرف قبض کے
رکھتی ہین سرد کر کے ہر ساعت تھوڑی دیوین مانند دوغ شیرین اور شیرۂ خرفہ لبوادہ
اور مانند انکے دینا چاہیے اور غذا اون سے پلاو اور خشکہ اور دہی اور روٹی اور مانند انکو مناسب ہے

تدبیر فطام

تنبیہ

اور بہت چرب سے پرہیز کرین اور اوپر تالو کے حنا باندہین ایک دن درمیان دیگر اور نشاستہ
بیچ سرکے اور گلاب کے حل کر اوسجگہ طلا کرنا واسطے تشنگی لڑکون کے نہایت نفع رکھتا ہے لیکن
اس سبب سے کہ استعمال سرکے کا اوپر سر لڑکون کے خالی نقصان سے نہین ہے جبتک
ضرورت قوی نہو نہ دینا چاہیے اور تلوون کو حنا اوپر ہاتھ اور پاؤن کے باندھنا اور درمیان چونکے
لیٹنے دوپہر کو بیچ دودھ گائے کے کہ سرد ہو بٹھانا اور بدن کو اوس سے دھونا مفید ہے اور
اگر جاڑے مین ضرورت سے دودھ چھوڑاوین چاہیے کہ اغذیہ گرم بالفعل کھلاوین اور بہت
سرد پانی سے منع کرین اور بدن کو گرم رکھین اور فواکہ مناسب وقت کے دینا چاہیے فائدہ
بیچ حفاظت اور پرورش اطفال کے اور تدبیر آسانی سے نکلنے دانت کی اور اوس چیز کے
ایا سے تعلق رکھتی ہے جسوقت کہ لڑکا اوپر بیٹھنے اور ہلنے کے قادر ہو چاہیے کہ اوپر فرش
ملائم کے اوسکو بٹھاوین تو سختی زمین سے تکلیف نپاوے اور احتیاط کرین تو بلندی سے
پھسلے اور چیز تیز اور نوکدار ہو اوس سے دور رکھین اور جبتک کہ آپ بالطبع میل اٹھنے کا
اور چلنے کا نکرے اوسکو تکلیف ندیوین اور ہمیشہ بیچ تہذیب اخلاق کے کوشش کرین اور
نرمی اور رضامندی سے ہمیشہ اوسکو رکھین کہ بدترین چیزون مین غم اور غصہ ہے حضور خصا
لڑکونکو اور نزدیک لڑکے کے فحش نہ کہین اور سواے کلمات اچھے کے اور کچھ نہ سکھاوین
اسلیے کہ جو کچھ اسوقت مین عادت ہوجاویگی زوال اوسکا دشوار ہوگا اور جسوقت جمنا اگلے
دانت کا شروع ہو چلا اسنے اشیاے سخت سے باز رکھین لماذکرا اور دماغ خرگوش اور چربی
مرغی کی اوپر عمور کے ملین واسطے آسانی جمنے دانت کی اور اگر روغن زیت عمور [illegible]
عوض اوسکے ڈالین اور جسوقت دانت ظاہر ہون اور لڑکا قدرت پاوے اوپر کاٹنے کے
چاہیے کہ ایک ٹکڑا اصل السوس تازے کا کہ بہت خشک نہوا ہو اوسکی ہاتھ مین دیوین
اسلیے کہ اوسمین دو نفع ہین ایک وہ کہ اپنی انگلیون کو نہ چباویگا دوسرا یہ کہ منہ کے
حال کو اصلاح کریگا اور قروح اور درد لثہ سے محفوظ رکھیگا اور بھی چاہیے کہ کبھی کبھی
نمک اور شہد اوپر اوسکے منہ کے ملین کہ موجب امن کاہنے قلاع سے اور جہان اصل السوس
تازہ نملے خشک کو پانی مین بھگو کر دیوین اور جسوقت لڑکا باتین کرنے لگے اوسکی زبان کی

جڑ کو انگلی سے ملتے رہین تو سعین اوپر گویائی کے ہو اور جسوقت قدرت اوپر دوڑنے کے
پاوے ترم زمین پر اجازت دیوین کہ دوڑے موافق اعتدال کے اور اون کھیلون سے
کہ سبب تکلیف کے ہون رخصت دیوین کہ کھیلنا گرنگو ریاضت بدن اور نفس کی ہے اور
جسوقت قابل تعلیم کے ہون اور وہ اکثر بعد چوتھے برس کے ہے خصوصًا بعد چھٹے برس کے
مودب کے سپرد کرین اور اوسمین نرمی اور تدریج مرعی رکھین تو موجب ملال کا نہو اور جو
جلوس برکت مانوس حضرت اماعین ہمامین حضرت ابو محمد الحسن اور ابو عبد اللہ الحسین مولانا
ولی الثقلین کا باجازت نبی الثقلین صلے اللہ علیہ وعلے آلہ واصحابہ وسلم کے بعد گذرنے
چار برس اور چار مہینے اور چار دن کے بیچ مکتب کے ہوا اور بعد اوسکے تمام مسلمان اور مومنین
نے اسکو اختیار کیا اور افتتاح باب تعلیم کا اسیکو قرار دیا مراعات اوسکی کثیر البرکت ہے
فائدہ بیچ تدبیر کلی اطفال کے جانین کہ مزاج انکا بیچ نہایت نزاکت کے ہوتا ہے پس
انکے معالجے مین احتیاط تمام واجب پہچانین اور جس چیز سے کہ قوی الاثر ہے اور اوپر
اونکی طبع کے تکلیف اور سختی نکرے احتراز کرین جہان تک کہ ممکن ہو اور کافور ہرگز ندیوین
اور بدستور جو چیز کہ مفرط الحرارت یا شدید البرودت ہو اور ترشیون سے منع کرین خصوصًا وقت
پینے دودھ کے لیکن بعد طعام کے سکنجبین قلیل الحموضت مجوز ہے اور جو مزاج اطفال کا رطب
مائل بحرارت ہے اور حفاظت صحت کی مشابہ ہوتی ہے جو چیز کہ دیوین چاہیے کہ رطب ہو اور میل
بحرارت رکھتی ہو اور ہرگز کوئی چیز گرم اور خشک ندیوین مگر کوئی عارضہ سے اور جو اعضا انکی ضعیف
ہین اگر موافق مزاج کے تقویت اونکی کرین نہایت بہتر ہے اور وہ استعمال مفرحات قوی سے ہے
بعد فواکہ مناسبہ کے دینے سے کہ کبھی کبھی دیتے رہین اور معلوم کرین کہ انار مقوی جگر ہے
اور بہی اور امرود شیرین مقوی معدہ اور سیب مقوی دل ہے اور بہی واسطے تنقیہ گردہ اور
مثانے کے تخم خربزہ اور تخم خبازی نافع ہیں اور بدستور سولف کو کوٹ کر اور چھان کر اور شکر
ملا کر کبھی کبھی کھلانا مفید جانین اور رضیع کے علاج مین ملاحظہ حال مرضعہ کا اکثر کرین کہ الطفل یعالج
بعلاج مرضعہ مقرر ہے اور تجربہ مین پہونچا ہے کہ اکثر امراض اونکے ساتھ معالجہ مرضعہ کے اور اصلاح
دودھ کے زائل ہوتے ہین اسلیے کہ جو فساد کہ ہے اکثر غذا سے عارض ہوتا ہے اور رضیع کو

کہ ابھی تک اور غذا نہ پہونچی ہو غذا اوسی دودہ ہے پس بیچ تغیر مزاج اوس حادثہ کے اصلاح اوسکی
کافی ہے اور اوسکو کہ جمع بین الغذا و الرضاع کرنے مین بھی تدبیر مرضعہ کی اور اصلاح غذا کی وافی ہے
اور حاجت دینے دوا کی طفل کو نہین ہے اور بیچ نہ دینے دوا کے طفل کو غرض عمدہ وہ ہے کہ جو کچھ چیز
دوا ہے لامحالہ مخالف ہے امر طبعی کے کما قرر فی محلہ اور طبیعت طفل کی بسبب ضعف کے اور عدم اقتدار کے
عاجز آتی ہے اس امر سے کہ اوسکو مستحیل کرے اور قوت اوسکی نکالکر فعل مین لاوے اور کبھی دوا مرضعہ کو
دیوین اور دودہ اوسکے اثر سے متکیف ہو فائدہ مطلوبہ بدون تکلیف کے حاصل ہوتا ہے کما لا یخفے
اور تکیف دودہ کا کیفیات اودیہ سے دو طرح ہے ایک وہ کہ بدن متکیف ہو اوس دوا کی کیفیت سے
اور اس سبب سے دودہ اوسی اثر سے متکیف ہو اسلیے کہ بدن گرم ہو مثلاً ظاہر ہے کہ خون اور دودہ
کہ بیچ بدن کے ہے البتہ بھی گرم ہوگا دوسرا یہ کہ دواے مذکور صاحب غذائیت کی ہو اور خون موافق
اوسکے پیدا ہو گرم یا سرد اور خون مذکور سے دودہ بھی ویسا پیدا ہو لیکن جانین کہ ایسا تکیف بعد دیر کے
حاصل ہوتا ہے اسلیے کہ غذا سے دوائی سے خون پیدا ہونا اور خون سے دودہ وجود مین بمہلت آنا
چاہتا ہے بخلاف پہلی صورت کے کہ اوسمین تکیف جلد ہوتا ہے یہان تک کہ کبھی بمجرد وارد ہونے
کوئی چیز کے معدے مین اثر اوسکا تمام بدن مین سرایت کرتا ہے کما ہو المشہور اور جو مرضعہ کو
اسہال یا قے مفرط ہو بالطبع یا صنعت سے چاہیے کہ اوس دن دودہ اوسکو نہ کھلاوین اسلیے
کہ اخلاط بدن کے اوس سبب سے حرکت کرتے ہین اور دودہ کہ اوسوقت مین پیدا ہوتا ہے
ناقص الاستحالہ ہوتا ہے اور بھی اوسجگہ کہ اسہال یا قے استعمال کرنے دوا سے ہوا ہو قوت اوسکی
دودہ مین پہونچکر لڑکے کو بھی اسہال یا قے آتی ہے اور استفراغ بدون حاجت کے ظاہر الضرر ہے
لیکن اوسجگہ کہ تدبیر مرضعہ کی کفایت نکرے اون چیزون سے کہ واسطے علاج امراض بچون کے
مذکور ہے جو مناسب زیادہ اور ملائم زیادہ انکو ہوا اختیار کرین اب کئی مرض کہ عارض ہونا اونکا
لڑکون مین اکثر ہے اور اطبا نے تدبیرین اور ادویہ مجربہ اکثر اونکے لیے ضبط کیا ہے ہم ذکر کرتے ہین
ریح الصبیان ایک مرض ہے کہ دفعۃ واقع ہوتا ہے اور لڑکے کو بیہوش کرتا ہے اور ہاتھ اور
پاؤن کو اینٹھتا ہے اور کف منھ مین نکالتا ہے اور یہ مرض نزدیک بعضون کے سواے صرع کی
ہی بلکہ مشابہ صرع کی کہا ہے اور سبب اوسکا کثرت مین ریح غلیظ ہی کہ دودہ مین مجتمع ہو کر قوت کو بند کرتی ہی

سطور پر کہ شیون اور ورزاو سکے کہل جاتے ہین اور بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ وہ ایک قسم صرع کی ہے اور ام الصبیان اور فزع الصبیان اور دم الشیاطین بھی اوسکے نام ہین بطریق ترادف کے اور بعض لوگ نے ام الصبیان کو مخصوص کیا ہے اوس صرع سے کہ تپ محرقہ کے ساتھہ ہو اور بعض لوگ اس حالت کو اگر متواتر ہو ام الصبیان کہتے ہین ورنہ ریح الصبیان اور یہ اختلافات بیچ مقصود کے نقصان نہین کرتے اسباب اور آثار موجودہ کو ملاحظہ کرنا چاہیے اور موافق اونکے تدارک کرنا چاہیے علاج وقت عارض ہونے اس حالت کے ہاتھہ اور پاؤن مریض کے پکڑین اور ہتھیلیان ملین سخت چیز سے اور اوسکو نچوڑین کہ اضطراب کرے اور بازو اور رانون کو مضبوط باندہین پس اگر جلد ہوش آوے بہتر ہے اور طول کرے یا متواتر ہو نظر کرین کہ آثار کون خلط کے غالب ہین مطابق اوسکے تدبیر کرین مثلاً اگر آثار صفرا کے ظاہر ہون اور تپ محرقہ ہو ساتہ تبریدہ اور ترطیب کے کوشش کرین شرباً اور سعوطاً اور ضماداً و نطولاً علی الراس اور بہترین مرطبات مین دوہنا تازہ دودہ کا اور بالو سے اور لتہ اوسمین آلودہ کرکے اوسپر رکھنا خصوصاً دودہ مان کا کہ نہایت مفید ہے اور اسی طرح تر کدو کا اوپر سر کے رکھنا اور سرد مقام مین رکھنا اوسکو اور نرم شافہ سے اور التماس کے ملانے سے اور ملینات مناسبہ سے طبع کو کھولین اگر قبض ہو اور واسطے دور کرنے تشنج کے روغن گل یا مسکہ نیم گرم پانی مین ملاکر بدن پر ملین وقت مرض کے اور بعد اوسکے اور اگر علامات بلغم کے ظاہر ہون تسخین مین کوشش کرین اور جو بلغم سے اکثر ہوتا ہے اکثر اطبا نے واسطے اس مرض کے دوائین کہ شدید المنفعت ہین عموماً ذکر کیا ہے اور وہ یہ ہین صعتر جندبیدستر کمونی تینون کو برابر لیکر ایک مین پیسین اور مقدار مین حبہ کے دودہ مین حلکر وجور کرین یعنے حلق مین ڈالین کہ خوب نفع کرتی ہے ریح الصبیان مترقب البرء کو اور بھی شافہ حادہ سے اور مشروبات سے کہ بلغم رقیق کو نکالتے ہین طبع کو نرم کرین اور وہ چیزین کہ بالخاصیت اس موضع کو نفع کرتی ہین یا تعلق ہاتھہ سے رکھتی ہین اور کثیر الاثر ہین اونکو ہم جدا ذکر کرتے ہین انتباہ بیچ کتب بعض محققون کے لکہا ہے کہ ام الصبیان لڑکون کو نہین ہوتی ہے مگر ساتہ تپ اور حرارت مزاج کے اور زائل ہوتی ہے استعمال کرنے دواے سردات سے اور یہ خبر دیتا ہے اوس اختلاف کو کہ اوپر گذرا ہے نہ وہ کہ بعضے جہال نے اس عبارت سے گمان کیا ہے کہ حالت مذکور لڑکون کو جو ہوتی ہے مطلقاً نام اوسکا

ام الصبیان ہے اور تدبیر اوسکی سواے تبرید کے نکرنا چاہیے اور اس گمان فاسد سے معالجہ
مزعوم اپنا کرتے ہین اور ایک عالم کو تباہ اور ہلاک کرتے ہین اور اسیطرح بعضے اور نظر اسکے
بیچ کتب بعضے محققین کے لکھا ہے کہ ریح الصبیان مادہ بلغم سے ہوتی ہے بلاحظہ اختلاف
الفاظ کا نکرے اگرچہ حرارت مفرط ہو تسخین افراط مین کرتے ہین اور مبادرت فصد مین کرتے ہین
اور یہ دونون راے فاسد ہین احتراز اون سے واجب ہے اور کہا گیا کہ ریح الصبیان مرادف
ام الصبیان کے ہو یا مخالف اوسکے بیچ علاج کے مراعات علامات اخلاط کی لازم ہے اور موافق سبب
موجود کے تدارک واجب ہے اور جو چیز بالخاصیت نفع کرتی ہے خواہ ساتھ حرارت کے ہو
خواہ بدون حرارت کے یہ ہے فادزہر حیوانی کہ عبارت حجرۃ التیس سے ہے دو دو یا دو جو مین
پیسین اور تھوڑا کھلاوین اور باندھنا اطراف کا اور وضع محاجم کا اوپر ساقون کے اور ملنا
بیدستر بیچ کان کے اور منفذ ناک کے اور تھیلیان ہاتھ اور پاؤن کے مفید ہے اور بدستور ملنا
تیزاب نرم کا اوپر کف پا کے نفع تمام رکھتا ہے اور اسیطور حزول کو پیسکر اوپر کف پا کے ملنا
فائدہ دیتا ہے اور پنیر مایہ خرگوش کا آدھا دانگ یا ایک دانگ پانی مین حل کرکے دینا بالخاصیت
مفید ہے اور طریق اوسکا بیچ اسہال صبیان کے کہا جاتا ہے اور تجربہ مین پہونچا ہے کہ کئی لڑکونکو
کہ ریح الصبیان تین چار نوبت سے تجاوز کیا تھا ایک نکرا مرجان کا آگ مین سرخ کرکے درمیان
دونون ابرو کے داغ دیا وقت مرض کے اوسکی سوزش سے فوراً افاقہ ہوا اور پھر عود نہ کیا اور
بعض لوگ بکری کی مینگنی سے اور سوا اسکے بھی داغ دیتے ہین اور فائدہ ہوتا ہے لیکن دو تین
دن مریض اسی مرض مین مبتلا رہا ہو اور سرخی آنکھ کی کدر ہوتی ہو اور توقع منقطع ہوا ایسے وقت مین
تعذیب داغ سے مناسب نہین ہے فائدہ جاننا چاہیے کہ ریح الصبیان اکثر لڑکون نابالغ کو
ہوتی ہے بسبب زیادتی رطوبات دماغ کے اصل پیدائش مین اور قاعدہ اس رطوبت کا ہے
کہ کبھی بیچ حالت ہونے جنین کے رحم مین پاک ہوتی ہے اور کبھی بعد ولادت کے قروح سر سے
اور اورام سے پاک ہوتی ہے اور اگر تنقیہ اوسکا نہ رحم مین ہوا اور نہ بعد ولادت کے قروح سے
اور اورام سر سے ضرور ہے کہ یہ مرض ظاہر ہو اور بہت اتفاق ہوتا ہے کہ مرض مذکور بدون علاج کے
وقت بالغ ہونے کے خود بخود زائل ہوتا ہے بشرطیکہ اور سوء تدبیر نہوا ہو سبب سے بعض لوگ نے

کہا ہے کہ صرع شیرخوار کو علاج نہ کرین بشرطیکہ جلد گذرجاوے اور پے در پے نہوا سلیے کہ بہت
ہوتا ہے کہ مادہ ہلکا ہوا اور جلد گذرجاوے بسبب سوء تدبیر کے دشوار ہوجاتا ہے زائل ہونا
اوسکا لیکن حال مرضعہ کا ہر حال مین واجب جانین اور طفل کو ہر چیز سے کہ محرک اس مرض کی ہے
دور رکھین مانند سننا اور زقوی کا اور دیکھنا براق چیز اور روان کا اور چڑہنا اوپر بلندی کے اور رکھنا
اوپر جگہ چلنے ہوا کے اور مانند انکے اور گوشت بکری و گاے اور گھوڑے کے مانند انکے اور جو چیز
کہ بخار انگیز مانند کرفس کے دایہ کو نہ کھلاوین اور جماع سے البتہ باز رکھین اور پوشیدہ نرہے
کہ بیچ ابتداے ماہ کے اس مرض کو قوت اور حرکت زیادہ ہے اور اس سبب سے جس
لڑکے کو کہ یہ مرض مکرر واقع ہوا ہوا اور ابھی تک رفع ہونا اوسکا متحقق نہوا احتیاط اوسکی تدبیر
مین کرتے رہین اور شروع مہینے مین جند بیدستر سونگھا دین بلکہ اوپر جھولے کے اور لباس کے
تعلیق کرین اور تھوڑا اوس راتون کو کھلاوین خصوصاً اگر رونا بدون سبب کے اور بدون تغیر وضع کی اور بدون
تنفس کے اور مانند انکے کہ آثار تقدم مرض مذکور کے ہین ظاہر ہوں قصد تمام اوسکی محافظت مین
کرین اور قبض طبع کو روانہ رکھین عطسہ متواتر اگر بسبب ورم گرم کے ہو کہ بیچ نواحی دماغ کی ہوتا ہے
آثار ورم کے یعنے تپ اور حرارت ظاہر ہوگی علاج اوسکا تبرید کرنا دماغ کا ساتھ اطلیہ باردہ کے
اور ساتھ تمریخ عصارے اور روغن موافق کے بہترین عصارون مین پانی کہ دہی تازہ کا اور پانی
پتی دھنیاتر کا اور پانی مکو کا ہے اور بہترین ادہان مین روغن بنفشہ اور روغن کدو اور مانند انکے
جو ان عصارون سے ملے ساتھ جس روغن کے کہ ان روغنون سے ملاوین اور اوپر سر کے
مین اور اگر بسبب برد کے ہو کہ اسکے سر مین پہونچا ہے تقدم ملاقات برد کا اور نہونا آثار ورم کا گواہی
دیتا ہے علاج اسکی یہ ہے کہ بادروج کو بار باریک پیسکر پارچہ بیز کرین اور سفے مین رکھکر ناک مین
پھونکین جلد نفع کرتا ہے اور بھی وہ زرد پانی کہ بکری کے گردے سے وقت کباب کرنیکے
ٹپکتا ہے کئی قطرہ نیمگرم ناک مین ٹپکا دین کہ مفید ہے اور اگر زعفران اور قند تھوڑا الیکر اور کوٹ کر
بجند کرین اور ناک کو او سے رکھین عطسہ مفرط کو روکتا ہے فائدہ علامہ قرشی نے بیچ شرح قانون کے
اوپر اس قول شیخ رئیس کے ورم نواحی کو سبب عطسہ کا لکھا ایراد کیا ہے اور کہا ہے ہذا مما
استبعد فان عروض العطاس للورم بعید اور بھی دلیل بیان کیا کہ اگر ورم گرم دماغ کا موجب

عطاس کا ہو ہر آئینہ چاہیے کہ بیچ سرسام کے عطسہ بہت لازم ہو اور ایسا نہین ہے اور نزدیک اس
فقیر کے اس ایراد مین نظر ہے اسلیے کہ نزدیک محققون کے عطسہ ایسی حرکت دماغی ہے کہ طبیعت اوس سے
دفع کرتی ہے موذی کو براہ ناک کے قطع نظر اس سے کہ دفع ہو یا نہو لہذا لوگون نے کہا ہے کہ عطسہ واسطے
دماغ کے بمنزلہ کھانسی کے ہے واسطے سینہ کے اور شک نہین کہ ورم موذی ہے پس پیدا ہونا عطسہ کا ورم سے
کیون مستبعد ہوا اور ظاہر ہے کہ نہ لازم ہونا عطسہ کا ہر سرسام مین قدح مقصود مین نہین کرتا ہے بسبب امکان
خاص ہونے بعض اماکن دماغ کے اوس سے نزدیک ورم کرنے کے خصوصاً بیچ اطفال کے
کہ قریب ہین مبدء سے اور قوت بیچ نشو کے اور ثابت ہوا ہے کہ عطسہ بدون قوت کے نہین ہوتا ہے
اسی سبب سے شیخ رئیس نے کہا کہ من قرب موتہ لا تستطیع ان یعطس بالجملہ احوال اعضای لڑکون کے
اوپر حال اعضای اور لوگون کے قیاس نکرنا چاہیے عطاس بضم عین مہملہ اور شین معجمہ جو عطش مفرط لازم اوسکو ہے
اس نام سے مسمے ہوا اور اس سبب سے کہ تالو اوسمین نیچے بیٹھ جاتا ہے نزول الیافوخ کہتے ہین اور فارسی مین
بہ تشنگی مشہور ہے اور بعض نے لفظ کو غطاس بغین معجمہ اور سین مہملہ بیان کیا ہے ولا مشاحۃ فی الاسماء بالجملہ وہ
عبارت ہے ورم گرم سے کہ بیچ غشای دماغ کے ہوتا ہے علامت اوسکی وہ ہے کہ تالو اوس جگہ کہ نرم معلوم ہوتا ہے
نیچے بیٹھ جاتا ہے اور جسقدر پانی پئین سیر نہین ہوتی اور شاید درد اوسکا اکثر آنکھ اور حلق تک پہونچتا ہے مشارکت سے اور
رنگ چہرہ کا اور اکثر بدن کا زرد ہوتا ہے قوت درد اور غلبہ صفراسے اور بہت ہوتا ہے کہ قبل اوسکے پیدا ہونیکے
تہورسے مین ظاہر ہوتے ہین علاج ساتھ تبرید اور ترطیب دماغ کی کوشش کرین ایک طرح یہ کہ تراشہ
کدوی تازے کا اور خیار تازہ ساتھ پانی دھنیا تازہ اور پانی مکو اور پانی برگ خرفہ اور روغن گل کو
یا ملکو ساتھ روغن گل کے یا بنفشہ تازہ کو ٹکر ساتھ خیار تر کے کوٹ کر جوان مین سے ہو اوپر تالو کے
رکھنا فائدہ مند ہے اور بھی خرفہ کو ٹکر تنہا یا ساتھ روغن گل کے اوپر تمام رکھتا ہے اور جو چیز اوپر سر کی رکھین
چاہیے کہ خشک ہونے ندیوین بدلتے رہین ساعت بعد ساعت سے اور شیرہ تخم خرفہ اکیلا یا تھوڑی طباشیر
لڑکے کو کھلانا اور اوسکے بدن کو تازے گھی سے یا تربز کے پانی سے یا جوشاندے اشتر خار سے
دھونا اور مہندی اوپر تہیلی ہاتھ اور پاؤن کی لگانا اور اطراف کو سرد پانی مین رکھنا سودمند ہے اور
غذا لڑکے کی اور مرضعہ کی بالکل سرد اور مرطب دماغ کی کرنا چاہیے اور تدابیر مناسبہ جو سرسام گرم بڑے
لوگون کے مقرر ہے کرنا چاہیے اور ماء الشعیر بہت اچھا ہے اور جاننا چاہیے کہ اسہال اس مرض مین

اچھا نہین ہے پس اگر اسہال ہو طباشیر اور خرفہ کو بریان کرکے طفل کو دیوین اور مرضعہ کو پانی سماق کا
اور مانند اسکے جو قابض ہو کھلاوین تو جلد بند ہو اور بھی مرضعہ کو تخمہ سے بچاوین بلکہ تقلیل غذا کی کرین کہ
یہ امر باعث حبس اسہال لڑکون کا ہے اجتماع الماء فی الراس یہ بیماری ہے کہ رطوبت مائی بیچ سر کے
جمع ہوتی ہیں اور عام ہے کہ خارج قحف سے جمع ہون نیچے جلد کے یا داخل قحف کو اور بیچ غشای سخت سے
اور محل اجتماع رطوبت مذکورہ کے بھی دو جگہ ہین اور حدوث اس مرض کا لڑکون کو اکثر ہوتا ہے
بسبب رطوبت اسکے دماغون کے اور اسکو موافق محل کے دو قسم مین بیان کرتے ہین قسم پہلی وہ
کہ پانی خارج قحف مین جمع ہو اور عروض اوسکا اکثر بیچ اطفال کے بسبب خطای قابلہ کے ہوتا ہے
کہ سر کو دباتی ہے زور سے اور اس سبب سے منہ عروق کا کوئی موضع کا کھلتا ہے اور خون مائی سیلان
کرکے پیچھے جلد کے جمع ہو اور شاید کہ علاوہ اس کے سوائے رطوبت مائی کے جمع ہو علامت اس قسم کی
یہ ہے کہ رنگ جلد کا اپنے حال پر رہتا ہے اور جلد نکلی معلوم ہوتی ہے اور جو انگلی رکھکر دباوین
دبے اور رفع ہووے اور درد نکرے اور کبھی اوس صورت مین کہ کھلنا منہ رگون کا سبب ہوتا ہے
بکا اور سہر لازم ہوتا ہے خصوصاً اوائل مین فرق درمیان اس مرض کے اور ورم کے کہ سر مین ہوتا ہے
یہ ہے کہ متغیر ہونا رنگ اوس جگہ کا اور مخالف ہونا لمس اوس جگہ کا اور احساس نوع اور درد کا خاصہ
ورم کا ہے اور نہ ہونا ان اعراض کا اور پایا جانا آثار مائیت کا لازم اجتماع رطوبات کا ہے
علاج نظر کرین کہ وہ رطوبت مقدار مین بہت ہے یا تھوڑی اور اوسی محل مین محصور ہے
اور اوس محل کو پکڑے ہے یا محصور نہین ہے اور نزدیک دبانے کے مندفع ہوتی ہے داخل کو
اگر مقدار مین بہت ہو اور نا محصور ہو اور داخل مین دفع ہوتی ہے چاہیے کہ معالجہ اوسکا کرین کہ تدارک
اوسکا نقصان کرتا ہے اور اگر مقدار مین تھوڑی ہے اور مکان کو نہین پکڑے ہے تدبیر کر سکتی ہین
اور یہ دو طرح ہے ایک وہ کہ محللات خفیف ضماد کرین اور اوپر اوسکے ٹکڑا اسپنج کا باندھین
دوسرا وہ کہ شق کرین تو رطوبت نکل جاوے بعد اوسکے باندھین اور تین دن تک شراب اور
زیت اوس پر تھوڑی پہونچاتے رہین بعد اوسکے رباط کھولین اگر زخم فراہم ہوا ہو بہتر ورنہ مرہم
مدمل اور شہد سے علاج کرین یا خیاطت کرین موافق تقاضای حاجت کے اور احیاناً اگر اسباب مین
توقف ہو اور ضرورت جانین چاہیے کہ وہان کا گوشت تھوڑا چھیلین تو خون آلود ہو جاوے کہ اس تدبیر سے

گوشت جلد کا مناسب ہے اور چاہئین کہ موافق حجم مجمع الرطوبت کے شق چاہیے کرنا اسلیے کہ اگر صغیر الحجم ہو ایک شق بوضع صلیب کرین کہ کافی ہے اور اگر کثیر الحجم ہوا اور بہت ہو وہ شق متقاطع مابین شق متقاطع کر سکتے ہین تین آلایش بالکل نکل جاوے فائدہ جب تک کام ضمادہ سے ہو شق نکرین اور لیموں کو آگ کاٹ کر اوپر آگ کے گرم کرین اور تھوڑا نمک چھڑک کر جانب مقطوع سے کماد کرین اور اوپر اوس محل کے دن مین دو تین بار کئی دنین تحلیل کرتا ہے اسکو اس فقیر کا لڑکا کہ احمد اللہ نام رکھتا ہے یہی تھا اوسکے سر مین تھا لیموے ایک ہفتہ تکمید کیا مین نے بالکل زائل ہوا مدد اللہ سبحانہ ہے لیکن اس سبب سے کہ پہونچتا ترشی کا اوپر سر اطفال کے مستحسن نہین ہے اگر اور ضمادہ سے مطلب نکلے اسکو استعمال نکرین قسم دوسری وہ کہ پانی داخل قحف مین اوپر غشاے صلب کے کہ قحف کو مماس ہے جمع ہو علامت اوسکی وہ ہے کہ بند کرنا آنکھ کا دشوار بلکہ غیر ممکن ہوا اور آنکھین ہمیشہ ترکھو اور کھلی اور آنسو نکلتے ہون اور اندر سر کے مریض صاحب تمیز ثقل کو حس کرے گا اور منقول فی تدبیر اسکی تدبیر کے لاحیلۃ فی مثلہ کہا ہے اور غالب کہ یہ حکم مخصوص لڑکون سے جو اسلیے کہ دماغ انکا کثیر الرطوبت ہے اور سہل القبول واسطے اس بیماری کے اور استعمال منقیات قوی دماغ کا انین ممکن نہین ہے اور تدبیر مرضعہ کی کافی نہین ہے اور مراد لاحیلۃ فی مثلہ سے یہ ہے کہ دوا کرین اوپر طبع کے چھوڑین کہ وقت کامل ہونے مزاج کے اور تقلیل رطوبت کے کہ قرب سن بلوغ کو لازم ہے خود بخود زائل ہوتا ہے اکثر امر مین فائدہ اجتماع رطوبت کا خارج قحف مین ہو یا داخل مین بڑون کو بھی واقع ہوتا ہے لیکن نادر لعنایج امراض کبار کے اکثر اطبا نے اوسکو ذکر نہین کیا ہے الورم الخارج من القحف جاننا چاہیے کہ کبھی بیچ غشاے محل قحف کے یا بیچ جلد سر کے ورم حار یا بارد ظاہر ہوتا ہے اور فرق درمیان انکی اور اجتماع رطوبت کی گذر گیا ہی اور جو لوازم حار اور بارد سے اوپر نوعیت جسم کے بھی استدلال کر سکتی ہین اور احساس الیسی الم کا کہ قحف کو منفعلہ کی ہے خاصہ سب اقسام اس ورم کا ہی علاج اوسکا موافق سبب کے اضمدہ مناسبہ سے کر سکتی ہین اور تدبیر اسکی بہرحال سرسام کی تدبیر سی خفیف زیادہ ہی بیچ احوال امور کے اور بیچ ورم حار کے اگر مریض قابل حجامت کی ہو نکالنا خون کا وضع محاجم سی بہتر ہے اور بیچ بڈی آدمیون کی فصد بہتر ہے التشنج یعنی کھنچ جانا عضو کا اور وہ موافق سبب کی کئی طرح ہے ایک وہ کہ بعض ہی ہو علامت اسکی یہ ہے کہ پیچھے حمیات اور استفراغات کی ظاہر ہوا ہو خاصہ ایسا ہو کہ تھوڑا ... علاج اسکا یہ ہے

ورم سر بچے سے
الورم الخارج من القحف
تشنج

کہ روغن بادام یا بنفشہ یا سوا اسکے نیم گرم فقط یا ساتھ موم کے پگھلا کر اوپر سر اور قفا اور پشت کی ہمیشہ ملین تفریق سے اور تمام بدن خصوصًا مفاصل کو اوس سے چرب رکھیں اور جس مقام میں کہ سوا اسکی مائل بہ گرمی اور تری ہو رکھیں اور مرضعہ کو غذا گرم اور تر کھلاوین اور لڑکے کو بھی اگر لائق کھانے کے ہو اور جس جگہ کہ ایسی تپ یا استفراغ یا قے ہو تدارک اوسکا جس چیز کہ مناسب وقت کی ہو واجب جانین اور جانین کہ تشنج اگر تپ سے ہو اور تپ باقی ہو ہلاک ہوتا ہے اکثر دوسرا وہ کہ قبض طبع سے اور بیخوابی اور بہت رونے سے ہو علاج اوسکا کھولنا طبیعت کا ہے نرم شافہ سے اور واسطے تنویم کے جو کچھ بیچ سہر کے کہا جاتا ہے عمل مین لانا اور واسطے رونے کے حیلہ چپ کرانیکے عملًا اور دوائی کرنا اور اگر ضرورت ہو مرضعہ کو تھوڑا مخدر دیوین بلکہ لڑکے کو بھی تو رونے سے باز رہے اور تدبیر رونیکی علحدہ کہی جاتی ہے اور واسطے دور کرنے تشنج کے اعضا سے تدہین کرنا جیسا کہ بیچ پہلی قسم کے کہا گیا لازم جانین تیسرا وہ کہ غلبہ رطوبت سے ہو علامت اوسکی مقدم یا وجود اسباب مرطبہ کا ہے اور آثار رطوبت کے ظاہر ہونا علاج اوسکا ساتھ تخفیف مزاج لڑکے کے کوشش کرنا ہے اسطرح پر کہ شیاف گرم مکرر عمل مین لاوین اور روغن گرم اور خشک مانند زیت اور روغن قسط اور بیدانجیر مرکب کے اور مانند انکے ملین اور مرضعہ کو بجای پانی کے ماء العسل پلاوین اور روٹی ساتھ شہد کے یا نخود آب سیر اہوا مصالحہ کا اور چوچہ مرغ کا اور مانند انکے غذا مقرر کرین چوتھا وہ کہ درد اور ورم سے کہ وقت نکلنے دانتون کے بیچ منبت کے ہوتا ہے بسبب قرب دماغ کے اوس سے علامت اسکی وجود سبب کا ہے علاج اسکی ساتھ آسان کرنے جمنے دانتون کے کوشش کرنا اور تدارک کرنا ورم کا ہے اون چیزون سے کہ آگے بیان ہوتی ہین بیچ ورم لثہ کے اور دور کرنا تشنج کا ساتھ تدہین اوبان کے ہے اور جو تشنج کہ وقت جمنے دانتون کے ہوتا ہے اکثر امتلا سے ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ یبسی ہو بشرطیکہ اسہال مفرط یا حمیات محرقہ عارض ہون پانچوان وہ کہ ضعف اور فساد ہضم سے ہو اور ظاہر ہے کہ اس صورتمین بلغم زیادہ ہوتا ہے اور اعصاب بسبب ضعف کے قبول کرتی ہین اوسکو اور یہ قسم اوس لڑکے کو کہ بدن اوسکا موٹا ہو اکثر حادث ہوتی ہے بکثرت فضولہ او ضعف اعضائیہ علاج اسکا تجوید اعلی مرضعہ اور طفل کی ہے اور جوارش مقوی دینا اور روغن ایرسا یا روغن سوسن یا روغن حنا یا روغن چیری ملنا اور باقی تدابیر وہی ہین کہ تیسری قسم مین گذری ہین اور یہ نوع اگرچہ فی الحقیقت

ایک قسم اوسی سے ہے لیکن بسبب کثرت وقوع کے اور بواسطے اوسکے جدا ہوینگے بعضی تدبیرونمین علیحدہ کہا گیا چھٹا وہ کہ بسبب اضطراب اور حرکت سخت کے یا بواسطے سقطے کے کوفت یا التواعصب مین پڑے ساتھ سلامتی اوسکے مبدر کے کہ دماغ ہے یا نخاع علامت اسکی حدوث تشنج کا ہے متصل سببکے علاج اسکا اصلاح حال عضو ماؤف کا ساتھ ضمادہ مرطبہ مقویہ کے اور دلک اور نطول کرازوہ عبارت ہے اوس تشنج سے کہ شروع ہو عضلات ترقوہ سے اور تمدد کرے اونکو طرف قدام یا خلف کے یا داہنے یا بائین اور بعضے اطلاق کرتے ہین کزاز کو اوپر ہر تمدد کے بالجملہ تدبیر اسکی مبحث تشنج سے لیوین موافق سبب کے کثرۃ البکار والسہر پوشیدہ نرہے کہ سبب رونے اور بیخوابی مفرط کا کئی طرح ہے ایک وہ کہ بسبب درد کان کے یا درد امعا کے یا درد آنکھ کے اور سوا انکے ہو تدبیر اسکی معالجہ عضو ماؤف کا ہے جیسا کہ آتا ہے دوسرا وہ کہ بسبب اورام دماغ کے ہو اور تدبیر اوسکی گذر گئی تیسرا یہ کہ بسبب فساد دودہ کے معدے مین ہو علامت اسکی یہ ہے کہ قے نفع کرے اور بھوک مفید ہو اور دودہ کہ قے مین آوے فاسد ہو اور کوئی سبب دوسرا ظاہر نہو علاج اسکی اصلاح دودہ مرضعہ کی ہے اور ساتھ تقویت کے کوشش کرنا بعد تنقیہ کے اور تدبیرین اصلاح دودہ کی اوپر گذر چکی ہین مشروحا چوتھا وہ کہ بسبب الم اور کوفت سخت بندش سے غندق کے ہو اور تدبیر اسکی تدہین بدن ہے اور بتدریج ملنا اور ساتھ پانی گرم کے خصوصا کہ بلدی اوسمین جوش کی ہو غسل دینا پانچوان وہ کہ بسبب سوء مزاج دماغ کے اور فساد روح نفسانی کے ہو اور یہ مقدمہ صرع کا ہے اور اوائل مہینے مین اکثر ہوتا ہے علاج اسکی یہ ہے کہ جندبیدستر سونگھا دین اور اگر تھوڑا کھلا وین بھی خوب ہے اور تدبیرین وہی ہین کہ ریح الصبیان مین کہی گئی ہین موافق حاجت کے اختیار کرین اب تدبیرین اور ادویہ منومہ اور مسکنہ کہ جامع النفع ہوں ذکر کرتے ہین جاننا چاہیے کہ بیچ ارجوحہ کے لڑکے کو ہلانا جلیل الاثر ہے اور مشغول رکھنا کھیل وغیرہ مین نہایت مفید ہے اور جہان طبع لین ہو ملائم شانہ طبع کو نرم کرنا نافع ہے اور بہت اتفاق ہوتا ہے کہ خوف اور ہیبت بیچ لڑکے صاحب تمیز کے فائدہ تمام رکھتا ہے لیکن ڈرانا اسطرح پر ہو کر کہ شدید اور سخت نہو کہ موجب اور آفت کا ہوگا اور اگر یہ چیزین کافی نہون تخم خشخاش اور تخم کاہو اور شاہدانہ کو بریان کرین اور تھیلی مین رکھکر ہمیشہ لڑکیکو سونگھا وین اور نزدیک اوسکے سرہانے رکھین اور روغن خشخاش یا روغن کاہو درمیان صدغین کے

الفزع فی النوم

اور اوپر تالو کے اور اوپر فقرون پشت کی ملین اور اگر قوی زیادہ چاہین تھوڑا پوست خشخاش پانی مین بھگو کر نقوع اوسکا لیکر ساتھ تھوڑی مصری کے دایہ کو دین اور اگر لڑکے کو بھی کھلاوین مجوز ہے اور بدستور شیرہ تخم خشخاش طعام مین کھلانا خواب لاتا ہے اور اگر ان تدابیر سے مطلب نہ نکلے اس دوا کو دین قوی العمل ہے تنویم مین اور بیچ تسکین اطفال کے حب السمنہ جوز جندم خشخاش سفید خشخاش اسود تخم کتان تخم خرفہ تخم بادرنگ تخم کاہو انیسون تخم سونف زیرہ اسپغول سبکو برابر وزن مین لیوین اور ہر ایک کو جدا جدا بریان کرین اور سوائے اسپغول کے سبکو خوب کوٹین اور ملاوین اور دوناسب شکر ڈالین اور لڑکے کو کھلاوین شربت اوسکا دو درم تک ہے اور اگر چاہین کہ یہ دوا نہایت قوی ہو بیچ تنویم کے چاہیے کہ افیون مقدار تہائی ایک دوانگ یا اس سے بھی کم زیادہ کرین ان دواؤن مین اور جانین کہ دوائے مذکور نہایت موثر ہے اور بڑے لوگون کو بھی سودمند ہے اور خواب لاتی ہے لیکن جس جگہ سبب بیخوابی کا فساد روح نفسانی کا ہی اور مندرز ہے بیچ الصبیان کو وہان ندینا چاہیے الفزع فی النوم یعنے ڈرنا خواب مین جاننا چاہیے کہ کبھی لڑکا بیچ سونے کے خواب ہولناک دیکھتا ہے اور اس سبب سے ڈر کر بیدار ہوتا ہے اور یہ کئی قسم ہے ایک وہ کہ جاگنے مین کوئی چیز سے ڈرا ہو اور وہ صورت خیال مین ٹھہری ہو پس جو وقت سوئے اور عقل مختفی ہووے وہی صورت خیالی ظاہر ہووے اور موجب ڈر کا ہووے علاج اسکی وہ ہے کہ جس حیلہ سے کہ مناسب ہو خوف اوس سے دور کرین اور اوپر اوس چیز ڈرانے والی کے لڑکے کو دلیر کرین اور مانوس کرین اور لعب اور حیلہ سے اوس خیال کو اوس سے فراموش کرین اور شروع حال مین اگر چاول پاکیزہ لیکر پانی سے دھووین اور پانی اوسکا دین اور اکہ ہڈی سرطان کے ساتھ مصری کے کھلانا مفید ہے اور خرفہ بریان ساتھ مصری کے بدستور اور دھنیا سوکھا بریان ساتھ مصری کے دینا اسیطرح مفید ہے دوسرا یہ کہ بسبب امتلا کے اور بہت کھانے کے غذا بیچ معدے کے فاسد ہو اور سبب اس مرض کا ہووے اور پیدا ہونا ڈر کا فساد کھانے سے دو طرح ہو سکتا ہی ایک وہ کہ بخارات غلیظ مرتفع ہون اور روح نفسانی کو مشوش کرین دوسرا یہ کہ جسوقت کھانا بیچ معدے کے فاسد ہو اور معدہ اوس سے تکلیف پاوے تکلیف اوسکی قوت حاسہ سے متاذی ہو اور پہونچے طرف قوت مصورہ اور متخیلہ کے پس احلام ہائل دیکھتا ہے مثل تو پیچ جالینوس نے ہے اور دوسری قسم جس سے علاج اسکا یہ ہے

کہ غذا اکثر دیوین اور بعد طعام کے سونے نہ دیوین اور اگر منع کرنا ممکن نہو یا خواب اوسکا مطلوب ہو جھولا
اوسکا خوب ہلاوین تو ہضم اور تحلیل کو مدد کرے اور تھوڑا شہد چٹاوین تو مدد کرے اوپر ہضم اور انحدار کے
اور مصطگی باریک پیسکر ساتھ تھوڑی مصری کے کھلاوین فقط یا ساتھ روٹی کے بنسر اوہ کہ مقدمہ جدری
اور حصبہ کا ہو اور تدبیر اسکی اوسکے مقام مین آویگی انتباہ کبھی لڑکے کو ایک حالت قریب کابوس کے
سونے مین ظاہر ہوتی ہے علاج اسکا وہ ہے کہ جند بیدستر سونگھاوین اور جو بیج ریح الصبیان کے
مذکور ہوا موافق حاجت کے تھوڑا اوس سے لیوین اور سونے سے پہلے سونگھاوین اور جو بیج ریح الصبیان کے
مذکور ہوا موافق احتیاج کے تھوڑا اوس سے لیکر قبل از خواب شافہ سے صابون کے طبیعت کو نرم کریں
الفزع فی الیقظہ
کہ مفید ہے الفزع فی الیقظہ یعنے ڈرنا جاگنے مین پوشیدہ نہ ہے کہ لڑکا بیچ بیداری کے کوئی چیز سے
ڈرے اور بسبب ضعف نفس اور فہم کے بیچ جاگنے کے بھی اوسکے تصور سے ڈرے اور حال یہ
کہ معدہ اوسکا امتلا اور فساد سے سالم رہے تدبیر اسکی وہی ہے کہ پہلے تین قسم فزع فی النوم کی گذری
الزکام والنزلہ
الزکام والنزلہ پوشیدہ نہ ہے کہ بیچ ایام طفولیت کے بسبب زیادتی رطوبت کے اور ضعف دماغ کے
یہ مرض اکثر ہوتا ہے خصوصاً نزدیک ملاقات برد خارجی کے سر کو اسی سبب سے پوشیدہ رکھنا
سر لڑکون کا اشد تاکید سے منع کیا ہے اور چونکہ کھانسی اکثر ساتھ نزلہ کے ہوتی ہے بحث کھانسی مین
تدبیر زکام اور نزلہ کی کہی جاویگی اور عمدہ بیچ ان امراض کے گوشت اور دودھ اور شیرینی سے پرہیز کرنا ہے
وجع الاذن
اور سر لڑکونکا گرم رکھنا وجع الاذن جاننا چاہیے کہ لڑکون کو اکثر درد کان کا ریح اور رطوبت سے
ہوتا ہے علامت درد کان کی یہ ہے کہ لڑکا روئے بدون اور سبب کے اور اضطراب کرے اور
اگر درد شدید ہو ہر ساعت ہاتھ اوپر کان کے لیجاویگا اور جو اس جانب سلاوین یا ہاتھ اوسپر رکھین
تسکین پاوے اور سرخی بناگوش کی اور پیچ کرنا سر اور گردن کا بھی اوسکے نشان سے ہے علاج اسکا
اور صعتر اور نمک طبرزد اور مسور اور مرچکی اور حب حنظل اور ابہل جو کچھ اسمین میسر ہو روغن گل مین یا روغن
تل یا بادام مین جوش کرین اور کئی قطرہ اوس سے کان مین ٹپکاوین اور جاننا چاہیے کہ جو چیز کان مین ٹپکاوین
چاہیے کہ نیم گرم ہو اور دواے قوی کوئی وقت کان مین نہ ڈالنا چاہیے کہ خوف پیدا ہونے ورم
اور گرمی کا ہے اور سونف کو چبا کر اور پتلے کپڑے پر رکھکر سوراخ مین کان کے رکھنا نفع بہت کرتا ہے
اور بابونہ کو پانی مین جوش کرکے بیچ باسن لولہ دار کے ڈالنا اور اوس لولہ کو اوپر سوراخ کے

رکھنا تو بخار اوسکا کان مین پہونچے فائدہ مند ہے **فائدہ** اگر سبب درد کا ورم گرم ہو تپ لازم ہوگی
تدبیر اوسکی یہ ہے کہ جونک بیچ جڑ کان کے لگاوین اور تلیین کرین اور دودہ ٹپکاوین کہ نفع تمام
رکھتا ہے اور اگر پانی کے جانے سے کان مین سبب درد کا ہو لکڑی سونف کی یا مانند اسکے بقدر
ایک بالشت کے لیکر ایک کنارہ اوسکا تھوڑی روئی لپیٹ کر روغن مین آلودہ کر کے جلاوین اور
دوسرا کنارہ کان مین رکھین تو پانی بالکل منجذب ہو آوے حکۃ الاذن جاننا چاہیے کہ خارش کان کی
اگر ساتھ درد کے ہو علامت اوسکے اور علاج اوسکا مذکور ہوا اور اگر بدون درد کے ہو علامت اوسکی
کھجلانا کان کا اور رونا لڑکے کا ہے اور خاصہ اوسکا یہ ہے کہ جو انگلی کان مین رکھین یا کوئی چیز
گرم کان مین ڈالین آرام پاوے علاج اسکا یہ ہے کہ تھوڑی میتھی لیکر عورت کے دودہ مین پکاوین
تو قوت اوسکی دودہ مین آوے بعد اوسکے صاف کرین اور نیم گرم ڈالین اور بتی شہد مین آلودہ
کر کے رکھنا فائدہ کرتا ہے سیلان الرطوبۃ من الاذن یعنے بہنا رطوبت اور زرداب کا کان سے
یہ دو قسم ہے ایک وہ کہ بسبب قرحہ کے ہو نشان اوسکا تقدم آثار ورم اور شور کا ہے اور وجود درد کا
شروع مین علاج اسکا یہ ہے کہ کئی دن تک بہنے دین بعد اوسکے شہد کو بیچ دودہ عورت کے پکا کر
کان مین ٹپکاوین یا بتی اوسمین آلودہ کر کے کان مین رکھین رات دن مین کئی نوبت اور اگر تھوڑا
انزروت خوب پیسکر اور بتی شہد کی اوسمین آلودہ کر کے عمل مین لاوین جلد تنقیہ کرے اور زخم کو
بھر لاوے پس اگر اسیقدر سے فائدہ ہو جاوے بہتر ہے ورنہ بتی شہد کی بیچ شب یمانی پسی ہوئی کے
ملا کر پھیرین اور کافور بکمین اور مر کو پانی مین حل کرین اور روغن گل مین ملا کر جوش کرین یہان تک
کہ پانی جل جاوے بعد اسکے روغن مذکور رات دن مین کئی نوبت نیم گرم کان مین ٹپکاوین قرحہ کو بہتر کرے
اور درد کم کہ باقی رہے بھی دور کرے دوسرا وہ کہ رطوبت بیچ دماغ کے زیادہ ہو اور بسبب کثرت کے
بہی ہوں اکثر تم کان مین ہو علاج اسکا یہ ہے کہ طرف تقلیل رطوبات کے متوجہ ہو اور ایک ٹکڑا صوف کا لیکر
شہد اور شراب مین کہ تھوڑا شب یمانی یا زعفران یا تھوڑا نطرون اوسمین ملا کر کان مین رکھین اور تھوڑی
زعفران تازہ کی پانی مین حل کرین اور ٹکڑا صوف کا اوسمین آلودہ کر کے کان مین رکھین کفایت کرے اور اگر
رطوبات کم ہوجاوین وہ ہے کہ متعرض نہون کہ اکثر اونمین دماغ سے بسبب اوسکے باز رہتی ہین اور بعد بالغ ہونے کے
خود بخود دور ہوتی ہین لیکن اگر رطوبت زیادہ آوے یا خوف پیدا ہونے قرحہ کا ہو تدارک کرسکتی ہین انتفاخ الصبی یعنی ذکا لڑکے

حکۃ الاذن

سیلان الرطوبۃ من الاذن

مشک خرچ پیسین

اور یہ سوا اسکے ورم کے ہے علاج اسکا رسوت دودھ مین حل کرکے طلا کرین پس بابونہ اور بادرنجبویہ
پانی مین جوش کرکے دھوئین رمد عبارت ہے ورم ملتحمہ سے علاج اسکا کہ تین دن تک کوئی
دوا آنکھہ مین نہ لگاوین اور غذا اسے مرضعہ کی اور طفل کی اگر لائق کھانے کے ہے ثرید کلہ اور پاچہ
اور جو چیز کہ چرب ہو بنا دین اور اگر آنکھہ بہت چپکی ہو دودھ مرضعہ وغیرہ کا اوپر روئی پاکیزہ کے ڈالکر اوپر سر کے
رکھین اور دودھ لڑکی کا بہتر ہے دودھ لڑکے سے اور روئی پرانی گرم گرم اوپر پیچھے آنکھہ کے باندھنا
درد سخت اور ورم پلکون کو نہایت مفید ہے اور اسی طرح گرم پیشاب سے دھونا عظیم الاثر ہے
اور بعد تین دن کے زیرہ اور مغز جوز بوا کو برابر خوب پیسکر منہ کے پانی مین اوپر ہتھیلی کے رکھکر آمیز
بہت ملین تو مانند مرہم کے ہو پس اوپر روئی کے رکھین اور دودھ اوپر اوسکے ڈالکر اوپر پیچھے آنکھہ کے
رات کو اور دن کو باندھین اور ورم اور چپکنے کو فائدہ بہت دیتا ہے خصوصاً بیچ جاڑے کے
اور بیچ رمد ریحی کے اور اگر اس تدبیر سے دور نہو موافق غلبہ خلط کے تنقیہ کرسکتے ہین اور بیچ رمد دموی
اور زور بیچ کے اوپر گدی اور بنا گوش کے جونک لگانا اور تھوڑا خون نکالنا جلیل الاثر ہے اور
رسوت کو دودھ مین پیسکر اور اندر اور باہر آنکھہ کے طلا کرنا رات دن مین دو تین بار نہایت نافع
اور بے ضرر ہے اور جب تک ممکن ہو کوئی دوا اسے قوی لڑکون کی آنکھہ مین نہ لگاوین کہ آنکھہ
انکی بیچ نہایت نزاکت کے ہے اور استعمال کرنا دوای قوی سے خوف آفتون کا ہوتا ہے اور بدستور جو کچھہ
کہ اوسمین ترشی ہو لڑکون کی آنکھہ مین نہ لگاوین اور ذرور چشنجام کا اثر تمام رکھتا ہے اور اگر رمد مزمن ہو استعمال
کرسکتے ہین چشنجام کہ ہندی مین چاکسو کہتے ہین گدہے کی لید مین تھوڑا پانی ڈالکر رکھاوین بعد اوسکے
نکالکر مقشر کرین اور مغز اوسکا لیکر دو حصہ اور مصری اور ممامیران چینی سے ایک ایک حصہ اور سبکو مانند سرمہ کے
پیسین اور آنکھہ مین چھڑکین اور اگر انزروت گدہی کے دودھ مین پروردہ کرکے عوض ممامیران کے کرین لائق ہے
اور بعض عورتین بعد چھڑکنے اس ذرور کے آنکھہ مین روئی کو کہ روغن مین آلودہ کرکے اوپر سفال کے
پانی کے رکھکر اور سرد کرکے اوپر آنکھہ کے رکھتی ہین اور اوپر اوسکے ایک قرص مٹی خالص سے کہ پانی مین
گھولکر چھڑک کر رکھتی ہین اور پٹی سے باندھتی ہین جلد اثر ہوتا ہے بیاض الاحداق یعنی سفید ہونا سیاہی
آنکھہ کا جاننا چاہیے کہ بہت ہوتا ہے کہ بسبب کثرت رونے کے رطوبت طبقہ عنبیہ کی تحلیل ہو جاتی ہے
اور رنگ اوسکا مائل بہ سفیدی ہو جاتا ہے نظیر اوسکی حال بھٹ کا ہے کہ جب خشک ہوتا ہے سفید ہوتا ہے

علاج اسکا وہ ہے کہ پانی ملو کا آنکھ مین ڈالین رات دن مین کئی بار اور جہان تک ممکن ہو روتے
لڑکے کو بچاوین اور بعد ازان تھوڑا گوند سماق کا جو کہ گنی اوسکی معرب ہے آبسمین ملا کر آنکھ مین لگاوین سفیدی کو
دور کرے خصوصاً اگر سبب اوسکا کثرت رونے کی نہو بلکہ کوئی امر اور کہ بیچ بیاض کے ہو لڑکون کے مذکور ہے ہا
السلاق السلاق یعنے موٹا ہوتا پلک کا یہ اکثر بہت رونے سے عارض ہوتا ہے علاج اوسکا بھی بیچ آنکھ کے
پانی ملو کا لگانا ہے اور روئی اوسمین آلودہ کرکے اوپر پلک کی رکھنا ہی اور جو بسبب رونے کے
اور طرف علاج قوی کے محتاج ہو چاہیے کہ ہر صبح کو بول گرم سے آنکھ کو دھووے بعد اوسکے
الحول ملو کا پانی لگاوین الحول وہ عبارت ہے میلان آنکھ سے ایک جانب کو اور خاصہ اوسکا یہ ہے
کہ ایک چیز دو دکھلائی دیتی ہین اور حدوث اوسکا لڑکون میں بعد صرع کے ہے یا اضطجاع سے
بیچ حالت دودھ پینے کے ایک پہلو پر زمانے طویل تک اور دیکھنا اوسکا ایک جانب دیر تک
یا آواز بلند اور مانند اوسکے کہ وقفہ لڑکیکو حرکت مین لاوے اور اوسیطرف دیر تک دیکھتا رہے
علاج جلد تدارک کرین تو محکم نہو سختی بیچ عضلات آنکھ کے اور یہ ایسا ہوتا ہے کہ کوئی چیز سرخ
اوپر کنارے آنکھ کے کہ مخالف کنارے مائل کے ہے لگاوین تو لڑکا بالطبع واسطے دیکھنے سرخی کے
کہ انکو مرغوب ہوتی ہے آنکھ کو اوسطرف مائل کرے اور طریق دوسرا یہ ہے کہ برقع اوسکے منہ پر
ڈالین اور مقابل حدقہ کے برقعہ کو چیرین اور مقابلہ اوسکے چراغ جلاوین تو واسطے دیکھنے کی تکلف سے
آنکھ درست ہو جاوے چنانچہ صاحب لقوہ کا بسبب نظر کرنے کے آئینہ چینی مین درست
ہو جاتا ہے اور چاہیے کہ غذائین لطیف دایہ کو دیوین اور بیچ مرض حول کے غذائین نفخ اور جماع
التصاق الجفن نقصان کرتی ہین التصاق الجفن یعنے چپکنا پلک کا یہ مرض جو زیادہ ہو خواب سے مقدمہ رمد کا
ہوتا ہے علاج اوسکی وہ ہے کہ ہر صبح کو اوسکے پیشاب گرم سے آنکھ کو دھوئین اور سرمہ اصفہانی
لگاوین گرد آنکھ کی خارج سے تو تیا خشک دھویا پسا ہوا خشک ملین اور گرد اور غبار اور بیاز کی بو سے
اور جوز تر اور خربوزہ اور شمامہ کی بو سے بچاوین اور اگر دھوان لکڑی جھاؤ کا آنکھ مین لگاوین تو
زرقہ پانی آنکھ اور ناک سے بھی مفید ہے زرقہ یعنے کبودی آنکھ کی وہ اگر موروثی نہو علاج کریں بیز
اسطور پر کہ بیچ مدت چالیس دن کے لڑکے کو ہر ہفتہ مین کئی بار مشک اور زعفران برابر آبسمین
خوب پیسکر سلائی سے آنکھ مین لگاوین اور اگر ماں کے دودھ مین گھولکر لگاوین بہتر ہے اور موم کا شافہ

احتباس شی فی مجری الانف

چھوٹا بناکر اور مشک اور زعفران پسی ہوئی مین آلودہ کرکے ہر ہفتہ مین تین مرتبہ استعمال کرنے مین علاج مفید ہوتی ہے اور بعد چلہ کے اگر دور نہو چھوڑ دین کہ خود بخود دور ہوتی ہے اور بہت ہوتا ہی کہ کبودی کم ہوا اور جب لڑکا بڑا ہو دور ہوجاتی ہے اور کبھی اگر علاج نہین کرتے ویسی رہجاتی ہے اور جب طرف علاج قوی کے حاجت پڑے یا چلہ مین علاج ہوا ہو چاہیے کہ سیب کو جلا کر روغن زیت مین پیسین اور تالو پر مکر رملین اور عصارہ ملو اور پوست انار شیرین کا لگاوین کہ بشرط مداومت کے نافع ہوتا ہی اور بطور مداومت سرمہ اور گلاب اور زعفران اور مشک کو کہ پیسا ہو فائدہ کرتی ہے اور کہتے ہین کہ اگر سلائی کو تازے حنظل کے اندر ڈالین اور اوس سلائی کو کئی مرتبہ ایک ہفتہ مین لگاوین نفع عظیم کرتا ہی لیکن سلائی کو جو حنظل مین ڈالین اور نکالین چاہیے کہ ہاتھ اوسپر پھیرین تو یہ یا سختی کہ اوسپر لگی ہو دفع ہو بعد اسکے آنکھ مین لگاوین اور یہ سرمہ اثر بہت رکھتا ہے سرمہ اصفہانی تین درم زعفران مروارید ناسفتہ ہر ایک سے ایک ایک درم مشک کافور ایک ایک دانگ کاجل چراغ زیت کا دو درم سبکو باریک پیسکر ہر ہفتہ مین کئی بار لگاوین احتباس الشئ فی مجری الانف چاہیے جانتا کہ بہت ہوتا ہی کہ وقت غذا کھانے کے کھانسی یا چھینک آوے یا اور حرکت کا اتفاق پڑے اس سبب سے کوئی چیز کہ منہ مین ہوتی ہے ناک کی راہ مین آتی ہے اور اوسی جگہ رہجاتی ہے اور لڑکا اوسکو دفع نہین کرسکتا اور اگر لڑکا بول نہین سکتا ہی اوسکے بیان سے بھی قاصر ہوگا پس وہ چیز وہان دغدغہ کرتی ہے اور سڑجاتی ہے اور بخار اوسکا دماغ کو رنج دیتا ہے اس سبب سے لڑکا ہمیشہ متوحش رہتا ہے اور بدخوئی اور بیدلی کرتا ہے اور طرف غذا وغیرہ کے خوب خواہش نہین کرتا اور زردی رنگ کی اور ضعف اور بیخوابی اور لاغری ظاہر ہوتی ہے اور شاید کہ اوسکی وحشت سے تپ بھی لازم ہووے اور نہ آنا تنفس کا اوس طرف سے اور ہاتھ ہر ساعت اوس جانب پر رکھنا اور ملنا گواہی دیتا ہے علاج اسکی یہ ہے کہ اوسکی ناک کو اندر اور باہر سے بالکل چرب کرین اور روغن مین تھوڑا موم بھی ڈالین تو جلد خشک نہو اور وقت سونے کے لڑکے کو اوپر پشتہ کے سلاکر کئی قطرہ روغن کے ناک مین ڈالین بعد اوسکے وقت بیداری کے کوئی چیز چھینک لانیوالی سونگھاوین تو چھینک آوے اور وہ چیز نکل جاوے اور اگر اس تدبیر سے دفع نہو اور اوسکو پشتہ پر سلاکر مضبوط اوسکا ہاتھ سے مضبوط پکڑین اور اپنے منہ کو اوپر منفذ مسدود کے رکھکر خوب پھونکین

اور پیچھے اوسکے پے درپے بیچ منفذ مخالف کے بہت زور سے پھونکین اور نفس لڑکے کا اور
بیچ کہ اوسمین ہوز ور سے نکلے اور شاید کہ بعد ہین ناک کے اوتلین منفذ کے اوس منفذ کو کہ کھلا ہی
ملے رہین تو مشتہ کھل جاوے پس بیچ منفذ مسدود کے خوب پھونکین تو وہ چیز گلی کی راہ پھر آوے اور بہت دیکھا گیا
کہ لڑکے اسی علت سے تپ پیدا کرتے ہین اور کوئی علاج تپ کو نفع نہین کرتا اور بعد تحقیق سبب کے
جو تدبیر مذکور کی اونکی ناک سے چاول یا چنا یا دانہ انار کا نکلا متعفن ہوا اور تپ بھی جلد دور ہو گئے
پس بیچ امراض لڑکون کے کہ وہ لائق لکھا گئے ہین اس امر سے غافل نہونا چاہیے اور جسوقت
کوئی چیز خارج سے ناک مین گئی ہو اگر وہ چیز دکھلائی دے اور نکلنا اوسکا دستکاری سے ممکن ہو تو فقط
نکالنا چاہیے ورنہ تدبیر مذکور سے جو کوئی کہ مناسب ہو کر سکتے ہین اور جسوقت سبب بند ہونے ناک کا
خشک ہونا خلط کا ہو دودہ کو سعوط کرین اور ہمیشہ ناک کو پاک کرین طریق مناسب سے انقلاع
جاننا چاہیے کہ قروح چھوٹے کہ بیچ غشاے منہ اور زبان کے واقع ہون جو بدون عفونت کی ہون
اونکو قلاع کہتے ہین اور عفونت والے کو اکلہ کہتے ہین اور پوشیدہ نرہے کہ غشاے افواہ لڑکونکی
اور زبان انکی نہایت نرم ہوتی ہین اور اسی سبب سے متحمل لمس اور مس پستان کی نہین ہو سکتی ہین
اور ساتھ اسکے حلا سے مائیت دودہ کی کہ سبب ضعف غشا کی ہے ہمیشہ مدد کرتی ہے اس سبب سے
اکثر اوقات منہ اونکا جوش کرتا ہے خصوصاً کہ دودہ زیادہ غیر صالح الکیفیت ہو اور ردی زیادہ قروح
مذکورہ کا دودہ فجی ہے یعنی کالا اور وہ اکثر قاتل ہوتا ہے اور اسلم قروح مین سفید ہین اور قلاع
سرخ اور زرد درمیان ان دونون کے بالجملہ انکے رنگ سے استدلال کر سکتے ہین اوپر خلط کے
علاج موافق خلط کے ساتھ تعدیل مزاج مرضعہ اور طفل کے کوشش کرین اور جو کچھ بیچ قلاع بڑے
آدمیون کے کہا ہے اوس سے جو سیک اور ملائم ہو یہان کام مین لاوین اور یہ چیزین قلاع
اطفال کو نفع کرتی ہین بنفشہ اکیلا باریک کر کے چھڑکین اور اگر تھوڑا گل سرخ بھی داخل کرین
بہتر ہے اور بعضی مین تھوڑا زعفران بھی اسمین زیادہ کرین اور خرنوب اکیلا بھی یہی عمل کرتا ہے اور
عصارہ کا ہو اور مکو اور خرفہ کا ملنا اوپر منہ کے ایک دن مین کئی بار قلاع دموی اور صفراوی اور سوداوی کو
نفع کرتا ہے اور اگر قوی زیادہ مطلوب ہو اصل السوس خراشیدہ مین کر خوب ور کرین اور یہ دوا شور لشہ
اور قلاع کو کہ قوی ہو فائدہ کرتی ہے خصوصاً بلغمی کو مع عفص و قشور کندر بہت باریک پیسکر شہد میں ملا کر لیں

اور بہت ہوتا ہے کہ رب توت حامض کا کفایت کرتا ہے خصوصاً دموی اور صفراوی کو اور دھونا منہ کا ماء العسل یا شراب عسل سے اور بعد اوسکے مضمضات مذکورہ کام مین لانا جلد اثر کرتا ہے اور جسوقت طرف تدبیر قوی کے احتیاج ہو یہ دوا عمل مین لاوین عروق قشور رمان جلنار سماق ہر ایک جبہ درم عفص چار درم شب یمانی سوختہ دو درم سبکو باریک کرکے چھڑکین اور بہت ہوتا ہے کہ بیچ قلاع خفیف کے آٹا جو بریان کا کہ ستو کہتے ہین وقت سونے کے چھڑکین اور رہنے دین اور اگر اسکو لڑکا اوتار جاوے چاہیے کہ مکرر کرین فائدہ دیتا ہے اور ترنجبین پسی ہوئی بدستور قلیل الاثر ہے اور ترنجبین کو وقت رات کے چھڑکین کہ وقت صبح کے نفع ظاہر ہوتا ہے اور جسوقت کوئی دوا سے نفع ظاہر نہو اور قلاع دموی ہو حجامت کرین اور جونک لگاوین اور خون موافق احتیاج کے نکالین نزع اللثہ بہت ہوتا ہے کہ وقت نکلنے دانت کے بسبب متوجہ ہونے مادۂ گرم کے یا اور وقت مین بسبب گرنے بلغم شور کے دماغ سے دانتونمیں نزع ظاہر ہوتی ہے اور درد ہوتا ہے علاج اسکا یہ ہے کہ روغن اور موم سے تکمید کرین ورم اللثہ جاننا چاہیے کہ وقت جمنے دانت کے مقرر ہے کہ اونکے منبت مین ورم ظاہر ہووے اور درد کرے اس سبب سے کہ دانت کے نکلنے سے اوس جگہ تفرق اتصال پڑتا ہے اور اس سبب سے درد اور ضعف پیدا ہوتا ہے کہ وہ موجب ہین قبول کرنے مواد کو کہ اسباب ورم کے ہین خصوصاً کہ محل مذکور قریب دماغ کے ہے اور دماغ لڑکون کا کثیر الرطوبت ہوتا ہے اور اوسکی شان سے ہے دفع کرنا فضول کو ناحیہ ان اعضا مین اسی سبب سے کہ اس وقت مین بیچ ناحیہ لحیون کے ورم وقت زیادتی اکثر اور تشنج بھی ظاہر ہوتا ہے بالجملہ جسوقت ورم ظاہر ہووے چاہیے کہ اوسپر انگلی رکھکر نرمی سے غمز کرین اور تمریخ کرین چکنی چیزون سے کہ بیچ انبات اسنان کے مذکور ہین اور شہد سے کہ ملایا گیا ہو روغن بابونہ سے یا اوس شہد سے کہ عنب الثعلب کے ساتھ ملایا گیا ہو اور فائدہ تمریخ ان اشیا کا حاصل ہونا تلیین اور تحلیل کا ہے اور بھی نطول کرین اوپر سر کے طبیخ بابونہ اور شبت سے تو مدد کرے اوپر تلیین اور تحلیل مادہ اعضاے مجاورہ کے فائدہ غمز نرم تحلیل اور تلطیف ان مواد کا کرتا ہے بخلاف غمز سخت اور شدید کے بسبب پیدا کرنے درد کے زیادہ کرتا ہے ورم کو اور رادعہ ان اورام پر نرکھین اسلیے کہ مواد اورام مذکور کے دماغ سے دفع ہوتے ہین اکثر اور وقت استعمال رادع کے خوف ہے کہ مادہ واجب الدفع بیچ دماغ کے کہ عضو رئیس ہے رہجاوے یا پھر جاوے

اس راہ سے طرف دماغ کے اور آفت قوی لاوے اور بھی معلوم ہے کہ مواضع مذکورہ
عصبی ہین اور اعصاب متضرر ہوتے ہین تبرید سے خصوصاً بارد بالفعل سے اور بھی شک نہین ہے
کہ رداع کثیف کرتے ہین لثہ کو پس مانع ہوتے ہین نفوذ سن سے اوسمین اور ضرر اسکا ظاہر ہے
اور تدبیر تسہیل جنبے دانتون کی بیچ فوائد کلی اس مبحث کے مذکور ہوئی ہے موافق حاجت کے
عمل مین لاوین ورم الحلق [illegible] ہوتا ہے کہ ورم عارض ہوا
اور کوئی چیز نکلنا [illegible] ہوتا ہے طرف عضلون کے اور طرف مہرہ ہائے
اور پس گردن کے [illegible] ہوتا ہے اسلیے کہ حرارت اس سن مین قوی ہوتی ہے
رطوبات کو بیچ دماغ کے [illegible] طبع سے شیافات مناسبہ
بعد اسکے [illegible] استعمال [illegible] اور اورام اللوزتین اکثر بلغم سے ہوتا ہے
کہ دماغ سے وہان [illegible] ہوتا ہے کہ حرارت دماغی اوسکی رطوبات کو پگھلا کر اوپر سبیل
نزلہ کے اوپر لوزتین کے کہ دو ٹکڑے گوشت کے ہین [illegible] زبان کی جڑ مین گراتی ہے علامت
اوسکی ظاہر ہونا ورم کا ہے اور دشواری [illegible] اور نگلنے [illegible] کی پس اگر زیادتی بلغم سے
بھی آثار اوسکے ظاہر [illegible] اور اگر حرارت [illegible] نشان اوسکا ظاہر ہوگا علاج اگر بلغم سے ہو
جو بیچ ورم حلق کے کہا گیا ہے کام مین لاوین [illegible] پرہیز کراوین اور چاہئے
کہ اونگلی کو شہد مین [illegible] اور اوسپر ملین تو لعاب بہت نکلے
کہ نہایت مفید ہے اور اوسمجھے کہ مادہ قوی [illegible] اونگلی اوسپر ملکر زور کرنا اور اوسکو
دبانا تو اخلاط دفع ہون تدبیر کامل ہے اور اگر حرارت سے ہو کوئی چیز سرد اوپر تالو کے طلا کرین
تو حرارت کہ علت سیلان رطوبت کی ہے دور ہووے [illegible] موافق حاجت کے ساتھ
اوس چیز کے کہ کہی گئی ہے کام مین لاوین اور بہترین چیزون مین کہ اس جگہ اوپر سر کے رکھین
تراشہ کدو اور کھیرے کا ہے خصوصاً اگر تھوڑا سرکہ ملا ہوا اور برگ حنا اور برگ کاسنی بھی بدستور
اور دھنیا سبز اور کبھی استرخاء لہاۃ یعنے سست ہونا اور لٹکنا ملازہ یعنے کوے کا دیکھنے سے
معلوم ہوتا ہے اور شاید کہ موجب کھانسی کا ہووے علاج اوسکی اوٹھانا ہے کوے کا چیز نرم سے
اسطور پر کہ شب یمانی کو باریک پیسکر شہد مین ملاوین یا روغن مین اور اوپر لہات کے ملین اور مازو

ورم حلق

ورم لوزتین

سستی لہاۃ

سعال

سرکے مین پیسکر اور پرتالو کے طلا کرین یا نشاستہ سرکہ مین یا گل ملتانی سرکہ مین استعمال جاننا چاہیے کہ کھانسی کئی طرح ہے ایک وہ کہ بسبب جانے دخان کے حلق مین ہو علاج اسکا یہ ہے کہ مصری اور شکر اور ترنجبین اور شہد جو اوسکے مناسب وقت ہو دیوین اور بہت ہوتا ہے کہ شیر مرضعہ کا فقط کفایت کرتا ہے دوسرے وہ کہ گرد و غبار کے جانے سے حلق مین ہو علاج اسکی یہ ہے کہ حلق اور سینہ کو روغن مناسب سے چرب کرین اور غذائین چرب کھلاوین اور دودہ کا غرغرہ کرین تیسرے وہ کہ قصبہ کی خشونت اور یبس سے ہو علامت اسکی کھانسی خشک ہے بدون ملاقات دود اور غبار کے علاج تر مین حلق اور سینہ کی ہے موم روغن سے اور لعاب بہدانہ ساتھ مصری کے کھلانا اور بدستور جو چیز کہ مرطب ہے دوا اور غذا کے کام مین لاوین اور یبوست اگر صفرا سے ہے رُب شاہ توت کا یا رُب آلو بالو کا قبل غذا کے دیوین اور مرضعہ کو غذائین دافع صفرا کھلاوین اور جہان حاجت تنقیہ کی ہو تنقیہ کرین چوتھی وہ کہ کثرت رطوبت سے ہو اور یہ لڑکون کو اکثر ہوتی ہے اور اکثر ساتھہ زکام کی ہوتی ہے لہذا جمہور اطبا بیچ امراض لڑکون کے اسی قسم کھانسی کو ذکر کرتے ہین بعد اسکے زکام کا ساتھہ اسکے بیان کرتے ہین علامت اسکی نازل ہونا رطوبت کا دماغ اور ناک سے ہے اگر ساتھہ زکام کے ہو اور تمام آثار رطوبت کی ظاہر ہونا علاج اگر کھانسی بدون زکام اور نزلہ کے ہو واسطے تنقیح مادہ کے طبیخ عناب اور بنفشہ اور اصل السوس اور گاؤزبان اور پرسیاوشان اور زوفا اور مویز منقی کا دیوین دو تین دن بعد اسکی اسی طبیخ مین املتاس بھی داخل کرین اگر قبض ہو اور جہان املتاس عمل نکرے یا لڑکا اوسکو کھا نسکے تو برگ سنا ساتھہ ادویہ مذکورہ کے دے سکتے ہین اور سینہ کو اوس موم روغن سے کہ موم اور روغن بادام سے بنایا ہو چرب رکھین اور تھوڑی پشم نرم بکری کی لیکر اوپر دہوین لکڑی عود کی خوب رکھین تو دھوان اوسمین اثر کرے بعد اسکے اوس پشم کو سینے پر باندہین اور ہمیشہ بندھا رکھین اور ایک رات دن مین ایک یا دو بار پشم کو دھوان اوس لکڑی کا دیا کرین اور باندھتی رہین اور بچے کو گرم لحاف مین رکھین تو سرد ہوا اوسکی قصبہ ریہ کو نہ پہونچے اور تکلم سے منع کرین اور جند بیدستر سونگھاوین اور اوپر بناگوش اور شقیقہ اور کف ہاتھ اور پاون کے ملین پانی مین پیسکر اور سرد پانی ہرگز نہ دیوین بلکہ شہد پانی مین ملا کر پلاوین اور یہ اگر کفایت نکرے پانی تازہ کہ بارد بالفعل ہو دے سکتے ہین اور کبھی کبھی انگلی شہد اور ربا یا سج مین آلودہ کرکے زبان کی جڑ مین ملین تر قئ کرین اور رطوبت سینہ کی نکلے اور منفعت سے کی اسمین بہت ہے لیکن شیر طبیعہ مادہ

مادہ پختہ ہو اور نکلنے آسانی سے آوے خصوصاً جبکہ سبب کھانسی کا نزلہ ہو اور یہ دوا واسطے کھانسی
لڑکون کے نفع کرتی ہے صمغ عربی کتیرا مغز بہدانہ رب السوس فانیذ ہر ایک سے بقدر احتیاج کے لیکر
خوب کوٹ کر گولیان بنا دین اور دودہ مین حل کرکے دیوین اور لعاب تخم کتان ساتھ شہد یا قند کے نہایت بہتر ہے
اور شربت عنّاب و فانیذ چٹانا بدستور اور بہترین غذا مونگ چانول ساتھ شیرہ بادام کے دینا ہے اور پلاؤ خشک
اور مرغ کباب اور روٹی اور حلواے مغزی اور مانند اسکے اور رات کو حب السعال منہ مین رکھنا مفید ہے
اور یہ دوا بہت نافع ہے حبہ سفید کہ درمیان سیاہی آنکھ گوسفند کے ہے لیکر خشک کرین اور ساتھ
مصری کے پیسین اور دودہ مین حل کرکے ناشتا دیوین ایک یا دو حبہ مذکور سے اور مرکی اگر بقدر باقلا کے
وقت سونے کے دو تین دفعہ بلع کرا دین اور صبح کو حلواے مغز بادام یا حلواے مغز جوز کا کھلا وین
کھانسی مزمن کو جلد دفع کرے اور پانی پیاز پختہ کا ایک چمچہ ہر صبح کو ناشتا دینا اور سینہ کو چربی کھنا
اور پشم دھوان دیا ہوا کا باندھنا اکثر نفع کرتا ہے اور جسوقت کھانسی ساتھ زکام اور نزلہ کی ہو
چاہیے کہ پانی گرم اوسکے سر پر بہت گراوین اور صبح کو کہ محل حرکت نزلہ کا ہے حلواے مغز بادام عسلی
دیوین اور اوسکے سر کو چھپا رکھین اور تدابیر وہی ہین کہ مذکور ہوئین فائدہ بیچ کھانسی لڑکون کے
اگرچہ بلغمی ہو وہ چیز کہ مفرط الحرارۃ والیبوسۃ ہو نہ دیوین خصوصاً کہ ساتھ اوسکے حرارت اور تپ ہو اور
اس صورت مین چاہیے کہ بالکل توجہ اوپر نضج مادے کے اور بجھانے حرارت کے کرین اور بہت ہوتا ہے
کہ حرارت تپ سے مادہ بلغم کا تحلیل ہوتا ہے اور حاجت اور تدبیر کی نہوتی اور بلغمی کھانسی مین کہ ساتھ
حرارت کے ہو یہ دوا بہتر ہے بہدانہ اصل السوس مقشر عناب گل بنفشہ گل گاؤزبان ہر ایک سے بقدر
حاجت کے لیوین اور جوش کرکے دیوین اور جسوقت تلیین مطلوب ہو اگر شیرخشت یا ترنجبین خوب
ہاتھ آوے کافی ہے ورنہ املتاس ملا سکتے ہین لیکن اور مسہل گرم نہین دے سکتے کہ مضر ہے اور بہت
دیکھا گیا کہ بیچ کھانسی بلغمی کے کہ بدون حرارت کے ہو اور شدید الحرارۃ اور قوی التجفیف بعض جہال نے دیا
اور بسبب تجفیف رقیق کے اور تغلیظ غلیظ کے تنگی نفس کی بعضون کو عارض ہوئی اور بعضون کو تپ محرقہ
اور بعضون کو ورم ریہ کہ بیچ اصطلاح اہل ہند کے ڈبہ کہتے ہین ظاہر ہوا پس احتیاط اس باب مین
واجب ہے اور قول عورتون بے عقل کے کہ اپنے تئین بیچ تجربہ کاری کے خوب تعریف کی ہے
ساقط الاعتبار جاننا فرض ہے اور اونکے کہنے سے اشیاے تیسی مانند توتیاے ہندی اور حب الملوک

اور مانند اونکے کہ وسپت آوینر اور ردلیل بڑہی عورتون کی ہین دینا حرام ہے ذات الریہ یعنے ورم
پہیپہڑے کا یہ اطفال کو اکثر ہوتا ہے اگر علاج بہتر ہوا اکثر ہلاک کرتا ہے اور نشان اسکا یہ ہے کہ کہانسی
اور تنگی نفس مفرط ظاہر ہوتی ہے اور وقت تنفس کے نیچے پسلی کے گڑہا پڑتا ہے اور اہل ہند اوسکو
ڈبہ کہتے ہین بدال مہملہ ہندی اور تشدید بای موحدہ اور ہاے معروف کے اور وہ دو قسم ہے ایک وہ
کہ گرم مادے سے ہو اور تپ محرقہ شدید لازم ہے دوسرا وہ کہ مادے بلغم سے ہو اور تپ نرم اسمین بہی
ہوتی ہے علاج جو گرم مادے سی ہو بہترین تدبیرون مین تلیین طبع کی ہے عناب اور سپستان اور گل بنفشہ
اور املتاس اور شیرخشت اور مانند اونکے سے بدون انتظار نضج کے بعد اسکے جو کچہ کہ بیچ کہانسی کے گذرا مواقف
حاجت کے دے سکتے ہین اور رب توت نفع تمام رکہتا ہے اور غذا اون سے اور پر مونگ مقشر
اور مانند اسکے قصر کرین اور اصلاح دودہ مرضعہ کی لازم جانین سب حال مین اور اشیای مطفی الدم کی
اور قاطع صفرا کی موافق تقاضای مرض کے کام مین لاوین اور شیاف لین سے طبع کو نرم رکہین اور
اگر نزلہ سے ہو پانی گرم اوپر سر کے نطول کرین تو مادے کو گرنے سے موقوف کرے اور جو مادے بلغم سے
ہو تدبیر اوسکی بعینہ وہی ہے کہ بیچ کہانسی رطوبی کے مذکور ہے مگر یہ کہ جو چیز خشک اور صاحب خشونت ہے
اسمین ہرگز نہ دینا چاہیے واسطے رعایت ورم کے سوء تنفس یعنے بدی دم مارنے کی اور وہ عبارت ہے
اوس تنفس سے کہ اوپر مجری طبعی کے نہو اسباب اسکے بہت ہین لیکن جو لڑکون مین اکثر اسکو پیدا
کرنے ہین نزول بلغم کا ہے سر سے اوپر سینہ کے اور یہ مرض ضعیف الصدر کو اکثر ہوتا ہے علاج
اوسکا وہی ہے کہ بیچ سعال رطوبی کے مذکور ہوا اور بیچ جڑ کانون کے اور جڑ زبان کے زیت سے
ملنا اور نیچے گرانا لیبنب و باسے زبان کے اور پانی گرم منہ مین ٹپکانا اور تہوڑا تخم کتان پسا ہوا
شہد مین ملا کر چٹانا نفع تمام رکہتا ہے فائدہ کبہی ہوتا ہے کہ مادہ بلغم کا حرارت تپ سے یا حرارت
تدابیر مجففہ سے خشک ہو بیچ سینہ اور ریہ کے اور اوس سبب سے نفس مجری طبعی سے بہ نہایت
متغیر ہوتا ہے اور کبہی لڑکا بیچ تنفس کے منہ کو کہولتا ہے نہایت دشواری دخول ہوا سے بیچ حجر کے
اور تدبیر کامل اسوقت مین وہ ہے کہ ضعف اور بیتابی اور رونے لڑکے سے نڈرین اور اوسکو برہنہ کرین
اور محل محفوظ مین کہ ہوا سے ہو پانی گرم اوپر سینے کے نطول کرین ایک زمانہ لائق تک پس
نشف کرین منشفہ سے اور کپڑے پہناوین اور موم روغن مناسب ملین اسی طرح رات دن مین تین چار بار

اس فطرالی کو ذکر کرین نفع تمام دیتا ہی اور پہلی بار سے فورا تخفیف بیچ تنفس کی ظاہر ہوتی ہی بحکم اللہ تعالی کے
اور اگر پانی نطول مین گل خطمی اور مانند اسکے بھی جوش کیا ہو بہتر ہی ورنہ پانی اکیلا کافی ہوگا اس فقیر کا کہ صبیب اللہ
نام رکھتا ہی بیچ سن تین برس کے یہی مرض اوسکو ہوا تھا اور شدت و دشواری تنفس سے امید منقطع ہوئی تھی
اور اشربہ اور دفعیہ سے کوئی چیز فائدہ نہین کرتی تھی آخر الامر بالہام ایزدی بیچ آدھی رات کے نطول کیا گیا
دفعتہ بعنایت الہی شافی مطلق کے نفع اسکا ظاہر ہوا اور جگہون مین بھی کئی دفعہ یہ بتلایا گیا اسیطرح موثر ہوا خرخرہ
عظیمہ فی النوم یعنے آواز بلند کہ سینہ سے سوتے مین اور راتون مین اطفال کو ظاہر ہوتی ہے سبب اسکا
کثرت رطوبات ہے بیچ انکے رباط کے خصوصًا وقت سونیکے اسلیے کہ وقت سونے کے رطوبت بیچ باطن کے
مجتمع ہوتی ہے اور اس سبب سے مزاحمت کرتی ہے نفس کو بیچ نکلنے کی خصوصًا اون لڑکون کو کہ بدن انکے
فربہ ہین اسلیے کہ مجاری انکی نفس کے ضعیف ہوتی ہین علاج اسکا یہ ہے کہ ماء العسل گرم گرم گھونٹ گھونٹ پئین
اور تخم السی کوٹ کر او شہد مین گھولکر تھوڑا تھوڑا چٹا دین اور زیرہ کو آگ کوٹ کر اور چھان کر شہد مین ملا کر
تھوڑا دیوین یہی عمل کرتا ہے اور چاہیے کہ اصلاح دودھ کی کرین اور شکم سیر دودھ نہ پلاوین اور غذا بدستور
بعد گرسنگی تمام کے دیتے رہین اور ہواے سرد اور پانی سرد سے پرہیز کرین اور کان کی جڑون کو ریت گرم
سینکے ہوے سے چرب رکھین اور حلق اور ہاتھ اور پاؤن اور سینہ کو بھی اور اگر حکمت سے قے کرا دین
کہ نہ روے بہت فائدہ مند ہی اور جانین کہ رونا شروع اس بیماری مین نقصان کرتا ہی اور رکھنا مصری کا
بیچ منہ کے اور کبھی کبھی حلواے مغز بادام عسلی دینا نفع کرتا ہی اور بہت ہوتا ہی کہ تخم کتان اور عسل کے چاٹنے سے
اور طعام نرم کے کھانے سے اور چرب رکھنے سے سینہ اور حلق کو یہ مرض دور ہو جاتا ہی اور حاجت اور
تدبیرون کی نہین ہوتی فائدہ کبھی ہوتا ہی کہ لڑکون کو راتون مین مغز جوز اور مانند اسکے چیزین چکنی کھلاتی ہین
اور پیچھے اسکے تھوڑا پانی سرد پلاتی ہین اور بیچ محل گرم کے سلاتی ہین اور اس بیماری مین مبتلا ہوتی ہین بہترین
تدبیرون مین رب شاہ توت کا کھلانا ہی کئی دن تک اور محافظت کرنا اور امور سے کہ مذکور ہوی اور کبھی
ہوتا ہی کہ یہ بیماری مقدمہ صرع کی ہوتی ہے اور جو ایسا ہو چند بیدستر گھسکر اوپر کان اور ناک اور کف دست پا
اور شقیقہ کی ملین اور تھوڑا کھلا دیوین اور غذا مین احتیاط کرین اور جو صرع کو مفید ہی اور خرخرہ کو نافع
استعمال کرین الفواق یعنے ہچکی کہ اوسکو ہچکی کہتے ہین گمان عورتون کا یہ ہے کہ لڑکون کو
واسطے کشادہ کرنے معدے اور ان شریون کی ہچکی پیدا ہوتی ہے لہذا اوسکی علاج مین مشغول نہین ہوتین

خرخرہ

عظیمہ

فی النوم

الفواق

بالجملہ اگر کم ہے اور ساحیانا ہوتی ہے محتاج دوائی نہین ہے اور اگر تکلیف دیتی ہے تدارک کرنا چاہیے
اسطرح کہ جوز ہندی ساتھہ شکر کے پیسکر دیوین اور چند بیدستر کو پانی مین حل کر کے تھوڑا کھلانا نفع رکھتا ہے
اور چند بیدستر کو سرکا اور گلاب مین حل کر کے اگر دیوین فواق قوی کو دفع کرے اور اون لوگون کو کہ
صاحب ادراک ہین واقع کرنا غفلت مین اور حیران کرنا بیچ امور مخوفہ اور محزنہ اور معجبہ اور ملعبہ کی کثیر النفع ہے
اور یہ عمل مشہور اور مجرب ہے اور بھی اگر ایک تار لباس لڑکے سے مرضعہ لیکر منہ کی پانی مین بھگو کر اوپر سر
اور پیشانی کے چپکا وسے فواق ہانچ فورا کو کہا ہے لوگون نے کہ ساکن ہوتا ہے اور اکثر پانی پودینہ کا ساتھہ
شکر کے دینا مجرب ہے اور جو تناول کرنے چیزون تیز یا خشک سے ہو پانی اور لعابون سے موقوف ہوتی ہے
اور فواق بیسبی لڑکون کو کم ہوتا ہے اور اگر ہو مہلک ہوگا بسبب قوی ہونے سبب کی الفتی المریح پہنچنے
سے کہ افراط سے ہوا اور یہ تین طرح ہے ایک وہ کہ کثرت پینے دودہ سے ہو جیساکہ عادت عورتون کی ہے
بالجملہ علاج اوسکا منع کرنا اوس سے ہے اسلیے کہ دودہ زیادہ حاجت سے بیچ معدے کے جمع ہو فاسد
ہوتا ہے اور بالضرور طبیعت اوسکی دفع مین کوشش کرتی ہے منہ کی راہ سے کہ اقرب ہے واسطے نکلنے مافی المعدہ
اور راہون سے اور یہ قسم لڑکون کو اکثر ہوتی ہے پس بیچ قے لڑکون کے لحاظ اس امر کا واجب ہے
اسلیے کہ جب تک پہلے قطع سبب موجب کا نہ کیا جاوے کوئی دوا اور تدبیر فائدہ نہین دیتی
دوسرا وہ کہ زیادتی رطوبت بلغمی سے ہو بیچ معدے کے اور نشان اوسکا نکلنا بلغم کا ہے بیچ قے کی
علاج اوسکا آدھا دانگ لونگ پسی ہوئی اکیلی یا بیچ پانی سیب شیرین کے یا پانی ہی شیرین کے
دینا ہے اور جو اسپ سے قے جو ضعیف ہین اوپر معدے کے ضماد کرنا مانند گل سرخ اور چھالیہ اور عود اور
ہلیلہ اور مانند انکے باریک پیسکر اور ساتھہ پانی یا شراب ہی کے گھولکر اور یہ دوا نفع رکھتی ہے پوست
بیرون پستہ پیا ہوا ساتھہ پانی سیب یا ہی کے دیوین اور اگر پودینہ دشتی کوٹ کر بیچ شدت
نعناع کے دیوین جلد بند کرے اور اگر عود اور صندل کو بیچ گلاب کے پیسین اور دیوین نفع دیگی
تیسرا وہ کہ گرسنے صفرا سے ہو اوپر معدہ کے نشان اوسکا نکلنا صفرا کا ہے قے مین اور آثار حرارت کے
ظاہر ہونا علاج اسکا تناول حموضات مقوہ کا ہے مانند رب ترش اور رب غورہ اور رب ریباس
اور شربت زرشک کی اور یہ دوا نفع تمام رکھتی ہے پانی پودینہ کا اور پانی انارین کا یکجا کر کے بیچ باسن
چاندی کے جوش کرین تھوڑی مصری ملا کر جب آدھا رہجاوے اوتارین اور تھوڑا دیوین

تا دو زہر چدوانی آدھا دانگ گل ارمنی دو دانگ بیچ پانی سیب یا بہی یا امرود یا دوغ مسکہ نکالی ہوئی کے
ساتھہ شربت نعنع کے دینا قے اور غثیان مفرط کو نفع دیتا ہے جوارش فواکہ اور شربت مصطگی اور
سکنجبین فائدہ مند ہین فائدہ کلیات مین کہا گیا کہ اجتماع لبنیات کا ساتھہ حموضات کی منہی عنہ ہے
پس جس وقت بیچ اطفال شیرخوارہ کے دینا حموضات کا اتفاق پڑے چاہیے کہ اوس وقت دیوین
کہ معدہ دودہ سے پاک ہو اور یہ ضابطہ خاطر مین رکھین کہ واجب الحفظ ہے ضعف المعدہ نشان اوسکا
کبھی مچکار ہے اور ثقل معدے کا اور سوء ہضم بدن استلا اور ہیضہ کے اور قلت اشتہائی اور یہ
لڑکون کو اکثر دودہ کے فساد سے ہوتا ہے علاج اوسکا اصلاح دودہ کی ہے باعتبار سبب کی
اور واسطے تقویت کے پانی بہی کا ساتھہ تھوڑی لونگ اور سک کے ایک قیراط سک کو بیچ تھوڑی
بہہ کے دینا اور میسوسن کو گلاب مین ملا کر یا اکیلی پانی اس کو تنہا اوپر معدے کے ملنا اور روغن مصطگی کی
تدہین کرنا نفع کرتا ہی اور نوشدارو دودہ یا گلاب مین حل کر کے صبح اور شام دینا بہت اثر رکھتا ہی اور سفوف
ارسطو کا نہایت موثر ہے خصوصاً ساتھہ پانی بہی کے اور پوست اندرونی سنگدان مرغ کو خشک کر
اور کوٹ اور چھان کر مصری مین ملا کر بقدر حاجت کے دینا مجرب ہے اور مسلم لونگ کو گلاب مین جوش
کرنا اور مصری سے شیرین کر کے ناشتا کھلانا عظیم النفع ہی اور پرہیز مرخیات اور مضعفات اور مزلقات
مانند آلو اور زرد آلو اور تربز اور لعابات اور مانند اسکے لازم ہے بی مرضعہ کو اور بی لڑکے کو اور تجویز
ہضم کی استعمال اغذیہ لطیفہ سے مانند گوشت طیور کے اور مانند اسکے ضرور ہی تجبن اللبن فی المعدہ
یعنی بستہ ہونا دودہ کا بیچ معدہ کے جانین کہ بہت ہوتا ہے کہ جہال واسطے رفع ہونے
اسہال کے پنیر مایہ کھلاتی ہین اور بعد اسکے دودہ پلاتے ہین یا بعد دودہ دینے کے فوراً
پنیر مایہ کھلاتی ہین اس سبب سے دودہ معدے مین افسردہ یعنی تکڑ جاتا ہی اور سمیت اور
تعفن پیدا کرتا ہے نشان اسکا تشنج شکم کا ہے اور غشی اور تنگی نفس کی اور پسینا سرد اور یہ بھی
بسبب سمیت کے ہے اور شاید کہ بواسطے عفونت کے تب آوے اور شاید کہ لرزہ قوی
عارض ہوتا ہے اسواسطے کہ حرارت کو ظاہر سے طرف دل کے پھیر لاتا ہے اور یہ علامت
ردی ہے علاج واسطے پگھلانے دودہ بستہ کے شبت اور پودینہ خشک کرین اور اوسمین
سکنجبین ملاوین اور گرم گرم پلاوین بقدر حاجت کے اور سرکہ اکیلا یا پانی گرم ملا کر دیوین

کہ کافی ہی اور پنیر مایہ جس حیوان سے کہ ہو خصوصا خرگوش کا نفع کرتا ہی اور پنیر مایہ کو اگر بالنگو کی پانی کے
ساتھہ یا بنجاسف کی پانی کے ساتھہ دیوین بہتر ہے اور خواص پنیر مایہ سی یہ ہے کہ خون اور دودہ سیال کو
بستہ کرتا ہی اور بستہ کو پگھلاتا ہی اور قرطم بھی عمل کرتا ہی بیچ تجمید اور تذویب کے پودینہ سو کھا بیچ الا نفرا سے
بیچ تذویب کے اور پانی راکھہ لکڑی انجیر کا بدستور طریق اسکا یون ہی کہ راکھہ لکڑی انجیر کی پانی مین ڈالین
اور ایک ساعت باسن کو رکھین تو راکھہ صاف ہو کر تہ نشین ہو پس اس پانی صاف کو دوسرے باسن مین
لیکر راکھہ تازہ اوسمین ملا دین اور اسی طرح پانچ بار کرین بلکہ سات بار بعد اسکے تھوڑا یہ پانی ملا دین
اور جسوقت دودہ بستہ تدابیر مذکورہ سی نہ پگھلی اسن وہ ہے کہ قے کرا دین تو جلد نکل آوی اور اگر قے
نہ آوے تلیین کرین اسلیے کہ باقی رہنا دودہ مذکور کا بدن مین اچھا نہین اور بعد اسکے دیر تک غذا
نہ دیوین اور بہتر یہ ہی کہ عوض دودہ ماں اور دایہ کے دودہ اوٹنی یا بکری یا گای کا دیوین کئی دن تک
اور چاہیے کہ خوراک ان جانورون کی سداب اور فیصوم اور برگ حماض ہو اور اگر بچے کو ماں کے
دودہ اور دایہ سے روک نہ سکین دودہ پلانے والی کو غذائین لطیف اور مقطع کھلا دین اور غلیظات سے
باز رکھین اور کبھی کبھی تریاق فاروق ملا تی ہین بھی لڑکیکو اور بھی دایہ کو اور دودہ تفریق سی پلا دین
تھوڑا تھوڑا اور شکم سیر ہرگز نہ دیوین اور کبھی کبھی سلا دین اور پیٹ کو چھپائے رکھین اور مرضعہ کو
مفسد اور مغلظ خون سی باز رکھین اور جانین کہ خاصیت دودہ بکری کی بیچ تذویب دودہ اور خون
بستہ کی موثر ہی کہ خون بستہ مافی العروق کو پگھلاتا ہی پس اس باب مین وہ تمام دودھون سی بہتر ہے
خصوصا کہ نزدیک رعایت خوراک جانورون کی ہو فائدہ جیسے دودہ معدہ مین بستہ ہوتا ہی کبھی
خون بھی ایک جگہہ سی پھٹ کر معدی پر گرتا ہے اور بستہ ہو جاتا ہے تدبیر اسکی وہی ہے کہ بیچ تجمین
لبن کے کہ آ چکے ہین اور علامات اسکی بدستور ایضا وہ ایک مرض ہی کہ قی اور اسہال مفرط دفعۃ ظاہر
ہوتے ہین یہ مرض اکثر لڑکون کو کثرت دودہ پہنچنے سے ہوتا ہی اور بیماری مذکور ہر چند تیزی اور خطرناک
لیکن زیادتی اسہال کی اور شدت ضعف اور سقوط نبض اور ظہور تشنج اسمین اتنا مخوف نہین ہے
خصوصا لڑکون مین پس معالج چاہیے کہ ولیہو تو شداید عوارض سے ہوش اپنی کھو وے علاج
جب تک مادہ حرکت مین ہے ہرگز بند نکرین اور ہرگز نہ دودہ اور جو چیز کہ قسم غذا سی ہی نہ دیوین
مگر ضرورت کے وقت اور جہانتک کہ ممکن ہے بیچ تنویم کے کوشش کرین اس علت مین کوئی تدبیر بہتر اسکے

رہتے آنکھ مین سے خواب آدمی یا نہین اگر آوے بہتر ہے اور تریاق فاروق تھوڑا مرضعہ کو دینا
اور لڑکے کو بھی بہتر ہے بشرطیکہ حرارت نہو اور جسوقت کہ مادہ کما ینبغی نکل گیا حبس کر سکتے ہین
اوس سے کہ قے اور اسہال مین مذکور ہے الا اسہال پوشیدہ نہ ہے کہ لڑکون کو اکثر حال مین وقت
جمنے دانت کے اطلاق شکم عارض ہوتا ہے وجہ اسکی ساتھہ تدبیر کے تجربہ مین آویگی لیکن لازم نہین ہے
کہ اوسوقت مین اور اسباب سے نہو اسلیے کہ جو اونکو بسبب حرص کے اوپر غذا اور حرکات مفسدہ کے
کہ بعد غذا کے کرتے ہین امتلا اور فساد اکثر واقع ہوتا ہی اور اصلاح دائم کثیر الحدوث ہوتے ہین
نہایت یہ کہ بیچ وقت جمنے دانتون کے اکثر العروض ہی اسیواسطے سب اقسام اوسکی مشروحاً ہم
بیان کرتے ہین قسم پہلی وہ کہ بسبب جمنے دانتون کے ہو اور یہ تین طرح ہی ایک وہ کہ ریم اور قیح
کہ وقت نکلنے دانتون کے بسبب تفرق اتصال لثہ کے پیدا ہوتا ہے وقت چوسنے دودہ کے
معدے مین جاوے اور بسبب خلا کے کہ قیح کو لازم ہے اور بواسطے فساد قیح کے دودہ کو
اطلاق کرتا ہے دوسرا وہ کہ بواسطے اشتغال طبیعت کو ساتھہ پیدا کرنے سن کے فتور بیچ ہضم کی پڑے
اسلیے کہ قاعدہ طبع کا ہی کہ جو ساتھہ کوئی امر کے مشغول ہو جید کرنے ہضم سے باز رہتی ہی اور شک
نہین ہے کہ جب ہضم مین فتور پڑی اور غذا موافق عادت کے کھاتا ہے اسہال ہو جاویگا اکثر
تیسرا وہ کہ بسبب درد لثہ کے کہ اسوقت کا خاصہ ہے بیچ قوی اعضا کے فتور پڑے اور تمامہ
ضعیف ہو پس غذا گرانی پیدا کرے اور اسہال سے مندفع ہو اور معلوم ہوا کہ اوجاع کے
لوازم سے یہ ہے کہ منع کرتے ہین اعضا کو افعال خاص اوسکے سے علاج اس قسم کی اسہال کی
چاہیے کہ حبس نکرین مگر اوسوقت کہ افراط سے بیم مضرت کلی کی ہو اور بیچ تدبیر جلد نکلنے دانت کی
کوشش کرین کہ اصل علاج یہی ہے فائدہ وہان کہ بسبب اسہال کا اس حال مین چوسنا
قیح لثہ کا ہو وجہ منع کی اوسکے حبس سے ظاہر ہے اسلیے کہ اگر بند کرین مادہ جو یہی دودہ کو فاسد
کرے اوسے فساد کلی بیچ بدن کی لاتا ہے لیکن جو اسہال بسبب مشغول ہونی طبع کے ہو یا بسبب
وجع کی ہو وجہ اوسکی یہی ظاہر ہے اسلیے کہ مادہ بہ سبب نہ متوجہ ہونے طبع کے اوپر اوسکی ہضم کے
نکلتا ہی بند کرنا اوسکا سبب ملال طبع کا ہی نہایت وہ کہ یہان اسقدر منع نہین ہے جیسے بیچ چوسنے
قیح کے ہے اور بھی اس صورت مین کہ سبب اسہال کا مشغول ہونا طبع کا یا ضعف ہضم کا ورد ہو

تقویت ہضم کی واجب ہی استعمال کرنے ادویہ سے کہ قابض ہو اور قوی المعدہ ہو اور یہ ایسا ہو نہ زیرہ
اور انیسون اور تخم کرفس اور تخم گل سرخ لیکے یا سب ملاکر تھیلی مین رکھین اور گرم کرکے اوپر پیٹ
اور نشستگاہ کی تکمید کرین اور اگر تھوڑا سرکہ بھی ان چیزون مین ڈالدین تو بہتر ہو اور تکمید جاورس اکیلی کہ سرکہ مین
آلودہ کر لیا ہو بہی موثر ہے اور تضمید بطن کا زیرہ اور گل سرخ سے کہ سرکہ مین تر کیا ہو نفع کرتا ہے
لیکن نیمگرم چاہیئے رکھنا اور احتیاط کرین تو تیزی سرکے کی پوست شکم کا نہ جلا دے اور احتیاط
یہ ہے کہ دیر تک نہ رکھین اور یہ دوا سریع الاثر ہے زیرہ تخم مورد عود ہندی باریک پیسین
بیچ گلاب اور تھوڑے سرکے کے آپسمین ملاکر نیمگرم طلا کرین اور اعلی معالجون مین بیچ حبس اسہال کے
خصوصا اگر دموی ہو یہ ہے کہ تیرہ بارتنگ سبز کا تھوڑا گرم کرکے آفتاب مین یا آگ مین رکھیکو
اوسمین بٹھالین اوسی ساعت کہ تبرز سے فراغت پاوے اور یہ عمل بعد ہر مجلس کے کرتے رہین اور
لڑکے کو ایک زمانہ لائق تک بٹھا رکھین اوسمین اور اگر بٹھالنا دشوار ہو آبدست اوس سے
کرانا اور لتہ کو اوسمین آلودہ کرکے اوپر مبرز کے رکھنا بھی نفع کرتا ہے اور ادویہ مشروبہ سے
بیچ حبس اسہال کے فادزہر حیوانی ہے بیچ دو رتی کے کہ گائے کا ہو یا عصارہ بارتنگ کے
یا بیچ پانی سیب ترش کے یا پانی بہی کے حل کرکے اور بدستور لعاب تخم ریحان اور بارتنگ
اور اسپغول بریان کا لیکن جہان ضعف معدہ مین ہو البتہ یہ نہ دینا چاہیے اور ادویہ مجربہ اہل ہند سے
مغز بیل کا ہے کہ اوسکو عربی کی کتابون مین ماذی بل کہتے ہین جہان کر برابر اوسکے مصری ملاکر
بقدر حاجت کے نیم درم یا کم اور زیادہ دیوین ساتھ پانی کے کہ جلد اثر کرتا ہے اور تپ اگر ہو
اوسکو بھی بالخاصیت نفع کرتا ہے اور باوجود قبض کے کہ باعتدال ہے مقوی احشا اور محلل ریاح ہے
اور جہان پیاس بہت ہو ساتھ خرفہ بریان کے دینا چاہیے اور جہان تپ نزلی ہو ساتھ ماست
چکیدہ کی دینا زیادہ فائدہ کرتا ہے اور کامل ترین تدبیرون مین بیچ باب اسہال کے تقلیل غذا ہے
اور نافع ترین غذاؤن مین کہ سود مند بہتر ہے پلاو ہے کہ ماست تازہ گائے کے ساتھ پکاوین
بشرطیکہ گرم گرم دیوین اور جرم گوشت کا تناول نکرین اور افضل ترین لحوم مین اس کام کے
واسطے گوشت دراج اور تیہو کا ہے اور لاوہ کہ ایک جانور ہے مانند تیہو کے اور بیچ ولایت ہند کے
بہت ملتا ہے گوشت اوسکا بیچ اسہال کے سب گوشتون سے کم مضرت دیکھا گیا اور جسوقت ان بیرون تجربہ

مطلب نہ نکلے اور لڑکا سوای دودھ کی اور غذا نہین کھاتا ہے پنیر مایہ خصوصا کہ خرگوش یا بزغالہ کی ہو کوٹ کر
چھان کر ایک دانگ اوس مین سے ساتھہ پانی سرد کے دیوین البتہ بند کرتا ہے بحکم اللہ تعالی کے
لیکن واجب ہے کہ اوسدن دودھ نہ دیوین عوض اسکے زردی انڈے کی نیم برشت یا گاورس روٹی
پانی مین پکا کر یا ستو کو پانی مین پکا کر چاول پانی مین پکا کر اور مانند اسکے جو کچھ قائم مقام دودھ کی ہو اور شکم کو
خوب ہو کھلادین اور جسوقت لڑکے کو دوا سے نفرت ہو کھانے مین ملا کر اور روٹی مین پکا کر اور مصری
ملا کر اور جس چیز مین کہ بہتر ہو اور لڑکا کھا سکے دے سکتے ہین اور پنیر تازہ بے نمک کا نافع ہے
اور گل ارمنی اوپر طریق نقل کے کھلانا مفید ہے اور صمغ عربی بریان کر کے ساتھہ زردی انڈے کی
کہ نیم برشت ہو فائدہ مند ہے اور روٹی کہ گیہون کے آٹے سے اور بلوط کی بنا دین خوب ہی اور اسہال
کہ ساتھہ تپ اور کھانسی کے ہو شربت مورد ہر دن دو بار صبح کو اور وقت خواب کے دو تین انگلی
چٹانا بہت نافع ہے اور فواکہ سے امرود خشک اور سیب خشک اور بہی اور عنبر کہ اوسکو سنجد کہتے ہین
عظیم الاثر ہے قسم دوسری یہ کہ بسبب دودھ چھڑانے کے اسہال ظاہر ہون علاج اوسکا یہ ہے
کہ پھر دودھ پلا دین اور بعد ایک مہینے کے پھر چھڑا دین موافق فصل مین اور یہ قسم اسہال کا اسی تدبیر سے
جاتا ہے اور اگر باوجود اعادہ کے باقی رہے ہر رات مین ایک درم خشخاش دیوین اور تدابیر اسہال الصغیر
غذا اور دوا کرین اور اگر تدبیر قوی کی حاجت ہو جو کچھ پہلی قسم مین مذکور ہے کام مین لاوین قسم تیسری وہ
کہ بسبب سدہ جگر یا معدہ یا ماساریقا کے پڑے اور یہ قسم اکثر کو بسبب بہت کھانے اور تداخل کی اور نہ
احتیاط کرنے کے اکثر عارض ہوتی ہے نشان اسکا یہ ہے کہ پیچ غیر وقت جنبو داتون کے اور طعام کے
ظاہر ہو علاج اسکا یہ ہی کہ تفتیح کرین اور قابضات خشک سے پرہیز کرین اور تقویت جگر اور معدہ کی کرین
اور مربا بلیلہ عرق بادیان مین دینا نفع کرتا ہے اور نوشدارو کبھی کبھی دینا مفید ہے اور وقت ضرورت کے
جو کچھ پہلی قسم مین مذکور ہے کر سکتے ہین الاعتقال جاننا چاہیے کہ کبھی اطفال کو بسبب غلبہ رطوبات کے اعتقال
کہ ضعف قوی ہین یا بسبب نہ گرنے صفرا کے امعا پر شکم مین قبض ہوتا ہے علاج اسکا یہ ہی کہ زہرہ
گاو اور بخور مریم کو اوپر ناف کے طلا کرین یا روغن زیت فقط یا مسکہ تازہ گرم پانی مین ملا کر اوپر شکم کے
ملین اور ہاتھہ آہستہ آہستہ اوسپر ملین طرف معدے سے سمت زہار کے اور یہ تدبیر اگر کفایت نہ کرے
حمول کرین اور بہتر حمول مین زبل الفار ہے لیکن بیٹ چوہے کی اوسیطرح ثابت حمول کرین اور

صابون کو تراش کرکے شافہ کے مانند بنا کر رکھنا جلد اثر کرتا ہی اور شافہ شکر طبرزد کا بدستور اور صابون
اور شکر سرخ اسمین ملا کر شافہ بنا کر اسیطرح فائدہ کرتا ہے اور اگر شہد کو قوام مین لاوین تو سخت ہو
اور شافہ بناوین اور رکھین جلد عمل کرتا ہے اور بیچ شہد معقود کے فودنج ملاوین یا جز سوسن آسمانی
کی کوٹ چھان کر یا جلا کر اور راکھ کر کے ملاوین قوی زیادہ ہو فائدہ جو کچھ کہا گیا ہے تمر ہندی اور شیاف
گرم سے مخصوص اون قبض سے ہے کہ ساتھ تپ کے نہو اسلیے کہ اگر ساتھ تپ کے ہو روغن اوپر
معدے کے بچاہیے ملنا اور حمولات گرم نہ رکھنا چاہیے اور ادویہ کہ قبض مع الحرارۃ کو فائدہ کرتی ہین
یہ ہین بنفشہ کوٹ کر چھان کر اور ساتھ شکر کے ملا کر شافہ بناوین اور رکھین اور اگر کفایت نکرے یہ شافہ
کام مین لاوین گل بنفشہ تین درم گل خطمی دو درم برگ سنا پانچ درم نمک لاہوری ایک درم شکر سرخ
سات درم املتاس سات درم شافہ بناوین چھوٹے چھوٹے اور رکھین سریع العمل ہے اور بھی
اگر املتاس کو گلاب مین حل کر کے نیمگرم اوپر شکم کے ضماد کرین مناسب ہے **انتباہ** جسوقت شیاف نبی
مغص اور تمر ہندی سے قبض موقوف نہو اوسکے استعمال مین کوئی مانع نہو مشروبات سے تلیین کر سکتے ہین موافق
حاجت اور مزاج کے **المغص** جاننا چاہیے کہ مغص انتڑی کے درد کو کہتے ہین خواہ ساتھ اسہال کے ہو
یا ساتھ قبض کے لیکن اس جگہ تدبیر اوس مغص کی کہ بدون اسہال کے ہو مذکور ہوتی ہے نشان اسکا یہ ہے
کہ لڑکا روئے اور اپنے پیر سمیٹے اور یہ کثرت دودھ پینے والے لڑکونکو ہوتا ہے بسبب ضعف معدہ کے
دودھ کے پینے سے خصوصاً اگر بہت پلاوین کہ اس صورت مین ریح پیدا ہوتی ہے اور درد ہوتا ہے
بسبب تمدید فضائے اسکا علاج گرم پانی اور روغن زیت بہت کہ گرم ہو ساتھ تھوڑے نمک کے
ملا کر اور گائے کی پھکنی مین ڈالکر اوپر شکم کے تکمید کرین اور بدستور تکمید کرنا دودھ گائے تازے نیمگرم سے
نفع تمام رکھتا ہے اور اسیطرح میگنی گوسفند کی پیسکر اور گرم کر کے لتہ مین باندہ کر تکمید کرنا اور ناخواہ کو
پیسکر سفیدی انڈے کی گھولکر اوپر پیٹ کے طلا کرنا اور سونف کو کوٹ کر اور چھان کر اور بیچ پسی ہوئی
اکیلی یا یکجا کر کے دودھ ملا کر دینا فائدہ مند ہے انیسون اور مصطگی بیچ دودھ کے بدستور اور نافع تر
تدابیر کا وہ ہے کہ مرضعہ شکم لڑکے کو زبان سے چاٹے تین بار ناف سے سر معدہ تک اور بعد چاٹنے کے
لعاب منہ کا پھینک دوے اس عمل سے اثر کلی دیکھا گیا اور بھی لڑکیکو اوپر پیٹ دایہ کے
یا اوسکی ران پر سولانا اسطرح کہ پیٹ لڑکے کا دایہ کی ران یا پیٹ سے ملا ہو آہستہ آہستہ ہلانا اور

اعصاب پشت لڑکے کی روغن گل سے اور مانند اوسکے ملنا مجرب ہے بیچ تسکین درد پیٹ کے اور
اسیطرح عنبر اشہب گلاب مین یا روغن گل یا روغن زیت مین حل کرکے اور عنبر کو تنہا تھوڑا کھلانا فوراً
تسکین دیتا ہی اور اگر مغص ساتھ قبض کے ہو اور دوا فائدہ نکرے شافہ مناسب سے کہ بیچ اشتمال کے
بیان ہوا ہی طبع کو کھولین اور جہان درد قوی ہو تھوڑی افیون روغن گل مین حل کرکے مقعد کو اوس سے
چرب کرین کہ مسکن ہے اور یہ روغن بیچ نکالنے ریح کے اثر تمام رکھتا ہی رائی سفید جوز ابوا سوختہ
برگ خشک سرو کی نانخواہ سوختہ برگ سداب تخم رطیون ابہل انجدان سوختہ آذریون سے اگر ملین
بہتر ہے ورنہ جو ہاتھ آوے برابر لیوین اور دھینان کی پانی مین جوش دیوین جب تھوڑا رہے صاف
کرین اور برابر اوسکے روغن کنجد ملا کے پھر جوش کرین یہان تک کہ روغن رہجاوے پس یہ حقنہ
اس سے اور پیٹ اور مقعد کے ملین ریح بہت نکالتا ہی یہان تک کہ ... ہوتا ہی اور یہ
روغن بڑے لوگون مین بھی اثر کرتا ہے فائدہ کبھی سبب مغص کا سوء مزاج گرم ہوتا ہی جیسے
ریح کہ مادہ گرم سے پیدا ہوا ور بقدر تکمید کرین اور مسخنات دیوین فائدہ نکرے اس صورت مین
لازم ہی کہ تسخین موقوف کرین اور اسکے سرد پانی مین تر کرکے پیٹ پر رکھین یا بیچ کو اوس مین لیکر
رکھین یا صندل سفید گلاب مین پیسکر طلا کرین اور مرضعہ اور طفل کی تدبیر سے ازالہ
سوء مزاج کا کرین — نتوالسرہ بلند ہونا ناف کا یعنے نکل آنا اوسکا یہ دو قسم ہی نوع پہلی وہ کہ دن
پیدایش سے یا قریب اسکی ظاہر ہو بسبب سوء تدبیر کے کہ ناف کو پہونچی ہی اوسکو ... ایام مین
اصلاح کر سکتے ہین رفائدہ کے باندھنے سے یا مانند اسکے اسلیے کہ اگر مستحکم ہو دوا کو نہ قبول
کریگا نوع دوسری وہ کہ بسبب پھٹنے صفاق اس مقام کے کثرت رونے اور چلانے سے
اور مانند اونکے یا بسبب اجتماع رطوبت بلغمی کے اس جگہ یا بواسطہ اجتماع ریح کے
اس جگہ یا بسبب بڑھنے گوشت کے زیادہ ناف سے نیچے پوست کے یا بسبب انتفاخ کے
یا پھٹنے کوئی رگ کے اس جگہ اور جمع ہونے خون کے اس موضع مین حادث ہو علاج
جو قسمین فتق سے ہو جو کچھ بیچ فتق مراق البطن کے کہا جاتا ہے عمل مین لاوین اور اشیائی
مادی سے احتراز واجب معلوم کرین خصوصاً بیچ ریحی کے اور نکر ابھاری سیسے کا
یا خریطہ کہ سیسے سوہان سے کیے ہوئے سے یا ریگ پسے ہوئے سے بھری ہو اوسپر رکھنا اور پٹی سے بند ہار رکھنا

نتو السرہ

... پٹی سے ...

نفع تمام رکھتا ہی اور جو بسبب اجتماع ریح کی ہو استعمال کرنی اشیای بادشکن سی اکلاً اور طلاءً
ہوتا ہی اور باندھنا تھیلی کا بادیان پسی سے بھری نفع رکھتا ہی اور خاصہ اوسکا ہی کہ بھوک سے
اور جو بہت ہوا اور شکن سے کم ہوتا ہی اور جو رطوبت بلغمی سے ہو ضمادہ محللہ ہی زائل ہوتا ہی اور اسکا خاصہ ہے
کہ لمس نرم ہوتا ہے اور اشیای بادشکن سی قلیل نہیں ہوتا ہی اور بہتر ہی اودیہ محللہ ہیں سعد آٹا جو سیر کمین
گاہی یا لشک کو سفید آپ مین ملا کر ضماد کریں اور جو بسبب گوشت زائد کی ہو تو متعرض اوسکے نہوں لانہ یحتاج الی القطع
وغیرہ خطر اور یہ تو سخت ہوتا ہے اشیای محللہ سی قلیل نہیں ہوتا ہی اور جو انفتاح منہ رگ کی یا اوسکے
انشقاق سی جونک کی لگانی سے خون نکالیں بعد اوسکے دوائیں کہ قابض اور مسدد فوہات عروق کی ہیں
ضماد کریں تو پھر نہ نکلے اور یہ تو نرم ہوتا ہی اور رنگ اسکا بنفسجی ہوتا ہی یا سیاہ بسبب اجتماع خون کے
ورم السرہ جاننا چاہیے کہ کبھی وقت کاٹنے ناف کی اوسمین ورم ظاہر ہوتا ہی بسبب ضعف عضو کی کما ہو
الاعضاء التی بہا جراحۃ علاج اشنکار اور علک البطم پیچ روغن تل کی گھلا دیں اور تھوڑا اوس سی لڑکی کو
کھلا دیں اور ناف پر بھی طلا کریں اور شنکار بشین معجمہ اور نون اور کاف اور الف اور رای مہملہ کی نبات ہی
مشہور کہ اوسکو ابو خلسا اور خس الحمار کہتے ہیں اور ہیجنوش بھی کہتے ہیں بفا اور رای تحتانی اور جیم اور نون اور
واو اور شین معجمہ کے اور شنکار مین تین لغت ہیں ایک شنخار یعنی جیم بجای کاف کی دوسری شنقار یعنی
کاف بجای کاف کے تیسری شنکال یعنی لام بجای رای کی اور کبھی مرداسنگ اور سفیدہ ملکی پانی مین یا
پانی مین گھس کر گرد ناف متورم کے ضماد کرنا نفع کرتا ہی نفخ السرہ پوشیدہ نہیں کہ کبھی ناف ایک کرپ پیدا کرتی ہے
اور گرد ناف کے سرخ ہو جاتا ہی علاج استعمال کرنا ذرورات مجففہ کا اوپر گرد ناف کے اور ناف پر
اور گرد اوسکے صندل سرخ جدوار سوت دھنیا تر کرکے پانی مین واسطے دور ہونی سرخی کی طلا کرنا
اور دوائیں کہ اونسے ذرور بنا دیں یہ ہیں مرداسنگ اور سیندور اور غبار الرحی اور سنگ جراحت اور مانند
انکے باریک پیسیں اور چھڑکیں اور اگر اس تدبیر سی نفع نہو اور لڑکی کے دو مہینے سی تجاوز کیا ہو گرد ناف کے
دو عدد جونک لگا دیں اور خون نکالیں بعد اوسکے ذرور چھڑکیں کہ البتہ مفید ہوتا ہے لیکن جب تک
کہ کام دواسی نکلے لگانا جونک کا اوپر شکم کے خالی تفسیر حدوث سے نہیں ہے بجا ہی اور شکر اسپنی کا اوپر
ناف کی باندھنا کچھ دن مستغنی کرتا ہی سب تدبیروں سی اور یہ الزخم کو اچھا کرتا ہی مجرب ہے ایک لڑکا ایک نشتر
یہ عارضہ رکھتا تھا جونک لگانی سی کچھ تخفیف پایا تھا اور پھیر عود کرتا تھا اور دوا فائدہ نہیں کرتی تھی آخرالامر

سے منے لکھا کہ مرداسنگ اور سیندور اور سنگ جراحت کو باریک کرکے اوس پھر کو اور کول ٹکڑا اسیسی کا اوسپر
رکھکر پٹی سی باندھو پس دو ہفتہ کے صحت تام پائی اور عنایت الٰہی سے پھر عود نہ کیا الفتق والقیلۃ پوشیدہ نہو
کہ فتق بیچ اصطلاح اطبا کی اوپر دو معنی کی کہا جاتا ہے ایک وہ کہ دو مجری کہ اونثیین کے بیچ کش ران یعنی جدی
مین کشادہ ہوجاوین اور راہ نکلی اوس سے کوئی چیز بیچ ہتھیلی انثیین کے نازل ہو یہ نوع لڑکون کو اکثر ہوتی ہے
لکثرۃ رطوبۃ مزاجہم وضعف اعصابہم واغشیتہم وکثرۃ حرکاتہم العنیفۃ اور اسکو قیلہ بھی کہتے ہین لفاف اور بای
تحتانی اور جو نازل ہوتی ہے یا ریح ہی یا پانی یا ثرب فقط ساتھ امعا کے لیکن نزول معا کا اکیلا نہین
ہوسکتا ہی مگر اوسوقت کہ ثرب پھٹ جاوی اور باعتبار شی نازل کے فتق کو اوس سببی منسوب کرتی ہین
مانند فتق ریحی اور ثربی اور مائی اور معائی کے لیکن فتق مائی لڑکون کو کمتر ہوتا ہی اسیطرح استقرا کی
پایا گیا دوسرا وہ کہ صفاق سے بار بطانون پھٹ جاوے اور فتق لغوی بھی ہے اسلئے کہ معنی
فتق کے لغت مین پھٹنا ہی بالجملہ اگر یہ صفاق گرد ناف کے پھٹی اور پوست شکم کا درست رہے
پس ثرب اور انتڑی وہان سے اوپر کو خواہش کرے اسکو فتق مراق البطن کہتے ہین اور اگر جدی مین یا
اور خصیوئین نازل ہو اوسکو فتق الا ربہ کہتی ہین اور یہ دونون نوع عورتون کو اکثر ہوتی ہین اور
خصیوئین نازل ہو قیلہ کہتے ہین اسلئے کہ قیلہ عبارت ہی نزول کوئی جسم سے بیچ ہتھیلی انثیین کے
بسبب وسیع ہونے دونون مجری مذکور کے ہو یا بسبب انشقاق صفاق کے اس جگہ سے اور جاننا چاہیے
کہ پوشش تمام شکم کی تین جزو سے ہے ایک جلد شکم کی کہ اوسکو مراق کہتے ہین بہ تشدید قاف دوسرا
صفاق کہ بار بطون بھی اوسکا نام ہی اور یہ نیچے جلد کی ہی اور اوپر ثرب کے اور تمام شکم پر محیط ہی
اور بیچ انثیین کی جمع ہو کر نیچے آتا ہی اور پھر منبسط ہو کر اوپر خصیون کے محتوی اور شامل ہوا تیسرا
ثرب ہی اور وہ جسم غلیظ شحمی ہے کہ احشا سے ملا ہی جب بیچ بیان اس مرض کے جاننا حقیقت پوشش
بطن کی لازم تھا ظاہر کیا گیا علاج بیچ قیلہ کے پہلے اوس نازل کو خصیہ سے اوپر کو لیجاوین اور اوسکے
ملنے سے بعد اوسکے ادویہ قابض سدد کہ کہی جاتی ہین طلا کرین اور بعد اسکے ہتھیلی تین گوشہ کی
مانند اوس چیز کے جسے سیتے ہین اور اوسمین زیرہ یا سونف کوٹی ہوئی بھرین خوب سختی سی تو مستحکم ہو
اور اوپر سر ہر گوشہ کو ایک بند لگاوین اور ہتھیلی وہان رکھکر جسطرح سے کہ لائق اور چسپان ہو باندھین
سب بند کو اور وقت باندھنے کے مریض کو اوپر پیٹھ کے سولاوین اور جہان فتق ریحی ہو ضرین

بادی پرہیز کرنا اور اشیای بادشکن استعمال کرنا مرضعہ اور طفل کو واجب ہی اور بیچ فتق البطن والاربیہ کے
چاہیے کہ ناخواہ کو پیسکر سفیدی انڈی مین ملاکر رکھین اور اگر قوی زیادہ چاہین ادویہ مشدودہ کام مین لاوین
اور بچھیلی کہ سونف پسی ہوئی یا زیرہ پسے ہوے ست بھری ہو باندھین اور بہت ہوتا ہی کہ یہی بچھیلی اکیلی کفایت
کرتی ہے اور ملاک امر بیچ علاج اس امر کے شدت رونے سے اور حرکت قوی سے بچانا ہی خصوصاً وقت
شروع رکھنی دوا اور بچھیلی کے جہانتک ممکن ہو حرکت سی باز رکھین اور جانین کہ یہ بیماری بیچ لڑکون کے جلد اچھی
ہوتی ہے اگر توقف نکرین صفت اوس ضماد کی کہ نافع ہی مصطگی اور انزروت اور کندر اور جوز السرو اور برگ سرو
اور اقاقیا اور دم الاخوین اور گلنار اور مرمکی اور شب یمانی اور ابہل اور صبر اور برسوت سب دوائین ہوں یا جو انمین سے
ہون کوٹ چھانکر سریش ماہی مین کہ بیچ شیرہ مکو کے پگھلایا ہو ملاکر اوپر لتہ کے رکھکر اوپر محل مقصود کے رکھین
ضماد دوسرا کہ سب اقسام فتق کو مفید ہے گلنار برگ ورد مازو صبر کندر جوز السرو زفت مقل ابہل کو کوٹ چھانکر
سریش ماہی مین جیسا کہ کہا گیا گھولکر استعمال کرین ضماد تیسرا سرگین موش بیچ دودہ گو پیسکر اوپر زہار اور خصیے
طلا کرین بطریق دوام کہ نفع تمام رکھتا ہی الزحیر وہ عبارت ہی حرکت معاء مستقیم سی کہ مقعد سی ملی ہے اور
خاصہ اوسکا ہی کہ آدمی تھوڑی مدت مین محتاج تبرز کا ہو اور نہین نکلتی اوس سی مگر رطوبت لزج تھوڑی مقدار
لہذا اسکو علة الدجاجہ کہتے ہین اور اکثر وقوع اسکا بیچ لڑکون کے یون ہوتا ہی کہ سردی انکی بدن سفل کو پہونچتی ہے
اور کبھی صفرا سے ہوتا ہی جیسے اسہال حاد مین ظاہر ہوتا ہی علاج بیچ پہونچنی سردی کے حرف اور کمون برابر
لیکر کوٹین اور چھانین اور بیچ پرانے گھی گاے کے گھولین اور بقدر حاجت کے کھلاوین ساتھہ سرد پانی کے
اور کبھی گاورس یا راکھہ چھاوٹی کی یا راکھہ مینگنی گوسفند کی اوپر توے کے گرم کرین اور لتہ مین باندہ کر
مقعد کو تکمید کرین یا لڑکے کو اوسپر بٹھاوین اور بیٹھنا اوپر اینٹ نئی کے کہ لتہ اوسپر ڈالا ہو بھی اثر کرتا ہے
لیکن چاہیے کہ گرمی باعتدال ہو ورنہ سستی دل کی پیدا کریگی اور حمول کرنا دانہ لہسن کا مفید ہی اوپر بیچ اوس
زحیر کے کہ گرمی سی ہوتی ہے بزر قطونا سرد دیوین اور اگر طبع فراغت سی نہین آتی ہے تلیین کرین اور بند کرین نہین
ہرگز جلدی نکرین جب تک کہ صدق اور کذب زحیر کا متحقق ہو اور جانین کہ گلقند ساتھہ لعاب ہوں موافق کے
ملاکر مرضعہ اور طفل کو کھلاوین کہ من حیث التقویة والازلاق والتعدیہ نفع تمام رکھتا ہی اور بھی زردی انڈوں کی
روغن گل ملاکر نیمگرم لڑکے کو اوسپر بٹھالنا اسطرح کہ اندر مقعد کے گرمی سرایت کرے بیچ ازالہ ورم اور
کوفت مقعد کی عجیب الاثر ہے بشرطیکہ لڑکے اور غذا جو بیچ اسہال کے گذری ہی دیا چاہیے وقت ارادہ کرنے

۹ الدیدان

قبض نہ کے باعتبار مراعات مزاج کے۔ تولد الدیدان جاننا چاہیے کہ کیڑے بیچ شکم کے کہ پیدا ہوتے ہیں
اکثر مادی بلغم سے اور وہ چار قسم ہیں ایک وہ کہ اونکو حیات کہتے ہیں اور یہ قسم بیچ امعاے علیا کے پیدا ہوتی
ہین اور شاید کہ ایک گز طول میں ہوتے ہیں دوسرے وہ کہ مشابہ تخم کدو کے ہوں لہذا اونکو حب القرع
کہتے ہیں اور پیدائش انکی اکثر معاے اعور اور قولون سے ہوتی ہے اور ایک پیچھے دوسرے کے ملے ہوتے ہیں
مانند سلسلے کے تیسرے وہ کہ گول ہوں کہ اونکا نام مستدیر ہے اور یہ بھی اعور اور قولون میں پیدا ہوتے ہیں
چوتھی وہ کہ چھوٹے ہوں مشابہ کیڑے سرکی کے اور یہ قسم ہے بہ دود ہے از راہ تسمیہ الشی باسم العام اسکے اگرچہ
از روی عموم کے اطلاق دود کا اوپر سب اقسام کے ہو سکتا ہے لیکن یہ نوع خصوصاً اس نام سے مسمی ہے
اور پیدائش انکی معاے مستقیم میں ہے اور اکثر گرد مقعد کے ہوتے ہیں اور شاید کہ گرد مقعد کو کھا لیویں اور
زخم کر دیں اور اگرچہ پیدائش سب اقسام اربعہ کی بیچ اطفال کے ہوتی ہے لیکن جو اکثر ہوتے ہیں وہ
قسم چوتھی ہے بعد اسکے حیات اور بعد اوسکے دونوں قسم شیرین اور قلت پیدائش حب القرع
اور مستدیر کی بیچ لڑکوں کے اسی سبب سے ہے کہ پیدائش انکی مادے مائل بہ یبس سے
ہوتی ہے اور حاصل ہونا ایسے مادے کا لڑکوں میں مفید ہے علاج بیچ حیات کے شیح ارمنی
دودھ میں ملا کر دیویں بقدر حاجت کے اور اگر حاجت ہو افسنتین اور برنگ کابلی اور مرارۃ البقر
اور شحم حنظل اوپر شکم کے ضماد کریں اور بیچ دندان کے راسن اور عروق الصفر ہر ایک سے ایک جزو
وشکر برابر سب کے بقدر حاجت کے اس سے ساتھ پانی کے دیویں اور حنا اور موم آلیس میں
ملا کر شافہ کریں اور بعد ایک لحظہ کے مقعد کو مقابل چراغ کے کریں اور کنارے اوسکے کھینچیں اور
کھجلاویں اور جو کیڑا ظاہر ہو نکال لیویں اور جانیں کہ زنب الانفاق بیچ نکالنے سب اقسام
دودھ کے فائدہ رکھتا ہے کھلاویں یا مقعد پر ملیں اور اغذیہ بلغم زیادہ کرنے والی سے [illegible]
اور لڑکے کو پرہیز کرا دیں اور موم کو بیچ روغن گل کے یا بیچ روغن نفط کے پگھلا کر باہر اور اندر
مقعد کے چرب کریں کہ منع کھجلانے کا کرتا ہے اور نارجیل کو ساتھ شکر کے کھلانا بالخاصیت
فائدہ کرتا ہے خروج المقعد جاننا چاہیے کہ جو اعضاے طفل کے بسبب غلبہ رطوبات کے
ضعیف ہوتے ہیں مرض مذکور اکثر انکو ہوتا ہے خصوصاً بعد اسہال اور زحیر کے علاج
قشور رمان اور آس رطب اور جفت بلوط اور گل سرخ خشک اور قرن ایل سوختہ اور قرطاس

اور شب یمانی اور سم مغز کا اور جلنار اور عفص سب برابر لیوین اور سرو پانی مین پکاوین تو قوت ادویہ کی پانی مین نکل آوے بعد اسکے آبزن کرین یعنے طفل کو اوسمین بٹھالین اور چاہیے کہ جوشاندہ نیم گرم ہو تو زیادہ اثر کرے اور اگر جرم پرانی چلنی کا جلاوین اور باریک کرکے اوس مقام پر چھڑکین بدفعات نفع کلی کرتا ہے اور اگر لڑکا ہوش والا ہے دوا کو جب اوس مقام پر رکھین اوس سے کہین کہ اوس عضو مخصوص کو بطریق جذب کے اندر کھینچے ورنہ ہاتھ کی مدد سے اندر کرین بعد استعمال دوا کے اور جس جگہ بسبب ورم وغیرہ کے داخل کرنا اوسکا دشوار ہو پہلے موم روغن مناسب سے اوسکو چکنا کرین تو جلد بیٹھ جاوے اور بیچ نکلنے مقعد کے ساتھ ورم کے املتاس بیچ پانی مکو کے حل کرکے ضماد کرنا نہایت نافع ہے اور بہت ہوتا ہے کہ مغرسن مین یہ بیماری ہوتی ہے اور بعد کئی دنون کے خود بخود دور ہوتی ہے حرقۃ البول یعنے جلن مجری پیشاب کی وقت نکلنے پیشاب کے یہ بیچ گرمی ہوا کے اور غذائین اور دوائین گرم اور تیز سے کہ مرضعہ یا لڑکا کھاوے اکثر ہوتی ہے علاج پانی تربوز کا قند سے شیرین کرکے شیرۂ خرفہ کو شیرین کرکے پلاوین اور بیچ پانی ترنبز کے لڑکے کو بٹھالین اور جس چیز سے کہ گرمی زیادہ کرتی ہے پرہیز کراوین مرضعہ اور طفل کو اور بھی مکو پلی کو خوب نرم کرکے اوپر زہار اور ذکر اور خصیہ کے طلا کرنا اور دہی گاے کا پلانا نفع بہت رکھتا ہے اور اگر حاجت قوی ہو دھینا خشک پانی مین بھگو کر اور تخم کاہو کا اس پانی مین شیرہ نکالکر دیوین اور اگر سوزش تپ مین ہو اکثر مادۂ صفرا سے ہوتی ہو تدبیر اوسکی تنقیہ اور تعدیل اور معالجہ تپ کا کرنا چاہیے البول فی الفراش یعنی پیشاب بچھاون مین کرنا سبب اسکا سردی مزاج اور سستی مثانہ کی ہے علاج اسکا کندر اور سعد اور خولنجان اور جفت بلوط اور حب الآس اور گلنار سب برابر کوٹ کر چھانین اور سفوف بنا کر دیوین اور مشک اور جندبیدستر ساتھ روغن گرم کے مانند سوسن اور بان کے ملا کر اوپر مثانہ کے ملین اور اگر مصطگی اور شاہبلوط اور سعد اور سرپاسی اور قند سے کہ سبکے برابر ہو سفوف بنا کر دیوین اثر کلی کرتا ہے اور سب حیلون سے بہتر یہ ہے کہ درمیان سونے کے کئی بار جگاوین تکلف سے اور پیشاب کراوین اور رات کو پانی اور کھانا نہ دیوین اور سرد اور تر اور مدر سے منع کرین اور گلقند ہمیشہ کھلاوین اور قلیہ خشک اور مطنجن اور کباب غذا کراوین اور یہ دوا فائدہ کرتی ہے زیرہ کندر حب الآس ہر ایک سے پانچ مثقال شہد

چالیس مثقال معجون بناوین اور موافق احتیاج کے دیوین ایک درم یا کم یا زیادہ اور تھوڑا جوز بوا دینا بطریق دوام کے نفع کرتا ہے اور اسی طرح مرکی سبع درم ہر صبحکو شراب کے ساتھ دینا فائدہ کرتا ہے اور بھی وہ روٹی کہ اوسکے خمیر مین تھوڑی بیٹ کبوتر کی مخفی کی ہو فائدہ کلی دیتی ہے اور جوز اور نارجیل ساتہ شکر کے دینا بھی عمل رکھتا ہے اور شہدانہ بدستور اور بہت ہوتا ہے کہ کوئی علاج فائدہ نہین کرتی اور جب بالغ ہوا خود بخود زائل ہوتا ہے اور زرب اور تجزلیف بھی تخفیف دیتے ہین

عسر بول

عسر البول یعنی دشواری سے نکلنا پیشاب کا یہ دو قسم ہے قسم پہلی وہ کہ بسبب سنگ اور ریت مثانہ کے یا گردہ کے ظاہر ہو پوشیدہ نہ رہے کہ سنگ مثانہ لڑکون کو اکثر ہوتا ہے بسبب سنگ گردے کے لیکن پیدائش اوسکی لڑکیون مین نادر ہے لسعۃ عنق مثانتہن وقلۃ الحجاب اور فرق درمیان سنگ اور ریت کے جس جگہ سے کہ ہو شدت اور خفت اعراض سے اور ظہور ریت سے بیچ پیشاب کے کر سکتے ہین اور فرق درمیان سنگ گلوی اور مثانے کے یون ہے کہ جو سنگ اور ریت بیچ کلیہ کے ہو ثقل اور تمدد بطن مین محسوس ہوتا ہے اور پہلے بول کدر اور غلیظ نکلتا ہے بعد اوسکے صاف اور رنگ پیشاب کا سرخ ہوتا ہے یا زرد رنگ مائل بسرخی اور جو بیچ مثانہ کے ہو پیشاب سفید اور رقیق آتا ہے اور جڑ ذکر کی کھجلاتی ہے اور بعد پیشاب کے بیچ تھوڑے زمانہ کے پھر تقاضا پیشاب کا ظاہر ہوتا ہے اور درد بیچ زہار کے کہ مقام مثانہ کا ہے ظاہر ہوتا ہے لیکن جانین کہ عسر بول اور درد مثانہ اوسوقت ظاہر ہوتا ہے کہ سنگ بیچ عنق کے پڑتے اور سبب حصات کا اکثر موروثی ہوتا ہے علاج واسطے تلیین مجاری کے اور تسکین درد کے خسک اور بابونہ اور خطمی اور کرفس اور شبت اور کرنب اور پرسیاوشان اور قرطم شگوفتہ اور میتھی اور برگ اسپغول اور خرفہ اور بنفشہ اور برگ کنجد اور بیخ خبازی اور پتے اوسکے اور بیخ خطمی اور پتے اوسکے اور بیخ اور شاخ خارخسک کی جو کچھ انکے ہاتھ آوے جوش کرین بہت پانی مین اور بیمار کو اوسمین بٹھاوین اسطرح کہ پانی کمر تک ہو اور چاہیے کہ پانی نیم گرم ہو اور رات دن مین دو تین بار یہ عمل کرین اور روغن مفتت الحصاۃ مانند روغن عقرب اور روغن خسک اور روغن بابونہ اور مانند انکے بیچ سنگ گلوی کے اوپر کمر کے اور بیچ سنگ مثانے کے اوپر عانہ کے ملین اور مقطر ان روغنون کی بیچ احلیل کے اور حمول انکا مقعد مین مثانے کو نفع رکھتا ہے اور

پینا مدرات کا دونون کو مفید ہے لیکن بعد تنقیہ کے اور جاننا چاہیے کہ مدرات اسوقت دیتے
ہین کہ مریض آبزن مین ہو اور جس جگہ سبب عسر بول کا سنگ مثانہ ہو بہترین حیلون مین یہ ہے
کہ بیمار کو پیٹھ پر لٹا دین اور دونون پاؤن اوسکے اوٹھا کر عانہ کو ملین اسفل سے اعلے تک
تو سنگ کہ بیچ عنق مثانہ کے رکا ہے اور بول کو بند کیے ہے جوف مثانہ مین آوے اور
مجری کھل جاوے اور فراغت سے آوے اور جسوقت سنگ قضیب کے روکا ہو اور وہ دبانے
سے محسوس ہوتا ہے چاہیے کہ قضیب کو گرم پانی مین رکھین اور لعاب مناسبہ اور روغن باہم
موافقہ بیچ احلیل کے ٹپکا دین اور آہستہ آہستہ آلت کو ہاتھ سے ملین طرف اقلیم کی تو سنگ نکل جاوے اور
اگر اسوقت مین درد غلبہ کرے اور بیمار مضطر ہو اور تخدیر کی حاجت ہو فلونیا ئے مجرب اور مانند
اسکے جو مخدر ہے مانند دواے لفاحی اور برشعثا اور تریاق کہنہ کہ موافق قوت افیون کے
ہوا ہو دیوین اور اگر کوئی تدبیر فائدہ نکرے اور سنگ مجری قضیب سے نہ نکلے اور شدت
احتباس اور درد سے خوف ہلاک ہونے کا ہو جراح واثق سے رجوع کرین تو قضیب کو محل
مقصود سے جس جگہ کہ معمول ہے چیر کر سنگ کو نکالے اگر دوے مدرہ جو گرم ہین تخم کرفس
بادیان انیسون صعتر شونیز ملیون اور جو سرد ہین تخم خبازی خار خسک تربوز تخم کدو اور کا کنج اور
جو معتدل ہین بر سیاوشان اور فوہ اور تخم خربوزہ انہین سے جو مناسب مزاج کے جانین
دیوین لیکن مدرات کبھی کبھی دیوین کہ دوام استعمال اونکا مضر کرتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ بعد
تلیین شکم کے دیوین اور بہترین ملینات مین کہ حصات کو نافع ہین یہ ہین کہ سپستان انجیر
اصل السوس خطمی ہر ایک سے بقدر حاجت کے لیکر جوش کرین اور صاف کر کے املتاس اور
ترنجبین موافق حاجت کے اوسمین حل کرین اور صاف کر کے دیوین کہ جوشاندہ خطاطیف کا
واسطے حصات اور عسر بول کے نہایت مجرب ہے خطاطیف کہ اوسکو ابابیل کہتے ہین لیکر
ذبح کرین بال و پر اوسکے دور کر کے پانی کرفس اور روغن بادام مین پکا دین دہنیا اور دارچینی
اور خولنجان بھی زیادہ کرین اور جوشاندہ اسکا دیوین اور یہ دوا بعد تنقیہ بدن کے فائدہ بہت
دیتی ہے اور ملاک امر کا تلطیف غذا ہے اور تجوید ہضم اور تقویت معدہ اور معلوم کرین کہ رماد العقرب
اور رماد الارنب اور شیشہ کہ مانند غبار کے پیسا ہوا اور حجر الیہود کہ مشہور ہے اور تیس کے

خون سے بناتے ہین بیچ تفتیت حصات کے اثر کلی رکھتے ہین جس طرح کہ جانین وہ بوٹی ابی حجر الیہود
اسمین پانی مین پیسکر اور بتی کاغذ کی اوسمین آلودہ کرکے احلیل مین رکھین کہ عسر البول حصوی کو نفع
کرتا ہے اور معجون حجر الیہود کھلانا ساتھ شیرہ تخم خیارین اور تخم خربزہ کے نہایت موثر ہے قسم دوسری
وہ کہ ورم گردے یا مثانے کا یا جمود خون کا اور مدہ کا بیچ مثانے کے یا ریح المثانہ یا سدہ کہ خلط
لزج سے بیچ مجری پیشاب کے پڑے اور خلط حاد کہ اوپر مثانے کے گرے یا سوا اسکے کہ بیچ
طب اکبر کے مفصل ہمنے کہا ہی موجب عسر کا ہو علامت اور علاج اوسکی موافق سبب کے ہے اور
تدبیر مرضعہ کی الحمیات پوشیدہ نہ ہے کہ اقسام تپ کے بہت ہین مانند حمی یوم اور حمی خلطی اور حمیات
حمی دقی کے اور ہر ایک انہین سے متضمن کتنی اصناف کے ہین لیکن اس سبب سے کہ حمی
یوم بیچ لڑکون کے کم ہوتی ہے اور حمی دقی بہت کم اس جگہ ساتھ ذکر حمی خلطی کے قصر کیا گیا اور
موافق اخلاط اربعہ کے بسیط ہون یا مرکب جنکا وقوع لڑکون مین بہت اور زیادہ ہے جدا جدا مرقوم ہو حمی دموی
ساتھ معالجات مخصوص کے پہلے حمی دموی ہے اور علامت ہے کہ تپ لازم ہوا اور رگین بھری اور
رنگ بدن اور آنکھہ کا سرخ اور عرق نہ آوے اور کبھی تقدم تناول غذا مین اور فواکہ خون افزا کے
مرضعہ اور طفل کو اتفاق پڑا ہو یا گرمی ہوا کی محرک ہوئی ہو علاج اسکا یہ ہے کہ لڑکا اگر صغیر ہے
اور مرضعہ موٹی اور دموی مزاج ہووے تو فقط مرضعہ کی فصد کرین اور گرم چیز سے پرہیز کرا دین
اور ساتھ اشربہ اور ادویہ کے کہ مطفی خون کے اور قامع حرارت کے ہین تعدیل دودھ کی
کرین اور اصلاح غذا کی واجب جانین اور اگر بچہ مہینے سے تجاوز کیا ہو اور رطوبت ہو دن تیسرے
یا چوتھے بیچ سر دونون کان کے شرط کرین اور تھوڑا خون نکالین کہ بہت نافع ہے اور اگر جونک
لگا دین بھی مجوز ہے اگرچہ نکالنا خون کا اور مواضع معروفہ سے بھی سودمند ہے لیکن نکالنا
خون کا سر کان سے نافع زیادہ ہے اور بیچ دور کرنے غشی اور ضعف کے سریع زیادہ ہے
اندر وے تجربہ کے اور کبھی خون بعد شرط کے جلد نہین نکلتا جب گردن اور کان اوسکے
بہت ملین خون آنے لگتا ہے صاحب خلاصۃ التجارب لکھتا ہے کہ ایک لڑکی کو تپ
حصبہ آٹھ دن سے زیادہ گذری بیہوشی اور سستی اور ضعف بہت ہوا اوسکے سر دونون
کان کے شرط کیا مین نے ایک مدت خون نہ نکلا آخر الامر اوسکو بٹھا کر گردن اور دونون کان

اوسکے بہت لاسینے خون نکلنے لگا اور زیادہ نکلا یہان تک کہ سینے حیلون سے خون کو روکا
اوسیوقت لڑکی ہوشمین آئی اور غذا مانگی اور کئی دن مین تپ دور ہوئی اور صحت پائی اور جانین
کہ پانی عناب کا جوش اور صاف اور سرد کرکے رات دن مین کئی بار پلانا بیچ دور کرنے تپ
مطبقہ او حصبہ کے کثیر الاثر ہے اور پوشیدہ نرہے کہ خاصہ تپ بسیط دموی کا یہ ہے کہ عرق
اوسمین نہین آتا ہے مگر اوسدن کہ او ترقی ہے اور ایسے حمیات مین بہت ہوتا ہے کہ
تفریق فائدہ کرتا ہے لہذا تدابیر معرفہ بیان کیجاتی ہین تو وقت حاجت کے جس تپ مین کہ ہو
عمل مین لاوین تدبیر تعریق کی یون ہے کہ قصب الذہب لیفے نرکل ترا ور تازہ کو کوٹین عصارہ
اوسکا درمیان سر کے اور بیچ کف پاے لڑکے کے طلا کرین اور اوسکے بدن کو کپڑون سے
گرم رکھین کہ عرق بہت نکلے گا اور اگر نرکل تازہ نہ ملے پانی گرم ایک باسن مین ڈالکر پیچھے
پیٹھ کے رکھین اور چادر اوپر بدن کے اوڑھے رہین نہ کہ یہ تدبیر بہت پسینا لاتی ہے اور پاشویہ
بدستور کرین اور کپڑے کہ بدن پر واسطے تسخین کے پہنے تھے دور کرے کہ عرق ٹھہر جاتا ہے
اور اگر ساتھ اس تپ کے صداع بھی ہو اور شدت کرے کان سے دور نہو یا خون کے نکلنے سے
کوئی مانع نہو چاہیے کہ پاشویہ کرین اور طبع کو نرم شیاف سے کھولین اگر قبض ہو اور شموم اور
طلاے مناسب کام مین لاوین نوع دوسری بیچ حمی صفراوی بسیط کے علامت اوسکی
زردی رنگ بدن اور زبان کی اور شقرت بول کی اور گرمی ہوا کی اور تدبیرین گرمی زیادہ
کرنے والی کرنا اور آنا تپ کا ایک دن کو درمیان دیگر اگر مادہ خارج رگون مین عفن
ہوا ہے اور بلازم ہونا تپ کا اور شدت کرنے کی ایک دن کے بعد اگر مادہ داخل رگون کے
عفن ہوا ہو خاصہ اسکا یہ ہے علاج ماء الفواکہ اور ملینات مناسب سے تنقیہ منضجہ کا کرین اور
لڑکے کو بھی دیوین خصوصاً اگر لڑکا غذا کھاتا ہو اور اوس جگہ کہ بیچ مزاج دایہ کے غلبہ خون کا ہو
فصد کرین اور واسطے تطفیہ صفرا کے سکنجبین سادہ اور چیزین موافق دیوین اور بارہا کہا گیا
کہ ملاک امر تدبیر دایہ کی ہے اور بھی تدبیر مرضعہ کی بھی چاہیے کرنا بشرطیکہ طعام خور ہو اور اگر
طبع قبض ہو شیاف نرم سے کھولین اور جانین کہ مہندی خصوصاً تر ہو پارہ پیسکر اوپر کف
اور پاؤن اور تالو کے ضماد کرین کہ حرارت قوی کو دفع کرتی ہے اور اگر تعریق کی حاجت پڑے

حمی صفراوی

تدبیر اوسکی یہ ہے کہ جو موی سے گذری اور صداع کو پاشویہ اگر کفایت کرے شموم اور اطلیہ سے
تدارک فرماوین فائدہ شیخ رئیس نے ان حمیات مین امر کیا کہ مرضع کو پانی انار کا ساتھہ سکنجبین
عسلی کے اور مانند عصارہ خیار کے ساتھہ تھوڑے کافور اور شکر کے دینا چاہیے اور قرشی نے اعتراض
کیا کہ تناول حموضات کا شیر خوار کو مجوز نہین ہے اسلیے کہ اجتماع حامض کا ساتھہ دودہ کی سبب
بستہ ہونے دودہ کا اور فاسد ہونے دودہ کا ہے یہان تک کہ مستحیل بسمیت ہوتا ہے اور نزدیک
اس فقیر کے اعتراض شارح کا اوپر شیخ کے بجا نہین معلوم ہوتا اسلیے کہ بنظر تعمیم قول کی شارح نے
اعتراض کیا ہے اور لامحالہ امر شیخ کا مخصوص اوس وقت سے ہے کہ معدہ دودہ سے خالی ہو
ورنہ ظاہر ہے کہ اجتماع ترشی کا ساتھہ دودہ کے مطلقاً منہی عنہ ہے وقت کھانے کے کما لا یخفی
علی احد اور معلوم کرین کہ استعمال کافور کا بیچ لڑکون کے خصوصاً لڑکیون مین جب تک
ضرورت قوی اور حرارت مفرط نہو نچاہیے کرنا کہ مضر ہے ۔ صفت پاشویہ کہ گرم تپون کے
واسطے دور کرنے صداع کے اور حدت حرارت کے نفع کرتا ہے گل بنفشہ گل خطمی برگ بید
چقندر نیم کوفتہ سبوس گندم ہر ایک بقدر حاجت کے لیکر بہت پانی مین خوب جوش کرین
اور مغز تربوز کا اوسمین ملاوین اور ایسے باسن گہرے مین کہ پاؤن زانو تک اوسمین
رہ سکے ڈالین اور پاؤن اوسمین رکھین اور اوپر سے نیچے تک ملین اور جب تک یہ
شے گرم رہنے پانی کے مقصود نہو پاؤن کو اوسمین رکھین صفت شافہ نرم کہ بیچ تپون
گرم کے کام آتا ہے اور سریع الاثر ہے گل بنفشہ تین درم گل خطمی دو درم برگ سنا پانچ درم
املتاس سات درم نمک لاہوری ایک درم بقدر حاجت کے شافے بنا دے اور کام مین
لاوے روغن بادام مین آلودہ کرکے نوع بیچ حمائے بلغمی لیبیہ کے علامت اسکی وہ ہے کہ آثار حمی بلغمی
دونون تپ مذکورہ سے خالی ہو اور تشنگی اس تپ مین کمتر ہوتی ہے مگر یہ کہ بلغم شور سے ہو اور
خاصہ اسکا یہ ہے کہ ہر دن آتی ہے اور موقوف ہوجاتی ہے بشرطیکہ مادہ خارج رگون مین عفن ہوا ہو لیکن
مادہ داخل رگون مین عفن ہوا تپ لازم ہوتی ہے اور رات دن مین ایک بار شدت کرتی ہے اور کبھی
ازمان مدت کا اور تہیج چہرہ کا اور ضعف معدے کا گواہی دیتا ہے اور سپر علاج ہر صبح مرضعہ کو جوشاندہ کاسنی
اور سوقہ اور ملحی کا ساتھ گلقند کے دیوین اور مرضعہ کو بھی تھوڑا اطلا دین اور مرغی اور ضعف معدہ سی پرہیز کرین

حمی سوداوی

اور سرد پانی کم دیوین اور اوسکو تشنگی کے صبر کرتا ہی اور بزر بخاسف یعنے بوی ماوران کو جوش کرکے یا بھگو کر دایہ اور لڑکے کو دینا بعد گذرنے دو تین ہفتہ کے نفع تمام کرتا ہی اور بعد نضج مادے کے اگر مرضعہ کو مسہل دیوین ترید وغیرہ سے بہتر ہے اور ادویہ اور تدابیر مجربہ کو بیچ تپ مرکب کے صفرا اور بلغم سے بیان ہوگا اسمین بھی کچھ انمین سے مناسب جانین کام مین لاوین نوع بیچ حمی سوداوی کے یہ تپ اکثر لڑکون کو ہوتی ہے لمنافیۃ مزاجہم لمزاج السودا بالجملہ خاصہ تپ سوداوی کا یہ ہے کہ دودن درمیان سے آتی ہے اگر مادہ خارج رگون مین عفن ہوا ہوا اور یہ اکثر ہے اور شاید کہ داخل رگون مین عفن ہو اور تپ لازم ہو اور موافق دورربع کے شدت کرے اور ربع لازم لڑکون مین نادر الوقوع ہی علاج واسطے نضج مادے کے دایہ کو جوشاندہ مویز منقی اور اصل السوس اور سپستان کا ساتھ گلقند کے دیوین اور غذا نخود آب سی بناوین اور بعد گذرنے چالیس دن کے اور حاصل ہونے نضج کو مسہل کھلاوین اور تنقیہ تفریق سے کرین اور لڑکا اگر غذا خور ہے پرہیز قوی اوسکو ہرگز نکراوین لیکن تناول کرنا فواکہ رطبہ سریع الفساد کا مانند خربوزہ اور شفتالو کے اور بقول شدید البرد کا مانند کاہو اور کاسنی کے اور جو چیز کہ بارد یابس ہو اجازت دیوین اور جو یہ تپ دیر تک رہنے والی ہی عمدہ اس امر مین رعایت نضج کا ہی ساتھ رعایت قوت کے اور دوا الحلتیت بعد چالیس دن کے مرضع کو دینا نفع کرتی ہے اور بدستور اودویہ مجربہ اور کہ واسطے ربع کے دیتے ہین جب تک کہ مرضعہ کے دینے سے کام نکلے لڑکے کو ندینا چاہیے فائدہ تپ ربع دو طرح ہے ایک وہ کہ سودای طبیعی عفن ہو کہ تپ لاوے اور جو کچھ یہان آثار اور علاج سے کہی گئی مخصوص اسی قسم سے ہین دوسرا وہ کہ سوداے احتراقی عفن تپ لاوے اور سوداے احتراقی وہ ہی کہ کوئی خلط کے جلنے سے حاصل ہوا سیلئے کہ جو خلط کہ جلتا ہی وہ سوداے غیر طبیعی ہی کہ اوسکو احتراقی کہتے ہین اور علاج اس قسم کی مشترک ہوتی ہے درمیان تدابیر سودا کے اور تدبیر اوس خلط کی کہ اوس سے سودا حاصل ہوا ہو نوع بیچ حمی مرکبہ کے پوشیدہ نرہے کہ اقسام اس تپ کے بہت ہین اور قاعدہ کلی بیچ علاج ان تپون کی وہ ہی کہ علامت جس خلط کی غالب پاوین بیچ ترکیب دوا کی زیادتی اوس دوا کی کہ مخصوص خلط غالب ہی مرعی رکھین اور جو حمیات مرکبہ ہی کثیر الوقوع ہی غب غیر خالص اور شطر الغب مین اور دونون ایک ہین ساتھ تھوڑی تفاوت کے جیسی طب اکبر اور میزان الطب مین مشروحا ہمنے لکھا ہی ایسی دوا کہ واسطے تپ کی کہ مرکب صفرا اور بلغم سے ہوتی ہین

حمی سودا

لکھی جاتی ہین جو موافق غلبہ ہر ایک خلط کے جو مناسب جانئے عمل مین لاوین اور قاعدے تنقیح اور تغذیہ اور پرہیز کی وہی ہین کہ اوپر بسائط مین بیان ہو چکے ہین جانین کہ سکنجبین اصولی کثیر النفع ہے اور قرص گل بذور اور شربت دینار اسی طرح اور بہت ہوتا ہے کہ قبل نوبت کے تھوڑا ماء العسل گلاب مین پلانے مین نفع بہت ہوتا ہے اور بیچ شروع لرزہ کے سرد پانی سے باز رکھنا ضرور ہے اور کبھی کئی ساعت قبل نوبت کے کئی انگلیان شہد کی کھلانا لرزہ اور تپ کہنہ کو اکثر فائدہ دیتا ہی اور شہد ساتھ ناتحوا کے پیسکر اور گھولکر بھی نفع کرتا ہے اور اگر مصطگی کو خوب پیسکر برابر اوسکے روٹی سوکھی پسی ہوئی ملاوین اور مقدار چنے کے گولیان بناوین اور بعد طعام کے ایک گولی لڑکے کو کھلاوین مفید ہوتا ہے اور بہت ہے کہ بیچ تپ بائیہ بلغمی کے بعد گذرنے چالیس دن کی گئی عتبہ پہلے نوبت سے بقدر چنے کے جند بید ستر دیا جاتا ہے نفع کرتا ہے جوزبوا تھوڑا شہد مین گھولکر قبل نوبت کے دینا اور پانی موقوف کرنا سریع الاثر ہے بیچ منع کرنے لرزہ کی لیکن مکرر دیا جاتا ہے دو تین نوبت مین اور عمدہ بیچ حمیات مزمنہ کے تقویت معدہ کی ہے اشتہاء لڑکا غذا خور کو کہ دودھ نہین پیتا ہے اگر باز رکھنا اغذیہ لحمی اور دموی سی ممکن ہو بہتر ہی ورنہ جو مانگین اور شدید المضرت ہو دیسکتے ہین کہ تدبیر اطفال کی بیچ امر تغذیہ کے ممانعت تدبیر بڑے لڑکون کے ہے اکثر امور مین اور بہت دیکھا گیا کہ تپ مزمن تھی اور نفع ظاہر نہین ہوتا تھا اور پرہیز نہایت تھا جب پرہیز کو ترک کیا اور پلاو چرب کھلایا فوراً تپ جاتی رہی بالجملہ متابعت طبع بیمار کی خصوصاً کہ لڑکا ہو واجب ہے بیچ اقسام طعام کے لیکن کثرت غذا کی ہرگز روا نہین ہے اس لیے کہ امتلا موجب ہزارون بلا کا ہوتا ہے حصبہ اور جدری اور حمیقا ہر چند اکثر اطبا نے ان امراض کو بیچ امراض لڑکون کے نہین لکھا ہے اور بعد حمیات طبری لوگو نکے لکھتے ہین لیکن اس فقیر نے لکھنا اونکا امراض لڑکون مین مناسب جانا ہے تو مقالہ تدبیر اطفال کا کامل ہو جاوے آپ جانین کہ حصبہ بالفتح بثور سرخ متفرق ہین کہ مقدار باجری کی ہوتے ہین اور نزدیک قرب ظہور کے پہلے ورم سرخ گول خفیف الحجم پیدا ہوتا ہی بمنزلہ کاٹنے مچھر کے بعد اسکے اوسی جگہ بثور نکلتے ہین اور مادہ حصبہ کا خون صفراوی ہی اور خاصہ اونکا یہ ہی کہ پکتے نہین یعنی پیپ نہین لاتی بلکہ وقت اچھے ہونیکے خشک ریشہ اوسمین پڑتا ہے فقط اور اوسکو لازم ہے

حصبہ و جدری کا بیان

کہ پہلے تپ ہو بعد اوسکے وہی حصبہ ظاہر ہوتی ہی اور جدری بالضم والفتح بثور بزرگ ہی مقدار مسور کی
بلکہ اس سی بڑے اور پکتے ہین اور پیپ لاتے ہین اور پارسی مین اسکو آبلہ کہتے ہین اور مقدم ہوتا تپ کا
اسمین بھی لازم ہے اور علامت تپ حصبہ اور جدری کی درد پیٹھ کا ہی اور کھجلانا ناک کا اور بہنا آنسو کا
اور سرخی آنکھ کی اور درد سر اور بوجہ سر اور بدن کا اور خواب مین ڈرنا اور بیچ جلد کے جلن اور خلش ہمیشہ
پانا اور شاید کہ بعض لڑکون کو کھانسی اور درد کمر کا اور تنگی نفس اور گرفتگی آواز بھی عارض ہو بالجملہ جسوقت
تپ اس قسم کی ظاہر ہو حکم کرنا چاہیئے کہ حصبہ یا جدری نکلتی ہی خصوصاً موسم ظہور کی اور فرق درمیان تپ
اور جدری کی وہ ہے کہ تپ حصبہ کی گرم زیادہ اور تیز زیادہ تپ جدری سی ہوتی ہے اور درد پشت کا اوسمین
کمتر ہوتا ہے اور قلق اکثر اور کبھی حصبہ اکثر دفعتہً ظاہر ہوتی ہی اور آبلہ اگر جلد نکلے تین دن مین ورنہ ایک ہفتہ مین
اور حصبہ بہ نسبت جدری کی ردی ہے خصوصاً اگر سیاہ اور سخت اور کبود اور بنفشی ہوا ور دیر کو نکلے اور
غشی اور نعجم مفرط لاوے قاتل ہی اور اسیطرح جو دفعتہً غائب ہو بعد اوسکے غشی ہوا ور یہ سنو آبلہ پہلو
اور آپسمین سلے ہون اور کثیر المقدار ہوا ور رنگ اوسکا سیاہ یا بنفشی ہوا اور پر سینہ اور شکم کے
بہت نکلین و بطی البروز او بطی النضج ہو ڈرہری ہوتی ہی اسیطرح اگر خون جدری سے ٹپکے یا پہلے
آبلہ نکلین بعد اوسکے تپ ہو نہایت بد ہے اور اسیطرح بعد نکلنے آبلہ کے تپ موقوف اور کم ہو بد ہے
اور بہترین اور سالم ترین علامات مین بیچ آبلہ اور حصبہ کے وہ ہی کہ دم اپنی جگہ ہوا ور شعور اپنے حال پر
اور میل غذا اور پانی کا برقرار ہو اشتباہ پیدائش ان دونون مرض کی بیچ لڑکون کے بسبب غلیہ
خون کے ہے بطریق تصرف طبع کے بواسطے پکنے خون خام کے اسلیئے کہ خون لڑکون کا خام اور تر
ہوتا ہی اور تغیر اوسمین لازم ہے اور ممکن نہین ہے کہ کوئی چیز گرم اور تر پختہ ہوا ور ایک حال سے طرف
دوسرے حال کی پھرے بدون اسکے کہ جوش کرے اسی سبب سی لڑکون کو وقت نضج خون کے بواسطہ
اوسکے جوش کے بثور بدن کو ظاہر ہوتی ہین اکثر مین اور نادر ہی کہ خون جوش کرے اور پختہ ہوا اور ظاہر کر
کوئی چیز بثور سے ظاہر نہو بسبب عارض ہونے کوئی مانع کے **علاج** جسوقت معلوم کرین کہ جدری
اور حصبہ کی ہی اور ابھی اثر بثور کے اوپر جلد کے ظاہر نہوے ہین جلدی کرکے خون نکالین وضع
محاجم سے یا جونک لگانے سے پس اگرچہ حصبہ ہے خون کمتر لیوین اور اگرچہ جدری ہے خون زیادہ

لان الدم یکون فیہ کثیر الحرارۃ اولی تر باد و بیچ تپ حصبہ کے کہ نہایت کم ہو و زیادہ گرنا او نہ گرنا اور آنکھ سرخ ہو اعتدال ناک سے

وہ ہے کہ پہلے تھوڑا صفرا کم کرین یعنے نکالین ملینات سے بشرطیکہ طبع نرم ہو بعد اوسکے بیچ تسکین کے
مشغول ہوں اور نکالنا خون کا موقوف رکھین کہ اسوقت مین نقصان کرتا ہے اور جانین کہ بعضے
اطبانے بیچ حمی جدری اور حصبہ کے اگرچہ کوئی اثر شور کا ظاہر نہوا ہو استعمال مغلظات اور مبردات
خون کا منع کیا ہے اور استدلال کیا ہے کہ جوش خون کا اسوقت مین بطور تصرف طبیعت کے
ہے کہ مواد زائد کو اسطرح چاہتی ہے بدن سے نکالنا اور شک نہیں ہے کہ استعمال مغلظات کا بازرکھنا
ہی غلیان سے اور یہ امر خلاف تقاضاے طبع کی ہی اور کبھی سبب اضطراب طبیعت کا ہوتا ہی لیکن حق
وہ ہے کہ اگر صفراویت غالب ہے تسکین سی چارہ نہیں ہے نہایت وہ کہ مبالغہ بیچ تبرید کی نچاہیے
کرنا ان حمیات مین اگرچہ غلبہ صفرا کا ہو لیکن اوسقدر کہ اعضا کو تسلی دے اور حرارت غریزی کو
تھوڑا توڑے ہو سکتا ہے کہ بسبب تقویت طبیعت کے اور حرارت غریزی کی طبع کو مدد دے بیچ
دفع فضلات کے اور ساتھہ اسکے بدن کو بھی آفات اوسکے سے محفوظ رکھتا ہے لیکن جسوقت کوئی
اثر شور سے بدن پر ظاہر ہو ملینات اور مبردات اور مغلظات سے پرہیز کرنا واجب ہے اوس سبب سے
کہ تو نے جانا ہے اور لائق یہ ہے کہ اس حالت مین نکالنا خون کا بھی نچاہیے مگر اوس جگہہ کہ جدری ہو
اور خون نہایت غالب ہو اور ڈرین کہ کوئی آفت لاویگا پس ہو سکتا ہے کہ تھوڑا نکالین باوجود نکلنے
شور کی اور بہت تجربہ مین پہونچا ہے کہ جو اسوقت مین موافق واجب کرنے حاجت کی خون لیا گیا اسکی
بدن مین ظاہر ہوئی اور مرض عافیت سے تمام ہوا اور بھی واجب ہے کہ وقت ظاہر ہونے شور کی اوپر بدن کے بیمار
گرم اور نرم کپڑے پہناوین اور ہوا گھر کی معتدل کرین تو مسام کھل جاوین اور عرق خفیف آوے
اور شور آسانی سے نکلین اور سرد پانی گھونٹ گھونٹ دیتے رہین اور صندل اور کافور سونگھاوین
تو قوت دے دل اور دماغ کو اور مدد کرے طبیعت کو اوپر نکالنے مادہ کے طرف ظاہر کے اور
جسوقت معلوم کرین کہ مادہ غلیظ ہے یا مسام بند ہین چاہیے کہ تلطیف مادہ کی اور تفتیح مسام
کی کرین لیکن نشان غلظ مادے کا یہ ہے کہ شور اوپر سینہ کے اور گرد اوسکے زیادہ نکلین اور
جگہہ کم اور چار دن گذر رہے ہین اور ابھی تک شور بالکل نہین نکلا اور نشان سختی مسام کا یہ ہے
کہ جلد کھری ہو اور پسینا کم نکلے بالجملہ تدبیر تلطیف اور تفتیح کی ایسی ہوتی ہے کہ اوپر حال بعض
کے نظر کرین کہ حرارت اوسکی کس مرتبہ سے موافق اوسکی معالجہ کرین مثلاً اگر نبض اور نفس اوپر ۲

اپنے حال کی ہین اور غشی اور حرارت اور غم باطن مین بہت نہین ہی اور زبان سیاہ نہین ہوئی چاہیے کہ
کہ ہوا گھر کی مائل بحرارت کرین اور پانی سرد نہ پیوین اور کوئی چیز سرد بھی نہ لیوین اور نہ سونگھاوین اور شرب
پانی تازہ کا مقرر کرین اور کبھی کبھی پانی گرم دیتے رہین یا پانی بادیان تازہ کا اور یہ دوا فائدہ کرتی ہے
لک مغسول چار درم عدس مقشر سات درم کثیرا تین درم عصب یا جسقدر مناسب جانین پانی مین
جوش کرین یہان تک کہ خوب جوش آوے اور جب آدہا رہجاوے صاف کرکے دیوین کئی دفعہ مین
اور اگر اس مطبوخ مین دو درم گل سرخ اور سات دانے انجیر کے اور دو درم سونف اور دس دانہ مویز
منقی کے ساتھ اوسکے تخم کے زیادہ کرین بہتر ہے اور بھی پانی گرم نزدیک بیمار کے رکھنا اور غشی اور
حرارت مفرط اور سیاہی زبان کی پیدا ہو ہرگز کوئی چیز گرم نہ دینا چاہیے اور وہی تدبیر کہ مذکور ہوئی نکرین بلکہ
یعنے بدن کو کپڑون سے گرم رکھنا اور سرد پانی دینا اور اشیاے سرد سونگھانا اور اس حالت مین
واسطے تنقیح مسام کے سواے تبخیر پانی گرم کے نچاہیے کرنا وہ بھی اوسطرح سے کہ بیقراری اور خشکی نلاوے
بلکہ جسوقت ان حمیات مین حرارت بہت ہو اور کپڑے سے پہننے سے ضعف اور غشی اور کرب ہوتا ہو
چاہیے کہ ہوا گھر کی ٹھنڈی کرین اور طیوبات باردہ سونگھاوین اور برابر ناک کے پنکھا ہلاوین
تو راحت پہونچے لیکن بدن کو چھپائے رکھین باعتدال تو سردی ہوا کی ظاہر بدن مین نہ پہونچے
مگر اوسوقت کہ سونگھانا روائح باردہ کا اور سوا اسکے کفایت نہ کرے بیچ تسکین کے اور حاجت شدید
ہو تبرید قلب کی کہ اس صورت مین روا ہے کہ کبھی کبھی کپڑا اوسکا سینہ کی جگہہ سے ہلکا کرین اور راحت
پاوے لیکن احتیاط کرین تو خنکی ہوا کی سواے اوسجگہہ کے نہ پہونچے اور اسیطرح جسوقت آبلہ
نکلے ہون اور بیقراری اور تپ اور گرمی بدن کی کم نہین ہوئی اور زبان سیاہ ہوئی ساتھ ان حالون
کے بدن کو گرم رکھنا خطاے عظیم ہے اور جسوقت غشی ہو بالکل قصد طرف تقویت
دل کے کرین اور نظر طرف اور عوارض کے نہ کرین اور بھی بعد اسکے کہ آبلہ اور حصبہ بالکل نکلے
ہون شربت ہاے سرد موافق حاجت کے دیوین اور قبض طبیعت کا ملحوظ رکھین اور ہرگز اوسوقت
طبع کو جنبش نہ دیوین استعمال مسہلات سے اور اگر طبع خود بخود مجیب ہو جلد بند نہ کرین
خصوصاً اگر اجابت بشورت ہوتی ہو اور جانین کہ اسہال آخر حصبہ مین خطر عظیم رکھتا ہے
جلدی اوسکے بند ہونے مین کرین چیزون قابض اور مقوی سے مانند قرص طباشیر قابض اور

بہی کے اور ماننداونکے اور جب رعاف آوے جب تک کہ خون صاف نہ آوے منع نکرنا چاہیے
مگر اوسوقت کہ خوف ضعف کا ہو کہ اس صورت مین واجب ہے کہ رعاف کو بند کرین اون چیزون سے
کہ اوسکے محل مین مذکور ہین اگرچہ خون سیاہ ہوا اور بدبو اور جو عارضہ کہ اس مرض مین طاری ہوتا مانند
سہر اور کہانسی شدید کے اور مانند انکے تدارک ہر ایک کا اسطرح جیسے کہ اصل علت کوئی موافق
ہو کر سکتے ہین اور جسوقت تبو ظاہر ہون اور پہر مخفی ہون لیل ردی ہے اسوقت مین واجب
ہے کہ طبیعت کو مدد دین اوپر نکلنے کے جیسا گذرا اور شیرہ سونف تازہ یا خشک کا اور شیرہ تخم
کرفس تر یا خشک کا اکیلا یا دونون یکجا کرکے کہلانا نفع تمام رکہتا ہے فائدہ وقت ظاہر ہونے
تبورس کے محافظت آنکھہ اور ناک اور حلق اور کان اور پہیپہڑے اور انتڑی اور جوڑون کی لازم ہے
تو یہہ اعضا اوسکے نکلنے سے محفوظ ہین اور اگر نکلے نہایت سبک تر ہوا اور حفاظت ہر ایک کی جدا جدا
مذکور ہوتی ہے لیکن محافظت آنکھہ کی یون ہے کہ سماق بیچ گلاب کے تر کرین اور صاف کرکے
تہوڑا کافور اوسمین زیادہ کرکے رات دن مین کئی مرتبہ آنکھہ مین ٹپکاوین اور پانی دہنیا تازہ کا
اور پانی انار ترش کا اور مازو کو گلاب مین پیسکر تقطیر کرنا بہی اثر رکہتا ہے اور اگر آبلہ آنکھہ مین ظاہر ہوے
ہون کافور کو بیچ گلاب کے حل کرین اور ٹپکاوین اور اگر سرمہ اصفہانی اور کافور ساتھہ پانی
دہنیا کے پیسین اور ہر ساعت آنکھہ مین سرخی آنکھہ کی اور تبور کو کہ اوپر قرنیہ کے ظاہر ہوئی ہون
نفع دیتا ہے اور جسوقت شدت امتلا سے میل بجو ظاہر ہے اور نکلنا چاہین چاہیے کہ بعد استعمال
دوا مذکور کے گدی اوسپر رکہین اور تختہ سیسے کا اوپر باندہین موافق اندازے آنکھہ کی اور
پٹی سے باندہین تو آنکھہ کو نیچے رکہے اور اگر لڑکا سوتے چین ہو کہول دیوین کبہی کبہی اور پہر باندہین
محافظت اندرون ناک کی وہ ہے کہ سرکہ کو ساتھہ گلاب کے یا اکیلا ہر لحظہ کئی قطرے ناک مین ٹپکاوین یا روغن گل
یا روغن مورد ساتھہ تہوڑے کافور کے ملاکر ٹپکاوین اکثر اور اندر ناک کا اسی سے چرب رکہین محافظت حلق کی وہ ہے
کہ بیچ ظہور آبلہ کے بیچ بدن کی بلکہ وقت تحقق تپ جدری اور حصبہ کے مریض کو کہین کہ انار مع اپنے چھلکے
ساعت بساعت اور پانی اوسکا بلع کرے اور غرغرہ شربت توت کا یا جوشاندہ سماق اور گلسرخ اور عدس مقشر کا
بیچ گلاب کے جوش کیا ہو نفع کرتا ہے اور اسیطرح غرغرہ پانی شدید البرد سے خصوصا کہ گلاب اوسمین ملا ہوا ہو اور رب
انار اور رب شاہ توت کا فائدہ مند ہے محافظت شش کی وہ کہ جو آبلہ ظاہر ہون سینہ اور آواز درست ہو

محافظت چشم

محافظت اندرون بینی

محافظت حلق

محافظت شش

نظر کرین کہ حرارت قوی ہے یا نہ اور ساتھ اسکے طبع نرم ہے یا نہ اگر حرارت قوی ہو اور لینت طبع نہین ہے
لعاب اسپغول اور بہیدانہ اور قند اور روغن بادام جرعہ جرعہ کہلا دین بلکہ چاہین تو مرورا وسکا توقع سے
ہو اور بادام کو کوٹ کر سینہ مین رکہین اور یہ اوق چاٹین مغز تخم کدو سے شیرین دو جزو مغز بادام شیرین ایک
جزو کتیرا نصف جزو قند تین جزو اور یہ نرم کوٹ کر ساتھ لعاب اسپغول کے یا بہدانہ کے گھولین اور
اگر باوجود حرارت کے طبع نرم ہو منع ہوئی اور مغز بادام اور مغز تخم خیار اور نشاستہ ہر ایک کو بریان کر کے
خوب کوٹین اور لعاب اسپغول بریان مین گھولین اور چاٹین لیکن اگر حرارت قوی ہو اور بہی لینت طبع
مین ہو چاہیے کہ مسکہ تازہ اور شکر تہوڑا تہوڑا چٹا دین محافظت مفاصل کی وہ ہے کہ صندل اور شیاف
مامیثا اور گل ارمنی اور گل سرخ خشک اور تہوڑا کافور گلاب مین پیسین اور تہوڑا سرکہ اوسپر ٹپکا دین اور اوپر جوڑ کے
طلا کرین اور اگر اوپر مفاصل کے خراج تر انکلے جلد چیرین تا پیپ اوسکا نکلے بعد اسکے تدبیر اندمال جراحت
کی کرین محافظت امعا کی وہ ہے کہ شراب سوردا اور قرص طباشیر اور رب بہی دیتے رہین بروقت خصوصاً
بیچ اوس زمانے کے کہ آبلہ بیچ انحطاط کے ہو اسلیے کہ جو آبلہ ظاہر بدن سے کم ہونے لگے کبہی ہوتا ہے کہ بقیہ
مادہ کا امعا مین گرے پس اس صورت مین رعایت امعا کی ضرور ہوتی ہے **فائدہ** بیچ اطعمہ اور اشربہ مجدورین
اور محصوبین کے جاننا کہ بیچ جدری کے جو چیز کہ سرد ہو اور مائل بہ خشکی مناسب ہے مانند ستو جو کے اور
ستو مسور کے ساتھ پانی انار ترش کے یا ساتھ پانی غورہ کے یا ساتھ پانی ریواج کے ملا کر اور اگر طبع خشک
ہو اور بیچ سینہ اور حلق کے درشتی ہو لیکن حرارت سخت عظیم ہو ستو جو کے ساتھ جلاب کے دیوین اور
اشیا سے ترش کو منع کرین اور جہان طبع نرم ہو اور حرارت عظیم ہو اور سینہ اور حلق درشت ہو ستو کو مکرر بریان
کرین اور ساتھ قرص طباشیر قابض کے ملا دین اور کہلا دین اور اگر نرمی طبع کی بہت ہو کشک آب کو کشک
بریان سے اور انار دانہ اور تخم خشخاش کہ تینون برابر ہون مرتب کرین اور دیوین اور اگر حلق مین درشتی
ہو اور بیخوابی ہو کشک بریان اور تخم خشخاش سے کشکاب بنا دین اور انار دانہ موقوف کرین اور
صنائع موافق وقائع کے موقوف اوپر رائے طبیب کے ہے لیکن مادہ حصبہ کا اس سبب سے
کم تر اور بتیاہ زیادہ ہوتا ہے اور صفرا سے سوختہ خون کو تباہ کرتا ہے جو کہ اوسکو دیوین چاہیے کہ سرد
اور تر ہو مانند کشکاب کے اور مانند اسکے اور بیچ کشکاب کے حموضات بہی ملا دین اگر کہانسی نہو اور
پانی تربوز اور پانی خرفہ اور پانی مرکا اور مانند انکے مفید ہین لیکن ان اشیا کو بدون ترشی کے

بیچ لینت

بیچ مفاصل

بیچ حفاظت امعا

نہیں دینا چاہیے اور اور اغذیہ مروجہ ہر ملک کی جو مناسب ہو تجویز کرنا چاہیے اور ... نہیں کہ تجویز
اور بنفشہ اور پانی لبلاب کا بیچ حصبہ کے ستی عدہ ہے انتباہ جسوقت بیچ کوئی فصل ... ہوید
اور حصبہ کا شائع ہو اطفال کو کہ کم دس برس ... ہین وقت ... جم ...
کو نکالین اور جو کچھ بیچ باب احتیاط کے و باست مذکور ہوا عمل ہین لاوین ... اور
مسہل دیوین اور احتیاط بیچ غذا اسکے مرعی رکھین اور دوا اور ... اور ... شت اور
اور مانند اسکے اور خرما اور خربزہ اور شہد ... انگور ... اسکے اور ... اور ...
کرتے ہین اور صفرا کو ہیجان مین لاتے ہین ... اور ... کو ... اور ...
ملائم کرین اور دہوپ مین پہرنے سے اور دوڑنے سے اور نزدیک آگ کے بیٹھنے سے اور ہوا
جو کام کہ سخن ہو منع شدید کیا جاوے اور بہترین غذا ... بیچ اس ... مقول ... فقا
ہین اور تناول کرنا گوشت کو کبھی کبھی اگر ساتہ بقول اور حموضات کے اصلاح کیا ہو تجویز ہے اور
استعمال کرنا شربت عناب کا اور شربت گلنار اور سکنجبین اور سفوف طباشیر اور قرص کافور کا اور مانند اسکے
سفید ہے اور غسل کرنا سرد پانی سے نافع ہے اور دودہ گہوڑی کا تہوڑا ملنا نافع ہے نکلنے آبلہ کو
سال مین اور نکلنے زیادہ کئی دانے سے نہوگی یہ مجربات مکررہ سے ہے تنبیہ بہت ... کہ چیچک
نکلے خود بخود اچہی ہوسے اور حاجت پکانے اور خشک کرنے کی اور ... جدا کرنے کی نہین ہوتی
اور کبھی ہوتا ہے کہ انکی حاجت ہوتی ہے لہذا یہ تین تدبیرین مذکور ہوتی ہین تدبیر پکانے چیچک کی
جاننا چاہیے کہ جب چیچک نکلے اور تپ اور بیقراری اور بےچینی کم ہو اور نبض اور تنفس اپنے حال طبعی
پر آتے ہون اور چاہین کہ آبلہ دیر مین پکین سگے چاہیے کہ بابونہ اور اکلیل الملک اور بنفشہ اور خطمی
اور بھوسی گندم اکیلے اکیلے یا سب اکٹھے پانی مین جوش کرین اور بیچ دو باسن کے رکھکر نیچے کپڑے
کے رکھین ایک آگے اور ایک پیچھے تو بخار لطیف اونکا بدن مین پہونچے اور آبلہ آبناک ہو جاوین کہ
تنقیح اونکا یہی ہے بعد اوسکے تدبیر خشک کرنے کی کرین اور جسوقت باوجود ظاہر ہونے آبلہ کی حرارت
اور بیقراری کم ہو اور نبض اور تنفس اپنی حالت طبیعی پر ہوسے ہون علامت بد ہے تدبیر خشک کرنے
آبلہ کی جسوقت آبلہ تمام نکل آوین اور سات دن گذر جاوین اور بالکل پختہ ہو وین دیکھین جو بزرگ
ہین سونے کی سوئی سے چیرین آہستہ آہستہ اور پانی اونکا نرم کپڑے مین اوٹھاوین بعد اوسکے

گل سرخ خشک یا برگ مورد یا برگ سوسن کوٹ کر یا صندل یا لکڑی جھاؤ کی گھسکر نیچے دامن کے بخور کریں لیکن گرمیوں میں گل سرخ اور مورد اور صندل کی تبخیر کرنا بہتر ہے اور جاڑون میں برگ سوسن اور لکڑی جھاؤ کی بہتر ہے اور اگر کوئی جگہ زخم ہوجاوے گل سرخ اور کندر اور صبر اور انزروت اور دم الاخوین پیسیں اور اوپر زخم کے چھڑکیں اور اگر دانے پھٹے اور اون میں پانی بہت ہو برگ گل سرخ پیسے یا آٹا ارزن کا یا آٹا جو کا اوپر پھوڑون کے ڈالیں اور بیمار کو اوسپر سلاویں اور اگر پوست چھل گیا ہو برگ سوسن کو کہ شاخ سے تازی تازی جدا کریں نیچے مریض کے بچھاوین اور برگ گل سرخ خشک اور برگ مورد خشک کو باریک پیسکر اوپر خراش کے چھڑکیں اور اسی طرح اوپر نرم ریت کے سولانا سریع الاثر ہے اور ایک دن میں نفع کرتا ہے اور اگر آبلہ دیر میں خشک ہون نمک پانی سے چارہ نہیں ہے اور بہتر یہ ہے کہ سرخ مسور اور برگ گل سرخ اور لکڑی جھاؤ کی تراش کر کے پانی میں لگاوین پس اوس پانی میں نمک ڈالیں اور روئی پاکیزہ نرم اوسمیں تر کریں اور اوپر آبلہ کے رکھیں تو پانی نمک کا اون میں پہونچے اور جلد خشک کرے اور اگر حرارت قوی ہو تھوڑا کافور اور صندل پسا ہوا بھی اس پانی میں حل کریں اور برگ بید اور برگ نیلوفر اور سفیدہ اور مرداسنگ باریک پیسکر چھڑکیں اور آبلہ کو کہ زخم کیا ہو مرہم کافور سے تدارک اوسکا کرسکتے ہیں اور اسی طرح اگر زخم ناک میں ہوگیا ہو یہی مرہم کافوری استعمال کیا چاہیے اور جو آبلہ خشک ہوگئے ہون تدبیر ازالہ خشک ریشہ کا کرین حکایت محمد شکر اللہ کہ لڑکا اس فقیر کا ہی آبلہ نہ سے اونکے نکلے تھے اور بہت تھے اور سب آپ پاک ہوے اور بشدت اونکی سوزش سے آرام نہیں رکھتا تھا اور یہ امر نیا ہے نہیں چیرنا اونکا رائج کم ہے اور فقیر نے بھی اوسوقت تک کسی کو حکم نہیں کیا تھا اوس سبب سے توقف اس کام مین کرتا تھا آخر موافق ضرورت کے مخالف بودھی عورتون کے کہ شدید المنع ارتکاب سے کرتی تھین اسپر اقدام کر کے سونے کی سوئی سے چیرنا شروع کیا جس جگہ سے کہ پانی نکلتا تھا فوراً تسکین اوسمین ہوتی تھی چنانچہ بتدریج اور بمہلت بیچ مدت تین پہر تمام دانون کو چیرا مین نے اور فرحت کلی ظاہر ہوئی بعنایت رب العباد کے بعد اسکے بارہا یہ عمل تجربہ مین پہونچا اور نفع اسکا سریع زیادہ دیکھا گیا تدبیر دور کرنے خشک ریشہ کی جاننا تو کہ خشک ریشہ اوس کو کہتے ہیں کہ اوپر زخمون کے ظاہر ہوتا ہے جسوقت دانے خشک ہوجاوین اور خشک ریشہ رہجاوے دیکھیں کہ خشک ریشہ کیسا ہے اگر خشک اور باریک ہے اور نیچے اوسکے کچھ تری نہیں ہے چاہیے

کہ قطرہ روغن کا تمکو گرم اوسپر ٹپکا دین تو جلد گر جاتا ہے اور بہترین روغنون مین واسطے اس کام کے روغن زیتون
تحدید ہے لیکن اوسپر آبلہ روی سکے عوض اوسکے روغن گل قند ڈالین کہ روغن کچہ سے دانع ہو جاتا ہے
اور اگر خشک ریشہ ہوتا ہے یا نیچے اوسکے رطوبت ہے اوسکو آہستگی سے اوکہاڑین بدون استعمال کرنے
روغن سکے اور رطوبت نکال لیوین بعد اسکے نظر کرین کہ عمق رکہتا ہے یا نہیں اگر عمق رکہتا ہے ذرور
اور مرا اور ہلدی اور مرداسنگ اور اقلیمیا سے نقرہ اور سفیدہ اور سیندور کا چہرکین اور اگر عمق نہین ہے
اور جلد کے برابر ہے شب یمانی اور نمک باریک کر کے اوسپر چہرکین اور چہوڑ دیوین تو دوسری بار
خشک ریشہ پیدا ہووے اور اوسکو آہستگی سے اوکہاڑین پس دیکہین اگر اوسکے نیچے ویسی ہی رطوبت ہے
اسی طرح عمل مین لاوین اور اگر رطوبت نہو علاج کی حاجت نہین ہے اور اگر دوسری بار خشک ریشہ الاسے
روغن سے چرب کرین تو ساقط ہو جاوے اور جب آبلہ اچہے ہو جاوین اور نشان اوسکے رہجاوین واسطے
دور کرنے نشان کے جڑ نے خشک کی اور آٹا باقلا کا اور مغز تخم خربزہ اور چاول اور مسری اور مغز بادام اور
آٹا جو ہر ایک موافق حاجت کے خوب کوٹ کر کے چہانین اور انڈے کی سفیدی مین گہولکر طلا کرین
اور جہان آثار آبلہ کے مشابہ وشنیز کے ہون چربی بط اور مرہم داخلیون کو ضماد کرین حمیقہ اور بدون
غیر اسکے چہوٹے دانے سفید متفرق ہین کہ بسبب کمی عدد کے شمار کر سکتے ہین حادث ہوتا ہے کہ بدون
تپ کے ہوتے ہین اور عقل بقرار اور نبض قوی ہوتا ہے اور یہ اسلم انواع مین ہے اور اوسکو باد آبلہ
کہتے ہین اور وہ خود بخود دور ہو جاتے ہین اور محتاج تدبیر کے نہین ہوتے اور اگر حاجت تدبیر کی ہو
جو تدبیر جدری مین کہی گئی ہے اوس مین سے ہلکی تدبیر استعمال کرین البثور فی البدن جاننا چاہیے
کہ وہ بثور کہ اوپر بدن لڑکون کے نکلتے ہین جو سیاہ اور قرحی ہون قتال ہین اور جو سفید اور سرخ ہون
اسلم ہین اور اکثر نکلنا بثور سلیمہ کا اس دیتا ہے بہت آفات سے اسی سبب سے بیچ جلدی اونکے علاج
کے خصوصاً اگر سر مین ہین منع کیا ہے لیکن جو وقت زمانہ بہت گذرے اور دفع مواد باطنی کا کما حقہ
ہو گیا ہو تدارک لازم ہے بخلاف بثور مخفضہ کے کہ قتال ہین مہلت اونکے امر مین روا نہین ہے بہت
جلدی اعضاے رئیسہ کی تقویت اور عفونت بثور کی اصلاح کرنا چاہیے موافق حاجت اور حال کے
علاج پہلے مرضعہ کی کرین اور تعدیل خلط کی کرین غذاً اور دواءً اور بثور سلیمہ کو چہوڑ دین تو بعد
بعد اسکے مجففات لطیف سے تدارک کرین بتدریج تو مقصد بدون ضرر کے حاصل ہو اور بہترین تجفیف کا

بثور صغار در بدن

یہ ہے کہ ورد اور آس اور برگ درخت مصطگی اور برگ طرفا اور مانند انکے بیچ پانی کے جوش کرین
اور لڑکے کو اس پانی سے غسل دیوین ہر دن مین ایک بار اور بعد غسل کے بدن کو ریشم کے رومال
سے خشک کرین اور روغن گل ساتھ اسکے تدہین کرین اور اگر بثور متقرح ہون مرہم سفیدی کا لگاوین
اور اگر بیب بہت ہو اور حاجت خلاکی ہو ماء العسل سے کہ تھوڑا قطروان اوسمین ملایا ہو دہونا چاہیے
اور اگر اس سے بھی قوی زیادہ چاہین پانی بورہ کا اکیلا کافی ہے لیکن دودہ مین ملاکر قرحہ پر
لگاوین تو لڑکا اثر بورہ کو تحمل کرے اور احیاناً اگر لثہ ان کا منقطع ہو بہ سبب استعمال اشیائے
حادہ کے یا خود بخود تیزی مادے سے چھالے پڑین چاہیے کہ اوس پانی سے کہ جسمین ورد اور
آس اور عدس اور برگ طرفا اور برگ درخت مصطگی جوش کیا ہو غسل کراوین اور اگر غلبہ خون
کا ظاہر ہو نکالنا خون کا حجامت سے یا جونک سے لازم جانین اور یہ دوا نفع کرتی ہے توتیا
مرداسنگ سفال پانی مین بھیگا ہوا تینون برابر باریک کرکے روغن گل یا روغن جھاؤ یا روغن
سورد ملاکر رکھین یہ دوا اکیلا ہو اوپر جوشش کے ملین تفرح سے باز رکھے اور استعمال اوسکا اوپر
قروح کے بھی اصلاح کرتا ہے عناب کو بیچ روغن گاو کے جلاوین اور توتیائے مغسول اوسمین
ملاوین اور پیسین تو ایک ذات ہو جاوے بعد اسکے لگاوین دیگر کہ جوشش کو موقوف کرے
اور قروح کو اصلاح دے روغن سرگین گدہے کا تین دن ملین بعد اسکے استحمام کرین اور بدن کو
پانی ادویہ مذکورہ سے دہووین اور اگر بثور اور ظاہر ہون چاہیے کہ حنا کو ساتھ پانی کاسنی اور مہر کے
گھولکر طلا کرین اور روغن سرگین گدہے کا مکرر استعمال کرین اور کئی دن اسی طرح کرین تو کچھ
اثر باقی نرہے طریق بنانے روغن زبل الحمار یعنے روغن سرگین گدہے کا یون ہے کہ سرگین خشک
اور درست کو بیچ چھوٹے گڑھے کے کہ کوئلے اوسمین جلانے ہون سرگین کو کوئلے پر ڈالین اور اوپر
سرگین کے صحن تانبے کا کہ اوندھا ہو ڈالین اسی طرح کہ کنارے اوسکے تھوڑے زمین سے اونچے
ہون اور دہوان اور بخار اوس سے نہ نکل سکے بیچ تھوڑی دیر کے عرق چرکین زرد اور غلیظ اوس
سرگین سے صعود کرکے صحن مین آوے گا اوسکو اوٹھاکر عرق مذکور لیوین اور ایک باسن مین رکھین اور
عمل مین لاوین الَسَعفَہ یہ عبارت ہے قروح سے کہ بیچ سر اور چہرہ کے پڑتے ہین اور کبھی تمام
بدن مین ہوتے ہین وقت منہ ہونے مسام بالون کے اور سعفہ کے بہت اقسام ہین لیکن جو لڑکون

صلہ منقطع نسخہ [illegible] ۱۲

مین بہت پیدا ہوتا ہے سعفہ رطب ہوتا ہے اور اوسکو شیر پنج کہتے ہین اور زرد آب اوس سے
ٹپکتا ہے علاج تنقیہ مرضعہ کا کرین فصد اور اسہال سے اور اصلاح غذا کی کرین اور لڑکے سے بھی
خون نکالین حجامت سے اور جونک کے لگانے سے اور تعدیل خون کا کرین اشربہ مناسبہ سے
اور اگر سعفہ کان لڑکے کو چاک کرین یا رگ پس گوشت کا فصد کرین اور خون اوسکا سعفہ پر ملین
جلد نفع کرے اور مرضعہ کو سفوف ہلیلہ اور اٹھیون اور شکر کا کھلاوین کئی دن تک اور یہ دوا واسطے
سعفہ مذکور کے مجرب ہے کمیلا سندھی مردار سنگ مازو پوست انار ہلدی سب برابر لیکر پیسین اور
موم کو بیچ روغن گل یا روغن کنجد کے پگھلاوین اور ادویہ کو اوس مین گھولین اور سرکہ انگوری ملا
کرین اور ہلاوین بعد اسکے دوا کو کام مین لاوین اور جسوقت دوا اوپر سر کے رکھین چاہیے کہ پہلے
بالون کو قطع کرین یا دور کرین تو قرحہ ظاہر ہو دوا دوسری کہ سعفہ کو نفع بہت کرتی ہے آنچہ کا
ایک ہشت توتیا بریان باریک کرکے دونوں کو شیشہ مین ملاوین اور ہتھیلی سے ملین تو مانند
خمیر کے ہوجاوے پس سعفہ پر ملین اور بعد ایک پہر کے دھووین ایک ہفتہ مین اثر تمام کرتی ہے اور یہ
حلق بالون کا یا تہ استعمال دوا کا بھی یہان شرط ہے وقت استعمال کرنے دوا کے اور یہ بھی سکے بیچ الفخذ
اور زمانہ اسکے جاننا چاہیے کہ بیچ کنج ران اور بغل اور بنا گوش کے اور بیچ نشان گردن کے گرمی
اور میل سے خراش ظاہر ہوتا ہے اور کنج ان مین اکثر ہوتا ہے سبب تیزی بول کے علاج اسکا
آس اور گل سرخ اور اصل السوس اور سعد اور آملہ کا اور عدس تنہا یا مرکب ساتھ بعضے کے لیکر پیسین
اور خوب پیسین اور چھڑکین اور احسن یہ ہے کہ پہلے اوس جگہ کو پانی سے دھو دین بعد اسکے یہ دوا چھڑکین
اور بدستور گل سرخ فقط چھڑکنا خراش ضعیف کو اچھا کرتا ہے اور اگر مرہم کی حاجت پڑے
مرہم مناسب لگاوین ثوثول زیادتی معروف ہے کہ ہندی مین اوسکو مسا کہتے ہین علاج اسکی
یہ ہے کہ گود آدمی کا کوئلے پر جلا کر ثوثول کو اوسکے دھوئین پر دیر تک رکھین اور عمل
مکرر کرین کہ کتنے دنون مین خشک ہوکر گر جاوین گے بتدریج اور اگر ثالیل کو ناخن سے
چھلاوین اور شیرہ برگ انجیر کا اوسپر رکھین دفع کرے ثوثول ایک خشونت سے کہ ہوتی
ہے مثل لعاب دہن آدمی کا کہ ہشیار ہو یا صائم اور زیرہ سے کلیان نکلی ہون نفع تمام
رکھتا ہے اور دودھ کے واسطے توی کی حاجت نہین ہوتی ہے خداوند تعالے کی مدد سے

الفصل السابع فی تدبیر الصبیان والشبان والکہول والمشایخ

جو بیان کرنے امراض اطفال سے ہم فارغ ہوے اب ہم اس کیطرف رجوع کرتے ہین اور وہ تدبیرین کہ متضمن ہین کہ لڑکون اور جوانون اور کہول اور بوڑہون کے ہین مجملاً کہتے ہین **الفصل السابع فی تدبیر الصبیان والشبان والکہول والمشایخ** فصل ساتوین پانچوین مقالہ سے بابت سے بیچ تدبیر مجمل اطفال اور شبان اور کہول اور مشایخ کے اما الصبیان فمزاجہم حار رطب فیجب ان یکون غذاہم و جمیع تدبیرہم الی البرد والیبس لیکن اطفال پس مزاج اونکا گرم اور تر ہے پس واجب ہے کہ غذا اونکی اور سب تدبیر اونکی سرد اور خشک ہون لیکن فرض ہے کہ افراط تبرید اور تجفیف مین نکرین اسلیے کہ زیادتی برودت کی حرارت کو کہ فاعل نمو کی ہے ضرر کریگی اور زیادتی یبوست کی رطوبت کو کہ مادہ نمو کی ہے فنا کریگی واما الشبان فمزاجہم حار یابس فینبغی ان یکون غذاہم و جمیع تدبیرہم الی البرودۃ والرطوبۃ لیکن جوان پس مزاج اونکا گرم اور خشک ہے پس لائق یہ ہے کہ غذا انکی اور سب تدبیر انکی سردی اور تری کیجانب ہو واما الکہول فمزاجہم بارد یابس فیجب ان یکون غذاہم و جمیع تدبیرہم الی الحرارۃ والرطوبۃ لیکن کہول مزاج اونکا سرد اور خشک ہے پس واجب ہے کہ غذا اونکی اور سب تدبیرین انکی گرمی اور تری ہون واما المشایخ فمزاجہم مختلف لیکن بڈہے ہے پس مزاج اونکا مختلف ہے فان اعضاءہم الاصلیۃ باردۃ یابسۃ پس بدرستی کہ اعضای اصلی انکے سرد اور خشک ہین والرطوبات البلغمیۃ الباقیۃ فی تجاویف اعضاءہم مجتمعۃ اور رطوبات بلغمی کہ ضعیف حرارت سے باقی رہتے ہین بیچ تجویف اعضاے اصلی کے جمع ہوتی ہین فینبغی ان ینظر الی الاعراض الظاہرۃ پس لائق یہ ہے کہ نظر کرین طرف اعراض ظاہرہ کے فان کانت باردۃ یابسۃ پس اگر ہون اعراض ظاہری سرد اور خشک فیجب ان یکون غذاہم و جمیع تدبیرہم الی الحرارۃ والرطوبۃ پس واجب ہے وہ کہ ہووے غذا اونکی اور سب تدبیر انکی گرمی اور تری وان کانت باردۃ رطبۃ اور اگر ہون اعراض ظاہری سرد اور تر فیجب ان یکون غذاہم و جمیع تدبیرہم الی الحرارۃ والیبوسۃ پس واجب ہے کہ ہووے غذا انکی اور سب تدبیرین انکی گرمی اور خشکی جو سوال کہ اس مقام مین وارد ہوتا ہے اس طور پر کہ حفظ صحت کو مثل سے قرار دیا ہے اور حال یہ کہ بیچ تدبیر جوانون کے کہ حار ہین حکم تبرید کا کرتے ہین اور بیچ مشایخ کے کہ سرد ہین حکم تسخین کا ہے اور جوابات اسکے مفروضاً مقالہ خامسہ مین بیچ تدبیر کہول کے گذر چکا ہے جسکا جی چاہے وہان دیکہ لے اور یہی تحقیق امزجہ کی از روے اسنان کے اور فرق درمیان رطوبت اصلی اور رطوبت بالاً کے بیچ بحث اسنان کی مذکور ہے **فائدہ** پوشیدہ نہ رہے

کہ نشان انکا بسبب اشتعال قوت کے محتاج بہت تدبیروں کے نہیں ہیں اور جو انکی تدبیرین لائق تھیں یا
ہے اور وہ بیان کی گئی اسی سبب سے ساتھ تفصیل انکی تدبیروں کے ہم مشغول نہوے اور جو تدبیر
اطفال کی مشروحاً مذکور ہو چکی تھی یہان اوپر تفصیل تدبیر کہول اور مشائخ کے قصد کیا جاتا ہے اور سب
تدبیرین متعلق انکی تین افادہ مین ہم کہتے ہین **افادہ** بیچ قواعد کلی کے جاننا چاہئے کہ استفراغ کہول
اور مشائخ کا واجب ہے کہ جہان تک ممکن ہو تنقیہ دم کا نہ کرین خصوصاً حجامت اور بہت باتون سے
کہ استعمال انکا بعد ساٹھ برس کے منع ہے چنانچہ اوسکی مقام مین مذکور ہوا اسکی آتی ہے اور بہتر بیچ تنقیہ
انکے حق مین اسہال ہے کہ بطریق اعتدال کے ہو اور بالکل مدد ساتھ استعمال اوس چیز کے کرین کہ تعدیل
اور ترطیب کرے معاً اور ساتھ اسکے شدید السخونت نہو اسلیے کہ مفرط الحرارت بسبب تجفیف رطوبت کے
مادہ قیام حرارت کی ہے برودت پیدا کرتی ہے اور بہترین چیزون مین انکو اطالت نوم کا ہے اگر اوس
سے معتاد ہون اسلیے کہ بیچ غیر معتادین کے احتمال ضرر کا رکھتا ہے اور حیلہ انکے تنویم کا ساتھ قول جالینوس
کے بیچ تدبیر نوم اور یقظہ کے گذرا ہے اور استحمام کرنا اور اشربہ موافقہ پینا اور اغذیہ مناسبہ کہانا اور طبع
کو نرم رکھنا اور ہمیشہ نکالنا بلغم کا امعا سے ساتھ شیافات اور حقنون کے اور مجری بول سے ساتھ مدرات
کے اور دلک معتدل کرنا ساتھ تدہین کے اور استعمال کرنا روائح طیبہ کا اکثر اور اکثر حرکت مین ریاضت مناسب
اگر مشی ممکن ہو بہتر ورنہ سوار ہو یا کہ اس طرح سے کہ وہ شخص متحرک ہو سکے اور یہ بھی اگر میسر نہو اور جو حرکہ افضل
محرکات مین ہے اور پرہیز کرنا جماع سے مشائخ کو واجب ہے اگرچہ قوت شہوت کی باقی ہو اور
موافق مقدور کے تقلیل اس امر مین ضرور ہے **افادہ** بیچ غذا مشائخ کے پوشیدہ نہ رہے کہ تکثیر
غذا کی ان مین مطلوب ہے واسطے توفیر قوت رطوبت کے لیکن جو معدہ انکے ضعیف ہوتی ہین
واجب ہے کہ غذا تفریق کر کے کہاوین دو مرتبہ یا تین مرتبہ باعتبار ہضم اور قوت اور ضعف کے
اور غذا اون مین وہ چیز اختیار کرین کہ قلیل الکمیت اور کثیر الکیفیت ہو مانند زردی انڈے کے اور
ماء اللحم اور دودھ اور مانند اسکے اور محمود ترین تدبیر یہ ہے کہ تیسری ساعت روٹی اور شہد کہاوین
تو معدے کو جلا کرے اور پاک کرے اور مستعد کرے اوپر ہضم غذا کے کثیر کے اور چاہیے کہ روٹی جید
الصنعت اور معتدل الطبخ ہو تو جلد ہضم ہو جاوے بعد اسکے بیچ ساعت ساتوین کے وہ چیز کہ ملین
طبع کی ہو کہاوین اور اوسکو ہم بیان کرین گے اور غرض اس سے یہ ہے کہ جو بیچ اس مدت کی

... تنقیح ہوا ہے اور روح کی تحلیل ہو گئی ہے فضلات کو دور کرے تو اعضا غذا سے
... سکے کھاوین گے کما ینبغی قبول کرین اور ظاہر ہے کہ حاجت تلیین کی ہوا کرتی ہے
... ہو ورنہ غذا سے تلیین کی کچھ حاجت نہین ہے کما لا یخفے اور جانین کہ وقت استحکام
... قول شیخ رئیس کے قبل استعمال ملینات کے ہے لہذا کہا ہے فیاکل فی السابعۃ بعد الاستحکام الطبیعی
... اور شارح اس مقام مین کہتا ہے کہ و فیہ اشکال فان تلیین الطبیعۃ ینبغی ان یکون مقدما علی
الاستحکام اور نزدیک اس فقیر کے قول شیخ کا حق معلوم ہوتا ہے کہ استحکام واسطے ترطیب فضول
... واسطے نکالنے کے آسانی سے کیتے ہین پس ضرور ہے کہ استحکام کو مقدم کرین اور
... کے پس تیسرے وقت نزدیک رات کے غذا سے عمدہ کہ محمود ہو تناول کرین یعنے غذا
... چاہیے اس وقت کھاوین اسلیے کہ ہضم بیچ رات کے قوی زیادہ ہوتا ہے بسبب طول نوم کے
اور ... ہوا کے اور نہ ہونے حرکات کے اور بھی اس مدت مین وہ چیز کہ واسطے تلیین کے استعمال کی ہے
... ہو جاتی ہے اور معدہ مستعد ہضم ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ غذا سے محمود گوارا زیادہ ہوتی ہے
اور لائق زیادہ ہے بیچ سب مزاجون کے خصوصاً بیچ مشائخ کے اور جاننا چاہیے کہ بیچ ابدان مشائخ
کے بلغم زیادہ ہوتا ہے بسبب ضعیف ہضم کے اور سودا بھی زیادہ ہوتا ہے بسبب غلبہ یبوست کے
... واجب ... انکو پرہیز کرنا اوس چیز سے کہ تولد بلغم اور سودا کی ہو اور یہی لازم ہے کہ حار اور حریف
اور ... مانند ... اور توابل کے پرہیز کرین تو یبوست کو مدد نہ کرین اور استعمال ان اشیا کا
سوا ... طریق دوا کے بیجا ہے کرنا پس اگر چیزین زیادہ کرنے والی سودا کی مانند بینگن اور ... اور
... کے اور مانند اسکے یا چیزین بلغم افزا مانند مچھلی سخت گوشت کے اور تربوز اور کھیرا اور مانند
اسکے کھانے کا اتفاق پڑے بدون ارادہ استعلاج کے جو جلد باکول کے ہو چاہیے دفع تو دفع
مضرت کرے اور اگر بوقت طبخ کے اصلاح کرین بہتر ہے اور بدستور اگر کوئی چیز تیز اور حریف
کھائی جاوے ساتھ استعمال اوسکی ضد کے تدارک لازم ہے اور جانین کہ پینا دودھ کا بیچ حق اس
بوڑھے کے کہ بعد اوسکے تناول کے کہ بیچ ناحیہ کبد اور شکم کے تمدد اور حلہ اور درد پیدا ہو نہ دے
اور استمرار دودھ کا اوس کے اعضا مین خوب ہو نہایت مفید ہے اس لیے کہ دودھ مغذی ہے اور
مرطب ہے اور موافق ترین البان مین دودھ بکری کا اور دودھ گدہی کا ہے اور خواص شیر سے

یہ ہے جلد منحدر ہوتا ہے اور کمتر منجبن ہوتا ہے خصوصاً اگر ساتھ اوسکے تھوڑا نمک اور شہد ہو اور
چاہیے کہ خوراک اوس جانور کی اوس چراگاہ سے کہ نبات وہاں کے عفوصت یا حرارت یا حموضت یا ملوحت
شدید رکھتی ہے نہو تو دودھ صالح پیدا ہو اور دودھ جوش کیا ہوا انکے حق مین بہتر ہی خام سے
اور بہترین شیر مطبوخ مین وہ ہے کہ تین حصہ دودھ اور ایک حصہ باقی ملا کر اوپر آگ ہلکی کے
بیچ پاک باسن کے جوش کرین یہان تک کہ چوتھائی حصہ جاتا رہے پس مصری یا شہد ملا کر پیین
بقدر ہضم کے اور اگر ایک ٹکڑا سونٹھہ کا جوش کرنے مین ڈالین بہتر ہے اور افضل ترین اقول
کا انکو چقندر ہے اور کرفس اور تھوڑا کراث اور چاہیے کہ یہ بقول ساتھ مری اور زیت کی جوش دیکر
تناول کرین خصوصاً قبل طعام کے تو مدد کرے اوپر تلیین طبیعت کے لیکن لازم ہے کہ جرم سلق کا
نکھا دین کہ غلیظ سوداوی ہے بخلاف پانی جوش کیے ہوے کے اور اسیطرح ہے اوسکے کہ مضرت سے
خالی ہین اور جو شخص کہ تناول لحم سے کوئی وقت عادت کی ہوا وسکو بیچ شیخوخت کی کھانا
اوسکا نہایت نافع ہوتا ہے اور مربیات سے زنجبیل مربے موافق زیادہ ہے اور اسی طرح اگر مربیات
حارہ لیکن اوس قدر کہ گرمی پیدا کرین اور ہضم کو مدد دین مگر تخفیف بدن مین نکرین اور محمود ترین
تابیر سنوسہ مین کہانے کا ہوتا ہے کہ ساتھ مصالح کے خوشبو کیا ہوا اور بیچ بحث توم اور بقیظ کے
مذکور ہوا اب ادویہ اور فواکہ ملینہ بیچ ساعت ساتوین کے کہ امر اوسکے تناول کا کیا ہے ہم مذکور
کرتے ہین موافق فصل اور طبیعت کے جو مناسب جانین عمل مین لاوین مثلاً انجیر کہ بسبب تلیین
کے انکو افضل ترین اشیا سے ہے اگر مزاج گرم ہو یا فصل گرمی کی ہو انجیر رطب ساتھ آلو کے
کھانا چاہیے اور اگر مزاج سرد یا فصل جاڑے کی ہو انجیر خشک بیچ ماء العسل کے پکا کر تناول کرین
اور بدستور جو کچھ کھا دین موافقت مزاج کی لازم ہے اور لبلاب ساتھ پانی اور نمک کے پکا کر اور
ساتھ مری اور زیت کے مطیب کرکے خوب ملین ہے اور بدستور اصل السفائج کہ بیچ شوربا مرغ کے
یا بیچ شوربا چقندر کے یا بیچ شوربا کرنب کے پکایا ہوا اور اسی طرح ماء الکرنب اور مغز قرطم کا بسلہ
کشک الشعیر کے اور نعانین کہ صحیح البطن بالخاصیت مجلی احشا ہی بدون تکلیف کے اسہال طبع
مناسب کا ہے اور شربت اوسکا ایک چلغوزہ سے تین چلغوزہ تک ہے اور اگر مغز قرطم ایک جزو
اور انجیر خشک دس جزو خوب کوٹ کر آپس مین ملا دین اور بمقدار چلغوزہ کے کھا دین طبع کو نرم کرے

اور گذر چکا کہ جو کچھ واسطے تلیین کے کام مین لاوین قبل طعام عمدہ معتدبہ کے چاہیے کہ ہو تو اثر اسکا
کماحقہ ظاہر ہوا اسلیے کہ بعد غذا کے عمل ملین ضعیف کا ہرگز ظاہر نہین ہوتا ہے اور اسی طرح اگر غذا اور
پیچھے دوا کے کہائی جاوین بسبب ملنے تلیین کے اوس سے اور ٹوٹنے قوت ملین کے اوسی غذا سے
اور بہی حقنہ روغن کا نفع کرتا ہے اونکو اسلیے کہ باوجود استفراغ کے احشا کو نرم کرتا ہے اور بہتر
روغنون مین زیت شیرین ہے اور پرہیز کرنا حقنون حادہ سے لازم ہے تو خشک نہ کرین اونکے
امعا کو **انتباہ** جبوقت طبع مشائخ کی ایک دن فراغت سے اجابت کرے اور ایک دن نہین
اسکو امر طبیعی انکا جاننا چاہیے اور درپے تلیین کے نہونا چاہیے لیکن اگر ایک دن سے زیادہ
قبض رہتا ہے یہان تک کہ ایک دن درمیان مین بہی فراغت سے نہین ہوتا ہے استعمال
ملینات سے چارہ نہوگا لیکن ہفتہ مین ایک بار نہایت دو بار کافی ہے ہر روز نکرنا چاہیے **افادہ**
بیچ دلک اور ریاضت اور تفتیح سدہ کے لیکن دلک مشائخ کا واجب ہے کہ معتدل ہو کم اور کیف
مین تو تحلیل اور تسخین دونون اعتدال سے حاصل ہون لیکن اعتدال کم مین یہ ہے کہ زمانہ ملنے کا
متوسط ہو اور اعتدال کیف مین یہ ہے کہ ملنا نہ بہت زور سے ہو اور نہ بہت سستی سے موافق
تحمل مدلوک کے ہو اور جو عضو کہ ضعیف اور متالم ہو اوسکو نہ ملین کہ ضرر کرتا ہے اور اقسام دلک کے
بیچ بحث دلک کے مذکور ہین اور نافع ترین دلک مین بیچ حق مشائخ کے یہ ہے کہ ساتھ خرقہ خشن
یا ہاتھون درشت کے ہو اور بیچ منع کرنے نوبت بیماریون انکے اعضا کے دلک کو اثر تمام ہے
لیکن ریاضت مشائخ کی موافق اختلاف حالات ان کے ابدان کے اور موافق بیماریان معتاد مشائخ
کے اور موافق عادت کرنے ان لوگون کے اوس ریاضت سے مختلف ہوتی ہے اسلیے کہ اگر ابدان
انکے نہایت معتدل ہین ریاضت معتدل مناسب ہے اور بدستور بیچ مرطوبی کے کثرت اور بیچ
مہزول کے قلت کرنا چاہیے اور اسی طرح جو شخص کہ معتاد کسی مرض کا ہے مراعات اوسکی رعایت
مین لازم ہے مثلاً اگر دماغ مین ضعف ہو اور امراض دماغی عارض ہوسکتے ہوان ریاضت مشی اور رکوب
سے اور سوا انکے نصف اسفل کو شامل مین کرنا چاہیے نہ اوس ریاضت سے کہ سر کو حرکت مین
لاوے اور اگر آفت طرف پاون کے ہو ریاضت فوقانی کرنا چاہیے مانند تیر اور پتھر سکنے کے اور
کہینچنے کمان کے اور اوٹھانے پتھر کے اور [illegible] قے کے اور آفت اگر بیچ ناحیہ وسط کے ہو مانند

[illegible] لیے اور معدہ اور امعا کے ریاضت دونون نوع کی یعنے فوقانی اور [illegible] نافع ہوگی بشرط
[illegible] مانع کے لیکن اگر آفت بیچ سینہ کے ہو بجز ریاضت [illegible] اور ریاضت نکرنا [illegible]
اگر آفت بیچ گردہ اور مثانے کے ہو سوا سے ریاضت فوقانی کے اور کوئی ریاضت [illegible]
[illegible] شروع کرنا ریاضت مین بتدریج ہو اور یہ تحقیق [illegible] کے [illegible] اور ریاضت کا
[illegible] گیا مفصل لکھا گیا ہے لیکن تفتیح سدہ مشایخ کی [illegible] پیدا ہوتے فی الفور ہے
[illegible] اوسکی لحاظ رکھنا لازم ہے اسلیے کہ مشایخ کے اخلاط مین غلظ اور لزوجت ہوتی ہے
اور [illegible] بلغم لزج کی کہ انمین بہت ہے سدہ انمین بہت ہوتا ہے اور آسان تر سدون کا دور
[illegible] اور دفع ہوتے کے وہ سدہ ہے اسوجہ سے کہ شراب سے واقع ہو کہ شراب لطیف
ہے اور بہترین مفتحات مین قوی بھی ہے اور فلافلی اور تریاق اور اثاناسیا اور امروسیا اور یہ منع کرتے ہین
حدوث سدون کو اور دفع کرتے ہین سدون موجود کو اور جب سدہ کھل جاوے استحکام کرین اور
[illegible] کی کرین اور اغذیہ مرطبہ مانند ماء اللحم کے ساتھ خندروس اور شعیر کے تناول کرین تو وہ
خشکی کہ استعمال مفتحات سے پیدا ہوئی ہو دور ہو جاوے اور وہ لوگ کہ استعمال لہسن اور پیاز سے
عادت رکھتے ہین تناول ان چیزون کا بیچ دفع کرنے سدون کے عظیم الاثر ہے اور شراب خواہ
اگر تھوڑی فلفل باریک کر کے اوپر شراب کے ڈالکر پیے سدون سے محفوظ اور نڈر رہے اور شراب
عسل بوڑہون کو موافقت رکھتی ہے اور حدوث سدے اور درد مفاصل سے امن مین رکھتی ہے
خصوصاً اگر سدہ عضو خاص مین ہو اور دوائین کہ خاص عضو سے ہین مرکب کرین مثلاً اگر سدہ عضائے
بول مین ہو تخم کرفس اور جڑ اوسکی ملاوین اور بیچ سدہ صدری کوئی چیز قوی زیادہ مانند فطراسالیون
کے اور اگر ریہ مین ہے زوفا اور سلیخہ اور پرسیاوشان اور مانند انکی ملاوین **الفصل الثامن**
فی علاج المرضی فصل آٹھوین مقالہ پانچوین سے ثابت ہے بیچ علاج بیمارون کی وہ اما باستعمال الادویۃ
او بعلاج الید او ردہ یا باستعمال دوا کی ہے یا ہاتھ کے تدبیری چنانچہ ہر ایک ان سے مشروحاً لکھا جاتا ہے
اما استعمال الادویۃ فقد یکون من داخل فیستفرغ او یحبس لیکن استعمال دوا کا کبھی ہوتا ہے داخل سے پس
استفراغ کرتا ہے یا حبس کرتا ہے او یغیر المزاج یا تغیر دیتا ہے مزاج کو یعنے تعدیل کرتا ہے بدون
استفراغ اور حبس کی اور بیچ بعضے نسخون کی لفظ او یغیر المزاج کی مرقوم نہین ہے لیکن بہتر وہی جو ہے

فصل الثامن فی علاج المرضی

لکھا والامن خارج فیختص من البدن لیکن استعمال دوا کا خارج بدن سے بس کم کرنا ہی بدن سے کالدو الحاد مانند دوا سے تیز قاطع کے اوپر بدن کے یا زیادہ کرنا ہی بیچ بدن کے کالنبت مانند جانے والی گوشت کی اوبیچ ماتحت کے یا منع کرنا ہے اوس چیز کو کہ نکلتی ہے اور اسکو رادع کہتے ہین او تغیر المزاج یا تغیر دینا ہی مزاج کو اسکو معتدل کہتے ہین و ذلک بالتنطیل والطلی والتکمید وما اشبہ ذلک اور وہ یعنے تغیر مزاج کا خارج سے حاصل ہونا نطول اور طلا اور کماد سے اور مانند انکے جو ظاہر بدن سے تعلق رکھتا ہے استعمال اوسکا او بیچ بعضے متن کے مقطر ہوئی لکہی ہے لیکن اوسکے نہ لکہنا اوسکا چاہیے کہ وہ باطن سے علاقہ رکہتی ہے حقیقت انکی اب ان مین ہے واسطے تعدیل او اصلاح خلط کے مخصوص ہے داخل سے ہو یا خارج سے اور بدون وارد ہونے کے بیچ معدے کے اثر کرتا ہے مشروحاً کہا جاتا ہے ساتہ فوائد مخصوصہ ضروریہ ہر ایک کے اور ظاہر ہی کہ تاثیر بعضون کی ایسے بیچ تمام بدن کے ہوتی ہے اور تاثیر بعضون کی مخصوص ایک عضو سے ہوتی ہے جیسا کہ معلوم ہوتا ہے جان تو کہ قطور وہ ہے کہ کوئی چیز مائع یعنے سائل بیچ تجویف اعضا کے مانند کان اور آنکہ اور ناک کے اور مانند انکے ٹپکاوین اور سعوط ایک قسم اسی کی ہے اور جو قطور کہ کان مین استعمال کرتے ہین واجب ہی کہ نیم گرم ہو نطول وہ ہے کہ کوئی چیز مائع اوپر ظاہر بدن کے گراوین بتدریج فاصلے سے بدون توقف کے او زیادتی فاصلہ کا کہ وہان سے نطول کرین ایک بالشت ہی اور نہایت اوسکی ایک قد آدمی کا جیسے نطول کیا جاتا ہے بیچ قولنج کے اوس پانی سے کہ جس مین حنظل جوش کیا گیا ہو اور جو عمدہ غرض استعمال نطول سے تحلیل کرنا مواد باطنی کا ہے یا تعدیل مزاج پس جس جگہ تحلیل مد نظر ہو نیم گرم کرین اور جس جگہ تبرید اور ردع کرنا ملحوظ ہو سرد استعمال کرین لیکن اکثر استعمال اوسکا بیچ شیر گرم کے ہے اور کبہی نطول کو کبہی اوپر تکمید رطب کے اطلاق کرتے ہین اور کبہی اوپر آبزن کے اور کبہی اوپر انکباب کے چنانچہ ہر ایک مقام کے قرینہ سے معلوم ہوتا ہے سکوب وہ کہ کوئی چیز سائل اوپر بدن کے گراوین توقف سے اور یہی فرق ہے اوس مین اور نطول مین لیکن سکوب وہان کام مین لاتے ہین کہ عضو معلول کو طاقت نطول کی نہو یا مریض لڑکا ہو اور طاقت وارد ہونے نطول کی نہو اور اسی طرح اوپر جگر اور دل اور معدے کے نزدیک احتیاج کے سوائے سکوب کے نکرنا چاہیے لان التنطیل قوی فی التحلیل فہذا الانیا سب تلک الاعضاء کماد وہ ہے کہ کوئی چیز گرم اوپر عضو کے رکہین اور یہ دو قسم ہے یابس اور رطب کماد یابس وہ ہی کہ ماده ویسا یابسہ مانند پاچرہ او نمک اور بہوسی کے اور مانند انکے لتہ مین باندہ کر اور گرم کر کے

قطور

نطول

سکوب

عضو کو گرم کریں یا گرم اینٹ اور گرم ٹھیرا اور گرم کپڑے اور ہاتھ گرم سے عضو مین گرمی پہونچاوین جیسے
معروف ہے لیکن کماد رطب وہ کہ گرم پانی یا گلاب یا شراب یا جوشاندہ ادویہ مناسبہ کا کہ ہر ایک
گرم گرم ہو بیچ شانے بیل کے اور مانند اسکے رکھکر اوپر عضو کے رکھین گرمی کے باقی رہنے تک اور پھر
مکرر کریں جہاں تک کہ مناسب جانین اور شاید کہ ابر مردہ یا کپڑا یا نمدہ بیچ مائعات مذکورہ کی بھگوکر
گرم گرم عضو پر رکھین اور یہ قسم تکمید کی بسبب اسکے کہ شانے میں ڈالا ہو قوی زیادہ ہے لہذا اوس جگہہ
اور بعد اسکے اگر تکمید کرنا ضرور پڑے احتیاط یہ ہے کہ سوائے تکمید رطب شانی اور استعمال انکی
اور بہتر وہ ہے کہ فقط گلاب سے تکمید ان اعضا کی کریں اور اگر گلاب اکیلا نہو پاسکے تو تھوڑی گلاب سے
چارہ نہیں ہے اسلیے کہ عطریات قوی کرتی ہیں اور جسوقت شراب اور گلاب آدھا آدھا گرم کرکے
اور ابر مردہ اور مانند اوسکے بھگوکر تکمید عضو کی کریں تحلیل ریاح اور تسکین درد کی جلد کرتا ہے ساتھ
تقویت کے بالجملہ بیچ ابدان یابس اور ہواے یابس کی تکمید رطب افضل ہے اور ابدان رطب اور
ہواے رطب میں تکمید یابس اولے ہی اور بعض لوگون نے تکمید کو ساتھ اشیاے یابسہ کے
مخصوص رکھا ہے اور ہر ایک کو درست ہے کہ اصطلاح مقرر کرے طلا اور ضماد جاننا چاہیے کہ
اشیاے رطبہ سے جو اوپر عضو کے رکھین اگر سیال ہون اوسکو طلا کہتے ہین اور عام ہی کہ اوس چیز کو اوپر
کپڑے کے رکھکر عضو پر رکھین یا بدون کپڑے کے اوپر عضو کے ملین اور اگر سیال نہو یعنی تند اور غلیظ
اور متماسک ہو اوسکو ضماد کہتے ہین خواہ اوسکو پٹی سے باندھین یا نہ لیکن افضل باندھنا ہی واسطے حفاظت
دوا کے علحدہ ہونے سے اور تاثیر ان دونون کی قوی زیادہ ہی باعتبار پہونچنے اثر دوا کے خود
عضو مین بسبب اوسکے زیادہ ٹھہرنے کے اوپر عضو کے اور جس وقت اوپر اعضاے رئیس کے
طلا کریں اولے یہ ہے کہ پہلے کپڑے کو عود خام یا مانند اوسکے سے بخور کریں بعد اوسکے دوا
کپڑے پر لگاکر عضو پر رکھین اور ہرگز کوئی چیز قوی التحلیل اور بغیر عطر ان اعضا پر نہ رکھین اوسی سبب سے
کہ بیان ہو چکا اور جسوقت واسطے ازالہ گرمی دل و دماغ کے طلا کریں چاہیے کہ کپڑے کو سوکھنے
نہ دیوین اور ہر دم تازہ تازہ بدلتے رہین اسلیے کہ اگر دوا اوپر بدن کے خشک ہو بسبب تقبیض مسام کے
موجب تسخین عضو کے ہوتا ہے پس احتیاط اس امر مین واجب ہے اور اکثر آدمی اس سے غافل
ہیں شموم وہ کہ کوئی چیز سوگھین سوکھی ہو یا تر پس اگر کوئی چیز رقیق خوشبو بیچ شیشے کے ڈالکر

خوب ملا دیں تو آپس میں ملجاوے بعد اوسکے سونگھیں اوسکو تخلخہ کہتے ہیں اور یہ بیچ تعدیل مزاج دماغ کے سریع الاثر ہوتا ہے اور اکثر استعمال اسکا بیچ سوء مزاج حار کے کرتے ہیں نفوخ وہ کہ ادویہ کو باریک کرکے ناک میں پھونکیں یا اوپر تالو کے رکہیں اور اکثر استعمال اسکا بوسطہ نفخ کی ہوتا ہے یعنے نے میں ڈالکر پھونکتے ہیں تو محل مقصود تک پہونچی بدون انتشار اور پہیلنے کے عطوس اوس دوا عطسہ لانے والی کو کہتے ہیں اور عام ہے کہ استعمال انکا ناک میں نزدیک حاجت کے اشمام سی ہو یا تسعیط سے اور اس میں شرط ہے کہ اگر مادہ بہت ہے قبل تنقیہ عام کے نہ کرنا چاہیے وجور وہ ہی کہ کوئی چیز سائل حلق میں ڈالیں اور یہ بہی قبل اسکے معدے میں وارد ہو اثر کرتی ہے اور استعمال اسکا اکثر امراض دماغی میں ہے سعوط وہ کہ کوئی چیز سائل ناک میں ڈالیں سنون وہ کہ ادویہ باریک کرکے دانتوں میں ملیں اور کحل وہ کہ ادویہ باریک کرکی سلائی سی آنکھہ میں لگاویں اور بہترین سلائیوں میں وہ ہی کہ دوا اوسمیں لگاکر استعمال کریں پاک تانبی کی یا چاندی کی ہے لیکن غیر مریض کو استعمال ان سلائیوں کا شرع شریف میں درست نہیں ہے بس سلائی جست کی بہتر ہے یا پاک تانبے کی ذرور ادویہ خشک کہ باریک کرکے آنکہہ میں یا زخموں میں چہڑکیں برود ادویہ سرد کہ اوسکو تربیت سے پاک کیا ہو ساتہ بعضے عصارات کے اور آنکھہ میں استعمال کریں ذرورًا اور اکتحالًا اور جانیں کہ استعمال ذرور کا اکثر بیچ امراض اجفان کے ہوتا ہے اور وہ بہ نسبت سرمہ کے قوی العمل ہے بسبب کثیر ہونے دوا کے اوس میں تبخیر وہ کہ ادویہ مفردہ یا مرکبہ بیچ انگیٹھی کے جلاویں تو بو اوسکی دماغ میں پہونچے اور اگر تبخیر ایک عضو خاص کی مانند کان اور دانت کے ہو بوساطت قمع یعنے نے کے دہواں اوس عضو میں پہونچاویں اور بیچ مقعد اور رحم بوسیلہ ایسے طغار کے کہ اوسکے وسط سوراخ ہوں اور اوسکو اوپر بخور کے اوندہی کریں اور مریض کو کہ اوپر اوس طغار کے بیٹہے اسطرح کہ سوراخ اوسکا مقابلہ سوراخ طغار کے ہو اور دہواں بلند ہو کر محل مسطور میں پہونچے اور یہ عمل اگرچہ فی الحقیقت تدخن ہے لیکن بیچ اصطلاح اطبا کے اس نام سے مشہور ہے اور جو بیچ اکثر دواؤں مذکور کے بسبب اسکے بتدریج جلتی ہیں اور پانی میں تر کرکے جلانے میں خالی بخار سے نہیں ہوتی ہو سکتا ہے کہ بنظر اسکے یہ نام کہتے ہیں ولا یخفی علیک ان البخار مرکب من ثلثۃ النار والھواء والماء والدخان ایضا مرکب من ثلثۃ اشیاء النار والھواء والارض ولا محظور فی ترکیبہما وہ کہ چیز تر اوپر بدن کے ملیں تیل ہو یا سوا اسکے تمریخ ساتہ روغن کے دہن اور تدہین بہی

تخلخہ
نفوخ
عطوس
وجور
سعوط
سنون
کحل
تبخیر

کہتے ہین شافہ وہ کہ کئی دوائین کوٹ کر آپس مین ملا کر گھی کے مانند بنا کر [illegible] اور پانی مین [illegible] آنکھ مین لگاوین یا دوائین اکیلی مانند صابون وغیرہ کے تراش کر کے یا دوائین مرکبہ [illegible] کر کے دبر مین یا قبل مین رکھین اور شافہ مسہل ہے کہ واسطے قولنج کے بنائے ہین چاہیے کہ لمبائی [illegible] اونکا چاہیے اونکی مضموم [illegible] ہو تو قوت تا [illegible] اثر [illegible] ہو پہنچا اور جلد عمل کرے [illegible] اللہ [illegible] امراض معائی مستقیم کے کثیر الاثر ہوتے ہین بسبب پہنچنے اثر دوا کی جلد [illegible] لیکن [illegible] عمل ہو شیاف محذر کام مین نہ لاوین خصوصاً ضعیف [illegible] لوگون مین کہ خوف ہلاکت کا [illegible] ہے [illegible] کہ قدر شافہ کا [illegible] حنظل الافیون شافہ [illegible] قیمت [illegible] موافق ضرورت کے شافہ [illegible] کام مین لاوین چاہیے [illegible] کہ مضبوط اوس شافہ مین [illegible] تاکہ اوسکو [illegible] کسی [illegible] کے شدت [illegible] [illegible] ہے کہ شافہ [illegible] [illegible] شافہ کا دیر مین [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible] پانی [illegible] [illegible] پانی [illegible] پانی [illegible] [illegible] حاجت [illegible] اوسکے [illegible] اوس مین [illegible] [illegible] نقل کرنے آبزن کے ایک مکان سے دوسرے مکان مین [illegible] چاندی یا تانبے کا اور مانند اونکی [illegible] ہین اور [illegible] واسطے محافظت [illegible] [illegible] اور بقدر نکلنے سر کے اوسکو سوراخ کرتے ہین تو [illegible] اوس مین بیٹھے اور [illegible] سر کو اوس سے باہر [illegible] واسطے جذب کرنے نسیم کے اور جب تک [illegible] ہو بیٹھا رہے [illegible] اور سکے اوصاف بیان کیے گئے اگر اون اوصاف کا میسر ہو بہتر ہے [illegible] کہ جو موافق ضرورت کے کر سکتے ہین اوس طرح سے کہ عضو ماؤف پانی مین رہے **فائدہ** آبزن کہ واسطے قولنج کے استعمال کرتے ہین چاہیے کہ پانی اوس مین اوسقدر ہو کہ جو مریض بیٹھے پانی محل درد سے تجاوز نہ کرے اور یہ بہتر ہے کہ تو اعضای فوقانی سست [illegible] ہوون اور ادبار دفع کرنے مادے سے کہ نیچے اونکے غالب ہوون اور شک نہین ہے کہ آبزن عضو مستغرق فیہ کو یعنی اوس عضو کو کہ جو پانی مین ہے سست [illegible] کرتا ہے لہذا تحلیل اور تسکین دیتا ہے پس یہ قولنج کی اعضا کو کہ ادبار اسعای ماؤف کی ہین دو بیٹھے سے یہ آبزن کے بچا دین جاوین کہ جس وقت آبزن واسطے

امراض بتانے سے کے کرین بدستور چاہیے کہ پانی ناف سے اوپر نہو بسبب اوس امر کے کہ ہم ذکر کر چکے ہین
اور حیوان دینا مدرات کا لازم ہے اگر وقت بیٹھنے کے آبزن مین اوسکو ملا دین جلد تر عمل کرتی ہین
اور قلت اور بکثرت گرمی پانی آبزن کی موافق احتمال طبیعت مریض کے اور حاجت کے اوس سی کر سکتی ہین
وضع القدمین فی الماء الحار اس عمل کو فارس مین پاشویہ کہتے ہین اور واسطے حدوث بخار کے اعلی سے
اسفل مین بہتر تدبیر ہے اور بیچ اکثر اقسام صداع کے جلد فائدہ کرتا ہے اور یہی واسطے کہینچنے باقی گرمی
تپ کے اور مدد کرنے کے اوپر تعریق کے نفع تمام رکہتا ہے لہذا جو تپ فاتر اور سست ہوتی ہی اور جاتے
ہین کہ اثر تپ کا دیر تک رہیگا یہ عمل کرنے مین جلد اثر کرتا ہے اور جیسے رکہنا پاوں کا بیچ گرم پانی کی
فائدہ کرتا ہی رکہنا ہاتہون کا بہی بیچ جذب حرارت کے تنور بدن سی سود مند ہی اب کئی چیزین کہ بیان اونکا
اسجگہ ضروری ہی کہی جاتی ہین اون چیزون سی ایک یہ ہی کہ پاسن گہرا ہو اس طرح کا کہ جو پاؤن اوس مین
رکہین زانو تک ڈوب سکی دوسری وہ کہ درمیان اس عمل کی چاہیے کہ اوپر سر بلند کی بیٹہین اور پاؤن
کو پانی مین لٹکا دوین تیسری کہڑا ہونا چاہیے کہ وقت کہڑی ہونے کے بسبب تمدد عروق اور تنگی مجاری
کے انجذاب حرارت کا اس حالت مین بسبب اسکی کہ میل مادے کا اعلی کو اور جانب جلد کی زور سی ہوتا ہی
ہو سکتا ہی کہ جذب اوسکا اسفل مین باعث اضطراب اور قلق کا ہووی ماد کہ نزدیک غلبہ تپ کی شدت
پانی گرم کی بہی زیادہ کرنے والی گرمی کی ہوتی ہی بالفعل چوتہی وہ کہ جو بیچ حمیات گرم کی پاشویہ کرین اگرچہ
تپ سستی مین ہو لازم ہی کہ ایک چادر گوشت سلمنے منہ مریض کے رکہین اسطرح کہ بخار پانی کا اوسکی دماغ کو نہ پہونچے
اسلیے کہ بعضے جگہ دیکہا گیا کہ جو بیچ صین شدت حرارت کی پاشویہ کیا گیا وقت فتور کے احتیاط بخار سی نہ کی
دماغ مین خلل اور خفقان فوراً عارض ہوا اور اکثر آدمی اس امر سے غافل ہین اور احتیاط اس امر کی واجب ہے
اسی سبب سے بعضے جاہل اس عمل سی کنارہ کرتے ہین بسبب اوس مضرت کے بعض اوقات اوس کے
استعمال سے بیچ غیر وقت کی دیکہا ہی ورنہ پاشویہ اگر اپنے وقت پر ہو اور بدون بہت تکلیف کی ہو سرا
نفع کرتا ہے اور ہرگز نشانہ ضرر کا نہین رکہتا ہی پانچوین وہ کہ جو پاؤن پانی مین رکہین چاہیے کہ ساق
کو اوپر سی اسفل تک پانی مین بتدریج ملین تو جذب کرنا ملک کا سہین اوسکی جذب کو ہوا اور اگر کوئی
مانع نہو ایک ساعت تک پاؤن کو رکہے رہین اور جو ایسا جانین چاہیے کہ تہوڑی آگ کوئلی کی نیچے
پاسن کی رکہین تو پانی سرد نہو اور اوپر اوس گرمی کی کہ مطلوب ہی رہے اور بعد نکالنے پاؤن سے کے

پانی سے چاہیے کہ پانون کو رومال سے خشک کرین اور ایک زمانہ معتد بہ تک لپیٹے رکھین اور سردی نہ پہونچاوین اور جاننا کہ اگرچہ واسطے جذب بخار اور مادے کے پاشویہ فقط گرم پانی کا کفایت کرتا ہے لیکن اگر پانی مذکور مین بعضی چیزین کہ واسطے جذب اور تعدیل کی مخصوص ہین مانند بابونہ اور بنفشہ اور برگ بید اور برگ حنا اور بھوسی گیہون کی اور گل نیلوفر اور مانند انکی جوش کرین بہتر ہے

شد الاطراف

شد الاطراف جاننا چاہیے کہ باندھنا ہاتھون اور پانون کا قوی ترین تدبیرون مین سے ہے بیچ جذب مادے کے کہ جانب اعضاے رئیس اور شریف کے متوجہ ہو لہذا بیچ صرع اور غشی کی اور مانند انکے فوراً نفع کرتا ہے اور یہی مادہ موذی اور کیفیت سمی کو کہ بیچ اطراف کی ہو اور صعود کرتی ہو رد کرتا ہے جیسے امراض دماغی مین کہ بسبب مشارکت اطراف کے ظاہر ہوتے ہین دیکھا گیا ہی اور اسی طرح بیچ لدغ اور لسع کے کہ اوپر اطراف کے واقع ہو باندھنا اوپر سے اوس محل کو سریان سمیت کو مانع ہوتا ہے بشرط ربط شدید کے **فائدہ** بیچ کیفیت شد کے جالینوس کہتا ہے کہ ہاتھ کو بغل سے اور پانو کو ران کی جڑ سے باندھنا شروع کرین اور ہتھیلی ہاتھ اور قدم تک اوتار لاوین اور ابن سرافیون نے اپنے کناش مین اسی کو اختیار کیا ہے اور رازی اس امر پر ہے کہ اطراف کو فقط جڑ مین باندھین یعنے بازو کو متصل بغل کے اور ران کو نزدیک کش کے اور باقی کو بالکل غیر مربوط چھوڑ دین تو خون منجذب سے بھر جاوے اور کہتا ہے کہ باندھنا اطراف کا بالکل خطائے عظیم ہے اسلیے کہ بیچ اس صورت کے مادہ منجذبہ کو جگہ نہین رہتی ہے تو اوس مین سماوے اس سبب سے جلد پھر جاتا ہے اور ضرر کرتا ہے اور نزدیک اس فقیر کے تخطیہ رازی کا جالینوس کو خالی خطا سے معلوم نہین ہوتا ہے اسلیے کہ باندھنا دو حال سے باہر نہین ہے ایک یہ کہ بشدت تمام ہو کہ ہرگز مادہ کو قدرت نزول اور صعود کی نہ ہے جیسا کہا جاتا ہے بیچ لدغ اور لسع کے اور ایسا باندھنا ظاہر ہے کہ مضر ہے اگرچہ بیچ جڑ کے فقط ہو اور بیچ جذب مواد کی کام نہین آتا ہے ہرگز مگر یہ کہ بیچ نہایت اطراف کے ہو یعنے قریب کف اور قدم کے اور شدت الم سے مادے کو جذب کرے اور جو عضو بالکل غیر مربوط ہے مادے کو جگہ بہت ہوتی ہے لیکن ایسی بندش سوائے اوس شخص کے کہ لایعقل ہو نہ کرنا چاہیے کہ غشی پیدا کرتی ہے خصوصاً بیچ آدمی ضعیف اور نحیف کے دوسرا وہ کہ بطریق اعتدال کے ہو اور آدمی کو صبر کرنا اوپر اوسکے

تکلیف خفیف سے آسان ہو ایسی بندش ظاہر ہے کہ سدہ مجاری کی ہو اور مانع تنقیہ مادہ یا بطء
کا نہین ہوتا ہے بجز اسکے کہ عروق کو کھینچتی ہی اور جو تحقق ہوا کہ جذب تام اس بندش کا سبب ابتدا
اور تکلیف دینے کے نہین ہے بلکہ بسبب تمدد مجاری اور عروق کے ہے کہ اخلاط طاقت حرکت
صعود کرنے کی نہین رہتی ہے اور جا بجا ٹھہر جانے مین میل کرکے جانب اطراف کے پس ربط اوپر
اطراف کے ہرچند کثیر المقدار ہو لامحالہ مددگار ہوگا اوپر تجدید کے اور یہی مطلوب ہے بالجملہ شد اور
بندش کہ واسطے صداع اور رعاف کے اور مانند انکے ہو واجب ہی کہ غیر قوی ہو بخلاف اوسکے کہ
واسطے صرع اور سکتہ کے اور مانند انکے ہو کہ جو شدت بندش سے الم انمین معلوم نہین ہوتا ہی جس قدر
قوی ہوگی بہتر ہے **انتباہ** جسوقت بندش کو کھولین مستحسن وہ ہے کہ پہلے کف قدم کو پاشویہ مین
رکھین اور بعد اوسکے کھولنا شروع کرین اور واجب ہے کہ شروع کھولنے کی جانب اسفل سے کرین یعنی
چنانچہ بیچ باندھنے کے شروع بغل اور بن ران سے کیا تھا بیچ کھولنے کے شروع کف دست اور قدم
سے کرین تو بدون مضرت کے ہو اور وجہ اسکی بتجربہ ظاہر ہے اور یہی بتدریج کھولین نہ یکبارگی اور
جسوقت مریض بہت دیر تک بندش سے ملول ہو جلد کھولین ترتیب مسطور سے اور پھر باندھین
اور یہی معلوم کرین اگر حاجت تھوڑی ہے بیچ اکثر کے ربط اصل اطراف کا کفایت کرتا ہی چنانچہ تجربہ
مین پہونچا ہے کہ باندھنا بازو کو ستلی کو فوراً نفع آتا ہے لیکن جہان بہت حاجت ہو بدون ربط
حمول تام کے کہ تمام ہاتھ اور پانون کو باندھین چارہ نہین ہے حمول وہ کہ کوئی چیز بیچ قبل یا دبر کے رکھین
فرزجہ ادویہ سے فرزجہ بکسر فا اور سکون راے مہملہ اور فتح زا سے سمجہ کے وہ حمول ہی کہ واسطے فرج
عورتون کے مخصوص ہو اور اکثر استعمال اوسکا ایسا ہوتا ہے کہ لتہ ادویہ سے آلودہ کرکے رکھین
انکباب انکباب وہ کہ اوپر بخار گرم پانی کے یا جوشاندے دواؤن کے سرنگون اور اوندہا رکھین اور چادر
اوپر سر کے اوڑہین تو بخار اوسکا اوپر سر اور کان اور تمام بدن کے پہونچے اور یہ عمل واسطے تعریق
کے کرتے ہین اور جس جگہ واسطے درد کان کے کام مین لادین بیچ چھوٹے باسن کے ادویہ مطبوخہ
حقنہ رکھکر کان کو اوسکے بخار پر رکھین اور اسجگہ حاجت تزیل ردا کی (چادر لپیٹنا) نہین ہے حقنہ وہ کہ عمل مخصوص
سے دوا کو امعا مین پہونچا دین راہ دبر سے یا رحم کو پہونچا دین راہ قبل سے اور پوشیدہ نرہے
کہ عمل مذکور عمدہ ترین تدبیرون کا ہے بیچ معالجات کے خصوصاً بیچ تسکین اوجاع گردہ اور مثانہ

اور دماغ کے اور جذب مواد کے اعلے سے اسفل مین اور منع کرنے تصاعد بخار کے نفع بہت
کرتا ہے اور اس عمل کو بقراط نے ایک طائر یعنی گردن اور ٹیڑھی نوک کہ بہت کہانے والی ہے
اور ہمیشہ واسطے ازالہ ثقل کے دریا کے پانی سے اپنا حقنہ کرتی ہے دیکھکر رواج دیا اور بیچ شروع رواج
کے نمک اور پانی سے کہ حکم پانے دریای شور کا رکہتا ہی یہ عمل کرتے تھے بعد اسکے موافق حاجت
کے ادویہ مسہلہ زیادہ کیا اور واسطے قبض اور پیچ کے بہی ساتہ ادویہ مناسب کے حقنہ مقرر کیا ہی
اور قوانین اوسکے تحریر کیے چنانچہ ہر ایک علحدہ فائدے مین مذکور ہوتے ہین تتمہ فائدہ بیچ بیان
محقنہ کے یعنی آلہ حقنہ کے اور وہ اوپر شکل تہیلی کے ہوتا ہے کہ ایکطرف اوسکی چوڑی ہوا اور ایکطرف
دقیق مانند گردن کدو کے اور اس طرف دقیق سے انبوبہ وصل کرتے ہین اور بیچ عضو مقصود کے
رکہتے ہین اور پانی حقنہ کا بیچ تہیلی کے رکہکر منہ اوسکا ملا کر نچوڑتے ہین تو پانی حقنہ کا عضو مقصود مین
آوی اور ہر چند بسبب ضرورت کے انبوبہ نے کا اور مانند اوسکے کہ ایک تجویف رکہتا ہو کام مین
لاتے ہین اور عوام مین بہی معمول ہی لیکن لائق یہ ہے کہ انبوبہ ایسا بناوین کہ اوسمین دو جوف
ہوں ایک واسطے گرنے دوا کے اور ایک واسطے نکلنے ریح کے تو ریح اگر اسمین ہو نکل آوے
اور اعلے کو نپہنچاوے اور فساد پیدا نکرے اور کیفیت اس انبوبہ کی مفصل کہی جاتی ہے جان تو
کہ چاندی یا تانبہ سے یا مانند اسکے انبوبہ بناوین سات انگلی کا لانبا بلکہ بقدر ایک بالشت کے
اور غرض اوسکے لنبے بنانے سے وہ ہی کہ اگر پہونچانا دوا کا امعاے فوقانی مین مطلوب ہو مقدار
مین بہت بیچ معاے مستقیم کے داخل کرین اور یہی بیچ احتقان رحم کے بہی کام آوے اور موٹائی
اوسکی موافق موٹائی خنصر کے کافی ہے اور اوسکے جوف مین ایک پردہ لانبا قائم کرین تو دو مجری
ہوجاوین ایک واسطے داخل ہونے دوا کے اور ایک واسطے نکلنے ریح کے اور مجری کہ واسطے
دوا کے بنے بہ نسبت دوسرے مجرے کے وسیع زیادہ ہو اور پردہ کو محکم کرین تو وہ اپنی مجری سے
دوسری مجری مین طاقت نفوذ کی نپاوے اور ایکطرف انبوبہ سے نشتر چہوٹے مجری کا بند کرین
اور فائدہ اوسکا ظاہر ہی تو دوا تہیلی سے اوسی مجری مین کہ واسطے ریح کی ہے نہ آوے اور اسی طرف
دو تین انگلی کے موافق سر انبوبہ کا چہوڑ کر سوراخ کرین بیچ چہوٹی مجری کے اور بیچ موضع مین کہ
احاطہ تہیلی سے باہر رہے اور ریح نکل سکے اور بہی اوسکے فائدہ یہ ہے کہ بیچ مجری کی مذکور کے

بیچ طرف دوسری کے عضو مین داخل ہوتا ہے قریب اوسکے سر کے سوراخ کرین تو دخول ریح کے لیے دو راہ ہوں اور یہی اسطرف انبوبہ مین کہ عضو مین داخل ہوتا ہی بیچ مجری دوائی کے بہی سوراخ کرین تو اچہا تا اگر منہ مجری کا بند ہو دوا اس سوراخ سے گرے اسعا مین اور واسطے آسانی فہم کی نقشہ انبوبہ کا جیسے لکہا ہی ساتہ تہیلی کے اور تہیلی چمڑی کی بہتر ہے

سوراخ دوسرا

سوراخ

ریشہ یا جلی



مجرائے دوا

فائدہ بیچ استعمال حقنہ کے چاہیے کہ پہلے سر انبوبہ کا کہ بیچ عضو کے آویگا چرب کرین بعد اسکے بتدریج داخل کرین اوسقدر کہ مطلوب ہے اور واجب ہے کہ بڑا مجری وقت استعمال کی طرف اسفل کے ہو تو جو دوا سعا مین گراوین مجری ریح کا بسبب بلند اور اوپر ہونے کے دیا کہلا رہے واسطے داخل ہونے ریح کے فائدہ بیچ بیان مقدار استعمال دوا کے اور جو چیز کہ اس سے متعلق ہے جانین کہ دوا زیادہ دو تہائی رطل سے نچاہیے اور احسن یہ ہے کہ آدہا رطل ہو اور معلوم کرین کہ زیادہ کرنا اوپر دو ثلث رطل کے باتفاق قوم کے منہی عنہ ہے لیکن اوسکے کم کرنی مین آدہے سے اختلاف ہے بعضے اسکو بہی روا نہین رکہتے ہین اور حق یہ ہے کہ بیچ سعالجہ قولنج کے اور مانند اوسکے کہ کثرت مقدار کی مطلوب ہو آدہے رطل سے کم نہ کرین بیچ سعدل الفیافہ کے لیکن بیچ زحیر کے اور امراض دیگر کے مضایقہ نہین رکہتا ہے تہوڑا مقدار کہ کافی مطلب کو ہو وافی ہے اگرچہ ربع رطل ہو اور یہ سب کہ کہا گیا بیچ حق بڑے لوگون کے ہے لیکن بیچ چہوٹے آدمیون کے جو لائق اونکے ہو کر سکتے ہین - اور یہی چاہیے کہ قوام دوا کا معتدل ہو بیچ رقت اور غلظت کے اسلیے کہ حقنہ مسہل کہ غلیظ ہوتا ہے زحیر اور قرحہ اسعا پیدا کرتا ہے اور شدید الرقت بسبب منتشر ہونے کے اعضای فوقانی مین ضرر پہونچاتا ہی اور بسبب نہ ٹہہرنے کے نفع مطلوب نہین دیتا ہے لیکن قرح قولنج مین مائل رقت بہتر ہی اور سحج مین مائل بغلظت بہتر ہے اور استعمال حقنہ کا واسطے اسہال کی ہو یا واسطے بیچ کی یا واسطے اور کوئی امر کے لازم ہے کہ نیمگرم کام مین لاوین اسلیے کہ بہت گرم غشی اور کرب لاتا ہے اور سرد ریاح پیدا کرتا ہے اور مانع تنزل کا ہوتا ہے بخلاف فاتر کے کہ ان چیزون سے خالی ہی

اور باطن اعضا کے مزاج کی مناسب ہے **انتشاہ** کثرت استعمال حقنہ کی اور عادت اسکی جگر کو
ضعیف کرتی ہے پس تقلیل اس مین لازم ہے اور یہی چاہیے کہ قبل حقنہ کرنے کے کوئی
چیز مقوی مانند گلقند اور مصطگی کے ساتہ تہوڑے شوربا کے کہ اوس مین مصالح گرم پڑی ہون
کہلا وین تو حقنہ خلا سے معدے مین واقع نہو کہ مضر ہے اور اکثر اطبا نے بیچ استعمال حقنہ کے
صحیح ہونا اعضاے رئیسہ کا شرط کیا ہی اسکو اور شک نہین ہے کہ یہ شروط بیچ حقنہ اختیاری
کے ہین نہ حقنہ اضطراری مین اور یہی چاہیے کہ وقت حقنہ کرنے کے شکم کو خم رکہین تو دوا
پراگندہ نہو اور بیچ امراض احشا کے مریض کو اس طرح رکہین کہ عضو ماؤف مین پہونچنا دوا کا
سہل ہو مثلاً بیچ بیماریوں گردے کے اور درد جوڑون کے مستلقی کرین اور سر اور چوتڑ کو
تکیہ پر رکہین تو درمیان پشت کی زمین پر نہ لگے اور بیچ قولنج اور درد ناف کے اور مانند
انکے بیمار کو اوسکے زانو پر لٹا وین اور سر اور سینہ کو اوپر تکیہ کے رکہین اور طرف درد کے
میل کرا وین اور بیچ زحیر کے تکیہ طرف پیٹہ کے رکہکر مستلقی لٹا لین اور چوتڑ کو اوٹہا رکہین
لیکن بیچ امراض دماغی کے مستلقی لٹا وین اور نیچے گردن اور سر کے تکیہ رکہین **انتشاہ**
بعد حقنہ کے اینٹہ کو بتدریج نکالین اور مقعد کو انگلیون سے مجتمع رکہیں تو دوا جلد نہ پہر آوے
لیکن اگر رکہنے دوا سے کرب ہو جلد دفع ہونے دیوین اور جب دوا نہ نکلے اگرچہ دوا مسہلے
صحیح اور زحیر کے ہے اور کوئی تکلیف اوس سے حاصل نہین ہوئی خوف نہین ہی لیکن وہ جگہ
کہ حقنہ حاد مسہل ہو اور توقف کرے زیادہ آدہی ساعت سے چاہیے کہ حقنہ کو اعادہ کرین
تو دوا سے سابق کو حرکت دیکر نکالے لیکن اس بار مقدار دوا کی پہلے سے آدہی لیوین
اور شاید کہ شاف سے بہی تحریک کرین اور بیچ حالت احتقان کے چاہیے کہ مریض آپ کو
کہانسی سے بچا وے کہ کہانسی سے اس حالت مین کبہی ہچکیان آتی ہین اور یہی قبل حقنہ کے
پانی دوا اینٹ مسہل سے لازم ہے کہ ساتہ روغن مناسب اور گرم پانی کے حقنہ کرین تو مادہ
جلد اثر کو قبول کرے دوا سے اور مقصد بدون تکلیف کے حاصل ہو **فائدہ** ترکیب حقنہ
مسہل کے قریب ہے ترکیب مطبوخات مسہل سے نہایت یہ کہ بعض مسہلات کو حقنے مین
داخل نہین ہے وہ صبر اور اہلیلجات ہین اور حقنہ کی کئی قسم ہین ایک وہ کہ نرم اور لین ہو

اور وہ بیچ حمیات اور اورام احشا کے اور یبوست ثفل کی کام آتا ہی اور ترکیب اس کی اون دواؤن سے ہوتی ہے کہ صاحب تلیین اور ازلاق اور جلا ہون مانند بنفشہ اور خطمی اور جو اور بہوسی اور عناب اور سپستان اور چقندر اور برگ کاسنی اور خبازی اور نیلوفر اور خار خسک اور تخم کتان اور اصل السوس اور مویز اور فلوس خیارشنبر اور شکر اور مانند انکی دوسرا وہ کہ حادہ ہو اور وہ بیچ قولنج بارد کے اور مانند اسکے امراض باردہ سے کام آتا ہے اور ترکیب اسکی اون چیزون سے ہوتی ہے کہ مسہل ہون بسبب پگھلانے اور تحلیل کے اور یہ سب مسہلات قوی ہین کہ پلائی جاتے ہین اور موافق احتیاج کی اختیار کرتے ہین بمقدار اوزان کی اور مراعات اصلاح کی چنانچہ بیچ قرابادین نباتات کے ہے اور جو حقنے کہ واسطے مرض کے مخصوص ہین بہی مرقوم اور معلوم ہین لہذا ہمنے بیان حقنہ کیا اور تلیین کا بیان کرتے ہین واما العلاج بالید فکالجبر والبط والکی لیکن معالجہ ہاتہ سے پس مانند ٹوٹنے کو باندہنا اور چیرنا اور داغ دینا ہے اور اسی حکم مین ہے جو چیز کہ ہاتہ سے علاقہ رکہتی ہی مانند خیاطت اور دلک اور کبس اور قلع کی اور مانند انکی اور بیان بطریق اجمال کے بعضے احکام متعلقہ جبر اور بط اور کی کے کیے جاتے ہین تین فائدہ ہین فائدہ بیچ احکام جبر کے اور جبر عبارت ہی اس سے کہ ٹوٹی ہڈی کو یا اپنی جگہ سے نکلی کو باندہین اوس طور پر کہ معروف اور مشہور ہے اور ہڈی کے ٹوٹنے کو کسر کہتے ہین اور بیجا ہونے کو مفصل سے اگر اسی طرح پر ہو کہ بالکل ہڈی حفرہ یعنی گڑہے سے نکل گئی ہو خلع کہتے ہین ورنہ وثی لیکن وہن اور وہی دونون مترادف ہین معنی اونکے ہڈی کو یا اوس چیز کو کہ ہڈی سے ملی ہی کوفت لاحق ہو بدون اسکے کہ ہڈی اپنی جگہ سے ہلی یا نکلی اور اس فائدہ کو دو قسم مین کہتے ہین قسم پہلی بیچ کسر کی تدبیر اسکی یہ ہی کہ عضو کو نرمی سے کہینچین اور ہیئت اصلی پر لاوین بعد اسکی پٹی سے باندہین معتدل اور تحریک کی اور خود عضو کی مضبوط زیادہ لپیٹین اور سوای اوسکی نرم اور چاہیے کہ پٹی برابر ہو اور موافق عضو مکسور کی ہو اور بعد پٹی باندہنے کے جس جگہ گڑہا دیکہین گدی اوپر رکہین تو بالکل عضو برابر ہو جاوے پس تختے لکڑی انار اور بید کے اور مانند انکی کہ نرم ہون تیار کیے جاوین اور ہموار کرکے اوپر رکہین چارون طرف سے اور دہاگا لپیٹ دیوین تو مضبوط ہو جاوین اور ان تختون کو عربی مین جبائر کہتے ہین جبیرہ اونکا مفرد ہی اور پہلے باندہنے جبائر کی اگر کوئی مانع نہو فصد کرین اور مسہل خفیف دیوین اور لطیف تدبیر کرین تو ورم کی پیدا ہونے سے محفوظ رہین اور پرہیز غذاون مین اس قسم اگر احتیاج ہی کا ہی اور کہانا ایک مثقال گل ارمنی بیچ جلاب کے واسطے استقامت اور درستی

ہڈی ٹوٹی کے نفع تمام رکھتا ہے اور مومیائی فارسی بھی سریع الاثر ہے اور جبائر کو قبل دو دن کے نہ چاہیے کھولنا
مگر ضرورت سے یعنے وقت درد یا خارش کے کہ اس حالت مین کھولنا اور تھوڑی دیر ہوا مین رکھنا عضو کو
لازم ہے اور تنطیل پانی گرم سے خارش کو بہت نفع کرتا ہے اور جب ایک ہفتہ گذر جاوے اور درد اور ورم
اور حرارت کچھ نہو چاہیے کہ بیچ پٹی باندہنے کے سختی نہ کرین اور چار دن بلکہ پانچ دن کے بعد کھولا کرین اور ضماد
جبر کے لگا دین اور تدبیر تغلیظ کرین بسبب تناول کلہ اور پائے اور ہریسہ کے اور مانند انکے اور چاول اور
زردی انڈے کی بھی مفید ہے اور بیچ آخر کہ وقت انعقاد وشیذ کا ہے پٹی دن بدن سخت چاہیے باندہنا
اور نشان منعقد ہونے وشیذ کا یہ ہے کہ اوپر پٹی کے خون ظاہر ہو اور جب تک وشید سخت نہو عضو کو حرکت
تھوڑی نہ دیوین اور بھی عضو کے ایک وضع پر رکھے نہ رہین بلکہ بعد ظاہر ہونے استحکام کے تھوڑی تھوڑی حرکت
دیوین تو کہ سخت نہو جاوے اور میعاد باندہنے جبائر کی موافق حاجت کے ہے جس وقت مضبوطی ثابت ہو
اوسکی احتیاج نہین ہے اور جسقدر عضو ٹوٹا ہوا بڑا زیادہ ہو جبائر دیر تک باندہنا چاہیے اور صاحب غنیہ
نے کہا کہ اوپر عضو مکسور کے جب تک پانچ دن نہ گذرین جبیرہ نہ باندہنا چاہیے اور ربط عصابہ کی کفایت
کرنا چاہیے مگر اوس جگہ کہ خوف کجی کا یا حدوث اور آفت کا ہو کہ اس صورت مین توقف درست نہین ہے
اگرچہ پہلا دن ہو اور جس وقت ورم ساتھ کسر کے ہو چاہیے کہ نزدیک کو بیچ پانی نمک کے یا خرفہ کے حل کر کے
طلا کرین اور اسی طرح غیر مربوط رکھین اور اگر ربط ضرور پڑے نہایت نرم باندہین اور ایک دن مین
دو مرتبہ کھولین تو کہ ورم دور ہو بعد اوسکے طرف علاج کسر کے رجوع کرین اور جس وقت ساتھ کسر کے
گوشت کوفتہ ہوا ہو اوپر گوشت مرضوض یعنے کوفتہ کے شرط کرین اور خون نکالین تو تعفن
سے محفوظ رہے اور جس وقت کسر ساتھ زخم کے ہو جگہ زخم کی کھلی رکھین اور گرد اوسکے گدی
اور جبیرہ اوس طرح سے کہ مناسب ہو باندہین اور جس وقت عضو مکسور مجروح سے خون بہے صبر اور
کندر اور دم الاخوین اور مر باریک کر کے زخم مین بھرین اور اگر بدن خون سے ممتلی ہو طرف
مخالف سے فصد کرین ورنہ بندش سخت مخالف بھی کافی ہے اور جس وقت عضو شکستہ اچھا
ہو جاوے لیکن سختی وہان باقی ہو اور مانع حرکات کی ہو اگر وہ سختی قریب العہد اور تھوڑی ہو
تو کراسپے کا اوسپر باندہین یا ادویہ قابضہ حاجرہ رکھین اور رباط مضبوط باندہین تو سختی
دور ہو جاوے اور اگر بعید العہد ہے اور بہت ہو گئی ہے مراہم اور قیروطی تلین مرخی سے نرم کرین اور

نطول گرم پانی سے کرین تسیم دوسری بیچ خلع کے اور اوسکے تدابیر خلع کی یہ ہی کہ اگر خوف (احکام خلع)
گرنے غشی کا ہو تو ہاتھ سے فصد کرین اور طبع کو نرم کرین اور ایک مثقال گل ارمنی گلاب مین دیوین اور
غذا اگر روغن بادام کے ساتھ دیوین تو تپ اور ورم سے محفوظ رہے پس نظر کرین کہ خلع بسیط ہے یا مرکب
پس اگر مرکب ہے ساتھ زخم کے یا ورم کے یا قرحہ کے پہلے تدارک اسکا کرین بعد اوسکے علاج خلع کا
کرین مگر یہ کہ خلع اوس عضو مین ہو کہ آسانی سے اور بدون درد کے اپنی جگہ پر بیٹھ جاوے کہ اس صورت
مین التفات اوسکا نہین کرتے اور معالجہ خلع کا کرتے ہین اور تدبیر بٹھانے عضو کی یہ ہے کہ اوسکو بتدریج
سہولت سے کھینچنا چاہیے اور بائین بعد اسکے توقف سے کھینچین تو عضو اپنی جگہ بیٹھے اور بہت ہوتا
ہے کہ اسوقت مین آواز نکلتی ہے مفصل سے اور یہ دلیل اوسکے استقرار کی ہوتی ہے اوسکے محل مین اور
بعد رد کرنے عضو کے اپنے محل مین باندھین تو پھر نہ نکلے اور اگر باندھنے سے درد شدید ہو تو کھولین
اور عضو کو اوسی طرح احتیاط سے رکھین یہانتک کہ خاطر جمع ہو اور چاہیے کہ اوپر عضو کی لپیٹین کپڑا تر
سوا اسلیے کہ خشک کپڑے سے خوف عفونت اور ورم کا ہی اور اوسکے تر یہ ہے کہ سماق اور گل ارمنی
ساتھ پانی مورد کے اور مانند اسکے ملاوین اور کپڑا اوس مین آلودہ کرکے باندھین سرد کرکے اور تین چار دن
سے زیادہ نہ لپیٹین اور آٹا جو کا ساتھ پانی مورد کی ضماد اچھا ہے اور تدبیر خلع ہر ایک عضو کی جدا ہے
(تدبیر وثی) طب اکبر مین خوب بیان کیا ہے تدبیر وثی کی وہ ہی کہ اگر عضو مفصل سے کم نکلا ہے روغن گل مین
اور برگ مورد نرم کوٹ کر اوس پر چھڑکین اور اعتدال سے باندھین اور سماق اور خطمی انڈے کی زردی
سے طلا کرین اور اگر نکلنا اکثر ہو ادویہ قوی ضماد کرین اور اگر ساتھ ورم کے ہو تو مونگ اور گلنار اور اقاقیہ
(تدبیر وہن) اور چھالیہ اور سماق سفیدی انڈے مین طلا کرین تدبیر وہن اور وہی کی مانند تدبیر خفیف وثی کی
ہے اور نطول کرنا گرم پانی کا ان اعراض مین جلیل الاثر ہے خصوصاً اگر ہلدی اوسمین جوش کیجاوے
اور گل ارمنی ساتھ سفیدی انڈے کے گھولکر طلا کرنا سریع الاثر ہی واسطے وثی خفیف اور وہن
(احکام بط) اور وہی کے فائدہ بیچ احکام بط کے جاننا چاہیے کہ ورم جب تک خوب پختہ نہو نچاہیے
چیرنا اور چیرنا اوس جگہ چاہیے کہ نرم زیادہ اور بلند زیادہ اور نیچا زیادہ ہو اور واجب ہے کہ
بط طول بدن مین کرین تو یقین نہ کٹ جاوین مگر بغل اور ابیہ کہ ورم ان دونون جگہ کا طول بدن مین
نہ چیرنا چاہیے بلکہ اون کے شکن کے موافق چیرنا چاہیے عرض بدن مین تو بدون آفت کے ہو

بخلاف پیشانی کے کہ وہ بھی اگرچہ صاحب شکن ہے لیکن بیچ چیرنے اوسکے ورم کے رعایت شکن کی نہیں کر سکتے ہین اور طول بدن مین چیرا چاہیے اسلیے کہ وضع لیفون کی طول مین ہے اور شکن فی تقاطع اوسپر کیا ہے اگر متابعت شکن کی کرین لیفین کٹ جاتی ہین اور عضلہ پیشانی کا نیچے گر پڑتا ہے اور پر حاجب او ... کے جیساکہ اندرو ماخس طبیب کو بیچ معالجہ امیرزادہ کے یہ خطا پڑی تھی لہذا کہا ہے کہ ... الا کام لط کو چاہیے کہ واقفیت زیادہ ہو وضع الیاف اور عروق اور عضلات ہر عضو سے اور بعد چیرنے کے اگر مادہ بہت ہو تفریق سے نکالین تو ضعف نہ لاوے اور بعد تنقیہ پیم کے بالکل پرانی روئی سے پاک کرین تو کچھ میل نرہے اور بعد اوسکے واسطے اندمال کے سفیدہ اور توتیا اور گلنار اور مازو اور دم الاخوین اور انزروت سے مرہم بناوین اور کام مین لاوین کہ سریع الاثر ہے اور بھی لازم ہے چیرنے والے کو کہ ادویۂ حابسہ خون کے اور مراہم مسکن درد کے اور آلات مخصوصہ اس کام کی مہیا رکھے اور بہترین بالبات مین دبر ارنب اور نسیج عنکبوت ہی بیچ سفیدی انڈے کے گھولکو بھر دیوین اور بہترین مسکنات مین مرہم سفیدہ افیونی ہے اور واسطے پینے کے تنویم پوست خشخاش اور فیرماورس اور مانند اسکے فائدہ سند ہین **فائدہ** بیچ احکام کے اور وہ دو طرح ہے ایک وہ کہ ساتھ آگ کے ہو اور وہ ایسا ہے کہ کوئی چیز تند یا سیال مانند روغن کے گرم کرین آگ مین اور اوپر عضو کے رکھین یہانتک کہ جل جاوے اور واسطے اس کام کے ملوی ذہبی بہتر ہے سب چیزون سے مگر بیچ چراغ کے کہ شوصہ سے پیدا ہو کہ وہان بہتر ترا وند طویل سے داغ کرنا چاہیے اور اسی طرح ام الصبیان مین کہ درمیان ابرو کے داغ کرتے ہین اور لب سے داغ کرنا بہتر ہے چنانچہ بیچ امراض لڑکون کے گذر چکا دوسرا وہ کہ بدون داغ کی ہو اور وہ ایسا ہے کہ دوا سے تیز کیفیت کی اوسپر رکھین تو عضو کو جلا دے چنانچہ تیزآب سے کہ اقسام اور شہور مین داغ ہوتا ہے اور یہ دوا بھی جلانے والی ہے لیکن افراط سے داغ نہین کرتی اور تیزی بھی کم رکھتی ہے لہذا اوپر پاک کی واسطے تقشیر کے کام مین لاتے ہین چونا غیر بجھا ہوا پانی کا صابون بورہ ارمنی تینون کو برابر لیکر پیسین اور بیچ پانی راکھ لکڑی بلوط اور لکڑی انجیر اور پیشاب لڑکون نابالغ کے گھولین اور جس جگہ چاہین رکھین با لجملہ منفعت داغ تاری

کی یہ ہے کہ رطوبت فاسد کثیر کہ عضو مین جمع ہوتی ہے اور مزاج اور جوہر اوس عضو کو تباہ کرتی ہے
اور بیماریان پیدا کرتی ہے اور انواع استفراغون سے تنقیہ اوسکا ہوتا ہے بسبب داغ کی وہ رطوبت
فاسدہ نیست ہوتی ہے اور منافذ بڑے کہ راہ مدد دینے والی کے ہین بند کرتا ہے اور سوء مزاج سرد
کو عضو سے دور کرتا ہے اور سیلان خون کو منع کرتا ہے اور نفع داغ دوائی کا بسبب نفع داغ ناری
کے ہے خصوصاً بیچ بند کرنے مسالک کے اور عجیب تدبیر ہے واسطے اوس شخص کے کہ جس داغ
ناری کا نہو اور یہی واسطے ناسور کے مخصوص ہے اب وہ امراض کہ داغ اون مین اطبا نے تجویز
کیا ہے ہم بیان کرتے ہین ایک اون مین سے درد آنکھ کا ہے کہ پرانا ہوا ور سبب اوسکا نزلہ ہو اور دوسرا
ضیق النفس کہ بہت نزلہ سے ہو تیسرا جذام چوتھا درد سر پرانا اور نزول الماء کہ شروع مین ہو پانچوان
بال زائد چھٹا ناسور کنارے آنکھ کا ساتوان خراج کہ شوصہ سے پیدا ہوا ہو آٹھوان خراج کہ بیچ
جگر کے ہو اور ریم بیچ غشاے جگر کے گرے اور ضماد اور شربت مدرہ سے نفع نہو نوان امراض
تلی کے دسوان ضعف معدہ کہ نزلہ سے ہو گیارہوان استسقا بارہوان خلع مفصل بازو کا کتف سے
بسبب کثرت رطوبت کے یا بسبب زخم اور آسیب کے تیرہوان استرخاے مفصل سرین کا اور درد جوڑ
کا چودہوان عرق النسا پندرہوان قیلة الماء سولہوان فتق بن ران کا سترہوان درد دانتون کا
اٹھارہوان نزف دم جس کو منع ظاہری سے کہا ہو اور آلہ کو وہان پہونچنا ممکن ہو اور وہ عضو قابل
داغ کے ہو اور جو طریق داغ اکثر عضو کا مختلف ہے ہر ایک داغ بطور علحدہ مذکور ہوتا ہے اور جو
متحد الطریق ہے ایک جا مذکور ہوگا طریق داغ کرنے درد آنکھ کا اور ضیق النفس نزلے کا وہ ہے
کہ بال درمیان سر سے تراشین اور وہان داغ دیوین اسطرح کہ پوست سر کا بالکل جل جاوے
اور جب پوست گر جاوے احسن وہ کہ ہڈی وہان کی تھوڑی چھیلین تو بخار مادہ نزلہ کا نکل جاوے
پس اگر نزلہ قوی ہے دو داغ بلکہ تین داغ دینا چاہیے آپس مین نزدیک اور زخم کو ایک مدت
تک مندمل ہونے نہ دیوین تو رطوبت کما حقہ نکل جاوے بعد اوسکے مرہم بتیہ لگانا چاہیے
طریق داغ جذام کا وہ ہے کہ جس وقت خوف حدوث جذام کا یقین ہو چاہیے کہ پانچ داغ دیوین
ایک اوپر جگہ جمنے بال پیشانی کے دوسرا اوپر اقصے تالو کے تیسرا نیچے سر کے نقرہ سے اوپر اور دو داغ
نیچے دونون کان کے اوس محل مین کہ غور قشری ہے طریق داغ صرع اور شقیقہ مفرطہ اور خیال الشد

طریق داغ درد چشم

طریق داغ جذام

طریق داغ صداع شقیقہ وغیرہ

شریان ہائی اوکا وہ ہے کہ شریان دو نون ... کے گرد ... چاہیے کہ داغ
مکرر کرین تو شریان جل جاوے اسلیے کہ اگر اوسکو داغ دیں تو فائدہ نہیں ہوتا ہے اور ... اسلیے
احتیاط ہے کہ پوست صدغ کا بیچ طول شریان مذکور کے چیر کر اسکے رگ کو نکال کرکے داغ دیتے
ہین تو بہتر ہے کہ ہو اور بعض رگ مذکور کو بعوض داغ کے تیز کرتے ہین یا ... باندھتے ہیں اور
سل کا آخر بحث نوعہ شریان مین ہوگا طریق داغ شعر زائد کا وہ ہے کہ ... بال زائد پلک کے
سو چنے سے اوکھاڑین اور بایک آلہ سے مانند سوئی کے اوسکی جڑ ہر بال کے داغ دیوین اور جوجگہ
کہ بال آپسمین ملے ہون شاید کہ جڑ دو بال کو ایک داغ کفایت کرے اور بعض لوگ ساتھ اوس
کے تشمیر کرتے ہین پلک مین چنانچہ طب اکبر مین مذکور ہے طریق داغ غرب کا یعنے ناسور کنارے
آنکھ کا وہ ہے کہ پہلے ... ناسور کو استرے سے کاٹین تو ہڈی ظاہر ہو بعد اسکے دیکھین کہ ہڈی
درست اور پاک ہے یا تھوڑی خراب ہوگئی ہے اگر خراب ہوگئی ہے تھوڑی اوس ہڈی کا کاٹین
ورنہ کاٹین بالجملہ بعد ظاہر ہونے ہڈی کے تحقیق منافذ ناسور کی کرین اور بذریعہ آلہ کے
داغ اوس منفذ مین کرین اور وقت داغ کے لازم ہے کہ ابر مردہ یا پرانی روئی سرد پانی مین
بھگو کر آنکھ پر رکھین تو گرمی داغ کی اوسکو نہ پہونچے اور داغ اسطرح کرین کہ طرف ناک کی سوراخ ہو
اور اگر یہ کام ایک مرتبہ حاصل نہو دو تین مرتبہ تکرار کرین اور نشان کمل جانے منفذ کا داخل ناک
مین وہ ہے کہ جو منہ اور ناک مریض کا بند کرین دم منفذ آنکھ سے نکلے پس روئی کو مرہم زنگاری
مین آلودہ کرکے اوس مین رکھین اور ایک دن روئی پرانی اکیلی رکھین تو مندمل ہو وے طریق
داغ خراج کا کہ شوصہ سے تولد کرے وہ ہے کہ جبوقت وہ خراج پڑا ہوا اور نفث سے پاک ہوا اور
ریم پیدا کرے چاہیے کہ اوسکو ساتھ جڑ زراوند طویل کے داغ کرین اس طریق سے کہ روغن زیتون
بہت گرم کرکے زراوند کو اوسمین ڈالین تو خوب گرم ہو پس زنبور سے پکڑ کے داغ دیوین سات جگہ
ایک وہان کہ سر دونون ہڈی چنبر گردن کا آپس مین ملا ہے اور جو اس جگہ داغ دیوین پہلے چاہیے
کہ پوست اوس مقام کا اوپر کھینچین بعد اسکے داغ کرین دوسرا اوس جگہ کہ قریب دو اجین کے
اور مائل آگے کی طرف اور داغ چھوٹا کرنا چاہیے ایک داہنی طرف دوسرا بائین طرف تیسرا اوسی
پہلو کے مائل آگے کی طرف دو داغ بڑے کرین پانچوان اوپر فم معدہ کے ایک داغ چھٹا

طریق داغ شعر زائد

طریق داغ غرب

طریق داغ خراج

درمیان دونون شانون کے ایک داغ ساتوان دونون پہلو نیچے محل داغ درمیان دونوں
شانونے سے ہرطرف ایک داغ اور یہ دو داغ پیٹھ کے چھوٹے کرنا چاہیے بعد اوسکے مرہم سفیدہ
اور مرہم چوب سے علاج کرین اور جانین کہ اس مرض مین داغ لگانا ہے کا اور بالفعل اوسکا نہ کیا تو
اور بھی شق تجویز نہ کیا چاہیے کہ خطرہ عظیم ہوتا ہے طریق داغ عنقی وہ ہے کہ اوپر آخر ہڈی کے نزدیک
پیچ ران کے تھوڑا اوپر ایک داغ کرین ایسا کہ پوست بالکل جل جاوے اور غشا کو پہونچے اور پیپ آئے
اور اسکو کئی دن مندمل ہونے نہ دیوین تو خوب پاک ہو جاوے اور اس درمیان میں شربت مناسب
اور غسال دیتے رہیں اور بعد تنقیہ تام کے مندمل کرین انتباہ جو وقت خراج جگر مین ظاہر ہوا گو پیچ
گوشت کے ہے علاج ورم کا کرین اور داغ یہان دخل نہیں رکھتا ہے اور نشان ورم کا کہ گوشت
جگر کا تب لازم ہے اور ثقل اور درد جانب راست کے ظاہر ہوتا اور دوا اور تنقیہ سے نفع ہوتا لیکن جہان
ورد شدت سے ہوا اور کوئی تنقیہ اور دوا فائدہ نہ کرے جانین کہ مادہ نیچے غشا کے ہے اور یہان
داغ بہت فائدہ کرتا ہے اسوقت کہ مادہ مستحیل بہ ہوا ہو طریق داغ سیرز کا وہ ہے کہ پوست
شکم کا اوپر تلی کے ہے صنارہ سے اوٹھا کر داغ کرین اور دراز لوہے سے کہ اوسکا دو شاخ
رکھتا ہو تو ایک دفعہ مین دو داغ حاصل ہوں اور نزدیک آپس کے دو دفعہ اور داغ کرین تو تین
دفعہ مین چھ داغ ہو جاوین طریق داغ معدے کا وہ ہے کہ اوپر فم معدہ کے تین جگہ داغ دیوین
بشکل مثلث جیسا ایک داغ تھوڑا نیچا غضروف خنجری سے ہو اور دو داغ اوسکے دو جانب تھوڑے
نیچے تو اوپر شکل مثلث کی ہوں اور داغ بقدر ہونا فی جلد کے ہو اور مندمل ہونا اونکا نچاہیے کرنا تو رطوبت
ہمیشہ اوس سے نکلے اور حاجت داغ معدے کی اوس صورت مین ہے کہ نزلہ دماغی ہمیشہ معدے پر
گرے کہ اوسکو تباہ کرے یہان تک کہ کوئی دوا اور تدبیر فائدہ نہ کرے طریق داغ استسقا کا وہ ہے
کہ پانچ جگہ داغ کرین ایک اوپر فم معدے کے دوسرا اوپر جگر کے تیسرا اوپر تلی کے چوتھا اوپر قعر
معدہ کے پانچوان اوپر ناف کے اور یہ خاص طبی اور زیقی ہین ہے اور بعضا امید ہونے کے
اور تدبیرون سے کرنا چاہیے طریق داغ سرکعت کا یون ہے کہ جو وقت مہرہ ہڈی باز و کا کھسک
گر جاوے چاہیے کہ پہلے مہرہ کو اوسکی جگہ بٹھاوین بعد اوسکے داغ کرین اس طریق سے کہ مریض کو
اوپر پہلو صحیح کے لٹاوین اور جلد اوس جگہ کی صنارے سے یا انگلیوں کے سرے سے اوٹھا کر

طریقہ داغ عنقی

کیفیت داغ جنب

طریقہ داغ معدہ

طریقہ داغ استسقا

طریقہ داغ سرکعت

تو قوت داغ کی اعصاب اور رباطون کو کہ وہان ہین پہونچے پس گرد اوسکے داغ دیوین متعدد اور اقل اوسکے چار ہین اوپر شکل مربع کے اور داغ ایسا کرنا چاہیے کہ ہوا ئی جلد کی بالکل جل جاوے

طریق داغ مفصل سرین کا کہ واسطے درد رگ اور عرق النسا پرانے کے کرین وہ ہے کہ گرد اوسکے داغ دیوین متعدد اور بعض اطبا ایک آلہ بناتے ہین اوپر شکل پیالہ کے اور دو دائرہ اوسمین قائم کرین چنانچہ ایک دفعہ مین تین داغ گول حاصل ہوتے ہین اور اس قدح کے دنبالے لاتے سکتے ہین واسطے پکڑنے کے اور قطر قدح کا مقدار آدھے بالشت کے چاہیے اور بہنائی اوسکے لب کا مقدار موٹائی دانہ خرما کے اور فاصلہ درمیان دائرہ کے بقدر موٹائی ایک انگلی کے فی الجملہ بعد داغ کے ایک مدت تک مندمل ہونے نہ دیوین تو خوب ٹھیک جاوی بعد اوسکے مرہمون سے اچھا کرین

طریق داغ دندان کا اگر دانت سوء مزاج بارد سادہ سے یا بلغم سے درد کرے اور کوئی دوا فائدہ نہ کرے سونے یا لوہے کی سلائی بناوین اور ایک سرے اوپر دانت کے رکھکر خوب مضبوط کرین اور اس سلائی مین سوراخ کرکے اندر انبوبہ کے کرین اور دانت تک پہونچادین اور ایک زمانے تک رکھین اور پھر تکرار کرین تو خوب داغ ہو اور اگر گرد اس دانت کے خمیر لگاوین اور روغن زیتون جوش کیا ہوا چھوٹے چمچہ سے پکڑکر اوس دانت پر کہ خمیر سے اوسکو احاطہ کیا ہے بہی مجرب ہے اور اس داغ سے درد فوراً ساکن ہوتا ہے

طریق داغ ناسور لثہ کا وہ ہے کہ اوپر ایک طرف سلائی کی صوف لپیٹین اور اوسکو بیچ روغن زیتون یا گل سرخ یا تل کے کہ خوب جوش کرتا ہو ڈال کر گوشت فاسد پر رکھین اور مکرر کرین تو گوشت سڑا ہوا بالکل جل جاوے اور وہ رطوبت کہ مانع التحام ہے خشک ہو جاوے انتشاہ جو مقام کہ گہرا ہو مانند داخل ناک اور منہ اور مقعد کے اور داغ وہان مطلوب ہو ساتھ محافظت اوسکے گرد کے طریق داغ کا یون ہے کہ بوساطت انبوبہ کے داغ دیوین چنانچہ بیچ داغ دانت کے گذرا ہے اور اگر جانین کہ انبوبہ مانع حرارت سلائی کا نہوگا بسبب ہلکاپن کے چاہیے کہ ابرک اور گیرو سرکہ مین گھلا کر اوس انبوبہ پر خارج کے کنارے سے تہ دین بعد اسکی تر کپڑا اوسپر لپیٹین اور خوب سرد کرین گلاب سرد سے یا بعض عصارات سے بعد اوسکی کام مین لاوین تو بدون ضرر کے ہو اور جسوقت داغ واسطے گرانے گوشت فاسد کے کرین احتراز او سے بچانا گوشت صحیح کا واجب جانین اور نشان گوشت صحیح کا یہ ہے کہ داغ سے تکلیف پہونچے اور کبھی حاجت اسکی ہوتی ہے کہ ساتھ گوشت کے ہڈی کو

نیچے اوسکے ہے بہی داغ دیوین تو وہ فساد کہ اوس مین پہونچا ہے دور ہو لیکن اگر یہ ہڈی قحف کی ہی
داغ گہرا نہ دینا چاہیے تو دماغ کو تکلیف دے اور حجابون کو تشنج کرے اور اوسکے غیر مین داغ خوب اور
مبالغہ سے کرنا چاہیے خصوصاً اگر واسطے نزف الدم کے کرین تو خشکریشہ عمیق تند ظاہر ہو اور جلد
نہ گرے اسلیے کہ جلد گرنا خشکریشہ کا بڑی آنت کو کہینچتا ہی اور بیچ استعلاج کے دوا سے رعایت
کرنا دس چیز کا ضرور ہی مولف کہتا ہی یجب فی العلاج مراعاۃ نوع المرض وسببہ وقوۃ المریض وضعفہ
والمزاج الحادث والمزاج الطبیعی والسن والعادۃ والبلد والوقت الحاضر وحال الہواء اور واجب ہے بیچ
علاج کے دوا سے مراعات ان دس امر کی کہ مذکور ہوئی ہر ایک مشروحاً ہم کہتے ہین جان تو کہ مراعات
نوع مرض کی وہ ہے کہ تحقیق کرین کہ وہ گرم ہی یا سرد یا رطب یا یابس بعد اسکے بسیط ہے یا مرکب سادہ
ہے یا مادی تو سابق اوسکے علاج کرین باستعمال مضاد کے اور مراعات سبب مرض کی وہ ہی کہ تنقیح کرین
کہ وہ بدنی ہے یا نفسانی اور مادی ہے یا سابق یا واصل تو موافق اوسکے فکر ازالہ کی کرین اور مراعات
قوت اور ضعف مریض کی وہ ہے کہ اگر مریض قوی ہے استفراغ مین جلدی کرین بشرط حاجت کی
اور اگر ضعیف ہی باوجود احتیاج کی تنقیہ نہ کرنا چاہیے اور اسی طرح بیچ استعمال ادویہ قویہ کے اور ضعیفہ
کے لحاظ قوت اور ضعف مریض کا لازم ہی اور مراد ضعف سے ضعف حقیقی ہی کہ اطالت مرض سے
اور کثرت فاقون سے پیدا ہو بخلاف ضعف عارضی کے کہ شدت بیماری اور غلبہ اخلاط سے ہو کہ یہان
تنقیہ موجب تقویت کا ہوتا ہے بسبب ازالہ سبب ضعف کے اور مراعات مزاج حادث کی اور رعایت
مزاج طبیعی کی وہ ہی کہ مزاج حادث کو اوپر مزاج طبیعی کے قیاس کرین کہ کس قدر دور ہو گیا ہی اور یہ بات
لحاظ کرنے کے تصرف بیچ کمیت اور کیفیت ادویہ مستعملہ کے کرین اسلیے کہ اگر مزاج اصلی گرم ہو اور مرض
بہی گرم عارض ہو دلیل ضعف سبب کی ہی اور یہان حاجت دوائے شدید البرد اور کثیر الکمیت کی
ہوتی ہے مگر یہ کہ مرض حادث نہایت درجہ افراط مین ہو اور اگر مزاج اصلی گرم ہو اور مرض سرد حادث
ہو لا محالہ دلیل قوت سبب کی ہی اور طرف تسخین قوی کے اور تکثیر تبذار کے محتاج ہوتے ہین لیکن یہ مرض
حادث مخوف نہین ہوتا اور بسبب ازالے تسخین کے اور ضرر بنظر مزاج اصلی متوہم ہوتا ہی اسلیے کہ اس حالت مین
بہی حد وسط مرعی کرنا چاہیے اور مراعات سن کی وہ ہے کہ اگر مریض طفل یا شیخ ہے مسہلات قویہ
نہ دیوین اور اگر مبتلا مرض حار مین ہوئین جو شدید البرد ہے خصوصاً کافور نہ کہلاوین اسلیے کہ ضعیف

نہ پچوانے کہ اوس وقت اوسکے تحمل کرنیکی نہیں ہے اور اگر چہ بظاہر اسکے کہ مرض گرم شیخ کو بغیر قوت سبب کے
نہیں ہوتا اور دوا سے مقابل ہوا قوت سبب کے چاہیئے افراط ہیچ تدبیر کے مطلوب ہے لیکن
اس سبب سے کہ ضعف انکی قوتون کا مانع اوسکا ہوا ہے اور ضرر دوسرا آل کار مین محتمل ہے منع افراط
تدبیر سے کیا ہے مگر یہ کہ کوئی ضرورت ایسی چاہنے والی ہو اور توقف اوس مین موجب آفت قوی
کا ہو کہ اس وقت مین نگہبان خوف آفت کے رضامندی اوپر ضرر عاجل کے نہیں کرسکتے اور مراعات
عادت مریض کی وہ ہے کہ پوچھین کہ مریض کو عادت مسہل اور قے کی ہے یا نہین اور تاثیر مسہل اور
ملین اور مقئی کی اوسکی طبیعت مین کس طرح ہے تو موافق حاجت کے تدبیر کی جاوے اسلیے کہ عادت
ہر ریاضت کرنا عادت کا ہے اور یہ بغیر تجربہ کے حاصل نہیں ہوتا ہے لہذا لوگون نے کہا ہے
کہ بیمار کو جہان تک ممکن ہو [illegible] دون سے معالجہ کرین کہ سابق مین انکو تناول کرتا رہا ہو اور جب
مسہل دیوین پہلے ملینات خفیفہ سے [illegible] کا امتحان کرین لیکن اوسکے مسہل دیوین اور جو استفراغ کرنا
بعض اوسکا واجب ہے تھوڑے سے احکام عادت طبع کے کہ اس فقیر نے دیکھا ہے لکھے جاتے ہین ایک
شخص تھا کہ پانچ دانے عناب اور [illegible] نے سپستان اور ایک درم گل سرخ سے بیس دست ہوتے
تھے اور شخص دوسرا ایک تولہ اسپغول سے بیس دست آتے تھے اور اقسام سوداوی دفع ہوتے تھے
اور دوسرے شخص کو سنا اور تربد کو اگرچہ اوسکے مقدار شربت سے کہاتا تھا اثر نہین کرتے تھے
اور التماس مقدار پانچ درم کے کافی ہوتا تھا اور ایک محرور مزاج تھا اور اکثر تربد پیتا تھا لیکن جسوقت
شیرہ تخم خرفہ کہاتا تھا اوسکے تمام اعضا مین جگہ ہو جاتی تھی اور زبان اور منہ مین ایسا معلوم کرتا تھا
کہ گویا چیونٹیان چلتی ہین بعد اوسکے سینہ تنگ ہوتا اور دم تنگی کرتا تھا اور جب تک کہ قے نہ آتی
اس حالت سے رہائی نہیں پاتا تھا مین نے اوسکو اس گمان سے کہ ایک مرتبہ یہ حالت اتفاقاً
ہو گئی ہو بعد اوسکے اوسی خیال سے اوس کو یہ حالت ہو جاتی ہے شیرہ تخم خرفہ کا بدون اسکے کہ
وہ واقف ہو دیا فوراً وہی حالت ہو گئی اوسوقت مین نے جانا کہ خیال سے نہین ہے بلکہ عادت
مخلوقی سے ہے کہ بحکم خداے سبحانہ کے ہر ایک مین ودیعت کی گئی ہے اور عقل اوسکے
ادراک میں قاصر رہا کرتی ہے اسی سبب سے کہا ہے کہ العادۃ طبیعۃ ثانیۃ اور بقراط نے کہا کہ
العادۃ طبیعۃ خامسۃ اور مآل دونون قول کا واحد ہے اسلیے کہ کوئی فرد افراد نوع انسانی سے

[illegible] سے خارج نہین ہے کہ مزاج اوسکا مائل طرف ایک کی کیفیات اربعہ سے ہوتا ہے اور اسی
لئے ایسے کہتے ہین کہ فلانے کی طبع گرم ہے یا سرد یا رطب یا یابس اور وہ طبیعت اوسکے حق مین طبیعی ہے
اور مراعات اوسکی ضرور ہے اور عادت بدستور بمنزلہ طبیعت کے ہوتی ہے بیچ وجوب رعایت کے
پس اگر اعتبار طبع ایک شخص کا لحاظ ہر شخص کو ہوتی ہے کبھی حادث عادت طبع ثانی ہوتی ہے اور اگر
لحاظ طبائع اربعہ کا کہ بنظر افراد کی ہے کبھی حادث عادت طبع خاص ہوتی ہے فافہم اور مراعات
بلاد کی وہ ہے کہ دریافت کرین کہ شہر گرم ہے یا سرد اور ازروے اقلیم کے طبیعت اوسکی کیا ہے
اور ازروے وضع کے اور بنظر مجاورت کے کیونکر ہے اور خاصیت اوسکی کیسی پڑی ہے پس
موافق اوسکے تقاضا کے رعایت بیچ علاج کے کرین مثلاً اگر بلاد اقلیم معتدل سے ہوتی اور کوئی
عارض اوسکے اعتدال کو منع نہ کرے یا دوسری اقلیم یا تیسری سے ہو لیکن اوسکے جنوب مین
پہاڑ ہو اور اوسکے شمال مین دریاے شیرین جیسا ایسے شہر مین کہ بالذات معتدل ہو یا بعض
کہ ازروے اقلیم کے طبع اوسکی گرم ہے اور ازروے مجاورت کے سرد پس افراط بیچ تسخین اور تبرید
کے نہ کرنا چاہیے اور درجہ اعتدال کا مرعی کرنا چاہیے کہ جو مزاج اوسکا معتدل ہے ادنی تغیر بیچ
تغیر کرنے مزاج اوسکے رہنے والون کے اثر کرتا ہے اور گذر گیا ہے کہ بسبب ضعف کا تدارک ضعیف
سے کر سکتے ہین اور اسی طرح اگر بیچ شہر گرم کے مرض گرم ہو کہ اس جگہ حاجت تبرید کی کمتر ہوتی ہے
شہر معتدل سے جیسا کہ ہمنے ذکر کیا اور یہی بیچ شہر بہت گرم کے تنقیہ فصد سے کمتر کرنا چاہیے
اور مسہل قوی اور مقی قوی سے پرہیز کرنا چاہیے اور واسطے نکالنے خون کے محاجم پر قصر کرنا چاہیے
اور اسی طرح بیچ شہر شدید البرد کے پرہیز مسہل اور مقی قوی سے ضرور ہے اور یہان جہانتک
ممکن ہو سبقت بیچ نکالنے خون کے نہ کرین اور اگر ضرورت ہو فصد کو حجامت سے بہتر جانین اور
یہی جانین کہ خواص بعضے بلاد سے ہے کہ بعض دوائین وہان عمل کرتی ہین اور بیچ اوسکی کم کے
عمل نہین کرتی بلکہ باطل الاثر ہوتی ہے چنانچہ ثابت ہوا کہ بیچ ایک شہر کے ایک زہر ہے
مشہور سموم قاتلہ سے جو وقت اوسکو نقل کرکے اور شہر مین لیجاتے ہین اوسمین سمیت ہرگز
نہین رہتی ہے اگرچہ با احتیاط اور بحفاظت تصرف کرنے پانی اور ہوا سے لیجاوین اور جا بجا بھی
جیسا عمل [illegible] کرتا ہو [illegible] طبیب کو اس [illegible] ہوتا ہے اور [illegible]

شہر مین کہ وارد ہو عقلای اوس دیار سے حقیقت اتر اشیا کی پوچھے تو لغزش سے محفوظ رہے اور
اوس رعایت وقت حاضر کی وہ ہے کہ معلوم کرین کہ فصول اربعہ سے کون فصل موجود ہی پس جو
مناسب اوس فصل کے ہوا اوسکو بیچ تدبیر فصول کے بیان اوسکا ہو چکا ہے کام مین لاوے
اور دوسرا یعنے بیچ مراعات وقت کے یہ ہے کہ مؤلف خود کہتا ہے اور رعایت حال ہوا کی وہ ہے
کہ اگر ہوا اختلال کوئی سبب اسباب سماوی یا ارضی سے گرم ہوا اور بیچ فصل جاڑے کے پس جو احکام
کہ مخصوص جاڑے سے ہین ساقط ہوتے ہین اور رعایت حال ہوا کا بیچ علاج کے لازم ہوتا ہے
اور یہ سب وقت حاضر مین داخل ہین ہوا امور عشرہ کو مؤلف نے مجملاً ذکر کیا تھا اب چاہا کہ اوس اجمال
کو تفصیل دے کرے لہذا کہا واما کیفیۃ الدواء فیستخرج اما من کیفیۃ المرض فان المرض الکثیر الحرارۃ یداوی
بالکثیر البرودۃ لیکن کیفیت دوا کی پس نکالی جاتی ہے یعنے تجویز کی جاتی ہے یا کیفیت مرض سے
از روی تقابل کے پس تحقیق بیماری بہت گرم دوا کی جاتی ہے بہت سرد ہوا سے واما من جھۃ المزاج
البدن کالمحرور یضعف الحرارۃ فتبرید مزاجہ ینبغی ان یکون یسیرا یا نکالی جاتی ہے از روی مزاج بدن کی
جیسے محرور کو کہ اوسکو مرض گرم لاحق ہو پس تبرید مزاج اوس شخص کی چاہیے کہ تھوڑی چیز سی حاصل
ہوتی ہے بسبب ضعیف ہونے سبب کے اور بالضد اور تقریر اسکی یہ ہی کہ اگر فضد اسکے عکس ضد ہو
اوس چیز کی کہ کہی گئی ہے عمل مین لاوین اور اس جگہ دو احتمال ظاہر ہوتے ہین ایک وہ کہ اگر
سرد کو برودت مستولی ہو تسخین قلیل ہی اوسکو کافی ہے دوسری وہ کہ اگر محروری مرض بارد مین
یا مسرود مرض گرم مین مبتلا ہو تسخین قوی اور تبرید قوی کی حاجت ہوتی ہے لما ذکر واما محایلا تم
الوقت والھواء والبلد فان الوقت الحار والھواء الحار یقتضی ان یکون التبرید فیہ اکثر وبالضد یا نکالی
جاتی ہی کیفیت دوا کی اوس چیز سے کہ مناسب وقت اور ہوا اور بلد کی ہو پس تحقیق کہ وقت گرم اور گرم
ہوا تقاضا اوسکا کرتے ہین کہ تبرید ان مین اکثر کیجاوے اور ضد سے یعنے وقت بارد مین تسخین بہت
کیجاوے اسلیے کہ بیچ وقت استعمال دوا کے کہ مخالفت طبع اوس وقت کے ہے لامحالہ تحمل
زیادہ ہے اور مضرت سے بعید ہے واما وقت استعمالہ فیستخرج اما من وقت المرض کحیلیلہ ابتدا وانتہی
لیکن وقت استعمال دوا کا پس نکالا جاتا ہی یا وقت مرض سے باعتبار ابتدا اور انتہا کی مثلاً گرم ورم اگر
ابتدا مین ہے رادع فقط اوسپر رکھین اور اگر بیچ منتہی کے ہے محلل فقط اور اگر بیچ تزاید کی ہی

اوسے اور محلل کو ملا کر کام مین لاوین اور بدستور بیچ مرض گرم کے ابتدا مین تلطیف تدبیر کی بطریق
اعتدال کے کرنا چاہیے اور انتہا مین زیادتی تلطیف مین کیا چاہیے اور اسی طرح اگر مرض کثیر المادہ اور
صاحب ہیجان ہو ابتدا مین ہی استفراغ کرنا چاہیے بدون انتظار نضج کے ورنہ پہلے نضج مین مشغول ہونا
چاہیے بعد اوسکے استفراغ مین واما من قوۃ المریض فانہ ان کان قویا لم یوخر الاستفراغ وان کان ضعیفا اخر
لیراجع القوۃ بالاغذیۃ یا نکالا جاوے قوت بیماری پس اگر مریض قوی ہو تاخیر نہ کرنا چاہیے استفراغ کو
اسلیے کہ تاخیر اوس مین حاجت کے اور وفا کرنے قوت کے موجب غلبہ طبیعت کا اوپر طبیعت کی اور باعث
ضعف قوت کا ہے اور تدارک اس صورت مین دشوار ہے اور اگر مریض ضعیف ہے تاخیر کیا جاوے تنقیہ تو
رجوع کرے قوت اغذیہ مناسبہ سے لیکن اگر باوجود ضعف کے حاجت استفراغ کی قوی زیادہ ہو جاوین
اور رجوع کرنا قوت کا اغذیہ سے دشوار معلوم کرین احتیاط تمام سے تنقیہ خفیف کرین لیکن تفریق سے اوس
تقویت قوت کی اغذیہ اور اشربہ مقوی سے کہ مناسب اوس مرض کے ہو کرنا چاہیے اور یہ امور موقوف اوپر رائے
طبیب حاذق کے ہیں تو جو کچھ اصلح جانے عمل مین لاوے واما مما لایم الوقت کما یستفرغ فی الشتاء عند انتصاف النہار
وفی الصیف بالاسحار یا نکالا جاتا ہے اوس چیز سے کہ مناسب وقت کے ہو فصول سے جیسا استفراغ کیا جاتا ہے
جاڑون مین وقت چاشت اور آدھے دن کے اور گرمیون مین وقت سحر کے قبل صبح کی اور وجہ اسکی
ظاہر ہے واما من جہۃ استعمالہ فیوخذ من نفس عضو العلیل کالسحج فی الامعاء العلیا یداوی بالمشروب وفی الامعاء
السفلی یداوی بالحقن لیکن جہت استعمال دوا کے پس کیجاتی ہے نفس عضو علیل سے مانند سحج کی کہ بیچ امعاء
علیا کے ہو علاج کیجاتی ہے ادویہ مشروبہ سے اور سحج کہ بیچ امعائے سفلی کے ہو علاج کیجاتی ہے حقنے سے
اس لیے کہ پہونچنا دوا کا عضو ماؤف مین پہلے سحج مین پینے سے اور بیچ سحج دوسری کی حقنے سے
آسان ہوتا ہے واما اختیار الاوفق منہ فیستخرج من قوۃ المرض وضعفہ لیکن اختیار کرنا اوس چیز کا کہ
موافق زیادہ ہے دوا سے پس نکالی جاتی ہے وہ چیز قوت مرض اور ضعف سے اسلیے کہ بیچ ہر حال
کے حالات سے وہ دوا کہ مناسب اوسکے ہو موافق زیادہ ہوتی ہے اوسکو واما مداواۃ العضو خاصۃ
فتتم بطرق اربعۃ لیکن دوا کرنا عضو کا خاصۃً پس تمام ہوتا ہے چار طریق سے چنانچہ ہر ایک اونمین سے مولف
ذکر کرتا ہے احدہا الماخوذ من مزاجہ ایک اون چار طریق سے یہ ہے کہ ماخوذ ہو مزاج عضو سے
فان الاعضاء مختلفۃ فی المزاج فیرد کل واحد منہا الی مزاجہ الطبیعی پس تحقیق کہ اعضا مختلف ہیں بیچ

مزاج سے اور جسوقت تغیر اون مین پڑے چاہیے کہ دیکھا جاوے ہر ایک اون اعضا سے طرف طبیعی اپنے کے اور بیچ بحث اعضا کے اگرچہ ابتک مذکور ہوے الثانی الماخوذ من خلقتہ دوسرا اوس سے ماخوذ ہے خلقت عضو سے فانہ اذا کان سخیفا کالریۃ لا یستعمل الادویۃ القویۃ پس اگر عضو سخیف ہو یعنے نازک جرم او متخلخل مانند ریہ کے پس استعمال نہ کیجاوین ادویہ قویہ وان کان متلززا کالکبد اور اگر ہو عضو سخت جرم مانند گردہ کے یستعمل فیہ القویۃ استعمال کیجاتی ہین اوس مین ادویہ قویہ و اوسطا کالکبد یستعمل فیہ الوسطا اور اگر ہو عضو متوسط الجرم مانند جگر کے استعمال کیجاتی ہین اوس مین دوائین کہ متوسط ہین بیچ ضعف اور قوت کے الثالث الماخوذ من قوتہ فان العضو متی کان رئیسا طریق تیسرا طرق اربعہ سے ماخوذ ہے قوت عضو سے پس بتحقیق کہ عضو جسوقت ہو رئیس مانند دل اور جگر اور دماغ کے او یعم نفعہ البدن یا عام ہو نفع اوس عضو کا تمام بدن کو مانند معدہ کے کہ اگرچہ رئیس نہین ہے لیکن تمام بدن اوسکے محتاج ہین او کان شریفا او وہ عضو ہو لطیف اور شریف اور ذکی الحس مانند آنکھ اور کان کے اور مانند اونکے لا یستعمل فیہ الا القویۃ استعمال کرنا چاہیے ایسے اعضا مین وہ چیز کہ تحلیل کرتی ان کی ہوا اور اسی واسطے ... داخل ہو ... لہذا شیخ رئیس نے کہا کہ جسوقت تنقیہ کوئی عضو ... اعضا ... رئیس سے مطلوب ہو اگر ادویہ قویہ سے اور ایک دفعہ نہ کرنا چاہیے اور اگر تنقیہ کرنا محللات سے واجب ہے کہ ادویۃ قابضۃ طیبۃ الرائحۃ اون مین ملادے تو اوس عضو کی قوت کو محفوظ رکھے اور یہی افراط تبرید کی اور تضمید مرخیات اکیلے کی ان اعضا مین ... ہین اور اوسکے تزین اعضا کا اس مراعات سے دل ہے بعد اوسکے دماغ اور جگر اور اسی طرح ... معدہ اور ریہ کے کہ عضو مشترک ہین تمام بدن کو افراط تبرید کی روا نہین ہے ... اگر اونمین ضعف ظاہر ہوا اسی سبب سے بیچ حمیات حادہ کے جسوقت بیچ معدہ کے ضعف ہو پانی شدید البرد نہین دیتے اور اسی طرح مبرد دوسرے اور بہت جسوقت ضعف ریہ کا ... کے ہو افراط برودت کی نچاہیے کرنا اور ایسا ہی استعمال کرنا محللات صرفہ کا اور مرخیات صرفہ کا اعضاے رئیس مین ممنوع ہے اور بیچ معدہ اور ریہ کے بھی ممنوع ہے اور مراعات اعضاے ذکی الحس کی وہ ہے

دوا اینی ردی الکیفیت لذاعہ ہو ذیہ اون مین استعمال نہ کرین مانند طبوعات کے الرابع المأخوذ
من الوضع طریق چوتھا طرق اربعہ سے ماخوذ ہے وضع عضو سے اور جو وضع عضو کی تقاضا
کرتی ہے سو وضع اور مشارکت کو مؤلف ان دونون کی کہتا ہے فانہ ینفع اما فی تقدیر قوۃ الدواء
بحسب قرب العضو و بعدہ پس تحقیق کہ بلحاظ وضع کے بیچ معالجہ کے نفع پایا ہے لحاظ کرنے والا
بیچ تقدیر دوا کے باعتبار نزدیک ہونے عضو کے اور بعید ہونے عضو پہونچنے دوا کی جیسا نظر
مین آتا ہے فان المری یسہل تغیر مزاجہ بالدواء لسرعۃ وصولہ الیہ پس تحقیق کہ مری مثلاً جو مجرد دوا
اور غذا کی ہے تغیر ہونا اوسکے مزاج کا دوا سے مشروب سے آسانی ہوتا ہے بسبب جلد پہونچنے
دوا کے طاقت اوسکے ولا کذلک الرئۃ اور نہین ہے ایسا ریہ اور وجہ اوسکی ظاہر ہے کہ پہونچنا
دوا کا ونہین یا جگر سے ہو گا سالک معلوم سے یا ارزوے ترشح کے مری سے طرف ریہ کے
اور دونون صورت مین نقصان یا بطلان دوا کا ہوگا واما فی مشارکۃ العضو بما یتصل بہ من الاعضاء
اور منفعت پاتا ہے لحاظ کرنے والا مراعات وضع کا بیچ مشارکت عضو کے ساتھ اوس چیز کے کہ اتصال
رکھتا ہے عضو مذکور بسبب اوس چیز کے اعضا سے اور بیچ اوسکی تفصیل کے
ازروے تفریع کے کہتا ہے کہ فیستفرغ المادۃ التی حصلت فیہ من ذلک العضو
پس استفراغ کو لیا جاتا ہے مادہ کہ اصل ہوا اوس مین راہ اوس عضو سے کہ شریک
اوسکا ہے لما اذا حصلت المادۃ فی الجانب المقعر من الکبد فیستفرغ بالمسہل نحو الامعاء جیسے
جس وقت حاصل ہو مادہ بیچ جانب مقعر کے کبد سے پس نکالا جاوے اوسکو مسہل سے جانب
امعا کے اسلیے کہ مقعر جگر امعا سے مشارکت رکھتا ہے اور جذب کرنا اوسکے مادے کا اس راہ سے
آسان زیادہ ہے وان حصلت فی الجانب المحدب فیستفرغ بالادرار نحو الکلیتین اور اگر حاصل ہو
مادہ بیچ طرف محدب جگر کے پس نکالا جاتا ہے ادرار سے طرف گردے کے اسلیے کہ حدبہ
جگر مشارکت رکھتا ہے گردون سے اب بیان کرتا ہے مؤلف طریق جذب مواد کا اور اشارہ
کرتا ہے اس امر پر کہ بیچ اوسکے موضع عضو کا دخل رکھتا ہے اور ہر نوع کیفیت جذب اور استفراغ کے
جیسا کہ کہا واعلم ان المادۃ اذا کانت فی الانصباب تجذب من موضع الی موضع والمکان البعید
اور جان تو کہ مادہ اگر ہووے بیچ ریزش کے جذب کیا جاوے اوسکو ایک مکان سے دوسرے

مکان ہین اگرچہ مکان مجذوب الیہ دور ہو یعنے اس حالت مین کہ ابھی تک مادہ گرنے سے
موقوف نہین ہوا ہے جذب مادے کا عام ہے کہ طرف مکان قریب کے ہو یا بعید کے
لیکن جذب مذکور بیچ مراعات مین شرط کے چاہیے کرنا ایک اون سے مراعات مخالفت
جہت کی ہے لیکن مخالفت ایک قطر مین ہو جیسے مادہ ہاتھ داہنے کا مثلاً طرف ہاتھ بائین کے
جذب کرین یا مادہ سر کا طرف ہاتھ اور پاؤن کے لیکن جذب دو قطر مین درست نہین ہے
کسی وقت مین اور یہ ایسا ہو کہ مادہ داہنے ہاتھ کا مثلاً طرف بائین پاؤن کے جذب کرین
شرط دوسری اوسمین مراعات مشارکت کی ہے اسی سبب سے وضع محاجم اوپر پنڈلیون کے
حیض کو مفید کرتا ہے لوقوع التشارک بینہما ای بین الثدیین والرحم شرط تیسری اوسمین مراعات
محاذات کی ہے اور یہ ایسا ہوتا ہے کہ واسطے علل کبد کے داہنی باسلیق کی فصد کرتے ہین
اور واسطے امراض طحال کے باسلیق بائین اور جسوقت باوجود رعایت محاذات کے دور کرنا
مادے کا بھی مطلوب ہو اسیلم داہنی واسطے کبد کے اور اسیلم بائین واسطے طحال کے کھولنا چاہیے
اور بھی جسوقت جذب بدون استفراغ کے کرین لازم ہے کہ درمیان مجذوب منہ اور مجذوب الیہ
کے بعد معتدبہ ہو اسلیے کہ بیچ اس صورت کے اوپر تقدیر مقاربت کے خوف رجوع مادے مجذوب
کا ہے طرف مجذوب عنہ کے واما اذا حصلت فی العضو فان کان البعد قریبا تجذب من موضع
الی موضع قریب کما تجذب مادۃ الرحم بالحجامۃ علی الساقین اور لیکن جسوقت حاصل ہو مادہ
بیچ عضو کے یعنے گرنے سے موقوف رہا ہو تمام اور کمال اوس موضع مین جمع آیا پس اگر زمانہ
انقطاع گرنے مادہ کا قریب ہے پس جذب کیا جاوے مادہ اوس موضع سے طرف موضع
نزدیک کے اسلیے کہ اس صورت مین بسبب ٹوٹ جانے تیزی مادہ کے خوف رجوع
مادہ کا طرف مجذوب عنہ کے نہین رہا اور جذب مادے کا طرف قریب کی لامحالہ آسان
زیادہ ہوتا ہے جیسے جذب کیا جاتا ہے مادہ رحم کا حجامت سے کہ اوپر ساقون کی رکھتے ہین وان کان
البعد بعیدا فیسیل من نفس العضو اور اگر زمانہ حاصل ہونے مادہ کا بعید ہوا ہے پس سایل کیا
جاتا ہے یعنے نکالا جاتا ہے مادہ خود عضو سے [illegible] کہ عمدہ تنقیہ عضو مقصود کا ہے اور ہاتھ
ستمین اور اکمل [illegible] اسی ہے کہ ذات عضو سے ہو اور مدت قریب

بسبب واقع ہونے مشارکت کے درمیان پستانون اور رحم کے ۱۲

عہد کی تین دن تک ہی نہایت پانچ دن اور بعد اوسکے بعید ہی فائدہ بیچ طریق امالہ مادہ کے
ایک عضو سے طرف دوسرے عضو کے اور وہ امالہ کئی قسم ہے ایک وہ کہ وہ عضو کہ برابر اوسکے
ہی مضبوط باندھیں اس قدر کہ اوسکو الم ہوپنچے تو بسبب الم کے مادہ اوس طرف پھر جاوے دوسرا
وہ کہ اوپر اوس عضو کے کہ برابر اوسکے ہے محجمہ لگاویں یا دوائیں گرم جاذب کا ضماد کریں تیسرا وہ کہ
اگر مادہ بیچ داہنے ہاتھ کے ہو مثلاً بائیں ہاتھ سے ریاضت کرنا چاہیے اور بھاری بوجھ اوٹھانا جیسے
ایک شخص نزدیک جالینوس کے ایک چیز بھاری راہ دور سے ایک ہاتھ میں لیکر آیا تھا اور
اوس سبب سے وہی ہاتھ ورم کر گیا تھا جالینوس نے اوس سے کہا کہ برابر وزن اوس چیز کے کوئی چیز
دوسرے ہاتھ میں لیکر روانہ ہو اوس شخص نے ایسا ہی کیا صحت پائی بدون اور تدبیر کے چوتھا وہ کہ اگر
مادہ بیچ سر اور آنکھ کے ہو چاہیے کہ دوائیں درد کی تہہ بانے والی بیچ رکھیں اور پاؤں کو دوسے
طلین یا گرم پانی میں رکھیں یا لٹکاتے ہیں پاؤں کو باندھیں جیسے بیچ شد اطراف کے مفصلاً کہا گیا اور
اسی طرح جس وقت مادہ نے طرف باطن کے منہ کیا اور چاہتا ہی کہ اوپر صعود کرے اوپر سینہ کے گری چاہیے
کہ اطراف کو خوب مضبوط باندھے تو مادہ پھر آوے اور جس وقت امالہ مطلوب ہو توقف نہ کرے کہ امالہ
شروع میں آسان ہے اور چاہیں کہ اگر مادہ تھوڑا اور قلیل الحرکت ہی امالہ اوسکا بدون استفراغ کے
کافی ہے اور خوف ضرر کا نہیں ہے لیکن اگر بدن ممتلی ہو اور مادہ کثیر الحرکت ہو امالہ ساتھ استفراغ
کے چاہیے کرنا تو کوئی آفت میں مبتلا نہووے اور بھی معلوم کریں کہ ادرار بول تعریق سے موقوف
ہوتا ہے اور عرق مفرط ادرار بول سے اور اسہال قے سے اور رستے اسہال سے فی الجملہ بیچ امالہ کے
مراعات مخالفت کی لازم ہے چنانچہ گذرا خواہ محل قریب سے ہو یا محل بعید سے مثلاً اوس شخص کو
کہ تالو اور منہ سے خون آتا ہے اور چاہیں طرف مخالف قریب کے پھیریں طرف ناک کے مائل
کریں اور اگر چاہیں کہ دور زیادہ لیجاویں ہاتھ اور پاؤں کی فصد کریں اور اسی طرح وہ عورت کہ جو اسہال
رکھتی ہے اور چاہیں کہ عضو قریب کی طرف اوسکو پھیریں جانب رحم کے مائل کریں تو حیض سے
نکل جاوے اور اگر چاہیں دور زیادہ لیجانا کوئی رگ اوپر کے بدن کی کھولیں اور جب تک ممکن ہی
کوئی وجہ سے طرف اعضاے رئیس اور شریف اور قوی الحس کے مادے کو نہ لیجاویں بلکہ طرف عضو
خسیس کے کہ اوسکے قریب ہو اور قوی ہو منجذب کریں انتباہ بیچ بیان کئی قانون کی کہ طبیب

کو محافظت اونکی واجب ہے اور یہ کئی قسم مین ہے پہلے وہ کہ بیچ فصل قوی الحرارۃ یا قوی البرودۃ
جہان تک کہ ممکن ہے اسہال قوی اور قے اور لیلا اور رقیق قوتی سے پرہیز کرنا چاہیے
کہ جبوقت طبیب حاذق موافق حدس صناعی اپنے کے تحقیق اسباب کی اور نوع مرض کی کر کے
علاج میں شروع کیا ہو بہ سبب تاخیر ظہور نفع کے ہاتھ اوس تدبیر سے نہ اوٹھاوے اور اسی طرح اگر
کوئی تدبیر احیانا غیر مطابق قانون کے کی جاوے اور نفع اوس سے ظاہر ہوا وسپر غرور نہ کرین اور
ترک کرنا اوسکا لازم جانین کہ آخر کو ضرر کریگا تیسرا وہ کہ بیچ درمیان دوا کرنے کے ادویہ کو بدلتے رہین
جبتک طبع الفت نہ کرے کہ انفعال مالوف سے کمتر ہوتا ہے چوتھا وہ کہ جبوقت بیچ تشخیص
کے تردد ہو عمدہ سرانجام کام کا اوپر طبیعت کے چھوڑنے تو مغلوب ہونا طبیعت کا یا مغلوب ہونا
بیماری کا ظاہر ہو اسلیے کہ اس صورت مین مرض تشخیص مین آویگا اور دوا کرنے کو دخل ہوگا پانچواں
وہ کہ جبوقت مرض ساتھ درد کے جمع ہو پہلے درد کو تسکین کرین اگرچہ محذر سے ہو لیکن جتنی اوسکی
خشخاش سے اور مانند اوسکے سے تجاوز نہ کرے کہ یہ باوجود تخدیر کے مالوف اور ماکول بھی ہے چھٹا وہ
کہ جبوقت چاہین فصد کرین واسطے درد کوئی عضو کے اعضاے باطنی اور درد اوس عضو مین
بشدت ہو واجب ہے کہ پہلے تسکین درد کی ضماد مرخی اور طلای مسکن سے یا مشروبات مسکن سے
کرین بعد اوسکے فصد کرین اسلیے کہ اگر پہلے فصد کرین احتمال ہے کہ بسبب مختلف ہونے دونون
جذب کے کہ درد مادے کو اپنی طرف کھینچتا ہے لان الالم جذاب اور فصد کہ اپنی طرف کھینچتی ہے
خلل طبیعت مین ظاہر ہوتا ہے اور مادہ مقصودہ نہین نکلتا اور ضعف اور غشی ظاہر ہوتی ہے ساتوان
وہ کہ تقویت قواے نفسانیہ اور حیوانیہ کی بیچ تمام معالجات کے مقدم زیادہ ہو اور فرح اور سرور
اور شغل ساتھ ظریف لوگون کے اور میوون کے اور سننا غناے لطیف کا بدستور اور اسی طرح
بو دلپسندون کی اور ملازمت اون لوگون کی کہ مریض اونسے حیا کرتا ہو اکثر امراض مین نفع کرتی ہے
اور بدستور انتقال ایک ہوا سے طرف دوسری ہوا کے اور ایک مکان سے طرف دوسرے
مکان کے جلیل الاثر ہے

الفصل التاسع فی الفصد والحجامۃ

فصل نوین مقالہ پانچوین سے ثابت ہے بیچ فصد اور حجامت کے اما الفصد فہو علاج قوی للابدان الدمویۃ ولذوی الاکل
والشرب لیکن فصد پس وہ علاج قوی ہے واسطے ابدان دموی کے اور واسطے صاحب اکل و شرب

بیان فصد

کے اور فصد اوسکو کہتے ہین کہ رگ کو نشتر سے بطریق مشہور کے چیرین والعروق المعتاد فصدہا ہی
عروق المرفق اور رگین کہ اکثر عادت اونکے کہولنے کی ہے وہ رگین آرنج کی یعنے کہنی کی ہین چنانچہ
بعد ترجمہ عبارت متن کے مفصلاً کہی جاوینگی الا ان المعالجة اذا کانت فی الراس ففصد القیفال اسرع
فی النفع مگر یہ کہ اگر بیماری ہو سر مین پس فصد قیفال یعنی سر رگ کی اثر مین جلد زیادہ ہووےگی اذا کانت
فی اسفل البدن ففصد الباسلیق اسرع فی النفع اور جس وقت بیماری ہو اسفل بدن مین پس فصد با
سلیق کی کہولین جلد زیادہ ہے بیچ نفع کے واما الاکحل فیجمع منافع العرقین جمیعا لیکن رگ اکحل یعنے

بیان حجامت

ہفت اندام کی پس جمع فوائد دونون رگون کی ہے واما الحجامة فنفعہا ضعیف وہو یجذب الدم
مما یجاور العضو الذی یحجم علیہ واقواہا حجامة الساقین اور لیکن حجامت پس فعل اوسکا ضعیف ہے
بہ نسبت فصد کے اور وہ حجامت جذب کرتی ہے خون کو اوس جگہ سے کہ مجاور اور نزدیک اوس
عضو کے ہے کہ اوسپر حجامت کیجاتی ہے اور قوی زیادہ حجامت مین حجامت ساقین کی ہے پوشیدہ
نہ رہے کہ جو منصب شارحون کا کہ طول دینا کلام کا ہے اس فصل کو تین قسم مین ہم ذکر کرتے ہین ساتھ
فوائد کثیرہ کے قسم پہلی بیچ فصد کے قسم دوسری بیچ حجامت کے قسم تیسری بیچ لگانے جونک کے

قسم پہلی بیچ فصد کے

قسم پہلی بیچ فصد کے اور یہ قسم متضمن ہے اوپر گئی فائدے کے فائدہ بیچ تعریف فصد کے اور فضیلت
اوسکی اوپر اور استفراغات کے اور منافع اوسکے کہ اوس سے متعلق ہین پوشیدہ نرہے کہ فصد استفراغ
کلی ارادی ہے کہ نکالتے ہین اخلاط کو طریق تفرق اتصال عرفی سے اور یہ تفرق اگر معتدل ہے
اخلاط نکلتے ہین اوس نسبت اور وجہ سے کہ بیچ عروق کے ہین اور اگر تنگ واقع ہو جو رقیق
ہی نکلتا ہے اور غلیظ باقی رہتا ہے اسی سبب سے فصد تنگ سے منع کیا ہے مگر وہان کہ غرض
اسالہ مطلوب ہے جیسے مرعوف قلیل الامتلا مین معمول ہے اب جانین کہ استفراغ کلی بیچ اصطلاح
اطبا کے اوپر دو وجہ کے اطلاق کیا ہے ایک وہ کہ تنقیہ تمام بدن کا کیا جاوے اور اس تقدیر پر
استفراغ جزئی اوسکو کہتے ہین کہ ایک عضو خاص سے استفراغ کرین مانند سعوطا و عطوس کے
کہ واسطے تنقیہ سر کے خاص ہین فقط دوسرا وہ کہ تنقیہ تمام اقسام اخلاط کا کیا جاوے اگرچہ بعض
اعضا سے ہوا اور اس صورت مین استفراغ جزئی اوسکو کہتے ہین کہ ایک خلط خاص کو نکالے
مانند اوس اسہال اور قے کے کہ تنقیہ خلط خاص کا اوس سے کیا جاوے ورنہ استفراغ سے کہ بیچ لغت

فائدہ استفراغ کلی

فصد کے مذکور ہے یہی قسم دوسری مراد ہے اور ایسا اگر ہنو فصد ارنبہ کی اور فصد دونون ماق کی
اور سوا انکے کہ عضو خاص سے خون کو نکالتے ہین حد فصد سے نکل جاوین اور بیشک نہین ہے
کہ خون جس عضو سے کہ آتا ہے مرکب الاخلاط ہے اور استفراغ اوسکا استفراغ سب اخلاط کا ہے
اور جملہ فضائل فصد سے اوپر اور استفراغون کے فضیلت عمدہ وہ ہے کہ تنقیہ اوسکا اختیار ہی سے
بعد فصد کے اگر عدم فساد معلوم ہو فوراً بند کر سکتے ہین اور کچھ خوف مضرت کا نہین ہوتا اور اسی طرح
نکالنا خون کا موافق حاجت کے اختیار پر موقوف ہے بخلاف مسہل اور مقی کے کہ بعد عمل کے
اگر چاہین کہ مادہ غیر مقصود نکلتا ہے اور روکا چاہین ضرر کرتا ہے بسبب تعارض دونون عمل مختلف
کے اور کبھی استعمال قابض کا بعد مسہل قوی کے اوسکے عمل کو زائد کرتا ہے **فائدہ** بیچ بیان اس
امر کے کہ لائق نکالنے خون کے کون آدمی ہین جاننا کہ لائق اس کام کے تین آدمی ہین ایک وہ
آدمی کہ مستعد ہو واسطے پیدا ہونے امراض کے وقت کثرت خون کے یا اوسکے متغیر ہونے
کے یعنے اسکی عادت رکھتا ہو کہ جب خون زیادہ یا متغیر ہو امراض مین مبتلا ہوتا ہے اور نظیر
اوسکی وہ شخص ہے کہ وہ مستعد ہو واسطے عرق النسا اور نقرس اور درد مفاصل دموی کے
اور وہ شخص کہ مستعد ہو واسطے صرع اور سکتہ کے اور مالیخولیا کے نزدیک کثرت اور تغیر دم
کے اور وہ شخص کہ مستعد ہو اوپر خوانیق اور اورام احشا اور رمد گرم کے اور وہ شخص کہ خون
بواسیر معتاد کا یا خون حیض کا بند کیا ہو اور وہ شخص کو اوسکے اعضا سے باطنی مین
ضعف ہو اور ساتھ اسکے مزاج اوسکا گرم ہو کہ اس شخص کو بہتر وہ ہے کہ بیچ فصل ربیع کے
فصد کرے تو ان امراض مین واقع ہونے سے محفوظ رہے لہذا قرشی نے کہا کہ وقد
یفصد لا لکون زیادۃ الدم و زیادۃ کیفیتہ بالفعل بل بالقوۃ اذا کانت تلک القوۃ قریبۃ
دوسرا وہ کہ خوف مرض اور آفت سے حکم اوسکی فصد کا کیا ہو بدون اسکے
کہ کثرت خون کی اور متغیر ہونا اوسکا ملحوظ ہو اور مثال اسکی وہ شخص ہے کہ اوسکو
ضربہ یا سقطہ پہونچے اور بنظر احتیاط کے اوسکی فصد کرین تو ورم کے پیدا ہونے سے
امین رہین اور اسی طرح وہ شخص کہ ورم رکھتا ہو اور ڈر ہے کہ قبل پکنے کے پھٹ
جاویگا حکم اوسکی فصد کا کرتے ہین اگرچہ کثرت خون مین نہین ہے تیسرا وہ کہ وہ شخص

مبتلا ہوا امراض دموی مین کہ اس جگہ بطریق اولے نکالنا خون کا واجب ہوتا ہے چنانچہ بیچ فائدہ آیندہ کے بیچ رد کرنے قول واہی مانعان فصد کے مشروحاً کہا جاتا ہے اور سوا اے ان تین آدمی کے اور آدمیون مین خون نہ نکالنا چاہیے فائدہ بیچ بیان اوسی اختلاف کے کہ درمیان قدما کے اور غیر اونکے بیچ نکالنے خون کے واقع ہوا ہے جاننا چاہیے کہ بعض لوگ مطلق منع کرتے ہین اور واسطے اثبات اپنے مطلب کے تین دلیل ذکر کرتے ہین ایک وہ کہ خون مادہ اور اصل اعضا و ارواح کا ہے اور موجب قوت او صحت کا اور ایسی چیز قابل نکالنے کے نہین ہے دوسرے وہ کہ اگر خون جائز الاخراج ہوتا ہر طرح کوئی سفرغہ واسطے دفع کرنے اوسکے فضلے کے مقرر ہوتا جیسے اسطے صفرا کے مرارہ اور واسطے سودا کے طحال ہے اسلیے کہ استعداد ہر امر کی ضرور ہے اور لازم طبیعی ہے بدن مین بحکم اللہ تعالے کے تیسری وہ کہ جائز ہونا تنقیہ خون کا یا بسبب کثرت خون کے ہے یا بسبب ردی ہونے کے اور دونون صورت مین فائدہ متصور نہین ہے بلکہ ضرر متحقق ہے لیکن درصورت کثرت کے ظاہر ہے کہ گرمی مزاج کی حاصل ہوتی ہے اور خون زائد صفرا بن جاتا ہے پس تنقیہ صفرا کا واجب ہے نہ تنقیہ خون کا اور اسی طرح بیچ حالت ردی ہونے کے متغیر ہونا خون کا یا ساتھ حر کے ہے یا ساتھ برد کے اگر ساتھ برد کے ہے لامحالہ لطافت او کمی حجم کی خون مین ہوگی اور اس حالت مین اجازت نکالنے کی درست نہین ہے اور اگر تغیر ساتھ حر کے ہے شک نہین ہے کہ لطیف خون کا صفرا اور کثیف اوسکا سودا ہو جاتا ہے پس تنقیہ اون دونون کا واجب ہے نہ تنقیہ دم کا اور اس قول واہی کو جمہور اطبا سے قدیم اور جدید نے رد کیا ہے اور جواب ہر دلیل کا مفصل مرقوم کیا چنانچہ بیچ رد دلیل پہلی کے کہا ہے کہ خون اگرچہ مادہ اعضا اور ارواح کا اور باعث قوت کا ہے لیکن بشرط اعتدال کے اور جبوقت خون نے اعتدال سے تجاوز کیا نکالنا شے زائد کا لازم ہے اسلیے کہ کثرت مقدار اور تمدد اوعیہ سے حرارت غریزی کو منغمر اور مغلوب کر دیتا ہے جیسے تھوڑی آگ بہت لکڑی مین مرتی ہے اور بیچ رد دلیل دوسری کے کہا ہے کہ ہم نہین مانتے اس امر کو کہ طحال اور مرارہ منحصر سودا اور صفرا کے ہین بلکہ وہ خزانہ اونکے ہین کہ طبیعت نے باذن اپنے خالق کے جس قدر کہ اونمے اسطے مصالح بدن کے مطلوب اور درکار ہے اور تشریح مین معلوم ہوا اس جگہ مہیا او موجود رکھتی ہے اور بتدریج صرف کرتی ہے اور اطلاق لفظ مفرغہ کا ان دو عضو پر کہ خزانہ مین بطریق مجاز کے بیچ کلام اطبا کے واقع ہوا اور نہ مفرغہ عبارت ہے مجمع اوس چیز سے کہ مفید ہو بدن کو اس جگہ

نہین ہوسکتا اور اوپر تقدیر تسلیم کے ہونا مفرغہ کا واسطے دم کے دلیل مانع ہوتی اوسکے تنقیہ کی ہے چاہیے کہ بلغم بھی نزدیک تمہارے بہی الاستفراغ ہوا اسلیے کہ وہ بھی مفرغہ نہین کہتا ہے دلیلی قلیس اور بیچ رد دلیل تیسری کے کہا ہی کہ کثرت اور حرارت خون کی شک نہین ہی کہ نزدیک افراط کی موجب اوسکے استحالہ کا طرف صفرا کے ہوتی ہے اور پیدا ہونا صفرا کا لامحالہ زیادہ کرنے والا سوء مزاج حار کا ہے پس تجویز فصد کی نزدیک کثرت مقدار کے اور بہت ہونا حرارت خون کا قبل اسکے کہ مفرط ہوں اور باعث تولید صفرا کے ہوں لازم بلکہ واجب ہوا اور اوپر تقدیر استحالہ کے بھی چاہیے کہ جائز ہو اسلیے کہ خون زائد بالکل دفعۃً استحالہ طرف صفرا کے نہین کرتا ہے بلکہ تھوڑا اوس سے وقتاً بعد وقت مستحیل ہوتا ہے پس نکالنا خون زائد کا موجب قطع مادے مرۃ صفرا کا ہوا اور معلوم ہے کہ بعد قطع سبب کے اور منع کرنی مدد کے تعدیل صفرا متحصد کی آسانی سے ہوگی اور بھی معلوم کرین کہ کثرت مقدار خون کو اگرچہ مفرط ہو استحالہ ہونا طرف صفرا کے لازم ہمیشہ نہین ہی بہت ہوتا ہے کہ حرارت عزیزی غالب ہوا اور جوش خون کو فرو کرے بدون اسکے کہ متحیل بصفرا ہو خصوصاً کہ قلت بیچ مقدار خون کے نکالنی مین ہوتی ہو کہ یہ امر باعث اعانت فعل حرارت عزیزی کا ہے اور قرشی بیچ تائید کلام جمہور کے کہ مجوز فصد کے مین برہان لایا ہی کہ جسوقت خون مقدار مین زیادہ ہوتا ہی اسطور کہ زوال اوسکا قلیل کرنے غذا سے بدون ضرر شدید کے مرجو نہو یا مستحیل ہوتا ہی طرف کیفیت ردیہ کے اسطرح کہ اصلاح اوسکی ادویہ سے اور تدابیر معدلہ سے متوقع نہو لامحالہ امر غیر طبعی پیدا ہوگا اور دفع کرنا اوسکا واجب ہے حصول دفع اوسکا بدون نکالنی کے ممتنع ہی پس استفراغ دم کا وقت حاجت کی ضرور ہوا اور نہی اوس سی منہی عنہ ہے عقلاً و استقراءً انتباہ جو تحریر ہوا اوس سے متحقق ہوا کہ نکالنا خون کا وقت حاجت کے ضروری ہی وہ بھی دو آدمی کو ایک وہ ہی کہ خون اوسکا مقدار طبعی سے اوسمین زیادہ ہو یا بالفعل یا بالقوۃ القریبۃ دوسرا وہ کہ خون اوسکا کیفیت مین متغیر ہو یا بالفعل یا بالقوۃ القریبۃ اور جسوقت کثرت خون کی یا تغیر اوسکی کیفیت موجب اوسکے تنقیہ کی لازم ہوتی اجتماع ان دونون کا بطریق اولے لازم ہوگا اور سوای ان دونون صورت کے ہرگز روا نہین ہے اسلیے کہ نکالنا خون کا کہ کما اور کیفا معتدل ہے بالفعل یا بالقوۃ منہی عنہ ہو بالاتفاق کما لا یخفے **فائدہ** بیچ بیان اس امر کے کہ بیچ فصد کے مراعات نضج کی کس حال مین واجب ہے اور کس حال مین واجب نہین پوشیدہ نہ ہے کہ مراد نکالنی خون سے

یا کم کرنا مادے کا ہے یا استیصال اوسکا یعنے بالکل نکالنا اگر کم کرنا مقصود ہو تو بدون توقف کے
فصد کریں اور انتظار نضج کا یہاں واجب نہیں ہے اور اگر استیصال مطلوب ہو تو نظر کریں کہ خون غلیظ
اور لزوجت ہے یا نہیں اگر ہو تو انتظار نضج کا اوسکی فصد میں واجب ہے لیکن غلظ میں اسلیئے کہ نکالنا
دم غلیظ کا ممکن نہیں ہے مگر اوس فصد سے کہ نہایت کشادہ ہو اور ایسی فصد لامحالہ موجب سقوط قوت
کی ہے لکثرۃ ما یخرج معہ من الارواح لیکن بیچ لزوجت کے اسلیئے کہ جو لزج عروق میں متشبث ہوتا ہے
اور جدا ہونا ایسے خون کا دشوار ہے خصوصاً فصد میں کہ قوت جاذبہ سے خالی ہے بخلاف مسہل
کے کہ مادے کو عروق سے جذب کرتے ہیں پس جسوقت کہ خون غلیظ یا لزج ہو اور فصد کریں
شک نہیں ہے کہ خون جید نکلے گا اور ارواح بھی اور یہ امر ضعف قوت کا اور سرد مزاج کا ہے اور موجب
قصور ہضم اور نضج کا اور باعث آفات اور فساد کا لیکن اگر خون واجب الاستفراغ میں غلظت اور لزوجت
نہو نظر کریں کہ قوام اوسکا معتدل ہے یا رقیق اگر معتدل ہو تو نضج ہی ہے بدون توقف کے نکالیں
اور اگر رقیق ہے ملاحظہ کریں کہ خون عروق میں منتشر ہے یا ایک عضو خاص میں اگر منتشر عروق میں
ہو بھی محتاج نضج کا نہیں ہوتا ہے بیچ نکالنے کے اسلیئے کہ اس حالت میں تشبث ہونے طبیعت کے
ساتھ خون صالح کے اور قادر ہونے طبیعت کے اوپر دفع کرنے فاسد کے خون ردی زیادہ نکلیگا
اور یہی امر مطلوب ہے اور اگر ایک عضو خاص میں محصور ہو جیسے نقرس اور درد مفاصل اور خراج میں تو بھی
انتظار نضج کا واجب ہے تو قوام معتدل ہووے اور فصد میں نکل سکے اسلیئے کہ خون رقیق جو عضو
میں محصور ہوتا ہے بیچ خلل عضو کے متشرب ہوتا ہے یعنے عضو کے اجزا میں گھس جاتا ہے اور جدا ہونا
اوسکا دشوار ہوتا ہے اور واقع کرنا فصد کا بہ سبب نکلنے مادۂ غیر مقصود کے مزید مشکل ہوتا ہے
تنبیہ جو اوپر لکھا گیا اوس سے مفہوم ہوا کہ اعتبار نضج کا فصد میں نہیں کر سکتے مگر اوس جگہ کہ استفراغ
خون کا مطلوب ہو اور ساتھ اوسکے خون غلیظ یا لزج ہو یا رقیق متشبث عضو خاص سے اور بیچ غیر اس
صورت کے اعتبار نضج کا ساقط ہے اور بدون مہلت کے فصد کریں اور جب قدما اطبا کو بیچ اعتبار
کرنے وجوب نضج کے بیچ فصد کے قبل نضج کے اوس شخص کو کہ مستعد حدوث نقرس اور وجع النسا
اور درد مفاصل اور صرع اور سکتہ اور مالیخولیا اور خوانیق اور اورام احشا کے اور مانند انکی امراض موسمی
سے ہو اور یہی اوسکے قوام کو اعتدال سے دوری یا افراط ہو گی پس نکالنا خون کا بہ سبب منع کرنے

کوئی مانع سے کے فائدہ کرے گا اور اگر بقیہ اوس سے بعد نکالنے کے باقی رہیگا طبیعت بیچ اوسکی
اصلاح سے کے کفایت کرتی ہے آسانی سے لان البدن غیر مریض بعد المفارقۃ اوسکے کہ یہ امراض پیدا ہوے
ہون کہ اس صورتمین سبقت نہ کرنا چاہیے نکالنے خون مین اور انتظار نضج کا واجب ہو لیکن بیچ بالیخولیا
کے اس سبب سے کہ خون اوسمین غلیظ ہوتا ہے اور بیچ اور بیماریون کے اس سبب سے کہ خون بیچ عضو
مخصوص سے کے محصور ہوتا ہے اور گذر چکا ہے کہ ایسی حالت مین بدون نضج کے فصد نہ کرنا چاہیے
فائدہ بیچ بیان اسکے کہ کبھی باوجود تجاوز کرنے مریض کے ابتدا اور انتہا سے حکم فصد کا کیا جاتا ہے
اور تحقیق امر کا فصد سے بعد انتہا کے کہ وقت انحطاط مرض کے ہو دو وجہ سے ممکن ہے ایک وہ کہ
اگرچہ مادہ مرض کا خون نہو لیکن باوجود مرض مذکور کے خون غالب ہو اسطرح کہ خوف ضرر کا مقصود
ہو پس اس صورت مین فصد واجب ہے اگر کوئی مانع نہو اور مثال اوسکی یہ ہے کہ ایک شخص حمی صفراوی
رکھے اور خون اوسکا غالب ہو اور ساتھ اسکے بیچ ابتدا اور تزائد کے فصد نہو سکی اور علاج تپ کا
اور وجود سے کیا جاوے یہانتک کہ انتہا سے گذرے اور انحطاط کو پہونچے پس اسوقت مین
غالب ہونے خون سے جو استحالہ خون کا صفرا سے اور اعادہ مرض کا متوقع ہے روا ہو کہ حکم فصد کا کریں
دوسرا وہ کہ مادہ مرض کا خون ہو اور بسبب لطیفہ خون کے مرض انحطاط مین ہو بدون نکالنے کے
اور اس صورت مین خوف عود مرض سے اگر فصد کرین روا ہوا اسلیے کہ جبوقت مرض دموی بدون
تنقیہ کے انحطاط مین آوے اور ابھی خون غالب ہو بیچ اکثر کے بسبب تھوڑے محرک بدنی یا نفسی
مرض غلبہ کرے مثال اوسکی حمی سونوخس ہی اور بسبب لطیفہ اور تبرید کے کم ہوا ہو جوش اوسکا اور ساتھ
اسکے خون غالب ہو کہ فصد اس جگہ واسطے اس کے عود کرنے حمی سے لازم ہوتی ہے کما لا یخفی
فائدہ بیچ قوانین عام فصد کے اور اسکو مشروحاً ہم ذکر کرتے ہین قانون پہلا جبدن کہ مرض حرکت
مین ہو فصد اور استفراغ عمل مین نہ لاوین اسلیے کہ بیچ دن نوبت کے جہانتک ممکن ہو طبع کو ساکن
کرنا چاہیے تو حرکت خلط کو مدد نہ دیوین دوسرا وہ کہ مرض صاحب بحران ہو اور طویل المدۃ ہو
اور محتاج فصد کا جانین سے المقدور تسکین مین کوشش کرین اور اگر تسکین نہ پاوی اور فصد
لازم آوے فصد کرین لیکن خون کمتر لین تو بیچ قوت کے فتور نہ پڑے اور اچھا ہے اگر اوس
حاجت اور فصدون کی ہو کر سکتے مین لبقاء القوۃ فی البدن تیسرا وہ کہ اگر بیچ موسم جاڑے کے

کوئی شخص بعید العہد فصد سے شکایت کرے تکثر سے کہ دلیل غلبہ خون کا ہے اور فصد ضرور
کرین چاہیے کہ خون کم لیوین اسلیے کہ اس فصل مین زیادہ ہونا خون کا اوپر قدر معتدل کے مطلوب ہے
تو مقاومت کرے سردی ہوا کو اور یہی تکاثف اوسکو عارض ہوتا ہے نہایت قلیل نہین ہوتا ہے
از روی حجم کے چوتھا وہ کہ وقت حبس طبیعت کے اوپر بیچ قولنج غیر ورمی کے احتراز فصد سے واجب
جانین اسلیے کہ فصد بسبب جذب کرنے مادے کے طرف غیر امعا کے مدد دیتی ہے
حبس کو اور بھی بیچ ایسے قولنج کے مزید ضعف ہوتی ہے کہ عارض ہوا ہی قوت الم سے لیکن بیچ مادی
قولنج ورمی کے سوائے فصد کے کوئی علاج نہین ہے اور اسی طرح بعض جگہ دیکھا گیا کہ طبیعت مین
نقص ہوتا ہے اور فصد سے قبض رفع ہوا وجہ اسکی جو بیچ دل اس فقیر کے آئی ہے یہ ہے کہ طبیعت
اس سبب سے کہ مادہ بیچ بدن کے غالب ہوا اور توجہ اوس طرف رکھتی تھی صفرا کے مراری کو بھیجنے
سے طرف امعا کے غافل ہوئی تھی جب فصد سے امتلا کم ہوا اور طبیعت اپنے حال پر آئی افعال اوسکے
اوپر مجرائے طبعی کے جاری ہوئے اور شاید کہ ورم مجری کا کہ درمیان مرارہ اور امعا کی واقع ہے موجب
حبس طبیع کا ہو کہ اس صورت مین حل طبیعت کا فصد سے بہی ظاہر ہے پانچوان وہ کہ حاملہ اور حائض
کو اپنے مقدور تک اجازت فصد کی نہ دیوین لیکن اگر ضرورت قوی داعی ہو کر سکتے ہین اور منع کرنا فصد
حاملہ اور حائض کا بسبب خوف اسقاط کے ہے اور نکالنا خون کا سبب کم ہونے غذائے جنین کے
اور موجب ضعیف کرنے جنین کے ہوتا ہے اس سبب سے طبیعت طاقت نہین رکھتی ہے کہ جنین کو مستقل
رکھے اور اسی طرح ہر ایک استفراغ قوی اور کم کرنا غذا کا اور غذا دینا اشیاء سے قلیل التغذیہ بیچ حکم فصد کے ہے
بسبب جذب کے نے اسقاط کے لیکن واقع ہونا اسقاط کا استفراغ سے ساتھ ادویہ کے اکثر قبل چوتھے
مہینے کے اور بعد ساتوین مہینے کے ہے بخلاف فصد کے کہ وہ موجب اسقاط کی ہوتی ہے اکثر وقت
مین کہ جنین بڑا ہوا ہو چنانچہ بقراط بہی کہتا ہے المرأة الحامل ان فصدت سقطت خاصة ان کان طفلها
قد عظم اور وجہ کثرت خوف اسقاط کا فصد سے وقت عظیم ہونے جنین کے اور استفراغات کی قبل رابع
اور بعد سابع کے وہ ہے کہ فصد غذائے جنین کو نکالتی ہے کہ وہ خون ہے پس علت اسقاط فصد کی
اکثر کم کرنا غذا کی ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ جنین جسقدر بڑا ہوگا احتیاج اوسکو طرف غذا کے بہت
ہوگی اور اس حالت مین مضرت نہ پانے غذا کی زیادہ ہے پس ضرر فصد کا قبل رابع کے کمتر ہوتا ہے

بشرطیکہ اسکے کہ سبب اسقاط کا سوا اسکے کم ہونے غذا کے اور نہو بخلاف استفراغ کہ علت استطلاق کی
اوس مین اکثر پیدا ہونا اضطراب کا بدن مین ہے اور کم ہونا تشنیث طبیعت کا ساتھ رطوبات کے
بسبب جذب کرنے دوائے مستفرغ کے رطوبات کو اور شک نہین ہے کہ قبل رابع کے اور بعد سابع
کے تعلق جنین کا رحم سے ضعیف ہوتا ہے لیکن قبل رابع کے اسلیے کہ ابھی تک جنین بیچ رحم کے خوب
متمکن نہین ہوا اور بعد سابع کے اسلیے کہ جنین ثقیل ہوا ہے لہذا جالینوس نے کہا کہ حال جنین کا قبل
پیوستگی تنومندی کے مانند حال پھل کے ہے کہ نو پیدا ہوا اور بعد سابع کے مانند حال پھل پختہ کے اور ظاہر
ہے کہ ان دونون وقت مین پھل کو شاخ سے تعلق شدید نہین ہوتا ہے لہذا تھوڑی حرکت سے
گر پڑتا ہے اور پوشیدہ نہ رہے کہ ایجاب کرنا قے کا اسقاط کو بہ نسبت اسہال کے زیادہ ہے بسبب
اسکے کہ حرکت قے کی جنبش دینی ہے تعلق جنین کو اور ایجاب اسہال کا اسقاط کو زیادہ تر قے سے
ہے بنظر حرکت کرنے مواد کے جانب اسفل کے کہ رحم ہے بالجملہ بدون ضرورت قوی کی حاملہ کو پرہیز
کرنا فصد اور اسہال اور قے سے واجب ہے لیکن قے کہ بعض حاملہ کو خود بخود آتی ہے ابتدا مین
اگر شدت سے نہو تدارک نہ کرنا چاہیے آنے دیوین کہ مواد فاسد معدے کا دفع ہوتا ہے اور جملہ
ضرورتون سے کہ حاملہ کو بسبب اونکے اجازت فصد کی دیتے ہین دو ہین ایک زائل ہونا قوت کا
یا ثقل اور یہ اسطرح ہے کہ مرض مخوف دموی ظاہر ہوا اور تدارک اوسکا بدون فصد کے
آسان نہو اس سبب سے کہ وقت متحمل ہونے دو شر کے اوس شر کو اختیار کرنا حکمت ہے
کہ جس مین آسانی ہو لیکن نفث الدم اگر ضعیف ہو اور تدبیرون سے حبس کرین ورنہ فصد
کرین اور منع کرنا فصد سے بنظر فقدان مادہ جنین کے تھا اور جو نفث الدم قوی ترین اسباب
فقدان غذا کا ہے فصد یہان واسطے حبس نفث الدم کے مانع سبب فقدان مادہ جنین کا
ہوگی لیکن یہ فصد چاہیے کہ نہایت تنگ ہو تو جذب اوسکا استفراغ سے زیادہ او ضعف
اوسکا کمتر دوسری محافظت حاملہ کی یا اوسکے ولد کی بعد وضع کے حدوث آفات سے اور
ایسا سنتے ہے کہ امتحان اور تجربہ سے پایا گیا کہ اگر تنقیہ خون حالت حمل مین ہوتا ہے بعد وضع کے
عورت اور ولد دونون سالم اور صحیح رہتے ہین ورنہ آفات اور شور اور قروح مین مبتلا ہوتے
ہین وہ عورت یا ولد اوسکا لیکن یہ امر ایسا ہی کہ جب تک تجربہ کامل سے تحقیق نہو سبقت اوسپر

موافق گمان کے پہنچا ہے لیکن منع کرنا فصد حائض کا واسطے دو سبب کے ہے ایک وہ کہ توجہ طبیعت کی
کے بدن سے خون بسبب متوجہ ہونے خون کے اور طرف دوسرا وہ کہ مبادا افراط خون کے نکلنے میں ہو اسی سبب
سے ضعف شدید عارض ہو لیکن جسوقت کہ ان دونوں اشخاص سے دونوں جمع ہوا اور حاجت داعی ہو اگرچہ خیر
ہو بدون مہلت کے فصد کرنا چاہیے چھٹا وہ کہ جسوقت بسبب شاہد ہو کے امتلا کے فصد کرنا چاہیں واجب ہے
کہ پہلے تامل کریں کہ امتلا خون سے ہے یا اخلاط خام اور رقیق غیر نضیج سے اسلیے کہ اگر اخلاط خام سے ہی اور فصد
کریں ضرر بالکل ہوگا بلکہ ہلاک ہوگا اور اس صورت میں جب شاہد ہو کہ نضیج ہو فصد نہ کرنا چاہیے بخلاف امتلائی
صرف دموی کے کہ محتاج نضیج کی نہیں ہے بمجرد ظہور اسکے آثار کے فصد روا ہے اور جانیں کہ جس شخص پر سودا
غالب ہو اور تمام بدن میں اوسکے عام ہو اوسکو فصد کرنا ہو اور اوسکے سوا دوسرا نافع ہے ساتوان وہ کہ جسوقت خون
بیچ بدن کے ردی اور تھوڑا ہے اور فصد لازم ہو واجب ہے کہ خون کمتر لیوین بعد اسکے غذائے محمود سے تقویت کریں
اور پھر مہلت دیکر فصد کریں اور اسی طرح بترتیب مذکور تکرار کریں تو خون فاسد نکل جاوے اور خون جید محفوظ
رہے اسلیے کہ شان طبیعت کی یہ ہے کہ وقت نکالنے خون کے بقدر طاقت خون صالح کو نہیں دیتی ہی
اور بالکل توجہ اوپر دفع کرنے خون ردی کے رکھتی ہے مگر یہ کہ فاسد شدید الغلظ واللزوجت ہو کہ اس صورت
مین اوپر دفع کے قادر نہیں ہوتی آٹھوان وہ کہ جسوقت خون بیچ بدن کوئی شخص کے مائل طرف کوئی
عضو کے ہو اور سیلان اوسکا طرف اوس عضو کے موجب آفت عظیم کا ہو اور اس سبب سے فصد لازم آوے
واجب ہے کہ خون بدفعات لیوین اور ہر مرتبہ تھوڑا اور درمیان مین غذائے صالح سے تدارک کرتے رہین اسلیے
کہ ظاہر ہی کہ جو خون کوئی عضو کی طرف مائل ہوگا نزدیک فصد کے خون غیر مائل کہ بیچ بدن کی ٹھہرا ہے
اکثر نکلیگا اور خون مائل کہ نکالنا اوسکا مقصود ہے کمتر نکلیگا پس لازم ہے کہ تکرار سے نکالین اور غذا سے
تقویت کرین تو خون غیر مائل کہ نکالنا اوسکا مطلوب نہین ہے بہت نہ نکلے اور جسقدر نکلتا ہی خلیفہ اوسکا
غذائے محمود سے ہو جاوے اور جانین کہ جسوقت خون محمود بیچ بدن کے تھوڑا ہو اور اخلاط فاسد
بہت پس فصد سے پرہیز واجب ہے کہ طبیعت ہر چند اوپر دفع کرنے فاسد کے اور حفاظت صالح کے
توجہ رکھتی ہے لیکن یہ امکان نہین ہے کہ بالکل تصرف اوسکا اوپر دفع کرنے ردی کی محصور ہو اور صالح
کچھ نکلنے نہ دے اور جو ایسا ہو نکلنا صالح کا ساتھ فاسد کے ضرور ہے اور شک نہین کہ جسوقت خون نیک
نہایت کم ہو نکلنا تھوڑا اوس سے بھی مصلحت نہین ہی اسی سبب سے کیونکر حاجت قوی استدعی ہو کہ

اس حالت مین اجازت فصد کی کیجاوے ساتھ لحاظ کرنے شرائط مذکور کے تو ان وہ کہ جسوقت بیچ اخلاط
ردی کے صفراویت ہو اور فصد لازم جانین چاہیے کہ پہلے نظر کرین کہ اذیت مادے کی باعتبار کمیت کے
ہی یا باعتبار کیفیت کی اگر باعتبار کمیت کی ہو تنقیہ صفرا کا کرین تو اسہال لطیف سے باقی ہی اور اگر باعتبار کیفیت کے
ہو بیچ تسکین اور تعدیل کی کوشش کرین یا مریض کو اوس چیز سے کہ موجب ثوران کا ہی باز رکھین اور بعد تنقیہ یا تلطیفہ کی فصد کرین تو بعد
حصول مقاصد ان واذیت کی ہو اور بیچ صورت تنقیہ کے ظاہر ہی کہ احتیاج قی کی اوسوقت ہی کہ صفرا نواحی معدہ مین ہو
اسلیے کہ اگر مادہ صفرا کا لطیف ہو مین استفراغ کرنا قی سے ضرر کریگا لشدۃ الحرکۃ وقلۃ الخروج سوا اوسکے کہ اگر مادہ غلیظ ہو اور حاجت فصد کی ہو تو
پہلے استحمام کرین اور سکنجبین ملطف کہ زوفا اور عاشا اوسمین جوش کرکے پڑا ہو ملاوین تو مادہ لطیف ہو جاوے
بعد اوسکے فصد کھولین اور اس تدبیر پر اطبا سے قدیم اور جدید سب متفق ہین لیکن مشی بطور قدما کی جماعۃ کم
ملطف سے ہے اور اس حالت مین حکم اوسکا کیا ہے بخلاف محدثین کے کہ بعضون نے اوس سے منع
کیا ہے اور تصریح کی ہے کہ تسکین اس جگہ اولے تر ہے لان السکون انفع للنضج فیہ اکثر گیارہوان وہ
کہ جسوقت مضطر ہوین طرف فصد کے باوجود ضعف قوت کے بیچ تپ کے یا اخلاط ردی کی حاصل ہو تو
چاہیے کہ خون تبفریق نکالین چنانچہ گذرا ہے تو اخراج مادے کا ساتھ مراعات قوت کے کیا جاوے
اور جانین کہ فصد تنگ بیچ حفظ قوت کے اثر تمام رکھتی ہے لیکن کبھی مادہ غلیظ ہوتا ہے اور جسقدر
رقیق ہے نکلتا ہے اور کثیف اور کدر باقی رہتا ہے اور سٹر جاتا ہے پس لحاظ اس امر کا بیچ تضییق اور
توسیع فصد کے واجب ہے اور پوشیدہ نرہے کہ فصد وسیع جلد غشی پیدا کرتی ہے اور کامل تر کر
بیچ تنقیہ کے اور بطی زیادہ ہے اندمال مین بالجملہ فربہون مین اور جاڑے مین اور اوس جگہ کہ مادہ
سوداوی یا غلیظ ہو اور اوس جگہ کہ واسطے استظہار کے خون لیوین چاہیے کہ فصد وسیع کرین اور
مراد فصد وسیع سے فصد معتدل الشق ہے کہ بیچ زمانے معتدل کے خون واجب الاخذ اوس سے
نکلے اور یہ ماہرون اور واقفون کو معلوم ہے اور بیچ لاغرون کے اور گرمی مین اور اوس جگہ کہ خوف غشی
کا ہو یا امالہ محض ملحوظ ہو کما فی الرعاف چاہیے کہ فصد تنگ کرین اور بیچ آخر بحث اسہال کی کہا جاتا ہے
کہ وقت حاجت کے طرف فصد اور اسہال کے تقدیم کس سے کیا جاتا ہے **نکتہ** بیچ اسرع ہونے
فصد وسیع کے غشی مین اعتراض کیا ہے کہ علت پیدا کرنے فصد کی غشی کو اور ضعف کو بھی یہی کہ فصد
روح کو نکالتی ہے اور روح لامحالہ لطیف ہے اور بنظر جسم لطیف کے فصد وسیع اور ضیق مساوی ہے

پس وجہ اسرعیت کی وسیع مین تحقق نہین ہوتی جواب اسکا یہ ہے کہ مساوات اور وسعت اور ضیق
بہ نسبت خروج روح کے کہ بتابعیت خون کے نکلتی ہے اگرچہ مسلم ہے سبب تردد لیکن کبیر ہوتا
تفرق الاتصال کا کہ وسعت کو لازم ہے مستدعی ہے کہ طبیعت اوسطرف شدت سے حرکت کرے اسلیے
کہ ظاہر ہے کہ حفاظت بدن کی شان طبیعت سے ہے جسوقت تفرق اتصال زیادہ ہوتا ہے توجہ
طبیعت کی بھی اوسطرف زیادہ ہوتی ہے اور معلوم ہے کہ جو طبیعت کوئی جانب میل کرتی ہے روح
بھی بمتابعت اوسکے مائل ہوتی ہے اور ہرچند کہ توجہ طبیعت کی زیادہ تر ہو میل روح کا زیادہ پس
بالضرور بیچ فصد وسیع کے روح بہت تھوڑی مدت مین نکلے گی اور جلد کریگا غشی کو اسی سبب سے
ہے **فائدہ** بیچ احکام فصد کے باعتبار حمیات کے اور یہ بھی شامل ہے اوپر کئی قانون کے پہلا وہ کہ
بیچ حمیات کے کہ شدید الالتہاب ہون اور بیچ شروع حمیات غیر مادہ کے اور بیچ ایام دور کی اجتناب
واجب جانین لیکن اجتناب فصد سے بیچ حمیات شدید الالتہاب کے بسبب کئی چیز کی ہے پہلی وہ
کہ ایسے حمیات مین صفرا غالب ہوتا ہے نہ خون پس اسہال واجب ہوگا نہ فصد دوسری وہ کہ نکلنا
خون کا ایسی تپون مین زیادہ کرنے والا سوزش کا ہوتا ہے بسبب غالب ہونے صفرا کی اس سبب سے
کہ مقاوم اوسکا یعنے خون کم ہوتا ہے تیسری وہ کہ ایسی حمیات مین قوی تحلیل ہوتے ہین اور ساتھ شدت
تحلیل کے فصد روا نہین ہے لیکن اجتناب فصد سے بیچ ابتدا سب حمیات غیر مادہ کے
اسلیے ہے کہ بیچ ان تپون کے اگر غلبہ خون کا نہین ہے وجہ اجتناب کی ظاہر ہے اور اگر غلبہ خون
کا ہے جو مادہ ان تپون کا غلیظ ہوتا ہے ظاہر ہے کہ نکالنا خون کا سبب واجب کرنے برودت کے
مزید غلظت کا ہوگا خصوصاً کثیر نکالنے مین کرین لیکن اگر واسطے تقلیل خون کے تھوڑا نکالین
مضائقہ نہین ہے بلکہ ہو سکتا ہے تو طبیعت ہلکی ہوجاوے اور غلبہ اور مرض کے کسی اور جلد
پکا دے لیکن جسوقت بیچ حمیات غیر مادہ کے مادہ نضج نپاوے اور واسطے استعمال کی فصد کی کرین
نفع تمام کرتا ہے اور اسواسطے کہ فصد استفراغ کلی ہے خصوصاً اگر خون غالب ہو اور اجتناب فصد سے
بیچ ایام دور کے یعنے دن نوبت کے اس سبب سے ہے کہ ان دنون مین طبع متوجہ طرف مرض کے
ہوتی ہے اور تحریک فصد کی موجب ضعف اور اضطراب مزاج ہوگی - قانون دوسرا جسوقت بیچ تپ
کے تشنج ظاہر ہو اور حاجت فصد کی پیدے نظر کرین کہ تشنج یابس ہے یا رطب اگر یابس ہو تو فصد خوف

کہین اسلیے کہ تشنج یابس عارض نہین ہوتا ہے مگر بیچ حمیات محرقہ کے بسبب زیادتی تجفیف اونکی کے
ہوا اور یہی تشنج موجب سہر اور تعریق کثیر اور اسقاط قوت کا ہے اور ساتھ اس حالتون کے نکالنا خون کا روا
نہین ہے لیکن اگر رطب ہووے بسبب غلبہ بلغم کا سبب اوسکے بھی روا نہین ہے اسلیے کہ یہ تشنج بدون ضعف عصب کے
نہین ہوتا ہے اور بدون ضعف عصب کے اور غلبہ بلغم کے نکالنا خون کا جائز نہین ہوتا ہے
لیکن تشنج رطب کہ ساتھ غلبہ خون کے ہے وہ فصد اوسمین تجویز ہے لیکن بالتقلیل کے اور قید تقلیل کی اسلیے
ہے کہ کثرت سہر کی اور کثرت عرق کی اور سقوط قوت لازم ہے مرض تشنج کو پس اوسمین کثرت نکالنے
خون کی ہرگز جائز نہین ہوتا ہے قانون تیسرا وہ کہ اگر بیچ حمی یوم کے بسبب امتلای بدن کے خون سے
فصد کھولین چاہیے کہ خون کم لیوین وجہ اوسکی یہ ہے کہ ابھی تک بیچ خون کے اعتدال نہوا ہو کہ تبدیل
کرین اسلیے کہ تو خون واسطے تغذیہ کے کام آوے اور حاجت تناول غذا کے کثیر کی نپڑے
کہ کثرت تناول غذا کی بیچ حمیات کے بسبب زیادتی کرب کی ہوتی ہے بسبب حرارت طبع غذا سے
کثیر اور اوسکے بخار کے اور ظاہر ہے کہ اگر خون زیادہ لیوین کہ درجہ اعتدال پر آوے پس اس صورت مین
اگر تقلیل غذا کی کرین لامحالہ طبیعت طرف خون کے متوجہ ہوگی اور اوسکو غذا کرے گی اور
بالضرور خون درجہ اعتدال سے گھٹ جاوے گا اور معلوم ہے کہ اعتدال خون کا ہر حال مین مطلوب
ہے اور افراط اور تفریط موجب فساد ہے اور اگر تقلیل کرے کہ خون درجہ اعتدال سے تنزل نہ کرے
تو تکثیر غذا مین کرے گی کرب زیادہ ہوگا لہذا ذکر کیا بیچ حمی سونوخس کے دستور اوس سبب سے
ذکر کیا التقلیل فصد کی لازم جانین اور یہ معنی تقلیل کے مقید اوس سے کیا ہے سمجھے کہ قریب
اعتدال خون کے نہ پہونچے پس رخصت دینا اطبا کا بیچ سونوخس کے واسطے نکالنی خون کثیر کی
استثنی صحیح نہین کرسکتا ہے اسلیے کہ ممکن ہے کہ خون اندر دوسرے مقدار کے زیادہ اوس سے
لیوین کہ معتاد ہوا اور باوجود اوسکے ابھی زیادتی قلیل بیچ خون کے باقی ہو اور قوام معتدل مین
نہ پہونچا ہو اور اس اعتبار سے خون نکالا گیا قلیل ہو پس اجتماع قلت اور کثرت کا کہ آپس مین
ضدیت رکھتے ہین ایک چیز مین ایک وقت مین ممتنع نہین ہے لان الحیثیۃ مختلفۃ انتباہ
اگر کوئی قائل کہے کہ جس وقت بیچ سونوخس کہ حمی دموی غیر عفنی ہے نکالنا خون کا اوس قدر کہ اعتدال
مین آوے منع کیا ہے پس بیچ حمی مطبقہ کے کہ حمی دموی عفنی ہے اور بسبب عفونت کی تحلیل

اور جس بیماری میں زیادہ ہوتی ہے اور بنا حسب غذا کی زیادہ کم کرنا اخراج خون کا معنی معلوم بطریق اولی
ضروری ہوگا جواب اسکا یہ ہے کہ ہم نہیں مانتے ہیں کہ حمی عفنی میں حاجت غذا کی بہت ہو بلکہ کم
ہوتی ہے اسلیے کہ اسمیں طبیعت واسطے اصلاح مادہ عفونت کے مشغول ہوتی ہے تحلیل فضول
نہیں کرتی اور اسوجہ سے غذا کی احتیاج نہیں ہوتی ہے اسی سبب سے بیچ حمی مطبقہ کے مبالغہ بیچ نکالنے خون کے
اوس حد تک کہ اعتدال اور سختہ عقدات نظر آتا جائز ہے خصوصاً اگر بول غلیظ مائل بسرخی ہو اور نبض
عظیم اور سختہ منتفخ ہو مگر یہ کہ تپ مطبقہ شدید الالتہاب ہو کہ اس صورت میں یہاں بھی تقلیل اولی
ہے لیکن زیادہ اولی اور جانتا ہیں کہ جس وقت کہ بول رقیق اور پانی کی طرح ہو اور نبض بھی شعر حرارت مرض سے
بیچ انتشار اور کاہش کے ہو فصد ہرگز نہ چاہیے کرنا اگرچہ تپ مطبقہ ہو اسلیے کہ رقت بول کی دلیل
قلت دموی کی ہے بیچ بدن کے اگر یہ سبب سدے کے نہ ہو اور انتشار نبض کا نشان تحلل بدن اور
تحلیل روحیات اور ضعف قوت کا ہے اور ظاہر ہے کہ ایسے حال میں فصد درست نہیں ہے
لیکن اوس حال کہ سبب رقت بول کا سدہ ہو اور نبض بحال ہو اور تپ مطبقہ ساتھ غلبہ خون کے
ہو فصد واجب ہے اور جو تپ کہ اوس میں لرزہ قوی آوے فصد نہ چاہیے کرنا اسلیے کہ لرزہ شدید
دلیل اوس امر کی ہے کہ عفونت بیچ خلط بارد کے ہے مانند بلغم اور سودا کے اسلیے کہ بیچ عفونت
صفرا کے قشعریرہ ہوتا ہے نہ لرزہ شدید اور بیچ عفونت خون کے قشعریرہ بھی نہیں ہوتا ہے مگر بطور
ندرت کے اور ساتھ عفونت مادہ سرد کے فصد روا نہیں ہے مگر یہ کہ باوجود واقع ہونے عفونت کے
بیچ خلط بارد کے خون غالب زیادہ ہو اور سن اور فصل اور عادت مستدعی ہو اوسکے اخراج کا کہ اس
صورت میں فصد کرنا اور تھوڑا خون نکالنا روا ہے خصوصاً بقدر ظہور نضج کے بیچ مادہ متعفنہ کے
اور وجہ دوسری بیچ منع کرنے فصد کے ناقص میں وہ ہے کہ کثرت تحلیل ناقص کو لازم ہے اور ساتھ
زیادتی تحلل کے فصد جائز نہیں ہے اور چاہیے کہ توجہ طبیعت کا مصروف اسپر ہو کہ واقع کرنا فصد کا
سبب ثوران صفرا کا اور تہیج بلغم کا ہو اور یہ ایسا ہو کہ جس وقت تپ حاد ہو اور بول سفید اور
رقیق ہو اور صفرا بیچ نہایت حدت کے ہو فصد نہ کریں کہ سبب غلبہ صفرا کا ہوگا اور یہ ستور
جس وقت تپ بلغمی ہو اور بلغم خام ہو فصد نہ کریں کہ سبب زیادتی خامی مادے کے کلی ہو گی۔
انتباہ جس وقت بیچ تپ کے فصد واجب ہو اور طبیب اوپر بیمار کے پہونچے اور کوئی مانع

بدون مہلت کے فصد کرنا چاہیئے اگرچہ چالیس دن گذرے ہون اور جو بعض اطبا نے
کہا ہے کہ لاسبیل الیہ بعد الرابع اعتبار سے ساقط جانین نعم تقدیم و تعجیل اولے تر ہے اور
اگر اتفاق نہ پڑے جسوقت کہ ہو وقت ہے بشرط مراعات قوت کے اور مراعات اون
اشیا کا کہ وجود یا عدم اونکا بیچ نکالنے خون کے لابد ہے اور بیچ شروع کے گذرچکا ہے
اور یہ راے جالینوس کی مختار ہے اور شیخ رئیس اور اکثر محققین اسی پر ہین ہذا ما ظن ...
اور جانین کہ بہت ہوتا ہے کہ بیچ تپ کے فصد حاجت کی نہین ہوتی اور کوئی مانع بھی نہین
ہوتا ہے مانند غلبہ صفرا اور خام ہونے مادے کے اور سوا انکے اور فصد کرتے ہین اور خون
نکالتے ہین اور اس سبب سے طبیعت قوی ہوتی ہے اور مادے کے سبب کم ہونے
مادے کے کہ فصد کو لازم ہے اور تپ دور ہو جاتی ہے لیکن یہ تدبیر جب تک پختہ اور
سن اور قوت اور مانند ان کے مساعدت نہ کرین نہین کر سکتے اور جسوقت تپ دموی ہو
اور بیچ افراط نکالنے خون کے کوئی مانع نہو اور دوسرا دن گذرا ہو خون بہت نکالنا اکثر بیچ
فصد مین تپ کو اوکھاڑ دیتا ہے لیکن پہلے دن اور دوسرے دن اگر فصد کیجاوے افراط
نہ کرنا چاہیے بعدم توقع النضج فیہ اور جو لوگون نے کہا ہے اور ہم بھی اوائل مین لکھ آئے
ہین کہ مادہ خون کا بیچ نکالنے کے محتاج نضج کے نہین ہے اس قول سے مناقض نہین کہتا ہے
اسلیے کہ نکالنا اور ہے اور کثرت بیچ نکالنے کے امر دوسرا ہے نکالنا خون کا اول دن مین
مجوز ہے لیکن بہت نکالنا جب تک مادہ خون کا نضج نہ پاوے غیر مجوز ہے اور جو خون حار
رطب ہے بیچ دو دن کے نضج اوسکا تمام ہوتا ہے اگر امتزاجات اور موانع سے خالی ہو فائدہ
بیچ بیان اون احوال کے کہ اون مین احتراز فصد سے واجب ہے جانین کہ بیچ مزاج شدید البرد
کے اجتناب فصد سے لازم ہے اسلیے کہ بیچ ایسے مزاج کے خون کم ہوتا ہے بلکہ نہایت
کم ہوتا ہے اور بلغم غالب ہوتا ہے اور ایسی حالت مین فصد جائز نہین ہوتی ہے اور اسی
طرح بیچ بلاد شدید البرد کے اسلیے کہ ایسے شہرون مین خون متکاثف اور قلیل الحجم ہوتا ہے
اور اسی اگر فصد کرین برد غالب ہوتا ہے اور بیچ بدن کے مرض کرتا ہے بسبب نقصان حرارت
کے کہ لازم ہے تنقیص خون کو اسی سبب سے سرما سے شدید البرد مین بھی منع اوس سے کیا ہے

بعین زیادہ افراط فصد کا بعد دو چار دن کے ۱۲

اور بہی قول نزدیک میرے ہے ۱۲

اور اسی طرح وقت درد شدید کے اسلیے کہ اوجاع شدید قوی التحلیل ہین واسطے روح کے اور شدید الاضعاف ہین قوت کو اور اس حالت مین فصد ضعف روح اور قوت کو زیادہ کریگی اور بیچ درد شدید کے مواد اور طبیعت متوجہ طرف عضو درد والے کے ہوتے ہین اور فصد مواد کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور یہ بھی سبب اختلال طبیعت اور انقلاب مواد کا ہوتا ہے اور بہت مفاسد کو پیدا کرتا ہے لیکن جبوقت خوف اس امر کا ہو کہ درد ورم کو پیدا کریگا عضو شریف مین یا عضو رئیس مین یا اور عضو مین کہ مجاور اعضاے شریف کے ہین یا درد بسبب ورم اعضاے باطنی کی ہو تو اس وقت مین موافق نصیحت اطبا کے ساتھ شرائط موصوفہ کے فصد روا ہے کما فی ذات الجنب وغیرہ اور اسی طرح بعد استحکام محلل کے فصد نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ افراط نقصان روح کا ہوگا اور اسی طرح بیچ جماع کے خصوصًا کہ ساتھ انزال کے ہو اسلیے کہ بسبب حرکات بدنی اور نفسی کے کہ جماع کو لازم ہین تحلیل کثیر روح کے ہوتی ہے پس اگر ساتھ انزال کے ہو تحلیل مفرط ہوگی بسبب کثرت خروج روح کے ساتھ منی کے اور اسی طرح بیچ سن کے کہ چودہ برس سے کم ہو اسلیے کہ اسوقت مین رطوبات سہل التحلل ہین اور خون ابھی تک سنقی اور کثیر نہین ہوا ہے اور بلغم کو غلبہ ہے اور ساتھ اسکے حاجت نمو کی زیادہ ہے اور ان حالتون مین فصد روا نہین ہوتی ہے لیکن جبوقت حاجت قوی داعی ہو اور فصد سے بچاؤ نہو کر سکتے ہین اگر بچہ اچھا اور عضلی سخت اور رگین وسیع اور ممتلی او رنگ بدن کا سرخ ہو اور فصد کہ لڑکون کو کرتے ہین بتدریج کرنا چاہیے اور پہلے خون کمتر نکالنا چاہیے تو طبیعت ساتھ نکالنے خون کے الفت کرے اور بدون ضرر کے ہو اور اسی طرح بیچ سن شیخوخت کے جہان تک ممکن ہے اسلیے کہ بیچ اس سن کے خون کم ہوتا ہے اور ضعف قوی ہوتا ہے مگر یہ کہ حاجت قوی داعی ہو یا ایسا شیخ ہو کہ بدن اوسکا موٹا اور قوت والا اور سخت گوشت اور سرخ رنگ کہ اوس مین فصد درست ہے لیکن افراط بچانا ہے کرنا قطعًا اسلیے کہ افراط فصد مین بیچ جوانون کے درست نہین ہے مگر ضرورت چاہیے شیخون کے اور اسی طرح بیچ بہت لاغرون اور بہت فربہون کے اور خالی بدنون اور سفید پوست والون کے کہ سست گوشت ہون اور بیچ زرد پوست والے عدیم الدم کی مانکن فصد نہ کرین اور ہر ایک ان سے جدا کہا جاتا ہے جانئین کہ لاغری دو طرح کی ہے ایک وہ کہ بسبب کمی خون کے ہو اور یہ لامحالہ فصد کو مانع ہے دوسری وہ کہ بسبب تیزی خون کے ہو اور ایسی

ہوتی ہے کہ طبیعت بسبب اکراہ کے خون سے تصرف اوسمین اور بدل ما یتحلل نہین کرتی پس خون
بیچ بدن کے جمع رہتا ہے اور مقدار مین بہت ہوتا ہے اور ساتھ اسکے بدن لاغر [illegible]
کے واسطے تقلیل خون کے فصد کرنا اور واسطے چھپانے تیزی [illegible]
اور فرق درمیان دونون لاغرون مذکور کے خالی ہونے عروق [illegible] سے
کو لازم ہے اور سوا اسکے پوشیدہ نہین ہے لیکن سمن یعنے فربہی بیچ [illegible]
مین غلبہ بلغم اور کمی خون کی ظاہر ہے اور ممانعت فصد کی ظاہر ہے دوسری [illegible]
کہ جو گوشت زائد ہو خون بیچ عروق کے کم ہوتا ہے لکثرۃ استحالۃ الی اللحم اور باوجود [illegible]
بیچ رگون کے اگر فصد کرین خوف اسکا ہے کہ رگین بسبب خالی ہونے کے دبا گوشت [illegible] ہوتی
ہین اور حرارت غریزی مختنق ہوتی ہے اور خون کہ بیچ مجاری عروق کے باقی ہے بواسطہ انضغاط کی
طرف بعض فضلون کے منزرق ہوتا ہے دلالت قتال اور یہ خوف بیچ فربہی شحمی کے بھی ہے مصنف نے یہ قاتل کہا ہے ۱۲
لہذا منع فصد سے بیچ فربہی شحمی کے اشد ہے لیکن منع کرنا فصد کا بیچ نحالی بدنون کے اسلیے ہے
کہ خون اونمین کم ہوتا ہے اور ضعف انکے قوی مین بسبب تحلل اعضا کی جلد اثر کرتا ہے اور ایسے آدمی
قابل فصد کے نہین ہوتے ہین لیکن سفید پوست والون مین کہ سست گوشت ہون یا زرد پوست
عدیم اللحم ہون اسلیے کہ یہ لوگ قابل فصد کے نہین ہین بسبب کم ہونے خون کے اور مخفی نہ ہے
کہ زردی پوست کی دو قسم ہے ایک وہ کہ خون بیچ بدن کے کم ہو ظاہر بدن مین یا باطن مین دوسری
کہ خون بیچ بدن کے بہت ہو لیکن بسبب غلظت کے یا اور علت سے طرف جلد کے میل نہین کر سکتا
اور اس سبب سے جلد زرد ہوا اور یہ زردی مانع فصد کی نہین ہے لہذا بیچ منع کرنے فصد کے صفرت سے
عدیم النضج لکھا گیا ہے اور اسی طرح بیچ اون لوگون کے کہ بیماریان لانبی کھینچتی ہین فصد نہ کرنا چاہیے
اسلیے کہ طول امراض کا نقصان بہت خون مین لاتا ہے اور بسبب ضعیف کرنے ہضم کے کہ امراض
طویلہ کو لازم ہے مگر یہ کہ فساد خون کا داعی ہو کہ اس صورت مین فصد روا ہے لیکن ایسی فصد مین
تامل کرنا حال خون کا واجب ہے اگر خون سیاہ اور غلیظ ہو لینا چاہیے اور اگر سفید اور رقیق ہو
فی الحال بند کرنا چاہیے کہ بیچ نکالنے ایسے خون کے خطرہ عظیم ہے اور اسی طرح بیچ حالت
امتلا کے طعام سے فصد نہ کرین کہ اوس مین خوف انجذاب مادہ غیر نضیج کا ہے طرف عروق کے

ہو سکے کہ نکل گیا ہے اور اسی طرح وقت ممتلی ہونے امعا کے ثفل سے فصد نہین کر سکتے
تا وقتیکہ کہ پس اگر معدہ طعام سے یا امعا ثقل سے پر ہون اور فصد اوسی وقت واجب ہو چاہیے کہ پہلے
اعضا کو پاک کرین اور ظاہر ہے کہ واسطے تنقیہ معدہ کے اور جو اوس سے متصل ہے بہترین چیز وہ ہی
قے ہے اور واسطے تنقیہ اعضا سفلی کے حقنہ اور مانند اوسکے لیکن بیچ تخمہ کے جب تک تخمہ ہضم نہو
فصد نہ کرین تا وقتیکہ اسیطرح بیچ اوس شخص کے کہ فم معدہ اوسکا ذکی الحس ہو یا ضعیف ہو یا صفرا اوس مین
بہت پیدا ہوتا ہو یا سہل القبول ہو فضول کو فصد مین دلیری نہ کرنا چاہیے خصوصاً نہار کہ خطرہ عظیم رکھتی ہے
اور شاید کہ بیچ بعض لوگون کے اوسسے ہلاکت کو پہونچاتی ہے اور نشان ذکی ہونے حس فم معدہ کا یہ ہے
کہ وہ شخص نکلنے شے لذاع سے اذیت بہت پاتا ہے اور علامت ضعف کی یہ ہے کہ اشتہا اوسکی ضعیف
اور درد فم معدہ مین ہوتا ہے اور آثار کثرت تولد صفرا کا بیچ فم معدہ کے اور نشان آسانی سے قبول کرنا
صفرا سے واردہ کا ہمیشہ ہونا متلی کا ہے اور کڑوائی تشنگی اور ہر وقت قے صفراوی آنا ہے یا لجملہ
جس وقت ایسے شخصون مین فصد لازم ہو جہان ذکا سے حس یا ضعف فم معدہ مین ہو پہلے ایک
لقمہ روٹی صاف کہ بیچ رب ترش طیب الرائحہ کے آلودہ کیا ہو کہلا دین بعد اوسکے فصد کہولین اور
اگر ضعف بسبب مزاج بارد کے ہو روٹی کو ماء الشکر مین گرا دیتے ہے اوسکو قوی کیا ہو یا بیچ شراب
نعناع ممسک کے یا بیچ میوہ کے تر کیا ہو کہلا دین اور جہان صفرا پیدا ہوتا ہو اوسکے فراغت
پہلے قے کرا دین پانی گرم مقدار مین بہت ساتھ سکنجبین کے پلا کر بعد اوسکے کلی اتمہ کہلا دین اور تہوڑی
آرام دیکر فصد کرین اور لازم ہے کہ صاحب صفرا کو بعد فصد کے واسطے ضعیف ہونے خون جدید کے
کباب کہلا دین اگر معدہ قوی ہے بیچ ہضم کرنے جرم گوشت کے ورنہ بطور چوسنے کے اور معلوم ہے
کہ غذا بعد فصد کے بہت نہ دینا چاہیے کہ معدہ ضعیف ہوتا ہے بسبب فصد کے اشتباہ ہیجان کے
اور گرم پانی کا واسطے قے کے اوس صورت مین ہے کہ مزاج غلیظ ہو اور اگر ایسا نہو ہو سکتا ہے
کہ سرد پانی بہتر ہو لانہ یجمع المرار و یکثف المعدۃ و یعینہا علی الرتقے فائدہ بیچ کیفیت اوس فصد کے کہ
اوس سے بند کرنا خون کا مراد ہے اور بیچ بیان اوس چیز کے کہ فصد غیر واجب ہے عارض
ہوتی ہے جانین کہ جیسے اسہال کو اسہال سے اور قے کو قے سے بند کرتے ہین اسی طرح نکلنے
خون کو نکالنے خون سے بھی بند کرتے ہین اسلیے کہ نزف الدم کو رعاف سے یا رحم یا مقعد یا سینے

یا بعض زخمون سے ہو عمدہ امر اوسمین فصد ہے واسطے جذب کرنے خون کے طرف مخالف کے
لیکن چاہیے کہ یہ فصد بہت تنگ کرین تو جذب اوسکا زیادہ اوسکے استفراغ سے ہو اسلیے
کہ مقصود یہان امالہ ہے نہ تنقیہ لہذا بیچ فصد مذکور کے احسن یہ ہے کہ بہت دفعہ فصد کرین بلکہ ان
درمیان دیگر تو قوت محفوظ رہے باوجود تکرار فصد کے اور امر کرنا تکرار کا ظاہر ہے کہ وقت باقی رہنے
نزف الدم کے ہے ورنہ اگر نزف الدم ایک ہی فصد مین بند ہو جاوے اور فصد کرنا نچاہیے اور
مکرر کرنا فصد کا بلحاظ حفاظت کے اعادہ کرنے نزف الدم سے جائز نہین ہے اور درصورت تکرار
کے ہر مرتبہ کہ خون نکالین چاہیے کہ بہ نسبت سابق کے قلیل ہو لہذا شیخ نے کہا کہ تکثیر اعداد فصد
اوفق ہے تکثیر مقدار اور معلوم کرین کہ منع کرنا اخراج دم کثیر سے اوسوقت ہے کہ نزف الدم قوی نہو
اسلیے کہ جہان نزف الدم نہایت قوی ہو اور خطرہ شدید ہو رہا ہے کہ ایک دفعہ اوسقدر خون
نکالین کہ غشی آوے اسلیے کہ غشی بسبب سرد کرنے مزاج کے خون کو غلیظ کرتی ہے اور بالعرض
نزف سے باز رکھتی ہے چنانچہ بیچ زخمیوں کے مشہود ہے اور یہی خاصہ غشی کا ہی کہ خون کو
طرف باطن کے متوجہ کرتی ہے بمتابعت طبیعت کے کہ طرف داخل کے حرکت کرتی ہے
واسطے محافظت کے اور اس سبب سے نزف الدم موقوف ہو جاتا ہے بالجملہ اجازت
نکالنے بہت خون کی وقت ضرورت کے ہے کہ بدون اسکے بند ہونا متعذر ہے ورنہ مضرت
اوسکی بسبب افراط نکالنے خون کے بدیہی ہے لیکن فصد کہ نہ بطور حاجت کے اتفاق ہو شدید
المضرت ہے اور صفرا زیادہ کرتی ہے اس سبب سے کہ رطوبت بدن سے کم ہوتی ہے اور
اخلاط بسبب حرکت فصد کے گرم ہوتے ہین اور سخونت شدید ساتھ قلت رطوبت کے
لامحالہ موجب ہیجان صفرا کا ہے اور بھی فصد مذکور زبان کو خشک کرتی ہے اسلیے کہ بیچ
بدن کے خشکی پیدا کرتی ہے اور چونکہ رطوبات زبان کی نہایت لطیف ہین زیادہ سب رطوبات
بدن سے تحلیل ہوتی ہین اسی سبب سے پہلے خشکی زبان مین ظاہر ہوتی ہے بالجملہ اگر ایسا
اتفاق ہو تدارک اوسکا ماء الشعیر اور شکر سے چاہیے کرنا کہ وہ باوجود لطافت کے غذائیت بھی
رکھتا ہے اور اگر تقویت زیادہ مطلوب ہو اوراق گوشت فراریج کے بھی اوسمین زیادہ کرین
اور اوپر گذر چکا ہی کہ توفیر غذا مین نچاہیے کرنا کہ معدہ بکثرت نکلنے خون سے ضعیف ہوتا ہے

فائدہ ۵ بیچ احکام تثنیہ فصد کے اور بیان اون لوگون کے کہ فصد انکی رات کو یا دن کو کیا چاہیے اور فصد مجنونون کی تنگ چاہیے کرنا اور سوا اسکے جو چیز کہ تعلق تثنیہ سے رکھتی ہے جس وقت تکرار فصد کی ملحوظ ہو اور شق مقابلہ مفصل کی کرینگے چاہیے کہ رگ کو لنبائی مین کھولین تو حرکت مفصل کی کہ موجب کھولنے اور ظاہر کرنے شق طولانی کے ہے مانع التحام کی ہووے اور یہی فصد وسیع کرین تو جلد مل نجاوے اور اگر باوجودان سب امرون کے خوف سرعت التحام کا ہو کپڑا روغن زیت مین کہ اوس مین تھوڑا نمک ملایا ہوا آلودہ کرکے رکھین اور اوپر اوسکے پٹی باندھین اسلیے کہ روغن زیتون بلکہ سب روغن موجب عسر التحام زخم کے ہین بسبب منع کرنے اتصال لب زخمون کے اور ملانا نمک کا اسلیے ہے کہ نمک تدارک کرے مضرت روغن کو کہ ارخا یعنے ڈھیلا کرنا سب روغن کو لازم ہے اور ساتھ رخاوت کے حاصل ہونا فساد کا بیچ موضع شق کے متوقع ہے اور نمک بسبب تجفیف کے رخاوت کو دور کرتا ہے اور حدوث عفونت کو منع کرتا ہے اکثر جگہ کہ مقام فصد کا پیپ لاتا ہے اور پک جاتا ہے اور فساد لاتا ہے اسی سبب سے فصاد جاہل روغن لگاتے ہین بدون لگانے نمک کے **فائدہ** استعمال زیت کا ساتھ کپڑے کے وہ ہے کہ دیر تک رہے اور جلد خشک نہو اور یہ سب تدابیر مانع التحام کی کہی گئین اوس صورت مین ہین کہ تثنیہ فصد کا بعد ایام کے مطلوب ہو اسلیے کہ اگر اوسی دن تثنیہ کرینگے احتیاج اسقدر تدبیر کی نہین ہے یہی فصد وسیع کافی ہے مگر یہ کہ صاحب فصد قوی الجلد یعنے موٹے چمڑے کا ہے اور زخم اوسکا سریع الالتحام ہو کہ اس حالت مین اگرچہ بعد چھ ساعت کے تثنیہ کرین مراعات تدبیر لازم ہوتا ہے تو تثنیہ ملتئم نہو اور جانین کہ تدہین موضع نزدیک فصد کے باعث کمی ورم زخم کا اور مانع سرعت التحام کا ہے اور طریق تدہین کا یہ ہے اگرچہ زیت یا اور روغن اوپر موضع زخم کے چپڑ دیتے ہین یا موضع زخم کو روغن مین غوطہ دیوین بعد اوسکے کپڑے سے ملین اور فصد کھولین اور جس جگہ تثنیہ ایک دن مین منظور ہو صاحب فصد کو سونے نہ دیوین کہ افعال طبعی نوم مین قوی زیادہ ہوتے ہین اور اس سبب سے زخم فصد کا التحام پاتا ہے اور بہترین ایام واسطے فصد کے بیچ جاڑون کے وہ دن ہے کہ ہوا ساکن ہو اور ابر کم

ایسا دن نہ پایا جاوے اور ضرورت داعی فصد کی ہو چلنا ہوا سے جنوبی کا مناسب ہے
واسطے فصد کے بہ نسبت ہوای شمالی کے اور گرمیون مین ضد اسکی اسلیے کہ مقصود بیچ دن
تنقیہ کے معتدل ہونا ہوا کا ہے تو طبیعت کو کچھ تشویش نہو اور ریاح اگرچہ سب یا ز د
ہین بہ نسبت بدن کے لیکن جنوبی بنسبت شمالی کے گرم ہے اون اسباب سے کہ بیچ
بحث ہوا کے بیان ہو چکا پس چلنا اوسکا باعث تسخین ہوا کے ہوگا اور چلنا شمالی کا
گرمیون مین موجب تبرید کا ہے و ہذا ہو المطلوب اور جانین کہ فصد وسوسہ والون
کی اور مجنونون کی چاہیے کہ وقت رات کے کرین بیچ حالت نوم غرق کے اور بیچ
بیچ مجنونون کے رگ تنگ کھولین تو جلد ملتحم ہو اس لیے کہ کبھی مسلوب العقل کو خیال
فاسد مستدعی ہوتا ہے اوپر کھولنے اور کشادہ کرنے لفیح کے اور نکلنے بہت خون
سے ہلاک ہوتا ہے اور مراد فصد تنگ سے وہ ہے کہ شدید الوسعت نہو اور حد
اعتدال سے کم ہنو یہ کہ اس درجہ تنگ ہو کہ خون غلیظ واجب الدفع نہ نکل سکے اور اس
واسطے فصد مجنونون اور موسوسین کے رات کو اسلیے ہے کہ خواب رات کو غالب
ہوتا ہے اور اس سبب خبر اور انتباہ فصد جلد نہین ہوتی ہے اور بیدون اذیت کے
مقصد حاصل ہوتا ہے ورنہ مراد یہ ہے کہ فصد وقت غفلت مین دن کو ہو یا رات کو
اسواسطے کہ بہت آدمیون کو فصد سے اسقدر وسواس ہوتا ہے کہ وقت حاضر ہونے
فاصد کے غشی کرتے ہین پس ایسے آدمی کو بیچ بیداری کے فصد نہین کرسکتے اور
اسی طرح بیچ مجانین کے کہ اطاعت اس امر کی نہین کرتے ہین اور فائدہ دوسرا بیچ
فصد مجانین کے رات کو جلد التیام لفیح کا ہے خواب سے لانہ مطلوب فیہم منیاً
عن الفتح اور معلوم کرین کہ تاخیر کرنا بیچ فصد ثانی کے منتظر کئی چیزون کے ہے ایک
وہ کہ ضعف ملحوظ ہو اور اس سبب سے ایک مرتبہ وہ مقدار کہ مطلوب ہے نہین
نکلے سکتے اور اس حالت مین اوسقدر کہ حال مقتضی ہے جہات دیگر لینا چاہیے
دوسرے لوگان بعد اسبوع او تاخیر تنقیہ کی اکثر بہ سبب ضعف کے ہوتی ہے دوسری
کہ مادہ واجب الاخراج ابھی تنگ خوب پکا نہو اور واسطے تخفیف امتلا کے

تھوڑا خون لینا لازم ہو پس اس صورت مین تاخیر تشغیہ کی ظاہر ہونے نضج تک واجب ہے
تیسری وہ کہ مادہ لازم الدفع بیچ عضو بعید کے محصور ہو اوس وقت مین رگ کہولین اور
خون قلیل لیوین تو طبیعت حرکت مین آوے اور توجہ طرف نکالنے مادہ مقصود کی
کرے بعد اوسکے رگ کو بند کرین اوسوقت تک کہ امید وارد ہونے مادہ کی محل مقصود
مین ہو بعد اسکے پہر کہولین تو مادہ فاسد دفع ہو اور نہایت تاخیر یہان ایک ساعت ہے
اگر ضعف سے محفوظ ہو چوتہی وہ کہ خون فاسد بہت ہو اور خون صالح قلیل پس یہان
تاخیر تشغیہ کی اوسوقت تک کہ عوض خون جید کے کہ بیچ پہلی فصد کی خرچ ہوا ہے حاصل
ہووے لازم ہوتی ہے اور یہ زائل ہونے ضعف سے کہ بعد پہلے فصد کے ہوا تہا جان
سکتے ہین اکثر تشغیہ جسوقت مراد فصد سے جذب خون کا ہو کما یکون فی الفصد المقصود
بحسب النزف فاصد معتدل بیچ پہلی فصد اور دوسری کے ایک دن ہے اور تقدم اور تاخیر
بہی بجو رہے اسلیے کہ بیچ ایسی حالت کے بہت ہوتا ہے کہ دو پہر بلکہ ایک پہر درمیان
دیکر تشغیہ کرتے ہین اگر نزف قوی ہو اور اسی طرح بہت ہوتا ہے کہ بعد دو دن کی یا زیادہ
اس سے تشغی کرتے ہین اگر نزف ضعیف ہو بالجملہ یہ امور اوپر راے طبیب دانا کے
مفوض ہین جو اصلح جانے کرے اور فقیر حقیر قانون اور شروح اوسکی بالکل ملاحظہ کرکے
مقاصد کو تحریر کرتا ہے اگر بیچ بعض جگہ کے مطابق ظاہر قانون شیخ کی نہ پاوین اس
کلام کو تفسیر کلام شیخ کا جانین اور روا ہی معلوم نہ کرین اور معلوم کرین کہ اگر تشغیہ فصد کا
تہوڑی مدت مین مقصود ہو چیر نازک کا عرض مین موافق زیادہ ہے اور اگر بعد ایک
زمانے معتدبہ کے مراد ہو لیکن بیچ ایک دن کے سوراخ بہتر ہے اور اگر تشغیہ مکرر خواہ
اور بعد ایام کی کیا چاہین طویل مناسب زیادہ ہے اسلیے کہ بضع عرق کا کہ عریض ہوتا ہے سریع الالتحام
ہے اور بضع طویل بطی الالتحام اور سوراخ متوسط بینہما اور ظاہر ہے کہ حاجت زمانی تشغیہ کی
جسقدر طویل ہو واجب ہے کہ بضع بطی الالتحام ہو اور جسقدر اقصر ہو اسریع الالتحام اور بیچ متوسط
کے توسط بہتر ہے تنبیہ جو کچہ کہا گیا سرعت التحام شق عریض کا اور بطوء التحام شق طویل
کا اور متوسط ہونا شق سوراخ کا مخصوص شراین سے ہے مطلقاً اور اوردہ سے بہی

بشرطیکہ شق وریدمین مقابل مفصل سکے واقع ہو کما ہو المعتاد فی الاکثر اسلیے کہ حرکت مفصل
بیچ بضع طویل سکے تفریق زیادہ کرتی ہے بہ نسبت شق مورب سکے اور وہ بہ نسبت عریض سکے
لیکن شق کبیچ اوردہ سکے بیچ اوس مقام سکے ہو کہ مقابل مفصل سکے نہین ہے قضیہ اسکی عکس ہے
بسبب زائل ہونے سبب سکے بخلاف شرائین سکے کہ شق عریض اونکا البتہ سریع الالتحام
ہوتا ہے بہ نسبت مورب اور مطول سکے مقابل مفصل سکے ہو یا نہو اور وجہ اوسکی یہ ہے کہ اکثر الیاف
شرائین سکے اور معظم اونکے بیچ عرض شریان کی موضوع ہین پس وقوع بضع کا بیچ طول شریان
سکے مستلزم قطع الیاف کثیر کا ہوتا ہے اور یہ امر لا محالہ موجب عسر التحام کا ہے بخلاف بضع عریض
سکے کہ اس صورت مین الیاف قلیل کہ بیچ طول اوردہ سکے ہین منقطع ہوتی ہین او یقین
عریض کہ اکثر اور عمدہ الیاف مین سے ہین قطع سے محفوظ رہتی ہین لذا اب القطع علی ہذا اور
حال بضع مورب کا بین بین ہے اور وجہ دوسری یہ کہ بیچ امر عسیت التحام بضع عریض شریانی
سکے اور ابطائیت بضع طولانی سکے وہ ہے کہ شریان وقت انبساط سکے بیچ التحیف ہوتی
ہین لا محالہ اور یہ امر البتہ مدد کرتا ہے بیچ انفتاح لبوں بضع طولانی سکے بخلاف بضع عرضی
سکے کہ باوجود انبساط اور کشادگی جوف فضا سکے بیچ انفتاح لبون شق رگ سکے دخل نہین
رکھتا ہے کما لا یخفی اور دیکھیں کہ فصد جسقدر درد زیادہ کریگی دیر مین التحام کریگی اسلیے کہ
قوت درد کی موجب زیادتی ضعف قوت طبیعہ کی ہوتی ہے لیکن اگر مبضع یعنی نشتر کو روغن مین
چرب کر لیا ہو یا درد اسکے کہ یہ امر درد کو کم کرتا ہے موجب عسر اور بطوء التحام کا ہوتا ہے اور استفراغ
کثیر بیچ تشنیہ سکے غشی لاتا ہے اکثر امر مین اگر پہلی دفعہ خون بہت لیا ہے اسلیے کہ استفراغ بعد
استفراغ تھوڑی مہلت ہو بیشک ضعف لاتا ہے مگر یہ کہ تشنیہ جسکے تشنیہ کیا جاوے درمیان
دو استفراغ سکے کچہ کہایا ہو اور قوت حاصل کی ہو اور خواب درمیان فصد و تشنیہ کی منع
کرتا ہے نکلنے فضول کو بیچ خون سکے بواسطہ انجذاب اخلاط سکے باطن مین پس جو وقت تشنیہ بیچ
ایک وقت سکے تھوڑی مہلت بیچ یا درمیان ایک دن سکے مقصود ہو البتہ نوم سے باز رکہنا
چاہیے اور خیر التشنیہ وہ ہے کہ بعد دو دن یا تین دن سکے واقع ہو اسلیے کہ یہ امر مناسب زیادہ ہے
ساتہ حفاظت قوت سکے فائدہ بیچ بیان اوس چیز سکے کہ بعد فصد سکے مرعی رکھنا چاہیے اور

قبل فصد سے اجتناب اوس سے کرنا چاہیے بعد فصد کے خواب نہ کرین متصلا کہ اکثر اعضا مین
تکسر اور انکسار لاتا ہے اور وجہ اوسکی یہ ہے کہ فصد اخلاط کو حرکت لاتی ہے لا محالہ اور حرکت اخلاط
کی موجب اوٹھانے ابخرون کی ہوتی ہے پس جسوقت متصل فصد کے خواب کرین ظاہر ہے
کہ بسبب نوم کے ابخرے مذکور تحلیل سے باز رہینگے اور بیچ عضلات کی محتبس ہو کر اعضا مین
ملال لاوینگے اور اودنے فاصلہ بیچ فصد کے اور خواب کی دو پہر ہے لیکن اگر کوئی شخص عادت
خواب کی رکھتا ہے جسقدر اوسکے وقت معتاد سے پہلے فصد کرین بہتر ہے وبالضرور فاصلہ ایک
پہر کا بھی اوسکے حق مین کافی ہے اور بھی قبل فصد کے استحمام نہ کرنا چاہیے کہ یہ امر اکثر مین موجب
دشوار ہونے فصد کا ہوتا ہے بسبب نرم کرنے جلد کے اور مستعد کرنے کے واسطے زلق کے
لیکن اگر صاحب فصد کے خون مین غلظت ہو واسطے تلطیف اور تسییل دم کی استحمام قبل فصد
کے بہتر تدبیر ہے اور بھی بعد فصد کے امتلا حاصل کرنا نچاہیے اسلیے کہ امتلا وقت ضعیف
ہونے اعضا کی تنقیہ کو لازم ہے وبال ہوتا ہے اوپر اعضا کے پس احسن وہ ہے کہ بعد فصد کے
دو تین دن تک تقلیل اور تلطیف غذا کی کرین اور بتدریج عادت پر رجوع کرین اور بھی بعد
فصد کے اجتناب تعب سے اور ریاضت سے واجب جانین بسبب کئی امر کے ایک وہ
کہ فصد اخلاط کو ثوران مین لاتی ہے اور ریاضت کا اوسکے بعد واقع ہو مزید ثوران کو ہوتی
ہے دوسرا وہ کہ اخلاط بعد فصد کے حرکت مین آتے ہین اور بدن کو گرم کرتے ہین اور ریاضت
بھی مسخن ہے پس خوف حدوث حمی کا غالب ہوتا ہے تیسرا وہ کہ تحلیل حرکت کو لازم ہے اور
جسوقت حرکت ساتھ استفراغ کے جمع ہو لا محالہ انعاش اوسکا شدید ہوگا اور بھی بعد فصد کے
استلقا کو مستحسن جانین اسلیے کہ سہل اور افضل اوضاع مین بیچ حق ضعیفون کی یہی وضع ہے اس
سبب سے کہ اس شکل مین کچھ حاجت اعمال قوی کی نہین ہے بخلاف اور اشکال کے اور بھی
بعد فصد کے استحمام محلل سے احتراز لازم ہے وجہ اسکی وہی ہے کہ بیچ منع ریاضت کے گذری ہے
اور مراد استحمام محلل سے وہ ہے کہ اوس مین تحلیل مفرط ہو لیکن استحمام کہ واسطے ترطیب بدن کی اور
تحلیل معتدل کی کرین منع اوسکا بعد فصد کے اوسی وقت ... ہے کہ بقیع ملتحم نہوا ہو اسلیے کہ اسمین
خوف انفتاح کا ہے لیکن بعد استحمام کے استحمام رطب خفیف التحلیل نفع بہت کرتا ہے بسبب تحلیل فضول کے

طرف جلد کے مندفع ہوسے ہین بسبب حرکت اخلاط کے فصد سے **فائدہ** بیچ احکام کلی کے کہ بعد فصد کے تعلق رکھتے ہین اور حفظ اون کا مہمات ہی جان تو کہ جسوقت بعد فصد کے عضو مقصود ورم کرے اور مادہ منصبہ سلیم ہوا اور ابہی گرتا ہو چاہیے کہ طرف مقابل سے فصد کرین تو مادہ متوجہ وسط سے پھر جاوسے اور قید سلیم ہونے مادے کی اسلیے کی ہی کہ بیچ مادہ ردی کے واجب یہ ہے کہ وہی رگ پہلے کہولین اگر ممکن ہو ورنہ دوسری رگ اوسی عضو مقصود متورم کی کہولین خواہ مادہ گرتا ہو خواہ گر چکا ہو اسلیے کہ انصراف ایسے مادہ موذی کا عضو متورم سے اوپر طرف عضو دوسری کی کہینچا موجب فساد اور ہلاکت کا ہی چنانچہ قرشی نے حکایت کیا ہی کہ بیچ دمشق کے سنہ ۵۰۰ مین اور بعد اوسکے ایسا اتفاق پڑا کہ آدمیون کو امتلا خون کا ہوتا تھا اور بعد فصد کے ہاتہ مقصود مین ورم گرم سرخ ہو جاتا تھا اطبا فصد دوسرے ہاتہ کی کرتے تھے جس شخص کی فصد دوسری ہاتہ سے کی ہلاک ہوا فاکثرہم ماتوا فی السابع وقلیل منہم بقی الی الرابع عشر پس اس امر مین احتیاط لازم جانین اور نزدیک ورم کرنے عضو مقصود کے بدون تحقیق مادہ کے فصد مخالف کی اجازت نہ دیوین لیکن جس جگہ کہ مادہ سلیم ہووے سنو اور گرنا موقوف ہوا ہو وہان بہی تنقیہ اوسی عضو مقصود متورم سے کیا چاہیے کما ہو مذہب القطع کلیۃ فی تنقیۃ المادۃ المنقطعۃ الانصباب اور بہی بیچ استعمال مرہم اسفیداج کے اور طلا کرنے مبردات قوی البرد کے ساتہ روادرت مادے کے خوف اسکا ہی کہ مواد کو احشا اور اعضاے شریفہ کی عائد کرے اور ہلاک کو پہونچاوسے اور جو شخص کہ زیادتی اخلاط کی رکہتا ہی اور فصد کرے اور خون اوس قدر کہ چاہیے نہ لیوے فصد مذکور بسبب تحریک مواد کے موجب حمی و فساد عظیم کا ہوتا ہی تدبیر جلیل القدر اسوقت مین تکرار کرنا فصد کا ہے اور خون زائد نکالنا پس اگر کفایت کیا بہتر ورنہ موافق غلبہ خلط باقی کے استفراغ اوسکا کیا چاہیے اور جسوقت بیچ کوئی شخص کی خون سیاہ سوداوی زیادہ پیدا ہو ظاہر ہے کہ اوس کو تہوڑی مدت مین حاجت فصد کی ہوگی اس سبب سے کہ خون سوداوی بسبب یبوست کے بہ نسبت طبیعت اعضا کے شدید الکراہت ہے ثقل بدن مین بہی پیدا کرتا ہے اگرچہ قلیل المقدار ہو اور نکالنا اوسکا فوراً تخفیف کرتا ہے لیکن ایسے شخص مین واجب ہے کہ تکثیر بیچ نکالنے خون کے نہ کرین اور ہر مرتبہ تہوڑا نکالین اور اگرچہ تغیر بیچ رنگ خون کے ظاہر نہوا ہو بند کرین اور بعد فصد کے تنقیہ سودا کا مسہل سے

حکایت بس اکثر اون لوگونمین ساتوین دن اور تہوڑے باقی رہے چودہوین دن تک

جیسا کہ قاعدہ ہی کہ بیچ تنقیہ مادہ کی اور کرنا اوسکا موقوف ہو گیا ہو

بھی لازم جانین اسلیے کہ اگر ایسا نہ کرین سن شیخوخت مین برد اور بلغم غالب ہوتا ہے
اور سکتہ اور مانند اسکے پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ نکالنا خون کا اگرچہ فی الحال مخرج سودا اور
محدث فرحت ہے لیکن افراط اوسکی بسبب ازالہ رطوبت کے مزید سودا ہوتی ہی اور مزاج
کو سرد کرتی ہے اور ہضم کو ضعیف کرتی ہے پس نزدیک ملنے سن بارد یابس کی امراض
بارده پیدا ہوتے ہین پس پرہیز نکالنے بہت خون سے واجب ہے اور جانین کہ بہت
اتفاق ہوتا ہے کہ فصد حمیات کو ہیجان مین لاتی ہے اور حمیات سبب تحلیل عفونات
کی ہوتی ہین اسطرح پر کہ بدن مین خلط غلیظ ہو لیکن تھوڑا اور ساکن اور شرار اوسکا ظاہر نہو
پس اتفاق فصد کا پڑا اور وہ خلط سائل اور متحرک ہو کر تپ پیدا کرے اور اس سبب سے
کہ وہ خلط بیچ اصل کے تھوڑا ہے اور بہ سبب فصد کے تھوڑا زیادہ ہو حرارت بدن سے
تحلیل ہو جاوے اور یہ امر سبب امن کا اور آفات متوقعہ سے ہوا اور جو صحیح کہ فصد کری اوسکی حق مین
نزدیک اطبا کے احسن وہ ہی کہ دو تین پیالہ شراب کی بعد طعام کے پیوے تو مدد کرے معدہ کو
اوپر ہضم کے اور باعث نفوذ کی اور تدارک کری ضعف کو کہ فصد سے حاصل ہوتا ہی اور قید صحیح
کی اس سبب سے کی گئی کہ بیچ بعضے مریض کے تجویز شراب کی نہین کرسکتے ورنہ فی الحقیقۃ مریض
زیادہ تر محتاج قوت کا ہی پس اگر مریض کو کوئی مانع شراب سے نہو تھوڑا پینا اوسکی حق مین احسن ہے
انتباہ جو شخص کہ معتاد غشی کا ہے بعد فصد کے اوسکو واجب ہے کہ قبل فصد کے قے
کرے کہ یہ امر مانع غشی کا ہوتا ہے اور اسی طرح حالت غشی مین جلد افاقہ مین لانی والی بیچ
ہے فائدہ بیچ احکام عروق مفصودہ کے مجملاً جاننا چاہیے کہ جو رگین کھولی جاتی ہین
یا اوردہ ہین یا شرائین لیکن فصد اوردہ کی مروج ہے اور فصد شرائین کی بہت
رواج نہین رکھتی اور اطبا اونکی فصد مین سبقت اور جرأت نہین کرسکتے کئی سبب سے
ایک وہ کہ اوسمین خوف الدم کا ہے دوسرا وہ کہ اوسمین روح بہت نکلتی ہے اسلیے
کہ بیچ شرائین کے ارواح بہت ہوتی ہے بہ نسبت اوردہ کے تیسرا وہ کہ وہ امراض
کہ جن مین حاجت فصد شرائین کی پڑتی ہے کمتر ہین چوتھا وہ کہ فصد شرائین کی
ضعف دل پیدا کرتی ہے بسبب شدت اتصال شرائین کے دل سے خصوصاً کہ زیادہ

مقصد مین ہو پانچوان وہ کہ فصد مذکور انورسما کو اکثر پیدا کرتی ہے اسلیئے کہ جرم شریان کا دشواری سے التحام پاتا ہے اور بہت ہوتا ہے کہ زخم جلد کا قبل التحام کے جمع ہوتا ہے بعد اسکے خون شریان سے نکلکر نیچے پوست کی جمع ہوتا ہے اور اجتماع خون رگ کا نیچے پوست کے سمے ہے بام الدم اور انورسما ساتھ نون یا یاے موحدہ کے اور حاجنین کہ انورسما حادث نہین ہوتا ہے مگر بیچ اوس صورت کے کہ شق تنگ ہو اسلیے کہ اگر شق وسیع ہو یا خون بہت رگ سے نکلتا ہے اور جلد کو ملتحم نہین ہونی دیتا ہے **فائدہ** بیچ بیان ماہیت اور منافع اور وہ مقصود وہ کے کہ ہاتھ مین واقع ہین اور یہ چھہ ہین **قیفال** اکحل باسلیق حبل الذراع ابطی اسیلم لیکن قیفال لغت یونانی ہے بمعنے کنارہ ہر چیز کا اور چونکہ یہ رگ کنارہ ذراع کی ہے یہ نام رکھا اور فصد اس کی واسطے نکالنے خون سر اور گردن کے مخصوص زیادہ ہے لہذا پارسی مین اسکو سرارو کہتے ہین اور طریق اسکی فصد کا یہ ہے کہ بالاتر مابعض سر عضلہ کا چھوڑ کر جس جگہ کہ نرم ہے کھولین لنبائی مین اور بضع وسیع ہو تو خون موافق مطلب کے نکلے اسلیے کہ جرم اس رگ کا غلیظ ہے بضع غیر وسیع کافی نہین ہوتا ہے اور فصاد خطا کرے دوسری مرتبہ نشتر نہ لگاوے اس رگ پر کہ ورم کرتی ہے اور اگر رگ مذکور اپنی جگہ سے ہٹ کر منحرف ہو شعبہ اوسکا وحشی ساعد مین ڈھونڈین اور جو لوگون نے کہا ہے کہ فصد اسکی اسیلم ہے سو اس تقدیر پر ہے کہ بضع اوسکے خاص مکان پر کہ کہا گیا ہے واقع ہو ورنہ جو عوام مین رائج ہے کہ اوپر سر عضلہ کے کھولتے ہین تقابلی مابعض کے بیچے منہ ماتحت کے ظاہر ہے کہ شر سے مامون نہین ہے لاحتمال اصابۃ الجرح علے العضلۃ **انتباہ** یہ قاعدہ کہ بضع فوق مابعض کے واقع ہو نہ نیچے اوسکے اور نہ مقابلے اوسکے بیچ فصد اکحل اور باسلیق اور ابطی کے بھی واجب المراعات ہے اسلیے کہ موجب اخراج دم کا کما ینبغی ہوتا ہے اور محفوظ کرتا ہے لاحق ہونے آفات عصب اور شریان سے اور قرشی نے بیچ شرح قانون کی تصریح کیا ہے بیچ حق عروق اربعہ مذکورہ کے اور کہا ہے کہ ہذہ الاربعۃ قد جرت العادۃ بان فصد ہا یکون تحت الابض والواجب ان یکون فوقہ وذلک لان البضع اذا کان بحذاء المابض لم یسہل خروج الدم

قیفال مین دو بارہ نشتر نہ لگاوے یہ چارون رگ مین کہ عادت جاری ہوئی ہے اسلیے کہ فصد انکی مابض کے نیچے ہو اور واجب ہے کہ فصد ہو اوپر اسکے اسلیے کہ نہیں جس وقت مقابل مابض کے ہوگا آسان نہ نکلنا خون کا

منزرقا لان الید کلما تحرکت تکا تف الجلد ہناک فمنع انزراقہ وان کان البضع تحت المابض لم یومن من آفات العصب والشریان بسبب کثرۃ العضل ہناک فیکون الحذر من اصابۃ المبضع وبعض شظایا العصب اکثر لامحالۃ اکحل وہ رگ ہے کہ نیچے قیفال کے اور وسط انسے ساعد سے مائل تر ہے طرف اعلا کی اور وہ مرکب ہے قیفال اور باسلیق سے اور لہذا بنام اکحل موسوم ہوئی اسلیے کہ اہل یونان چیز مرکب کو کحلا وس کہتے ہین اور اکحل اوس ہی سے مشتق ہے اور بعض کہتے ہین کہ جو یہ رگ شدید النفع اور سرمئی رنگ ہوتی ہے بسبب بہت ہونے خون کے اس مین اسپہ یہ نام رکہا گیا اور فصد اسکی تنقیہ خون کا تمام بدن سے کرتی ہے یعنی بغیر تخصیص بعض بعض کی اعضا اوسکو عربی مین نہر البدن بہی کہتے ہین اور بفارسی مین ہفت اندام اور رگ بدن بہی اور طریق اسکی فصد کا یہ ہے کہ نشتر ہلکا لگاوین نہ غائر اسلیے کہ نیچے اسکے عصب ہے اور طول مین کہولین دو سبب سے ایک وہ کہ کبہی دونون جانب اس رگ کے عصب ہوتا ہے اور تقریب مین پہونچنے مبضع سے عصبہ خفیفہ کو امین نہین ہوسکتی دوسرا وہ کہ بیچ رگون مفصل کے شق طولانی افضل ہے بسبب آسانی نکلنے خون کے اوس سے اور چاہیے کہ اوپر مابض کے نشتر لگاوین لما ذکرنی القیفال اور جانین کہ کبہی عصبہ رقیقہ مانند وتر کے اوپر اکحل کے ممدود ہوتا ہے پس بیچ فصد کرنے اس رگ کے تفحص اس حال کا ضرور ہے پس اگر عصب پایا جاوے اوپر اوسکے احتیاط کرین تو نشتر اوسکو نہ پہونچے کہ محدث خدر مزمن کا ہوتا ہے اور جس شخص مین یہ رگ غلیظ بہت ہوتی ہے اوس مین یہ شعبہ زیادہ ظاہر ہوتا ہے اور جس جگہ عصبہ ظاہر ہو اور زخم اوس تک پہونچے ضرر زیادہ ہوتا ہے بسبب آسانی پہونچنے ہوا کے اوسکو لان برد الہوا یضر بالعصبۃ المجروحۃ اور جس وقت بطریق خطا کے زخم عصب کو پہونچے تدبیر اسکی وہ ہے کہ زخم کو سٹنے نہ دیوین اور جو چیز مانع التحام کی ہے عمل مین لاوین اور زخم کا معالجہ کرین اور گرد زخم کے اور تمام ہاتہ کو گرم روغن سے چرب رکہین اور استعمال کرنے مبردات خارجی سے پرہیز واجب جانین اور معلوم کرین کہ مقصود منع کرنے التحام سے سوای اسکے نہین ہے کہ وجع ابو اسطہ شق کے آسانی سے عصبہ مین پہونچے تبلیہ ہر چند نیچے اکحل اور قیفال کے شریان نہین ہوتی ہے اکثر آدمیون مین لیکن بندرت ہوتی ہے چنانچہ بیچ ذخیرہ کے ابوالحسن طبری سے ایک حکایت اس باب مین منقول ہے پس احوط وہ ہے کہ بیچ فصد ہر رگ کے پہلے امتحان اور تفحص شریان کا کرلیوین بعد اسکے نشتر لگاوین اسلیے کہ اکثر وقوع اغدہ اور شریان کا

باسلیق

اکثر آدمیون مین اوسی طرح ہوتا ہے کہ مضبوط ہوا لیکن کبھی تخلف بھی کرتا ہی پس تنقیح اور تحقیق لازم
ہے باسلیق ایک رگ ہے واقع نیچے اکحل کے اور وسط انسے ساعد سے مائل تر باسفل ہے
اور باسلیق بیچ لغت یونان کے بادشاہ عظیم کو کہتے ہین اور جو یہ رگ بڑا شعبہ ہے اوس رگ سے
کہ بغل سے آتی ہے اس نام سے مسمے ہوا اور بیچ اس شعبہ کے اوس رگ سے کہ کتف سے آتی ہی
محیط ہے جانبین کو بیچ ہر ہاتہ کے ایک ورید جانب کتف سے آتی ہے اوسکو کتفی کہتے ہین اور
ورید ابط سے اوسکو ابطی کہتے ہین اور کتفی بیچ عضد کے منشعب ہوئی ایک شعبہ اوسکا اونچی
سے اوپر کنارے زند اعلے کے پہونچا بدون ملنے شعبہ ابطی کے اور اوسکو قیفال کہتے ہین اور
باقی شعبے کتفی کے نیچے آکر ساتہ شعبون ابطی کے ملتے ہین او رعروق ہاتہ سوا سے قیفال کے بالاتفاق
اور سوا سے حبل الذراع کے بالاختلاف بالکل مخلوق ہوئے ہین شعبون کتفی اور ابطی سی بالجملہ
باسلیق قریب مرفق کے پہونچکر دو شعبے ہوئے بڑے شعبے کو باسلیق کہتے ہین بلفظ مطلق اور بلاد ہی
مین باسلیق بادیان کہتے ہین اور شعبہ خرد و اسفل کو باسلیق ابطی بہی کہتے ہین لمحا ذاتہ بالابط لا بمعنے
انہ غیر مرکب من الکتفی اسلیے کہ معلوم ہوا کہ سب رگین ہاتہ کی کہ فصد کیجاتی ہین مرکب ہین شعبے
کتفی اور ابطی سے مگر قیفال کہ وہ بالاتفاق صرف کتفی ہے اور حبل الذراع بہی نزدیک بعض کے
اور قریب ہے کہ بیان اوسکا آوے اور بعضے بیچ وجہ نام رکھنے اس رگ کے نام باسلیق کہتے ہین
کہ جو وہ بسبب ملنے کے دل اور دماغ او رریہ اور حجاب او رصدر سے اور رگون پر شرافت
رکہتی ہے کہ وہ کبد سے حمی مین مشابہت رکہتی ہے یہ رگ ساتہ بادشاہ عظیم کے اور فصد اسکی
بتنقیہ دم کا اکثر کبد او رطحال او رجنب اور ریہ او رصدر او رورکین او ررکبہ او رساق اور قدم سے
اور جو عضو کہ نیچے گردن کے ہے کرتی ہے اور طریق اسکی فصد کا یہ ہے کہ پہلے تلاش کرین کہ شریان
اوسکی طرف ہے آیا نیچے ہے اور یہ اکثر ہے یا ایک جانب یا دو جانب اسلیے کہ شریان ساتہ
باسلیق کے لازم الرفاقت ہے اور اگر بتونادر ہے پس اگر شریان نیچے باسلیق کے ہو فقط نشتر لگانا
خصوصاً اگر شریان نزدیک ہوا ور غائر نہو جان تک ممکن ہو رگ کو شریان سے ایک طرف لیجاکر
نشتر لگادین اسلیے کہ پہونچنا زخم کا شریان مین آفت عظیم ہے اور اس صورت مین کہ شریان اسکے
نیچے ہو فقط محتاط ہین بیچ طول نیت بضع کے اور نزدیک کے اور اگر دونون جانب ہو واجب ہے

طول مین نشتر لگاوین اور اگر ایک جانب ہے لازم ہے کہ اسطرح کھولین ہو رب کہ سر نشتر کا
طرف مخالف شریان کے ہو یعنے بیچ تو ریب کے سر نشتر کا اوسطرف ہو کہ شریان نہین
انتباہ بہت ہوتا ہے کہ وقت ربط کے نفخ رگ مین ظاہر ہوتا ہے اور یہ نفخ کبھی شریان سے
ہوتا ہے اور کبھی باسلیق سے اور جس طرح کہ ہو واجب ہے کہ بندش کھولکر نفخ کو آسانی سے
ملین اور پھر باندہین اگر عود کرے پھر کھولکر ملین اور اگر مکرر ہو اسی طرح کرین اور جب تک
کہ نفخ موقوف نہو نہ کھولنا چاہیے اور اگر نفخ اعادہ سے موقوف نہ رہے البتہ کھولین
اسکو نہ کھولین اور جانین کہ بہت ہوتا ہے کہ بسبب نفخ غلیظ کے بواسطہ ربط اور انتفاخ کے
شریان کو دسنے سے شرجاتی ہے اور فصاد اوسکو ورید سمجھکر کھولتے ہین لہذا واجب
ہے کہ قبل ربط کے شریان کو تفحص کرین تو خطا سے محفوظ رہے اور منع کرنا فصد سے
نزدیک ظہور نفخ کے مخصوص باسلیق سے نہین ہے بلکہ جو رگ ہو اور نزدیک
ربط کے مشابہ عدس اور نخود کے ظاہر ہو جب تک کہ ربط کے کھولنے سے اور مسح
کرنے سے وہ تحلیل نہو نہ کھولنا چاہیے اور یہی جانین کہ نیچے باسلیق کے عصبہ
اور عضلہ بہی واقع ہے احتیاط انکی بہی بیچ فصد کے مرعی رکھنا چاہیے اور موضع
اوسکی فصد کا مختلف ہے بیچ شروع بیان عروق مقصودہ کے شیخ رئیس نے
لکھا کہ اوپر مابض کے کھولین اور قرشی نے اوسکی شرح مین تصریح اسپر کیا چنانچہ بیچ
بحث قیفال کے کہا گیا اور بیچ ذکر باسلیق کے شیخ رئیس نے تصریح کیا کہ کلما انحطت
فی فصدہ الی الذراع فہو اسلم اور صاحب ذخیرہ نے بہی یہی کہا ہے اور ہو سکتا ہے
کہ واسطے رفع ہونے اختلاف کے کہا جاوے کہ جو شیخ نے بیچ ذیل باسلیق کے
لکھا کہ نیچے مابض کے چاہیے کھولنا مخصوص اوس حالت سے ہے کہ شریان اوسکے
کنارے ہو اسلیے کہ رگ مذکور جو مابض سے نیچے آتی ہے شریان کہ اوسکے
پہلو مین ہے اوس سے دور زیادہ ہوتی ہے بیچ اکثر آدمیون کے چنانچہ منطوق کلام
اور لفظ فہو اسلم کی بہی اسپر دال ہے پس تناقض نہوگا واللہ اعلم تنبیہ اگر زخم شریان کو
اپہنچے جلد بندش کھولین اور خون کو بند کرین ہاتھ سے بعد اسکے وقاق کندر اور

دم الاخوین اور صبر اور مر سب برابر لیوین اور چوتھائی حصہ ایک جزو کا قلقطار اور زاج ملا
باریک پیسین اور پشم خرگوش کی اوسمین آلودہ کرکے غلولے بناوین اندرون شگاف کی بہرین
اور پانی نہایت سرد اوسپر ڈالین اور بضع سے اوپر کوئی چیز سے باندھین اور پٹی اوپر بضع کے
باندھین اسطرح کہ سبب بند ہونے خون کا ہو پیدا ن اذیت کے اسلیے کہ بہت آدمی کثرت درد
کے سبب شدت ربط کے ظاہر ہوا ہلاک ہوئے ہین اور بعد ربط کے تین دن تک اوسہاتہ
اوپر آنکھ سے کے رکھے رہین اور بعد تین دن کے بھی احتیاط کرین اور شروع سے حاصل ہونے
شفا تک واجب ہے کہ ادویہ قابضہ ضماد کرتے رہین اور نشان بہونچنے نشتر کا شریان مین یہ ہے
کہ خون رقیق اشقر نکلے اور کود کر نکلے اور نبض ضعیف ہونے لگے اور جانین کہ اکثر فساد
اس حالت مین شریان کو مستتر کرتے ہین تو منقلص ہوا اور گوشت اوسپر منطبق ہو جاوے
اور خون بند ہو جاوے کما ہو المشاہد فی جراحات السیوف اور تدبیر مستتر شریان کی مشروحا
مذکور ہوتی ہے بیچ فصد شرائین سر کی کہ بعد فصد عروق اور وہ کے لکہا گیا حبل الذراع
وہ رگ ہے کہ انسی ساعد سے ظاہر ہو کر اعلی ساعد مین ممتد ہوئی ہے بعد اسکے طرف
وحشی کے گئی نزدیک خردہ ہاتہ کے اور بسبب ممتد ہونے اوس رگ کے اسطرح کہ مشابہت
رسی سے رکہتی ہے حبل الذراع نام ہوا اور بیچ تحقیق اس رگ کے اور اسکے منافع کے
اختلاف ہے اور وجہ اختلاف کی یہ ہے کہ رگ مذکور اکثر ہاتہون مین نایاب ہے
لہذا بیچ ذخیرہ کے لکہا کہ حبل الذراع اکثر آدمیون مین باسلیق ہے اور بعضے آدمی مین
شاخ اکحل کے ملی ہوتی ہے اور بیچ خلاصۃ التجارب کے کہا کہ وہ مرکب ہے باسلیق اور
اکحل سے اور کہتے ہین کہ بیچ بعضون کے دنبالہ باسلیق کی ہے بالجملہ اتفاق اطبا کا ہے
کہ رگ مذکور انسی ساعد سے اعلی ساعد کو گئی ہے بعد اسکے جانب وحشی کے میل کیا
اور خردہ ہاتہ سے قریب ہوئی ہے پس جسوقت کوئی رگ کہ سوا اسکے اکحل اور باسلیق
کے اس صفت کی پائی جاوے حکم کرنا چاہیے کہ وہ حبل الذراع ہے خواہ درمیان اکحل
اور باسلیق کے ہو خواہ درمیان باسلیق اور ابطی کے اور جواب یہ ہے کہ فصد اسکی
مورب ہو مگر اوس صورت مین کہ اسکی جانب شریان ہو کہ اسوقت مین مطول بہتر ہے

کما لا یخفے اور حکم اسکا موافق قول قدیما اور شیخ کے مانند حکم قیفال کے ہے اسلیے کہ یہ لوگ اسکو ہی
کتفی صرف جانتے ہین اور نزدیک صاحب ذخیرہ کے اور بعض متاخرین کے بیچ حکم باسلیق کی ہے
واللہ سبحانہ اعلم اور جو نفع اوسکا قیفال سی یا باسلیق سی حاصل ہوتا ہی علے اختلاف القولین موجود ہونا
اور معدوم ہونا اوسکا برابر ہی اور اس سبب سے کہ اوسکے فائدے مین اطبا کو اختلاف ہے
ظاہر ہے کہ موجود ہونے اوس رگ کے کہ نفع اوسکا ساتہ اغراض مخصوصہ کے متعلق ہے
فصد اسکے کرنا کیا ضرور ہے ابطی شعبہ باسلیق کا ہے اور اوسکو باسلیق ابطی کہتے ہین اور وہ
موضع سے ہے اوپر جانب وحشی کے مرفق سے مقابل ابط یعنے بغل کے اور اوسکو اسلیم کہتے ہین
اسلیے کہ شریان اسکے نیچے نہین ہوتی ہے اور طریق اسکی فصد کا یون ہے کہ اسکو بعد ملنے
اور گرم پانی ڈالنے بعد اسکے لانبی پٹی سے اوسکو باندہین اور ہاتہ مقصودہ کو سیدہا رکہین
جیسا کہ زانوے بغل کا قائمہ ہوا اور رگ کو انگوٹہے سے خوب پکڑنا چاہیے بعد اسکے کہولنا اوسکا
ملنا اور گرم پانی ڈالنا واسطے ڈہیلے کرنے کے اور روان نکلنے رگ مذکور کے اور ترقیق خون کی
ہے اسلیے کہ رگ مذکور تنگ ہے اور خون اوسکا غلیظ اور باندہنا ربا طویل سے اور مضبوط
پکڑنا اوسکو واسطے اوسکے ٹہرنے کے ہے تو نیچے نشتر سے ایک طرف بہت نجاوے اسلیے
کہ وہ شدید الزوال ہے اور قائم ہونا زاویہ بغل کا واسطے انزراق خون کے ہے علے
ما ینبغی اسیلم رگ مشہور ہے اور موضع اسکی فصد کا درمیان بنصر اور خنصر کے ہے اور وہ نیچے
اپنے اور پہلو اپنے شریان نہین رکہتی ہے اور اختیار ہے کہ اسکو مورب کہولین لیکن
مطول افضل ہے اور اسیلم تصغیر اسلم کا ہے اور گذر چکا ہے کہ اسلم نام باسلیق ابطی کا ہے
اور دنبالے اوسکے اسیلم واقع ہوئی ہے گویا اوس سے نکلی ہے اور بیچ اسکی فصد کے ساعد کو
باندہنا چاہیے اور ہاتہ کو گرم پانی مین رکہنا اگر خون ضعیف الانحدار ہے تو خون جسقدر
مطلوب ہو نکلے اور اگر ہاتہ گرم پانی مین رکہین اسقدر تک رکہین کہ خون خود بخود بند ہوجاوے
اسواسطے کہ اس صورت مین بسبب اسکے کہ یہ رگ باریک ہے اور خون اسکا غلیظ حاجت رکہنے
کی نہین ہوتی ہے بلکہ خون ایک قدر معتدبہ نکلکر خود بخود بند ہوجاتا ہے اور اسیلم واہنی جانب
کبد اور حجب اور طحال کو بالذات مفید ہے اور اسیلم بائین اعلال دل کو بہی فائدہ کرتی ہے

بشرطیکہ سبب اونکا بیچ جگر کے ہو اسلیے کہ اگر مبدا مرض دل کا جگر سے ہو اسلیم واہنی نافع زیادہ ہے اور اگرچہ باسلیق ایمن اعلال کبد کو اور باسلیق الیسر اعلال سپرز کو بہ سبب وسعت طریق کے اور قرب خروج کے نفع تمام رکھتی ہے لیکن فصد اسلیم کی بھی بسبب امالہ مادہ کے جانب بعید کو باوجود کمی نکلنے کے فائدہ بہت رکھتی ہے کما لا یخفے علے المجربین اور شیخ نے بیچ درد مفاصل کے لکھا کہ ان الاسیلم انفع من عرق الباسلیق فی علل الکبد والطحال اور علامہ نے بیچ شرح قانون کے بیچ بحث فصد اسیلم کے لکھا کہ والایسر ینفع البواسیر واوجاع الظہر المزمن والرقبۃ انتہیٰ ۵ بیچ قاعدہ ضروری کے فصد کے جانیں کہ جس وقت فصد رگ مخصوص کی مقصود ہو اور خطا واقع ہو اگر حاجت ضروری داعی ہو تو چاہیے کہ تکرار زخم کی نہ کریں اور ربط اور شد میں مبالغہ نہ کریں اور ایک دن یا دونوں درمیان میں فاصلہ دیکر کھولیں اور اگر حاجت ضروری ہو اور تکرار فصد رگ مخصوص مجروح کی مطلوب ہو چاہیے کہ اوپر بضع سابق سے کھولیں نہ اسفل میں اور منع کرنا تکرار بضع کا ایک دن میں بسبب خوف ورم کے ہے خصوصاً کہ مقرون شد قوی اور ربط شدید سے ہو اور نہی تسفل بضع سے اسلیے ہے کہ اس صورت میں کہ گذرنا خون کا ضرورت سے پہلے بضع سے ہوتا ہے اور یہ امر بسبب ضعیف ہونے محل مجروح کے خوف ورم کا اوس محل میں زیادہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ گدی کو گلاب میں یا سرد پانی میں بھگو کر باندھیں تو یہ سبب ردع مواد کے ورم سے امن ہو اور بیچ فوائد سابقہ اسی بحث کے کہا گیا ہے کہ گدی کو روغن میں آلودہ نہ کرنا چاہیے مگر اوس حالت میں کہ تشنیہ فصد کا ملحوظ ہو اور اوس زخم میں بھی جب تک کہ تھوڑا نمک عقد میں ملے استعمال نہ کریں ملامر اور لازم ہے کہ رباط کو اس طرح باندھیں کہ شق جلد کا محاذات عرق سے منحرف نہ ہو بعد از حاجت رباط کے اسلیے کہ محاذات شقین کی موجب ازراق خون کا ہے کما ینبغی اور یہ ایسا ہوتا ہے کہ باندھنے میں احتیاط کریں کہ موضع مخصوص جلد کا کہ قبل باندھنے کے رگ سے ملا ہے اوسی وضع پر باقی رہے بعد سست کرنے رباط کے اور پوشیدہ نہیں ہے کہ پہلے رباط کو زور سے باندھتے ہیں واسطے ظاہر ہونے رگ کے بعد اوسکے سست کرتے ہیں تو خون بدون تکلیف کے نکلے اور جانیں کہ بیچ لاغروں کے شد رباط کا بہ سبب خالی ہونے عروق کا احتباس دم کا ہوتا ہے پس ایسے آدمی میں واجب ہے کہ رباط چست نہ باندھیں تو یہ سبب خلا کے مانع ظہور رگ کا ہوگا اور بعد فصد کے البتہ سست کریں تو بیچ نکلنے خون کے مزاحم نہو بخلاف فربہوں کے کہ باندھنا رباط کا سبب

ظاہر ہونے رگون کا ہوتا ہے اور بعضے فصاد واسطے مخفی کرنے درد کی تخدیر کرنے مین اعضا کے
کہ رباط کو زور سے باندھتے ہین اور ایک ساعت اسی طرح رکھتے ہین اور یہ امر اگر اذیت
بہت کو نہ پہونچاوے باک نہین ہے اور بعضے واسطے کم کرنے درد کے نشتر کو روغن مین چرب
کرتے ہین اور کہا گیا ہے کہ یہ عمل مخفف درد کا اور دیر کرنیوالا التحام کا ہے اور جسوقت
کہ رگین مقصود ظاہر نہون شعبے اونکے ڈہونڈہ کر چاہیے کہ ہاتہ اوسپر ملین بطریق مسح کے
پس اگر خون نزدیک مفارقت مسح کے جلد اوس شعبے مین گرے اور اوسکو منفتح کر کے چاہیے
کہولتا والا قلا اور بعد فصد کے جو ارادہ دہونے کا کرین چاہیے کہ جلد کو کہولین اور بعد غسل کے
چہوڑ دین تو حال اصلی پہ آجاوے اور گدی منہدم کردی شکل رکھکر پٹی سے باندہین کذا قال الشیخ
اور قرشی نے بیچ اس مقام کے کہا ہے کہ گدی کردی شکل اوس تقدیر پر چاہیے کہ تثنیہ
فصد کا مطلوب ہو ورنہ مثلث شکل یا مربع شکل بہتر ہے اور وجہ اس تفرقہ اور تاویل کی
اسلیے ہے کہ شیخ نے کہا ہے اس محل مین کہ و اِنّما بسطت الرفادة وغیرہا الکردیۃ اور ظاہر اً نسخہ
قانون کا کہ نزدیک قرشی کے تہا اوس مین دہنت الرفادۃ مرقوم تہا اور اس سبب سے
کہ سابق مین مکرر معلوم ہوا ہے کہ تدہین بضع کی غیر محمود ہے مگر نزدیک ارادہ تثنیہ کے شارح نے
سب عبارت مذکور کو مخصوص حالت تثنیہ سے کیا ہے اور بہترین کپڑو نمین واسطے گدی کے
کتان ہے اسلیے کہ وہ بسبب تخفیف اپنے کے مدد دیتا ہے اوپر سرعت التحام کی اور بسبب تبرید
اپنی کے یاری دیتا ہے اوپر منع کرنے مواد متورمہ کے اور جسوقت کہ اوپر منہ بضع کے چربی
میل کرے واجب ہے کہ نرمی سے کنارہ تر کرین تو التحام کو نافع ہووے اور کاٹنا اس چربی کا
جائز نہین ہے کہ اسکے کاٹنے مین خوف کہل جانے بضع کا ہے اور جسوقت چربی اوپر منہ بضع کے
مائل ہو تثنیہ اوسکا بغیر بضع کے مرجح ہوگا انتباہ بیچ بیان وقت بند کرنے خون کے اور مقدار
نکلنے خون کے جاننا چاہیے کہ احوال آدمیون کے بیچ نکالنے خون کی مختلف ہوتے ہین بعضے طاقت اسکی
رکہتے ہین کہ پانچ یا چہہ رطل نکالا جاوے اگرچہ تپ ہیں ہون اور بعضے بیچ صحت کی متحمل ایک
رطل کے نہین ہوسکتے پس عمدہ اس باب مین مراعات عادت کی ہے معتادین مین اور بیچ
غیر معتادین کے رعایت احوال ثلثہ کی لازم ہے ایک اون احوال سے قوت اور اعتدال طاقت کے

نکلنے خون کا ہے جب تک خون قوت سے آتا ہے اور کوئی اثر ضعف کا ظاہر نہین ہوتا اور کثرت امتلا کی مجوز نکالنے کی ہے باک نہین ہے خصوصاً بیچ جوان دموی مزاج کے اور مقدار معتدل بیچ حق ایسے آدمی کے دو رطل ہے ایک مجلس مین اور ساتہ اسکے اگر حاجت باقی رہے دوسرے دن تنقیہ کرسکتے ہین لیکن یہ کہ یکبارگی دفعۃً خون بہت لیا جاوے مناسب نہین ہے مگر یہ کہ طبیب حاذق کہ اوپر عادت کے واقف ہے اوس مین مصلحت رکھے لیکن اوس صورت مین کہ خون سستی سے نکلے باوجود فصد معتدل کے اور نہ مزاحم ہووے چربی رگ کے اوپر بضع کے اور نہ زائل ہوئی بضع رگ کا محاذی بضع جلد سے اگر ساتہ اس حالت کے رنگ خون کا سرخ ہو اور ورم بیچ بدن کے نہو اور علامت امتلا کی بہی موجب اوپر نکالنے کے نہو اوسکو فوراً بند کرین تو خطر نہ بڑہے اس لیے کہ حمل تہوڑین چیز دن کی نکلنا خون صالح کا ہے اور اگر باوجود سستی نکلنے کے فاسد اللون ہو اور مقدار نکالین کہ کیفیت کو اصلاح کرے اسلیے کہ جسوقت اقسام فاسد کرتے خون کے باعتبار کیفیت کے ہو اور کمیت اوسکی محال ہو نکالنا تہوڑا اوس سے اور بعد اسکے واسطے نکالنے اوس خلط کے کہ معدل اوسکے مزاج کا ہوا ہو تنقیہ اوسکا اسہال سے کفایت کرتا ہے دوسرا اون حالات سے رنگ خون کا ہے اسواسطے کہ اگر خون سیاہ اور غلیظ ہو اور قوت سے نکلے اور کوئی خوف نہو چاہیے کہ نکلنے دین تو بقدر معتدل لیا جاوے اور اگر تغیر بیچ رنگ اور قوت نکلنے خون کے ظاہر ہو قبل لینے قدر مطلوب سے اعتماد اوپر نبض کے ہو اور بہت ہوتا ہے کہ فصد مین بیچ شروع نکلنے کے خون سرخ اور سفید آتا ہے اور طبیب کو مغالطہ مین ڈالتا ہے پس اسوقت مین طبیب اگر اوپر اپنے حدس کے اعتماد رکہتا ہے اور سببیت وجود علامات امتلائے خون اور وجوب نکالنے اوسکے کا امر کیا ہے چاہیے کہ نہ ڈرے اور نکلنے دے کہ تہوڑے زمانے مین خون سیاہ اور غلیظ واقع ہوگا اور یہ بہی مشروط قصد معتدل سے ہے اسلیے کہ بیچ فصد تنگ کے نکالنا خون غلیظ کا محال ہے لیکن جہان ورم ہو اور فصد کرین اور خون سیاہ نکلے باک نہین ہے مقدار مطلوب لینا چاہیے اسلیے کہ بیچ قدم کے توجہ خون کا طرف عضو متورم کے ہوتا ہے اور تیسرا اون حالات واجب المراعات سے نبض ہے چاہیے کہ طبیب ہاتہ اوپر نبض کے ہاتہ غیر مقصود کے رکہے رہے جسوقت تغیر کو حس کرے خصوصاً ضعف جلد بند کرے اور اسی طرح اگر اعراض جیسے دوسرے

ضعف کے ظاہر ہون مانند تثاوب اور تمطی اور فواق اور غثیان کے اور جسوقت تغیر بیچ رنگ کے بلکہ تغیر نکلنے خون کی جلد ظاہر ہووے اور حال یہ کہ نکلنا سست خون کا واجب ہے پس اسوقت مین اعتماد اوپر نبض کے ہے اگر نبض مائل بضعف نہین ہوئی باک نہین ہے اور جسقدر مطلوب ہے لینا چاہیے ورنہ اوسی وقت بند کرنا چاہیے اور جاننا چاہیے کہ آدمی گرم مزاج متخلخل البدن مستعد تر ہین اوپر واقع ہونے غشی کے اور حال ابدان معتدلہ مکتنزہ کا مخالف اسکے ہے انتباہ بیچ بیان اون چیزون کے کہ لازم ہے ہونا اونکا ساتھ فصاد کے اور وہ کئی چیزین ہین ایک وہ کہ نشتر بہت ہون اور بعضے اونسے شفرہ رکھتے ہین اور بعضے بدون شفرہ کے تو اون سے حسب مقام کے مناسب کام مین لاوین اور بیچ فصد عروق زوالہ کے مانند وداجین بعض شفرہ دار بہتر ہے اور نشتر شفرہ دار اوسکو کہتے ہین کہ سر نشتر کا دونون طرف سے تیز ہو دوسری چیز یہ ہے کہ لکڑی کہ واسطے قے لانے کے مقرر ہوتی ہے یا پر مرغ کا موجود ہو تو اگر غشی ہو جلدی سے اوس لکڑی یا پر کو حلق مین ڈالین تو قے لاوے کہ اسرع ترین چیزون مین واسطے افاقہ کے قے ہے تیسری چیز یہ کہ دواء المسک اور اقراص مسک تیار رکھے تو اگر ضعف یا غشی ہو انمین تھوڑی واسطے انعاش حرارت کے دیوین اور یہی نافہ مشک کا تیار رکھے واسطے سونگھانے کے اس حالت مین کہ اوپر گذر چکا ہے کہ ڈرنے والی چیزون سے بیچ فصد کے غشی ہے اسلیے کہ کبھی بعد غشی کے افاقہ نہین ہوتا پس لازم ہے کہ بمجرد احساس کرنے علامات غشی کے تدارک اوسکا کرین تو غشی مفرط کو موقوف رکھے چوتھی وہ کہ وبر الارنب اور دواء الصبر والکندر کہ عنقریب گذر آئے ہے تیار ہون تو اگر نزف واقع ہو جلد تدارک کرین اور کہا گیا ہے کہ نزف الدم زخم فریا تی کو لازم ہے اور کبھی بیچ زخم اوردہ کے بھی ہو جاتا ہے اور اگر وقانع کندر کو باریک کرکے اور پشم خرگوش کا اوس مین آلودہ کرکے بیچ بضع صاف نزف کے سرین جلد بند کرے خصوصاً نزف الوریدی انتباہ جاننا چاہیے کہ غشی درمیان نکلنے خون کے کم ہوتی ہے اکثر وقوع اوسکا بعد بند کرنے کے ہے مگر یہ کہ خون بہت لیا جاوے یا بخار صفرا کا بدن مین بہت ہو اور بسبب حرکت خون کے وہ بخار طرف دل کے جاوے کہ اس صورت مین بھی درمیان نکلنے کے کثرت حدوث غشی کی ممکن ہے اور جو شخص کہ قبل فصد کی خون لینے سے بیہوش ہوا اوسکا دل ضعیف ہو اور روح اوسکی زیادہ

رواں الرہیہ
سریعت رہبے
بیاز ضیاء الیعب
۱۸

کہ مختنق ہوگئی اور جو کوئی کہ اپنے خون کے دیکھنے سے یا کوئی بیگانہ کے خون دیکھنے سے غشی مین
پڑے باوجود نہ ڈرنے کے پس سبب اوسکا ضعف دماغ ہوگا یا بسبب خیال سوداوی کے
اور تحقیق دیکھا ہمنے ایسے بہت آدمیون کو اور وجہ کثرت حدوث غشی کی بعد بند کرنے کے
اور ہوتا غشی کا وقت نکلنے خون کے یہ ہے کہ طبیعت اور روح وقت نکلنے خون کے
طرف خارج کے متحرک ہوتی ہین واسطے التحام بضع کے اور یہ امر مانع غشی کا
ہوتا ہے مگر نزدیک افراط نکلنے کے اور جب خون بند ہوگیا طبیعت اور روح طرف
دل کے متوجہ ہوتی ہین اور روح بسبب انتشار کے اور مصاحبت خون کی مقدار
طبیعی سے کم ہوئی ہے ظاہراً و باطناً کی تدبیر نہین کر سکتی ہے بالضرور مجتمع ہوگی دل مین
اور حواس ظاہری بیکار ہونگے جب تک کہ بسبب استراحت کے اور روح پیدا ہو اور
کفایت کرے مطلب کو تنبیہ جسوقت بیچ حمیات مطبقہ اور مبادی سکتہ اور خوانیق اور
اورام عظیمہ مہلکہ اور اوجاع شدیدہ کے فصد کرین اور قبل اسکے خون بقدر ضرورت کے
نکالین اور غشی واقع ہو باک نہین ہے تدارک غشی کا کرنا چاہیئے اور پھر فصد کرنا چاہیے
تو موافق مقدار مطلوب کے خون نکالے لیکن اجازت اس عمل کی اوس صورت مین ہے
کہ قوت قوی ہو والا فلا **فائدہ** بیچ بیان فصد شرائین کے کہ ہاتھ مین واقع ہین جانئے
کہ داہنے ہاتہ اور پشت کف کے درمیان سبابہ اور ابہام کے شریان ہے کہ اوسکو واسطے
اوجاع مزمن کبد اور حجاب کے کہولتے ہین اور نفع عجیب ہوتا ہے جالینوس کو درد جگر تہا
خواب مین مامور اس علاج سے ہوا اوسکے کرنے سے بہت منتفع ہوا بعد اوسکے فائدہ اسکا
مشہور ہوا اور تجربہ مین آیا اور معلوم ہے کہ التحام بضع اون شرائین کا کہ بعل سو دور ہین
دشوار نہین ہے اور فصد اونکی مخوف نہین ہے اور یہی شریان دوسری مائل تر شریان
مذکور سے طرف باطن کف دست کے ہے اور منفعت اوسکی فصد کی قریب منفعت فصد اوس
شریان کے ہے **فائدہ** بیچ بیان عروق مفصودہ پاؤن کے وہ چار رگین ہین ایک اونمین
صافن ہے اور وہ اوپر جانب انسی کعب کے آئی ہے رگ بڑی اور ظاہر ہے اور معنی صافن
کے سلیم ہین اور وجہ یہ رگ نیچے اپنے اور پہلو اپنی کے کوئی شریان اور عصب نہین رکھتی ہے

اس نام سے مسمے ہوئی اور نفع اوسکی فصد کا یہ ہے کہ خون کو اون اعضا سے نکالتی ہے کہ بیچ کبد کے ہین
اور امالہ کرے نواحی اعضای رئیسہ عالیہ سے طرف اعضاے سافلہ کے اسی سبب سے بیچ امراض دموی
دماغی کی تقدم فصد صافن کا مستحسن رکہا ہے چنانچہ قرشی بیچ بحث سبات کے کہ شیخ رئیس نے اشارہ کیا
طرف فصد قیفال اور صافن کے کہتا ہے کہ فصد صافن کی اور حجامت ساق اسوقت کر سکتے ہین
کہ مادہ اول تصعد مین ہو اور آخر تصعد مین قیفال کہولنا چاہیے لیکن جسوقت مادہ سر مین مستقر ہو
اور صعود موقوف ہو اہو بہتر وہ ہے کہ عروق جبہہ کو کہولین اور اوپر نقرہ کے حجامت کرین اور
بہی بیچ شرح اسباب اور علامات کی بیچ بحث مالیخولیا کے کہ سبب اوسکا امتلا تمام بدن کا ہو
لکہتا ہے بدون قید اول تصعد کے و فصد الصافن اولی من القیفال لیکون الانجذاب الی
المکان البعید و خاصۃ فی النساء اور جانین کہ فصد صافن کی اور ادرار طمث کرتی ہے زور سے اور
تفتیح افواہ بواسیر کرتی ہے اور قائم مقام عرق النسا کے ہے بیچ درد عرق النسا کے اور واسطے
خارش ران اور خصیہ اور قضیب کے اور اونکے قروح کے اثر تمام رکہتی ہے طریق اوسکی فصد کا
یہ ہے کہ پاؤن کو اوپر ڈستار لنگ سے باندہین اور کئی قدم پہراوین اور گرم پانی بیچ پاؤن کے
رکہین اور کہین تو پاؤن کو اوسپر دباوے اور مقصود ان حیلون سے ظاہر ہونا رگ کا ہے
اور جسجگہ کہ رگ ظاہر ہو فقط بندش کافی ہے اور معلوم کرین کہ یہ رگ بیچ بعض آدمی کے
سید ہی آئی ہے بدون شعبون کے اور بعضون مین بعد پہونچنے کے قریب کتف کی دو شاخ
دو جانب سے نکلتی ہین پس فصد نزدیک جڑ کے کرنا چاہیے اور افضل اوسکی فصد مین یہ ہے
کہ بضع مورب مائل بعرض ہوا اور وقت فصد کرنے کے اگر کثرت سے مقصود کا بدون تکلیف
میسر ہو بہتر ہے لسہولۃ خروج الدم والا فلا دوسری وہ رگ ہے بدون نام کی کہ پیچھے عرقوب کے
واقع ہوا اور گویا شعبہ صافن کا ہے اور حکم اسکا حکم صافن کا ہے اور عرقوب بضم عین مہملہ عصب غلیظ کو کہتے
ہین کہ اوپر عقب پاؤن آدمی کی نکلا ہے تیسری عرق النسا ہے اور یہ ایک رگ ہے کہ جانب وحشی پاؤن سے
کعب تک آئی ہے بعد اسکے اوپر پشت پاؤن کے ہی پہونچی ہے اور نشان اس رگ کا یہ ہے کہ اوسپر کئی گرہ ہوتی ہین
اکثر اور نفع اوسکی فصد کا بیچ درد عرق النسا کے صافن سے بمراتب زیادہ ہے اور قریب صافن کے ہے اور ہمو
اور طریق اوسکی فصد کا یہ ہے کہ دستار لامبی پاؤن پر لپیٹ کر ایک سرا اوسکا محل مقصود مین کہ اسفل ساق ہے

فصد صافن نہ قیفال
ہے تو خون جذب
ہو اور نیچے کو
اعضاے بدن کے
خون اترتا
اور فصد صافن سے
جس طرف
سیت ۱۲

متصل شتالنگ کے باندہین اور باقی کو اوپر تمام ساق اور ران کی لپیٹین استحکام سے اور مریض کو کہین کہ
کئی بار بیٹھا اور اوٹھے اور اگر قبل فصد کو حمام مین گیا ہو تو تمام اوپر ظاہر ہو ذرگ کرتا ہے اسلیے کہ یہ رگ
بیچ اکثر آدمی کے مخفی ہوتی ہے اور جو ظاہر ہو جاتا ہے کہ فصا دپا وں مقصود کو اوپر انیٹ کی اور
طرف وحشی کعب سے کہولین اوپر اوسکی پانچ اوسکی اور چاہیے کہ طول مین کہولین اسلیے کہ دونون
جانب اسکی عصبہ ہے اور اگر قریب شتالنگ کی نہ پائی جاوے شعبہ اوسکا کہ درمیان خنصر اور
بنصر کے ہے کہولا چاہیے اور صاحب ذخیرہ لکہتا ہے کہ اگر یہ شعبہ پایا جاوے درمیان خنصر اور بنصر کے
فصد اسکی بہتر ہے اسلیے کہ خطا سے محفوظ ہے اور اگر اسجگہ ظاہر نہو تو قریب شتالنگ کی کہولنا چاہیے
شیخ رئیس نے بیچ قانون کے درد مفاصل مین کہا ہے کہ العرق الذی بین الخنصر والبنصر من الرجل
یفصد بعد فصد عرق النسا وقیل انہ انفع من عرق النسا اور یہ کلام مشعر ہے اسپر کہ وہ رگ کہ بیچ
خنصر اور بنصر کے ہے سواے عرق النسا کے ہے جو کہتی مابض ہے اور وہ باطن رکبہ مین ہے
اور جو اس مقام مین دو عصبہ ہیں بابضان واقع ہین رگ مذکور کا بہی یہی نام ہوا اور بعضے
یہ کہتے ہین کہ باطن رکبہ کو مابض کہتے ہین اور اس رگ کو کہ بیان ہے اضافت سے عرق
مابض کہتے ہین اور کبہی مضاف کو حذف کرکے اوپر لفظ مابض کے کہ مضاف الیہ ہے
قصر کرتے ہین اور فی الحقیقہ رگ مذکور کوئی نام نہین رکہتی ہے بالجملہ حکم اسکا مانند حکم صافن
کے ہے لیکن بیچ اور ام حیض کے اور درد مقعد اور بواسیر کے صافن سے نافع زیادہ ہے
اور واسطے درد احشا اور درد پشت اور درد رحم کے فائدہ کرتی ہے اور طریق اوسکی فصد کا
یہ ہے کہ ساق کو باندہین اور ران کو بہی اور کئی قدم چلا دیتے اور کئی مرتبہ بٹہا لین اور اوٹہا دین
تو رگ ظاہر ہو بعد اوسکے کہولین اور علامہ نے لکہا کہ چار انگل اوپر زانو کے باندہین نوریے
اور صاحب فصد کو پیٹہہ پر لٹا دین اور دونون پاون کو اوٹہا کر رگ کو تلاش کرین بعد اوسکے
کہولین انتباہ شیخ رئیس نے اس مقام مین لکہا ہے کہ فصد کرنا پاؤن کی رگون کا اون امراض
سر کو کہ خون سے پیدا ہوے ہون نفع کرتا ہے اور یہی امراض سوداوی کو اور جانین کہ فصد ہاتہہ
کی رگون کی ضعیف زیادہ کرتی ہے فصد ہاتہ کی رگون سے اور قرشی نے نکتہ اس مقام مین
لکہا ہے وذلک لانہ یبعد فصد عروق الرجل الدم والروح عن القلب والاعضاء الرئیسۃ

فائدہ بیچ اون رگون فصد کے کہ سر اور منہ سے تعلق رکھتی ہین ان رگون کو مورب کھولنا چاہیے
مگر وداجین کو اور جو بعضے ان عروق سے اوردہ مین اور بعضے شرائین مین اس فائدہ کو دو فتح
مین بیان کرتے ہین فتح پہلا بیچ عرق پیشانی کے اور وہ رگ منتصب ہے مابین حاجبین کے فصد
اوسکی ثقل سر کو خصوصا کہ مائل ہو موخر کے ہوا اور ثقل آنکھونکو اور درد سر دائمی مزمن کو فائدہ
کرتی ہے اور اس رگ کو احتیاط سے کھولین تو وہ ترکہ پلک کا اوٹھانے والا ہے نہ کٹ جاوے اور فتح
الانذر و ماخس جاین فصد نبت الملک دقطع طرف الوتر فیقیت علیہا منعلقۃ کذا قال صاحب
شرح الاسباب و العلامات فی استرخاء الجفن دوسری وہ رگ ہے کہ ممتد بیچ وسط سر کے ہے
اور اسکو عرق الیافوخ کہتے ہین فصد اسکی شقیقہ اور قروح سر کو نفع کرتی ہے تیسری وہ
رگین ہین کہ اوپر صدغین کے واقع ہین اونکو عرقا الصدغین کہتے ہین اور صدغ کو بنا گوش فارسی
مین کہتے ہین اور ہندی مین کنپٹی کان کی اور لوبی چوتھی وہ دو رگ ہین کہ بیچ کونے آنکھ کے
ہین اونکو عرق الماقین کہتے ہین اور یہ رگین اکثر ظاہر نہین ہوتی ہین گردن کے دبانے
سے اور کھولنے منہ مقصود سے ظاہر ہوتی ہے اور واجب ہے کہ بعد انکے فائدہ بچانا ہے کرنا
کہ خوف ناسور کا ہے اور انسے خون تھوڑا بہتا ہے اور جیا گا اگر بہت نکلے اور حاجت بند
کرنے کی پڑے گوندببول کو باریک کرکے چھڑکین بس یہی کفایت کرتا ہے اور نفع انکی فصد کا
دفع کرنا صداع اور شقیقہ اور رمد مزمن اور دمعہ اور غشاوہ اور جرب الاجفان اور
شبور الجفن اور غشا کا ہے پانچوین تین رگین چھوٹی ہین کہ پیچھے کان کے واقع ہین ایک
انسے ظاہر تر ہے فصد انکی شروع نزول الما اور قروح الاذن اور قروح موخر راس کو
فائدہ کرتی ہے اور سر کو قبول کرنے بخار معدہ کو منع کرتی ہے اور اکثر اطبا کہتے ہین کہ فصد
انکی نسل کو باطل کرتی ہے لیکن جالینوس اس امر کا منکر ہے چھٹی اونمین ودجین ہین اور وہ
دو بڑی رگ ہین کہ دو طرف گردن کے واقع ہین فصد انکی شروع جذام اور خناق شدید
اور ضیق نفس اور بوگرم اور بحۃ الصوت اور ذات الریہ اور بہر کو کہ کثرت خون گرم سے
ہو اور بیماریان طحال اور دونون جنب کو نافع ہے اور طریق انکی فصد کا یہ ہے کہ علیل اپنے
سر کو طرف مخالف جانب مقصود کے جھکا دے تو رگ کھنچ جاوے اور تن جاوے بعد اوس کے

دیکہیں کہ رگ کس طرف اشد الزوال ہے اوس جہت کی ضد سے فصد کریں اور نشتر شقرہ دار سے
کہولیں اور اوپر لکہا گیا کہ رگ شدید الزوال کو تیز نشتر سے کہ دونون جانب اوسکی تیز ہوں
کہولنا چاہیے اور فصد دواجین کی طول میں کہولنا واجب ہے ساتوین وہ رگ ہے کہ اوپر ناک
واقع ہے اوسکو عرق الارنبہ کہتے ہیں اور موضع اوسکی فصد کا وسط ناک کا ہے کہ جگہ ہلنے غضروف
کی ہے اور تفرق اوس میں اونگلی کے چہونے سے محسوس ہوتا ہے بیچ بالغون کے بلکہ اسی امر سے
دلیل پکڑتے ہیں اوپر مانع ہونے کے اور اوسکی فصد کے لیے نشتر طویل الراس چاہیے اور
طریق اسکی فصد کا یہ ہے کہ نشتر کو جگہ معلوم میں لگاوین بدون ربط اور شد گردن کی اور خون
تہوڑا اوس سے نکلتا ہے نفع اسکا واسطے کلف اور کدورت رنگ اور بواسیر ناک اور تہوڑ
اور حکہ ناک کے مخصوص ہے لیکن کبہی ہوتا ہے کہ بیچ رنگ مونہ کے سرخی مشابہ صبغہ کو پیدا کرتی
ہے اور نقصان عظیم زیادہ اکثر اوسکے نفع سے ظاہر ہوتا ہے اور احوط اس میں وہ ہے
کہ پہلے فصد ہاتہہ کی کریں بعد اوسکی اسکی فصد کریں آٹہوین کئی رگ ہیں کہ تحت الخشا واقع ہیں فصد انکی واسطے سدہ
کہ خون لطیف سے ہے اور واسطے اوجاع قدیم سر کے مفید ہے خشا بضم خای معجمہ مشددہ نام ہڈی کا
ہے کہ پیچہے کان کے ہے اور اصل اسکی خششا ہے کہ بسبب ادغام کے خشا ہوگیا تثنیہ اوسکا
خشائین ہے اور ان رگون کو اوس مقام میں کہ متصل نقرہ ہے کہولتے ہیں نوین چار رگ ہیں
کہ اوپر دونون لب کے واقع ہیں یعنے اوپر دونون لب کے دو دو رگ ہیں اور انکا نام جہارگ
ہے فصد انکی واسطے قروح مونہ اور قلاع اور دہدہ اور اورام اور استرخا اور قروح
لثہ کے اور بواسیر اور شقاق کہ لب میں واقع ہوتے ہیں نفع کرتی ہے اور بڑا وصلہ یہ ہے
کہ ان رگون کو نشتر مدور الراس سے کہ درد مشہور ہے کہولیں دسوین ایک رگ ہے
نیچے زبان کے باطن ذقن میں فصد اسکی خوانیق اور اورام لوزتین کو فائدہ کرتی ہے
گیارہوین دو رگ ہے کہ نیچے زبان کے خود زبان میں ہے فصد اسکی ثقل زبان کو کہ
خون سے ہو فائدہ کرتی ہے اور واجب ہے کہ اسکو لنبائی میں کہولیں اسلیے اگر
چوڑائی میں کہولی جاوے نکلنا خون کا دشواری سے ہوتا ہے بارہوین دو رگ ہے
کہ اوپر عنفقہ کے واقع ہے فصد اسکی بہر کو فائدہ کرتی ہے عنفقہ بالفتح کئی بال ہیں کہ درمیان

لب اسفل اور ذقن کے واقع ہین اور ان بانون کو بیچ ریش کہتے ہین تہرلوہین عرق اللبہ ہے اوسکو بیچ
معالجات فم معدہ کے کہولتے ہین بسبب اور لبہ بالتحریک نام اوسکا جگہ کا ہے کہ دونون ہڈی جمع گردن
کی وہان ملی ہین اوسی مقام مین اونٹ کو نحر کرتے ہین تیسرا دہوین ان اوردہ سے دو رگ ہاریک
ہین بیچ سوراخون ناک کے کہ اونکو عرق المنخرین کہتے ہین انکو واسطے نکالنے رطوبت او خون کے
آنکہ سے کہولتے ہین اس طریق سے کہ مریض کو آفتاب کے سامنے کہڑا کرتے ہین دونو سوراخ
ناک کے مقابل آفتاب کے رکہتے ہین اور اوس سے کہین کہ دم روکے یہان تک کہ منہ
سرخ ہوجاوے اور رگین ظاہر ہوان پس فصد پشت نشتر سے یا اوس آلہ سے کہ خاص
اس کام کے لیے ہے اور مانند جبہت کے ہوتا ہے کہولین فتح دوسرا بیچ شرائین کے کہ سر مین
واقع ہین اور یہ دو قسم ہوا ایک وہ کہ اوپر صدغ یعنی بناگوش کے واقع ہوا اوپر ہر صدغ کے ایک
شریان اور انکو کبہی فصد کرتے ہین اور کبہی بتر اور کبہی سل اور کبہی داغ اور مقصود ان سب
عملون سے بند کرنا نوازل حادہ لطیفہ کا ہے کہ طرف آنکہ کے گرتے ہین اور فصد آسان
زیادہ ہے داغ سے اور داغ بتر سے اور بتر سل سے اکثر آدمیون کو کہ خیالات متدرہ نزول
الماء مین مبتلا تہے مین نے داغ کیا فائدہ کیا اور مانع نزول کا ہوا اور شروع نزول او انتشار
بہی یہ اعمال فائدہ کرتے ہین دوسری وہ کہ پیچہے کانون کے واقع ہین ہر طرف دو شریان
ہین واسطے اقسام رمد کے اور ابتدا سے نزول الماء اور غشاوہ اور غشاوہ صداع مزمن کے
فصد انکی نافع ہے دلانکو فصد ہاعن قطرہ مع دوم الانقام اور ان دونون رگ کو سل نہین کرتا اور
بتر بہی لہذا شارح اسباب لکہتا ہے واما اللذان خلف الاذنین فما رأینا وما سمعنا احد اصلحا واما بترہا
فہو یوجب الغنۃ وانقطاع النسل کما قال بقراط بیان بتر اور سل شرائین کا جان تو کہ شرائین بیچ نعت کے
قطع ہے کرنے بیچ عصب یا عروق کی ہوا اور اصطلاح مین وہ ہے کہ پوست اوپر شریان کا چہلین اور شریان کو
شمارہ سے اوسی جگہ سے لٹکاوین اور دونون جانب اوسکے دہاگا ابریشم کا باندہین اسطرح کہ فاصلہ
درمیان دونون بندش کے مقدار مین اونگلی مضموم کے ہو پس درمیان سے دونون بندش کو چہوڑ کر
قطع کرکے اور دوا قاطع خون کی لگاوین اور یہ بتر ساتہ داغ کی اکثر نہین ہوتا ہے اور جو بیچ بعض
کتابون کے منضبط ہوا ہے کہ بتر کرین بعد اوسکے داغ کرین مقصود اوس بتر لغوی ہے یعنی کاٹنا بدون

بندش کے اور سل بالفتح وہ یہ کہ شریان کو بعد دو رکرنے جلد کا اور نمایان ہونے شریان کے نظر کرین کہ باریک ہے یا عظیم
اگر دقیق ہے صنانیر سے اوٹھا کر دونون جانب سے کاٹین اور اپنے تکڑا اوسکا موافق طول مین انگلی مضموم کے
نکالین بعد اوسکے اوپر قاطع خون کی مانند کندر وغیرہ اور دوا نکالنا اور ورم کو کھا کرو لگا دین جدا اوسکی مراہم ملحم سے
التحام کرین اور اگر شریان بڑی ہے پہلے اوسکی فصد کرے کہ خون باوسکا بقدر حاجت کی نکالین بعد اوسکے
دونون جانب سے ریشم کے دہاگے سے فاصلہ مین او انگلی مضموم کے باندہ درمیان سی کاٹین اور
بہوالتبرا و زور کرنا اور یہ قاطع الدم کا دونون حال مین لازم ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ سل
مخصوص ہے اوس سے کہ شریان کو سلاکہ سے قطع کرین اور سلاکہ ایک آلہ ہے کہ واسطے سل کی بنایا ہے اسطرح
کہ ایک اوصاف ور دوا الراس کہ اوسکے درمیان مین مشابہ دوائر کے ہوان شریان کو بعد انکشاف کے
اور بعد اوٹھانے صنارہ سے بیچ ایک دائرہ کے دوائر سے لٹکا کر آلہ مذکورہ کے بیچ دیوین یہان تک
کہ شریان منقطع ہوجاوے بالجملہ عمل سل کا خالی آفت سی نہین ہے اسواسطے کہ اس مین خوف یہ ہے
کہ بعد التحام کے اوسی جگہ تفتق ہووے اور نزف الدم یا ابورسما ظاہر کرے اور یہی شدت درد سے
غشی اور تشنج پیدا کرے طبری نے کہا کہ انی رائیت خاقا سلت شریانیہ فدخل ضرر علی حرکات عینیہ
وضعف ابصارہم اور بہی اوسنے کہا کہ وقد رائیت رجلا بالبصرۃ سلت شریانیہ فحدث بہ الحول الشنیع
من یومہ اور اوسی نے کہا کہ قد رائیت من سل شریانہ فحدث بہ سیلان اللعاب اور شارح اسباب نے
کہا کہ اولی یہ ہے کہ جمع کیا جاوے درمیان قطع اور داغ کے بعد تنقیہ کے تو مضرت نہو اور گذ چکا ہے
کہ داغ ساتہ نشتر مصطلح کے اور ساتہ سل کے جمع نہین ہوتا ہے **فائدہ** بیچ بیان عروق مفصودہ کی
کہ اوپر شکم کے واقع ہین یہ دو رگ ہین ایک موضع ہے اوپر کبد کے اور فصد اسکی امراض جگر کو مفید ہے
دوسری وہ کہ اوپر طحال کے موضع ہے فصد اسکی بیماریان طحال کو فائدہ کرتی ہے **انتباہ** بیچ بیان
اوقات فصد کے جانین کہ فصد کے دو وقت ہین ایک اختیاری دوسرا اضطراری وقت اختیاری
اوسمین ضحوۃ النہار بعد تمامی ہضم اور نفض فضول کا اور وقت اضطراری جو وقت ہو
کہ حاجت فصد کی داعی ہوتا خیر اوس مین جائز نہو اور اس وقت مین کوئی چیز مانع نہین ہے
اگر قوت اور سن مساعد ہوئے اور کوئی مانع حاجت سے قوی تر نہو اور معلوم کرین کہ واسطے
فصد کے اول شہر اور آخر اور اوسط اوسکے برابر ہین بخلاف حجامت کے کہ اول اور آخر شہر مین نہین

کر سکتے ہین اور بیچ مبحث حجامت کی دلیل منع اسکی اور دلیل تجویز فصد کی مشرح آتی ہے اور بعض لوگ نے بیچ وسط شہر کے بہ سبب اختلاف قوانین فاسد کے ساتھ صالح کے ترک کرنا فصد کا سخت جانا ہی اور جو چیزین کہ فصد کو لازم ہین یعنے غسل بضع کا اور طریق ربط کا اور اختیار کرنا نشتر نکا اور مانند اسکے درمیان ذکر کرنے اور عدہ اور شرائطین کے بحث سلم مین آچکے ہین اور نشتر زنگ بھرا نہو اور کیونکر اوسکو لینا چاہیے جو نہ شہو مین ہیئے ذکر نہیت کیا تنبیہ جس شخص کے پینا بسبب امتلا کے بہت نکلتا ہو علاج اوسکی فصد ہے اور شاید کہ محروم مصدع کو کہ واجب الفصد ہو اگر اسہال طبیعی آوین فصد سے مستغنی کرین قسم دوسری بیچ حجامت کے اور یہ دو طرح سے ہے ایک وہ کہ ساتھ شرط کے ہو اور عام ہے کہ ناری ہو یا نہ دوسرے وہ کہ بدون شرط کے ہو اور یہ بھی بدون آگ کی ہو یا ساتھ آگ کے اور دونون کو دو بحث مین ذکر کرتے ہین بحث پہلی بیچ حجامت مع الشرط کے شرط فارسی مین بابکی زدن کو کہتے ہین اور یہ بحث متضمن ہے اوپر دو فائدے کے فائدہ بیچ احکام کلی کے کہ متعلق ہے سن اور وقت سے جانین کہ جیسے قبل دو برس کے حجامت روا نہین ہے بعد ساٹھہ برس کو بھی منع کیا ہے وجہ منع پہلے امر کی ظاہر ہے کہ لڑکے شیرخوار کو حاجت نکالنے خون کی کمتر ہے اور مستقیم نہونا اعضا کا اوسمین مانع زیادہ ہے اور وجہ منع دوسرے امر کی یہ ہے کہ بعد ساٹھہ برس کی کہ سن شیخوخت شروع ہوتا ہے سردی مزاج مین غلبہ کرتی ہے اور غلظت خون مین ظاہر ہوتی ہے رقت کم ہو جاتی ہے اور معلوم ہے کہ حجامت مین نہین نکلتا ہے مگر خون رقیق لیس تو ضرر حجامت کا اس سن مین لا محالہ غلظت کو زیادہ اور طبیعت کو متحیر اور جلد مین یبوست پیدا کرتی ہے اور نکالنا خون مقصود کا نہین ہو سکتا بخلاف فصد کے کہ آخر عمر تک رخصت ہے بشرط قوت کے اسلیے کہ تنقیہ اوسکا عام ہے رقیق اور غلیظ خون کو لیکن قبل بارہ برس کے اور نزدیک بعضون کے قبل چودہ برس کے فصد جایز نہین ہے اسلیے کہ مقصود فصد سے نکالنا بہت خون کا ہے اور اس سن مین نکلنا دم کثیر کا مانع نمو کا ہوگا اور بھی تنقیہ فصد کا شامل ہے اعضاے رئیسہ کو بھی اور نکابت تنقیہ کو لازم ہے اور حفاظت ان اعضا کی اس سن مین واجب زیادہ ہے لہذا بعد دو برس سے چودہ برس کی گذرنے تک قصر کرنا اوپر حجامت اور حجونک کے مستحسن جانا ہے

بلکہ واجب تو مطلب بدون آفت کے حاصل ہووے اور جاننا چاہئے کہ منع کرنا حجامت کا بعد ساٹھ برس کے
اور منع کرنا فصد کا قبل چودہ برس کے مفید ہے اسلیے کہ ضرورت نہو ورنہ نزدیک حاجت
قوی اور شدید کے کہ کرنا حجامت کا لازم ہو وے کر سکتے ہین اور معلوم کرین کہ اول
اور آخر مہینے مین حجامت منع ہے اسلیے کہ ان ایام مین اخلاط ساکن ہوتے ہین اور
باطن کیطرف رجوع کرتے ہین اسلیے کہ ثابت ہوا کہ زیادتی اور کثرت حرکت رطوبات عام کی
بسبب تاثیر زیادتی نور قمر کے ہے پس واسطے حجامت کے اوسط مہینا محمود ہے خصوصا
اول نصف ثانی مین کہ تاریخ سولہوین اور سترہوین ہو اسلیے کہ مستحق ہوا کہ رطوبات اور
اخلاط بدن کے بھی موافق زیادتی نور قمر کے زیادہ ہوتے ہین اور بالفرور ظاہر بدن کیطرف
میل کرتے ہین اور بیچ اوسط حقیقی کے کہ تاریخ چودہوین اور پندرہوین ہے کمال غلبہ کو
پہونچتے ہین پس متوجہ باطن کو ہوتے ہین اور اسی سبب سے کہ اخلاط صالح بسبب
لطافت کے سہل الحرکۃ ہین جلدتر باطن کو میل کرتے ہین اور اخلاط فاسد بسبب غلظت کے
سرعت سے حرکت نہین کرتے پس ظاہر ہے کہ اگر محجمہ کا اتفاق پڑے سولہوین یا سترہوین
تاریخ مین خون فاسد اکیلا نکلے گا وہو المطلوب انتہیٰ اور جو منع کرنا بیچ باب حجامت کے
یعنے اول شہر اور آخر مین واقع ہوا مخصوص حجامت سے ہے فصد کو اسپر قیاس نہ
کرنا چاہیے اسلیے کہ اول اور آخر شہر مین اخلاط باطن جمع ہوتے ہین اور فصد خون کو
باطن سے بھی نکالتی ہے بخلاف حجامت کے لیکن وہ ممتنع ہے نہ فصد نہایت
یہ کہ پہلے ہفتے مین کہ اخلاط شدید التکاثف ہین خصوصا اس ہفتے کے شروع مین
اگر فصد اختیاری مین توقف ہو بہتر ہے اور اسی طرح آخر مہینے مین مثلا ذکر اسلیے
کہ نکالنا مادہ غیر متکاثف کا بہ نسبت متکاثف کے البتہ آسان زیادہ ہوتا ہے
اوپر طبیعت کے اور بہتر وقت حجامت کا دن ہے دوسری ساعت مین اگر
فصل گرمی کی ہے اور تیسری ساعت بلکہ چوتھی مین اگر فصل جاڑے کی ہو اسلیے
کہ اسوقت مین خون رقیق اور لطیف ہو جاتا ہے اور نکلنے مین اطاعت کرتا ہے
اور اگرچہ یہ وقت بیچ فصد کی بھی ممتاز ہے لیکن رعایت اسکی حجامت مین اوس سے زیادہ ہے کیونکہ

اور اگر کہین کہ بیچ دن کو وقت دوپہر کے خون نہایت رقیق ہوتا ہے واسطے حجامت کے یہی وقت
اوسکے ہو ہم کہینگے اوسے ہونا اوس وقت کا بنظر رقت کے مسلم ہے لیکن بسبب ایک مانع کے
ترک ہوا یعنے اگر حجامت دوپہر دنکو مقرر کیجاوے غذا قبل اوس سے دین یا بعد اوسکے اگر پہلے
دیوین ظاہر ہے کہ ہضم کبدی اور عروقی اس مدت مین کامل نہین ہوسکتے ہین پس واقع ہونا
حجامت کا اس حالت مین موجب جذب غذائے غیر طعام النضج کا ہوگا طرف عضو محجوم کے
اور اس مین خوف آفتون کا ہے ایک اون آفات سے برص الحجامت ہے اور اگر غذا نہ دین
ظاہر ہے کہ اوپر زیادتی خلو کے حجامت کرنا باعث ضعف کا اور گرنے صفرا کا طرف معدہ کے
ہوگا اور جانئین کہ حجامت بعد حمام کے منع ہے مگر اوس شخص کو کہ غلیظ الدم ہو اسلیے کہ اوسکو
واجب ہے کہ پہلے استحمام کرین اور ایک ساعت آرام دین بعد اوسکے حجامت کرین فائدہ
بیچ احکام جزئی حجامت کے کہ اعضا سے تعلق رکھتے ہین جانئین کہ مقدم بدن مین حس اور
ذہن کو ضرر کرتی ہے اسلیے کہ مبدء حس کا مقدم بدن ہے لہذا اکثر آدمی حجامت اس محل مین
مکروہ جانتے ہین اور حجامت اوپر نقرہ کے خلیفہ اکحل ہے اور نافع ہے ثقل حاجبون کو
اور بحفت جفن اور مفید جرب العین کو اور بخر فم کو لیکن نسیان لاتی ہے لہذا بیچ حدیث شریف
کے بہی اوس سے منع وارد ہوا ہے اور وجہ اسکی ظاہر ہے کہ موخر دماغ محل حفظ کا ہے
اور ضعیف ہونا موضع محجوم کا حجامت مع الشرط کو لازم ہے لہذا واجب ہے کہ بیچ حجامت
نقرے تہوڑا میل طرف اسفل کے کرین تو منفعت بدون مضرت کے حاصل ہووے
اور نقرہ گڑہے کو کہتے ہین کہ پیچہے سر کے واقع ہے اور حجامت اوپر کاہل کے خلیفہ باسلیق کی ہے
اور نافع ہے درد منکب اور حلق کو لیکن فم معدہ کو ضعیف کرتی ہے پس بہتر یہ ہے کہ اسجگہ تہوڑا
میل صعود کی طرف کرین تو بے مضرت ہو لیکن اگر مقصود حجامت اس مقام سے معالجہ النفث الدم
اور کہانسی کا ہے تنزل کرنا چاہیے اور تصعد غیر مفید ہے اور تقویت فم معدہ کی اشیاء مقویہ سے
درصورت خوف کی ضعف اوسکا لازم کاہل مابین الکتفین کو کہتے ہین اور حجامت اوپر اخدعین
خلیفہ قیفال کی ہے اور نافع رعشہ سر کو اور مرض بیماریون منہ کی اور دانتون اور حلق اور کانون
اور آنکہین اور حلق اور ناک کو ہے اور کبہی سر مین رعشہ بیچ ضعیف دماغون کے پیدا کرتی ہے

اخدعان دو رگ ہین موضوع اوپر گردن مفرد اوسکا اخدع ہے بجائے معجمہ اوپر وزن
افعال کے اور حجامت اوپر ساق کے قریب ہے فصد صافن سے اور بیچ تنقیہ خون کے اور ادرار
حیض کے نفع کرتی ہے خصوصاً اوس عورت کو کہ سفید پوست اور متخلخل البدن اور رقیق الدم ہو
حجامت ساقون کی فصد صافن سے زیادہ تر نافع ہے امور مذکورہ مین **انتہاہ** جو کچھ کہا گیا
کہ حجامت نقرہ کی خلیفہ اکحل کی ہے اور حجامت کاہل کی خلیفہ باسلیق کی اور حجامت اخدعین
کی خلیفہ قیفال کی مراد یہ ہے کہ بیچ ازالہ امراض عصبانی کے کہ قریب اس موضع کے ہین
اور فصد رگہین مذکور کی اون مواضع سے نفع کرتی ہین حجامت اماکن مذکورہ کی خلیفہ عروق
مذکورہ کی ہے نہ وہ کہ خلیفہ مطلق ہین اور قائم مقام اون کے ہین اسلیے کہ ظاہر ہے کہ تنقیہ
فصد کا عام ہے اور تنقیہ حجامت کا خاص فلا یقوم مقامہ فی الاکثر کذا قال القرشی فی
شرح القانون اور حجامت اوپر قمحدوہ اور ہامہ کے امراض امکنہ کو فائدہ کرتی ہے مانند
جرب اور بثور اور موی سرخ کے اور ماننا اسکے لیکن ذہن کو ضرر کرتی ہے اور بلاہت
اور نسیان اور رداوت فکر لاتی ہے اور اون لوگونکو کہ نزول الماء مین مبتلا ہین مضر ہے
مگر بعض اوقات مین کہ حال تقاضا کرے ہوسکتا ہے کہ مضرت نہ کرے اور بعض لوگ
دعا کرتے ہین کہ حجامت ان جگہون کی اختلاط عقل اور دوار کو نفع کرتی ہے اور
بلوغ اپنے کو دیر مین لاتی ہے لیکن شیخ رئیس لکھتا ہے کہ فیہ نظر فانہا قد تفعل ذالک
فی ابدان دون ابدان وفی اکثر الابدان تسرع الشیب قمحدوہ بفتح قاف اور میم اور
سکون حا ہے مہملہ اور ضمہ دال مہملہ اور فتحہ واو بعد اسکے ہا بلندی پس سر کو کہتے ہین
کہ اوپر فقرے کے ہے اور ہامہ بالتخفیف درمیانہ سر کو کہتے ہین اور حجامت تحت الذقن
اسنان اور وجہ اور حلقوم کو مفید ہے اور تنقیہ سر اور فکین کا کرتی ہے اور حجامت
اوپر قطن کے دمامیل اور جرب اور بثور فخذ کو اور نقرس اور بواسیر اور داء الفیل اور
ریاح مثانہ اور رحم اور جگہ پیٹھ کو فائدہ کرتی ہے اور قطن بالتحریک درمیان دونون
سرین کو کہتے ہین اور حجامت اوپر فخذین کے قدام سے نفع کرتی ہے ورم خصیون کو
اور جراحات فخذین اور ساقون کو اور خلف سے فائدہ کرتی ہے اور اورام اور زخم سرین

اور حجامت اوپر اسفل رکبہ کے نفع کرتی ہے ضربان رکبہ کو کہ پیدا ہوا ہو اخلاط گرم سے اور
فائدہ کرتی ہے جراحات ردی اور قروح خبیثہ کو کہ بیچ ساق اور پاؤں کے ہوں اور حجامت
اوپر کعبین کے نافع ہے احتباس حیض اور عرق النسا اور نقرس کو تنبیہ حجامت ساتھ شرط کے
تین فائدہ رکھتی ہے ایک وہ کہ استفراغ کرتی ہے خود عضو سے دوسرے وہ کہ
باوجود نکالنے خون کے اور اخلاط کے روح کو نہین نکالتی ہے غیر محل محجوم سے
اور اپنے حال پر باقی رکھتی ہے تیسری وہ کہ استفراغ اوسکا اعضاے رئیس سے
تعرض نہین کرتا اور جاننا چاہیے کہ گہرا ہونا شرط کا واجب ہے تو جذب غور اور عمق سے کرے اور جس وقت
موضع لگانے محجمہ کا ورم کرے اور جدا کرنا محجمہ کا دشوار ہو جاتا ہے کہ خرقہ یا ابر مردہ نیم گرم پانی سے
کہ مائل بحرارت ہو بھگو دین اور گرد اوسکے کماد کرین تو نرمی اوس محل مین ظاہر ہو کر محجمہ آسانی سے
جدا ہووے اور ایسا ورم وقت استعمال محاجم کے اوپر نواحی پستان کے کہ واسطے منع
نزف حیض کے یا رعاف کے کام مین لاتے ہین اکثر عارض ہوتا ہے لہذا واجب ہے
کہ وضع محاجم کا اوپر تفسل پستان کے کرین اور طریق لگانے محاجم کا یہ ہے کہ پہلے بیچ محل مقصود
کے روغن ملین بعد اوسکے جاید محجمہ لگا دین بدون شرط کے اور تھوڑی ساعت اس محجمہ کو
رکھکر جدا کرین بعد اسکے شرط کرین اور گذر چکا کہ شرط عمیق کرنا چاہیے بعد اوسکے پھر محجمہ لگا دین.
اور ایک زمانہ صالح تک رکھکر جدا کرین اور اندر محجمہ کا پاک کرکے اور عضو کو بھی کپڑے سے پاک کرکے
دوسری مرتبہ لگا دین اسی طرح تین چار مرتبہ کرین تو خون بمقدار مطلوب نکل آویگا اور جس جگہ
جانین کہ بسبب ہونے شرط عمیق کے دوسری یا تیسری بار مین خون کما ینبغی نہین نکلتا ہے مکرر شرط
کرین اور چاہیے کہ پہلے مرتبہ مین جو سنا خفیف ہو اور جلد اوکھاڑ لیوے بعد اوسکے ہر مرتبہ
آنے والی مین بتدریج زیادہ کرین بیچ قوت امتصاص اور پکڑنے قلع کی اور بعد فراغت کے جب ایک ساعت
گذرے غذا دیوین اور محجوم صفراوی کو چاہیے کہ بعد حجامت کے حب الرمان اور ماء الرمان اور ماء الشعیر
ساتھ شکر کے اور کاہو کو ساتھ سرکے کے تناول کرے بحث دوسری بیچ حجامت بلا شرط کی یہ بھی ساتھ آگ کے ہوتی ہے یا بدون
آگ کے جو بدون آگ کے ہے چوسنے سے ہوتی ہے اور جو ساتھ آگ کے ہے معروف ہے اور طریق اوسکا یہ ہے
کہ آخر مین آوے گا اور حجامت بے شرط جس جگہ ہوتی ہے کہ ہوا اسکے کسی عضو کو استعمال کرتے مین ایک اون

غرضون سے یہ ہے کہ واسطے جذب مادہ کے طرف مخالف کے کرین جیسے واسطے حبس نزف دم الحیض کے وضع محاجم کا اوپر پستانون کے کرین غرض دوسری واسطے ظاہر کرنے ورم غائر کے کرین تو اثر دواے موضعیہ کا آسانی سے پہونچے اسلیے کہ کبھی مادہ متورمہ عمیق عضو مین ہوتا ہے اور ظاہر مین مائل نہین ہوتا اور دوا کہ اوسپر رکھتے ہین اثر نہین کرتی پس اسوقت وضع محاجم کا کرتے ہین تو مادہ خارج کیطرف خواہش کرے غرض تیسری واسطے نقل کرنے ورم کے عضو شریف سے طرف عضو خسیس کے کہ ہمسایہ مین ہے استعمال کرین اور یہ جذب اول نکلنے ورم مین ہوسکتا ہے کہ مادہ اس جانب میل کرتا ہے بسبب جذب محاجم کے مائل ہوتا ہے لیکن جسوقت ورم ظاہر ہوگیا نقل کرنا اوسکا طرف ہمسایہ کے دشوار بلکہ متعذر ہے اور ممنوع اسلیے کہ باعث الم کا ہوتا ہے محل متورم مین اور الم اوسکا اور زیادہ کرتا ہے غرض چوتھی واسطے تسخین عضو کے اور جذب خون کے طرف اوسکے اور تحلیل کرنے اوسکے ریاح کے کرین غرض پانچوین واسطے رد کرنے عضو کے طرف موضع طبیعی اوس عضو کے کرین جیسے واسطے روکنے فتق کے زائل کے وضع محجمہ کا اوپر فتق کے کرتے ہین اور واسطے رد کرنے معا یا ثرب نازل کے بیچ خصیہ کے کہ اوسکا نام قیل ہے اوپر عانہ کے محجمہ لگاتے ہین اور واسطے رد کرنے خصیہ بلند ہو گئے کو لگاتے ہین اور چھٹی ہین غرض چھٹی واسطے تسکین درد کے استعمال کرین جیسے قولنج شدید مین کہ بسبب ورم کے ہو اور بیچ درد ریحی بطن کے اور بیچ درد رحم کے کہ عورتون کو وقت حرکت حیض کے ہوتا ہے خصوصاً جو اونکی محجمہ اوپر سرین کے لگاتے ہین اور محجمہ کہ واسطے تسکین درد کو کرتے ہین چاہیے کہ بڑی ہو تو بہت موافق گرم ناف سے جاذب بڑی جانین کہ محجمہ بلا شرط بیچ جذب ریح کے موثر زیادہ ہے خصوصاً کہ ناری ہو اور حجامت اوپر سرین کے عرق النسا کو نافع ہے اور خوف خلع کو مفید ہے اور حجامت درمیان دونون سرین کے اور دونون زانو اور دونون رانون کے بواسیر اور نقرس کو فائدہ کرتی ہے اور حجامت اوپر مقعد کے تمام بدن سے اور سر سے جذب کرتی ہے اور فائدہ دیتی ہے امعا کو اور فساد حیض کو اور بدن کو ہلکا کرتی ہے لیکن کیفیت استعمال محجمہ ناری کی باعتبار رواج کی ہر شہر مین مختلف الاوضاع اور مشہور ہے بہترین طریق وہ ہے کہ اوپر عضو مقصود الحجامت کے بتی کو جلا کر رکھین اسطور سے کہ عضو کو تکلیف نہ پہونچے بعد اوسکے محجمہ کو اوسپر اوندھا کرین اور گرد اوسکے مین اوڑ خمیر لگا دین اسطرح کہ ہوا کو طرف داخل کے راہ باقی نہ رہے اسلیے کہ جسوقت پہونچتا ہو اسے خارجی کا اوسکی اندر موقوف

ہوگا آگ کہ جل رہی ہے بالضرور بجھے گی بسبب منقطع ہونے مدد اشتعال کے کہ ہوائے خارجی ہے اور
ظاہر ہے کہ ہوائے داخلی بسبب حرارت آگ کے متحلل ہوتی ہے اور بسبب بجھنے کے دفعتہً پھر ہوائے مذکور
میل طرف سردی کے کرتی ہے اور متکاثف ہوتی ہے اور محتاج ہوتی ہے طرف مکان تنگ کی پس ضرورت
خلا کے جذب ہوتی ہے اور جلد اور گوشت کہ متصل ہوائے مذکور کے ہین تو بھر لیوین اوس مکان کو
کہ ہوا وہان سے بواسطہ تکاثف کے خالی ہوا ہے لیکن محاجم بدون آگ کے پس سبب اوسکے جذب کا
امتصاص ہوائے داخلی کا ہے کہ لازم کرتی ہے جذب جلد اور گوشت کو واسطے ضرورت خلا کے قسم تیسری
بیچ لگانے جونک کے یہ قسم متضمن ہے اوپر تین بحث کے بحث پہلی بیچ بیان اقسام جونک کے اور اوس چیز کے
کہ اس سے متعلق ہے جانئین کہ اہل ہند نے اس مقام مین بہت بسط کیا ہے اسلیے کہ انکے شہرون مین
استعمال اوسکا بہت رائج ہے اور اطبا یونان کے اس سبب سے کہ اکثر انواع اوسکے سمی ہین اوسمین مبالغہ
اور طول نہین کیا بلکہ اکثر قدما نے اوسکا حکم نہین دیا لیکن اس سبب سے کہ متاخرین بیچ بعض مکانون کے
کہ لگانا محجمہ کا دشوار ہے اور جونک کے لگانے سے کام نکالتے ہین زیادتی احتیاط کی جونک مین بار کرنا
احوال اونکا لازم جانا ہے معلوم کرین کہ جو جونک بڑے سر کی ہو اور رنگ اوسکا سرمئی سیاہ یا سبز ہو
اور جو روئیں والی ہو یعنے صاحب زغب اور جو مشابہ مار یا ماہی کے ہو اور جسکے اوپر خطوط لازوردی ہوون
اور جو رنگ مین مشابہ منقلبون کے ہو استعمال نکرنا چاہیے اسلیے کہ ان سب مین سمیت ہے لگانا اونکا
موجب اورام اور غشی اور تزف الدم اور حمی اور استرخا اور قروح ردی کا ہوتا ہے اور منقلبون
لفظ مفرد ہے بصیغہ جمع پر اور وہ نام ایک چڑیا کا ہے کہ رنگ اوسکا عادسی ہے اور رنگ اوسکا
متغیر ہوتا ہے باعتبار تغیر اوضاع ناظرون کے اوسمین کذا قال القرشی فی شرحہ اور بھی پرہیز کرین
اوس جونک سے کہ بیچ پانی حمائی ردی کے ہو اور مختار وہ جونک ہے کہ میاہ طحلبی سے اور جگہ رہنے
مینڈک سے شکار کرین اور جو بعض لوگون نے کہا ہے کہ جو جونک پانی مینڈک والی ہوین ردی ہے
مقبول نہین ہے اور چاہیے کہ جونک ماشی رنگ ہو اوپر اوسکے مائل بسبزی ہو اور دو خط زرنیخی
ممتد ہوون کہ یہ بدون مضرت کے ہے اور بھی جو جونک اشقر مستدیر الجنوب ہو یا کبدی اللون ہو
مشابہ چھوٹی مچھلی کے ہو یا مشابہ دم چوہے کے ہو یا صغیر الراس ہونے آفت سے ہے اور جو جونک
کہ شکم اوسکا سرخ ہو بہتر اوس سے ہے کہ پیٹھ اوسکی سبز ہو خصوصاً اگر جگہ اوسکے رہنے کی

تصحیح نقط منقلبون

پانی جاری ہو اور واجب ہے کہ ایک دن قبل استعمال کے شکار کرکے اوندہی کرین تو جو کچھ
اوسکے جوف مین ہے قے سے دفع ہو بعد اسکے تہوڑا خون بکری وغیرہ کا نزدیک
اوسکے ڈالین تو قبل لگانے کے اوس سے غذا کرے بعد اوسکے لیوین اور لزوجات اور
کدورات اوس سے پاک کرین مانند ابر مردہ سے تو مستعد ہو واسطے لگانے کے بحث ضروری
بیچ لگانے جونک کے جانین کہ جسوقت لگانا جونک کا منظور ہوا اور جونک اچھی لائق اس کام
کے موجود ہو چاہیے کہ اوسکو میٹھے پانی مین کہ کلان باسن مین ہو ڈالین اور تہوڑی دیر پانی مین
پہرنے دیوین جو اسنے سریع الحرکت ہو چکا پاک کرین اور جگہ لگانے کی نمک پانی سے
دہو کر ملین تو سرخ ہو بعد اوسکے جونک اوسپر لگا دین اسطرح کہ معلوم ہے اور اگر جونک
جلد متعلق نہوا اوسجگہ تہوڑی مٹی سر لگانے کی یا خون ملین کہ اس سبب سے نشاط تمام سے
متعلق ہوگا اور جسوقت خون سے بہر ہون اور چہوڑانا اونکا منظور ہو تو تہوڑا نمک یا راکھ
یا بورق یا سوختہ کپڑے کتان کا یا ابر مردہ جلایا ہوا یا صوف جلایا ہوا اوسپر چہڑکین کہ جلد
گرتی ہین اور ہند مین برگ تنبول سے جدا کرتے ہین اور بعد گرنے کے نیک وہ ہے کہ
محجمہ سے اوسجگہ کو چوسین تو تہوڑا اور خون وہان سے نکلے اور کیفیت ضارہ سمی لسعی
کہ وہان ہو نکل آوے اور یہ عام ہے محجمہ ناری ہو یا غیر ناری اور واجب ہے کہ وقت
نکالنے کے چیزین حابس خون کی موجود ہوون تو اگر بعد گرانے کے خون جاری رہے
جلد تدارک کر سکین اور بہترین حابسات مین اس مقام مین مازو جلایا ہوا یا بورہ
یا راکھ یا پہٹکری جو اسنے ہو بہت باریک پیسکر ذرور کرین یا بیٹ تیسری بیچ منافع
جونک کے جانین کہ بہت جگہین ہین کہ خاص تنقیہ اونکا محجمہ سے ممکن نہین ہے
اور شک نہین ہے کہ اسوقت مین جونک کفایت کرتی ہے لیکن
احوط وہ ہے کہ جونک کو اوپر اسی جگہ کے لگا دین کہ لگانا محجمہ کا وہان ممکن ہو
اسلیے کہ چوستا اوس جگہ کا بعد چہوڑانے جونک اور لگانے تہوڑے
خون کے لازم ہے اگر مقدور نہین ہوا اور یہی معلوم ہے کہ بیچ اکثر طبائع کے
خصوصاً بیچ عورتون اور لڑکون اور ضعیفون کے کہ تحمل تکلیف نشتر کا نہین رکھتی ہین لگانا جونک کا

بہتر چیز ہے اور جانتے ہین کہ جذب خون کا جونک سے غور عضو سے زیادہ تر ہے جذب
حجامت سے اسی سبب سے اکثر بعد چھوڑانے جونک کے سیلان خون کا باقی رہتا ہے
اور محتاج بند کرنے کے ہوتا ہے بخلاف شرط حجامت کے کہ ترف اوسمین نہین رہتا ہے
مگر اسیا ناگا اوس صورت مین کہ نیش بہت لگا ہو اور بیچ امراض مزمنہ جلدی کے مانند
سعفہ او رداء الثعلب کے لگانا جونک کا کثیر الاثر ہے اور بعضے اطبا ہند کے اسپر ہین کہ جونک جذب
نہین کرتی مگر خون فاسد کو اور کہتے ہین کہ اسی سبب سے خون کہ اوس سے نکلتا ہے
سیاہ ہوتا ہے ہم کہتے ہین کہ اوپر نکلنے خون فاسد کے جذب جونک سے وجہ عقلی قائم ہے
اسلیے کہ جذب تدریجی ہے اور قسری نہین ہے پس طبیعت باذن اپنے خالق کے بسبب
تدریج کے جو خون فاسد ہے دیتی ہے لان من شان الطبیعۃ حفظ الجید ودفع الردی ان لم
یعاوقہا الفاسد بخلاف حجامت کے کہ وہان بسبب ضرورت خلا کے جو اوس سے متصل ہے
منجذب ہوتا ہے بدون توقف کے صالح ہو یا فاسد انتہیٰ ۔ وہ شرائط کہ بیچ حجامت کے
مذکور ہوئی ہین یعنے نہ واقع ہونا اوسکا اول اور آخر ماہ مین اور اختیار کرنا لگانا اوسکا بعد گذرنے
نصف اول کے مہینے سے بیچ سابوع ثالث کے اور مانند انکے مقرر کرنا ساعات دن کا اور
رعایت کرنا اختیار اور اضطرار کا بیان بہی مرعی ہے لاتحاد السبب فیہما اور شک نہین ہے
کہ جیسے حجامت مین ایک برس اور ڈیڑھ برس کے لڑکے کو رخصت نہین دی ہے اور بعد ساٹھ
برس کے بہی اوس سے منع کیا ہے بیچ جونک کے وہی اعتبار ہے لیکن بیچ تجربہ کے لڑکون
چھہ مہینے کو بلکہ چالیس دن کے اجازت لگانے دو تین جونک کی گئی وقت حاجت کے
اور نفع بدون مضرت کے دیکھا گیا اور ہندمین معمول ہے کہ بہت چھوٹے لڑکے کہ جلد سے نکلے ہون
تہوڑا فساد خون کا کہ سرخ بادہ مشہور ہے اونمین ظاہر ہوا او پر مقعد کے جونک لگاتی ہین
اور اسی طرح دو تین مہینے کے لڑکون کو کہ ناف انکی پک گئی ہوا اور استعمال کرنے اطلیہ
اور ذرودات مجففہ سے نفع نہین پاتے واسطے لگانے جونک کے گرد ناف کے اجازت دی
مین نے تہوڑی مدت مین خشک ہو گئی اور تاثیر اوپر موضعیہ کی فوراً ظاہر ہوئی اور احوط یہ ہے
کہ بدون ضرورت قوی کے خون کو اوپر معدے سے نہ لینا چاہیے اور اگر اتفاق پڑے

تقویت معدے کی تو شدا د و ہے اور با شد اسکے کرتی ہین ایک ہفتہ تک تو بے آفت ہو اور جو عوام الناس بیچ نکالنے خون جونک کی احتیاطاً سا تہ ادویہ کے اور مانند اسکے زیادہ اوس سے کہ چاہیے کرتے ہین لغو محض ہے نکالنا خون کا جس طرح ہو احتیاطاً اوسکی برا ہے اور استعمال کرنا اشیاے گرم کا بعد نکلنے خون کے ممنوع ہے اور استعمال کرنا مبردات کا بعد دن ضرورت سے بہی تجویز نہین ہے اور اعتدال ہر کام مین محمود ہے الفصل العاشر فی القے والاسہال والحقنۃ فصل دسوین مقالہ پانچوین سے ثابت ہے بیچ بیان قے اور اسہال اور حقنہ کے اور یہ فصل تین قسم مین کہی جاتی ہے قسم پہلی بیچ قے کے اما القے فقد یکون بالادویۃ واستعمال مخاطرۃ فربما خنق المستعمل لہ لیکن قے کبہی ہوتی ہے دواے حاد سے مانند خربق کے اور استعمال اوسکا خطرہ رکہتا ہے اور بہت ہوتا ہے کہ خناق ہو اوسکے مستعمل کو وقد یکون لطعام فلیعی و یخفف مایجاورہا من الاعضاء اور کبہی ہوتی ہے ساتہ تناول کرنے طعام کے پس پاک کرتی ہے معدے کو اور ہلکا اور سبک کرتی ہے اعضاے مجاورہ معدہ کو جو کچہ متن مین تہا مذکور ہوا اب ہم مطالب کثیرہ اس بحث کو لازم ہین ذکر کرتے ہین کئی فائدے مین فائدہ بیچ بیان اس امر کے کہ قے دو طرح ہے ایک وہ کہ واسطے حفظ صحت کے کرین دوسری وہ کہ واسطے دور کرنے مرض کے جو صحت مین کرتے ہین مقصود اوس سے حفظ صحت کی ہے اسواسطے کہ تناول غذا سے ہر دن غذا مین جو اجزاے غلیظ تر اور لزج تر ہین لامحالہ حمل معدہ مین باقی رہتے ہین خصوصاً اگر ریاضت نہ کرتا ہو یا معدہ بارد رطب ہو اور ظاہر ہے کہ جمع ہوتا اوسکا تہوڑا تہوڑا کثیر ہوکر فساد پیدا کرتا ہے پس احوط وہ ہے کہ قبل تکثیر کے نکالا جاے لہذا بقراط نے ایک مہینے مین ایک مرتبہ عادت قے کی کرنا لازم جانا ہے لیکن دو دن متصل تو وہ خلط کہ پہلے دن اپنی جگہ سے حرکت کیا اور نہ نکلا دوسرے دن نکلے اور بقراط نے ادعا کیا ہے کہ اگر کوئی اس ترتیب کو نگاہ رکہے اور بیچ غذا اور جماع کے اسراف نہ کرین ضمان صحت کا میرے اوپر ہے اور شرط یہ ہے کہ تقرر دو دن متصل کا مہینے مین

واسطے قی کے بطور انتظام کے نہو تو واقع ہونا قے کا بیچ ہر شہر کے نہو لیکن تاریخ مختلف مین کہ یہ بات مستحسن ہے
بسبب نہ مالوف ہونے طبیعت سے کے لیکن جو قے مرض مین کرتے ہین دو طرح ہے ایک وہ کہ واسطے
تنقیہ معدہ کے ہو دوسری وہ کہ واسطے قلع اور جذب مواد کے اماکن بعیدہ سے ہو جو واسطے پاک ہونے
معدے کے ہو واجب ہے کہ وہان اوپر دیسے سکنجبین کے اور اون غذاؤن کے کہ خلط غلیظ کو پاک کرین
مانند مچھلی شوربے کے قصر کرین اور اگر حاجت ہو تھوڑا پانی سونفے کا ساتھ سکنجبین عسلی کے دے سکتے ہین
تو قے آسان زیادہ ہو لیکن ساتھ ادویہ قوی کے ہرگز نہ کرین اور مبالغہ بیچ قے کرنے کے روا نہ رکھین
اسلیے کہ ادویہ قوی اور مبالغہ قے مین مواد بدن کو طرف معدے کے جذب کرتے ہین اور یہ بیان
منظور نہین ہے اور جو واسطے جذب مواد کے اعضاے بعیدہ سے ہو وہان ادویہ مقویہ اور مبالغہ سے
بچاؤ نہین ہے لیکن جب تک کام آسان سی نکلے مشکل سے مشغول نہونا چاہیے اور اگر احوال کوئی شخص کا معلوم نہو
اسلیے اوسکو آزمانا چاہیے مقیئات خفیفہ سے اگر مستعد پاوین اور ادویہ غیر قویہ کافی نہوں بیچ دینے ادویہ قوی کے
مانند خربق کے باک نہین ہے ورنہ حرج اور تکلیف گوارا نہ کرین عوض قے کے اور تدابیر سے مشغول ہوں اور جہان قے
سے بچاؤ نہین ہے اور مریض غیر مستعد ہے قے کا ہے چاہیے کہ پہلے اوسکو مستعد کرین اسطرح کہ غذاے نرم اور چرب دین
اور ریاضت کو منع نہ کرین اور چکنی چیزین اور روغن کو لازم رکھین اور بتدریج عادت قی کی کرین اور جسدن کہ قے
تمام کراوین کی قبل سے کے طعام جید مختلف الالوان کہلاوین بدون مضغ کثیر کے لیکن جیسا اسلیے کہ اجابت اگر قے
نہ آوے رہنا طعام کا بیچ معدے کے فساد پیدا نہ کرے اور کثیر اسلیے کہ جلد قے ہو قی کو قبول کرے بسبب امتلا کے
اور مختلف الالوان اسواسطے کہ قوت دافعہ معدے سے مخالفت نہ کرے اور ادبار ایک طعام کو شامل ہونا معدے کا
بہت ہوتا ہے اور اس سبب سے فعل دافعہ کا اوسمین خوب زیادہ نہین ہوتا ہے بخلاف مختلف الالوان کے کہ بسبب
عدم اشتمال معدہ کو دافعہ سے مزاحمت نہین کرتا ہے اور بیچ قی کے متابعت کرتا ہے اور بدون مضغ کے اسلیے کہ
مضغ اغذیہ کا اور غیر اغذیہ کا قوت جاذبہ معدے کو حرکت مین لاتا ہے اور حرکت جاذبہ کی دافعہ سے مزاحمت کرتی
ہے اسی سبب سے قبل قے کے مضغ کرنے علک وغیرہ سے باز رکھنا لازم جانا ہے اور وہ اشیا کہ جنہیں قے کے لیے
ہین تناول کرنا چاہیے مچھلی ہے اور فجل اور طریخ اور خوخ جبلی تازہ اور پیاز اور کراث اور ماء الشعیر ثفل دار ساتھ عسل
اور جریرہ باقلے کا ساتھ شکر کے اور شراب حلو ساتھ شہد کے اور بادام ساتھ شہد کے اور خربزہ اور کھیرا اور تخم بان کو کہ
اصول انگی کے کوٹ کر پانی مین بھگوئین اور شکر ملا کر دیوین اور شوربا مچھلی اور برنج کی فطیر کہیچڑی کہ روغن کے پکاوین اور

بیچ شہد یا دوشاب کے رکھیں [illegible] شہد کی بیچ حمام کے قے لاتا ہے
اور اسہال بھی [illegible] بیچ اون [illegible] کرتے ہین جسوقت کہ سینے قے کا کرین اور
[illegible] بیچ معدے کے [illegible] مانع [illegible] یا ہضم اور تعب فرماوین تو قے اکثر اور
آسانی سے نکلتا اسلیے کہ [illegible] اور سخن اخلاط ہے اور اس سبب سے صعود اوسکا آسانی سے
ہوتا ہی لہذا فاضل [illegible] اگر کوئی شخص کہ [illegible] تو بس چاہیے قصد تیر ایسے اوسکی تحریک
کے زیادہ ہوا [illegible] کے [illegible] اگر چاہے تو کہ استفراغ قے سے زیادہ ہو حرکت
بدن کو اور اگر [illegible] ہے تو کہ ساکن ہو بیچ [illegible] کوشش کر تو آو ربھی شکم کو نرم [illegible]
باندھین مثل [illegible] واقع ہونے [illegible] بدن مانعت کے امن دیوے اسلیے
کرتا ہے کہ [illegible] مانع قے کی نہیں ہوسکتی ہے اور شد قوی دشواری لاتی ہو اور چاہیے
کہ اسفل اس بندش کا قوی [illegible] تو [illegible] کرے بیچ دفع کرنے مواد کے طرف اوپر کو اور بھی
دونون آنکھ پر گدی رکھکر پٹی سے مضبوط باندھین تا آنکھوں کے نکلنے سے مانع ہو اور اگر بجا ہو گدی کے
بیچ خریطہ چھوٹے کے [illegible] بہتر ہے اور بعد تشرب دواکے تو ایک زمانہ معتد بہ کہ
اوسمین اثر حاصل ہوسکتا ہو گذرے طرف قے کے متوجہ ہوں لیکن اگر طبیعت حرکت مین آوے
[illegible] پر مرغ [illegible] دہن حنا وغیرہ مین چرب کرکے حلق مین ڈالین اور اگر یہ بھی کفایت نہ کرے
تھوڑا [illegible] اور اگر یہ بھی کافی نہو حمام مین لیجاوین کہ حرکت اور حمام اعانت کرتے ہین اوپر قے کی
اور اسی طرح تسخین معدے کی اور اطراف کی [illegible] واجب [illegible] تسخین معدہ کا متلی کو لازم ہے
اور ظاہر لیکن واجب [illegible] تسخین اطراف کا متلی کو لازم ہے اسلیے کہ کبھی قے کو بند بھی کرتا ہی بسبب
جذب مواد کے معدے سے طرف اطراف کے اور جسوقت بعد پینے مقی کے کرب اور تقطیع [illegible]
پانی گرم اور زیت [illegible] تو قے لاوے یا اسہال اور جو شربت دوا کا بیچ معدے کے ضرور ہی تو تاثیر
کرے اور اگر قبل تاثیر کے بیچ عمل قے کے جلدی کرے واجب ہے کہ بیچ منع کرنے قے کے
کوشش کرین ساتھ سونگھنے رائحہ طیب کے اور [illegible] اطراف کے اور پلانے تھوڑے سرکہ کے
اور تناول کرنے سیب اور بہی کے ساتھ تھوڑی مصطگی کے اور بیچ حال قے کے سیدھا بیٹھے
اور اگر کھڑے قے کرے بہتر ہو اور کوئی حال اوپر پہلو کے تکیہ نہ کرین فائدہ بیچ اوقات

احوال قے کے بہترین اوقات قے کے باعتبار فصول کے گرمی ہے اور باعتبار ساعات یومی دوپہر کا اسواسطے کہ وقت گرم مدد دیتا ہے بیچ اخراج کے لیکن اختیار کرنا آدہے دن کا بیچ حق اوس شخص کے ہے کہ قے نہار نہ کرے اسلیے کہ اگر قے نہار کرنے احتمال اوقات اوسکی حق بیچ آخر پہر دن نکلنے کے ہے اسلیے کہ اگر آدہے دن تک بہوکا رہیگا بہوک غالب ہوگی اور غلبہ بہوک کا قے کو مانع ہے اور جانین کہ قے نہار کرنا اچہا نہین ہے مگر مرطوب کو اور اوس شخص کو کہ خربق وغیرہ مقی قوی سے قے کرے اسلیے کہ بیچ قے کرنے کے مقی قوی سے ضرر ہے کہ معدہ غذا سے خالی ہو تو کثرت نکلنے سے کہ دفعۃً ہووے خناق نہ پیدا کرے اور ایسا کو بہی چاہیے کہ ثقل سے پاک ہون تو ثقل معدہ مین نہ آجاوے اور جہان کہ قے اوپر نہار کے ممکن نہو طعام لطیف قلیل المقدار دے سکتے ہین اور عدم امکان دو وجہ رکہتا ہے ایک وہ کہ قے کرنے والا معتاد اسکا ہو کہ اوس کو نہار قے نہین آتی ہے دوسرا وہ کہ فم معدہ نہایت شدید الحس ہو اور نہار پر تحمل لذع خربق کا نہین کرسکتا ہے اور بہت اتفاق ہوتا ہے کہ رقت خلط کی دشواری سے قے لاتی ہے اس صورت مین تغلیظ اوسکی ساتہ تناول مستوجب الزمان کے لازم ہے

فائدہ بیچ شمار اون لوگون کے کہ صلاحیت قے کی نہین رکہتے ہین ضیق الصدر ردی النفس مہیا نفث الدم دقیق الرقبہ مہیا واسطے حدوث ورم حلق کے ضعیف المعدہ فربہ مفرط غیر معتاد قے متعسر لیتے جان تو کہ ان لوگون مین خوف آفات کا قے سے بہت ہے خصوصاً کہ ساتہ ادویۂ قوی کے ہو لیکن اوس جگہ کہ حاجت ضروری داعی ہو اور تدابیر مسہل سے اور آسانی سے قے نہین کرسکتا باک نہین ہے اور اسی طرح جو شخص کہ ضعیف الدماغ یا آنکہ اور کان مین کوئی مرض گرم یا دمی رکہتا ہو یا بیچ سینہ اور حجب کے ورم ہو تو قے درست نہین ہے اور یہی تو حاملہ اسلیے کہ اغلا عاید سے ان کے بدن بہ سبب قے کے پاک نہین ہوتے ہین اور قوت قے سے اضطراب ان مین ظاہر ہوتا ہے لیکن وہ قے کہ حاملہ کو خود بخود آتی ہے بند بہی نہ کرنا چاہیے مگر وقت ضرورت کے

فائدہ بیچ بیان اون تدابیر کے کہ بعد قے کے چاہیے جب قے سے فارغ ہو منہ اور چہرہ گرم پانی سے کہ ملایا گیا ساتہ سرکے کے ہو دہووین ملا یا سرکے کا ساتہ پانی کے واسطے رجوع مواد کے ہے تو مادہ کہ صعود کیا ہے سر سے اوتر آوے اور ثقل دور ہوا اور دانت بہی

ضرر اوسکے سے محفوظ رہین اور چاہیے کہ تھوڑی مصطگی ساتھ پانی سیب پخته کے کھلاوین تو معدے کو
قوت قوی اور متلی کو منع کرے اور اگر پیاس ظاہر ہو پانی اور جلاب ندیوین اسلیے کہ یہ چیزین
مغثی ہین بلکہ ساتھ شربت سیب وغیرہ کے کہ ساتھ سکنجبین کے ملایا ہو دفع پیاس کا کرے نفع شربت
سیب کا تقویت معدہ ہے اور فائدہ سکنجبین کا تحلیل اور تقطیع مواد کا کہ معدے مین باقی رہا ہے
اور اگر بدلے سکنجبین کے شربت لیمو یا شربت حماض کا دیوین بہتر ہووے اسلیے کہ سکنجبین خالی تعفنہ
سے نہین ہے اور بھی تھوڑا گلاب اور مصطگی اگر ملادین بہتر ہے اور جانین کہ پیاس بعد قے کے
کہ واقع ہوتی ہے بدون تاثیر ادویہ گرم کے دلیل کمال تاثیہ کی ہے اور بعد قے کے جب تک
گرسنگی غلبہ نہ کرے غذا ندیوین خصوصاً کہ قبل قے کے غذا کھائی ہو اور بہترین غذا اوس وقت مین
غذاے لطیف سریع الہضم کثیر التغذیہ ہے مانند چوچہ مرغ وغیرہ کے اور مرطوبی کو عصافیر اور تواہض
بہتر ہین اور بعد غذا کے چیزین ہاضم دیا چاہیے اور شراب خور کو تین پیالے شراب کے اور بھی
بعد قے کے استراحت لازم ہے اور تدہین شراسیف کی اور استحمام اور یہ سب چیزین واسطے
دفع کرنے اعیا اور کلال کے ہین لیکن حمام مین نہ ٹھہرین بلکہ نہا کر جلد نکل آوین تو بسبب خالی ہونے
اور ضعیف ہونے معدے کے کہ بسبب قے کے حاصل ہوا ہے رطوبات معدے پر نہ گرین اور
جو شخص کہ قے ترش کرے اور عادت اوسکی نہین ہے اور اوسکی نبض مین تھوڑی گرمی ہو اوسکو
مقدار آب سیب دن کے غذا ندیوین اور قبل غذا کے گلاب پلادین گرم کر کے اور جس شخص کو
قے سوداوی ہو اور دوام کرے اسفنج مردہ سرکہ تیز گرم کیے ہوے مین آلودہ کر کے اوپر
معدے کے رکھین تو بلغم کہ بسبب ضعف کے بیچ معدے کے جمع ہوا ہے پگھلے اور جس شخص کو
قے بلغمی آوے اوسکو عصافیر اور تواہض دیوین لیکن چاہیے کہ ہڈیان اطراف کی نہ کھانے
اسلیے کہ وہ بطی الہضم ہین اور حمام مجفف مین یعنے بیچ ہواے حمام کے اکثر
بیٹھا لین اور مکرر کرین **فائدہ** بیچ تدبیر افراط قے کے جس جگہ قے مودی
بخروج خون ہو در صورت افراط کے بیچ تقویم کے کوشش کرین جس جگہ سے
کہ ممکن ہو اور اطراف باندہین اور اوپر معدے کے قابضہ مقوی اوپر معدے کے رکھین
اور جس جگہ قے الدم ہو باوجود تدابیر حبس قے کے واسطے دفع خون کی عصارہ خرفہ کا ساتھ طین ارمنی کی ترجیح

پانی وعلاج تشنگی
حکم غذا بعد قے
سکنجبین شربت سیب
اسکے بعد سیب

کرا دین اور طبیعت کو نرم کریں تو وہ خون کہ معدے مین ہو اور نا وسے کو صعود سے بہی باز رکہے
اور جس جگہ کہ خوف منعقد ہونے خون کا بیچ نواحی سینہ اور معدے کے ہو سکتا ہے یعنی ویون تہوڑی تہوڑی
برف مین سرد کرکے تو خون کو بسبب جمود قبضت اور جمانے کے پگہلا وسے اور بسبب برودت فعلی کے
اعضا کو بہی مضبوط کرے اور رقوان کو گرنے سے موقوف رکہے **فائدہ** بیچ تدارک اون حالات کے
کہ قے کرنے والے کو عارض ہوتے ہین اور یہ احوال کئی طرح ہین ایک وہ کہ تمدد اور درد بیچے
شراسیف کے ظاہر ہون تدبیر اونکی کماد کرنا گرم پانی سے اور استعمال کرنا اوہان ملین کے
اور رکہنا محاجم ناری کا دوسرا وہ کہ لذع شدید معدے مین ہو اور با وجود قے آنے کے دور نہو
تدبیر اوسکی پینا شوربا چکنے مرغ الدفم کا ہے اور تمریخ معدے کی روغن بنفشہ سے کہ ملایا گیا ہو
روغن خیری سے ساتہ تہوڑے موم کے تیسرا وہ کہ ہچکی ہو اور رویت تک رہے تدبیر اوسکی
تعطیش ہے اور گرم پانی تجرع کرنا اور جانین کہ تعطیش فواق امتلائی کو فائدہ کرتی ہے دلیس بخلاف گرم پانی
کو کہ یہی فواق امتلائی کو نافع ہے اور یہی فواق یبسی کو کہ ممکن العلاج ہو بسبب تحلیل کے اول مین اور بسبب
ترطیب کے ثانی مین اور امر تجرع کا اسواسطے کیا کہ گذرنا پانی کا اوپر فم معدہ کی زمانہ طویل تک ہو اور
موثر زیادہ ہو اور خاصہ فواق امتلائی کا ہے کہ دفعۃً ہوتی ہے بخلاف یبسی کے کہ حدوث اوسکا
بدون تدریج کے نہین ہوتا چوتہا وہ کہ اوس سے امراض بارده اور سبات اور انقطاع صوت
ظاہر ہون تدبیر اونکی شد اور ربط اطراف کا ہے اور کماد کرنا معدے کا زیت سے کہ اوسمین
سداب اور قثاء الحمار جوش کیا ہو اور پلانا شہد اور گرم پانی کا اور تصویت یعنے چلانا بیچ کان
مسبوت کے جملہ مہمات سے ہے اور جانین کہ کزاز کہ بعد قے کے ہوتا ہے سبب اوسکا اکثر حدت
دوا کی ہوتی ہے یا حدت خلط کی کہ فم معدہ کو لذع کرتا ہے اور نفع تدبیر مسطور کا اوسکے حق مین ظاہر ہے
لیکن جس جگہ بسبب یبوست کے ہو نہایت استفراغ سے اچہا ہونا اوسکا دشوار ہے علاج اوسکا
اگر ہو سکے مانند روغن بنفشہ اور کدو کے اور ادہان قوی الترطیب مین لا غیر **فائدہ** بیچ بیان
منافع قے کے اور بیان اون امراض کے کہ اوس سے دور ہوتے ہین جانین کہ قے حالت
صحت مین واسطے اوسکی حفاظت کے اثر تمام رکہتی ہے بشرط اعتدال کے اور وجہ نفع کی
اور تعیین اوسکی مدت کی پہلے فائدے مین کہی گئی اور قے بحالت صحت مین کرین بطور معہود کے

اور اکثار اوسکین ہو متضمن ہے اوپر کئی نفع کے نفع پہلا یہ کہ گرانی سر کو مفید ہے اسلیے کہ منع بخار مرتفعہ
مادہ کا معدہ سے ہے بسبب کم ہونے نقصان بخارات کے جو مادہ معدے سے لگتے کا بالضرور سبکی سر مین
ظاہر آویگی نفع دوسرا وہ کہ بصر کو جلا دیتی ہے بہ سبب پاک کرنے روح باصرہ کو ابخرے سے
اسلیے کہ جسوقت مادہ معدے مین سے نکلتا ہے صعود کرتا بخار کا کہ سبب تاریکی بصر کا ہے
منقطع ہوتا ہے نفع تیسرا وہ اکثر تخمہ کو مفید ہے اجلا وعاجلا کیونکہ قے کا وقت موجود ہونے تخمہ کے
ظاہر ہے لیکن تخمہ بعد استعمال ہونے کے تنقیہ کے اسوجہ سے کہ وہ اسلیے تنقیہ معدے کے استعداد تخمہ کی
معدے سے منع کرتی ہے نفع چوتھا یہ کہ منع کرنے صفرا کا کرتا ہے اسلیے کہ جو شخص معتاد کرنے
صفرا سے اوپر سبب سے کہ ہوا اوسکو جوش یا غصہ یا مانند اسکے کہ موجب ہیجان صفرا کے
ہین اتفاق پڑے لازم ہے کہ پیشتر سے کہ پریشان ہوا ہو معدے طعام کہا وے تو وارد ہونا غذا کا
معدہ تنقیہ لیتے پاک ہوا ہو سے آفت ہوا اور اگر بدون تنقیہ کیے ہوے غذا کہا وے
بسبب ملنے غذا کے صفرا سے فساد غذا مین ظاہر ہوگا نفع پانچواں یہ کہ اشتہا طعام کی
ظاہر کرتی ہے بسبب دور کرنے رطوبات بسمہ اور رطوبہ کے معدہ سے اور شک نہین ہے کہ اجتماع
رطوبات کا بیچ معدہ کے شہوت صالح کو اسقاط اور شہوات ردی کو حادث کرتا ہے نفع چہٹا وہ
کہ بدن کو محکم کرتی ہے اور تن ہل کو دور بسبب اصلاح ہضم کے اور کم کرنے رطوبات کی لیکن وہ
امراض کہ قے اونکو نفع کرتی ہے بہت ہین مانند استسقا مرگ معدی مالیخولیا جذام نقرس
عرق النسا رعشہ فالج قروح گردہ و مثانہ دوالی لون یرقان انتصاب النفس وا
اور تمام بیماریان اسفل کی اور مادی اور اکثر امراض مادی علوی کے اور موافق ترین شخص
واسطے قے کے وہ شخص ہے کہ مزاج طبیعی اوسکا صفراوی ہو اور لاغر ہوا اور خالی ہو موانع
سے کہ اوپر بیان ہوے **فائدہ** بیچ مضار قے کے جانین کہ قے مفرط مضر اور مضعف معدہ کی
ہے بسبب کثرت حرکات متعبہ کے اور جذب مواد کثیرہ کے کہ اوسکو لازم ہے اور یہی صدر کو
ضرر کرتی ہے بسبب افراط تحریک آلات سینہ کے اور یہی بصر کو اور کان کو بہ سبب تحریک
مواد کے طرف اعلے کے اور یہی دانتو کو بسبب تعلق اوس چیز کے کہ قے سے نکلتی ہے
اور یہی اوجاع مزمن سر کو کہ مشارکت معدی سے ہون اور یہی صرع دماغی کو کہ بواسطہ او شرکت

معدہ کے نہو او بہی کہا اور یہ کو بسبب انجذاب مواد کے عروق سے طرف انکے او پیدا کرنے ضعف کے انمین او بہی عروق کو اس لیے کہ کبہی عروق میں امتلا ہوتا ہی او رقے مفرط سے اون مین انصداع ہو جاتا ہی اور معلوم کرین کہ بعض آدمی خسیس الطبع نہایت حرص سے او پر طعام کے ایک نہین کئی مرتبہ شکم سیر کہاتی ہین اور ہر مرتبہ قے سے دفع کرتے ہین یہ عمل بہت بد ہے امراض کثیرہ پیدا کرتا ہے اور جلد بڈہا کرتا ہے احتراز اوس سے واجب ہے اور یہی حاملہ کو قے مضر ہے خصوصا کہ مفرط ہو قسم دوسری بیچ اسہال کے واما الاسہال فیشترط فیہ تقدیم الملینات لیکن اسہال پس شرط کی گئی ہے اوس مین کہ پہلے تلیین کرین منضجات سے بعد اوسکے مسہل دین والسکون بعدہ وشم الروائح المانعۃ من الغثیان کالسفرجل والنعناع اور یہی شرط ہے کہ سکون کرین بعد پینے مسہل کے اور سونگہین اون بو کو کہ منع کرتی ہین متلی کو مانند بہی اور پودینہ کے اسلیے کہ متلی موجب قے کی ہے اور قے مبطل عمل مسہل کی ہے پس پرہیز اوس سے ضروری ہوتا ہے وان افرط الاسہال فی تناول مایحبسہ پس اگر افراط کرے مسہل پس دیجاوے وہ چیز کہ بند کرے اوسکو وان شرب الدواء ولم یسہل اور اگر پیجاوے دوا مسہل اور عمل نہ کرے فلا یدفع ان لا یحرک الطبیعۃ ان لم یجد شامر ضامخوفا پس بہتر وہ ہے کہ حرکت نہ دیجاوے طبع اگر پیدا نہ کرے مرض خوفناک وان احدث فلا یدفع الی الحقنۃ اور اگر حادث کیا کوئی مرض کو پس بہتر وہ ہے کہ دوڑے طرف حقنہ کے فانہا یستفرغ مافی البطن والامعاء من الاخلاط پس تحقیق کہ حقنہ نکالتا ہے اوس چیز کو کہ بیچ شکم اور انتڑیون کے اخلاط سے جو متن مین مذکور تہا تمام ہوا اب ہم مشروحا اسکو بیان کرتے ہین کئی فائدے مین اور ہر فائدے مین منافع کثیر مسطور ہین

فائدہ بیچ بیان اون تدابیر کے کہ قبل مسہل کے کام مین لاتے ہین او بیچ بیان فرق کے درمیان تلیین اور مسہل کے جاننا چاہیے کہ تلیین بیچ اصطلاح اطبا کے اوس چیز کو کہتے ہین کہ مواد کو معدہ اور امعا سے نکالے اور مسہل وہ ہی کہ مواد کو عروق اور اعضای بعیدہ سے نکالے مانند شحم حنظل اور سقمونیا کی اور استعمال ان چیزون کا بدون حاجت کے اور بدون اصلاح کے روا نہین ہے اور بعض ادویہ مسہلہ جلد ضرر دیتی ہین مانند دو وہ شبرم اور حب الملوک اور مانند انکے بغیر تدبیر اور ریوند چینی اور مانند انکے ایسے کہ استفراغ ان ادویہ کا افراط سے ہوتا ہے اور مضرت اونکی قوتون اور اعضا کو ذاتی ہوتی ہے اور استعمال ایسی چیزون کا کوئی

وجہ سے روا نہین ہے اور معلوم کرین کہ احوال سب آدمیون کا دو حال سے باہر نہین ہے یا یہ ہو کہ بدن انکا
مستعد ہے واسطے اسہال کے یعنے لین الطبیعۃ ہین یا مخالف اسکے ہین اگر قبیل پہلے سے ہین
تقدم استعمال منضجات اور مرطبات کا کافی ہے اور ساتھ اون ضعفون کے کہ بیچ قسم ثانی کے
تقدیم اونکی مستحب کہا ہے حاجت نہین ہے اور اگر قبیل دوسرے سے ہے یعنے
بدن غیر مستعد اسہال کے ہین دیکھا چاہیے کہ وہ محتاج تلیین کے ہے یا اسہال کے
اگر محتاج تلیین کے ہو مستحب ہے کہ اوسکو قبل دینے تلیین کے کہین کہ طعام کو کہ ایک
وقت یا دو وقت عادت کہانے کی رکہتا ہو اوسی مقدار معین کو تین چار وقت کیا ہو اور
بہی اطعمہ مختلفہ تناول کرے اور مقصود ترک کرنے عادت سے اور تداخل غذا سے
اور مختلف کرنے غذا سے وہ ہے کہ تو معدہ اوپر دفع کے مستعد ہوا اور ساتھ تہوڑی حرکت کے
نکالنے مین اوس چیز کے جو اوسمین ہے کرے لیکن اگر حاجت مسہل کی ہو وہان تقدیم ان
امور کی جو گذرے روا نہین ہے اسواسطے کہ اختلاف اطعمہ و اشربہ اور ادخال بعض کا
بعض مین موجب ضعف ہضم معدہ اور باعث فساد اور غلظ غذا اور یہ امر لا محالہ اسہال سے
مناسبت نہین رکہتا ہے اور مانع نفوذ قوت مسہل کا اعضا مین ہے خصوص اون امراض
مین کہ بیچ اوسکے نضج ضروری ہو پس واجب نزدیک پینے مسہل کے خاصۃً جب تنقیح ہو
اور مطلوب ہو تقدیم استعمال منضجات اور مرطبات ہے **فائدہ** انضاج ظاہر ہے اور نفع ترطیب کا
یہ ہے کہ بدن بوجہ حصول رطوبت آمادہ ساتھ اسہال کے ہو اور یہی خروج اخلاط سے
کہ لازمہ مسہل ہے اور علت تجفیف کی ہے متنفر نہ ہو لہذا قبل پینے مسہل کے ترک تعب و جماع اور
احداث نفسانیہ قویہ لازم رکہا ہے اسواسطے کہ یہ سب امور مجفف ہین اور ترطیب مطلوب ہے
اور بہت کم مدت کہ بیچ ترک ان امور اور مسہل کے چاہیے تین شبانہ روز ہوون اور جب ترک مجففات
قبل پینے مسہل کے ضروری ہوا تو روز مسہل اور بعد مسہل تاکہ بدن بحال اصلی پہر آوے بطریق اولی
ضرورتر ہے اور نیکوترین مرطبات قبل اسہال کے استعمال حمام مرطب کا ہے بیچ اکثر ایام کے لیکن مختلفات
مزاجون مین اچہا یہ ہے کہ ہر روز بلکہ ایک دن مین دو بار استحمام چاہیے فرمانا اور بہت ہوتا ہے کہ بہوت
اونکی داعی اوپر اسکے ہوتی ہے کہ حکم کیا جاوے اونکو دخول آبزن کا ایک دن مین کئی دفعہ اور

جانئین کہ حمام باوجود ترطیب او رفائدہ بہی دیتا ہے اور وہ ترقیق مواد ہے اور تسہیل اور
آمادہ کرنا اوسکا ہے اور وہی مطلوب خروج مین اور جانئین کہ موافق مواد کے منضج مختلف
ہوتے ہین اگر مادہ صفراوی ہے ماء الشعیر مع شکر کے عمدہ منضجات سے ہے اور اسی طرحسے
اشربہ مبردہ مرطبہ جیسے شراب اجاص اور نیلوفر اور اسیطرحسے نقوعات کہ شدید الحموضۃ ہون
اسواسطے کہ افراط حموضت مین مخشف ہے اور وہی منع کے لیے ہے نضج صفراکو اور اگر مادہ
سوداوی ہو یہی ماء الشعیر مع شکر کے اچھا منضج ہے لیکن اگر سودا احتراقی ہو لازم ہے
کہ ماء الشعیر اوس چیز کا کہ ملطف اور قلیل التسخین ہوا ور ساتہ اسکے تفریح رکہتا ہو اور مقوی
قلب ہو مثل گاؤزبان اور ریحان کہ ساتہ اصل السوس اور تخم بادیان اور مثل اسکی کے
مرکب ہو پکاوین اور اگر سودا احتراقی ہو احسن یہ ہے کہ بیچ ماء الشعیر کے مثل قثا و بزر بقلہ
و زہر نیلوفر پکادین اور بیچ اسوقت کے ماء الشعیر مبرد نافع زیادہ ہے اور اگر مادہ بلغمی ہو
اور وہ بلغم شور ہو اسجگہ یہی ماء الشعیر مع شکر کے نافع ہے اور مگر واسطے انضاج بلغم
غیر مالح کے جو چیز مسخن اور ملطف اور قاطع ہو چاہیے دینا اور اچھا منضجات کا بیچ اس جگہ کو
شراب اصول ہے مع سکنجبین عنصلی کے خصوصا کہ بطبیخ اصل السوس ممزوج ہو اور اسی
طرحسے بطبیخ بزر رازیانہ اور بزر کرفس اور بزر انیسون اور تین اور زبیب اور اصل السوس
اور پرسیاوشان کو پکاوین اور جلنجبین اور سکنجبین عنصلی مصفی کرکے دین اور اگر بجای سکنجبین عنصلی
سکنجبین بزوری یا شربت لیمو ملادین یہی عمل کرے اور جانئین کہ واسطے پکانے بلغم کے
تسخین شدید روا نہین ہے اسواسطے کہ حرارت مفرط بلغم کو خشک کرتی ہے اور اجزاے
لطیف اوسکو تحلیل کرتے ہین پس غلظ بیچ اوسکے زیادہ ہوتا ہے اور خروج اوسکا متعسر
ہوتا ہے اور افراط سخونت تشنگی کی لاتا ہے اور کثرت سے پانی پلاتا ہے اور اس بات سے
بہی تقطیع بلغم ہوتی ہے اور قرشی نے بیچ شرح قانون کے اسی مقام میں کہا ہے کہ مما یغلط فیہ الاطباء
کثیرا استعمالہم التسخین الشدید فی الامراض البلغمیۃ اور واجب ہے کہ منضجات کو گرم کرکے
استعمال کرین مگر اشربہ اور نقوعات کہ واسطے نضج صفرا کے کام مین لاوین اونکو بیچ گرمی کے چاہیے کہ سرد
استعمال کرین اور بیچ جاڑے کے تہوڑا گرم کرکے تو سردی اوسکی تہوڑی ہو اور غذا لین کہ بیچ ایام

انضاج کو دین چاہیے کہ بیچ جمیع مرض کے مناسب مادہ مرض کے ہوں لیکن بیچ حالت صحت کے گوشت آبہ
موافق مرغی کا یا گوسفند یک سالہ کا پینا دیں اور اسفیدباج چاہیے دینا بیچ اوس وقت کے اجتناب مشویات وقلایا و مطنجنات
اور مثل اوسکے سے جو کہ غلیظ ہوتا ہضم سے ہیں اور استعمال مرق کا واجب ہوا اوس جگہ کہ گوشت نہو تو مع شکر خوب
ہے اور زردہ بیضہ مرغ سفید اور نہیں بیچ وقت انضاج کے اغذیات دسمہ اور حوالج اور حرایف اور عفص اور
بقول اور حموضہ سے ضروری ہے کہ اور پہلے پینے مسہل کے طبیعت کو ساتھ حقنہ لینہ اور امراق قرلقہ
اور مانند اوسکے ملائم کریں اور بیچ اسہال کہ مقصود اوس سے اخراج مواد کا عروق اور اعضاے بعیدہ سے
ہو تقدیم انضاج اور ترطیب کی بیچ اوسکے لابد ہے خواہ بدن مستعد اسہال کا ہو یا نہو غایت یہ کہ غیر مستعد
محتاج زیادہ ہوتا ہے ساتھ نضج اور ترطیب کے اور ساتھ تلیین کے بھی مگر در صورتیکہ صعوبت مرض مہلت
نہ دے اور اخراج تھوڑا مادہ سے ضرور پڑے بیچ اوسوقت کے واسطے ہلکا کرنے طبیعت کی بدون تقدیم
نضج اور ترطیب اور تلیین کے استفراغ چاہیے کرنا اور تھوڑا مادہ سے چاہیے نکالنا **فائدہ** بیچ قوانین
ضروریہ کے کہ تعلق ساتھ مسہل کے رکھتی ہیں جو کہ معتاد ساتھ مسہل کے نہو دواے قوی اوسکو ندیں جب تک
کہ امتحان اوسکا پہلے ساتھ دواے ضعیف کے دیکھیں اور ادویہ ضعیفہ سے مبارک بنفشہ اور شکر سرخ اور
مشابہ اور اوس کے تئیں کہ ضعیف الامعا ہو حتی الامکان مسہل قوی ندیں کیونکہ بہت ہوتا ہے
کہ امعا انکے قوت مسہل دواسے استفادہ کرتے ہیں اور اسہال تمادی ہوا اور علاج کثیر سے قبض ہو
اور جسوقت کہ اخلاط بہت ہوا اور قوت ضعیف بیچ کسی حال کے دواے قوی کہ بدن کو یکبارگی پاک کرے ندیں بلکہ ساتھ دوا
نرم اور مکرر کے تنقیہ کریں اور درمیان ہر استفراغ کے ساتھ اغذیہ ملائم اور لطیف کے حفظ قوت اور اصلاح خلط
متولد کی کریں لیکن اوسجگہ کہ قوت قوی ہوا اور خلط فاسد قلیل یکبارگی اخراج چاہیے کرنا ساتھ ادویہ قویہ
کے اور اوسجگہ کہ قوت قوی ہوا اور خلط بہت ساتھ ادویہ قویہ اور مرات کثیرہ کی تنقیہ کریں اور اوسجگہ کہ قوت ضعیف ہو
اور خلط بھی تھوڑے ہوں شربت اور تنقیع لطیف کافی ہے تو ہرگز دوا پر قوت کی کوئی اثر نہ پہونچے اور چاہیے کہ دواے مسہل
کو دواے قوی نہ چاہیے دینا ایک گرم شہر کے رہنے والے کو اوسی شہر میں دوسری خشک مزاج کو اس سبب سے
کہ بیچ قولنج یا یبس کے انتفاع ساتھ اشیاے نرم لزج کے بہت ہوتا ہے لیکن تین آدمیوں کو لازم ہے کہ مسہل قوی دیں
ایک بارد شہر کے رہنے والے کو بیچ اوسکے شہر کے دوسرا اوس شخص کو کہ بانی بدیہے تیسرا اوس شخص کو کہ طحال ہو بیچ شہر بارد کے
واسطے سردی کے کہ ضعیف کرنی والی عمل کی ہے اور بیچ آخر کے واسطے غلظ اخلاط کے اور واجب ہے کہ معدہ اور مقدم مسہل

پینے والے کو گرم رکھیں اور فرمائیں کہ بعد پینے کے سیدہا بیٹھے تو دوا بہی معدہ سے نیچے اوترے اور اولٹنا سانس کا ضرر ہے اوسوقت تہوڑا تہوڑا حرکت کرے تو اعانت دے دوا پر نفوذ اور حرکت کیونکہ کہ دفعۃً ہوا اور قوی ہو ہرگز نہ چاہیے کہ مخرج دواکا ہے ساتہ جلدی سکے اور جس شخص کو کہ بعد پینے مسہل کے خوف حدوث کرب اور غثیان کا ہو چاہیے کہ دو روز یا تین روز پہلے پینے دوا سے قے کرے انقلاب کا کرب کہ بعد پینے مسہل کے ہوتا ہے دو طرح سے ایک سدہ کہ دوا کرب کرنے والی ہو جیسے عصفر سے بسفایج اور بنفشہ اور سنا اور افتیمون اور مانند اوسکے اور اس مقام پر تقدم قے کا نفع نہیں رکھتا ہے دوسرے وہ کہ رطوبات غلیظ بیچ معدہ کے ملتصق ہوں اور دوا سے متحرک ہوں اور جلد نہ نکلیں اور کرب لاحق ہو اوسکا اور فائدہ تقدم قے کا مخصوص ساتہ اسی قسم کے ہے اور چاہیے کہ واسطے قے کے کہ فجل دیں یا عرق تو تقطیع رطوبات لزجہ کی کما حقہ ہو جسوقت واسطے اسہال کے حبوب کام میں لاویں اگر مقصود تنقیہ راس ہو محتاج اعانت کا نہیں ہے فقط وہی دینا چاہیے اور یہ گولیاں چاہیے کہ بڑی بناویں اور بعد بنانے کے جسوقت کہ استمساک بیچ اون کے ظاہر ہوا اور بالکل خشک بہی نہوں کہیں اور بعد سکھنے کہائیں تو واسطے کبر حجم اور استمساک کے اجزا جلد منحل نہوں اور بیچ معدہ کے دیر تک رہیں اور قوت دوا کی بر سبیل تبخر طرف دماغ کے پہونچتی ہے اور اگر تنقیہ مفاصل کا مطلوب ہو اعانت حبوب کی ساتہ مطبوخات کے لازم ہے تو قوت دوا کی محل مطلوب کو پہونچا لاوین تو لک مطلوب منہا او چاہیے کہ کہ مطبوخ مجانس حبوب ہو جیسا کہ حب مسہل صفرا ہمراہ طبیخ شاہترہ کے دیں اور حب مسہل سودا ہمراہ طبیخ افتیمون اور بسفایج اور مانند اوسکے اور حب مخرج بلغم ہمراہ طبیخ قنطوریون کے اور مانند اوسکے اور گولیاں کہ ساتہ مطبوخ کے دیں چاہیے کہ چہوٹی اور قریب العہد بنانے کے ہوں تو جلد منحل ہوں اور قوت اوسکی محل مقصود کو جلد پہونچے اور لازم ہے کہ مسہل کے روز استنجا گرم پانی سے کریں اور اگر مرور مواد حاد سے حرقت بیچ مقعد کے ہو ساتہ طبیخ خطمی کے غسل اوسجگہ کا چاہیے کرنا اور ضعیف الشرج کو بہتر وہ ہے کہ واسطے تلیین اور تقویت مقام کے بعد استنجا کرنے کے ساتہ طبیخ خطمی کے روئی گرم کیے ہوئے روغن گل میں ملا دے اور اوسجگہ رکھے اور اگر تہوڑا اسقل ازرق بہی بیچ روغن گل کے ملا دے قوی زیادہ ہو بیچ تقویت محل کے اور حفظ اوسکا مضرت مرور مواد سے اور واجب ہے کہ ساتہ ادویہ مسہلہ کے ادویہ عطرہ مخلوط کریں تو قوی اعضا کو نگاہ رکھیں

اور اسیطرح ادویہ قلبیہ بہی ملاوین تو روح حیوانی کو قوت دے بیچ ہر عضو کے اور جانین کہ بعض ادویہ
ساتہ بعض مزاج کے مناسبت رکہتے ہین اور ساتہ بعضے کے نہین جیسے کہ سقمونیا بیچ اہل بلاد بارد
عمل نہین کرتی بیچ انکے عمل ضعیف [illegible] اور اسیطرح [illegible] ہو کہ دوا قوی مانند تربد
اور مثل اوسکے بیچ بدن شخص کی تحمل نہ کرے [illegible] اور مانند [illegible] ہین [illegible] نام [illegible]
وقت کے ایک چیز سے انتفاع ہوا اور بیچ وقت دوسرے کے برخلاف اوسکے ہو پس لحاظ
رفق اور احتیاط اور مزاج فصل اور رواج وقت اور خاصیت ہوا کا بیچ اس امر کے واجب ہو
تو بہت ہو کہ بیچ بعضے بلاد اور بیچ بعضے بدنون کے احتیاج ساتہ اوسکے پڑے کہ اجرام ادویہ استعمال
نہ کرین بلکہ قوت اوس سے لین ساتہ نقیع کے اور طبیخ اور استلعاب دین اور طرق ترکیب ادویہ
مسہلہ کا ساتہ فوائد کثیرہ کے بیچ فائدہ علیحدہ کے کہ مخصوص بیچ بیان ترکیب کے ہے کہا جایگا **فائدہ**
بیچ بیان کیفیت تناول مسہلات کے اور گرم و سرد پانی اوپر اوسکے پینا واجب ہے کہ مطبوخ کو نیمگرم
دین اور حبوب اور معجون اور مانند اونکے کو بہی ساتہ پانی نیمگرم کے دین خصوصاً بیچ جاڑے کے اور
مبرود کو بخلاف شربت ورد مکرر اور مثل اوسکے کہ اسہال اوسکا ساتہ عسر کے ہوا اور ایسے مسہلات کو
ساتہ پانی شدید البرد کے چاہیے دینا تو بردوہت معین عسر کی ہو اور قرشی نے بیچ شرح کے لکہا کہ
اطبا نے کہا ہے کہ وہ گولی کہ تربد اور زنجبیل اور نمک سے بناوین خاصیت اوسکی ہے کہ ساتہ پانی
سرد کے عمل اوسکا قوی ہوتا ہے اور ساتہ پانی گرم کے منقطع ہوتا ہے **انتہا** مسہل دو حال سے
باہر نہین ہے ایک وہ کہ سیال اور رقیق ہو مانند مطبوخ اور نقوع کے اور پینا گرم پانی کا اوپر اوسکے
روا نہو مگر وقت ارادہ قطع عمل یا وقت ظہور مغص کے لیکن واسطے قطع عمل کے مقدار کثیر چاہیے
دینا تو دوا کو معدہ سے جلد اوتار دے اور واسطے تسکین مغص کے تہوڑا تہوڑا بسبیل تجرع دین
تو بیچ کہولنے معدہ کے یاری دے سبب مبادرت واسطے اخراج دوا کے دوسرے وہ کہ غیر سیال ہو
مانند حبوب اور سفوف اور لعوق اور معجون اور مثل اوسکے کے اور اوپر اوسکے پینا گرم پانی کا
لازم ہے تو دوا کو پگہلا دے اور طبیعت کو نکالنا اوسکی قوت کا سہولیت سے حاصل ہو لیکن
تہوڑا تہوڑا دین تو کثرت مقدار سے دوا کو منحدر نہ کرے پہلے عمل سے اور معلوم کرین کہ جو کچہ کہ کہا گیا
شرب پانی گرم سے اوس صورت مین ہے کہ مقصود اخراج مادہ غلیظ غیر حاد سے ہو کیونکہ

وقت استفراغ صفرا کے خصوصا کہ جاوے رقیق ہو واجب ہے کہ ٹھنڈا پانی پیوین تو اعانت دیوے اوپر اسہال
کے ساتھ تعدیل قوام خلط اور تبدیل مزاج بدن اور تقویت قوے اور عصر مواد کے خصوصا بیچ
اوس جگہ کے عمل مسہل ساتھ عصر کے ہوا اور پانی ٹھنڈا بھی تھوڑا تھوڑا دینا چاہیے تو کثرت مقدار سے
اخراج مواد کا ساتھ سرعت کے نہ کرے اور اوس جگہ کہ استفراغ خلط غلیظ اور لزج مطلوب ہو پانی
پانی سرد سے واجب جانتے ہیں لانہ یزید فی غلظ الخلط ولزوجتہ تنبیہ گرمی مطبوخ اور گرمی پانی کی
کراہ پر محبوب اور مثل اوسکے کے چاہیے دینا لازم ہے کہ مبادا تہ ہو یعنے نیم گرم ہو کیونکہ اگر شدید
الحرارت ہو جلد منحدر ہو طرف امعا کے اور لبث نہ کرے بیچ معدہ کے اور اس سبب سے
طبیعت تصرف تمام بیچ اوسکے نہ کر سکیگی اور قصور بیچ عمل کے آوے اور جو نیم گرم ہو بیچ معدہ کے
رہے اور ترقیق اخلاط وہ کرتی ہے بلا اخراج اور اوپر اس بات کے جو کہ بعضون نے ایراد
کیا ہے کہ استعمال مسہلات شدید الحرارت کا چاہیے تو پگہلانا فضول اور جذب مواد کما حقہ کرے
اور یہی ساتھ اخراج کے اعانت بہت کرے مسموع نہو فائدہ بیچ بیان سونگھنے رایحہ اور کہلانے
دوا کے اور تدبیر اوس چیز کی کہ قے سے نہ نکلے اوس شخص کو کہ رایحہ سے نفرت کرے سونگھنا کافی ہے
اور اوس شخص کو کہ کہانے سے نفرت کرے واسطے تحدید ذائقہ کے ورق طبرخون چبانا فرماوین اور ورق
عناب بیچ اس باب کی قوی زیادہ طبرخون سے ہے یہان تک کہ ماضغ اوسکا ایک لحظہ تک درمیان
شکر اور ربالو کو فرق نہیں کرتا ہے حیلہ دوسرا بیچ کہانے محبوب کے وہ کہ ساتھ شہد کے ملاوین اور نگل جاوین
یا شہد قوام کیے ہوے یا شکر قوام کی ہوئی سے ایک غلاف اوپر اوسکے کرین اور اوتار جائین
یا موم روغن یا اوپر اوسکے ملین اور ٹہیک زیادہ حیلہ وہ کہ منہ کو پانی یا دوسری چیز سے بہرین اور
اوپر اوسکے گولی ڈالکر نگل جاوین اور واسطے دفع کرنے خوف قے کے اطراف باندہین اور
خوشبوہاے مثل مانند نعناع اور سداب اور بہی اور طین خراسانی کہ ملایا ہوا ساتھ گلاب اور تہوڑی سرکہ کی سونگہاوین
اور میوجات قابضہ کہلاوین بطریق امتصاص کے تو فم معدہ کو قوت دیگا اور متلی دور کریگا فائدہ بیچ اون حالات
کہ اون مین مسہل نچاہیے دینا جسوقت بیچ امعا کے ثقل یابس ہو جب تک خارج اوسکا حقنہ اور شیاف ملینہ اور ادویہ
مرققہ سے نکرین بیچ مسہل نہ دین اور اسیطرح جسوقت کہ تخمہ اور بدہضمی ہو یا اخلاط اوسکی نضج یا شر اسیغنا
ہوت یا اوسکو ... من الغذا سے اور سدد ہون جب تک کہ اغذیہ ملینہ اور حمام اور استراحت اور ترک حرکات اور طلیات سے

اصلاح حالات مذکورہ کی بنو مسہل نچاہیے دنیا و جہ منع کی اندر تخمہ کے یہ سبب فجاجت او غلظت
اخلاط صاحب او سکے کے ہے او بیچ تمدد شراسیف کے بہی اسی سبب سے کیونکہ تمدد مذکور بے
غلظ مادہ کے نہین ہوتا ہی او بیچ اخلاط لزجہ کے سبب تشبث او سکا ہے ساتھ اعضا کی او ظاہر ہے
کہ خلط غلیظ اور لزج اثر دوا سے متاثر نہین ہوتا ہے اور مواد صالحہ بالضرور باہر آتا ہے او ضرر لاتا ہے
لیکن منع اسہالی کا نزد یک سوزش احشا کے اس سبب سے ہے کہ سوزش مذکور دلیل تیزی اخلاط
او ضعف احشا او ر توجہ مواد طرف احشا کی ہے او بیچ اس حالت کے اگر بے اصلاح تیزی اخلاط
کی مسہل دین خوف او سکا ہے کہ مواد حادہ حرکت کرکے تمام طرف احشا کے آوے اور ورم پیدا کرے
اشتباہ منع مسہل سے منع ملین لازم نچاہیے جاننا کیونکہ بہت ہوتا ہے کہ ملین خفیف التہاب
احشا کو فائدہ دیتا ہے اور ورم سے بیخوف کرتا ہے لیکن منع اسہال کا وقت سدد کی واسطے
منع او سکے کے ہے خصوصاً نفوذ قوت دوا او سا نحدار مواد کو او معلوم کرین کہ وہ احشا کہ وقت
اسہال کے مرور مواد کا او پر او سکے ہوتا ہے سدہ او سی احشا کا مانع اسہال ہے نہین غیر او ر
استحکام منضج تخمہ او تسییل اخلاط لزجہ او تلطیف کرنیوالا اخلاط غلیظ کا ہے او ر واسطے تحلیل ریاح
اور تمدد شراسیف او ر تفتیح سدہ کے مخصوص اور راحت او ر ترک حرکات و ملینات منضج مواد ہے
او ر التہاب احشا کو مفید **فائدہ** بیچ بیان احکام نیند کے مسہل کے روز معلوم کرین کہ قبل شروع
سے بیچ عمل کے خواب کرنا معین عمل کا ہے بشرطیکہ دوا مقوی ہو ورنہ جوش کرنے والا یا ضعیف
کرنے والا او سکا ہے لان الدوا یستھضم الدوا الضعیف عند النوم او ر بعد شروع بیچ عمل کے
ترک نیند کا او لے ہے مسہل قوی ہو یا ضعیف اسلیے کہ عمل دوا کا بیچ حرکت کے ہے والنوم یلزمہ السکون
جمیع عملہ او ر اگر کہین کہ نیند مین روح مداخل حرکت کرتی ہے او ر اوس سبب سے تمام اخلاط منہ طرف باطن کے
کرتے ہین پس چاہیے کہ خواب ہر حال مین معین اسہال کا ہو او ر نقیض واسطے او سکے کہ حرکت روح
اور اخلاط کی بیچ او سکے خارج ہوتی ہے چاہیے کہ مانع جذب مسہل ہو او ر ماہیا س نقد یسکے لازم آوے
کہ نوم او ر پینے مسہل کے بعد ہو انفراغ او سکے عمل تک جواب او سکا یہ ہے کہ بیچ بعض کے حرکت روح کی
دائمی ہے او ر اوس سبب سے حرکت او ر تسییل بیچ اخلاط کے پڑتا ہے او ر [illegible] پیدا ہو او پیدا اسہال کے
او ر اس سبب سے کہ حرکت روح کی بنفا ہر [illegible] او ر طبیعی ہے ساتھ عمل مسہل کے مخالفت بہی نہین

رکہتا ہے بخلاف نیند کے کہ بیچ اوسکے روح کو حرکت طرف باطن کے بیچ اول نیند کے ہوتی ہے ایک مرتبہ
اور بعد اوسکے سکون دائمی ہے بہی روح کو اور بہی اخلاط کو پس ضرور آنت معین اسہال کی ہو نہ نیند کی
لیکن تجویز نیند کی بعد مسہل قوی کے پہلے شروع سے بسبب توجہ طبیعت کے اوس جانب سے ہے
پس نہیں بیچ حاجت اوسکی بعد اوسکے اس سبب سے کہ بعد پینے مسہل کے بہت زمانہ تک ساکن بیٹھنا اور
حرکت نہ کرنا لازم جانا ہے تاکہ طبیعت متوجہ ہو کر تصرف بیچ دوا کے کرے اسلیئے مقرر ہوا کہ جب تک
طبیعت اوپر دوا کے مشتغل نہو اور عمل بیچ اوسکے نہ کرے دوا بیچ طبیعت کے عمل نہین کرتی ہے
فائدہ بیچ احکام حمام اور تدہین اور دلک کے مسہل کے دن معلوم کرین کہ بعد پینے مسہل کے
بیچ حمام کے نجانا ہیے جانا اسلیئے کہ حمام جذب مواد کا طرف خارج کے کرتا ہے اور اوس سبب سے منع اسہال کا
کرتا ہے اور طبیعت کو واسطے جذب بین مخالفین کے متحیر کرتا ہے اگر جانا ہوا اور بیچ گہر ہیے کے کہ حرارت اوسکی
معین اوپر جذب کے نہو لیکن بشرہ کو نرم کرتی ہے اگر بیٹھے تو نہین ہے بلکہ اولے ہے اور تدہین بدن
اور دلک اوسکے کی ساتہ ایادی لینہ کے معینات اسہال سے ہے واسطے نکلانے اور تہیہ اخلاط کے
لیکن دلک قوی اور خشن کبہی ہو کہ منع اسہال کا کرے اور معلوم کرین کہ غسل ٹہنڈے پانی سے اگرچہ
باعتبار تبرید کے ظاہر مین معین طبیعت اور اسہال کا ہے لیکن بہت ہوتا ہے کہ بعض اعضا سے قریب
جلد کے مانع آوے خروج مواد کو بیچ اسہال کے اسواسطے ترک غسل کا بہتر ہے اسوقت مین کہ مزاج
کسیقدر حار ہوا اور فصل گرمی کی ہو اور مزاج قوی کہ غسل اوسکو ضرر نہ کرے **فائدہ** بیچ بیان وقت
مسہل کے بہتر وقت واسطے اس کام کے باعتبار چارون فصلون کے ربیع ہے اور خریف لتوسطہما
بین الصیف والشتاء و اعتدال قوام الاخلاط فیہا لیکن اوسجگہ کہ مقصود اسہال سے ازالہ امتلا بحسب
اوعیہ ہو ربیع بہتر زیادہ ہے اسواسطے کہ اخلاط بیچ اوسکے کثرت مین ہین اور اوسجگہ کہ مقصود اسہال سے
ازالہ امتلا بحسب قوت ہو خریف بہتر زیادہ ہے اسواسطے کہ مواد بیچ اوسکے ردی اور فاسد ہوتا ہے
اور چاہیے کہ بیچ ربیع کے مسہل لطیف دین نہ قوی کیونکہ گرمی متصل اوسکے پہونچتی ہے اور مسہل قوی
مجفف اور مضعف بدن ہے اور گرنا گرمی کا اوپر ایسے بدن کے خراب کرنے والا اوسکا ہے
لیکن بیچ خریف کے جو کچہ دین مسہلات قویہ سے بحسب حاجت روا ہے اور اجتناب مسہل سے
بیچ گرمی اور جاڑے کے لازم ہے لیکن بیچ گرما کے اس سبب سے کہ اجتماع حرارت ہوا اور دوا اور حرکت

اخلاط کی موجب فساد مزاج اور مجے کا ہے اور اگر کہین تو جو کچہ کہا گیا وجہ منع اسہال سے اندر قے کی کہ بیچ
اس فصل کے ہو بہی موجود ہے مع قوت حرکت کے لان اسلقے زلزلۃ البدن اور باوجود اس بہتر وقت
کے واسطے قے کے گرما کسواسطے مقرر ہوا جواب اوسیکا یہ ہے کہ اخلاط بیچ گرمی کے طافی ہوتی ہین
اس باعث سے بیچ قے کے سہولیت سے نکلتے ہین اور طبیعت کو حرج نہین ہوتا ہے بخلاف اسہال
کے کہ اخلاط کو طرف اسفل کے کہ جانب مخالف کے میل اونکا ہے کہینچتا ہے اور باعث تعب طبیعت کا
ہوتا ہے اور منع اسہال بیچ جاڑے کے واسطے جمود اخلاط اور کثافت اعضا کے ہے انتہا
جو کچہ کہ کہا گیا اختیار فصلون متوسط سے واسطے اسہال کے اور منع اوسکا بیچ گرمی اور جاڑے کے
مخصوص واسطے اوس اسہال کے ہے کہ واسطے استظہار اور تقدم حفظ کے کرین وگرنہ وقت
مس حاجت اور حصول مرض کے ہر وقت وقت اوسکا ہے ولایجوز التوقف فیہ لان القاء المرض
مدۃ طویلۃ لامحالۃ یودی خطر لنعم اگر بیچ جاڑے کے حبس روزکہ ہوا نہو یا ہوا جنوبی ہو مسہل دین بہتر ہے
اسلیے کہ دن سے ہوا اکا لامحالہ گرم ہے وہو المطلوب فی الشتاء اور ہوا جنوبی بہی بہ نسبت شمالی
کے گرم ہے لیکن بیچ گرمی کے اگر شہر قریب دریا کے ہو حبس روزکہ ہوا شمالی ہو بہتر ہے واسطے
معتدل کرنے یبوست شمالی کے رطوبت ہواے شہر کو اور اگر شہر قریب بحر کے نہو اور یبوست اوسکی
ہوا کی غالب زیادہ اوپر اوسکی حرارت کے ہو حبس روزکہ ہوا جنوبی ہو بہتر ہے بسبب معتدل کرنے
رطوبت جنوبی ہوا کے یبوست ہواے شہر کو بالجملہ مقصود یہ ہے کہ جو روزکہ معتدل الکیفیت ہے
واسطے اسہال کو اختیار کرنا چاہیے اور وقت مختار واسطے مسہل کے یا علیا شب روز وہ ہے کہ تنقیہ عام مقصود
اور شہرناہ دوا کا زمانہ طویل تک بیچ بدن کے مطلوب نہو دن ہے اور حبس جگہ تنقیہ عضو خاص جیسے معدہ سی مانند سر کے مطلوب
بالنفوذ و بساتہ اطالت لبث دوا کے حاجت ہو تو بسبیل تحجیر قوت دوا کی دماغ مین پہونچے اور بیچ اس صورت
کے رات بہتر ہو اس سبب سے جو بتنقی الدماغ کا رات کو کہانا مقرر ہوا اور وہ دوا کہ رات کو کہا دین قوی جانتے تو بسبب
نوم کے فتور اوسکے عمل مین نہ آوے اور قسم جو سبب چاہیے تو دہ ہنگام شہر کا اور ساعتون دن ہی جو کہ مناسب الفصل ہو اختیار کر
چنانچہ گرمی مین صبح یا شام ہوا اور جاڑے سے مین دوپہر کو اسی طرح اصلاح ہوا کی موافق ہر فصل کی وقت شرب مسہل کے
واجب ہے اور بہتر مین ہوا ہون مسہل کردہ ہے کہ مائل بحرارت قلیل ہو چنانچہ کہ جو حق اور کہ بہت لازم ہے اسلیے کہ ہوا اگر بہت سرد
یا بہت گرم دونون مانع اسہال کو ہین کہ لا شیخ نے اتعب چاہیے کہ مسہل نہار کہا وین وقت خلوے معدہ اور نہار ہین

اور جگر کی غذا اسی کیونکہ اگر غذا بیچ معدہ کی ہو منع کرتی ہے نفوذ قوت دوا کو طرف اعضا کے اور اگر بیچ ماسا ریقا
اور جگر کے ہو منع کرتی ہے انحدار مواد مجذوبہ کو طرف امعا کے اور نفوذ قوت دوا کو بھی مگر یہ کہ دوا بغایت
قوی ہو اور پہلے نفوذ اور جذب کرے یا غذا قلیل ہو لیکن اگر کوئی گرم مزاج ضعیف الترکیب
ضعیف المعدہ ہو اوسکو پہلے تھوڑی غذا لطیف خفیف مانند ماء الشعیر اور آب انار اور
مانند اوسکے چاہیے دینا اور بعد اوسکے دوا تو معدہ اوسکا جذب صفرا سے محفوظ رہے کذا قال الشیخ
اور قرشی نے لکھا بہتر زیادہ وہ ہے کہ شخص مذکور مسہل پہر نہار کہا وے پہلے وقت بہوک سے اور
بعد تھوڑی دیر کے بروقت اعتاد کے تھوڑا غذا اسے مذکور سے تناول کرے تو بھی نفوذ قوت
دوا اور جذب فضول بلا مانعت ہو اور نہی انصباب صفرا اور نزدیک اس فقیر کے جو کچھ کہ
شیخ نے فرمایا تقدم تناول غذا سے بیچ حق شخص مذکور کے قریب بصواب معلوم ہوتا ہے
اسلیے کہ درصورت تقدم دوا کے احتمال قوی ہے کہ صفرا مستعد بانصباب بنا بر جذب
دوا و خلو معدہ غذا سے حرکت مین آوے اور اوپر معدہ کے گرے اور کہانا غذا کا
بعد اوسکے مفید نہو بلکہ ضعیفی بیچ دوا کے اور فساد اوسکا بیچ مزاج کے لاوے اگر بعد شرب
دوا اور شروع بیچ عمل کے بسبب خلو کے خوف انصباب صفرا کا ہو پہر تھوڑی غذا چاہیے
دینا اور معلوم کریں کہ بعد شرب مسہل کے پہلے اتمام عمل سے کہانا غذا کا جائز نہین ہے
مگر اوس شخص کو کہ ناتوان ہو اور بہوکا رہا ہو یا معتاد ہو ساتہ گرنے صفرا کے وقت خلو معدہ کے
فائدہ اوس بیان مین کہ جو مسہل عمل تمام کرے واسطے تغذیہ امعا اور تعدیل مزاج کر
بروز مناسب مع اشیاء سے موافقہ چاہیے دینا مثلاً محرور کو اسبغول ساتہ روغن بنفشہ کے
چرب کرکے اور ساتہ پانی سرد کے کہ شکر یا جلاب بیچ اوسکے حل کیا ہو ملا کر پلاوین اور مبرود کو
کہ بلغم اوسکے مزاج مین غالب ہو حرف مغسول ساتہ پانی گرم اور زیت کے ملا کر دیوین اور
معتدل مزاج کو تخم ریحان روغن بادام مین چرب کرکے اور بیچ شربت قند کے ملا کر چاہیے دینا اور بعضے
قبل استکمال عمل دوا سے مدبرین کہ بعض اسہال کرتی ہین اور وہ اسلیے کہ خوف بیچ ہو گل ارمنی ساتہ
آب انار کے اچہا شربت سے ہے اور جو بعد شرب مفرحات کے ایک ساعت گذرے غذا ملائم چاہیے
دینا اور بہتر غذا اون سے بیچ حق اوس شخص کے کہ قوی دوا کہائی ہو ماء الشعیر ہے لا دہ یہ فیہ ناخد البقول

ولیفسل ما التزق بالمادا اور بعد پینے کے تین روز تک غذا ے ثقیل اور حرکت عنیف اور جماع و تعب سے
پرہیز لازم ہے اور اوس شخص کو کہ بعد مسہل کے تپ آوے سبز جیرون سے ماء الشعیر ہے غذا، اور دوا آزاد آدمی
جب تک کہ دو روز تا وتین روز تک گذرین سرکہ اور سکنجبین نہ دین کہ ہیجان لاتا ہے اور اسی طرح شراب نبید
پیچھے مسہل کے نہ پیجیے کہ مورث حمیات واضطراب ہے **فائدہ** بیچ بیان قطع عمل او رنشان کمال اسہال کے
جسوقت اسہال مواد کا کما حقہ ہوا وپیاس معلوم ہو دلیل کمال عمل کی ہوا ور اسیطرح جسوقت
وہ مسہل کہ مخصوص واسطے اخراج خلط واحد کے ہے شروع بیچ اخراج دوسری کے کرے دلیل کمال
عمل کی ہو وے کذا قال الشیخ فان المسہل الصفراء اذا ادی بالاسہال قد انتہی الی البلغم علمانہ قد
فکیف اذا انتہی الی اسہال السوداء واما الدم فہو اعظم خطرا واجل خطبا **انتباہ** جو کہا گیا ہے
ہونا پیاس کا دلیل اوپر کمال نقاء واعتدال کے عمل تحقیق کرنے او سکے کا اوپر اس تقدیر کے
ہے کہ سبب پیاس کا تنقیہ رطوبات کا ہو لا غیر اسلیے کہ نزدیک استفراغ رطوبات معتدل المقدار
کے واسطے پینے پانی کے شوق طبیعت کا ضرور ہوتا ہے پس حاصل ہونا پیاس کا نزدیک تنقیہ
مواد کے لازم آیا اور جسقدر نکلنا اخلاط کا جیشتر ہو غلبہ پیاس کا زیادہ تر الا ان یمنع مانع آور قید
لا غیر کی اس سبب سے کی گئی کہ اوس پیاس کو کہ دن مسہل کے بسبب حرارت یا یبوست
معدہ یا حدت دوا یا حدت خلط مستفرغ سے ظاہر ہو دلیل کمال عمل کی نہ چاہیے جاننا بلکہ مانند
اسکے ذلک اذا علم ان حدوث ذلک العطش عن الاستفراغ لا عن سبب آخر او رقید الا ان
یمنع مانع کی اس سبب سے کی گئی تو جانیں کہ بسا ہوتا ہے کہ بسبب برودت اور رطوبت معدہ کے یا بلت اور رطوبت
دوا کی خلط عطش ظاہر نہیں ہوتا ہے باوجود استفراغ اخلاط کے جیسا کہ چاہیے بالجملہ جسوقت خلط مقصود الدفع نکلتا ہے
اور نکلنا آسانی سے ہے اور بدن کو فرحت حاصل ہو خوف افراط کا نہو خصوص اگر پیاس بھی ظاہر ہو لیکن
جسوقت پیاس مفرط ہوا ور مواد کثیر نکلا ہو البتہ بند کیا چاہیے کرنا خصوصاً اوس جگہ کہ سبب پیاس کا استفراغ ہو
نہ دوسرا امر جیسا ذکر ہوا اور معلوم کریں کہ نزدیک طبیعت کی محبوب تریں اخلاط کا خون ہے لہذا نزدیک
جذب مسہل کرتا مقید ہوا وسکو نکالنے تعین دیتے ہیں اس سبب سے کہ جب دوا اخراج عمل میں کرتی ہے
آخر سب اخلاط کی خون کو نکالتی ہے لیکن وہ خون کہ پیچھے مسہل سے بذا افراط عمل میں احیاناً ظاہر ہوتا ہے یہ سبب
کھلنے منہ کسی رگ کی ہوگا کہ تیزی دوا کی سبب نکلنے خون کا ہوا نہ یہ کہ بسبب جذب دوا کی منجذب ہوا اور

کیفیت جاذب دوا اور خصوصیت دوا کی خلط سے جدا فائدہ مین کہی جاتی فائدہ بیچ بیان اسباب افراط اسہال
اور ذکر تدارک افراط اوسکا آور معلوم کرین کہ اسباب یا د فی اسہال کی چار ہین ایک وہ کہ عروق ضعیف ہوون
اور بسبب ضعف کے نزدیک جذب دوا کے رطوبات طبیعت کو محفوظ نرکہہ سکین اور مسہل جذب اخلاط
ناطبیعیہ کا کرے ساتھ اوسکے رطوبات طبیعیہ بہی منجذب ہوتے ہین بمنزلہ اسکے کہ لوہا کہ مقناطیس سے منجذب ہو
ہر جسم قابل الانجذاب کہ متصل اوس آہن کے ہو بہی اوسکی تبعیت مین کہنچتا ہے اگر کوئی چیز مانع نہو دوسرے
کہ افواہ عروق کی وسیع ہوون اور اس سبب سے ماسکہ متوسط القوۃ قادر نہوا وبکمال سنّا افواہ کے
تو منع کرے رطوبات طبیعت کو نکلنے سے ساتھ مصاحبت اخلاط مستفرغہ کی تیسرے وہ کہ مسہل فی نفسہ لذع
اور اوس سبب سے جسوقت کیفیت لاذعہ اوسکی عروق کی منہ مین پہونچے عروق متحرک ہوون بارتہ غذالی
جہتہ حیطہا ئیس بالضرورۃ وسیع ہوون اور حیثیت لذع سے منضم نہوون چوتہے وہ کہ اکتساب کرے
بدن دوای مستفرغ سوء مزاج حار کو یا بجری مجری سوء مزاج کو کہ کیفیت مسہلہ ہو نظیر پہلی سخونت مزاج
ہے افراط سے آور شک نہین ہے کہ بیچ اس صورت کے رطوبات ممتد ہوسکتے ہین اور طبیعت واسطے
تصرف کے محتاج دوا کی ہوتی ہے اور نظیر دوسری اکتساب امعا ہے دوا سے قوت مسہلہ کو اور یہ اعانہ
کہ بیچ اس حالت کے اگرچہ دوا نکلتی ہے لیکن اوس سبب سے کہ قوت اوسکی بیچ امعا کے باقی ہے
اسہال آتا ہے اور پوشیدہ نہین ہے کہ قوت مسہلہ جاری مجری سوء مزاج ہے باعتبار احداث
ضرر کے اسلیے کہ سوء مزاج محصور ہے بیچ کیفیات اربعہ کے اور قوت مسہلہ غیر اونکے ہے اور جو اسباب
افراط اسہال کے معلوم ہوئے تدارک اوسکا جس چیز سے کہ مناسب ہو چاہیے کرنا مثلاً درصورت
ضعف عروق کی تقویت مین ساتھ غذا اون مقوی قابض کے اور سونگہانے عطریات قابض کے وقت لکہنا ذمعتد کو کوئی تقویت
ہو ساتھ اغذیہ اور شموم مذکورہ کے اور واسطے تشدد کے مغریات کو بہی ساتھ مقویات کے ملا دین اور اس سبب سے کہ فرق بینہما من حیث الآثار
مشکل ہے ساتھ اوسکے مشترک النفع کے علاج چاہیے کرنا لائق تدبیر کلیہما واسطا اور بیچ وقت حدت دوا کی ازالہ لذع کا مغریات اور
مبردات سے چاہیے کرنا آور بہترین اشیا بیچ اسجگہ کے وہ ہی ہوا اور بیچ سوء مزاج اور بقائے قوت مسہلہ کے تعدیل مزاج اور اصلاح
حال عضو کرین آپ وہ تدبیرین کہ مخصوص واسطے قطع اسہال کے ہین ذکر کیا ہوا ہے مین موافق حاجت کے کام مین لا دین ربّ آبجرا
معصفر ہے بیلی بعل اور بزر دان ہی باندھ کے شربت کرین اور اسفل کی طرف اوتارین آور بہی تریاق فاروق اور فلونیا نافع ہے
اور بہی بالتجربہ قابض ہے بسبب جذب کرنے ماده کی طرف ظاہر کے خواہ تعریق اہتمام سے کرین خواہ بجمیع یا قی کرم سے

چادر بدن پر لپیٹ کر اور سر اوس سے باہر نکالکر اور اگر پسینا زیادہ ہو شربت انار اور شربت بہی کا پلاوین اور پانی سیب اور بہی کا اور پانی مورد تر کا اور بدن کو ملین خصوصاً پیشہ مین اور لخلخے طیبہ باردہ ریاحین اور عصارات فواکہ طیبہ او صندل اور کافور اور گلاب سی ترتیب دیکر سونگہاوین اور یہی ملنا اعضا کا اور گرم کرنا ونکا اور لگانا محاجم ناری تحت الاضلاع اور بین الکتفین کا اور تضمید معدہ اور احشا کا ساتھ اضمدہ قابضہ کی کہ جو کی ستو اور سیب کے پانی اور بہی کی پانی او آب مورد او گلنار او طلیا شعیر او خرنوب اور مانند اونکی سی بنایا ہو فائدہ مند ہی او ر اسیطرح تدہین پیٹ کی روغن بہی اور روغن مصطگی سی اور اسیطرح تقویت مشمومات طیبہ سی او ر اسیطرح چند لقمہ روٹی کی بیچ پانی کہٹا آنار کی ڈبو کر کہلانا اور بعد اوسکے تہوڑا کہک کہ سکر شراب ریحانی مین تر کرکے دینا اور اسیطرح ستو جو کو تہوڑی خشخاش مین پیسکر کہلانا اور اسیطرح حب الرشاد تین درم بہونکر اور دہی مین جو دیکر جسکا مکہا ہو پلانا وہا غایۃ فی القبض وینفع المرطوب او ر اسی طرح اسپغول بریان اور گوند اور گل ارمنی روغن گل مین چرب کرکے ساتھ رب بہی اور رب سیب اور شراب غورہ کے دینا او شخص کہ مزاج اوسکا سبب گرم ہو اور اسی طرح ہیجان مین لانا قے کا اگر پینے گرم پانی سے ہو اور وضع اطراف بیچ پانی گرم کی مانع اسہال ہے اور واجب ہے کہ غذا ایسی قابض دین اور پانی غورہ کا او مانند اسکے برف مین ٹھنڈا کر کے مفید ہے اور چاہیے کہ ہوا گہر کی معتدل کرین اسلیے کہ ہوا سے بارد واسطے عصر مواد کے اسہال کو مدد دیتی ہے اور ہوا سے گرم بہی مدد اوسکی ہے اگر قوت مسترخی ہو اور تبرید ظاہر تن معین منع اسہال ہے اور شرب شراب بدستور پس اجتناب ان سی لازم جانین اور معلوم کرین کہ جسوقت تدبیرین معدلہ اور قابضہ مفید نہون اور ضرورت آخر الامر مخدرات اور حابسات قویہ چاہیے دینا اور واجب ہے کہ قرص اور سفوف قابضہ نزدیک طبیب کے موجود رہین تو وقت حاجت کے کام مین لاوے جو یہ اشیا بیچ قرابادینون کے جو ہمین مذکور لکہنا اونکا اچہا نہیں جسکا جی چاہے اون مین دیکہ لے فائدہ بیچ تدبیر اوس شخص کے کہ اوسکو مسہل دین اور عمل نکرے جسوقت بیچ عمل مسہل کے دیری معلوم ہو اور جانین کہ عمل نکرنا اوسکا کچہ ایذا نہیں دیتا ہے پس ہو نچکرا اور حرکت کر باعث نہون بیچ اوس دن کے اور اگر قبض اور تشویش اور صداع [illegible] اور تمدد ہو [illegible] لاوی کی او رد و دوا بسبک بیچ معدہ کے ہو

ماء العسل گرم یا پانی گرم نمک ڈالکر دین تو وہ اخلاط کو رقیق کرکے مدد دے اوپر اجابت کرآور چاہیے کہ مطبوخات فواکہ اور ازہار ملینہ سے مدد دین اور یہی اسوقت مین مصطگی پسی ہوئی ایک درہم کو مثقال نمک ساتھ پانی گرم کے کہانا نعم المعین ہے آور اسی طرح تناول اشیاے قابضہ کا خصوصاً کہ عطریہ ہون مانند سفرجل اور تفاح اور مثل انکے اس مقام پر تعدیل ہین اسلیے کہ یہ چیزین واسطے قبض فم معدہ کے اور اوسکے ماتحت کو کہ اوسکے قریب ہے معصر کرتی ہین اور ثقل دفع کرتی ہین اور دوا او خلط کو فوق سے مائل طرف اسفل کے کرتی ہین اور بسبب عطریت کے طبیعت کو قوت دیتی ہین اور اشیاے مذکور لامحالہ اعانت دیتی ہین اوپر اجابت کے اور اگر ان تدبیرون سے اجابت نہو جلد فکر کرین تو دوا کہ بیچ معدہ کے باقی ہے مرفع ہو اور امن اوسکی مضرت سے ہو اور جسوقت دوا معدہ سے امعا مین گئی ہو اور وہان بند ہوئی ہو اسیطرح ماء العسل اور کہاری پانی دین اور اسوقت مین حقنہ اور شیاف ملینہ سے مدد کرنا چاہیے اور نشان خالی ہونے معدہ کا دوا سے اور اوترنے اوسکے کا طرف امعا کی وہ ہے کہ بیچ معدہ کے کچھ ثقل اور اضطراب اور ثقل نرہے اور ڈکار خالی الجہ دوا سے آوے اور اوسجگہ کہ حقنہ اور اور تدبیرین فائدہ ندین اور اعراض ردیہ مانند تمددوبند اور تجوع عین اور مانند اوسکے ظاہر آوین اور دوا دیر کو حرکت کرے اور کوئی چیز نہ نکلے واجب ہے کہ فصد کرین تو مواد متحرکہ نکل جاوین اور اعضا اونکے گرنے سے محفوظ رہین اور احوط وہ ہے کہ جسوقت مسہل دین اور عمل نکرے اگر اعراض ردی ظاہر نہون فصد کرنا چاہیے اگرچہ بعد دو تین دن کے ہو تو شاید بعد کچھ دنون کے مادہ حرکت کرے اور اعضاے رئیسہ کی طرف میل کرے لیکن جمع کرنا دو مسہل کا ایک دن مین خوف رکہتا ہے اور خارج صواب سے ہے یعنے بعد تناول کرنے مسہل کامل الوزن کے بسبب دیری اوسکے عمل کے مسہل نیا وہی مسہل ہو یا دوسرا نچاہیے اس لیے کہ ہوسکتا ہے کہ دونون بیچ حرکت کے آوین اور اسہال افراط سے ہو اور دوسری سے یہی عمل ہو لیس بہت نہو اور جانین کہ جسوقت پینے والا مسہل کا مریض ہو اور مسہل خفیف ہو اور اوسکے رہنے سے بدن مین مضرت متوقع ہو وقت عمل نہ کرنے کے حاجت تحریک کی نہین ہے مگر تدابیر مذکورہ سے جو کوئی کہ اسہال اور اصلح حال مرض سے ہو کام مین لاسکتے ہین **فائدہ** بیچ بیان اون اعراض اور امراض کے کہ بعد مسہل کے اتفاق ہوتا ہے اور بیان اونکی تدارک کا بہت اتفاق ہوتا ہے کہ کبھی اسہال

اور فصد سے کے درد جگر میں ظاہر ہوتا ہی بسبب ٹھیرنے مادہ کے اوس میں نزدیک ہبوط کے جیسے کہ
اسہال میں یا وقت صعود کی سبب کہ فصد میں اسلیے کہ جگر بہر مواد کا ہے اور نزدیک اسہال کے شاید ہوا
منجذبہ عروق سی کہ طریق امعا سے متوجہ نکلنے کے ہیں جب جگر میں پہونچا ہیں بسبب ضعف دوا کے
یا بہ سبب اور کوئی امر کے تھوڑا اوسنے جگر میں رہجاوے اور درد پیدا کرے بسبب اذیت پانے
اوسکے غشای مجلل کے اسی طرح نزدیک فصد کے اس سبب سے کہ مواد معدہ سے اور حوالی
اوسکے سے متوجہ طرف جگر کے ہوتے ہیں یا جانب عروق سے نکلتے ہیں شاید کہ تھوڑا اوسنے جگر میں
رہجاوے اور درد پیدا کرے اور علاج ان دردوں کا پینا گرم پانی کا ہی اسلیے کہ پانی گرم اوسکو ملاتا ہی
اوسکو بسبب غسل اور تحلیل کے اور جو مادہ قابل ہے اور غیر متشبث بیچ جگر کے اور بسبب
عدم کے ضعف بیچ قوت جگر کے پیدا نہیں کیا ہی حاجت بمعالجہ قوی کی نہیں ہی گرم پانی کافی ہوتا ہے
اور اسیطرح بہت ہوتا ہی کہ بعد اسہال کے تپ ظاہر ہوتی ہی یا اورام اعراض و موی اس سبب سے
کہ خون بیچ بدن کے بہت ہوا اور بہ سبب اسہال کے حرارت لازمہ اوسکی ہے باعتبار حرکت مواد کے
اور حرارت دوا کے خون میں ہیجان ہو کر تپ ظاہر ہوتی ہی علاج اسکی فصد ہی اور اکثر امر میں یہی کافی
ہوتا ہی اور شاید کہ بعد فصد کے طرف تبرید قوی کی مانند قرص کافور کے اور مانند اسکے حاجت پڑتی ہے
وقت قوی ہونے جوش کی اور یہی بہت ہوتا ہی کہ اگر بعد دوا معدہ سے نکل گئی ہو ... کیفیت ہوا اوسکی
باقی ہو اور گمان ہو کہ دوا باقی ہے مریض اوسکا تناول کرتا ستوینا کا ہوا ... ہوتا ہی کہ بعد
اسہال کے ہچکی ظاہر ہوتی ہے تدبیر اسکی یہ ہے کہ اسپغول بیچ روغن بادام اور پانی سرد کے چیرک کر دیکھو
اور اطراف باندھیں اور سطنتا کے سونگھانی سے چھینک لاویں اور یہی بعد اسہال کے سوزش
اور حرارت بیچ معدہ کے ظاہر ہوتی ہی پینا لعاب اسپغول اور لعاب بہدانہ کا ساتھ روغن گل کے یا روغن بادام کا
یا روغن تخم کدو کا ملایا ہوا مریض اوسکا ہر ساعت ایسی دینا چاہیے اور اگر سبب سوزش کا وارد ہونا مادہ گرم کا ہوا ہو
زوال اوسکی حدت کا ان چیزوں سی ہوتے کرنا چاہیے اور کبھی تناول کرنا قوابض کا بسبب عصر کرنے اعلا
معدہ کے اوسے کو انحدار کرتے ہیں اور متلی اور کرب کو دور کرتے ہیں اور یہی مغص اور غشی اور باقی
اعراض مکروہ ... ترک زدہ واکی ظاہر ہوتی ہیں بعد عمل کے بھی اتفاق نکلا ہوتا ہی بسبب انحدار مادے
کی طرف معدہ کے اور حوالی تک اسکے اور نہ نکلنا اوسکا تدبیر اوسکی بہی تعدیل ہوا اور نکالنا دو سہل تا دل تمام مادہ بعض

انتباہ ۵ ادویہ مسہلہ سے بعضے کثیر الغائلہ ہین یعنے اونمین تکلیف اور اذیت بہت ہو مانند خربق اسود
اور فرفیون اور تربد کے کہ سفید او جید نہو بلکہ سیاہ اور زرد اور عفن ہوا ور مانند غاریقون سیاہ اور
مازریون اور ریوند چینی کے کہ فارسی مین اوسکو بیخ خطائی کہتے ہین اور مانند انکے جہان تک ممکن ہو
انکو استعمال نہ کرین اور اگر اتفاق پڑے بہتر وہ ہے کہ دوا کو جہان تک ہوسکے بدن سے نکالین براہ
قے کے یا بحدار اور واسطے دور کرنے سمیت سب کے تریاق دیوین اور واسطے دفع مضرت مازریون کے
لعاب یا ادر روغن یا اور مسکہ اور روغن تل نفع تمام رکہتے ہین اور ضرر مذکور کو مکرر دینا چاہیے
اور بعد انکے تہوڑا سرکہ ساتہ پانی سرد کے اور واسطے تیزی فرفیون کے روغن گاو اور مسکہ نورالعین اور
اوہان اور گلاب سرد کرکے اور ماءالشعیر ساتہ روغن بادام کے اور پانی انار اور پانی سیب کا اور
شوربا مرغ مسمن مفید ہوتا ہے اور صندل اور کافور اور گلاب سونگہنا نافع ہے اور واسطے
ادویہ ریوند چینی کے رب سیب اور رب بہی دینا اور سرد پانی سے غسل کرنا اور اوپر سر کے سرد پانی
بہت ڈالنا فائدہ مند ہے اور واسطے تربد اصفر اور عفن کے پانی شدید البرد پلانا اور انار اور سیب کے
سونگہنا نافع ہے اور جاننا چاہیے کہ تناول ماست یعنے جغرات کا مضرت اکثر مسہلات کو مانند مازریون کے
دفع کرتا ہے اور اسہال مفرط کو باز رکہتا ہے اور شیر تازہ گرم کیا ہوا حدت دوا کو دور کرتا ہے لیکن اگر سبب
حرارت مفرطہ کے ہو ندین اور جسوقت بعد دوا کے خونکی آوے شراب انگوری تازہ دودہ مین پلاوے
اسطرح کہ دودہ زیادہ ہو اور اسکو دیوین ضرر ادویہ کو روکتا ہے اور پیاز سرکہ مین پروردہ کرکے اوس تلی کو
کہ بعد دوا کے پیدا ہوتی ہے روکتا ہے فائدہ بیچ بیان ترکیب ادویہ مسہلہ کے اور انکی ترکیب مین
تو چیز مرعی رکہنا چاہیے ایک وہ کہ جانین کہ اوکثیہ مسہلہ تمام قسم معدہ کو ضرر دیتے ہین لازم ہے کہ ادویہ
طیبہ مقویہ قلب ساتہ اوسکے ملاوین تو ضرر اوسکا قسم معدہ سے باز رکہنے اور روح حیوانی کو
کہ سب اعضا میں آمیز ہے قوت دیوے اور اوپر اسہال کے مدد کرے دوسری وہ کہ ساتہ دوا کے تکمیل
مسہل کے چیز سہیل ملاوین لانک الا دوارتیقص الاسہال لالانفراف المواد الی المثانۃ تیسرے وہ کہ
دوا سے تخت شیرین نہ کرین اسلیے کہ بہت ہوتا ہے کہ طبیعت بسبب حلاوت کے اوسکو عوض غذا کے
صرف کرے اور اوس سے منفعل نہو چوتے وہ کہ دوا سے سریع العمل کو ساتہ بطی العمل کے مرکب کرے
کیونکہ ممکن ہے کہ بطی العمل قوت سریع العمل کو توڑتی ہے جب تک سریع العمل جلد فارغ ہو بطی العمل بعد اوسکے

بیچ حرکت کرا دیوے اور بسبب زیادتی عمل کے بیچ تاثیر ہر واحد کے ضعف ہوتا ہے اور مقصود حاصل نہین ہوتا
اور اگر ترکیب ایسی دو دوا کی اتفاق پڑے چاہیے کہ مقدار وزن کا اور تجویز اخلاط ایسی کرین کہ
دونون دوا سے ایک مزاج اور ایک قوت ظاہر ہو یا تجویز وہ کہ جانین کہ بہت چیزین ایسی ہین کہ بدون
امتزاج تیز چیز کے جلد عمل نہین کرتی ہین اور مادہ غلیظ کو نہین نکالتی ہین لہذا املا نا سونٹھ کا بیچ
تربد کے لازم جانا ہے چھٹے وہ کہ دوا قابض مانند ہلیلہ کے کہ استفراغ اونکا بعصر ہو ساتھ دوا
لزج کے کہ عمل اوسکا پھسلانے سے ہوتا ہے مرکب نہ کرین اور اگر کرین ایسا چاہیے کہ پہلے قابض
عصر کرین بعد اوسکے لزج خلط کو جنبش دے اسواسطے کہ اس صورت مین خوف اسکا ہو کہ قابض نے
بہ سبب عصر کے مجاری کو تنگ کیا ہو اور لزج کہ بعد اسکے خلط کو جنبش دے راہ نکلنے کی نہ پاوے
اور شاید کہ عضو مین رہجاوے اور ورم پیدا کرے یا سدہ بلکہ ایسا دینا چاہیے کہ پہلے دوا
لزج خلط کو پھسلانے لگے بعد اوسکے قابض عصر کرے تو خلط جلد دفع ہو تمام قوت سے اور یہ
امر بسبب تنقیص مقدار قابض کے اور تکثیر مقدار لزج کے یا بسبب تقدم شرب لزج
کے حاصل ہوسا تو ین وہ کہ جانین کہ جو چیز مصلح ہے منقص عمل کی ہے پس جسقدر مصلح ہو
اسطرح کہ اصلاح کرے اور نقصان عمل مین بہت نہ کرے بہتر ہے اور تقدیر اوسکے
مقدار کی وقت تیقن ضرر کے چوتھائی حصہ ہے اور وقت تیقن ضرر کے برابر مسہل کے
بلکہ زیادہ اوس سے اوس درجے تک کہ بطلان بیچ عمل مسہل کے نہ لاوے اور حصول تیقن مضرت کا
بیچ حق کسی شخص کے بدون تجربہ یا حدس صائب کے کہ باعتبار مزاج کے حکم اوس سے کرین نہین ہوسکتا ہے
کما لا یخفے آٹھوین وہ کہ اگر اجزا سے مختلف سے مطبوخ بناوین یا نقوع جو اجزا سے مذکور سے قابل
پگھلانے کے ہون مانند نمک اور صمغ کے اونکو موافق مقدار شربت کے ڈالنا چاہیے اور جنکا
ثقل رہجاتا ہے اور قوت اونکی بیچ مطبوخ کے آتی ہے وزن اوسکے دونے کرنا چاہیے تو عوض
ثقل کے قوت اوسکی ساتھ مقدار شربت کے برابر آوے مثلاً جس شخص کو کہ جرم ہلیلہ دو درم
دیتے ہین بیچ مطبوخ کے چند درم ڈالنا چاہیے یا چار درم اور تربد کہ شربت اوسکے جرم کا
مثلاً آدھا درم ہے مطبوخ مین دو درم ڈالنا چاہیے اور انھین پہ قیاس کیا اور دواون کو
نوین وہ کہ جو دوائین متعددہ کو مرکب کرین وزن ہر ایک کے وزن خاص اوسکے سے

کہ اکیلی دینے مین کم کرنا چاہیے تو مجموع سے مقدار شربت معتدل حاصل ہو مثلاً جہان تربد اکیلا دو درم کفایت کرتا ہی اور ہلیلہ چار درم اور غاریقون ایک مثقال اور صبر آدہا درم جب ان چارون کو ترکیب کرین تربد چار دانگ اور ہلیلہ ایک درم اور غاریقون آدہا درم اور صبر چار دانگ کافی ہے الخ لیکن جانین کہ یہ اوس صورت مین ہے کہ جس شخص کو ایک دوا شربت کامل دیتی ہین اور عمل تمام کرتی ہے اوسکو وقت ترکیب کی کم کرنا مقدار کا لازم ہے تو عمل مین افراط نہو لیکن اوس شخص کو کہ شربت کامل ایک دوا اثر تمام نہین کرتا ہے اور محتاج تکثیہ کی ہے بیچ حق اوس شخص کے وقت ترکیب کے بہی اگر ادویہ متعددہ ہر ایک سے شربت کامل کرین باک نہین ہے بالجملہ احتیاط واجب ہے اور تجربون سے دریافت کرنا حال کا واجب اور کثرت شربات کی بدون تحقیق مزاج کے غیر مناسب ہے اور جو بیچ قرابادینون کی مسہلات مرکبہ انواع انواع لکھی ہین لکھنا اونکا یہان مناسب نہ جانا **فائدہ** بیچ بیان اس امر کہ عمل ادویہ مسہلہ کا کتنی قسم ہے معلوم کرین کہ دوای مسہل بعضی اسہال کرتی ہین بسبب تحلیل کے ساتہ خاصیت کی نظیر اوسکی تربد ہے اور بعضی بسبب عصر کی ساتہ خاصیت کی مثال اوسکی ہلیلہ ہے اور بعضی بسبب زلاق کے مانند آلوا اور لعاب اسبغول کی اور اکثر ادویہ قویہ سمیت رکہتی ہین اور بطریق قہر طبیعت کو اسہال لاتی ہین اور اصلاح ایسی چیزون کی ساتہ اون چیزون کی کہ اونمین فادزہریت ہو واجب ہے اور معلوم کرین کہ مرارت اور حراقت اور قبض اور عفونت اور حموضت اکثر مدد کرتی ہے اوپر عمل دوا کی بشرطیکہ خاصیت اونکی موافق آوی خاصیت اوسکی کو اسلیے کہ مرارت اور حراقت مدد کرتی ہین اوپر تحلیل کی اور عفوصت مدد کرتی ہے اوپر عصر کی اور حموضت اوپر تقطیع کے اور اوپر گذر چکا ہی کہ برودت مدد دیتی ہی مسہل بالعصر کو اور حرارت اوسکی ضعف ہی **فائدہ** بیچ بیان کیفیت ادویہ مسہلہ اور مقئیہ کی اور طریق نفوذ کرنے قوت دوا اور جذب کرنے اخلاط اور ذکر خصوصیت بعض دوا کی ساتہ بعضے مواد کی اور علت جذب دوا کی اور کمیت نکلنے مواد کی بدن سی بعد منجذب ہونی کی اور پہونچنا اونکا بیچ جگر کی اور بیان فرق کا بیچ عمل جاذبہ مسہلہ اور مقئیہ کی یہ فائدہ متضمن ہے تین نکتہ پر نکتہ بیچ عمل دوا اور طریق اوپر نفوذ دوا کی اور انجذاب مواد کی اور ذکر خصوصیت بعض دواون کا ساتہ بعضی اخلاط کی جانین کہ بیچ جذب مواد کے تین مذہب ہین ایک بعض محدثین کا دوسرا بعض اقدمین کا تیسرا محققین کا مذہب بعض محدثین کا یہ ہی کہ جذب مواد کا بسبب اضطرار خلا کی ہی اس سبب سے کہ جو دوا اوپر معدہ کی وارد ہوتی ہے طبیعت کو حرکت دیتی ہے اوپر دفع فضول کے کہ معدہ اور حوالی معدہ مین ہین اور نزدیک نکلنی فضلات مذکور کی فضول دیگر اعضا مجاورہ سے

جذب ہوتے ہین بسبب محال ہونے خلا کے اور یہ راے نزدیک اہل تحقیق کے فاسد ہے اس واسطے کہ حال یہ ہے
کہ انجذاب مواد کا بسبب استحالہ خلا کو ہو وقت پینے اوس دوا کے کہ واسطے نکالنے ایک خلط کی مخصوص ہے استفراغ
دوسرے خلط کا نہ ہو سکے اسلیے کہ خلا اوسی چیز کو جذب کرتی ہے مگر اوسکو کہ وہ انجذاب مین تابعدار زیادہ ہو بعد اوسکے جذب
کرتی ہے اوسکو کہ وہ خاصی زیادہ ہے اور حال یہ ہے کہ بیان ایسا مشہود نہین ہے اور مذہب
بعض اقدمین کا وہ ہے کہ انجذاب مواد کا جاذبہ دوا سے ہے نہ خلا سے اور نشان اوسکی
یہ ہے کہ پہلے مادہ رقیق کو جذب کرتی ہے اور یہ قوم اگرچہ بیچ اثبات جذب کے بسبب
دوا کے ساتھ اہل تحقیق کے موافقت رکھتے ہین لیکن بیچ تخصیص جذب کرنے اول مادہ
رقیق کے خطا کیا ہے اس جہت سے کہ اگر ایسا ہوتا نکلنا خلط غلیظ کا پہلے قطعاً نہو سکتا
اور حال یہ ہے کہ بعض دوائین پہلے مادہ غلیظ کو نکالتی ہین فقط بدون اسکے کہ پہلے مادہ رقیق کو
نکالین پس باطل ہوے دونون مذہب لیکن مذہب حق محققین کا یہ ہے کہ جذب دوا کا جاذبہ دوا سے
ہے بسبب اوس خاصیت کے کہ صانع حقیقی نے اوس مین ودیعت کیا ہے اوسی قوت سے جذب
مواد کرتی ہے بمثابہ مقناطیس کے لوہے کو اور یہ جذب دوا کے تقدم انجذاب بعض رقیق کا اور تاخر غلیظ کا
شرط نہین ہے جیسا کہ ذکر کیا ہے لیکن بعض دوا ساتھ جذب بعض دوا کے مخصوص ہے جیسا کہ بیان
اوسکا آتا ہے اور جانتے ہین کہ جرم دوا کا بیچ بدن کے نفوذ نہین کرتا ہے اور موضع خلط مین نہین پہونچتا ہے
اور نفس دوا معدے یا امعا مین رہتی ہے اور یہ مقدمہ براہین سے ثابت ہوا اور واجب التسلیم ہے
اور معلوم کرین کہ جیسا نکلنا خلط کا محتاج مجاری کے ہے پہونچنا قوت دوا کا موضع خلط تک
محتاج اونکے نہین ہے اسلیے کہ قوت دوا کی جسم نہین ہے اس سبب سے اوپر گوشت اور پوست
اور عصب اور استخوان اور غشا کے گذرتی ہے اور محل مقصود تک پہونچتی ہے اور کام کرتی ہے
اور حائل ہونا ان چیزون کا مانع نفوذ قوت کا نہین ہوتا ہے جیسے ضماد دون مین کہ اوپر ظاہر بدن کے
کرتے ہین محسوس ہے کہ جس طرح اثر اونکا باطن مین سرایت کرتا ہے یہی حکم بیچ باطن کے ہے اگرچہ
دوا نافذ ہوتا بسبب کثافت کے ہڈی اور اعضا دوسری سے کیونکر نافذ ہوتا نہیں ثابت ہوا کہ قوت
دوا کی نافذ ہوتی ہے **انتباہ** بعض دوائین واسطے جذب ایک خلط کے مخصوص ہین اور بعضے
واسطے جذب زیادہ ایک خلط سے اور بعضے ایک خلط کو دوسرے خلط سے زیادہ جذب کرتی ہین

اور جو دوائین کہ واسطے جذب ایک خلط کے مخصوص ہین اون مین بھی بعض واسطے بعض انواع اوسی خلط کے مخصوص ہین جیسے تربد اور شحم حنظل کہ واسطے تنقیہ بلغم کے مخصوص ہین لیکن ہر ایک بلغم دوسری کو نکالتی اور یہ دوسری وجہ کے عضو دوسرے سے بمقدار دوہرے کے اور ظاہر ہوا ہے کہ مخصوص مسہل صفرا ہے اور نہ مسہل بلغم اور حجر ارمنی مسہل سودا اور صبر مسہل صفرا و [illegible] مسہل [illegible] خلط کا لیکن بلغم کو سودا سے زیادہ نکالتا ہے اور سودا کو صفرا سے زیادہ اور [illegible] مسہل مانیت ہے اور جاننا کہ مراد اس تقریر اور تخصیص سے وہ ہے کہ خاصیت بعض اشیا کی ایسی ہے کہ بعض اخلاط کو پہلے جذب کرتی ہے اور جب تک کہ بعض اوس خلط کا بیچ بدن کے ہے اور طبیعت کو اوسکے دینے مین بخل نہین ہے دوسرے خلط کو جذب نہین کرتی ہے نہ یہ کہ [illegible] مخصوص ہے اور خلط کو ہرگز جذب نہین کرتی ہے اسلیے کہ تحقیق ہوا ہے کہ ہر دوا کہ واسطے نکالنے ایک خلط کے مخصوص ہے جو اوسکے تنقیہ سے فارغ ہوئی اور ابھی تک بدن مین [illegible] نکالنے اور [illegible] دیگر سے شروع کرتا ہے ابتدا نکلنا بلغم کا وقت پینے مسہل صفرا کے دلیل [illegible] صفرا کی ہے نہایت یہ ہے کہ جو خلط عسیر اور تھوڑا ہے مانند سودا کے یا مجذوب زیادہ ہے اور بطیع کے مانند خون کے انجذاب اوسکا جاذب صفرا یا بلغم سے آسان نہین ہے خصوصاً خون کہ کوئی [illegible] واسطے اوسکے جاذب کے مخصوص نہین ہے اور تنقیہ اوسکا دوا سے معمول و مقبول نہین ہے جبتک ممکن ہے طبیعت اوس کو منجذب ہونے نہین دیتی لان خروجہ بالاسہال مدقع فی الاوقات بلا اسہال اور معلوم کرین کہ جذب دوا کا ساتھ اخلاط فاسدہ کے اختصاص نہین رکھتا ہے بلکہ اخلاط صالحہ کو بھی منجذب کرتا ہے وقت کم ہونے فاسدہ کے کذا قبل المسہل ینقی ویتکی او یتلی بالکاوی من الشفا تہ او بالالام من الابتلا اور یہی معلوم کرین کہ جو دوا واسطے نکالنے ہر خلط کے [illegible] ہے اوسکی شان تو کہ استفراغ رطوبت بدن کا زیادہ اوسی کو [illegible] کہ مستفرغ اوس خلط کا کرے کہ اوس سے مخصوص ہے اور اسی سبب سے دن مسہل مین انگوٹھی انگلی مین ڈھیلی ہو جاوے لہذا مدقوق کو پینا مسہل کا ممنوع ہوا کہ ہلاک کرتا ہے اور جاننا چاہیے کہ جیسے بعض دوا ساتھ بعض اخلاط کے خصوصیت رکھتی ہے اسیطرح ساتھ بعض اعضا کے بھی مخصوص کیا ہے باعتبار کثرت استفراغ کرنے اوس دوا کے اوس عضو سے مانند شحم حنظل کے ساتھ دماغ اور اعصاب کے اور مانند سورنجان کے ساتھ مفاصل

اور علیٰ ہذا القیاس ورنہ دواے منقی جیسے جذب کرتی ہے مادہ فاسد کو ان اعضاسے اور اعضاسے بھی کرتی ہے لیکن کثرت اور قلت سے اور بدستور جیسے دواے منقی جذب مواد فاسدہ کرتی ہے عضو علیل سے جذب مواد صالحہ کا اعضاے سالم سے بھی کرتی ہے لیکن تفاوت سے جیسا ذکر کیا گیا اور پوشیدہ نہ ہے کہ انجذاب اخلاط کا بسبب جاذب دوا کے اکثر مسالک عروق سے ہوتا ہے لیکن جس وقت مادہ بیچ اعضاے مجاری و معدہ کے ہو ہو سکتا ہے کہ بعض مواد طریق مناعذ سے بدون وساطت عروق کے بھی منجذب ہو اور بیچ ایسے جاذب کے شدت مجاری کی اور تخیف ہونا جرم عضو معلوم کا شرط ہے تو نفوذ جسیم مادہ کا ہو سکے اور یہ امر بیچ امراض ریہ کے مشہور ہے لہذا شیخ نے کہا ہے کہ الاخلاط التی فی الریۃ فانہا تجذب من طریق المجاری الی المعدۃ والامعاء وان لم یسلک العروق نکتہ بیچ علیت جذب دوا کی جاننا چاہئے کہ علت جاذب دوا کی نزدیک جالینوس کے مشاکلت ہے بیچ جوہر دوا اور خلط کے اس دلیل سے کہ جنسیت یعنی ایک جنس ہونا سبب ضم کا یعنی ملنے کا ہے اور کہا ہے کہ مسہل غیر سمی جس وقت عمل نہ کرے اور ہضم ہو جاوے پیدا کرتا ہے اوس خلط کو کہ اوس سے مخصوص ہے بیچ نکالنے کے واستدل علیٰ ذلک بانہ ذلک الخلط کثیر فی البدن حینئذ اور قید مسہل غیر سمی کی اسلیے کی گئی کہ دواے سمی تولید خلط سے لامحالہ محروم ہے بالاتفاق اور شیخ رئیس کہتا ہے کہ مشاکلت کو علت جذب کی مقرر کرنا صحیح نہیں ہے اسلیے کہ اگر ایسا ہوتا ہر طرح بہت لوہا تھوڑے لوہے کو اور بہت سونا تھوڑے سونے کو منجذب کرتا لان المشارکۃ بین اشخاص النوع الواحد لا شک انہا یکون اکثر من المشاکلۃ التی بین الدواء وحجر المقناطیس والحدید اور قرشی نے بیچ دفع استدلال جالینوس کے کہا کہ ہم نہیں مانتے ہیں کہ کثرت عمل نہ کرنے مسہل کے خلط بہت ہوتا ہے بسبب استحالہ دوا کے اوس خلط سے اسلیے کہ احتمال رکھتا ہے کہ سبب کثرت کا تحلل ہونا خلط کا ہو کہ دوا کی حرکت نے اوس تحلل کو پیدا کیا ہے اور اس صورت میں کثرت زعمی ہے نہ حقیقی اور ہو سکتا ہے کہ اور اخلاط کا استحالہ ہوا ہو ساتھ خلط مسہول کے اور بسبب اوسکے کثرت حقیقی اوس خلط میں ظاہر ہوئی پس استحالہ دوا کا ساتھ خلط مشاکل نہیں ہوتا ہے ساتھ اس امر کے کہ مقرر ہوا ہے کہ دوا ہے مطلق خلط نہیں ہوتی ہے اور ادویہ مسہلہ لامحالہ یا دوا نہیں یا دواے سمی قائم اور اگر کوئی شخص جانب جالینوس سے کہے کہ اوسنے یہی اعتراض کہ شیخ نے کیا ہے

مشاکلت سے کیا ہے اور جواب بھی دیا ہے کہ علت جذب کی مشاکلت تام نہیں ہے اسلیے کہ اگر ایسا ہوتا مایل سے میل کرنا و دتشاکل کا لازم آوے اور یہ بدون انفعال میل کرنے والے کے نہیں ہوتا ہے اور حال یہ ہے کہ انفعال کوئی شئے کا اپنے مثل سے ممنوع ہے بلکہ حصول جذب کا اس طریق سے ہے کہ درمیان ذات جاذب اور ذات مجذوب کے ایک وجہ سے مشاکلت اور دوسری وجہ سے مخالفت ہوتی ہے پس بسبب حیثیت مشاکلت کے جو غالب ہے جذب کرتا ہے مغلوب کو اور وہ مغلوب بسبب حیثیت مباینت اور مخالفت کے کہ وہ بھی درمیان دواسکے ثابت ہے منفعل ہوتا ہے غالب کے جذب سے پس نہ جاذب کرنے لوہے سے لوہے کو بیچ ہونے مشاکلت کے علت جذب کے اعتراض وارد نہیں ہوتا ہے جواب اسکا جانب شیخ رئیس ایسا کہتے ہیں ہم کہ اس کلام سے بھی علت ہوتا جذب کا مشاکلت سے متعلق ہے نہایت یہ ہے کہ واسطے انجذاب کے انفعال مباینت کی بھی شرط ہوئی اور اوپر اس تقدیر کے لازم آتا ہے کہ جس قدر جذب قوی زیادہ اور اکثر ہوتا ہے مشاکلت زیادہ اور تمام ہوتی ہے اگرچہ کسی وجہ ہو اور حال یہ ہے کہ ادویہ قویۃ الاسہال اکثر سمی ہیں اور اشیاے سمی لامحالہ شدید المباینت ہیں واسطے رطوبات بدنی کے اور ہرگز درمیان اوسکے اور رطوبات بدن کے مشاکلت نہیں ہے چنانچہ جالینوس نے خود اقرار کیا ہے کہ دواے سمی مستحیل بخلط نہیں ہوتی ہے پس جذب کو مشاکلت پر محصور کرنا صادق نہیں آتا ہے آرے اگر کوئی جگہ جذب مشاکلت سے ہو ممنوع بھی نہیں ہے اور حق یہ ہے کہ عقل انسانی بیچ دریافت کرنے حقیقت معانی کے کہ جملہ خواص اشیا سے ہیں سواے اقرار کرنے ہیچدانی کے لیاقت نہیں رکھتی ہے لہذا قرشی کہتا ہے کہ قول حکما کا کہ بجنسیت علت ضم کی ہے اور یہ کہ شئے مثل اپنے سے منفعل نہیں ہوتی ہے مقدمات مشہورہ سے ہے لیکن واجب الصدق نہیں ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الامور نکتہ بیچ علت نکلنے مواد کے بدن سے بعد پہونچنے کے اوپر جگر کے اور فرق بیچ عمل مسہل اور مقی کے جاننا چاہیے کہ اوپر کہا گیا ہے کہ جرم دواے مسہل اور مقی کا جگر میں نہیں جاتا بلکہ معدے میں ٹھہرا رہتا ہے قوت اوسکی سب اعضا کو پہونچتی ہے مسالک عروق وغیرہ سے اور انجذاب مواد کا اعضاے بعیدہ سے نہیں ہوتا ہے مگر عروق سے اور جگر سے اور جب قوت دوا کی

جگر مین پہونچتی ہے اگر دوا مسہل ہے اور طرف امعا کے نازل ہوتی اور مادہ بھی جگر سے امعا کی طرف
گذر کر وہان سے بسبب دفع طبیعت کے مستخرج ہوتا ہے اسہال سے اور اگر دوا بھی تک معدے مین پہنچا ہے
اور بھی طبیعت مادے کو جگر سے جانب امعا کے دفع کرتی ہے اور یہ جذب
دوا کے غلبہ کرے گے اور وجہ اسکی بیان ہوتی ہے اور کبھی دوای مسہل کو معدے مین
ہوتی ہے مادے کو جگر سے طرف معدے کے کھینچتی ہے پس قے مین نکلتا ہے بسبب دفع طبیعت کے
وہ اکثر با طرف امعا دفع ہوتا ہے لیکن اگر دوا مقی ہو مادے کو جگر مین پہونچا کر طرف اپنے مقام کے
کہ معدہ ہے منجذب کرتی ہے اور جو معدے مین پہونچا طبیعت اوسکو قے سے دفع کرتی ہے اور
کبھی مادہ جگر مین پہونچکر طرف معدے کے جذب دوا مقی سے منجذب نہین ہوتا بلکہ بسبب دفع
طبیعت کے بھی جگر سے طرف امعا کے جاتا ہے اور کبھی معدے مین پہونچکر جانب امعا کے منحدر ہوتا ہے
وہ قلیل اور باب قے مین وجہ ہو جانی مقی کی کبھی مسہل اور کبھی ہو جانے مسہل کے مقی مشرح
بیان ہوئی ہے بالجملہ فرق بیچ دوا مسہل اور مقی کے یہ ہے کہ ادویہ شدید الجذب معدے سے
امعا مین نہین جاتی ہین اور اونکے تصرف کے معدے مین اور قوی ہونے جذب کے مادے کو کہ
جگر مین پہونچتا ہے اپنی طرف اور قوت دافعہ جگر کی کہ مدفع اوسکا وہ مار ساریقا مین کہ امعا سے
متصل ہین شدت جذب دوا سے طاقت نہین رکھتی ہے کہ اوسکو طرف امعا کے دفع کرے اور جو مادہ
معدے مین پہونچتا ہے قوت دافعہ معدے کی مواد موذی کو اقرب طریق سے کہ مری ہے نکالتی ہے
مگر یہ کہ کوئی مانع ہو پیش آتی ہے دوا مقی مسہل بخلاف ادویہ مسہلہ کہ شدید الجذب نہین ہین لہذا
طرف امعا کے کہ جلد منحدر ہوتے ہین اور اگر بیچ معدے کے بھی ہون مادے کو جگر سے بسبب مقاومت
اوسکے دافعہ کے کہ وہ چاہتی ہے اوسکو امعا مین بھیجنا طرف اپنے نہین کھینچ سکتی ہے پس متحقق ہوا کہ
جو شدید الجذب ہے مقی ہوا اور غیر شدید الجذب مسہل اور فرق درمیان دونون کے یہی ہے الا یہ کہ
اور جو دافعہ اعضا کی مفوض ہے واسطے نکالنے مواد کے اور نکلنا مادے کا ہر عضو سے طریق اقرب سے
مسہل ہے اور یہ طبع کے دفع کرنا طبیعت کا فرق کرنے والا ہوا اور درمیان مقی اور مسہل کے ورنہ باعتبار
نفس جذب کے اور نہ تقاضا کرنا دوا خروج کو درمیان مسہل اور مقی کے فرق نہین ہے اسلئے کہ
نکالنا مواد مجذوبہ کا بسبب تقاضا سے طبع کے مقرر ہوا ہے کما مر اور اگر کہین کہ ہم نہین مانتے ہین

نکلنا اخلاط منجذبہ کا بعد پہونچنے کے بیچ معدے اور امعا کے دفع طبیعت سے بلکہ یہ کہتے ہین
کہ بنابر نزدیک وہ دوا سے جاذب کے پہونچتا ہے اوس سے ملکر متشبث ہوتا ہے اور دوا کی
شان سے یہ ہے کہ بعد فراغت عمل کے بدن سے نکل جاتی ہے اوس طریق سے کہ اقرب ہے
اور جو دوا نکلتی ہے مواد بھی کہ ساتھ اوسکے تشبث رکھتے ہین جیسے لوہے مین دیکھا گیا ہے
کہ ساتھ انتقال مقناطیس کے وہ بھی منتقل ہوتا ہے پس بیچ استفراغ کے حاجت ساتھ دفع طبیعت
کے لازم نہین آتا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ یہ بات صحیح نہین ہے دو وجہ سے ایک وہ کہ اگر ایسا ہوتا
ہر طرح نکلتا مواد کا ساتھ اور اسہال مین بدون ہمراہی دوا کے نہین ہوتا اور حال ایسا نہین ہے
اسلیے کہ بارہا دیکھا گیا خصوصاً بیچ اسہال کے کہ دواے مسہل آخر اسہال تک ہرگز نہ نکلی
بعد نکلنے مواد کے ایک دو دست مین اکیلی بالکل نکل گئی اور یہ بات باطل کرتی ہے قیاس کو
دوسرا وہ کہ اگر نکلنا مواد کا بہ تبعیت مواد کے ہو لازم ہے کہ ہر دست مین تھوڑی دوا نکلے
اس سبب سے بیچ اوسکے عمل کے نقصان ہر دست مین زیادہ ہوا اور مشہود ایسا نہین ہے
اور جو بطلان اس قول کا ثابت ہوا حاجت ساتھ دفع طبیعت کے بیچ نکالنے مواد مجذوبہ
کے متحقق ہوگی فافہم فائدہ بیچ بیان اس امر کے کہ بیچ تنقیہ کے حاجت اسہال کی کون
وقت لازم ہو اور کفایت کرنا اوپر فصد کے کون وقت واجب ہے اور جمع کرنا درمیان دونون
کے کون وقت مجوز ہے اور نزدیک جواز جمع کے مقدم کرنا کس کا ضرور ہے جاننا چاہیئے
کہ امتلا محتاج کرنے والی استفراغ کی تین حال سے باہر نہین ہے ایک وہ کہ باعتبار اوعیہ
کے یعنے مقدار اخلاط کے زیادہ ہو دوسرا باعتبار قوت کے یعنے زیادتی کیفیت
اخلاط کی ہو اور اطلاق امتلا کا اوپر غلبہ کیفیات کے مجاز ہے تیسرا باعتبار دونون کے
ہو اور اس بحث کو تین نوع مین ذکر کرتے ہین نوع پہلی بیچ امتلا باعتبار اوعیہ کے
وہ دو طرح سے ہے ایک وہ کہ امتلا سب اخلاط سے ہو دوسرا وہ کہ بعضے اخلاط سے ہو
اور یہ نوع امتلا کی دو صنف مین بیان ہوتی ہے صنف پہلی وہ کہ امتلا بیچ سب اخلاط کے ہو
اور یہ بھی دو طور سے ہے ایک وہ کہ نسبت طبیعی کہ درمیان اخلاط بدنی کے قبل امتلا کے بوقت صحت مین
ہوا واقع ہے بعد زائد ہونے مقادیر کی بھی وہی نسبت باقی ہے مثلاً ہم فرض کرین کہ نسبت طبیعی اخلاط کی آپس مین یہ ہے

کہ خون تین حصہ بلغم سے زائد ہوا اور بلغم دونا صفرا کا اور صفرا ایک حصہ سودا کا پس یہ نسبت فرضی بعد اخلا
کے بھی اسی طرح پر محفوظ رہے درمیان اخلاط کے اور اس صورت مین واجب وہ ہے کہ فصد کرین اور
اوپر اسی فصد کے قصر کرین اور اسہال نہ کرین قصر کرنا اوپر فصد کے اس سبب سے ہے کہ اخلاط محفوظ
النسبت مین اور رگ مین شامل اور واقع ہونا فصد کا بیچ نکالنے سب خلطون کے ہے باینہمہ کافی ہے
مگر یہ کہ فصد تنگ ہوا اور اخلاط غلیظ بھی ہون کہ یہ ماخن فیہ سے خارج ہے اور نہ مشغول ہونا اسہال
سے اسلیے ہے کہ اسہال مین نکالنا دم کا نہین ہوتا ہے پس اگر اوسی پر کفایت کرین اور اخلا
نکلین گے اور خون اوسی طرح باقی رہیگا اور اگر بعد اسہال کے واسطے تنقیہ خون کے فصد کرین
تو خون مرکب الاخلاط ہے اور اخلاط بھی بالضرور نکلین گے اور بیچ نسبت طبعی کے لامحالہ اختلاف
پڑے گا بہ سبب کم ہونے مقدار اخلاط کے بہ نسبت خون کے اور یہ مطلوب نہین ہے اور
اگر بعد فصد کے کوئی خلط مین غلبہ ظاہر ہو تو تنقیہ اوسکا کیا چاہیے دوسرا وہ کہ بیچ نسبت طبیعی
مذکور کے مفقود ہوا ہوا اور اس صورت مین نظر کرین کہ غالب زیادہ خون ہے یا خلط دوسرا اگر خون غالب
زیادہ ہے تو بھی فصد کرین اور اوسی فصد پر کفایت کرین اور وجہ اسکی گذر چکی ہے اور اگر غالب زیادہ دوسرا
خلط ہو چاہیے کہ جمع کرین بیچ فصد اور مسہل کے اور یہ امر کہ در صورت جمع کرنے کے ابتدا کس سے کیا چاہیے
تفصیل طلب ہے اور تفصیل اوسکی یون ہے کہ اگر حاجت بیچ اسہال کے ساتھ دواے قوی کے
ہے تقدم فصد سے کرین بشرطیکہ خلط مذکور شدید اللزوجت اور کثیر البرودت
نہو ورنہ اسہال کو مقدم رکھین اور یہ اسہال اسطرح چاہیے کہ جسقدر خلط
کہ اوپر نسبت طبعی اخلاط زائد کے ہے اوسی طرح نکلے نہ وہ کہ بدرجہ تعدیل کے
پہونچے اسلیے کہ اسہال خلط مذکور کا اوس درجے کہ تعدیل اوس مین ظاہر ہو جائز نہین ہے اسلیے کہ
نکلنا اوسکا دوسرے مرتبے بیچ فصد کے کہ مستلزم نقصان مقدار معتدل کا ہے لامحالہ نقصان کرتا ہے
اسلیے کہ حصول صحت کا موقوف ہے اوپر باقی رہنے اعتدال کے اور اگر حاجت بیچ اسہال کے ساتھ
دواے قوی کے نہو بلکہ دواے نرم ضعیف کافی ہو تقدم اسہال سے کرین اور بیان بھی وہی
قانون مرعی رکھین کہ خلط غالب زیادہ اغلبیت سے نکلے اور اوپر نسبت طبیعے کے عود کرے
فقط نہ یہ کہ درجہ اعتدال کو پہونچے تو نزدیک فصد کے کہ وہ سب اخلاط کو نکالتی ہے اعتدال

سب اخلاط مین ظاہر ہووے بدون کم ہونے کوئی خلط کے اخلاط سے اور معلوم کرین کہ حاجت دوای قوی اور ضعیف کی باعتبار غلظت اور لطافت مواد کے ہے جس قدر کہ مادہ کثیف زیادہ ہے حاجت دوای قوی کی زیادہ ہے اور بالعکس اور وجہ تقدم فصد کی بیچ صورت دواے قوی کے وہ ہے کہ جسوقت خون بیچ بدن کے زیادہ قدر معتدل سے ہوا اور واسطے خلط غالب تر کے دواے قوی دیوین لامحالہ خون حرکت مین آوے گا حرارت دواسے اور جو خون بہ سبب حرکت کے نذر نہین ہو سکتے کہ طرف بعض مخالف کے گرے اور نفع دوسرا بیچ تقدم فصد کے اس حالت مین وہ ہے کہ ادویہ قویہ خصوصاً مسہلہ اکثر سمی ہوتی ہین اور نزدیک کثرت غلبہ خلط کے استکثار مقدار کی لازم ہے اور نزدیک قلت غلبہ کے قدر قلیل کافی ہے اور ظاہر ہے کہ جو تقدم فصد سے ہو ہر ایک خلط کم ہوتا ہے اور اس سبب سے استکثار دوا کی حاجت نہین ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ دواے سمی جسقدر کمتر استعمال کرین بہتر ہے اور شرط خالی ہونے خلط غالب تر کی لزوجت اور برودت کثیرہ سے بیچ تقدم فصد کر اس سبب سے ہے کہ اگر باوجود لزوجت اور برودت خلط کے تقدم فصد سے کرین بسبب نکلنے خون کے کہ گرم ہے برودت بیچ مزاج کے عارض ہوا اور اس سبب سے غلظت اور لزوجت خلط کی بڑھ جاوے اور بھی جو خلط کی شان سے تشبث ساتھ اعضا کے ہے نکلنا اوسکا ہمراہ خون کے بہ نسبت اور اخلاط کے بہت کم ہوگا اور بعد فصد کے بالضرور نسبت اوسکی ساتھ باقی اخلاط کے زیادہ اور بیچ ہوگی کہ پہلی تھی بسبب احالہ مزاج کے اور اخلاط کے طرف طبیعت اپنی کے کہ کثرت کو لازم ہے کثرت بہت اوس خلط مین ظاہر ہوگی اور طبیعت کما ینبغی تصرف اوسمین نہ کرے گی پس اس صورت مین تقدم اسہال کا لازم ہے لہذا شیخ نے فرمایا ہے کہ اذا اوجبت الضرورۃ فصدا او استفراغاً بمثل الطریق و بالادویۃ القویۃ فیجب ان یبدأ بالفصد و کذلک اذا کانت الاخلاط البلغمیۃ مختلطاً بالدم ولکن اذا کانت الاخلاط لزجۃ باردۃ فربما زادہا الفصد غلظا و لزوجۃ فالواجب ان یبدأ بالاسہال لیکن وجہ تقدم اسہال کی اوس صورت مین کہ ساتھ دواے قوی کے حاجت نہو وہ ہے کہ خلط محتاج دواے نرم کا اکثر ہی صفرا ہے اور اس حالت مین اگر تقدم فصد سے کرین صفرا حرکت مین آوے اور بدن مین منتشر ہوگا اور آفات لاوے گا بہ سبب زائل ہونے اوسکے تقادم کے کہ خون ہے اسلیے کہ خون توڑتا ہے تیزی صفرا کی بسبب اپنی رطوبت کے اسی سبب سے

اکثر آدمیون کو بعد فصد کے شور اور جرب اور حمی غب ظاہر ہوتے ہین بخلاف اوسکے کہ تقدم اسہال
سے کرین کہ دوا سے ملین تہیج فاحش خون مین نہین لاتی ہے اور نکالنا خلط غالب تر کا کہ جسکے
دفع اوسکا مطلوب ہے بدون اذیت کے کرتا ہے اور اگر کہین کہ جو نکالنا صفرا کا بعد فصد کے
ممکن ہے اسہال سے پس تقدیم فصد سے مضر نہین ہوتا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ فصل درمیان
دونون تنقیہ کے لازم ہے اور بعد حرکت صفرا کے خوف بعض امراض مہلکہ متوقع ہے پس اس صورت
مین کیا ضرور ہے کہ باوجود ان احتمالات کے آدمی کو کئی دن تک آفات مین مبتلا کیا جاوے
اور اوسکے حق مین خون مہالک تجویز کیا جاوے مصنف دوسری پہلی نوع سے وہ کہ امتلا بیچ
بعض اخلاط کے ہو اور یہ بھی دو طرح ہے ایک وہ کہ خون فقط غالب ہو اس حالت مین
بھی فصد اکیلی کافی ہے اور وجہ اسکی ظاہر ہے لیکن واجب ہے کہ خون اوسقدر لیوین کہ
اعتدال اوسمین ظاہر نہو اور ابھی تک کچھ مادہ اوسمین باقی رہا ہو کہ بند کرے اور وجہ اسکی
یہ ہے کہ دم مرکب الاخلاط ہے اور بیچ اوسکے نکلنے کے سب اخلاط کا نکلنا لازم ہے پس
جسوقت کہ اخلاط اوپر مقادیر معتدلہ اپنے کے ہوں اور خون اکیلا زائد ہو اگر نکالنا
خون کا اوس حد تک ہو کہ اعتدال اوس مین ظاہر ہو یا بضرر نقصان ظاہر درجہ اعتدال
سے بیچ اور اخلاط کے پڑے گا اور یہی مطلوب اور منظور نہین ہے اور اگر کہین کہ جو زیادتی
اخلاط ناقصہ کی ممکن ہے نکالنا خون کا اس طرح کہ اعتدال کو پہونچے ممنوع ہو تو جواب اسکا یہ ہے
کہ زیادتی کرنے والا اور اخلاط کا لامحالہ کم کرنے والا خون کا ہے اور جب خون بدرجہ اعتدال
پہونچ گیا ہو کم کرنا مضر ترین اشیا ہے بخلاف اوسکے کہ ابھی کچھ زیادتی خون مین باقی ہو اور
واسطے زیادہ کرنے اخلاط کے کہ درجہ اعتدال مین تھے اور نکلنے خون سے نقصان اونکے
واقع ہوا توجہ کیا جاوے اوسی قدر خون کہ قدر معتدل سے زیادہ رہا ہے بسبب تکثیر اخلاط
کے نقصان پاوے گا اور خرابی بیچ نسبت مطلوبہ کے حاصل ہوگی بدون تکلیف کے دوسرا وہ کہ خلط دوسرا
اخلاط ثلثہ سے غالب ہوا اور یہ بھی دو طرح ہے پہلا وہ کہ باوجود غالب ہونے اوس خلط کے خون بھی غلبہ رکھتا ہو اس حالت مین
جمع درمیان فصد اور اسہال کے اور رعایت پہونچانے ہر ایک کے ان مین سے بدرجہ اعتدال کی واجب ہے
وقت دو تنقیہ کے اعتدال درمیان انکے بدون مضرت کے ظاہر ہو جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے اور

مستحب ہوتا تقدیم انکا کس سے ہو ضوابط مسطورہ سے مخفی نہیں ہے دوسرا وہ کہ کوئی خلط اخلاط ثلاثہ سے اکیلا یا ساتھ دوسرے کے غالب ہوا اور خون اوپر اعتدال کے ہو اور اس صورت میں تنقیہ خلط غالب کا کافی ہے اور فصد کی حاجت نہیں ہے نوع دوسری بیچ امتلا باعتبار قوت کے یعنی کیفیت اخلاط کی زیادہ ہو یہ بھی دو طرح ہے ایک یہ کہ سوء مزاج محتاج کرنے والا استفراغ کا قبیل حرارت سے ہو اور یہان نظر کرین کہ خون ناقص ہے یا نہین اگر خون مین نقصان ہو اسہال پر کفایت کرین ورنہ فصد بھی جائز ہے اور اسہال بھی دوسرا وہ کہ سوء مزاج محتاج کرنے والا استفراغ کا قبیل برودت سے ہو یہان اسہال کافی ہے اور فصد جائز نہین ہے اسلیے کہ فصد سردی کو زیادہ کرتی ہے نوع تیسری وہ کہ امتلا باعتبار اوعیہ اور قوت کے ہو معا حکم اسکا دو نوع سابق سے نکال سکتے ہین ساتھ لحاظ کرنے شرائط اور مراتب کے کہ مشروحًا بیان ہو ائے ہے اور سبب اس امر کا کہ سوء مزاج ساذج کون وقت استفراغ کا محتاج کرتا ہے اور تنقیہ اوسکا صرف واسطے کم کرنے کیفیت کے ہے پس ساتھ تکثیر استفراغ کے حاجت نہین ہے بیچ اپنی بحث کے منضبوط ہوا ہے پس چاہیے کہ وہان دیکھا جاوے قسم تیسری دسوین فصل سے ثابت ہے بیچ بیان حقنہ کے جانیں کہ عمل احتقان کا افضل ترین معالجات کا ہے بیچ نقص فضول کے امعا سے اور واسطے تسکین اوجاع کلیہ و مثانہ اور اورام ان اعضا کے اور واسطے قولنج کے اور جذب کرنے فضول کے اعضاے رئیسہ عالیہ سے مگر یہ کہ حقنہ حادہ مضعف جگر اور مورث حمی ہے جہان تک ممکن ہو مبادرت نہ کرین حقنہ حادہ سے اور واسطے دور کرنے اون فضلون کے کہ اور استفراغات سے باقی رہے ہون حقنہ خوب مددگار ہے اور اسی طرح ساقہ قائم مقام حقنہ کا ہے اور جو بیچ فصل آٹھوین کے مقالہ چوتھے سے کہ بیچ علاج مرضہا کے ہے منافع حقنہ کے اور صورت محقنہ کی اور طریق اوسکے استعمال کا اور بیان مقادیر اور تراکیب کا اور سوا اسکے جو کچھ کہ اس سے متعلق ہے مشروحًا مذکور ہوا اتنا بیان مکرر نہین کیا گیا اور یہی جانین کہ اوسی فصل مین معنی قطور اور نطول اور سکوب اور کماد اور طلا اور ضماد اور شموم اور لخلخہ اور نفوخ اور عطوس اور وجور اور سعوط اور سنون اور کحل اور ذرور اور برود اور تجمید اور تمریخ اور دہن اور تدہین اور شیافہ

اور فتیلہ اور آبزن اور پاشویہ اور شداطرات اور حمول اور فرزجہ اور انکباب
کے ساتھ فوائد کثیرہ کے اور قواعد استعمال کے اور طریق جبر اور ربط اور کی کے مشروح جگہ
کہے گئے تھے یہان بطریق تنبیہ اور تذکیر کے اشارہ کیا مین نے تو طالب کو آسانی ہووے
بیچ عذر قصر کرنے کے اوپر شرح کرنے کلیات قانونچہ کے اور نہ مشغول ہونے کے بیچ شرح
معالجات کے مشہور ارباب کمال کے ہو جیو کہ اس فقیر نے قبل اس سے ایک کتاب مبسوط
کہ نام اوسکا طب اکبر ہے اور اوپر اکثر مطالب شرح اسباب اور علامات کے اور کتب
معتبرہ کے بیچ معالجات کے تالیف کیا تہا اور چاہتا تہا کہ بیچ کلیات کے بہی کچہ لکہے اتفاقا
ایک دوست ولی کہ مجہ سے قانونچہ پڑہتے تھے اس امر پر باعث ہوے کہ اسکی شرح
کیجاوے چنانچہ بعنایت سبحانی بیچ آخر سلطنت عالمگیر غازی غفر اللہ کے شروع اوسکا
ہوا اور بسبب اسکے کہ جانا اس عاجز کا دکن سے طرف شاہجہان آباد کے اور حدوث
حوادث زمانے کے کہ کوئی افراد انسانی اوس سے خالی نہین ہے خصوص فتور سے عث
تغیرات سلاطین جہانی سے توقف اور تاخیر اوسکے اتمام مین ہوا تہا اور بسبب ہجوم عزیزان
کے بہی فرصت کم ہوتی تہی بہر حال اول جلوس بادشاہ دین پناہ وحید اوانی محمد فرخ سیر
بادشاہ عالمگیر ثانی ادام اللہ بقاءہ و اجری فی السنۃ العالمین و فی قلوب العارفین ثناءہ
درجۂ اتمام کو پہونچا یا اور باعتبار ذہن قاصر اپنے کے بیچ بسط کلام کے اور تنقیح مرام کے
تقصیر نہین کیا اغلب کہ منظور نظر علماے عظام اور حکماے کرام کے آوے و ما توفیقی
الا باللہ اور درمیان لکہنے اس رسالہ کے اگرچہ اکثر کتب حاضر نہین لیکن اکثر قانون اور
شرح قرشی علیہ الرحمۃ و الغفران سے مرقوم ہوتا تہا اگر کوئی جگہ کسی شخص کو کچہ تردد ہووے
وہان دیکہ لیوے اور اگر کوئی خطا اس عاجز کے سمجہنے مین واقع ہوئی ہو بعد ظاہر ہونے خطا کے
[illegible] اوسکا اوپر اوس شخص کے کہ جو واقف ہوا ہو واجب اسلیے کہ غرض اس محنت سے صرف انتفاع عام ہے [illegible]

خاتمۃ الطبع

حکیم مطلق اور شافی برحق کا شکر ہے کہ اب دونون نسخہ اکسیر القلوب ترجمہ مفرح القلوب مترجمہ مولوی
محمد نور کریم غفر اللہ بمطبع العیر ماہ جولائی ۱۸۷۱ء مطابق [illegible] مطبع منشی نولکشور مین طبع ہو کر کمال الحجواہر [illegible]